کا یہہ ہی پیشہ تہا کہ اسکے واسطے خرید و فروخت کو ہمیشہ تردد درمیان شہر و بیشہ تھا بھی ہاشم کی ہندو سکتا
اور ترا ہی بلکہ بنو قبیلہ عرب مین موسوم بہ قریش تھا بالکل نطفہ بیش تھا کہ ہمارے پیشہ کی
ہم ہوا جمع کرتے تہے اور مدام تجارت اب اپنے گہر کی خبر لیجیے کہ آپکا خاندان منسوب بمولا ہی
اور معنی مولی مین یہہ ہی سند اولی ہے چہ نسبت کہ مولائی نام توام ٭ درم نا خریدہ غلام
توام ٭ فرمائیے کہ وہ مولا کس آقا سے منسوب ہے اور کس کے ہوا داروں میں محسوب ہم نے تو حضرات
کے منہہ سے اس باب مین اکثر روایتین سنی ہین لیکن اون مین سے دو چنی ہین تفصیل ونکی چندان
ضرور نہین ہے کہ کسیکی پردہ دری منظور نہین ہے مین ارادہ رکہتا تہا کہ دونون روایتون کے مطابق
جناب کے دو لقب ایراد کرون اور تعظیم و تکریم سے یاد کرون چونکہ آپکا دل ودین ۳ مسیر ہے پر
تصدق ہے اور مولوی کو اون دونون پر تفوق ہے لہذا اسی پر کفایت ہوتی ہے اور کہین کہین
مناسبت معنی کی رعایت اگر لفظ لالہ باعث استہزا ہے تو ایک ولی کا لقب بھی لالا ہے پس آپ پر
اطلاق خامی عائد ہے او نفحات جامی شاہد یکذا عبارتہ شیخ رضی الدین علی لالا رحمۃ اللہ تعالی
وہو علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا الغزنوی وابن شیخ سعید کہ پدر شیخ علی لالا است پسر عم حکیم
سنائی ست ٭ یہہ وہ شیخ علی لالا ہے کہ جسکا مقام و مرتبہ اعلی ہے اگر میان محمد علی کی رای مین
محجوب ہے تو ولی والا شان بہی عیب معلوم مین محسوب ہے کہ اوس لقب مین ہمارا شریک ہے
جو کہ عیبناک تمہارے نزدیک ہے اگر اتنے پر بہی لالہ کو ناخوب جانوگے تو للو کو بہی ویسی سے
منسوب مانوگے یہہ ساری محمد علی کی عقل کی خوبی ہے جسکی کشتی دجلۂ جہالت مین ڈوبی ہے
یہہ وہی للو لالہ کی منسوبہ ہے جو کہ صدہا سال سے آپکے ہمنام کی محجوبہ ہے مخفی نہ رہے کہ کہین
کہین ہم میان محمد علی کو اس حیلہ سے شاد کرینگے کہ لالہ کے جواب مین میان ایراد کرینگے اگر
اونکے ساتہہ جی ہے تو اسکی بہی تعظیم وہی ہے ایک بزرگوار آپ کے رشتہ دار
کہ مولی سے یہہ خاندان آباد ہے وہ ایک کہتری کا خانہ زاد ہے یہہ
ہندؤن پر دق ہے نمک خوردن و نمکدان شکستن شیوہ

کا یہہ ہی پیشہ تہا کہ اسطے خرید و فروخت کی ہمیشہ تردد درمیان شہر و بستیہ تھا نہیں ہاشم بن کتہا
اور نرا ہی بلکہ بنو قبیلہ عرب مین موسوم بہ قریش تھا بالکل نطفہ بنیش تھا کہ ہمارے پیشہ کی
تمام ہہ بر جو کرنے تہے اور مدام تجارت اب اپنی گہر کی خبر لیجیے کہ آپکا خاندان منسوب ہوا ہی
اور معنی مولی مین یہہ ہی سند اولی ہر ۵ چہ ناست کہ مولائی نام تو ام شد درو ام خریدہ غلام
تو ام شد فرمایئے کہ وہ مولا کس آقا سے منسوب ہے اور کس کے ہوا اور ان میں محسوب ہم ذات حضرات
کے منہہ سے اس باب میں کثر روایتین سنی ہین لیکن اون مین سے دو صحیح ہین تفصیل انکی جناب
ضرور نہین ہی کہ کسی پردہ دری منظور نہین ہی مین ارادہ رکہتا تہا کہ دونون روایتون کے مطابق
جناب کی دو لقب ایراد کرون اور تعظیم و تکریم سے یاد کرون چونکہ آپکا دل و دین ۳ مسیر سے ہے
تصدق ہی اور مولوی کو اون دونون پر تفوق ہی لہذا اسی پر کفایت ہوتی ہی اور کہین کہین
مناسبت معنی کی رعایت اگر لفظ لالہ باعث استہزا ہی تو ایک ولی کا لقب بھی لالا ہی اور آپ پر
اطلاق خامی عائد ہے اور نفحات جامی شاہد بکذا عبارتہ شیخ رضی الدین علی لالا رحمہ اللہ تعالی
وہو علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا الغزنوی و این شیخ سعید کہ پدر شیخ علی لالا است پسر عم حکیم
سنائی ست انتہی یہہ وہ شیخ علی لالا ہی کہ جسکا مقام و مرتبہ اعلی ہی اگر میان محمد علی کی رائے مین
یہہ عیوب ہی تو ولی والا شان بھی عیب معلوم مین محسوب ہی کہ اوس لقب مین ہمارا شریک ہی
جو کہ عیبناک تمہارے نزدیک ہی اگر اتنے پر بہی لالہ کو ناخوب جانوگے تو لالو کو بہی وسی سے
منسوب مانوگے یہہ ساری محمد علی کی عقل کی خوبی ہی جسکی کشتی و جلہ جہالت مین ڈوبی ہے
یہہ وہی للو لالہ کی منسوبہ ہی جو کہ صدہا سال سے آپکے ہمنام کی محجوبہ ہے مخفی نہ رہے کہ
نہین ہم میان محمد علی کو اس حیلہ سے شاد کرینگے کہ لالہ کے جواب مین ہمارا
اوسکے ساتہہ جی ہی تو اسکی بھی تعظیم وہی ہی ایک بزرگوار آپ سے کہتے ہین
کہ مولوی سے یہہ خاندان آباد ہی وہ ایک کہتری کا خانہ زاد ہے یہہ
اہل ہندوون پہ دق ہی نمک خوردن و نمکدان شکستن شیوہ

اور انکو شایان شان اب دل چاہی سو کہئے تحصیلداری کو بہروسہ نہ ہے کہ یہہ حام کی لنگی ہے آج ایک کی سرین پر ہی اور کل دوسرے کو زیب کمر ہی حق تو یہہ ہی کہ تحصیلداری حق مین تحصیل بے حاصل ہے بلکہ زہر قاتل ہے قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہین آتی بنا دولت سے کمینہ کو شرافت نہین ملتی ؛ اپنے بہائی صاحب کی تو خبر لیجئے کہ جو قطب آسمان دین کہلاتے ہین اور پھر سپہر شرع متین اونہون نے افزونی یا پوش کہائی ہی اور نعلین فروشی سو لذت نان و نوش اوٹہائی ہی اگر آپ بنابر عیب پوشی اونکی کفش فروشی سی انکار کرینگے تو ہم اون سے زبانی اقرار کرائینگے کہ وہ انصاف نہین چہوڑتے ہین کہ پہلے منصفی کر چکے ہین اگر وہ بھی سچ نہ بولے تو پھر موچی کے موچی ہی سوا اسکی مذکور کے خاندان پر رسالہ ہذا کی سیر فرض ہی کہ آپ اون دونہین کا ذکر جہر عرض ہی ہمارا مدعا بیان کیفیت ہی نہ تبیان حیثیت جیسا کہ ہندؤن اور مسلمانون نے بیان کیا ہے ہم نے ویساہی اعلان کیا ہی اصل روایت میں سیر ہو تفاوت نہین ہی کہ کسی سے عداوت نہین ہی مدح و ذم سے ہم ہی اور اس بیان مین زبان قلم قلم اگر اسپر بھی کسیکو حرف ہی تو وہ تنگظرف ہی پہر مولوی جی حصہ سیوم سوط الجبار کے شروع مین تسمیہ ابطال التخاصمین پر دخل کرتے ہین اور بالا طاق جو علم و عقل دیتے ہین سوط الجبار وجہہ تسمیہ ابطال التخاصمین یہہ ہی کہ اس بحث مین دو فریق تہے ایک ہنود دوسرا اہل اسلام جبکہ دونون کا ابطال منظور ہے تو ابطال ہنود بھی ضرور ہی

جواب واہ واہ کیا کہنا ہی آپکا ذہن بہت رسا ہی بلفظ ابطال التخاصمین مین فہمید معنی تو درکنار ہی تمیز جمع و تثنیہ بھی دشوار ہے اگر آپ نہ حیا و شرم رکہتے ہین تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور پہر بحث کی طرف منہہ نہ کرین یہہ کام عالم و فاضل کا ہی نہ کودن جاہل کا ہم تحفۃ الاسلام مین ایسے کندہ ناتراشیدون کی گوش گذار کر چکے ہین کہ جب تک علوم رسمی مین مہارت نمایان نہین ہی کسی سے بحث شایان نہین ہی سو باز آئیے ہم نصیحت سے باز کہئے معاف ؛ بارہا سمجہائینگے پر آپ سمجہینگے نہین ۔ قطع نظر اس سے کہ

Marfat.com

محال ہے ہمکو مقابلہ ایسے اجہل سے عار لاحق حال ہے کہ جمع وتثنیہ مین تمیز نہین کر سکتا
اور ترقی نقرہ واز رہ نہین مگر اس لئے کہ مبادا عامی لوگ ابلیس کو اپنا پیر طریق کرین
اور مولوی جی کی تصدیق تحریر جواب منظور ہے بلکہ اولی وضرور ہے ان نافہمی و بیدینی سے باز
آئیے اور لفظ ابطال التناسخ مین تثنیہ کا دہوکہا نہ کہائیے کہ اس لفظ سے جماعت اہل سنت
مراد ہے اور آپکا وہم وخیال محض بے بنیاد ہے ﴿ شرافت کو شر وآفت وعا کو تم دغا سمجہے
پڑہے تہے سمجہے آپ کی سمجہ تو کیا سمجہے ؛ غرضکہ رسالہ ابطال التناسخ مین بالکل مسلمانون
کا ابطال کیا ہے اور بیان وتبیان دین ہنود خال خال میان جی نے جیسے تقریر نام ابطال
التناسخ مین غلطی کہائی ہے ویسے ہی تفسیر نام حملہ ہند مین بات اولٹی بنائی ہے چنانچہ حصہ
سیوم سوط الجبار کے صفحہ دوم مین اپنی نقد ذہانت محک امتحان پر لاتے ہین اور سرہ کو اسرہ
ٹہیراتے ہین سوط الجبار وجہہ تسمیہ حملہ ہند یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہے یعنی حملہ
علی الہند یا مصدر مبنی المفعول بطرف مفعول مالم یسم فاعلہ کے مضاف ہے جواب آپنے
ارادہ بحث نہین کیا ہے اپنی حماقت کا اشتہار دیا ہے سیانجی گری دیگر ہے اور سخنوری دیگر
اگر آپ گوشہ خمول لیتے تو کسواسطے لوگ جناب کو خطاب بو الفضول دیتے ﴿ در حضور نکتہ
دانان بو الفضولی خوب نیست ؛ یا سخن دانستہ گوای مرد عاقل یا خموش ؛ اگر معنی حملہ ہند
نہین معلوم تہے تو کسی پڑہے لکہے سے کیون نہین دریافت کئے اسی استعداد پر دخل
در معقولات کرتے ہو اور تحصیل لا حاصل مین پڑتے ہو اب بیشرمی وہٹ دہرمی سے
در گذر کیجئے اور معنی حملہ ہند گوش کر لیجئے کہ اضافت مصدر بطرف فاعل ہے اور حملہ ہند
کا ممالک اسلام پر مقصود قائل ہے اگرچہ دوسرے معنی کا بہی احتمال ہے لیکن
شاہد حال ہے مقصود متکلم ملحوظ نظر کہنا اور دل چاہے سو بکنا نافہمی ہے
﴿ باز آتا ہی نہین وہ کجروی سے کج نہاد ؛ بات سیدہی کا بہی وہ دیتا ہے اولٹا ہی
جواب ؛ بعض مقام پر مولوی جی نے بحث لفظی لکہی ہے اور اپنے ذہن مین وہ سونگا فی

Marfat.com

اوسکی جوتی اوسیکا سر ہو* پھر ایک جگہہ باب اول تحفۃ الاسلام مین تحصی

آیا ہے اوسکی نسبت مولوی صاحب حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ دوصد

فرماتے ہین کہ معنی تحصیل حاصل گردانیدن فہم مین نہین آتے ہین سمو

حاصل گردانیدن بفہم نمے آید کہ چیست تحصیل خود متعدی ست تعدیہ

بے معنی ست جواب جو کوئی زبان فارسی سے بہرہ ور ہے او

باحصل کروان و تحصیل حاصل گردانیدن دونون کے معنی ایک ہین کیو

بھی مستعمل ہے پس یہہ تقریر کہ تحصیل خود متعدی ہے آپکی حماقت جبلی سے

بعد ازین مباحثہ مین لڑ گئے فہم استعمال مصادر نہ تا سافی ہی بلکہ متع

اب فرمایئے کہ صرف تحصیل ہی کا تعدیہ بگردانیدن و کردن محال ہے

بھی یہہ ہی حال ہے شق اول کی محالیت تو بشہادت صاحب بہار عجم

شق ثانی کی کیفیت سنئے کہ تسلیم و تعلیم و تسکین و تسخیر وغیرہ مصادر باوجو

اونکا تعدیہ کردن وغیرہ کے ساتھہ فارسی مین مستعمل ہے صاحب س

Marfat.com

بتایا ہے اور اوسمین لفظ بہرکیف بمعنی الحاصل استعمال فرمایا ہو اب بجنسہ نقل عبارت ہو اور
عاقل کے لئے اشارت ہو و فی التقریب بصرہ ابن ابی بصرہ الغفاری صحابی بن صحابی المحفوظ
ان لحدیث بوالدہ ابی بصرہ بہرکیف بصرہ یا ابو بصرہ کہ ابوہریرہ را از رفتن طور منع کرد ازین
جہت بود کہ اتفاق رفتن او در انجا بقصد صلوۃ شدہ بود انتہی مناظرہ جمعہ مین ایک رسالہ مشہور
ہے اور اوسکے صفحہ آخر مین یہہ قول مفتی سعد اللہ مسطور ہے **فقرہ** مفتی صاحب نیز مودند پس
مرادش نیز مقصود خواہد بود ورنہ سیاق وسباق عبارتش را قرینہ قرار دادن مراد خود سفر جز
ساختن یعنی چہ و بالفرض مرادش را خلاف مدعا یش گرفتن کاریست کہ از غیر جناب بر نمی آید
بہرکیف حالا مناسب آنست کہ مثل عبارت سابقہ برین عبارت ہم قلم نسخ کشیدہ شود فقط
یہان بہرکیف بمعنی الحاصل مرقوم ہو کہ ماسبق بیان کیفیت چند معلوم ہے آپکے مخدوم مکرم شاہ
عبد العزیز نے سورہ بقر کی کتب علیکم الصیام اس آیت کی تفسیر مین لفظ بہرکیف داخل کیا ہو
اور ماننا ہر صورت و ہر وجہ بمعنی الحاصل لیا ہو اصل عبارت تفسیر یہہ ہو معمول طوائف انام
ست کہ در شب غیر از خواب شغلی نکنند اما جماع کہ در وقت خواب واقع میشود پس عند التامل
آن جماع مقتضاے نفس نمیباشد کہ شکل وشمائل لباس زیور وا وحرکات زنان را دیدہ
فریفتہ شدہ بہ آنہا مشغول شود بلکہ آن جماع از قبیل دفع طبیعت است کہ مجاری منی را ممتلی
میکند واین کس براے دفع ایذاے آن امتلاد ران وقت تاریک کہ شکل دیوار شکل پری ممتاز
نمی نماید آن منی را بہرکیف در محلی میریزد وسبکی حاصل میکند فقط اسی قیاس پر سورہ مدثر کی
تفسیر مین لفظ بہرکیف مرقوم ہے اور بمعنی معروف ومعلوم ہر کیفیت چند کا کہین بیان نہین ہو
اور محمد علی کے دعوی کا تا یوم الدین نشان نہین اسیطرح لفظ بہرحال کہ مرادف بہرکیف ہے
بمعنی الحاصل واقع ہو چنانچہ وقایع نعمت خان مین ہے **فقرہ** استغفر اللہ این چہ سخن ست
ہرچہ کرد آن سگ کرد این چہ کرد معنوی این سخن چاپلوسانہ است کہ خبر آوردند کہ ابو الحسن قلبہ
اطوار طوق طلا وقلادہ مرصع وجل زر تار بجہت آن سگ قرار داشتہ نام سہ طبقہ بران گذاشتہ

میگوید کہ این ہیچ کمی نکرد بہرحال چون وظیفۂ وقائع نگار ثبت جمیع احوال وضبط تمامی
اقوال ست تعلیم دادہ میشود انتہی ایضاً **فقرہ** درباب سربراہ خان حکم والا صادر گشت کہ
او علامہ ست گریختن کار او نبرای وجزای ندارد وبارے عتاب بسلب خطاب تمام شد آری
از منصب ذات او چہ کم توان کرد چہار صدی ست وبسیار کم ذات بہرحال مشار الیہ سوم
بجلال ست عریضۂ او آوردہ بود ایضاً **فقرہ** گو یکچندے آن سخت دلان آتش زنہ وار سر
بر سنگ میزدہ باشند **شعر** چین برجبین زجنبش ہر خس نمیرسد ؛ دریادلان چو آب گہر آیند
اند ؛ بہرحال چاشتگاہ ہے کہ سر بر کیوان نظیر سلطنت عظمی نگین دران یگانہ گوہر خاتم خلافت
کبری شد انتہی ان مقامات سے مبین ہے کہ ماسبق بیان حال چند نہین ہے پس لفظ
بہرحال بمعنی الحاصل شایان ہی اور یہہ ہی عبد الاحد شارح وقائع کا بیان ہی **فقرہ**
بہرحال مثل الحاصل وقصہ کوتاہ براے اختصار کلام است انتہی یہان سے مثل آفتاب
نیم روز روشن ہے کہ معترض خفاش طینت محض کودن ہی خدا اوسکو ہدایت کرے اور
ایک ذرہ حق بینی عنایت قطع نظر اس سے صفحہ دو صد وچہل وسیوم حصہ اول و نیز صفحہ
یکصد و سی وچہارم حصہ دوم سوط الجبار مین آپ نے بھی لفظ بہرکیف مستعمل کیا ہی باوجودیکہ
ماسبق بیان کیفیت چند نہین ہی مطالعہ صفحات مذکور بالاستیعاب کیجیے اور اپنے اعتراض کا آپ
ہی جواب دیجیے پھر مولوی محمد علی حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ دو صد و بست و ششم مین
امانت سے ہاتھہ اوٹھا کر اور ایک فقرہ تحفۃ الاسلام مین کچہہ عبارت اپنی طرف سے بڑہا
کر حق سے اعراض کرتے ہین اور فقیر اندر من پر اعتراض لہذا ہم اول ونکی خیانت واضح رائے
صغیر و کبیر کرتے ہین اور بجنسہ فقرہ تحفۃ الاسلام بطور شہادت تحریر کرتے ہین
اعتراض کی خبر لیتے ہین اور جواب مناسب تمر دیتے ہین اہل انصاف جمع آئین اور بعد
مذکور ملاحظہ فرمائین **فقرہ** بجائیکہ از قرآن اجمالاً وتفصیلاً بہ ثبوت نمیرسد کہ صدق این آیات
بعمل آمدہ باشد فقط مولوی صاحب ز دست شراب خیانت ہوکر اور خون امانت سے ہاتھہ

وہ کہ فقرہ مرقومہ سے لفظ این آیات اوڑا یا ہے اور اپنی طرف سے اس طرح پڑھا یا ہے فقرہ
بجاے از قرآن اجمالاً و تفصیلاً بہ ثبوت نمیرسد کہ صدق پیشین گوئی قرآن در باب غلبۂ روم بر
فارس و ظہور فتح مکہ و امثال آن بعمل آمدہ باشد فقط پس ازین اپنے پاؤن پر آپ تیشہ مارتے ہین اور
اس طرح پر جہک مارتے ہین کہ دبیر بے تدبیر کہ اسناد صدق بطرف بعمل آمدہ کردہ احتیاط او
عذر خواہ اوست انتہی بیشتر از جواب ورد این عبارت خراب ہم عرض کرتے ہین کہ اس تحریف [?]
سے مخالف بددیانت نے دو فایدہ تصور کئے ہین ایک یہہ کہ درمیان مسند و مسند الیہ
پایدار ہووے اور اس حیلۂ رذیلہ سے اعتراض ہموار دوسرا یہہ کہ روضۃ الاحباب وغیرہ
تواریخ محمدیہ سے فتح مکہ وغیرہ ثابت کریگا اور منکران پیشین گوئی قرآن کو ساکت اگر مولوی
جی دبیر بے تدبیر نہوتے اور بہ نتیجہ تقصیر امیرہ [?] ہوتی تو نحویان عرب و عجم کے خلاف نکرتے اور
لفظ اسناد کو بطرف صدق مضاف نکرتے کیونکہ صدق مسند الیہ ہے اور بعمل آمدہ مسند بہ بنابرین
اسکی اسناد طرف اوسکے واجب ہے اور اضافت لفظ اسناد بجانب کلمہ بعمل آمدہ مناسب اب
ہم بجنسہ اغلاط ساہی واگذاشت کرتے ہین اور بطرز گرامی عرضداشت فرمائیے کہ اسناد صدق
بطرف بعمل آمدہ آپ ہی کے نزدیک قبیح ہے یا احسن ہا بین اور اسکی تشریح ہے بر تقدیر اول آپ
کی ہر بات دلپذیر ہے اور مبنی بر بے تمیزی مصرعہ مقالات بیہودہ طبل تہی ست * بر تقدیر
دوم ہر آئینہ مولوی جی واہی ہین اور اونکی سب باتین واہی سے معترض گشتی و آگہہ نیستی
خود کجا و از کجا و کیستی * ارادت خان واضح کہ ہمسر عرفی و ظہوری ہے وہ بھی ہمارا پیرو معنوی
و صوری ہے سے صدق گفتار تو آمد بعمل اے واضح * گفتنش مرگ مفاجات ہمان پیش آمد
آپ کا تصور کیا ہوا جیسے ایک فایدہ بے اصل ہے ویسی ہی دوسرا بھی برعکس عقل ہے حق
پر آئیے اور از روی ایمان فرمائیے کہ تواریخ محمدیہ آپ کے نزدیک معتبر ہین یا مانند گوز
خر بر تقدیر اول آپ نے اکثر صفحات سوط الجبار مین کسواسطے تواریخ محمدیہ کی تکذیب کی
ہے اور کیونکر علماے سیر کو تادیب دی ہے بر تقدیر دوم تصدیق پیشین گوئی قرآن دور از قیاس

Marfat.com

ہے اور محض وسواس واہ واہ تصدیق پیشین گوئی قرآن کے لئے تو رد تحفۃ الصفا وغیرہ
صحیح ہین اور باقی جگہہ دروغ صریح یہان سے جانا جاتا ہی کہ تم نے اپنا لکھا آپ مٹایا اور
تازیانہ جبار اپنی پشت پر لگوایا پس وجہہ تسمیہ سوط اللہ الجبار علی متن الکفار جو کچہہ ہمنے لکھی ہے
واقعی ہے پھر مولوی جی حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ پنجاہ ونہم مین عبارت تحفۃ الاسلام
مین گفتگو کرتے ہین فی الحقیقت بطرف تکذیب خود رد کرتے ہین سوط الجبار یک مضمون
را گاہی بکلمہ بجہت آنکہ وگاہے باکلمہ زیراکہ وگاہے باکلمہ دریافت میگردد وگاہے با
ولیکن ممکن نیست وگاہے باجکم آنکہ وگاہی بامحال ست وگاہے باکلمہ خلاصہ آنکہ میگوید پس
بار بار تکرار ہمان یک کلمہ را مشابہ بآن بقال ہندی ست کہ چون از راہ جہالت بعوض زر
خود بوی خریدار را بر دوکان آوردہ بر خریداران با دیگر اجناس عرضہ میساخت و بار بار
میگفت نون ہی تیل ہے اور آٹو بھی ہے جواب یہہ اعتراض غلط ہے یا صحیح بر تقدیر
اول آپ غلط کار ہین اور مدینۃ الغفلت کے شہریار بر تقدیر دوم بقول فقیر اندرسن ع
جو آکے ہندوسے ہو مقابل اوسکی جوتی اوسیکا سر ہے ؛ آپکا اعتراض آپ ہی پر عائد ہی
اور یہہ ہی فقرہ شاہد ہے کہ آپ نے ایک ہی مضمون گاہے باکلمہ کے ساتھہ کئی بار وتکرار
حوالہ قلم فرمایا ہے اور اپنے تئین مصداق مثل خود را فضیحت و دیگران را نصیحت ٹھیرایا ہی
معلوم کرنا چاہیئے کہ عبارت تحفۃ الاسلام جیسے تکرار لفظی سے مبرا ہی ویسی ہی تکرار معنوی
سے منزہ ہی اگر آپ نسمجہین تو ہمارا کیا قصور ہے آپ ہی کی سمجہہ کا قصور ہے ہ گر نہ
بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؛ قولہ مشابہ بآن بقال ہندی ست الخ مولوی جی
اسحال مین کہ منہہ مین دندان نہین ہے اور درستی حواس چندان نہین
ہے رنگ رخ پریدہ سحر زندگی کی شام ہے آمادگی اموت کی دہوم دہام ہے گور بہین لون
لٹک رہی ہین خویش واقربا سر پٹک رہے ہین ظرافت معیوب ہی اور مزاح ناخوب ہے ہ
تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار ؛ بازی وظرافت بہ ندیمان بگذار ؛ بعد نقظ یک کلمہ حرف

راکسواسطے ہے اور کیا شے ہے نہ بر معنی اضافت وغیرہ محمول ہے اور نہ علامت مفعول پس فضل
ہے یا برائے طول کہ ضخامت کتاب بڑھ جاوے اور مولوی صاحب کی بڑی نظر آئے لفظ وکان
ہوا وہی استعمال کرتا ہی جو مکتب جہل مرکب مین کسب کمال کرتا ہی نہین نہین کون کہتا ہی کہ یہہ
آپ کی خطا ہی بلکہ جناب کی متاع کم مایگی کی اصل بہا ہے مشک بہا ہے آپ کس منہہ سے کہتے تھے
کہ صحاح پیش نظر ہے اور صراح میرے گھر ہے اگر آپ اپنا زر قلب نیک عیار فرض کرینگے اور
جوہر بیان بازار معانی کے سامنے عرض کرینگے تو وے آپ کو لولو بنائینگے اور سودائی ٹھیرائین
گے کہ راستہ فرہنگ مین انکی دکان ہے اور ہاتھہ مین میزان امتحان ہے قاموس سے
آشنا ہین اور بحر الجواہر کے ناخدا ہین تمیز سرہ و ناسرہ بدرجہ غایت ہے اور ہاتھہ مین چراغ ہدایت
زبان پر برہان قاطع ہے اور دہان مین حجت ساطع لفظ وکان بے واو صحیح بالیقین ہی اور
جمع وسکی دکاکین ہے فی الحقیقت آپ نے ہم سے یہہ مزاح نہین کیا ہے بلکہ مصنف
قرآن کو شرمگین کیا ہے کہ وہ ایک مضمون کو ایک ہی عبارت مین پے در پے رقم فرماتا ہی
اور زیادہ گوئی سے نہین شرماتا چنانچہ یہہ مطلب کہ خدائے محمدیہ تخت نشین ہے اور تخت
اوسکا بالائے آسمان برین ہے قرآن مین بتکرار آیا ہی اور درمیان سورہ بنی اسرائیل ولوز
وطاہا ہے پھر یہہ مضمون کہ خدا نے آدم کو بنایا اور ملائک سے سجدہ کرایا مگر ابلیس نے
انکار کیا اور اپنی فضیلت پر اصرار بتکرار قرآن مین لایا ہے ایک ہی خیال خام بار بار بدیگ
دہان مین پکایا ہے ؎ در مکرر بستن مضمون رنگین لطف نیست ؛ کم دہد رنگ آرکسے بندد
حنائے بستہ را ؛ اس قسم کے اکثر منازل و مراحل ہین کہ قرآن مین پے در پے نازل و داخل
ہین یہان صرف دو مثال پر کفایت کیجاتی ہے کہ اختصار کی شکایت باقی ہے ہزاری
کو معلوم ہے کہ قرآن مین کلمہ فا بمعنی پس صدہا جا بے محل مرقوم ہے گویا مصنف قرآن
کا یہہ لفظ تکیہ کلام ہے کہ پے در پے اوسکا استعمال کام ناکام ہے اس سے معلوم ہوا
بالیقین بانی قرآن طوطی مغل کا شاگرد تھا جسکا کلمہ دہن چہ شک ورد تھا ہم

Marfat.com

باب دوم تحفۃ الاسلام مین یہہ عبارت مرقوم ہے کہ لشتو امتر یا منت شتاق دعبارت مالایطاق پرداخت میان محمد علی سوط الجبار کے حصۂ دوم کے صفحہ دہ صد و شصت و ششم مین اپنی لغت دانی جتلاتے ہین اور کلمہ مالایطاق بمعنی بتلاتے ہین سوط الجبار لفظ مالایطاق صرف قافیہ کے لئے آیا ہے یا کچھہ معنی بھی رکھتا ہو مالایطاق تو وہ ہر جو حدِ طاقت سے باہر ہووے پس جو چیز کہ محال ہے لشتو امتر کی کیا مجال ہے کہ اوسکی عہدہ سے برآئے یا فعل مین لائے **جواب** آپ تو اپنے تئین عالم علم بیان بتاتے تہے اور قسم ایمان کہاتے تہے اب معلوم ہوا کہ وہ بیان دروغ صریح تہا اور کذب فضیح

ہر کہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز ٭ پوست بر پوست بود ہمچو پیاز ٭ معنی حقیقی مالایطاق وہی ہین جو آپ نے لکہے ہین لیکن مجازاً یہہ لفظ بمعنی بسیار مستعمل ہے چنانچہ شحات مین رقعۂ ملا جامی ہو اور اوسمین یہہ فقرہ قبل از تحریر مقصود و مرام ہے **فقرہ** بعد تحریر اشتیاق مالایطاق بمدعا میگراید ناصر خسرو کا یہہ شعر مشہور ہے اور شرح قصائد خاقانی مین مسطور

ای یار اشتیاق مالایطاق دارم ٭ گر سوی من بیائی جان را بتو سپارم ٭ اب جناب کو اختیار ہے کہ یا خدمت ملا جامی مین پہنچین یا ناصر خسرو سے پوچہین کہ اشتیاق مالایطاق صرف قافیہ بندی کے لئے آیا ہے یا کچھہ معنی بھی رکھتا ہے یہان سر دجہہ تسمیہ سوط الله الجبار علی متن الکفار آشکار ہے اور ملا جامی وغیرہ اکابر اسلام کی پشت دکمر ہی حملہ ہند مین یہہ فقرہ آیا ہے **فقرہ** مخلوقات و ممکنات کا خالق حقیقی و ماحی نفس الامری پرماتما ہو اور برہما اور مہادیو واسطۂ ایجاد و افنا فقط میان جی نے جواب حملہ ہند کی صفحہ ششم مین لفظ ماحی نفس الامری کی نسبت لکہا ہے کہ آج تک یہہ لفظ نہ دیکہا ہے نہ کسی سے سنا ہے جناب من آپکا فرمانا بجا ہے چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند ٭ نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ٭ اگر آپ تحصیل علم مین قدری محنت اوٹہاتے یا کسی پڑہے لکہے کی صحبت پاتے تو احتمال تہا کہ یہہ لفظ

بھی مسموع ہوتا اور ظلمستان سامی مین آفتاب محاورہ دانی طلوع ہوتا اصل تو یہہ ہے کہ
ازبس عنادِ حق سے آپ کی عقل محو ہے اور تمام تحصیل سہو بنابرین کماہی تحقیق لفظ ماحی لفظ الاہی کی
میسر نہین آئی اگر اسیطرح یہہ مباحثہ قایم رہا تو آپ کو کیفیت حال معلوم ہو جاویگی ع ذوق
این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی ؛ اب آپ نے اس طرف رجوع کیا ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے
سه قدم رکھنا سنبھل کر صحبت زندان مین اے زاہد ؛ یہان پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ
کہتے ہین ؛ پھر حملۂ ہند مین یہہ فقرہ واقع ہے فقرہ اوتار از راہ جسمانی ممکن و حادث ہین
اور از روے روحانی قدیم و واجب فقط یہان بھی مولوی جی کی زبان اعتراض دراز
ہے اور دہان طعن باز لفظ از راہ کے ساتھہ یاے نسبت بے معنی ہے بجا تو اوسکے از
راہ جسم و از روے روح چاہیے جواب اگرچہ آپ اپنے تئین قواعددان مانتے ہین مگر
ہم بھی رموز عیان و نہان جانتے ہین سه سنبھل کے رکھیے قدم دشت خار پر مجنون ؛
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے ؛ بہکی بہکی باتین نہ بنائیے نشۂ پندار سے ہوش مین
آئیے کہ لفظ جسمانی و روحانی سے وہ چیز مطلوب ہے کہ جسم و روح منسوب ہے پس حاصل
فقرہ یہہ ہے کہ اوتار از راہ صفات جسم ممکن و حادث ہین اور از روے صفات روح قدیم
و واجب فقط قطع نظر ازین جواب حملۂ ہند کے صفحہ پانزدہم وغیرہ مین صفات روحانی و جسمانی
یہہ الفاظ آپ نے بھی جابجا براہ نکتہ دانی تحریر کئے ہین زندان نادانی مین شاہدان معانی
اسیر کئے ہین یہان معنی یاے نسبت کسرۂ اضافت سے حاصل ہین لہذا نون وقایہ و یاے
نسبت دونون فاضل ہین خوب جان لیجیے کہ اس جگہہ لفظ مہمات و یاے نسبت دونون
مین سے ایک زائد ہے یا آپ کا اعتراض آپ ہی پر عائد ہے بحث لفظی مین اسقدر ابتدا
نفرمائیے اور ہستون کو سر دیاد نکرائیے ورنہ ہم تمکو خوب بنائینگے اور ہزارہا غلطیان سوط الجبار
کی جناب کو جتائینگے ہم تو دیدہ و دانستہ آپ کی غلطیون سے درگذر کرتے ہین اور تفضیح
جناب سے حذر کہ مبادا پردۂ شرم دریدہ ہووے اور رنگ رو پریدہ میان محمد علی

Marfat.com

جواب. حملۂ ہند کے صفحہ سیزدہم مین ہمارے اس فقرہ کی نسبت کہ (وید مین انتی ہم کی مدح
آیات تسوید کی گئی ہین ع حق سے روگردانی کرتے ہین ورچاہ بے انصافی سے پانی بہرتے
ہین کہ تسوید اس جگہہ کس معنی ہین مستعمل کیا ہے کہ ازروی لغت اوسکے معنی کالا کرنا ہی فقط
آپ تو اپنے تئین سخندان گنتے تہے اور ماہر علم معانی وبیان جب آپ نے درج دہن
کہولا اور گوہر سخن میزان بیان مین تولا تو معلوم ہوا کہ آپ کا دعوی کلام دروغ تہا اور مانند
بیت الحرام بیفروغ ہر چند میاںجی جہان گرد وپیر ہین مگر دروغ گوئی مین فرد وبے نظیر
ہین ع جہان دیدہ بسیار گوید دروغ ؛ تمکو علم وفضل سے اصلا بہرہ نہین ہے اور لفظ
تسوید بمعنی نوشتن پر اعتراض کرنے کا زہرہ نہین ہمارے تمہارے مباحثہ کی بنا احقاق
حق وابطال باطل ہے جو کہ محاسن شرعیہ مین داخل ہے اگرچہ اہل لغت نے لفظ تسوید بمعنی
سیاہ کردن رقم کیا ہے لیکن دانایان زبان وشعرائے سخندان نے مجازاً بمعنی نوشتن
حوالۂ قلم کیا ہے چنانچہ دیوان شفیع اثر مین ہے اور نعت پیمبر مین ہے گرفت منشی قدرت
بدست لوح وقلم ؛ برای آنکہ کند نعت مصطفی تسوید ؛ تفسیر زاد الاخرۃ کی جلد اول کے صفحہ
سی ویکم مین ہے ہ بعض نے اس طرح کیا تسوید ؛ کہ یہہ آیت ہے بر سبیل وعید ؛
علاوہ اسکے صفحہ یکصد وچہل ودوم حصہ دوم سوط الجبار مین آپ نے بہی لفظ تسوید بمعنی
نوشتن لکہا ہی شاید کہ بروقت تحریر جواب حملۂ ہند کے وہ یاد نہین رہا ہے ہ رہ گیا ناتمام
نامۂ شوق ؛ یاد مضمون مدعا نرہا ؛ اگرچہ ہم کو بجنسہ نقل عبارت سامی صفحہ کارو تنگ ہو
کہ سراسر دور از کار اور بیڈہنگ ہے مگر چار ناچار تحریر کیجاتی ہے اور مسلمانون کے رفع شک
کی تدبیر کیجاتی ہے عبارتہ ہذا مہابہارت راجہ جنمیجے کے وقت مین [illegible]
کا اوسکے کہ وہ کب لکہی گئی اور کسی نے لکہی اور سنہ اوسکے کہا [illegible] ہین ہوتا اہتی
شاید کہ میان محمد علی بروقت تسطیر جواب تحفۃ الاسلام لفظ تسوید بمعنی تحریر تسلیم کرتے تہے
اور قول وفعل کعبہ کن کی تعظیم جبکہ طبیعت بجواب حملۂ ہند مصروف ہوئی تو حقیقت حال منکشف

Marfat.com

ہوئی کہ تسوید بمعنی تحریر نہین ہے مگر اس بات پر بہی یقین نہین ہوسکتا کیونکہ صفحہ یکصد وچہل
دسوم جواب حملۂ ہند مین اور صفحہ شصت وششم جواب صمصام ہند مین پہر آپ نے لفظ مذکور
بمعنی مزبور داخل کتاب کیا ہوا اور اپنے لکھے پر آپ پشیمان کیا ہے ؎ ابتدائے عشق
ہے روتا ہی کیا ٭ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہی کیا ٭ جواب حملۂ ہند کی عبارت بجنسہ یہہ ہی
اور یہہ امر خود ظاہر ہے کہ باوجود تسوید چند کتابون کے آپ نے ابتک کوئی دستاعلی
جس سے ثبوت اوتارون کا ہووے پیش نہین کی جواب صمصام ہند کی عبارت یہہ ہے
ہے روزہ وغیرہ اعمال بدنیہ کیا آپ کے نزدیک عبادت مین داخل نہین تحفۃ الاسلام
کی تسوید تک تو یہہ غلط فہمی آپ پر غالب نہ تہی وہان تو اس اعتراض کے جواب مین ضمناً
آپ لشنوا متر کے تپ کو عبادت شاقہ بیان فرماتے تہے الخ کیا سبب ہے کہ جواب
تحفۃ الاسلام مین خود تسوید بمعنی نوشتن استعمال کرتے ہو اور جواب حملۂ ہند مین اسکو
غلط خیال کرتے ہو جواب صمصام ہند مین پہر بمعنی تحریر تسطیر کرتے ہو اور اپنے ہاتہہ سے
اپنی تحقیر کرتے ہو شکر خدا کہ آپ کے دہان نے زبان جناب ہند کی اور دوسرون کے لئے
تار وزحساب بند کی ؎ بند تہمت سے ہوا منہہ مدعی مکار کا ٭ پڑ گیا پہندا گلے مین
حلقۂ دستار کا ٭ اب آپ بخوبی سمجہہ لیجئے کہ اگرچہ معنی تسوید سیاہ کرنا ہے لیکن مجازاً بمعنی
نوشتن گاہ بیگاہ آتا ہے اسیواسطے کاغذ نوشتہ کو مسودہ کہتے ہین قطع نظر اس سے معنی
مجازی کچہہ وجود رکہتے ہین یا نہین بر تقدیر اول تسوید بمعنی تحریر مین کیا قباحت ہی بر تقدیر
ثانی آپ کی قباحت ہی کہ صفحہ دو صد وہفتاد وہشتم حصہ اول سوط الجبار مین آپ نے بھی
اقرار مجاز کیا ہی اور معنی حقیقی ومجازی مین امتیاز دیا ہے **سوط الجبار** سجدۂ ملائک
آدم را از قسم سجدۂ عبادت نبود بلکہ درحقیقت سجدہ ہم نبود انحنا وتحیہ را بلفظ سجدہ بر سبیل
مجاز تعبیر کردہ شدہ است **جواب** آپ نے محدث جمال الدین وشیخ عبد الحق وغیرہ اکابر
اسلام کی تو علانیہ تکذیب کی ہے اور بانی قرآن کو در پردہ تادیب دی ہے ورنہ کیا

سبب ہی کہ مصنفِ قرآن تو دس بارہ جگہہ قرآن مین دعوی کرتا ہے کہ خداے اسلام نے
آدم کو مسجود ٹہیرایا اور ملائک سے سجدہ کرایا اور آپ کہتے ہین کہ وہ سجدہ عبادت نہ تہا
بلکہ سجدہ بھی درحقیقت نہ تہا برتقدیر یکہ آپکا فرمانا بجا ہوتا تو فرشتون کو آدم کے آگے ٹیکنے
کے لئے کیونکر حکم خدا ہوتا حالانکہ سورہ حجر مین خداے محمدیہ نے ملائک کو حکم دیا کہ آدم
کے سامنے پڑو اور اوسکے واسطے سجدہ کرو چنانچہ نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین یعنے
پہونک دون درمیان اوسکے روح اپنی سے پس گرپڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے
فقط یہہ آیت برہان بّران ہے کہ تاویل محمد علی خلاف قرآن ہے قطع نظر اس سے فرمائیے
کہ کسی مفسر نے بہی لفظ سجدہ مجازاً بمعنی تحیہ وانحنا لیا ہے یا آپ ہی نے یہہ بناے تو
بنا کیا ہی چونکہ منطق جناب مین تعبیر کردہ شد بصیغۂ مجہول ہے لہذا اوسکا یہہ ہی مدلول ہے
کہ تصور سامی لایق تصدیق ارباب عقول نہین ہے اور صغری اور کبری کو مقبول نہین
کہان تو وہ شورہ پشتی و زور آوری اور کہان یہہ بے نمکی و بے شوری تمام مفسرین کے
برخلاف اپنی طرف سے معنی ناخوب گڈہتے ہو اور شخص مجہول الاسم کی طرف منسوب کرتے
ہو یہہ آپ کے معنی محرفہ کوئی نہین مانیگا ہر ایک سزاوار نفرین جانیگا قرآن مین ہر جگہہ اس موقع
پر لفظ سجدہ موجود ہے اور جابجا آدم مسجود ہے اگر خطرۂ خاطر گرامی مصنف قرآن کے دل مین
سماتا تو بلا شبہہ ایک دو سورہ مین بجاے لفظ سجدہ کلمہ انحنا یا تحیہ لاتا پس جو تفسیر خلاف
قرآن ہے وہ صریح البطلان ہے ؎ قول ہنی راہم زحق تفسیر جو ۞ مین ہختار از گمان
اے یاوہ گو ۞ اب راست فرمائیے کہ لفظ سجدہ کے یہہ معنی آپ کے طبعزاد ہین یا کسی مرشد
سے یاد ہین برتقدیر اول لایق صاد ہین اور برتقدیر دوم سزاوار داد ؎ یا گالی
لب پر یا کلمۂ دعا ہے ۞ یان یون بھی واہ واہ ہے اور دون بہی واہ واہ ہے ۞ ہم مدت
مدید سے سنتے تہے کہ مسلمانون نے آپ کو بچہڑا اون کا بچہڑا ٹہیرا کر اور سبز باغ دکہلا کر بار
جواب تحفۃ الاسلام جناب کی پشت پر رکہوایا اور تازیانۂ سوط التجار سرین مبارک پر لگوایا

Marfat.com

جبکہ آپ نے یہہ راہ صعب گذارطی کی اور تمنائے صلہ وانعام مسلمانون سے کی اونہون
نے سیدہی راہ بتائی اور جوکڑی بہلائی اونکا مقصود یہہ ہی تہا کہ تمکو زیر بار کرا ئین
اور گاودی بنائین افسوس آپ باین سفیدی مو وسیاہی رواون کی گیا ڑہبکیون میں
آئے اور ریش گاو کہلائے ع گوسالہ با پیر شد و گاو نشد ۔ اب اپنی کوری وکری و
گاودی وخری کی وجہہ سنئیے کہ کلمہ سجدہ کو مجازاً بمعنی انحنا تعبیر کرنا بھی کفر کا دم بہرنا ہی
اور راہ ضلالت مین پڑنا ہے کہ پہر بہی آتش درکاسہ موجود ہے وضلالت مصنف قرآن
مشہود کیونکہ انحنا بکسر اول ودوم بمعنی خمیدہ شدن ہے حالانکہ آپکا ہدایت پناہ عبیداللہ
فصل سیوم باب سیوم تحفۃ الہند مین قلمزن ہے کہ سلام کے ساتہہ پشت خم کرنا اور ہاتہہ
اوٹہانا اچہا نہین ہے اور حسب الحکم خدا نہین جبکہ سلام کے ساتہہ ہاتہہ اوٹہانا اور خم
کہانا انکو بیہودہ ہے اور منافی عقیدہ تو کسی کے سامنے مطلق خمیدگی بدرجہ اولی مقدوح
ہو گی اور آپ کی تاویل مانند شرافت سولی مجروح ہو گی اب از روے ایمان فرمائیے
کہ آپ کی تقریر سند سے خالی ہے یا آپ کے مرشد عبیداللہ کی تحریر جعلی ہے یہان سی
بہی پیدا ہے کہ آپ کی کتاب عبیداللہ کی تکذیب مین ہے اور نو مسلم کی تائیب مین پس
وجہہ تسمیہ سوط اللہ الجبار علی متن الکفار راست ہے اور کونی ہاتہی کی مثل بلا کم وکاست
اگر اس مثل سے ارادہ شکایت کا ہے تو چور کی ڈاڑہی مین تنکا ہو جو کوئی صاحب عقل
وشعور ہے اوسکے نزدیک معنئ حقیقی ومجازی مین نوعے علاقہ ضرور ہے حالانکہ سجدہ و
تحیہ مین کچہہ نسبت نہین ہے کہ تحیہ بمعنی سلام ہے اور سلام مین ہاتہہ اوٹہانا اور خم کہانا
ضد اسلام ہے حقیقی معنی کی ضد مجازی معنی کہین درست نہین ہے اور آپ کے دلائل تا
یوم الدین بہت نہین اگر خداے محمدیہ کی مراد سجدہ سے تحیت ہوتی تو ابلیس کو سجدہ آدم
سے کیون نفرت ہوتی بر تقدیر یکہ نادانستہ انکار ہی لاتا تو فوراً خدا اوسکو سمجہاتا کہ سجدہ آدم
سے میرا مقصود تحیت ہے جو کہ غیر عبادت ہے مگر خداے محمدیہ نے ابلیس کو کچہہ بھی

نہین سمجہایا بلکہ درگاہ سے دور کیا اور گمراہ مشہور پس بخوبی معلوم ہوا کہ خدا نے مسلمانان نے
بنیاد شرک محکم کی اور ملائک کو اجازت عبادت آدم دی قطع نظر اس سے آپ نے اکثر صفحات
سوط الجبار مین قرآن و حدیث و اجماع امت و قیاس مجتہدین کو تسلیم کیا ہے اور باقی
کتب اسلامیہ کی نسبت حکم تحریم دیا ہے اب فرمائیے کہ سجدہ سے تحیہ مراد رکہنا منشاء آیت
ہے یا مدعا روایت یا اجماع امت سے ماخوذ ہے یا قیاس اہل سنت سے تعبیر آپ
حصہ اول سوط الجبار مین معنی مجازی کے قائل ہوئے ہو الیسویں صفحہ سیوم حصہ سوم مین اور
صفحہ شصت و سوم حصہ چہارم مین بطرف معنی مجازی مائل ہوئے ہو پس استعمال لفظ
تسوید بمعنی تحریر آپ کے نزدیک بھی درست ہے اور باقی کل تقریر سست ہے جملہ ہمارے ایک
مقام پر لفظ ہوگا چار بار بطور ردیف آیا ہے وہ بھی ناپسند خاطر شریف آیا ہے حالانکہ شریف
ایک قصیدہ مین صدہا بار ردیف تکرار پاتی ہے اور پسند خاطر اولی الابصار آتی ہے
البتہ غیر جاے ردیف ایک لفظ کی چار بار تکرار زبون ہے اور نہایت ناموزون جناب
قرآن کی ایک آیت مین چار بار لفظ انہار ہے اور بطور ردیف درکنار ہے وہ آیت سورہ
قتال مین ہے اور بہشت کے حال مین پس یہ اعتراض آپ نے ہمیں نہین کیا ہے بلکہ مصنف
قرآن کو اندوہگین کیا ہے تکرار انہار مخل فصاحت ہے اور قباحت بر قباحت یہ ہے کہ جنہون نے تسمیہ
سوط اللہ الجبار علی متن الکفار دہی ہے جو کعبہ کن نے لکہی ہے طرفہ یہ ہے کہ ہمنے باب
اول تحفۃ الاسلام مین فصاحت قرآن پر گرفت کی تہی اور یہی آیت الزاماً لکہی تہی
میان محمد علی سوط الجبار کے صفحہ صد و ہشتاد و ہفتم مین اسکا جواب انشا کرتے ہین وراں تو
برخلاف رای صواب افتراء سوط الجبار کیست آن جاہل محض کہ تکرار الفاظ را
گفتہ اگر تکرار الفاظ منافی فصاحت بود این فصحاء فرس و در بعض مقام فصحاء عرب
کہ کلمہ آخرین شعر را در قصائد و غزلہا مکرر می آرند و آن را بنام ردیف موسوم کردہ اند
لاف فصاحتہا می زنند ازین تکرار باز مانند سے **جواب** (در بعض مقام قصائد) یہہ ہما

الفاظ عبارت ماقبل و مابعد سے مربوط نہین ہین اور بشرایط ترکیب بشروط نہین خارج
ازحساب ہین اور مثل انفاس عقاب برائے خدا انکو اپنے ساتھہ لیجئے اور ملک الموت کے
ہاتھہ مین ہاتھہ دیجئے تاکہ جہان پاک ہووے اور خس و خاشاک تہ خاک اگر آخر مین لفظ مکرر
لانا اور اسکو ردیف ٹھہرانا زائد نہین ہی تو ہم پر آپکا اعتراض عائد نہین ہے پس تم نے کس
منہہ سے اعتراض کیا اور اپنے لکھے سے کیونکر اغماض کیا پس آپ ہی وہ جاہل ہین جنکی
نسبت جناب سائل ہین اصل یہہ ہے کہ آپ بروقت جواب حمایت ہنداپنے کئے ہوئے سے نسیان
پہنچا سے اور برسر تکذیب سوط الجبار آئے ع چرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی ؛؛
آپ کا جواب اعتراض دونون غلط ہین اور بخبط بیربط مختلط وجہہ غلطی جواب یہہ ہے
کہ آیت سورۂ قتال مین تکرار لفظ انہار بطور ردیف نہین ہے لہذا مطبوع طبع لطیف نہین ہے
پس ہمارا اعتراض برقرار ہے اور آپ کا جواب سرمایۂ عار ہے وجہہ غلطی اعتراض یہہ
ہی کہ ہمارے کلام مین تکرار لفظ ہو گا بطریق ردیف ہی اسواسطے پسندیدۂ طبع ظریف ہی ہم
تو جانتے تھے کہ جہالت سامی کی کچھہ انتہا ہی اب معلوم ہوا کہ بے انتہا و بے ابتدا ہی
؎ مصحفی ہم تو یہہ سمجھے تھے کہ ہو گا کوئی زخم ؛ تیرے سینہ مین بہت کام رفو کا نکلا ؛؛
اب میان محمد علی قرآن و حدیث وغیرہ اپنے اصول ممہدہ سے روگردانی کرتے ہین اور
بیعت تمامے تفتازانی سوط الجبار علامہ تفتازانی در مصنفات تصریحاتی فرمودہ
اند کہ تکرار کلمہ منافی فصاحت ست آنست کہ از تنافر کلمات و اقسام اتقام خالی نباشد ورنہ
خللے از آن در فصاحت میرسد **جواب** فقیر اندرین عرض کرتا ہی کہ مصنفات تفتا
زانی سے استدلال سخت نامنزا ہی کہ جسکا نام زانی ہی اوسکے کلام سے استدلال بے ایمانی
ہے علاوہ اسکے آپ تو صرف قرآن و حدیث و اجماع امت و قیاس مجتہدین کا اعتبار
کرتے تھے اب کیا ہوا کہ تفتازانی کی کہانی پر بھی جان و تن نثار کرنے لگے مولوی
روم ایسے شخص کو پلید جانتا ہے اور بدتر از یزید مانتا ہے ؎ علم دین فقہ است

Marfat.com

وتفسیر وحدیث ﴿ ہر کہ گیرد غیر ازین گردد خبیث ﴾ فرمائیے کہ مصنفات تفتازانی کتاب
ہو یا سنت رسالت مآب قیاس مجتہدین ہے یا اجماع امت خاتم النبیین علاوہ اسکے
تفتازانی نے کس کتاب مین ایسا لکھا ہو یا صرف یہہ آپکا دہوکہا ہو کتاب کا نام لیجیے
اور اوسکی عبارت اصلی سے کلام کیجیے آپ نے خوب بہانہ بنایا اور صاف بچہا چھوڑا یا
ع شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ﴿ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ﴾
اگر فرض کیا جاے کہ تفتازانی نے اپنی کسی کتاب مین ایسا لکھا ہو تو بہی آپ کے برعکس
مارتا ہو کیونکہ آیت سورہ قتال مین تکرار لفظ انہار از اقسام استقام ہے نہ بطور ردیف
کلام ہو ہان تصریح تفتازانی سے ہماری تائید پاتی ہو کہ تکرار لفظ ہوگا تنافر سے بعید نظر
آتی ہے کہ بطرز ردیف ہو پس افضل از تکرار لفظی قرآن شریف ہو کہ صمصام [illegible]
مین ہمنے ایک دو جگہہ یای تردیدیہ کے اول واو عطف ترقیم کیا ہو وہان میان محمدعلی
نے طریق راے سقیم لیا ہے سوط الجبار آپ نے جو حرف تردید کے اوپر جمع کی ساتہہ
عطف کیا یہہ کونسا قاعدہ نحویہ ہے جواب آپ ادہر ادہر سے دو تین لفظ یاد کیے تو اُن
دانون مین داخل ہوا چاہتے ہین اور پانچون سوارون مین شامل واو صرف حرف جمع
نہین ہے بلکہ حرف تردید بہی ہے مثلا ع گل ہمین پنج روز و شش باشد ﴿ وین گلستان
ہمیشہ خوش باشد ﴾ یعنی گل صرف پنج روز یا شش روز موجود باشد پس واو بمعنی یای تردید
ہے اور یہہ بہی بیت واو تردیدیہ کی مثال مین جابجا حوالہ قلم تسوید کیا ہو واو بجاے بلکہ
استعمال کیا جاتا ہے اور حروف ترقی سے خیال کیا جاتا ہو مثلا ع در یکدن [illegible]
رخش را باز ﴿ بیذقش اسپ گیر و فیل انداز ﴾ یعنی پیادہ اش اسپ گیر است بلکہ [illegible]
ست اس مرحلہ کو ہمنے شرح جوہر الترکیب مین بخوبی طے کیا ہے اور اطفیان ضیاالعین
خوب طرح سے کیا ہو جبکہ واو بھی حرف تردید ہے تو اجتماع واو اور یا کیونکر قیاس سے
بعید ہے اب اکابر اسلام سے جو کہ ملا جامی ہے وہ بھی آپکی رد مین ہمارا حامی ہے

Marfat.com

ع اگر حشمتش نیارم بوسہ دادن * ویا رو برکف پایش نہادن * فردوسی بھی آپ
کے منہہ مین خاک بہرتا ہے اور ساری شیخی کرکری کرتا ہے ع ویا بارہ رستم جنگم *
باخور سہد بے خداوند رو * سورہ یوسف کی ایک تفسیر تصنیف امام غزالی ہے جسکا مضمون
ومعنی ازبس عالی ہے حکیم محمد اشرف نے اوسکو اردو مین حلیۂ نظم دیا ہی اور کئی جگہہ
اجتماع واو اور یا تسلیم کیا ہے چنانچہ ع ویا حکم اللہ مجکو کرے * تو اوسوقت بندہ
یہان سے ٹلے ع ویا اون پہ آوے قیامت کا دن * بلا مین یکایک وہ ہون ممتحن *
شاعران ہند سے میر حسن وناسخ ہین وہ بھی آپ کے قول کے ناسخ ہین ع غزل یا
رباعی ویا کوئی فرد * اسی ڈھب کی پڑہنا کہ ہو جسمین درد * ع ہر گھڑی کہتے ہو
صاحب صبر کر * بندہ عاشق ہے ویا ایوب ہے * مولف اعجاز محمدی بھی مثنوی اصول
دین ہندو مین اسی راہ پر قدم دہرتا ہی اور آپ کی زبان قلم کرتا ہے چنانچہ ع پڑی
جنگل مین مارے مارے پھرتے * ویا تم اپنی جوتی آپ سیتے * پس آپ نے ہمیز زبان
اعتراض نہین دراز کی بلکہ تکذیب صاحب اعجاز کی اب مثل کونی ہاتہی کی پدیدار
ہے اور ہمارے قول کی تائید آشکار علاوہ اسکے اجتماع حرف جمع وتردید آپ نے
خود منظور کیا ہے اور حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ ۱۵ مین یہہ فقرہ مسطور کیا ہی فقرہ
ویا ورین کلام صنعت استخدام مرعیست کہ از مرجع چیزے مراد باشد الخ خدا نے جلد
مکافات کو دن دیا اور اوسکا اعتراض اوسیکا طوق گردن کیا جیسے فارسی اردو
مین بالاے حرف تردید واو آتا ہے ویسی ہی عربی مین روا ہے چنانچہ قالوا یا
موسی اما ان تلقی واما ان نکون نحن الملقین یعنی کہا اے موسی یا تو ڈالدے اور یا
ہم ڈالتے ہین انتہی بخوبی سمجھہ لیجے کہ مولف قرآن بھی ہماری تائید مین مشغول ہی کیونکہ
اما بکسر اول وتشدید میم حروف تردید مین مشمول ہی اب میان جی عرق غیرت مین ڈوب
مرین یا نسبت مصنف قرآن بضرب اعتراض مضروب کرین برتقدیر اول مثل مشہور

Marfat.com

کہ حسن کم جہان پاک بغایت درست ہے بر تقدیر دوم مصرعہ ہذا نہایت چست ہے
مصرعہ جو آگے ہند وسے ہو مقابل اوسکی جوتی اوسیکا سر ہے ٭ پہر صمصام ہندین
ایک دو جگہہ لفظ شوہریت رقم پذیر ہے حصۂ چہارم سوط التجار کے صفحہ بست و ششم مین
مخالف اپنی حیوانیت سے آمیز کیہ ہے سوط التجار شوہریت کس زبان کا لغت
ہے شوہر لفظ فارسی ہے الحاق تا کا اوسکے ساتھ مین بموجب قواعد فارسی کے
سماعی ہے یا قیاسی اوسکی سند پیش کرین جواب اپنے امام مولف ہدیۃ الاصنام
سے کہٹانہ کہائیے اور ہوس نمک خوردن و نمکدان شکستن اصلا نہ لگائیے آپ تو
جابجا اوسکے ریزہ چین ہین یہان کس طرح اوس سے ترش نشین و سرکہ جبین ہین
اوسکے پاس جائیے اور دریافت فرمائیے کہ لفظ شوہریت صحیح ہے یا غلط بر تقدیر
اول ہم سے مزاحمت بیجا ہے اور بر تقدیر ثانی آپ کے مرشد کی خطا ہے کہ اوس نے
صفحہ یکصد و ہفتادم ہدیۃ الاصنام مین یہہ ہی لفظ اختیار کیا ہے اور آپکا کعبۂ خیال
بہ بیل قلم مسمار کیا ہے فقرہ ہرگاہ درمیان زنان حربیہ و شوہران آنہا مباینت
کلی گردید و آنہا ملوک مسلمانان شدند آن شوہریت شوہر و مالکیت او باقی نماند و
مثل زنان مطلقۂ مسلمانان گردیدند انتہی اب سچ کہیئے کہ آپکے مرشد مصنف
ہدیۃ الاصنام کا قصور ہے یا تمہاری عقل خام کا فتور بر تقدیر اول آپ نے ابتدای
کتاب مین صاحب ہدیہ کا شکریہ کسواسطے ادا کیا اور کیونکر اوسکی مریدی کا پیالا
پیا حاشیہ مین لکہا ہے کہ بندگی غلطی خطا ہے بر تقدیر دوم آپ کو مرض الیخولیا ہے
اور ہماری تحریر بجا فی الجملہ فارسی مین بہی الحاق تا روا ہے چنانچہ نعمت خان عالی
نے کہا ہے ؎ غافل از آن شد است و ہیچش نمک شد ٭ بر خر سے تو ان خریت
عتاب کرد ٭ یہہ بیت وقائع سوم سے عیان ہے اور آپکے شایان شان
لفظ خر بالیقین فارسی ہے اور نارسی معترض پر دلیل قوی اگر اسنے یہہ بہی اچہی

سرا وشہائین اور بلبلائین تو پیرایۂ آدمیت سے عاری ہین اور سزاوار زیر باری ہے آدمی را آدمیت لازم ست ؛ عود را گر بو نباشد ہیزم ست ؛ جسقدر کہ آپ نے بحث لفظی ترتیب دی ہے لفظاً لفظاً اوسکی تکذیب کی ہے تا چند ژاژ خائی و بیہودہ گپ زنی ؛ اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد ؛ آیندہ جو کچھہ کہ اونہون نے بعض غلطی کاتب پر گرفت کی ہے اور سرمایۂ تفاخر سمجھی ہے وہ اونکی نادانی ہے اور حق سے روگردانی مثلاً صمصام ہندین کاتب نے ایک جگہہ بجاے لفظ اخفا سہواً اخفا نقل کیا اور اہل مطبع نے اوسیطرح چھاپ دیا دہان پر مخالف طعنہ زن ہی کہ بجاے تتھی استعمال الازم خلاف اہل فن ہے اسیطرح کی اور بہی چند گرفت ہین کہ باعث شگفت ہین اگر یہہ ہی حال الزام ہے تو خیال خام ہے ایسے تو ہم ہی آپ کو ہزارون الزام دے سکتے ہین اور جناب سے بازی مدام لے سکتے ہین کہ سوط الجبار مین عربی و فارسی کے صدہا الفاظ غلط مذکور ہین آپ کی شان سے دور ہین مگر ہم اونکو آپ کی غلطیون مین محسوب نہین کرتے اور جناب کی طرف منسوب نہین بلکہ بالیقین جانتے ہین کہ کاتب نے شراب شرارت پی اور آپ کی متاع عصمت غارت کی ہے ہیچ از چنگیز خان بر عالم صورت نرفت ؛ آن ستم کز کاتبان بر عالم معنی رود ؛ آپ نے جسقدر ناعاقبت اندیشیان کی ہین اور گالیان دی ہین اونکے جواب مین ہم اوقات ضایع نہین کرتے اور آپ کی صفات شایع نہین کرتے ہے دہن خویش بدشنام میالا صائب ؛ کین زر قلب بہ ہر کس کہ دہی باز دہد ؛ یاد رکھیے کہ ایک ایک کا خدا جواب دیگا اور جیسا کہ چاہیے حساب لیگا ہان اسقدر ہم جانتے ہین کہ کم ظرف سے کیا دور ہے کہ وہ اپنی عادت جبلی سے مجبور ہے علاوہ اسکے زعم تحصیلداری ہے کہ سبب چندین ناپکاری ہے ہے سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش ؛ سیلی خواہد بضرورت سرش ؛ ہمنے مسلمانون کو قباحت اسلام سوجہا کی

تہی اور تمیز نیک و بد سکہلائی تہی اوسکی عوض مین آپ نے گلہ کیا بلکہ دشنام بجای صلہ دیا
ع ہردم آزردگی غیر سبب را چہ علاج ۔ در گذشتیم ز لطف تو غضب را چہ علاج ۔ پس کیون
گالی دینا اچہی بات نہین ہے اور شیوہ نیکذات نہین نیکذاتی و حمیدہ صفاتی تو برطرف
یہہ شخص علوم ادبیہ سے برکنار ہے اور مثل عربان حوالی مکہ گنوار ہے اسیواسطے اپنی کتاب
مین جابجا وہی مثلین ایراد کی ہین جو گنوارون سے یاد کی ہین چنانچہ حصہ اول
سوط الجبار کے صفحہ نوصد و دوازدہم مین اور حصہ دوم کے صفحہ یکصد و شصت و چہارم
مین اور جواب حملہ ہند کے صفحہ سی و یکم مین خوب بیان ہے جسکا مثل ہذا عنوان
ہے (کرگا چہوڑ تماشا جا ناحق چوٹ جولاہا کہاے) مین موجد سوط الجبار کو جواب
اسلام جانتا تہا اور اس کارگاہ مین ہوشیار تمام مانتا تہا اب اس موسن زادہ کی
گفتگو سے اظہر ہے کہ جولاہون کا مہتر ہے بنابرین اصل مدعا سے کوچ کرتا ہے اور بہکا
بہکا پہرتا ہے ع حائک کجا و کشف رموز سخن کجا ۔ کورا ہنر شناختن تہان ململ ست
پہر اسی رسالہ کے صفحہ یکصد و چہل و چہارم مین پوچ دلیلین چہانٹتے ہین اور یہہ سخنان
ناموزون نگاشتے ہین کہ [لالہ جی آپ کی حکیم دنیلون نے حکمت ہندیہ کا تسمہ بہی
لگا نہ رکہا] فقط اسے مہتر اسلام اب بندہ بہی خاموش نہین رہتا ہے اور سخن سنج
گشتہ کہتا ہے کہ مجہکو یقین تہا کہ بسبب بود و باش شہر مراد آباد و صدر آگرہ کے
گفتگو جناب شایستہ ہوئی ہووے اب معلوم ہوا کہ جیسے کے تیسے رہے ابیات
اگرچہ کی ہر اک عالم سے بیعت ۔ بندہائی سر پہ دستار فضیلت ۔ سدا کی نفس برداری
ہر اک کی بہ رہے لیکن وہی سوچی کے سوچی ۔ لیسے بارہ برس دہلی مین کہ
کیا کیا بہاڑ جہونکا زندگی بہر ۔ اب صاحبان عقل و تمیز پر مخفی نرہے کہ جس طرح اس
شخص نے ہندؤن کو ہزارہا گالیان دین ہین اسیطرح علی ہذا القیاس ہم شیعہ جناب تفضیل
بیعت کی جناب مین زبان درازیان کی ہین صفحہ شصت و یکم حصہ چہارم سوط الجبار دیکہو

Marfat.com

لیجیے کہ علی بن ابراہیم کے حق مین جاہل و بے ایمان و بدنہاد و بدذات و کذاب و مفتری و بیحیا و ملعون وغیرہ الفاظ رقم کئے ہین اور بہت سب وشتم دئے ہین اس مغرور بے شعور کے کلام سراسر اتہام سے پیدا ہے کہ اپنے تئین افلاطون سمجھتا ہو اور شیعون کو زبون ❊ مصرعہ ❊ بوے ہر ہیزم پدید آید ز دود ❊ شیعہ ایسے کم زور نہین ہین کہ میدان مباحثہ سے سنیّون کا منھہ موڑین اور دانت نہ توڑین پھر باوجودیکہ یہہ شخص نمک پروردۂ سرکار ہے اور مائدہ مسیحی سے وظیفہ خوار تکفیر اہل کتاب صواب مانتا ہے اور عیسائیون کو مستحق عذاب جانتا ہے حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ ۸۷ و ۸۸ و ہشتاد و ششم ملاحظہ فرمائیے کہ نصارا کی شان مین لفظ بددیانت و بدین و بدتہذیم و ناخداشناس و سخت بدین لایا ہے اور عیسائیون کو کافرین و لعین ٹھہرایا ہے سارے علما اونکا نمک کہانا اور حالت پیری مین داغ نجاوت پکانا عادت مسلمان ہے اور سعادت ایمان سرکار ابد پایدار و کشور یادام اقبالہا کے خوان نعمت سے صرف اسی شخص کا تن نہین پلا ہی بلکہ اس کوتاہ بین کو سارے اخوان الشیاطین کو گورنمنٹ ہند کے خوان سے رزق ملا ہے قطعہ سعدی مین کچھہ تصرف کرتا ہون اور گورنمنٹ ہند کی شان مین بلا تکلف پڑہتا ہون **قطعہ** اے کریمے کہ از خزانۂ خویش ❊ با عیان را وظیفہ خور داری ❊ تا بعان را کجا کنی محروم ❊ تو کہ با دشمنان نظر داری ❊ یہہ قطعہ ہمارے گورنمنٹ کی عین ثنا ہے کہ اوس دربار گہربار سے دوست و دشمن کی حاجت روا ہے سعدی کو بہرۂ حق گوئی نہین ہر کہ دشمن خدا کوئی نہین ہے کل جن و انسان دو طرح ہین ایک ایسے ہین کہ وجود خدا کے قائل ہین دوسرے نابود خدا کے قائل اول دو طرح کے ہین اخیار و اشرار جیسے کہ اخیار جزاے نیکی پاتے ہین ویسے ہی اشرار سزاے بدی سب اہل ملت و نحلت کو یقین ہے کہ ان دونون مین سے دشمن خدا کوئی نہین ہے اشرار وہ لوگ ہین کہ خدا کی خدائی پر اعتراف

Marfat.com

کرتے ہین مگر اوسکے حکم کے خلاف کرتے ہین جن لوگون کے نزدیک خدا معدوم ہو اونکی دشمنی معلوم ہے کہ معدوم سے نہ کوئی دستی کرتا ہے نہ دشمنی القصہ مولوی جی جابجا سرکار انگلشیہ کی تحقیر کرتے ہین اور عیسائیون کی تکفیر چنانچہ حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ بستم مین بطور مضمون ہے عیسائیون کی مذمت سے مشحون ہے سوط الجبار مسیحی اعتقاد رکھتے ہین کہ جب عیسی دار دنیا سے اوٹھہ گیا ملعون ہو کر تین دن دوزخ مین رہا چونکہ عیسائی اسقدر تحقیر کرتے ہین ہم اونکی تکفیر کرتے ہین دوزخ مین رہنے کا تو کیا ذکر ہے اگر وہ شاہ دین پناہ بطرف دوزخ توجہ بہی لائے تو اوسکے نور منور کی تاثیر سے نار جہنم سرد ہوجائے چنانچہ وارد ہے جز یا مومن فان نورک اطفا ناری عیسائی حقیقت عیسویہ سے جاہل ہین اور اونکے عقاید خبیثہ باطل

جواب کل ہندو و مسلمان جانتے ہین کہ فقیر اندرمن نہ عیسائی ہے نہ اوسنے سرکار انگلشیہ سے کبہی نوکری پائی ہے بلکہ ایک ادنی رعیت ہے اور با حمیت ہے لہذا مولوی جی کے دانت جہاڑنے اور منہہ لگاڑنے کے لئے کافی ہے اور ہر اعتراض کا اوسکے پاس جواب شافی ہے اب اونکے فقرہ فقرہ پر نظر کرتا ہون اور جناب کو آپ تفسیر مین ترقوله مسیحی اعتقاد رکھتے ہین الخ یہہ اعتقاد عیسائیون نے خود نہین بنایا ہے بلکہ اونکی کتب مقدسہ سے بر آیا ہے جنکو آپ نے اپنی کتاب کی صدہا صفحات مین کلام الہی تسلیم کیا ہے اور جنکی بدولت انبیاء بنی اسرائیل نے آب کوثر و تسنیم پیا ہے اصل تو یہہ ہے کہ مصنف قرآن بہی تابع توریت و انجیل ہے اور سورہ سجدہ و سورہ فصلت وغیرہ مین ہمارے دعوی کی دلیل ہے مگر کیا کیجئے کہ تمہارے نزدیک قرآن مہمل ہے اور خارج از عمل **قوله** چونکہ عیسائی اسقدر تحقیر کرتے ہین الخ عیسائی تحقیر نہین کرتے ہین اور یہ بارہ نبوت چیز چیز نہین بلکہ اوسکی رحمت سے تقریر کرتے ہین کہ کل امت کا گناہ اپنے سر پر گوارا کیا اور بنفس نفیس کفارہ دیا

چونکہ مسلمان بیہودہ جاہل ہین صفت رحمت سے غافل ہین **قولہ** ہم اونکی تکفیر کرتے ہین
الخ تم اونکی تکفیر نہین کرتے ہو بلکہ سفر دوزخ کی تدبیر کرتے ہو گل کو خار جانتے ہو اور
ہنر کو عیب مانتے ہو **ع** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ؛ عیب نماید ہنرش درنظر ؛ **قولہ**
اگر وہ شاہ دین پناہ الخ مسیح کا تو کیا ذکر ہے خود آپ کے سرور کائنات بلاے کفر
مین پہنسے رہے اور اپنے خداے آسمانی کو دوزخی کہتے رہے چنانچہ حدیث مین
ہے کہ روز قیامت حق تعالیٰ دوزخ مین اپنا قدم دہریگا اور اوسکی تسکین اتم کریگا
ابیات سنگہاؤ کافران سنگدل ؛ اندر آیند اندر و زار و خجل ؛ ہم نگردد ساکن از
چندین غذا ؛ تا زحق آید مر او را این صدا ؛ سیر گشتی سیر گوید نے ہنوز ؛ اینت آتش
اینت تابش اینت سوز ؛ عالمے را لقمہ کرد و درکشید ؛ معدہ اش نعرہ زنان ہل من
مزید ؛ حق قدم در وے نہد از لامکان ؛ آنگہ او ساکن شود از کن فکان ؛ اس بارہ
مین عقیدۂ اسلام نہایت نکوہیدہ ہے اور عقیدۂ نصاری بنہایت سنجیدہ کیونکہ مآل
عقیدۂ اسلامیان یہہ ہے کہ او تعالیٰ کچہہ دیر دوزخ مین تیر کریگا اور نار جہنم کو سیر
مآل عقیدۂ عیسائیان یہہ ہے کہ مسیح نجات امت کا طلبگار ہوا اور اوسکے باداش گناہ میں جو
دوزخ کا خواستگار ہے پس اسمین دو صفت کا بیان ہے یعنی مسیح عادل و رحمان
ہے **قولہ** اوسکے نور سنور کی تاثیر سے الخ عیسائی ہرگز نہین کہتے ہین کہ آتش جہنم مسیح
کو جلائیگی اور اوسکی آبرو خاک مین ملائیگی بلکہ تین ۳ دن دوزخ مین رہنے سے مطلوب
وجوب کفارہ ہے اور عدالت الہی پر آشکارا اشارہ علاوہ اسکے چونکہ میان محمد علی کو
ترکیب دانی مین دعوئی کمال ہے اسواسطے اون سے سوال ہے کہ نور کے ساتھہ
سنور کی کیا ضرورت ہو اور اوسکی ترکیب کی کیا صورت ہے حاصل دونون نقطہ کا
مبرہن ہے کہ ربتشی روشن ہے پس یہہ سخن واہی ہے اور برعکس طریقۂ اہل دانش
و آگاہی **قولہ** چنانچہ وارد ہے حبذا یا مومن الخ فرمائیے کہان وارد ہے قرآن

Marfat.com

شریف مین یا حدیث لطیف مین یا اسپر اجماع امت ہی یا یہہ متفرع از قیاس اہل سنت ہی شاید کہ
یہان اپنے قرار دادہ امور اربعہ سے چشم پوشی کی یا خمخانۂ غفلت سے شراب بیہوشی پی بالقصہ
یہہ آپ ہی کی سخن تراشی ہے اور مسلمانون کی سمع خراشی علاوہ اسکے لفظ جزیہ بے ربط ہی
اور محض خبط باقی الفاظ کا ترجمہ اسطرح پر ہے کہ اے ایماندار پس تحقیق نور تیرا بجھاتا ہے
آگ میری کو فقط مخالفت دعوی و دلیل درمیان ہے میان محمد علی کی عقل کہان ہی
دعوی تو یہہ ہے کہ اگر مسیح دوزخ مین وارد ہووے تو اوسکے نور کی برکت سے خائفۂ آتش
بارد ہووے اور اوسپر دلیل یہہ ہے کہ اے مومن تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہے ظاہر ہے کہ
دعوی کا اور ہی رنگ ہے اور دلیل کا اور ہی ڈھنگ ہی کہ یہان نہ مسیح کا نام لیا ہے
نہ اوسکے نور سے اعلام کیا ہے اگر لفظ مومن سے مراد مسیح ہی تو یہہ ہی حاصل تشریح ہے
کہ ایماندار حضرت عیسی ہے نہ علی و مصطفی اگر لفظ مومن سے عموماً ایماندار مراد ہوگا تو یہہ ہی
مفاد ہوگا کہ مسیح مثل عام مومنین ہے روح خدا و کلمۂ الہی نہین ہی پس مخالفت قرآن
آشکار ہے اور مولوی جی پر خدا کی مار کہ مسیح شاہ دین پناہ نہ رہا بلکہ مقرب درگاہ نہ رہا
مثل عام مومنین ٹھہرا البتہ کمترین ٹھہرا اگر کوئی کہے کہ جس صورت مین عام مومنین کی
یہہ شان ہے تو مسیح کا کیا بیان ہے تو جواب یہہ ہے کہ حسب عقیدۂ اسلام مومنین بھی
دوزخ مین جاینگے اور اپنے گناہون کی سزا پاینگے **ابیات** ہر کہ افتد بدوزخ از کفار ؛
جاودان جاے او بود در نار ؛ ور بود مومنے فتادہ زراہ ؛ سوزد انجا بقدر جرم و گناہ
بلکہ سورۂ مریم کی ایک آیت سے جانا جاتا ہے کہ کل بشر خواہ ولی خواہ پیغمبر کچھہ مدت کے لئے
فی النار ہونگے اور بدلوا دہار رہینگے وہ آیت یہہ ہی ان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا
یعنی اور نہین کوئی تم مین سے مگر گذرنے والا ہے اوپر دوزخ کے خدا کے اوپر فرض
ہے کہ سب کو ایکبار دوزخ مین ضرور لیجاے فقط اس آیت کی تفسیر مین مفسرین کی عقل
حیران ہے اور خاطر پریشان گوناگون تزویر کرتے این اور اوسکا نام تفسیر دھرتے ہین

Marfat.com

اب غور کیجیے کہ اگر نور مومن کی تاثیر سے نار جہنم سرد ہوتی تو بقدر گناہ مومن کے حق مین
کیونکر باعث ورد ہوتی ہیں یا وہ عبارت عربی دروغ آمیز ہے یا آپکا یہہ عقیدہ فتنہ
انگیز ہے قطع نظر ازین خداے اسلام ایماندار ہے یا ایمان سے برگشتہ ہے بر تقدیر
اول نور خداے اسلام نار دوزخ کو سرد کیون نہین کرتا اور تموز کو برد کیون نہین کرسکتے اور درجۂ کمال
کو پہونچاتا ہوا اور مرتبہ اشتعال کو کیونکہ حدیث مرقوم اور منظوم ملاے روم سے اسیقدر مفہوم
ہوتا ہے کہ جسوقت خداے محمدیہ دوزخ مین قدم رکھیگا دوزخ کہیگا کہ اب مین سیر ہون
جبکہ نور خداے اسلام ہی آتش دوزخ کو دفع نہین کرسکتا اور شورش نار رفع نہین
کر سکتا تو نور مسیح کی کیا حقیقت ہے کہ وہ تمہارے نزدیک صرف انسان ہے اور مانند موسی
و محمد کے بخطا و نسیان ہے بر تقدیر ثانی خداے مسلمان شایان مسلمان ہے کہ دونون
ہر حال یکسان ہے سے ٥ مبارک تجھکو یہہ تیرا خدا ہو ٭ اوسی سے دین و دنیا کا بھلا
ہو نہ دیکھئے مذکور سے یہہ بھی پیدا ہے کہ عیسائیون پر طعن تجسیم بیجا ہے کیونکہ خود تمہارا
خدا بھی صاحب دست و پا ہے و ذی جوارح و اعضا و اگر نہ وہ کسکا پا ہے کہ دوزخ مین ڈالا
گیا ہے جس صورت مین اہل اسلام اپنے خداے آسمانی کے اسقدر تحقیر کرتے ہین تو
مسیح کی کیا توقیر کرینگے ہین اگر آپکے نزدیک مسیح اسی خدا کا بندہ ہے تو تمہارا اعتقاد
صحیح نہین اب آپ عیسائیون پر اتہام نہ کیجیے بلکہ محمد صاحب کو الزام دیجیے کہ اونکا جود
قاری ہے اور شایان خواری پھر میان محمد علی نے حصہ دوم سوط الجبار کے صفحہ نود
و چہارم مین بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے مشرق سے مغرب تک جملہ اہل مذاہب کا
سر در گریبان کیا ہے اسیطرح جواب علماے ہند وغیرہ مین بیہودہ تقریر بڑہائی ہے
اور اپنے بھائیون کی شیخی جتلائی ہے کہ مسلمانون کے مباحثہ عقلیہ کے روبرو
فلاطون و ارسطو شرما گئے اور شکست دو بدو کہا گئے فقط فرمائیے کس روز مسلمان
معراج عقل و ہنر پر چڑھے تھے اور کس استاد سے اونہون نے علوم و فنون پڑھے

Marfat.com

تھے یہہ لوگ روز اول سے بادیہ نشین وحشی تھے اور باشندۂ عراق نادانی و ابلہی
اسیواسطے انکے آبا و اجداد کا زمانہ حال و قال ایام جاہلیت کے ساتھہ معروف ہے اور
ریگستان عرب کہ جہان سلطان فرہنگ و فراست نے دخل نہین کیا اونکا وطن تھا تو
قرون ثلاثہ کے لوگ کہ بانی مبانی ایمان تھے اور اصلی و حقیقی مسلمان آیا اونہون نے
کوئی کتاب منطق و حکمت و ریاضی و ہندسہ وغیرہ کی تصنیف کی اور مناظرہ و مباحثہ کے
ساتھہ سکین مخالف و حریف کی دیکھو نہ یونانی علوم سے واقف ہوئے اور نہ مشرانی
فنون کے کاشف نہ کوئی علم اپنے سینہ سے ایجاد کیا نہ کوئی فن حکماء قدیم کے سفینہ سے یاد ہے پس
کسواسطے احمقون کے سامنے ابواب تلبیس باز کرتے ہو اور کس منہہ سے مسلمانون کے جانتہ
عقلیہ پنا زمجدیون کا تو وہی نقشہ ہے کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا ہندوستانیون اور
یونانیون سے کچھہ مسائل علمیہ اوڑا کر فضیلت مآب بن بیٹھے اور صاحب منطق و حکمت و ہندسہ
و حساب آپکے پیر مغان سید احمد خان صاحب نے اس بارہ مین کمال تلاش کی ہے اور مسلمانون
کے علم و فضل کی حقیقت حال فاش تہذیب الاخلاق کی جلد چہارم نمبر سیزدہم مین [illegible]
بلکہ اعتبار تہ سب اہل اسلام جانتے ہین کہ ہماری قوم کے آغاز کو تیرہ سو برس [illegible]
گذرے ہین یہہ قوم ایک ایسے ملک مین تھی جہان درحقیقت علوم عقلی کا نشان بھی نہ
تہا لیکن جب سے اس قوم کا آغاز ہوا چھہ سو برس تک اس قوم نے اپنی کوشش سے اپنی
ترقیات ایسے اعلی درجہ پر پہنچائین جس سے وہ بھی دنیا کی مہذب [illegible] قوم
شمار ہونے لگی فقط [illegible] نمبر چہارم [illegible] بلکہ اعتبار [illegible]
ہے کہ قرون ثلاثہ مین علوم عقلی کا کچھہ چرچا نہ تہا اور حکمت و فلسفہ [illegible]
نہ تہا مگر [illegible] وہ زمانہ آیا جس مین مسائل فلسفہ کا [illegible]
یہان تک ترقی ہوئی کہ [illegible] مسائل [illegible] اور مذہبی [illegible]
[illegible] اور رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہنچی [illegible]

جسطرح تفسیر مین اقوال پیغمبر و صحابہ کی نقل کیجاتی تہی اوسیطرح افلاطون وارسطو وغیرہ حکما
یونان کے قول نقل ہونے لگے اور جب یہہ سلسلہ جاری ہوا تو پہر ایک مفسر نے دوسرے مفسر
اور دوسرے نے تیسرے سے اوسکا نقل کرنا یا انتخاب کرنا شروع کیا اور اون قولون کے
قایلین کا نام بہی لکہنا چہوڑ دیا یہان تک کہ آخر وہ اقوال تفسیرون مین ایسے مل گئے کہ
لوگون کو تمیز کرنا مشکل ہوگیا کہ یہہ قول ارسطو کا ہے یا صاحب شریعت کا یا کسی صحابی کا یا
کسی امام کا اور اسیواسطے اون اقوال پر دین کا مدار ٹہر گیا فقط پہر جلد اول کے نمبر سوم کو ملاحظہ
فرمائیے ہکذا عبارتہ تحقیقات اور تلاش کو خدا تعالی نے بالکل انسان کی کوششون
پر ملتوی رکہا ہے مثلاً ہیئت اور طبعیات وغیرہ صدہا علم اسی قسم کے ہین کہ جنکی تعلیم کے
واسطے نہ آج تک کوئی نبی مبعوث ہوا نہ کوئی کتاب اس فن خاص مین خداتعالی نے
اسوقت تک کسی نبی پر نازل کی قرآن وحدیث مین ہیئت یا طبعیات کے متعلق کہین
کسی چیز کا نام آگیا کہین برسبیل تذکرہ اور کہین عام لوگون کی فہم کے لایق کسی چیز کا کوئی
مختصر بیان ہوگیا کہین کوئی مجمل اشارہ کسی چیز کیطرف ہوا مگر حاشا کہ کسی مقام پر بہی
ان بیانات سے یہہ بات مقصود بالذات مد نظر نہین ہوئی کہ ان کے ذریعہ سے عامہ
خلائق کو ہیئت اور طبعیات کے علم کی تعلیم دیجاوے کما قال اللہ تبارک وتعالی یسئلونک
عن الاہلہ یعنی اے محمد لوگ تجہسے مہینون کی حقیقت دریافت کرتے ہین اور پہر فرمایا کہ
قل ہی مواقیت للناس یعنی کہدے کہ مہینون کے ذریعہ سے لوگ اپنے وقتون کا حساب
ٹہیک کرلیتے ہین آج کسی ادنی ہیئت دان سے اہلہ کی کیفیت دریافت کیجئے پہر دیکہئے
کہ وہ کیسے زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے حساب کے معاملہ مین پیغمبر خدا نے یہہ فرمایا
اور اوسوقت مین اسپر فخر کیا کہ ہم گنتی کو انگلیون پر ٹہیک کرلیتے ہین حاصل یہہ ہے
کہ اوسوقت حساب و ریاضی وطبعیات وغیرہ کیطرف کسی کو مطلق التفات نہ تہا فقط
پہر جلد دوم کے نمبر چہارم مین ہے ہکذا عبارتہ جبکہ ہمارے متقدمین نے غیرملت

Marfat.com

کہ لوگون نے علوم منطقیہ کو نفع کی چیز جانکر اپنی زبان مین ترجمہ کر لیا اور اوسکے رواج کو مستحسن جانا یہان تک
کہ امام غزالی نے لکہا ہی کہ جو شخص منطق نہ جانتا ہو گویا اوسکا علم کچا ہی فقط یہہ اسی جلد کے نمبر پنجم مین ہے
بکذا اعبارتہ دوسری دین کی باتون کو پسند کر کے اپنے دین مین اس طرح داخل کر لینا کہ پہر کچہہ تمیز نرہی کہ یہہ
باتین کس مذہب کی ہین بلکہ وہ باتین اسلام ہی کی معلوم ہون جس طرح بنی اسرائیل کے علوم اور یونان
کی حکمت وغیرہ کو مسلمانون نے اپنے دین مذہب مین داخل کر لیا ہی اور اپنی تفسیرون اور کلام کی کتابون
کو اون ہی روایات اور مسائل سے بہر دیا ہے فقط یہہ نمبر ہفتم مین ہی بکذا اعبارتہ انگریزی علوم تحصیل
کرنیکو ہمارے متعصب بہائی مسلمان گناہ سمجھتے ہین حالانکہ خلفاء بغداد کے زمانہ مین جسقدر علوم عربی مین آیا
وہ سب زبان گریک یعنی یونانی سے ترجمہ کیا گیا اور اوس زمانہ کے اکثر علما گریک کو جو کہ کفار کی زبان
تھی بدرجہ تکمیل تحصیل کرتے تہے اگر ایسا نہ ہوتا تو جسقدر رطب کہ ہمارے ہان موجود ہے کچہہ نہوتی اور فلسفہ
و منطق کا تو نام بہی نہ ہوتا فقط یہہ جلد چہارم کے نمبر چہاردہم مین ہی بکذا اعبارتہ فلسفہ کی
بنیاد منصور خلیفہ نے ڈالی مگر مامون رشید اوسکے پوتے نے اون کی تکمیل کی یہہ خلیفہ بڑا مربی علم کا تہا
اہل شام اور نسطورین فرقے کے عیسائی ترجمہ مین فلسفہ کے اوسکے حامی و معاون تہے اسکے زمانہ مین
بوسیلہ اہل فارس و اسپین اور علماء یہود کے فلسفہ کو بڑا اشتہار و رونق ہوئی اسکے گماشتہ بلاد
ارمن و شام و مصر مین یونانی کتابون کے ڈہونڈہنے کے لئے مقرر رہتے اور ہزارہا اونٹ نادر کتابون کے
بہرے ہوئے اوسکے دربار مین آیا کرتے تہے کتب فلسفہ کے ترجمہ کا ایک جدا کارخانہ اس نے مقرر کیا تہا
اور بغداد و کوفہ و بصرہ و نیشاپور مین بڑے بڑے مدرسے و کتب خانہ قایم کئے تہے یہہ خلیفہ بے تعصبی مین مشہور
تہا چنانچہ اوس نے ایک عیسائی عالم کو دمشق کے کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا تہا فقط یہاں سے واضح
ہوتا ہی کہ صدہا سال تک مسلمان بے علوم رہے اور منطق و حکمت و ریاضی وغیرہ
یہہ ساری کفار فلاسفہ کی کاسہ لیسی ہے جسپر محمد علی کو اسقدر شیخی ہی اگر خلیفہ منصور عیسائیون کا فضلہ خور
نہ ہوتا محمد علی تا قیامت فضل و کمال کا دعوی دار نہوتا یہہ بالتمام کارروائی خلیفہ منصور کی جس
کا نتیجہ اون سعدہ شرور ہی یہہ جلد چہارم کے نمبر چہاردہم مین مذکور ہے کہ مسلمانون نے ارسطو کی

جسطرح سپندکی اول ترجمہ ارسطو کے قیاسات کا حنین ابن اسحاق کے ذریعہ سے مسلمانون مین
پہیلا پہر ابوبشر نے چند کتابون کا سریانی سے ترجمہ کیا اور یحیی ابن عدی اور کندی نے اوسے مرتب
کیا آخر کار ابونصر فارابی و بوعلی سینا نے اوسکی تکمیل کی اقلیدس کے مقالون کا ترجمہ یونانی و سریانی
و رومی زبان سے مختلف مسلمانون نے کیا جن مین سے حجاج و ابوعثمان و ثابت کے ترجمے مشہور ہین
پہر مسلمانون نے ارشمیدس حکیم کی کتاب اصول ہندسہ کا بہی ترجمہ کیا اور اوسکی شرحین لکہین ابلنیوس
کی کتاب جو مخروطی شکلون اور خطوط منحنی کے بیان مین ہے اوسکے سات مقالے ترجمہ کئے گئے جسمین سے
چار مقالون کا ترجمہ احمد بن موسی حمصی نے اور باقی کا ثابت ابن قرہ نے کیا ان کے سوا اور بہی
چند نامی حکماء یونان کی کتابین اس فن کی عربی مین ترجمہ ہوئین پہر جلد پنجم کے نمبر سوم مین ہے
کہ خلفاء عباسیہ کے عہد مین علم و ادب و فنون و حکمت کا ظہور ہوا اور منصور کے ایام حکمرانی
سے ہارون الرشید تک بڑی فیاضی سے اونکی تربیت ہوئی بہت سے ملکون سے اہل علم طلب کئے
گئے اور بادشاہانہ سخاوت سے اونکی بہت کچھ داد و دہش کی گئی اہل یونان و شام و ایران
قدیم کی عمدہ عمدہ کتابین عربی مین ترجمہ ہوکر مشتہر و شایع ہوئین خلیفہ مامون نے سلطان روم
کو سات ہزار سن سونا اور ہمیشہ کی صلح اس شرط پر منظور کی کہ لیو فیلسوف کو اجازت دیجائے
کہ چند عرصہ کے لئے وہ یہان آکر مامون کو فلسفہ و حکمت سکہلا جاوے فلسفہ حاصل کرنیکے لئے
ایسے زر خطیر صرف کرنے کی بہت کم مثال ملیگی الخ یہہ مسلمانون کے مباحثہ و مناظرہ کی اصل
ہے جسپر محمد علی کو دعوی علم و فضل ہے آیا یہہ شاگردی کفار نہین ہے اور اس سعیت کی تکرار
نہین تھی اونکی عقل و استعداد دیکہ اون ہی کی کفش برداری کرتے ہین اور اون ہی کا نام
نامی ہرتے ہین گر علیہ مباحثہ و مناظرہ کی یہہ ہی صورت ہے تو میان محمد علی کو چاہیئے کہ عہد
نبوت و خلافت کی کوئی نظیر اہل زمین اور موجدان اسلام کی بے ہنری و لاعلمی کی
لیل و نہار اشکبار ہوئین غیر ملتون سے مستفیض ہونا تو ایک طرف ہے بزرگان اسلام تو
معلم الملکوت کے بہی مرید ہوئے ہین یعنی ابلیس کے شاگرد رشید ہوئے ہین چنانچہ فریدالدین

عطار نے لکھا ہی کہ موسی پیغمبر نے ابلیس سے معرفت الہی سیکھی مولوی علی بخش خان نے اپنی رسالہ شہاب
ثاقب کی صفحہ ۴۴ مین لکھا ہی کہ حضرت ابوہریرہ شیطان کے شاگرد ہوئے اور عمل آیت الکرسی اوسے سیکھا
یاد کیا فقط اگر اتنی پر بھی میان محمد علی مسلمانون کے بحث و مباحثہ کی مشیخت جتائینگے تو اونکی وہی
مثل ہی کہ کوئی نداف یا نوربافت اپنا نام موسی و عیسی دہرے یا اپنی اولاد کو مسموم مصطفی و مرتضی
کرے آیا اوسکی بات سراسر واہیات پر کوئی اعتقاد کریگا تار عنکبوت پر کوہ قاف کی بنیاد
دہریگا اپنے بحث و مباحثہ کا ہمکو معاینہ کرائے یا کسی کتاب مین لکھا دکھلا دے کہ فلان مسلمان
نے کسی ہندوستانی یا یونانی سے بحث فرہنگ و فراست کی اور گوی سبقت لی ورنہ اپنے
تو ہر کوئی اپنے تئین عقل کل شمار کرتا ہے مگر کون اعتبار کرتا ہی ہر کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند
خود بجمال عنقریب اپنے دعوی کو آپ جھٹلاوگے اور ناچار سر جھکاوگے ۵ ہر کہ گردن
بدعوی افرازد * خویشتن را بگردن اندازد * گلستان سعدی مین دیکھا ہوگا کہ تمہارے
ایک عالم معتبر نے غیرملت کے سامنے پشت دی اور راہ گریز لی کسی مسلمان نے اوسکو شرمایا کہ
تجہہ سے غیرمذہب کی بات کا جواب نہ آیا اوس نے کہا کہ میرے پاس سوا قرآن و حدیث کے
جواب نہین ہی لہذا غیرمذہب سے مباحثہ و مقابلہ صواب نہین پہر آپکے ہادی سولفت عجائب مجمل کی
صفحہ پانزدہم مین رقم طراز ہین کہ عمرو ابن عبید اللہ معتزلی نے کہا ہے کہ جیسا الزام دینے مین نے ایک
مجوس سے کہا یا ہی عمر بہر ویسا ملزم نہین ہوا کہ اتفاقاً ایک روز میرے ہمراہ ایک مجوسی کشتی پر
سوار تہا مین نے اوس سے کہا کہ تو اسلام کیون نہین لاتا اوس نے جواب دیا کہ خدا نہین چاہتا
جسوقت خدا چاہیگا بندہ اسلام لائیگا مین نے کہا خدا تو چاہتا ہی مگر شیطان بہکاتا ہی پر مجوسی
یہہ سنتے ہی بولا کہ جس صورت مین خدا اسی شیطان غالب ہی تو اوسکی اطاعت مناسب
فقط پہر مولف اعجاز محمدی صفحہ دو صد و ششم مین لکھتے ہین کہ غیرمذہبون ورنا مذہبون کو
مقابلہ خطا ہی اور سکوت خوشنما بجنسہ اونکی عبارت یہہ ہی کہ غرض تالیف و غایت تصنیف این
رسالہ عجالۃ الاظہار نمایش استعداد و قابلیت نیست نہ ارادہ مکابرہ و مجادلہ با جاہلان و غیر ملتان

دلا مذہبان کہ اینجا سکوت و خاموشی ہین حکمت و نشان خبرت ست و مقدمہ کامیاب و
ذریعہ فتح الباب انتہی لفظ کامیاب بجای کامیابی مذکور ہی لہذا اخلاف دستور ہی مثنوی ملای روم
کے دفتر پنجم مین مرقوم ہی کہ ایک مسلمان نے کسی مغ کو ترغیب اسلام دلائی اور آخر الامر خفت تمام
اوٹھائی ؎ سفت آبروی زاہد علامہ لیگیا • یک مغ بچہ اوتار کے عمامہ لیگیا ابیات
مرمغی را گفت مردی کای فلان • ہین مسلمان شو بباش از مومنان • گفت اگر خواہد خدا
مومن شوم • ور فزاید فضل ہم موقن شوم • گفت میخواہد خدا ایمان تو • تا رہد از دست دوزخ
جان تو • لیک نفس زشت و شیطان لعین • میکشندت جانب کفران و کین • گفت ای منصف
چو ایشان غالب اند • یار او باشم کہ باشد زورمند • نفس و شیطان خواہش خود میش برد • وان
عنایت قہر گشت و خرد مرد • تذکرۂ سرخوش مین مذکور ہے کہ عالمگیر نے چندر بھان برہمن کو
دربار مین بلایا اور فرمایا کہ فی الحال مضمون تازہ گڑھ اور پڑھ اوس نے یہ بیت سنائی اور حقیقت
خانۂ خدا سو جہائی ؎ ببین کرامت بتخانۂ مرا ای شیخ • کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد
چونکہ عالمگیر سے اس گرفت کا جواب نہ بن آیا بیطرح جہنجلایا ؎ چو حجت نماند جفا جوی را
بہ پرخاش در ہم کشد روی را • شاہ عبد العزیز نے بستان المحدثین مین لکھا ہی کہ کسی شخص نے امام مالک
سے تفسیر الرحمن علی العرش استوی مین استفسار اشکال کیا امام نے اظہار ملال کیا کچھ جواب
آیا اور طریق صواب نپایا عرق شرم مین تر ہوا غرق آب خجالت تا کمر ہوا سائل کو بدعت کی ساتھ
منسوب کیا حجاب شرم سے مسلمانی کو محجوب کیا حالانکہ تفسیر آیت بدعت نہین ہی اور تقریر جدت
اثرت نہین بلکہ کار خیر ہی اور سبک فکر عالم بالا کی سیر ہے اصل وہی ہی کہ علمای محمدیہ بات بات
مین معزول ہوتی ہین اور ہدیۂ عقل و دانش سی جابجا معاملات مین معزول اصل عبارت بستان المحدثین
یہہ ہی ابو نعیم گفت ما نزد امام مالک بودیم کہ شخصی از وی پرسید کہ در تفسیر الرحمن علی العرش استوی
بیہ تفسیر مائی استوا چگونہ بود امام مالک ازین سوال بسیار اظہار ملال فرمودہ نظر بر زمین انداختہ
استاد و تفکر یا ند و بر جبین او عرق آمد بعد ازان فرمود الکیف منہ غیر معقول والاستوا منہ

یعنی زن زن ۱۲

نعیر کذا المجہول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ بعد از ان فرمودکہ این کس را بر اینید کہ او صاحب بدعت
ست انتہی اکابر اسلام کی الزام کہانی اور زک اوٹھانی کی بہت روایتین مشہور ہین اور اکثر حکایتین مذکور
ہین مگر یہان اسیقدر پسند ہے کہ کوزہ مین دریا بند ہی جسطرح ہم نی کتب اسلام سی آپ کی دعوی کا بطلان
کیا آپ نی کب نشان دیا کہ فلان مسلمان نی فلان غیر مذہب کو قائل کیا اور الزام کامل دیا اب اپنی
دعوی کا ثبوت دیجیے ورنہ دار و سکوت کہائیے ایک دنی انسان بندہ کعبہ کن ہی جو کہ مشہور و معروف
زمن ہے کوئی مسلمان اوسکی سامنی اپنا دعوی اثبات نہین کرسکتا بلکہ قابل التفات بات نہین کرسکتا
ع کوئی پیدا تو کرلیوے ہمارا سا جگر پہلے ❊ قولہ کہ مسلمانون نے شرق سی غرب تک الخ محض باطل
ہے اور قائل اوسکا جاہل ہے اگر وہ حقیقت مین شرق و غرب سے آگاہ ہوتا تو کسواسطی رہزن ہرزہ درائی
کے ہاتھ سی تباہ ہوتا قولہ کہ مسلمانون کے مباحثہ عقلیہ نے رد برو فلاطون و ارسطو الخ محض بے اصل
ہے اور اسکا قائل مسیلمہ کذاب کی نسل ہے کیونکہ عہد فلاطون و ارسطو مین خود دین محمدی کا نشان
تہا بحث و مباحثہ کا کیا بیان تہا ان خلاف بیجا ہی دانشمند کے تئین مقام شرم دہیا ہے ❊ ترا دیدہ
بینا و دل ہوشیار ❊ ز خود از ہمہ بیشتر شرم دار ❊ آپ نی جاہلون کا ایمان لینے اور مالک کو جان دینے
کے لئے ایسے ایسے جہوٹ بنائی ہین کہ ابلیس سے بھی عمر بھر بن نہ آئی ہین ❊ گر ہمین مکتب است
و این ملا ❊ کار طفلان تمام خواہد شد ❊ مسلمان غیر مذہبون سے مقابلہ کی طاقت نہین رکہتے اور کسی
بحث و مباحثہ کی لیاقت نہین اپنی مرشد سید احمد خان صاحب کی تہذیب الاخلاق کی جلد دوم کے صفحہ
۲۸ اکو ملاحظہ فرمائیے ❊ ہکذا عبارتہ وجود سموات سبع کی ابطال پر جو دلائل ہین اونکی تردید کس
کتاب مین لکہی ہے اثبات حرکت زمین اور ابطال حرکت دوری آفتاب پر جو دلیلین ہین اونکی تردید
کس سے جاکر پوچہین عناصر اربع کا غلط ہونا جو ثابت ہوگیا اوسکا کیا علاج کرین آیہ کریمہ
خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا
العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما کی جو تفسیر علماؤن نے لکہی ہے نہ تشریح کی رو سے
غلط معلوم ہوتی ہے ہم اپنی آنکہون سے تو ملون دیکہ چکی ہین جو کہ نطفہ سے لیکر بچے لے

تغیرات نو دیکہتی ہین جو مفسرین کی تفسیرون کی غلطی کو ثابت کرتے ہین پہر کیونکر ہم وہ اعتقاد
رکہین خدا کی بات اور اوسکا کام ایک ہونا چاہئے یہہ مسئلہ تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے پہر اوسکی
تصدیق مذہب اسلام کی کس کتاب مین ڈہونڈہین اور کس ملا اور اخوند سے پوچہین جب کوئی بات
بہی ان مین سے موجودہ کتب مذہبی مین نہین تو ان سے لامذہبی جو فلسفہ مغربیہ اور علوم محققہ جدیدہ
سے ہوتی ہے کیونکر رفع ہوگی یہہ باتین نہایت صاف اور روشن ہین انکا ظاہر مین نماننا
دوسری بات ہے مگر کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنے دل مین ان باتون کو سچ نہ جانتا ہوگا پس
ایسی حالتمین ان کتابون کا نہ پڑہنا انکے پڑہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے مسلمان ہونے اور بہشت
مین جانے کے لئے خدا کو ایک اور پیغمبر کو برحق جاننا کافی ہے عمل کو نماز پڑہ لینے روزہ رکہہ دینا
بس ہے ان غیر مفید کتابون کے پڑہنے سے کیا حاصل ہے ہان اگر مسلمان مرد میدان ہین اور
اپنے مذہب کو سچا سمجہتے ہین تو بے دہڑک میدان مین آوین اور جو کچہہ کرنا ہو وہ فلسفہ مغربیہ
اور علوم محققہ جدیدہ کے ساتہہ کرین تب البتہ انکا پڑہنا پڑہانا مفید ہوگا ورنہ اپنے منہہ میان مٹہو
کہہ لینے سے کچہہ فایدہ نہین انتہی یاد رکہئے کہ مسلمانون کو غیر مذہبون سے جرأت بحث و مباحثہ کبہی
نہین ہوئی وگرنہ شاہد لائیے اور معاینہ کرا دیجئے حیلے اور حوالون سے کام نہین نکلتا بے روغن
چراغ نہین جلتا دیکہئے کہ مخالفین مین سے جس نے ذرا بہی سر اوٹہایا یا ہمنے وہین دبایا جبید اللہ
نے جیسا کہ چاہئے اپنی جسارت کا پہل پایا اور الزام کہایا کہ ہنوز منہہ بند ہے اور دوسرون
کے لئے پند ہے مولف ہدیۃ الاصنام کو ایسا گوشمال ہوا کہ تا زیست انفعال ہوا ہونٹ لٹکگیا
کلیجا پہٹ گیا مولف اعجاز محمدی نے ایسا جواب دندان شکن پایا کہ آج تک سر نہ اوٹہایا حسن شاہ
کو ایسا مکافات ہوا کہ سبب مرگ مفاجات ہوا اب آپ میدان مین آئے ہین دیکہئے کیا پیش
آئے اور زمانہ کیا رنگ دکہلائے بہر کیف جس بیت الحرامی نے ہمسے نیت بیکار کی نورا راہ فرار
لی ؎ ولدالزناست حاسد منم آنکہ طالع من ٭ ولدالزنا کشی آمد چو ستارہ یمانی ٭
ہمنے کبہی نہین سنا کہ مسلمانون نے خصوصاً سنیون نے بحث مذہبی مین کوئی دلیل عمدہ پیش

کی اور تسکین یاران خویش کی سند کامل دی اور سرخروئی حاصل کی بلکہ ہر جگہہ زبان لال ہی
حال بے حال ہے رخ زرد ہی دم سرد ہی رنگ بیرنگ ہے تقریر بیڈھنگ ہی عقل دنگ ہی
پای فکر لنگ ہی ننگ سے ننگ ہی ناحق ارادہ جنگ ہی سر بر سنگ ہی قافیہ تنگ ہی جیسی
کہ یہہ لوگ ہمارے سامنی سے کافور ہین ویسے ہی عیسائیون کے مقابلہ مین مفرور ہین آپ
نے جو مباحثہ آگرہ کا کچہہ حال لکہا ہے وہ سراسر افترا ہے جس شخص نے کتب طرفین پر نظر
ڈالی ہے حقیقت حال پالی ہے معتزلہ و شیعہ کی سامنے بہی سنیون کا یہہ ہی حال ہی اور سر
تکبر پامال ہے چنانچہ آپ نے سنا ہوگا کہ جاریہ حسنیہ نے ہارون رشید کے سامنی ابراہیم کا
ناک مین دم کیا اور سر بر قدم اشعری سنیون کا اعتقاد ہی کہ بندی اپنے فعلون مین مجبور
ہین اور سراسر بے مقدور معتزلہ کا عقیدہ ہی کہ بندے اپنے فعلون مین مختار ہین اور ذی اختیار
ایک روز سنی و معتزلہ مین بحث دوبدو ہوئی اور جبر و قدر مین گفتگو ہوئی معتزلی نے کہا
کہ اشعری سے اوسکا خر خردمند ہی کہ اگر اوسکو نہر عریض پر لایے اور تازیانہ دکہلایے کہ ہمت
باندہی اور نہر کو پہاندی تو وہ مار کہائیگا اور پار نجائیگا کیونکہ جانتا ہی کہ اوسکا پہاندنا میری قدرت
و اختیار سے باہر ہی اگر اشعری اپنے خر کو نہر صغیر پر لائے تو وہ بے تکلف پہاند جائیگا کہ اوسکی
اختیار سی باہر نہین ہے پس بڑی تعجب کی بات ہی کہ خر تو کیفیت فعل اختیاری سی خبردار ہی اور صاحب
خر عجب حمار ہے کہ اپنی تئین ہر فعل مین مجبور جانتا ہی اور ارادہ و اختیار سے معذور مانتا ہی
جبکہ سنی نے یہہ تقریر سنی گردن ڈہلی بحث فراموش کی اور دار و ہوش لی مولوی
جی اس عرض و معروض کا صلہ نہ دیجئے تو گلہ بہی نہ کیجیے کہ یہہ سب آپ ہی کی بوئی ہوئی
خار ہین کہ آج آپ کی حق مین مثل خنجر آبدار ہین ؎ ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست
گر غار و گر گل ہمہ پروردۂ تست ؎ یاد کیجیے کہ فقیر اندرمن نے نہ کبہی آپکو دشنام دیا ہے
نہ منتسبان خاندان مولا کا دل آرام لیا ہی پس آپ نے کسلیئے اسقدر ہوا و خباثت و
ہماری اہانت کی ؎ گر دیدۂ انصاف آئینہ کشائی ؎ دانی تو ز ر وی توجہ

شاید کہ زعم تحصیلداری سے آپکی مت ماری ہے اور زبان بگاڑی ہے یہہ چند روز کی چاندنی
ہے نہ ہمیشہ چاندنی ہے گو فرعون نے دعوی خدائی کیا مگر کتنا جیا ہر چند دو سو برس نقارہ
خدائی بجایا آخر کار کیا پیش آیا قارون ہلاک ہوا سبب عبرت اہل ادراک ہوا حسن ل
کی باعث بدنام ہوا مآل کار اوسکا کیا انجام ہوا بدنامی کا ٹوکرا سر پہ ہے اور لعنت
کا پتھر ہے فرعون بے عون کہاں ہے مردود زمین و زمان ہے نہ تخت ہے نہ بخت نہ تاج
ہے نہ راج اپنی اصل کو نہ بہولئے گورنمنٹ کی عنایت پہ نہ پہولیے جسوقت گورنمنٹ رحمت
سے نظر اوٹھا لیگی اور عدالت پڑ والیگی تمسے باغیوں کو درگاہ سے نکالیگی ایکدم
نہ ٹہالیگی اب وہی زمانہ ہے اور وہی کارخانہ ہے جلد سزا ملتی ہے بڑے بڑوں کی مینگ نکلتی
ہے اس لئے تہہ دیا اوس ما تہہ لے مثل مشہور ہے ہندوستان مین مذکور ہے خدا خیر کرے
اس بچہڑاون کے بچہڑے کی حرکت سارے بچہڑاون کے سر پڑے گیہون کے بیچے گھن
پسے جا کہین بیت سعدی راست نہ آئے ؎ نمی بینی کہ گاوی در علف زار ؛
بیالاید ہمہ گاوان دہ را ؛ آپ نے اسلام کو بدنام کیا کعبہ کو بیت الحرام کیا گستاخی
معاف کیجئے اور دلمین انصاف کیجئے کہ بندہ معذور ہے بالکل آپ ہی کی زبان کا قصور
ہے اگر ہم آپکو ایک ایک بات کا جواب معقول دین تو اس قصہ کو بہت طول دین یاد رکھیے مصرعہ
ہر عمل اجرے و ہر کردہ سزائے دارد ؛ عذر گستاخی تمام ہوا غیرت اہل اسلام ہوا پہر میان محمد علی
حصہ دوم سوط الجبار مین ایک جگہہ اپنی اور اپنے اکابر کی اصلیت جتلاتی ہین اور اپنے
اکابر افکار کی نسبت یہہ مثل لاتے ہین کہ سو سونار کی ایک لوہار کی فقط ہم اس پر کچھہ جرح
نہین کرتے خواہ آپ لوہار ہوویں اور خواہ مولف ہدیۃ الاصنام و اعجاز محمدی وغیرہ سنار
ہوویں ہم کو تو جیسے اونکی سو قبول ہین وہ مسرت بخش خاطر ملول ہین ویسی ہی آپ کی ایک
بھی بسر و چشم منظور ہے اور سرمایہ عیش و سرور ہے ؎ ہر ادا سے آپ کی ہم شاد اور مسرور
ہین ؛ ایک بوسہ کے لئے سو گالیان منظور ہین ؛ مولوی جی کی اللہ تعالی عمر دراز

Marfat.com

کرے اور دنیا و آخرت مین ونکو سرفراز کرے کہ ہمارے ساتھہ بڑا احسان کیا ایک مدت تک فقیر
اندرمن کو آرام جان ویا بہت دنون سے ہاتھہ پر ہاتھہ دہرے رہے تھے تنہائی مین عمر بسر کر رہے تھے
سالہا گذرے کہ ستار کی سنو سے نظر لڑا چکے اور خاطر خواہ مزہ اڑا چکے اب آپکی ایک آئی
ہے نیا رنگ لائی ہے کشاف رموز خفی و جلی ہے نور دیدہ محمد و علی ہے ابہی ہم نے ایک نظر
ڈالی ہے کلفت دل نکالی ہے عنقریب اسکی بہی بہار حسن انداز تمام ہے اور ہیاجی صاحب کو ہمارا
بعد نیاز سلام ہے آیندہ کو وعدہ انعام ہے اور مژدہ عزت و نام کہ ہر لولہ شوق برقرار ہے دوسری
کا خواستگار ہے بنابرین دوسری کی فکر کیجیے اور اس کار خیر مین صاحب ہدیہ وغیرہ سے مدد لیجیے

پہر مولوی صاحب نے جواب حملہ ہند مین فخریہ یہہ چار ابیات نظم کی ہین اور چار عناصر اسلام قرار
دی ہین **ابیات** ہوا اسلام کا اب بول بالا ٭ کہان ہے تحفۃ الاسلام والا ٭ ذرہ سی وہ
ہوش مین آکرکے جلدی ٭ خبر لے اپنے حال پر خلل کی ٭ ہوا وہ ہند کے حملہ کا محمول ٭ ہوا صمصام
چوبین سے وہ مقتول ٭ بلا سر پہ پہیلی ہاتہون سے اپنے ٭ چلا سونے قضا پانون سے اپنے ٭ مستفسر
از جواب اس شاعر ذی شعور سے سوال ہے کہ بیت دوم کے مصرعہ اول مین تکرار لفظ کرادر کی فاضل
ہے یا کسی نکتہ کی حامل ہے بر تقدیر اول آپکی نظم بہی مانند نثر بہت معقول ہے اور مقبول ارباب
عقول ہے بر تقدیر دوم اوس نکتہ سے ہمکو بہی آگاہی دیجیے اور اطلاع کماہی کیجیے ہم تو یقین کرتے
ہین کہ یہہ تکرار اسباب بے اشعار ہے کہ متکلم گنوار ہے بیت چہارم کا قافیہ غلط ہے کیونکہ ہاتہون
اور پانون مین اصل کلمہ ہاتہہ اور پانو ہے اور ہاتہہ اور پانو کا قافیہ معلوم ہے کہ اتحاد روی بعد دم کے
اصل حال یہہ ہے کہ یہہ شخص بچہڑا دن کا بچہڑا ہے اوسکے نزدیک قید قافیہ و ردیف جہگڑا ہے ہم آسنگ
جنگ نہین کرتے اور زیادہ تر آپکا قافیہ تنگ نہین جواب سلی قلم بند کرتے ہین
خرسند **ابیات** نہو بیخوف تو منہہ ہوگا کالا ٭ کہڑا ہے تحفۃ الاسلام والا ٭ کیا اسلامیون
کو زیر و بالا ٭ بلا ہے تحفۃ الاسلام والا ٭ ذرہ کے عقل و دانش وس نے جلدی ٭ خبر لی منہ
کہود کر کی ٭ ہوا اسلامیون پہ حملہ آور ٭ کیا صمصام ہندی سے جدا سر ٭ جہکا

تو گہر بلا کا ٭ دکہایا مفسدون کو منہہ قضا کا ٭ پہر جواب صمصام ہند کی صفحہ چہل و یکم مین یہہ اشعار
ہین میان محمد علی کی شاعری پر اشعار ہین ابیات آپکے ہا مین لکہا ہی صاف سن لی ٭
کہ ہین ہندو یہہ سب جورو کی بیٹی ٭ جہان مین جتنی ان کی بی بیان ہین ٭ حقیقت مین
یہہ انکی بیٹیان ہین ٭ پیشتر از جواب یہی کچہہ قیل و قال ہے کہ لفظ ہندو سی سوائے ساکنان ہند
دوسرا مراد رکہنا خیال محال ہی پس جسقدر محمدی کہ این جانب سند ہین بالکل منسوب بہ ہند ہین اب
انصاف پر نظر کیجیے اور اپنی اسلاف کی خبر لیجیے کہ اگر خدانخواستہ آپکا قول سچا ہی تو بلا شبہہ آپکا
باپ دادا جورو کا بیٹا ہی بلکہ بعد کلمہ ہندو لفظ یہہ سب کہ واسطی اشارہ قریب کی وضع کیا گیا
ہی صریح دلالت کرتا ہی کہ آپ کی تمام خویش و اقربا کہ ہند مین رہتی ہین جورو کی بیٹے ہین ورنہ
لفظ مذکور زاید ہی اور آپکی کم استعدادی پر شاہد ہے اگر تمام مسلمانون کو جورو کا بیٹا یقین کروگی
تو بہی تعمیل قول سید المرسلین کروگے چنانچہ حدیث مین ہی الولد سر لابیہ یعنی پسر راز ہی واسطی
پدر کے فقط فصوص الحکم کے فص حکمت قدوسیہ مین لکہا ہی کہ اسمٰعیل عین ابراہیم ہی پس درحقیقت
ابراہیم نے خواب مین نہین دیکہا مگر یہہ ہی کہ اپنی تئین ذبح کرتا ہی پس بصورت گوسفند وہی
نمایان ہوا جو کہ بصورت انسان عیان ہوا اور بصورت پسر وہی ظاہر ہوا جو کہ عین پدر تہا
انتہی یہان سی پیدا ہی کہ ابراہیم جورو کا بیٹا ہی جبکہ ابراہیم کا یہہ حال ہی تو معترض کیا مال ہے
کہ جورو کا بیٹا نہووے اب اپنی برائت کی لئے کوئی دلیل پیش کیجیے یا ملا محی الدین ابن عربی پر تشیر
کیجیے کہ تمکو ذلیل و خوار کیا اور جورو کا بیٹا قرار دیا پہر نص حکمت قدسیہ سی پیدا ہی کہ آدم
عین حوا ہی اور اوسکا یہہ ہی معمول تہا کہ خود فاعل و خود مفعول تہا جبکہ حضرت آدم کا یہہ
شعار ہی تو معترض خود سزاوار ہی کہ آپ اپنی زیر بار ہووے اور لذت فاعلیت و مفعولیت سی خبردار
اس مقام پر آپ نے جو نام وید لیا ہی اور بحوالہ انکے ہندو لوگ تتو وغیرہ فقرہ اردو نقل کیا ہی وہ آپ
کی غلطی ہی کیونکہ الزام مسلمات طرف ثانی سی ہوتا ہی نہ مقالات لا یعنی سے پس مجموعہ الکہد ہاری
وداراتکوہ واپس کر لیجیے اور بالائی قرآن طاق نسیان پر دہر دیجیے کہ ہمارے نزدیک جیسی قرآن

Marfat.com

باطل ہو ویسی ہی وہ بھی پیرایہ صدق سے عاطل ہے کہ ہم نہ اوسکو وید مانتے ہین نہ ترجمہ وید جانتے ہین
چنانچہ ہم اپنی ہر ایک کتاب مین اوسکا افراط و تفریط بسیار ثابت کر چکے ہین اور مخالفین کو بار بار ساکت
آپ استدعا میں ہین کہ پھر اوسی طرف مایل ہین **قطعہ** ناصحا چھیڑ نہ از بہر خدا ؛ گفتگو سے تری بیزار
ہے دل ؛ جا کی جبین جان ہوا سوا بار ذلیل ؛ پھر وہین جانیکو تیار ہے دل ؛ اب چند ابیات سنئے اور
اپنی واہیات پر سر دہنیئے یہہ بھی جواب اصلی ہے اور باقی وصلی **ابیات** صحاح ستہ مین
تیری لکھا ہے ؛ کہ بیٹا پیدا اپنے باپ کا ہے ؛ پس اب اس بات پر کر غور اک آن ؛ کہ ہین جورو کی
بیٹی کل مسلمان ؛ فصوص پاک پر بھی کر ذرا غور ؛ برآمد اوس سے ہوتا ہے اسیطور ؛ کہ اسمٰعیل
ابراہیم ہی تھا ؛ تو پس اس سے یہہ بھی ہوتا ہے پیدا ؛ کہ ابراہیم تھا جورو کا بیٹا ؛ ہوا تھا پیٹ
سے بی بی کے پیدا ؛ نہین جورو سے اوسنے حظ اوٹھایا ؛ گویا مادر کو پاس اپنے سولایا ؛ پھر مولوی
جی جواب صمصام ہند کے صفحہ ہشتاد و چہارم مین اپنی تصنیف ایک بیت رقم کرتے ہین اور کہتے عصمت
ملائکہ و انبیا منہدم **بیت** اندر ہی دیوتون مین نہ نامہ سیاہ ہے ؛ بدکار تو سب ہی ہین یہ وہ
بادشاہ ہے ؛ پیشتر از جواب مسلمانون سے یہہ بھی التماس ہے کہ مولوی صاحب کے سر پر دستار ملک الشعرا
ہند ہوا اپنی اور جہان ہند مشہور کرائین اگر حسرت ہوتا اشک حسرت روتا اگر آتش نظم مبارک سن پاتی
آتش رشک سے جلجاتے اگر ظفر آپکے سامنے آتا فوراً شکست کھاتا اگر سیر درد ہے رنج زرد ہے دم سرد ہے
اگر ناسخ ہے عاجز از پاسخ ہے جبکہ مولوی جی کی یہہ شان ہے پس کسکی تاب و توان ہے کہ آپ سے دریافت
کرے کہ تحریک دال اندر بطریق عروض ہے یا آپ ہی کا معروض ہے پھر بیجا پر یہ لانا اور را کو گرانا خالی
از غرائب نہین ہے اور سیندرا کے صائب نہین جبکہ مولوی جی کی شاعری کا ایسا حال ہے تو اونکا مقابلہ
کرنا البتہ محال ہے ساری عمر مین آپ نے ایک دو مضمون گانٹھا وہ بھی نہ گٹھا لیکن آپکی شاعری
لگانے ہا بنا برین اب میدان مباحثہ سے فرار کیجیے اور وطن مالوف مین نعلین فرقتی صنعتیں کیجیے ہم جانتے
تھے کہ بود و باش مراد آبادی آپکی جہالت کہوئی ہو ویگی اور گلیم حال سے گرد سادہ لوحی دہوئی
ہو ویگی مگر فی الحال معلوم ہوا کہ گنوار کے گنوار رہے گو بڑا نام تحصیلدار رہے اب آپکی بیت کا جواب اصلی

قلم بند ہوتا ہی اور مرغوب خاطر و دل پسند ہیت جبرئیل ہی نہین ہی فرشتون مین روپایہ ؛
بد فعل تو سب ہی ہین مگر وہ ہے پادشاہ ؛ ۵ نبی و ولی گو ہین سب پُر گناہ ؛ محمد علی
ہین مگر بادشاہ ؛ شکر خدا کہ دیباچہ عماد ہند تمام ہوا اور آویزہ کعبہ امام اب فصل چہارم
تحفۃ الہند کے مکائد کا رد و قدح ہی اور اوسکے ساتھہ میان محمد علی کے عقائد پر بھی جرح ہی
۵ سکیم شکر خداوند جہان ؛ ختم شد دیباچہ نادر بیان ؛ گر بہ نقد جان بگیرندش بجاست
ہر دو عالم قیمتش شد بیگمان ؛ اس کتاب کے تین باب ہین تینون مین اوصاف حضرات و
اصحاب ہین اسواسطی مسلمانون پر اسکا مطالعہ فرض ہی خدمت مبارک مین یہہ
ہی ہماری عرض ہی باب اول و دوم مین ہم نے بنیاد
فصاحت ڈالی ہے اور فصاحت قرآن مین ثابت
نکالی ہے باب سوم مین قافیہ بندی نہین
ہے باغ مین ہر درخت کے
لئے بلندی
نہین

باب اول

کید اول

جو چیزین زمین پر نظر آتی ہین اللہ تعالی نے واسطی فایدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اس لیئے
بنایا ہی کہ اپنی سعادت حاصل کرے اور عذاب سے ڈرے اور یہہ بات اوسوقت ہوسکتی ہی کہ اپنے
مالک خالق کو پہچانے اور اوسکا حکم مانے پس ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے شخص کو اپنا اوستاد اور مخدوم
کرے کہ جس سے خدا کی رضامندی و نارضامندی معلوم کرے اگر ایسا شخص زمانۂ حال مین وجود
نہ رکھتا ہووے تو جو کوئی زمانۂ سابق مین ایسا گذرا ہووے اوسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون سے
دریافت کرے اور اوسپر ایمان لائے **جواب** بلاشبہہ یہہ کلام مزخرف انجام کید ہی اور بالتمام
شنید ورنہ لازم آتا ہی کہ نہ کوئی چیز سبب ہلاکت انسان ہووے اور نہ کوئی باعث راحت جان نہ
کوئی شی موجب ممات ہووی اور نہ کوئی ممد حیات اسی قیاس پر نہ کوئی چیز حرام ہی اور نہ کوئی حلال
بلکہ سب کا ایک حال ہووی اور ایک انجام پس تمیز طہارت و نجاست بیجا ہی اور تفاوت حلال و حرام
خطا شاید کہ یہان عبید اللہ نے مسلمانی سے انکار کیا او رعقیدہ پولوس مقدس اختیار چنانچہ پولوس
مقدس نے فرمایا ہی کہ پاکون کے لئی کل شیا پاک ہین اور ناپاکون کے لئی ناپاک اگر عبید اللہ کا یہہ
اعتقاد استوار ہی تو اوسکو سگ اور خوک سے کیا انکار ہی کہ خدا نے ہر چیز واسطے فائدہ انسان کے بنائی
ہی اور اوپر مادۂ مسلمان کے پہنچائی ہی پس ہر مسلمان کہ سگ سے گھنیاتا ہی اور خوک سے کچیاتا ...
فریب ابلیس کھاتا ہی اور دماغ بیہودہ پکاتا ہی برین تقدیر مصنف قرآن نے خطا کی ...
مین راہ ابطالی شاید کہ عبید اللہ خاموش رہیگا اور کہیگا کہ سگ اگرچہ پلید ہی مگر مسلمانون کے

Marfat.com

حق مین مفید ہی کہ تسکار دانتون سی چبا تا ہی اور مومنین کو کہلاتا ہی بندہ گذارش کرتا ہی کہ اگرچہ
یہہ دلیل منافی فقاہت ہنین ہی مگر خالی از سفاہت ہنین کہ نیم خوردہ سگ سگ را باید انسان را
کو شاید اگر ہماری گفتار با تو نفعنا سگ عین مردار جانو قطع نظر ازین اب فرمائیے کہ خمر و خوک وغیرہ
کیونکر مسلمانون کے حق مین مفید ہی کہ قرآن مین اونکی ممانعت بتاکید ہی شاید کہ آپ یہہ ہی جواب
واقعی دینگے کہ اگرچہ خمر و خوک حرام ہین مگر نافع اہل اسلام ہین کہ فقہائی بادشاہ مسلمان کے لئے
دہک خمر و خنزیر روا رکہا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ وششم کنز مین لکہا ہی کہ اگر ذمی با خمر یا خنزیر بر عاشر
گذشت از قیمت خمر نصف عشر بستاند و از خوک ہیچ نستاند و بقول امام زفر از قیمت ہر دو نصف
عشر بستاند و بقول امام ابو یوسف اگر با خمر و خنزیر یکبار بر عاشر گذشت از قیمت ہر دو نصف عشر
بستاند و اگر با خنزیر با خمر بر عاشر گذشت از خمر نستاند و اگر با خمر با خنزیر گذشت از خنزیر چیزی نستاند انتہی اسیطرح موی
خنزیر سے انتفاع روا ہے چنانچہ صفحہ دو صد و پنجاہم کنز سے پیدا ہے کہ فروختن موی خوک جائز نبود فاما انتفاع
گرفتن بموی خوک در دوختن موزہ وغیرہ آن جائز بود و بروایتی از ابو یوسف انتفاع گرفتن بموی
خوک کراہت است انتہی - فقیر موئف عرض رسان ہے کہ جواب عبید اللہ بکمال کامل ہی گو تکذیب
قرآن پر شامل ہی لیکن بڑی تعجب کی بات ہی کہ مولوی محمد علی حصہ دوم سوط الجبار مین جواب عبید اللہ
کو افترا ابتلائی ہین ور حوالہ کنز سے گہبراتے ہین لہذا مین خدمت مین عرض کرتا ہون اور اپنے
ذمہ سی ادا فرض کہ صفحہ مذکورہ کنز فارسی پر نظر کیجئے اور تکذیب کتب محمدیہ سی حذر خلاف فقہ راہ
نہ چلئے اور دیدہ و دانستہ حق کو نہ نگلئے پہر اوسی مقام پر مولوی جی لکہتی ہین کہ کنز مین ہرگز نہین
ہی کہ موے خوک پاک ہی فقط مہربان من پاکی و ناپاکی موی خنزیر سے ہمکو بحث نہین ہی ہمارا تو
یہہ ہی مدعا ہی کہ موی خوک سی فایدہ اوٹہانا اور موزہ بنانا مسلمانون کا عین دین ہی اور طریقہ
انیقہ فقہائی مخالفین ہی اگر آپکو ہماری بات مین شک ہی تو اپنے گہر سے کنز فارسی لائیے اور مضمون
مذکور اوس سے ملائیے اگر کچھ تفاوت ہووی تو ہم سے کہئے ورنہ چپ رہئے آپ نے تو کتب محمدیہ پر
ایسی تہمت باندہی ہی کہ چشم مسلمانی سے خون جاری ہی ہم تو آپ کے بڑے شکر گذار ہین اور

Marfat.com

جناب کبریا سے امیدوار کہ عنقریب آپ حق و باطل مین تمیز کرینگے اور تابعان قرآن کو سزای سخت
تجویز رفتہ رفتہ دیکہنے ہوتا ہے کیا ہے پہر مولوی صاحب بحوالہ کنز نقل کرتے ہین کہ عشر الخمر
لا الخنزیر فقط جناب من اول تو آپ کی صحت نقل پر اعتماد نہین دوسرے آپکے حق مین مفاد نہین کیونکہ
اس سے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ امام اسلام عین خمر سے دہک کہتا ہے ہم نے تو قیمت خمر پر اعتراض
کیا تہا اور عشر الخمر سے بالکل اغماض کیا تہا مگر تم خود مسلمانی کو فضیحت کرتے ہو اور اپنے امام کو
نصیحت کہ عین خمر سے عشر لی اور کام و دہان کو مزہ دے اگر خمر و خوک مسلمانون کے لئے مفید ہے
تو قول عبید اللہ کی تائید ہے اگر خمر و خوک مسلمانون کے حق مین بد ہے تو عبید اللہ لایق حد ہے کہ عموماً
جمیع اشیا سے مومنین کو فائدہ دیتا ہے اور عین خوک و خمر سے مزہ لیتا ہے پس جناب کو چاہئے
کہ مصنف قرآن کے کلام پر نہ رہین اور خوک و خمر کو حرام نہ کہین کیونکہ آپ نے عبید اللہ کو اپنا
مرشد بنایا ہے اور اوسکی تائید کا بیڑا اوٹہایا ہے لہذا جب تک ہوسکے اوسکی سرخروئی مین جان سپاری
کیجئے اور عذر بے برگی سے دست برداری ہے عبید اللہ اگر تمام چیزین خدا نے واسطے انتفاع انسان
کے بنائی ہین پر تصرف مسلمان مین پہنچائی ہین تو بول و براز کا فائدہ بتلائیے اور برای
خدا اشتہہ سے باہر لائیے کہ مسلمانون نے بول و براز حیوان و انسان سے کیا فائدہ اوٹہایا بنا بر سیری
کہایا یا بطریق ادویہ استعمال فرمایا بقول شخصے ملا کی دوڑ مسجد تک یہہ ہی جواب دوگے کہ
حضرت نے کہا ہے کہ بول شتر دوای استسقا ہے اور شفای قاضی عیاض سے ظاہر ہے کہ بول و براز
حضرت طاہر ہے صحابہ مین سے جس نے ایک بار کہایا اوسکے بدن سے بوی خوش نے انتشار پایا
فقط فرض کیا ہمنے کہ یہہ مسئلہ لاجواب ہے و قول قاضی عین صواب مگر یہہ تو کہئے کہ
و براز ہنود و یہود و مسلمانون کے لئے سبب مفاد ہے یا باعث فساد ہے بر تقدیر اول نسیم ایمان
روشن دل مسلمان شاد ہے بر تقدیر دوم آپ کا کلیہ بے بنیاد ہے مولوی جی کی عجیب عادت ہے اور
عجیب خصلت کہ بظاہر عبید اللہ کی استعانت کرتے ہین اور در پردہ اہانت اوسکی کا
ٹہہراتے ہین و در حصۂ دوم سوط الجبار مین ناک چڑہاتے ہین سوط الجبار

ہو کہ بول ماکول اللحم ناپاک ہی چنانچہ بول مایوکل لحمہ نجس و لایشرب اصلا یعنی جسکا گوشت کہایا جاتا
ہی اوسکا پیشاب ناپاک ہی اور ہرگز نہ پیا جاے اور یہہ ہی قول مفتی بہ ہی **جواب** کچہہ کسب کمال کیجیے
اور مقصود صاحب کنز پر خیال کیجیے فقیر مولف عبارت کنز الدقایق سے عبارت شرح سیار الحقایق تحریر کرتا ہی
اور خاین کو بعلت خیانت تشہیر (و بول مایوکل لحمہ نجس یعنی بول حیوانی کہ گوشت او خوردہ میشود پلیدیست
مخففہ یا مغلظہ باختلاف روایتین و بقول محمد رحمۃ اللہ پاک است و ہمچنین است بطور احمد و مالک چون
بول ماکول اللحم مختلف ست ذکر کرد کہ نجس ست پس حاجت ذکر حیوان غیر ماکول اللحم نماند و آن کہ باتفاق
پلیدیست بقیاس گذاشت و لا یشرب اصلا یعنی بول ماکول اللحم نوشیدہ نہ شود ہرگز بقول امام اعظم و
بقول ابو یوسف برای دارو بنوشند و بقول محمد رحمۃ اللہ بغیر دارو نیز نوشند و از خانیہ ست کہ فتوی
بر قول ابی یوسف است انتہی - یہان سے مشہود ہی کہ مصنف کنز کا یہہ ہی مقصود ہی کہ بول ماکول
اللحم امام اعظم کے نزدیک برا ہی اور امام محمد و احمد و مالک و ابو یوسف کی نزدیک ستہرا بلکہ خود جناب
نے بہی بعد نقل عبارت کنز کے لکہا ہی کہ حضرت نے واسطی شرب بول شتر کی اشارت کی تہی اور رفع
استسقا کی بشارت دی تہی مسلمانون مین جو کوئی دانا ہی وہ بخوبی جانتا ہی کہ قول ابو حنیفہ معتبر
نہین ہے کہ موافق قول ائمہ دیگر نہین قطع نظر ازین جبکہ خود پیغمبر نے فرمایا ہے کہ بول شتر دوای
استسقا ہی پس قول ابو حنیفہ کا جو کوئی اعتبار کریگا وہ پیغمبر سی عزم پیکار کریگا اگر میان محمد علی ذی فقہ
محمدیہ کی کوئی کتاب معتبر و غیر معتبر پڑہی ہوتی اور شرح کنز پر اونکی نظر پڑی ہوتی تو یون نہ کہتے
کہ فتوی اسی قول پہ ہی اور یہہ ہی قول مفتی بہ ہی جناب من شرح کنز صریح لکہا ہی کہ او پر قول ابو یوسف
کی فتوی ہی اگر قول ابو حنیفہ سی پیدا ہی تو وہ بہی عبید اللہ کا جانب دار ہی کہ اوس نے رطوبت فرج
عبید اللہ کی خاطر منظور فرمائی ہی اور فقہا سی طاہر مذکور کرائی ہی چنانچہ جلد اول در المختار مین
ہے رطوبۃ فرج طاہرۃ خلافا لہم یعنی شرمگاہ عورت کی رطوبت پاک ہی امام اعظم کے نزدیک اور
صاحبین کی رائے مین ناپاک ہی دونری اماموں نے بہی عبید اللہ کی تائید منظور کی ہی او طہارت
سرگین اور لید مشہور کی ہی چنانچہ و طہرہا محمد آخر اللبوای و بہ قال مالک یعنی محمد بن حسن نے لید و

گوبر کو آخر حال مین پاک کہا ہی اور یہہ ہی قول امام مالک کا ہی فقط اگر یہہ قول در المختار و حب
الامتثال ہی تو کرمک ریشم کی بینچال وغیرہ کا بھی یہہ ہی حال ہی چنانچہ فی الوہابیہ دود القز وماؤہ وبزرہ
وخرؤہ طاہر کدودۃ متولدۃ من نجاسۃ یعنی وہابیہ مین ہی کہ ریشم کا کیڑا اور اوسکا جمہ شیدہ پانی اور
اوسکی انڈے اور بینچال پاک ہی جیسے نجاست کا پیدا ہوا کیڑا پاک ہی فقط یہان پانی سی وہ پانی
مراد ہی جس مین ریشم کی کیڑی ریشم نکالنے کے لئے اوٹائی جاتے ہین چمگادڑ کا بول و بینچال پاک ہی
ائمہ چنانچہ الا بول الخفاش وخرؤہ فطاہر یعنی مگر چمگادڑ کا پیشاب اور اوسکی بیٹ پاک ہی فقط اسلام
نے گہوڑے اور بیل وغیرہ کی پیشاب کی طہارت پر اعتراض کیا ہی اور چہارم سے کچھہ کم مسلمانون کے
لئے معاف کیا ہی چنانچہ من نجاستہ مخففہ کبول ماکول ومنہ الفرس وطہرہ محمد یعنی کم از چہارم معاف
ہے نجاست خفیفہ سے جیسے جانور ماکول اللحم کا پیشاب اور اسی قسم سی ہی گہوڑی کا پیشاب اور
ماکول اللحم کی پیشاب کو محمد نے پاک کہا ہی فقط یہہ سب اقوال جلد اول در المختار مین ہین اور محمد علی
کی ردالمختار مین ہین خزانۃ المفتین مین ہی کہ جسوقت گیہون کے ہمراہ چوہی کی مینگنی پسائی
ہوتی ہے حلال و پاکیزہ ہوتی ہے اوسکی کہانے مین نقصان نہین ہی اور مخالفت سنت عمر و
عثمان نہین مگر کثیر نہووے اور آرد اوس سے اثر پذیر نہووے طعم مین تغیر نہ کرے اور مزہ مین تاثیر نہ کرے
اصل عبارت خزانۃ المفتین یہہ ہی بعر الفارۃ اذا وقعت فی حنطۃ وطحنت لا باس باکل الدقیق الا ان
یکون کثیرا یظہر اثرہ بتغیر الطعم وغیرہ انتہی - فتاوی عالمگیری مین ہی کہ بقول فقیہہ ابو اللیث یہہ ہی
قول مفتی بہ و معمول ہی اصل عبارت فتاوی عالمگیریہ یہہ ہی بعر الفارۃ وقعت فی وقر الحنطۃ فطحنت
والبعرۃ فیہا او وقعت فی وقر دہن لم یفسد الدقیق والدہن ما لم یتغیر طعمہا قال الفقیہ ابو اللیث
ناخذ انتہی - امام ابن قیم نے تعبید الشیطان کے تیرہوین باب مین لکہا ہی کہ گہوڑی [illegible] اور
درندون کی لید کی معاف ہی اور یہہ ایک روایت ہی امام احمد کی دو روایتون مین سے اور
ہمارے اوستادون نے اوسکو پسند کیا ہی اس وجہ سے کہ اوس سے بچنا مشکل ہے ولید بن مسلم کہتا ہے
کہ مین نے اوزاعی سی اون چوپایون کے پیشاب کا حال پوچھا جنکا گوشت نہین کہایا جاتا مثل خچر اور

Marfat.com

گدہے اور گہوڑی کے اوس نے کہا کہ پہلی لوگ لڑائی کے وقت ان مین مبتلا ہوتے تہے تو کپڑی اور جسم
پر سے نہ دہوتے تہے اسیوجہ سے امام احمد نے کہا ہے کہ تہوڑی سی ودی معاف ہے مثل مذی کے اور
اسیطرح تہوڑی قے معاف ہے اور ہمارے شیخ کہتے ہین کہ کپڑے اور جسم کا دہونا مواد اور پیپ اور زرد
آب زخم سے واجب نہین ہے اور اوسکی نجاست پر کوئی دلیل قائم نہین ہوئی امام ابوحنیفہ نے
فرمایا ہے کہ جب مینگنی چوہے کی گیہون مین پڑکر پیسجاوین یا بہتے تیل مین گرے تو اوسکا کہانا جائز
ہے بشرطیکہ متغیر نہوا اور بعض شافعی کا مذہب یہہ ہے کہ جن گیہون پر روندنے کے وقت گدہے کا پیشاب
پڑ گیا ہوا اونکو بدون دہوئے کہانا درست ہے اس لیئے کہ سلف نے اسسے احتراز نہین کیا اور اللہ تعالے
نے گیہون کا کھانا حلال کیا اور یہہ نہین فرمایا کہ اوسمین کسی جگہہ کو دہویا جاوے یا کاٹ ڈالا جاوے
ابن عمر کہتا ہے کہ کتے مسجد مین آتی جاتی تہے اور پیشاب کرتے تہے لوگ اوس پر پانی نڈالتے تہے اسکو
ابوداود نے روایت کیا ہے ترمذی مین ابوسعید سے مروی ہے کہ لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
ہم بیر بضاعہ کے پانی سے وضو کرین وہ ایک کنوان ہے جسمین حیض کے کپڑے اور کتون کے گوشت اور
بدبو ڈالی جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ پانی پاک کرنیوالا ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی
بلی کا تہوک اوسکے منہہ کو پاک کرتا ہے بلی کے حق مین حضرت نے فرمایا ہے کہ بلی نجس نہین ہے اس لیئے
کہ وہ تمہارے پاس آمدورفت رکہنے والون مین سے ہے حضرت اوسکے لیئے برتن جہکا دیتے تہے کہ پانی
پیوے باوجودیکہ وہ چوہے اور کیڑے مکوڑے کہاتی ہے امام احمد نے تصریح کی ہے کہ بیل کے مشکیزہ مین کتا
منہہ ڈالے تو کہایا جاوے فقط اس توضیح سے نفاست اسلام اظہر ہے جس سے نجاست انام بہتر ہے
آپکو مناسب یہہ ہی ہے کہ اپنے مرشد عبید اللہ کی تائید کرو اور بول و براز کا استعمال مزید از مزیلہ
کہ آپ نے استعانت عبید اللہ پر جان دی ہے اور اوسکی کتاب برتر از قرآن و حدیث مان لی ہے
فی الواقع اگر آپ سے خطا ناگہان کی ور مدد شیطان تو اپنے گناہ کا کفارہ دیجیو اور آیندہ
کو معاصی سے کنارہ لیجیو مولوی صاحب کی ہر طرح خرابی ہے کہ اگر عبید اللہ کے پیچہے چلینگے مسلمانی کا سر
کچلینگے اگر اوسکی مدد سے انکار کرینگے اپنی بدعہدی پر اقرار کرینگے بہرحال اگر بول و براز دین اسلام

Marfat.com

مین حرام ہی عبید اللہ پر ہمارا الزام ہی اور اگر بول و براز فقہا کے نزدیک حلال ہی تو عبید اللہ سے
ہمارا سوال ہی کہ شرور و امراض مع دغا و فریب کیونکر انسان کے لئے سود مند ہین اور کسواسطے
عطاے خداوند جلد تر جواب لائیے اور ثواب بیحساب کمائیے اب مین شہباز طبیعت کو بلند پرواز
کرتا ہون اور مرغان فقرات عبید اللہ پر نظر انداز **قولہ** اور انسان کو اس لئے بنایا ہی کہ اپنی
سعادت حاصل کرے الخ محض باطل ہی اور برعکس عقل عاقل کیونکہ اگر انسان اسی لئے پیدا ہوتا
تو ابتداے سن بلوغت سے رضاجوئی خدا پر شیدا ہوتا دنیا سے قطع پیوند کرتا شب و روز بندگی
خداوند کرتا معصیت سے ڈرتا انابت مین پڑتا کسیکو دغا و فریب نہ دیتا راہ صبر و شکیب لیتا چونکہ ایسا نہین ہے
عبید اللہ سچا نہین ہی کہ بڑے بڑے اولیا اور انبیا کی اور ہی چال ہے اور ہی حال ہی ہر دم روے
ہواے نفس کا خیال ہے تلاش سعادت کا کیا مآل ہے مثلا محمد صاحب چالیس برس تک اپنے آبا و اجداد کی
طرح بت پرستی کرتے رہے اور خوک و خمر سے پیٹ بھرتے رہی بعد خدا ان صاحب پر آسیئے اور نزول قرآن
سے پہلی دلیل حرمت خوک و خمر لائیے کہ اونکو باپ دادے کے دین مین خمر و خنزیر بے ضرر تھی بلکہ
مانند شیر مادر پس کیونکر یقین ہوسکتا ہی کہ حضرت نے ان اشیا سے پرہیز کیا اور سنت آبا و
اجداد سے گریز اب یہہ قصہ کوتاہ کیا جاتا ہے اور رد قول عبید اللہ اگر خدا تعالی نے انسان کو اسیواسطی بنایا ہی کہ وہ اپنی
سعادت حاصل کری اور تمیز حق و باطل تو کون مانع ہی اور کون آمادہ مخالفت صانع اکثر مکلفین آغاز بلوغ سے تا قدر
فسق و فجور کرتے ہین کہ اپنے تئین سلطان مدینہ شرور مشہور کرتے ہین شاید کہ کوئی دوسرا زبردست
بنی آدم پر تصرف کرتا ہی لہذا وہ اپنی حصول سعادت مین توقف کرتا ہی اے مسلمانون اس کفر
کو گوارا کرو یا تحفہ ہند کو پارہ پارہ قطع نظر اس سے عقیدہ عبید اللہ مخالف قران ہی چنانچہ
سورہ اعراف مین ہی و لقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن و الانس یعنی بدرستی کہ پیدا کیا ہمنے اکثر کو
جنون اور انسانون مین سے واسطی دوزخ کے فقط یہہ آیت ہدایت کرتی ہی کہ اعتقاد عبید اللہ
طبعزاد ہی اور محض بے بنیاد مسلمانون کو اختیار ہی کہ خواہ یہہ درست مانین کہ خدا نے اکثر انسان
واسطے جہنم کے بنائے ہین خواہ وہ راست جانین کہ خدا نے انسان حصول سعادت کے لئے مخلوق

فرماتے ہین اگر بعید اللہ کے نزدیک جہنم ہی سعادت مسلمان ہی تو اوسکی نشایان نشان ہی سورۂ
بقر مین ہی ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم
و علی ابصارہم غشاوۃ و لہم عذاب عظیم یعنی بدرستیکہ جو لوگ کافر ہوئی برابر ہی اوپر اون کے کیا
ڈرایا تو نے اونکو کیا نہ ڈرایا ایمان نہین لاوینگے کہ اللہ نے اونکے دلون اور کانون پر مہر کی
ہی اور اون کی آنکھون پر پردہ ہی اور اونکو لئے عذاب عظیم ہی فقط اگر او تعالی انسان کو سعادت
حاصل کرنے کی لئے بناتا تو اونکے دلون اور کانون پر کسواسطے مہر لگاتا یہان سے جانا جاتا ہی کہ خدا
مہر یہ اثر انسان کو اسیواسطے لباس ہستی پہناتا ہی کہ آخر ان مراد اونکو دوزخ مین گرائی اور بے موجب
ستائی اب میان محمد علی معنی آیت مین چون و چرا کرتے ہین و مصنف قران پر افترا اسقاط الحکم
لام سکہ بر قولہ تعالی لجہنم داخل شدہ برائے تعلیل حقیقی نیست بلکہ تعلیل تشبیہی ست چنانکہ در قولہ تعالی
فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا و حزنا و در قول قائل لدوا للموت و ابنوا للخراب فللموت تغذو
الوالدات سخالہا کما لخراب الدور تبنی المساکن علامہ زمخشری در تفسیر قولہ تعالی و لقد ذرانا لجہنم
کثیرا من الجن و الانس نوشتہ کہ میگویند ہر کسی را کہ در بعض امور دانش کامل دارد پیدا نشدہ است
مگر برائے ہمین کار مراد بیان ہمین است در جمیکہ مرتکب شدہ بودند از تکذیب پیغمبر با وجود علم برینکہ
آن نبی موعود ہمین است و اینکہ ایشان از جملہ کسانند کہ حصول ایمان از ایشان متصور نیست گویا
پیدا شدہ اند از برائے جہنم **جواب** آپ کی فکر نہایت رسا ہی کہ جس کام مین ہاتھ ڈالتی
ہی بال کی کہال نکالتی ہی موشگافی جناب ہی کا کام ہی حجام برائے نام ہی جائے تعجب کہ اصلاح سامی
آپکے دل مین نہ گڑے اور بقدر سر مو مفید نہ پڑے بلکہ تمہارے حق مین باعث رسیخند ہوئی اور سبب
ناخن و خل چند در چند کسی مفسر نے نہین لکھا ہی کہ (ال فرعون لیکون لہم) مین لام تعلیل تشبیہی کے لئے
آیا ہی اگر فرض کیا جاوے کہ اس آیت مین لام بنابر تعلیل تشبیہی ہی تو بالضرور مقصود آیت یہہ ہی
ہے کہ آل فرعون نے موسی کو اس نظر سے اوٹھا لیا تھا اور پرورش کیا تھا کہ اونکے لئے فائدہ
پہنچائی اور رایہ بچہ بچہائی لیکن وہ انجام کار اونکا دشمن ہوا اور برہمزن خانمان کے کل گ

Marfat.com

غرق رود نیل کیا اور ایک ایک کا خون راہ فنا مین سبیل اگر اسیطرح لقد ذرانا لجہنم کی تفسیر کیجاوے
تو یہہ ہی تقریر کیجاوے کہ خدا نے تو جن و انسان کو اپنی بندگی و پرستندگی کے لئے بنایا مگر اونکی دماغ مین
خیال بغاوت سمایا کہ انجام کار اطاعت الہی سے درگذرے اور دوزخ مین گرے پس معلوم ہوا کہ خدا
مجبور ہے اور روز ازل سے بمقدور بنا برین یہہ آیت بہی آپ کے لئے مفید نہین ہے اور طالع جناب
سعید نہین آیندہ جو قول قائل ہے اوس مین بندہ سائل ہے کہ یہان قائل سے مراد کیا ہے خدا یا مصطفی
ہے یا کوئی دوسرا، بر تقدیر اول قول قائل حدیث و قرآن مین نکالئے ورنہ سر گریبان مین ڈالئے بر تقدیر
ثانی اپنے اصول ممہدہ یاد کیجئے اور اوسکی مخالفت سے استبعاد کتاب و سنت کہان گئی قیاس مجتہد
امت کہان رہے وہ یہہ ہی تو ہے کہ جس سے آپ کہتے تہے کہ ہمارے یہان قابل اعتبار اجماع امت قیاس
و حدیث و قرآن ہے اور باقی نامعتبر تر از اوراق خزان و بانگ زاغان بیابان ہے یہان سے ظاہر ہے
کہ آپکی کوئی بات لائق التفات نہین ہے اور قابل تحقیقات نہین جبکہ آپ بطرف قول قائل مائل ہین اور
مقولات مجہول کے قائل تو بالیقین معلوم ہوا کہ پہلے جو کچھ دہان مبارک سے بر آیا تہا وہ گوز شتر تہا یا
بانگ خر خیر بقول شخصے گوزشت خردندان سگ ہمکو اس سے کچھ لڑائی نہین ہے یہان آپکو بحث و مباحثہ
مین رسائی نہین اب اپنے مستندہ قول مجہول کے معنی سمجھئے اور یہان اوسکا ایراد لایعنی کہ کوئی بنا کے
مکان خرابی کے لئے نہین ڈالتا اور بچہ کو موت کے لئے نہین پالتا کیونکہ خرابی بنیاد و مرگ
اولاد امر اضطراری ہے اور فعل ناچاری کہ بندہ کی طاقت سے بیرون ہے اور بقدرت بیچون ہے
مقصود قائل آنکہ جس صورت مین ہر کام کا انجام خدا کے اختیار ہے تو بندہ کو یہہ ہی سزاوار ہے کہ
اپنی تدبیر سے درگذرے اور تابع تقدیر رہے اب تامل کیجئے کہ اگر آیت لقد ذرانا لجہنم مطابق قول قائل
گردانی جاے تو یہہ ہی لازم ناگہانی آئے کہ خداے اسلام انجام اکثر جن و انسان سے غافل
پیرایۂ علم و قدرت سے عاطل کہ اکثر مخلوق اوس سے ایسی بن آتی ہے کہ آخر کار جہنم مین پہنچتے جاتی
ہے اور یہہ بات دو امر سے خالی نہین ہے یا تمہاری عقل کا فتور ہے یا خالق انسان و جان مجبور ہے
پس اس مقام پر ایراد قول قائل بہہ وجوہ بے محل ٹہیرا اور محض مہمل اگر آپ کچھہ عقل رکھتے تو ہم

بہت کچھہ لکھتے ؎ جاتی ہی رہی آفرین اب قدر سخن چیت ؛ اب کوئی بھی دنیا مین سخن فہم
نہین ہی ؛ اب مین حق کو باطل سے جدا کرتا ہون ور فقرات محمد علی کو بنوک قلم پرقدا **قولہ**
علامہ زمخشری در تفسیر الخ محض بے بنیاد ہی کہ از انواع اسناد احاد ہی کیونکہ جمیع مفسرین و مترجمین
سنی کا یہہ ہی قال و قیل ہے کہ آیت مذکور مین لام برائے تعلیل ہی کیا بلا آئی کہ آپ نے تمام سنی
مفسرین سے انکار کیا اور صرف زمخشری معتزلی کا اعتبار کیا شاید کہ مولوی جی بروقت تسوید
جواب تحفۃ الاسلام طایفۂ معتزلہ مین شامل تہے اور اون ہی کی تفسیر پر عامل جبکہ جواب حملۂ ہند
مین ساعی ہوئے معتزلہ سے باغی ہوکر سنیون مین دخول کیا مذہب اشعری قبول کیا بنا برین صفحہ بست و نہم
جواب حملۂ ہند مین زمخشری پر اعتراض کرنے لگے اور اوسکی تفسیر سے اغماض بخشا ہے آپ کی عبارت
اسطرح پر ہی کہ اگر صاحب کشاف نے محمد سے جبرئیل کو افضل ٹہیرایا بھی ہووے تو ہمپر حجت نہین کیونکہ ہمارے
علما کا معتزلہ سے اس مسئلہ مین خلاف مشہور ہی ہماری کتب عقائد ملاحظہ فرمائیے انتہی اسی منہہ سے
دعوی دینداری ہی اور ادعائے پرہیزگاری ؎ کلاہ خسروی و تاج شاہی ؛ بہر کل کے سد
حاشا و کلا جبکہ تمنے اپنی ٹہیرائی ہوئے اصول کو آپ ہی خراب کیا اور بالکل جواب یا تو کچھ
ضرور نہین کہ قرآن و حدیث و اجماع امت و قیاس مجتہدین ہی سے سند لائین ور بحکم شرع ہی
سرین خادمان جناب پر حد لگائین بلکہ جسقدر کتب محمدیہ ہاتہہ آئین سب کی دہجیان اوڑائین اور
جس پہلو آپ پڑین وسیطح جناب کی سرین پر سوط الجبار جڑین اب ہرگز نہ کہنا کہ حیات القلوب
کو مین نہین جانتا کہ شیعہ کی تصنیف ہی اور فتاوی کافوری کو مین نہین جانتا کہ کسکی تالیف ہی میان
صاحب عہد نہ توڑئے پیمان سے منہہ نہ موڑیئے ہمکو حکومت دکہلاتے ہو کہ سوائے قرآن و حدیث کی کسی کتاب
محمدیہ سے الزام ندین ور جہوٹے کی کام و دہان مین لگام ندین ور آپ نیز قول سے ابالا ہوا ور بر خلاف
اوسکی چالاکی ہو کبہی تفتازانی کا ساتہہ دیتے ہو اور زانی کے ہاتہہ مین ہاتہہ کبہی رازی سے چہرہ مارکی آشتی کرتے
ہو اور جانور موذی کا پاس کبہی قاضی کا بضہ پکڑتے ہو ور معتزلی کی خاک پر ناک رگڑتے ہو کبہی امام فخر الدین
کی خدمتگذار ہوتے ہو اور خر رازی کے زیر بار کبہی سید احمد خان کے گرد گہومتے ہو اور اہل ارتداد کے

Marfat.com

قدم چومتی ہو میان محمد علی آپ کیون ہمیشکی خوشامد کرتے پہرتے ہین خدا پر توکل کیجئے اور راہ مقصود
بلا تامل لیجئے ہک در گیر محکم گیر ع ہرآنکہ دندان دہد نان دہد * صفات کی عین ذات ہونے
مین آپ شیعہ کے مطیع ہوئے اور آمادہ تشنیع گناہ کی عرفانی و شرعی ہوئی مین سید احمد خان نے اونکو اپنا امام
کیا اور جائز ہو لائی بچرک رعنائی بلید کیا تکذیب کتب محمدیہ مین شیخ نجدی کی چیلے ہوئے اور فرقہ
اہل سنت و جماعت سے اکیلے اسیطرح جسکی ضرورت پڑی اوسکی اطاعت کی گاہی خارجی گاہی رافضی کی رعایت
کی خیر ہمکو اس سے کیا غرض وہ خود مختار ہین جو طریق چاہین وہ اختیار کرین ؎ گر آب چاہ نصرانی
نہ پاک ست * یہودی مردہ بشوید چہ باک ست * کالای بد برش خاوند آپ جو کچھ سرہ و ناسرہ
درمیان لائینگے ہم اوسکو محک امتحان پر آزمائینگے اب زمخشری کے نقد کو میزان عقل مین تلتے ہین او صیرفیان
بازار انصاف کی نظر مین اوسکے جوہر کہلتے ہین ؎ مس پر جو ملمع ہو تو زر ہو نہین سکتا * آئینہ پہ قلعی
سے قمر ہو نہین سکتا * **قولہ** سگویند ہر کسیکہ او بعض امور دانش کامل دارد الخ یہہ محاورہ میان
محمد علی کی ایجاد ہی یا خدا اور رسول کا ارشاد ہی بر تقدیر اول یہی مثل ہے کہ شیر برنج بار وغن چراغ
اگرچہ گندہ ہی مگر ایجاد بندہ ہی بر تقدیر دوم قرآن و حدیث سے سند بطور استدلال لائیے اور کلام خدا
و مصطفی مین اسکا استعمال دکہلائیے **قولہ** مراد بیان بیہودات در جرمیکہ مرتکب شدہ بود الخ محض
خبط ہے کیونکہ ذکر یہود اول و آخر آیت مین نہین ہی اور مفسرین کی روایت مین نہین بلکہ تکذیب
زمخشری اسی آیت سے عیان ہے کہ آیت مین صریحا اکثر جن و انسان کا بیان ہی جبکہ تفسیر زمخشری
صریح خلاف آیت ہی تو کیونکر باعث ہدایت ہی جو کوئی ہماری تقریر کو از راہ انصاف ملاحظہ فرمائیگا
وہ آپ کی طرح ہرگز زمخشری کا دہوکہا نہ کہائیگا آپکو اختیار ہے کہ اس امر کو پاک چہانین یا
معانی مین خاک چہانین اب مین آیت مذکور کے اول و آخر کی عبارت رقم کرتا ہون در زمخشری
کی زبان قلم من یہد اللہ فہو المہتدی و من یضلل فاولئک ہم الخاسرون و لقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن
والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا و لہم اعین لا یبصرون بہا و لہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام
بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون حاصل آیت آنکہ جسکو اللہ راہ دکہاتا ہی وہی راہ پاتا ہی اور

Marfat.com

جسکو بہکتا ہی وہی زبان و ٹھاتا ہی بالیقین ہمنے بہت جن و انسان دوزخ کے واسطے بنائے ہین
اونکو لئے ایسے دل و آنکھ و کان عنایت فرمائے ہین کہ جن سے نہین سمجھتے نہین دیکھتے نہین سنتے یہہ
لوگ چارپایون کی مانند ہین بلکہ اونسے زیادہ تر گمراہ ہین یہہ لوگ غافل ہین انتہی دیکھئے یہان
ذکر یہود نہین ہی اور آپ کا مقصود نہین عموماً پیدایش جن و انسان ہی جس سے تکذیب زمخشری
خود بخود عیان ہی لہذا اب مولوی جی کو چاہیے کہ زمخشری کی بات نہ مانین و رقابل التفات نجانین
قولہ حصول ایمان از ایشان متصور نیست فقط محض یاد رہے بلکہ یہ خطا یہود سے عدم حصول ایمان
بارادہ یہان فلان ہی یا بمشیت خالق انسان و جان بر تقدیر اول خدا کی خدائی مین فتور بسیار
آیا اور وہ قادر مطلق بمقدور قرار پایا بر تقدیر ثانی تاویل زمخشری لایعنی ہی اور آیت کے وہی
معنی ہی کہ خدای محمدیہ ذ اکثر جن و انسان کو اسلئے پیدا کیا کہ دوزخ مین جلائے اور زار زار رولائے
یہان پر اور بھی ایک تقریر دلپذیر یہہ ہی گویا صریر قلم تقدیر سے دل لگائے توجہ لائیے کہ خدای مسلمان ترقیت
پیدایش انسان و جان کچھہ انکا انجام بھی مقرر کرتا ہی یا اوس سے درگذرتا ہی بر تقدیر اول آیت کا
وہی مقصود ہی اور تاویل زمخشری بے سود بر تقدیر دوم کیا سبب ہی کہ ہرچند بعضی اشخاص کو سخن
حق از آغاز تا انجام سنائی جاتی ہی اور بکوشش تمام سمجھائی جاتی ہی لیکن پسند نہین کرتے اور زبان
کفر بند نہین کرتے بلکہ سچی بات سنا فرموتی ہین اور دخمۂ گور مین کافر سوتے ہین بعضی بے تعلیم
راہ حق پر چلتے ہین ور نام شرک اور کفر سے جلتے ہین **قولہ** گویا پیدا شدہ انداز برای جہنم فقط
بالکل واہی ہی کیونکہ اسکا مفہوم یہہ ہی کہ اکثر جن و انسان بے ارادہ خدا خودبخود نمودار ہوئے
ہین اور بہمہ وجوہ جہنم کے لئے طیار پس خدا اونکا خالق و مالک نہین اور رازق و ہالک بغیر
مخالف کی گستاخی دیکھیے کہ نقد کا ترجمہ بالکل اوڑایا اور ذرء کا ترجمہ (پیدا شدہ اند) بنایا
جبکہ خدای محمدیہ نے بکلمہ تاکید فرمایا ہی کہ بالتحقیق مینے اکثر جن و انسان کو جہنم کے لئے بنایا ہی اور
اونکو دل و چشم و گوش پر اپنی مہر کا سکہ بٹھایا ہی تا نسمجھین نہ دیکھین نہ سنین تو کسی کا کیا منہہ ہی کہ تاویل
بے دلیل کرے اور خدا کی خدائی کرے ذیل اب مین اس آیت کے نتایج قلمبند کرتا ہون

Marfat.com

اور ناظرین کو خرسند اول آنکہ یہہ آیت مخبر ہے کہ نیکی و بدی و خیر و شر بمشیت آفرینندہ ہے نہ بمشیت
بندہ پس مولوی صاحب نے جو لکہا ہے کہ خالق خدا ہے اور بندہ کاسب حرف کاسد ہے اور سخن فاسد دوم
آنکہ جن لوگون کو خدا نے خود بہکایا اور دوزخ کے لئے بنایا اون سے جسقدر شرور ظہور کرتے ہین کل کا
فاعل خدا ہے اور بندہ بہیچ وجہ متبرا سوم آنکہ جس صورت مین کہ خدا خود بانی شرور ہے تو دوسرے کی
لئے اذن شرور اوس سے کیا دور ہے چہارم آنکہ اگر وہ اشرار کو مثل خود قیاس کرے اور ایک ایک کا
پاس کرے تو بعید نہین ہے اور مخالف قران مجید نہین پنجم آنکہ علما محمدیہ جو خیال بکاتے ہین کہ بندے
دوزخ مین حسب اعمال جاتے ہین وہ صریح البطلان ہے اور خلاف قرآن آیت سے یہہ ہی آشکار ہے کہ بندہ
بے اختیار ہے ششم آنکہ خدائے اسلام نہ عاقل ہے نہ عادل کہ خود لوگون کو بہکاتا ہے اور راہ بہلاتا ہے
اور خود مبتلائے بلا کرتا ہے اور اپنے گناہ مین بے گناہون کو پکڑتا ہے اوسکو لازم یہہ ہے کہ اپنے گناہ کی
سزا اپنے تئین دے اور اپنی ذات سے عوض لے ہفتم آنکہ خدائے محمدیہ طرفہ عاقل ہے اور طرفہ عادل
کہ اگر راہ بہلانا اور بہکانا بندہ سے سرزد ہے تو وہ سزاوار حد ہے اگر خود اوسے عامل ہے تو عدالت مین
شامل ہے ابلیس سے کیا گناہ ہوا کہ تا ابد روسیاہ ہوا ہشتم آنکہ جس صورت مین خدائے مسلمان نے اپنے
بندون کو اختیار نہین دیا اور ذی اقتدار نہین کیا تو کیونکر مجرم شمار کیا اور کسواسطے گنہگار قرار دیا

۵ گر نہ ام مختار فاعل ہر چہ ہست از حکم تست ٭ پس بپاداش گناہم این ہمہ تحذیر چیست ٭

نہم آنکہ جن لوگون کو معبود یہود و اسلام نے دوزخ کیلئے بنایا اور آگ مین جلایا اگر وہ جیتے ہین اور
علانیہ کہین کہ ہمارا کون سا عمل خراب ہے کہ جسکی پاداش مین ہم پر یہہ عذاب ہے تو لاجواب ہوگا اور
متحاوب پیچ و تاب کہ سوائے عطائے آفرینندہ نہین ہے اور تا ابد الاباد خطائے بندہ نہین ۵ جو این بنا
بد را خود فگندی ٭ گناہ خویش را بر ما چہ بندی دہم آنکہ جس صورت مین بندہ [illegible]
خدا جبار تو وہ گنہگار نہین اور یہہ داد آرنہین یازدہم آنکہ جن لوگون کے حق مین روز ازل سے خدا نے
کافری و ملحدی عطا فرمائی اور دل اور آنکہ اور کان پر مہر لگائی اونکو باعتبار بعثت رسول و نزول
کتاب نہ بنایا ہے اور یہہ ہی آیت شاہد ہے بلکہ کل کے حق مین فضول ہے کہ اسی قبیل [illegible]

ہو پس جیسے اونکو سامنے انبیا کی کچھہ پیش نہ چلیگی ایسے ہی اہل ایمان کے روبرو شیاطین کی دال نہ گلیگی
اب فرمائیے قرآن کا کون محتاج ہے اور محمد کی کیا احتیاج ہے دوازدہم[۱۲] آنکہ جب خدا نے اکثر جن و انسان
کو دوزخ کے لئے خلق فرمایا اور جہالت اور ضلالت مین چارپایون سے بڑھکر بنایا یس خداے محمدیہ کے
نزدیک بعض انسان و حیوان مین تفاوت نہین ہے اور اوسکی شان مین یہہ مثل نہایت دلنشین
ہے کہ سالہا خدائی کردی گاو خر را نشناختی سیزدہم[۱۳] آنکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ خداے محمدیہ نے
طرفۃ العین مین دو قول فرمائے ایک یہہ کہ وے لوگ چارپایون کی مانند ہین دوسرا یہہ کہ چارپایون
سے بھی بدتر ہین اب مسلمان بتلائین کہ دونون مین کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط چہاردہم[۱۴] آنکہ
جس صورت مین بے سبب خداے مسلمان بعض جن و انسان کو دوزخ کے لئے بناتا ہے اور بعضون کو
بہشت کے لئے خلق فرماتا ہے اور بعضون کو راہ دکھلاتا ہے اور بعضون کو بہکاتا ہے تو مسلمانون کو چاہئے
کہ عدالت خدا سے انکار کرین اور اوسکو زمرۂ متعصبین مین شمار یہہ اعتراض پانزدہ[۱۵] ہین اور مخالفین
عمدہ ہندؤن کو چاہئے کہ ان کو چودہ[۱۴] رتن شمار کرین اور مسلمانون کو چاہئے کہ ان پر چودہ[۱۴] تن نثار
کرین اب یہہ ضیغم قلم نیستان صفحہ پر نعرہ زن ہے اور آہوے آہوگیری عبید اللہ پر پنجہ افگن **قولہ**
اور یہہ بات اوسوقت ہوسکتی ہے کہ اپنے مالک و خالق کو پہچانے الخ خالق و مالک کی پہچان بندہ
کے اختیار ہے یا آفرینندہ کے برتقدیر اول عبید اللہ کاسہ لیس شیعہ ہے اور خوشہ چین قدریہ پس
مولوی جی کیونکر اوسکو کسبی بتلاتے ہین اور کسطرح طایفۂ اہل سنت مین ملاتے ہین برتقدیر دوم
شناخت خالق و مالک محال ہے اور برتر از تصور و خیال کہ جس صورت مین روز ازل خود خدا نے انسان
کے دلون اور کانون پر مہر لگائی ہے اور اونکے حق مین ہلاکت ابدی چاہی ہے تو اوسکے برخلاف اب
کیونکر ارادہ کرسکتا ہے اور کسکو راہ معرفت و عبادت مین آمادہ قطع نظر ازین اپنے مالک و خالق کو از روے
ذات کے پہچاننے یا از روے صفات کے شق اول دروغ ہے کہ قرآن و حدیث مین شناخت ذات کی
کوئی دلیل نہین ہے اور استحکام دینیات کی کوئی سبیل نہین شق دوم باعث ریش خند ہے اور
سبب قہقہہ چند درچند کہ کئی سورۂ قرآن سے آشکار ہے کہ خدا کیا دستکار ہے اکثر سورہ مین سمر دم

ہے کہ خدا مستقرض ہی کئی سورتین شرح کی ہی کہ خدائی داد منح دی ہی چند سورسی عیان ہی کہ خدا
پر تسلط نسیان ہی بہت احادیث و آیات سی اشتہر ہی کہ خدا پابند غم و الم مانند بشر ہی قرآن و حدیث
مین اس قسم کی بسیار مضامین ہین کہ بحق حق تو ہین و تحجین ہین پس ظاہر ہی کہ جو کوئی صفات مندرجہ
قرآن پر یقین کریگا وہ اپنے تئین دنیا و آخرت مین شرمگین کریگا **قولہ** پس ہر ایک کو چاہئے
کہ ایسی شخص کو اپنا مخدوم کرے الخ یہہ بات ہمکو منظور ہی اور ہماری کتابون مین مسطور ہی لیکن
سب کو چاہئے کہ اس امر مین کمال غور فرمائین اور عبید اللہ کی طرح دہوکہا نہ کہائین کیونکہ بہت لوگ
مرشد و پیر کہلاتی ہین اور دام مکر و تزویر بچہاتے ہین کہ سادہ لوحون کو شکار کرین اور مانند مرغ
زیرک فرمان بردار ملک و دولت ہاتھہ آئی گو دین و آخرت ہاتھہ سی جاے ظاہر مین ایمان کی ٹہاٹ
ہین باطن مین شیطان کی بہاٹ ہین طلحہ و اسود عنسی کا فسق و فجور مذکور ہی اور مسیلمہ و مصطفی کا
مکر و زور مشہور **بیت** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ۔ پس بہر دستی نباید داد دست ۔ **قولہ**
اگر ایسا شخص زمانہ حال مین وجود نہ رکہتا ہووی تو جو کوئی زمانہ سابق مین ایسا گذرا ہووی
اوسکا کلام معتبر کتابون سی دریافت فرمائی الخ اگر عبید اللہ کی دین و ایمان کا اسی پر مدار ہی
تو توسط محمد یک لخت بیکار ہی کیونکہ مسلمانون مین ایسی کتاب کہ سزاوار اعتبار ارباب صدق
و یقین ہووے اور جس سے اہل ایمان کی تسکین ہووی مثل شہپر عنقا بی نشان ہی اور معدوم زمین
و زمان ہی چنانچہ میان محمد علی کے معتمد الیہ و مشار الیہ سید احمد خان صاحب کی تہذیب الاخلاق کی جلد
دوم کی نمبر ستم مین ہی بلفظہ سوائے قرآن مجید کی جسقدر کتب مذہبیہ اس زمانہ تک موجود ہین ہزارون
غلطیون سے معمور ہین کوئی ایک کتاب بہی ایسی نہین ہے جس مین کوئی نہ کوئی عظیم الشان غلطی
موجود نہ ہوا اور جس نے اسلام کی سچی اور صحیح سیدہی سادی حقیقت کو وہمی و خیالی نہ بنا دیا
ہو انتہی پس عبید اللہ نے کس کتاب پر اطمینان کیا اور کیونکر محمد صاحب کو رسول مان لیا کسواسطے
کہ اسلاف مین سے کسی شخص کا چال و چلن معلوم کرنیکے لئے وہی کتاب بسند ہو سکتی ہی کہ جو
اوسکی عین حیات مین لکہی گئی ہی حالانکہ مسلمانون کے یہان ایسی کتاب نایاب ہی کہ دستخطی

حضرت واصحاب ہی اور قرآن سی جو کچھہ کہ حضرت کو اوضاً مفہوم ہوئی وہ خال خال اس رسالہ
مین مرقوم ہوئی اگر کوئی انصاف سی اوپر نظر ڈالی بالکل اعتقادِ محمد دل سے نکالی بیت الحرام کو انہدام
کرے اور اسلام کو سلام پنج تن کی منہہ پر پنجہ تکفیر ماری اور چار یار پر چار تکبیر لیکن جبکا مسلمان
نام ہی اوسکو انصاف سی کیا کام ہی جہان تعصّب کا گرم بازار ہی وہان تحقیقاتِ حق و باطل کیا درکار
ہی بہیڑ چال پر مرتے ہین ایک دوسرے کی پیچہی چاہ ضلالت مین گرتے ہین اگر کوئی صداقت محمدیہ کا خواہان
و دلیل ہے تو وہ اونکی رای مین گمراہ و ضلیل ہی اب جو کوئی بخاری و مسلم وغیرہ کی تحریر پر نازان
ہوویگا انجام کار سر پکڑ کر رو دیگا کیونکہ یہہ لوگ ہجرت کی سو دو سو برس بعد پیدا ہوئی ہین اور
حالات شنیدہ بدیدہ نادیدہ پر شیدا جو کچھہ اونہون نے اپنی وقت کی لوگون سی سنا وہی لکھا
عہد محمد کی اونکو سند تحریری کوئی نہ ملی اور اصلا حقیقت اصلی نہ کہلی اسکا تو کیا ذکر ہی کہ
اوسوقت کا کوئی انسان میسر آئی اور اصل حال زبانی سنائی شاہ عبدالعزیز نی کید ہشتادونہم
تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ ہجرت سی لیکر سنو برس تک اسلام مین کوئی کتاب تصنیف نہ ہوئی
اور کسی مسلمان کو نوشت و خواند کی تکلیف نہوئی عبارتہ ہکذا تاریخ دانان عالم اجماع دارند
تا آنکہ تا صد سال از ہجرت ہیچ تصنیفی در اسلام واقع نشدہ انتہی پس جس بات پر بخاری وغیرہ
کا اعتماد ہی وہ کیونکر لایق اعتقاد ہی کہ نہ اونہون نے اوسکو اپنی آنکہہ سی دیکہا اور نہ دیکہنے والی
کے منہہ سے سنا اگر سنا تو دو سو برس کے راویون ہی پر صحت روایت منحصر ہی تو ہنوز دلی
دور ہی کہ سو دو سو برس کی راویون کا چال چلن ہرگز معلوم نہین ہوسکتا کہ کون سچا
تہا اور کون جہوٹا کتب اسماء الرجال سے بہی کما حقہ و بجنسہ گذارشات رواۃ تحقیق نہین
ہوسکتین کتب اسماء الرجال بخاری وغیرہ سے بہی مدتہا بعد تالیف و تصنیف ہوئی ہین
اور اوسدن سے آج تک بدلائل سنگین و براہین متین خفیف و ضعیف ہوئی ہین جو کوئی انصاف
پر آمادہ ہی اوسکو حقیقت رواۃ پیش پا افتادہ ہی کہ سو ڈیڑہ سو برس کی لوگون کی حسب
نسب کیونکر بیان کئے گئے اور کس طرح لایق اطمینان سمجھی گئی آ. جہانگیر و اورنگزیب کی

Marfat.com

ہمعصر کسی شخص کا چال وچلن بیان کیا جاے اور اوسوقت کی کوئی تحریری سند ہاتہہ نہ آئے تو زبانی
روایت سے اصلا کام نہ نکلیگا اور اصل مدعا نہ ملیگا پس مخالفین جو اپنی صحت روایت پر نازان ہین
بڑی نادان ہین اگر اس رمز کو بخوبی پا لینگے تو بخاری و مسلم وغیرہ کو پس پشت ڈالینگے مسلمانون کی روایت
کا عجب طریقہ ہے شعر از سلیقہ ہے **بیت** شرط سلیقہ ہے ہر اک کام مین ٭ عیب بہی کرنیکو ہنر چاہئے
ہم مخالفین سے صرف یہہ ہی بات چاہتے ہین کہ عہد محمد سے لیکر وقت بخاری تک جسقدر راوی گذرے
ہین اونکی راستی بیان و درستی ایمان کا ثبوت دین یا اپنے دعوی سے درگذر کر کر راہ سکوت لین صحیح
مسلم نے اپنی صحیح مین لکہا ہے کہ محدثین سے بڑی بڑی غلطیان صادر ہوئی ہین اور بڑی بڑی
خطائین ظاہر عبارتہ ہکذا حدثنی عفان عن محمد بن یحیی بن سعید القطان عن ابیہ قال لم تر الصالحین
فی شی اکذب منہم فی الحدیث قال مسلم یجری الکذب علی لسانہم ولا یتعمدون یعنی ماندیدیم صلحا را در
امری دروغگو تر از ایشان کہ در حدیث اند جاری میشود کذب بر زبان ایشان و قصداً نمیگویند فقط
جبکہ رواۃ صحاح ستہ محدثین کے نزدیک دروغگو ہین تو عبید اللہ وغیرہ اونکی روایتا سے کس لئے چارہ جو ہین
کیونکر جہوٹی باتون پر ناز کرتے ہین اور کسواسطے پای ابلیس و دجال پر سر نیاز دہرتے ہین اب ہم سرگردان
وحیران بیابان ضلالت کو مسلک احقاق حق و ابطال باطل سے آگاہ کرتے ہین یعنی حسب التصحیح علماے اسلام صحاح ستہ
کے راویون کی کذابی و دروغبافی واضح رای عبید اللہ کرتے ہین یہان جسقدر تعداد رواۃ معہ گذارشات تہذیب
دیتے ہین لفظاً لفظاً مضمون و مطلب میزان و تقریب لیتے ہین اون مین سے **پہلا** ابراہیم بن بشار ہے کہ
ابو داؤد و ترمذی اپنی صحیح مین اوس سے روایت کرتے ہین حالانکہ وہ ابن عیینہ پر افترا کرتا تہا اور جو
کچہہ کہ ابن عیینہ نے نہ کہا تہا اوسکی نام سے لوگون پر ظاہر کرتا تہا کہ ابن عیینہ نے یون کہا ہے امام احمد
حنبل نے اس سبب سے اوسکی مذمت شدید کی ہے اس مطلب کے میزان الاعتدال و تہذیب التہذیب
منفصلاً تفسیر کی گئی ہے **دوسرا** ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہے کہ ابن جریج اسکی ... شیخ
میں اوس سے روایت کی ہے مگر مالک اوسکو دین و حدیث مین غیر ثقہ جانتا ہے اور یحیی ابن سعید بن ... اوسکو
ملقب بہ لقب کذاب کیا ہے امام احمد بن حنبل کہتا ہے کہ وہ متروک الحدیث و معتزلی تہا اور جسقدر حکایتین

Marfat.com

کہ اوس نے روایت کی ہین وی بالتمام بے اصل ہین یہہ مطلب بہی تہذیب التہذیب و میزان الاعتدال
مین تفصیل وار مذکور ہی **تیسرا** احمد بن عبد الرحمن بن وہب ہی کہ مسلم نے اپنی صحیح مین اوس سی روایت
کی ہی ابن عدی کہتا ہی کہ مصر کے تمام شیوخ اوسکی تضعیف پر متفق ہین اور نسائی نے اوسکو ضعفا
مین شمار کرکے کذاب قرار دیا ہی اور ابن یونس کا قول ہے کہ وہ لایق احتجاج نہین ہی کذا فی میزان
الاعتدال **چوتھا** احمد بن محمد بن ایوب مصنف مغازی ہی کہ ابو داؤد نے اپنی صحیح مین اوس سے
روایت کی ہی ابن معین اوسکو کذاب کہتا ہی میزان الاعتدال مین دیکہو **پانچوان** ابو
الولید بن عبد الرحمن بصری ہی کہ ترمذی و ابن ماجہ و نسائی نے اوس سے روایت کی ہی اور اسمعیل
بن عبد اللہ عسکری اوسکو مردود الشہادت جانتا ہی اور کہتا ہی کہ اگر میرے سامنے وہ گواہی دیتا
تہا تو مین قبول نکرتا تہا پہر اوسکی بعض عیوب بیان کرنے کے بعد کہتا ہی کہ مین اوسکو کذابین سے
شمار کرتا ہون کما فی میزان ذہبی **چہٹا** اسمعیل بن ابی ادیس ہی کہ بخاری و مسلم و ابو داؤد
و ترمذی و ابن ماجہ اپنی صحاح مین اوس سے روایت کرتے ہین اور جناب بخاری اوسکی مرویات
پر کمال فریفتہ ہین اور بہت احادیث اپنی صحیح مین اوس سے نقل کرتے ہین حالانکہ ابن معین اوسکو سارق
الحدیث و کاذب جانتا ہی اور دولابی ضعفا مین ذکر کرتا ہی اور مروزی اوسکا کذاب نام دہرتا ہی
کذا فی میزان **ساتوان** ایوب بن جابر بن سیار ہی کہ ابو داؤد و ترمذی نے اوس سے روایت
کی ہی اور ابو زرعہ اوسکو واہی جانتا ہی اور نسائی ضعیف کہتا ہی اور ابن المدینی کہتا ہی کہ وہ حدیثین
بناتا تہا کما فی میزان **آٹہوان** ثابت بن موسی ضبی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی
مگر ابو حاتم اوسکو ضعیف و غیر قابل الاحتجاج جانتا ہی اور یحیی ابن معین کہتا ہی کہ وہ کذاب تہا کذا فی
میزان **نوان** جعفر بن زبیر ہی کہ ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اوس سے روایت کی ہی ولیکن شعبہ اوسکو
کاذب و دروغگو بلکہ کذاب الناس جانتا ہی اور کہتا ہی کہ اوسنے چار سو حدیثین وضع کی ہین میزان
الاعتدال مین اس حال کی تفصیل ہے **دسوان** حارث بن عمران جعفری ہی کہ ابن ماجہ نے
اوس سے روایت کی ہی باوصف آنکہ ابن حبان کہتا ہی کہ وہ ثقات کے نام سے احادیث وضع کرتا

تہا ابن عدی وابو حاتم کا قول ہے کہ اوسکی روایات ضعیف وغیر قوی ہین ابو زرعہ اوسکو واہی الحدیث
سمجھتا ہے کذا فی میزان ۱۱ حبیب بن ابی حبیب مصری کاتب مالک ہے کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت
کی ہے حالانکہ ابو داؤد کہتا ہے کہ وہ اکذب الناس تہا ابو حاتم کا قول ہے کہ برادر زادہ زہری سے احادیث
موضوعہ کو روایت کرتا تہا ابن عدی کہتا ہے کہ اوسکی کل احادیث موضوع ہین اور ابن حبان کا
قول ہے کہ ثقات کے نام سے احادیث بناتا تہا کذا فی میزان ۱۲ حارث بن عمیر بصری ہے بخاری نے
تعلیق مین اور ترمذی وابو داؤد وابن ماجہ ونسائی نے اپنی صحاح مین اوس سے روایت کی ہے حالانکہ وہ
ثقات کے نام سے موضوعات ومکذوبات کو روایت کرتا تہا کذا فی میزان ۱۳ حسن بن عمارہ کوفی
ہے کہ ترمذی وابن ماجہ نے صحیح مین اور بخاری نے تعلیق مین اوس سے روایت کی ہے مگر شعبہ اوسکو کاذب
اور ابن المدینی واضع احادیث وجوزجانی ساقط الاعتبار وابو حاتم ومسلم ودارقطنی متروک الروایت
جانتے ہین تشریح اسکی میزان وحاشیہ کاشف وتذہیب التہذیب مین ہے ۱۴ حسن بن مدرک طحان ہے
کہ بخاری ونسائی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہے لیکن ابو داؤد اوسکو کذاب کہتا ہے کما
فی میزان ۱۵ حصین بن عمر احمسی ہے کہ ترمذی نے اوس سے صحیح مین روایت کی ہے مگر بخاری اوسکو
منکر الحدیث کہتا ہے اور ابو حاتم نہایت واہی سمجھتا ہے اور بعض ارباب رجال کاذب جانتے ہین واحمد
اوسکی تضعیف کا قائل ہے کذا فی میزان ۱۶ حمزہ بن ابی حمزہ جزری ہے جو کہ حدیث اصحابی کالنجوم
کا راوی ہے ترمذی نے اپنی صحیح مین اوس سے روایت کی ہے بخاری اوسکو منکر الحدیث کہتا ہے اور
دارقطنی متروک جانتا ہے ابن عدی کا قول ہے کہ تمام روایات اوسکی موضوع ہین کذا فی میزان
۱۷ خارجہ بن مصعب سرخسی ہے کہ ترمذی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہے احمد بن حنبل اوسکو
واہی کہتا ہے اور ابن معین کذاب جانتا ہے اور دارقطنی اوسکی تضعیف کرتا ہے میزان مین اوسکی
حقیقت حال بالتفصیل مذکور ہے ۱۸ خالد بن عمرو قرشی ہے کہ ابن ماجہ وابو داؤد نے اوس سے روایت
کی ہے لاکن ابن عدی کہتا ہے کہ اوسنے فضیلت صحابہ مین اکثر حدیثین وضع کی ہین بخاری اوسکو
منکر الحدیث اور احمد غیر ثقہ اور ابو زرعہ ساقط الاعتبار کہتا ہے کذا فی میزان ۱۹ خالد بن یزید

ومشقی مصنف کتاب الدیات ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی مگر نسائی و دارقطنی اوسکی
تضعیف کرتے ہین احمد اوسکو ہیچکارہ کہتا ہی ابن ابی الحواری ابن معین سے نقل کرتا ہی کہ وہ کہتا تہا
کہ کتاب خالد بن یزید زیر زمین دفن کرنیکے لایق ہی آخر الامر خود ابن ابی الحواری ہی نے اوسکی کتاب عطار کو حوالہ
کر دی کہ اوس نے پارہ پارہ کرکے نسخے باندہنی شروع کیے کذا فی میزان **۲۰** داؤد بن زبرقان ہی
کہ ترمذی و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی حالانکہ ابن معین اوسکو ہیچکارہ جانتا ہی ابوداؤد
ضعیف و متروک الحدیث کہتا ہی جوزجانی کذاب بتلاتا ہی ابن عدی اوسکی احادیث کو منکر سمجہتا
ہی نسائی کا قول ہی کہ وہ غیر ثقہ ہی کذا فی میزان **۲۱** داؤد بن المحبر بصری صاحب کتاب العقل
ہی کہ ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اوس سے روایت کی ہی ابوزرعہ وغیرہ اوسکو ضعیف کہتے ہین دارقطنی
نے کہا ہی کہ کتاب العقل اول میسرہ نے وضع کی تہی اس بے عقل نے سرقہ کرکے اپنے نام سے مشہور
کی صالح جزرہ داؤد بن المحبر کو کاذب واضع حدیث کہتا ہی کما فی میزان **۲۲** سری بن اسمعیل
کوفی صاحب شعبی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی مگر نسائی اوسکو متروک کہتا ہی اور احمد بن
حنبل کا قول ہی کہ لوگون نے اوسکی حدیث کو ترک کیا ہی یحیی القطان کہتا ہی کہ مجلس واحد مین
اوسکا جہوٹ مجہہ پر ظاہر ہوگیا کذا فی میزان **۲۳** سعد بن طریف اسکاف حنظلی ہی کہ ابوداؤد
و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ابن حبان کہتا ہی کہ وہ فی الفور وضع حدیث کرتا تہا ابن معین منادی
کرتا ہی کہ اوس سے روایت کرنا کسی کے لئے حلال نہین ہی احمد و ابوحاتم اوسکو ضعیف الحدیث کہتے ہین
نسائی و دارقطنی کے نزدیک وہ متروک ہی کما فی میزان **۲۴** سعید بن سنان حمصی ہی کہ ابن ماجہ
نے اوس سے روایت کی ہی مگر احمد بن حنبل اوسکی تضعیف کرتا ہی یحیی اوسکو غیر ثقہ کہتا ہی اور بخاری
منکر الحدیث جانتا ہی دارقطنی وغیرہ کہتے ہین کہ وہ احادیث وضع کرتا تہا کذا فی میزان **۲۵**
سعید بن عبد الجبار زبیدی ہی کہ ابن ماجہ اوس سے روایت کرتا ہی نسائی کہتا ہی کہ وہ ثقہ نہین ہی اور
جریر اوسکی تکذیب کرتا ہی **۲۶** سلم بن ابراہیم وراق ہی کہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے اوس سے
روایت کی ہی لیکن ابن معین اوسکو کذاب کہتا ہی کذا فی میزان **۲۷** سلم بن عبد الرحمان نخعی ہی

که مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجه نے اپنی صحاح مین اوس سے روایت کی ہی مگر ابراہیم
نخعی اوسکو کذاب کہتا ہی ۲۸ سیف بن محمد کوفی ہی کہ ترمذی نے اوس سے اپنی صحیح مین
روایت کی ہی احمد بن حنبل و ابن معین و ابوداؤد اوسکو کذاب کہتے ہین اور یحییٰ کا قول ہی کہ وہ
سوا کذاب ہونے کے خبیث بہی تہا زکریا بن یحییٰ الساجی کہتا ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا کذا فی
میزان ۲۹ سیف بن ہارون برجمی ہی کہ ترمذی و ابن ماجه نے اوس سے روایت کی ہی نسائی
و دارقطنی اوسکو ضعیف کہتے ہین ابن حبان کہتا ہی کہ وہ اثبات سے موضوعات کو روایت کرتا تہا
کذا فی میزان ۳۰ صالح بن ابی الاخضر ہی کہ اصحاب سنن اربعہ نے اوس سے روایت کی ہی
ابو زرعہ اوسکو غیر صالح و ضعیف الحدیث کہتا ہی ترمذی و یحییٰ القطان و یحییٰ ابن معین و
بخاری وسکی تضعیف کرتے ہین کما فی میزان ۳۱ صباح بن محمد بجلی ہی کہ ترمذی نے
اوس سے روایت کی ہی ابن حبان کہتا ہی کہ اوسکی روایات موضوع ہین چنانچہ میزان مین
مسطور ہی صباح بن محمد البجلی عن مرة الطبیب عن ابن مسعود ورفع حدیثین ہما من قول عبد الله
قال ابن حبان یروی الموضوعات وقد ذکره ابن ابی حاتم فقال روی عنه ابان بن اسحاق
الاسدی لم یزد فلا تعرض له بجرح و تعدیل ۳۲ ضرار بن صرد ہی کہ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجه
نے اوس سے روایت کی ہی نسائی کہتا ہی کہ وہ ثقہ نہین ہی ابو حاتم اوسکو قابل احتجاج نہین
جانتا دارقطنی اوسکی تضعیف کرتا ہی یحییٰ ابن معین اوسکو کذاب جانتا ہی کذا فی میزان
۳۳ طلحہ بن زید ہی کہ ابن ماجه نے اوس سے روایت کی ہی بخاری وسکو منکر الحدیث
کہتا ہی نسائی متروک جانتا ہی ابن حبان کہتا ہی کہ اوسکی حدیث سے احتجاج حلال نہین ہی
ابن عدی و علی بن المدینی کہتے ہین کہ اوسکی حدیثین موضوع ہین کذا فی میزان ۳۴
عامر بن صالح بن عبد الله بن عروه ہی کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی ابن معین وسکو کذاب
کہتا ہی دارقطنی متروک جانتا ہی اور نسائی غیر ثقہ مانتا ہی ابن معین کہتا ہی کہ وہ کذاب و خبیث
و دشمن خدا تہا ۳۵ عباد بن رشد بصری ہی کہ بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجه نے

Marfat.com

اوس سے روایت کی ہی حالانکہ خود بخاری اوسکو ضعفا مین شمار کرتا ہی نسائی اوسکے حق مین کہتا
ہے کہ قوی نہین ہی اور ابن حبان کے نزدیک وہ متہم ہی کذا فی میزان ۳۶ عباد بن کثیر ثقفی
ہی کہ ابوداود وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی احمد بن حنبل کا قول ہے کہ اوس نے احادیث
کذب کو روایت کیا ہی بخاری کہتا ہی کہ وہ متروک ہی کذا فی تقریب ۳۷ عبد اللہ بن ابراہیم
غفاری ہی کہ ابوداود وترمذی نے اوس سے روایت کی ہی ابن حبان کہتا ہی کہ وہ وضع حدیث
کرتا تہا دارقطنی اوسکی احادیث کو منکر جانتا ہی ذہبی کہتا ہی کہ جسقدر احادیث اوس نے شیخین
کی شان مین مروی ہین وہ سبھی باطل ہین ۳۸ عبد اللہ بن خراش ہی کہ ابن ماجہ اوس سے
روایت کرتا ہی دارقطنی وغیرہ اوسکی تضعیف کرتے ہین ابوزرعہ اوسکے حق مین کہتا ہی لیس بشی ابو
حاتم کا قول ہے کہ ذاہب الحدیث ہی بخاری اوسکو منکر الحدیث جانتا ہی ابو عمار اوس پر کذب کا
اطلاق کرتا ہی کذا فی میزان و حاشیہ کاشف و تقریب ۳۹ عبد اللہ بن زیاد مخزومی ہی کہ
ابوداود نے مراسیل مین و ابن ماجہ نے سنن مین اوس سے روایت کی ہی ابن معین گاہی اوسکو
غیر ثقہ اور گاہی ضعیف کہتا ہی اور جوزجانی ذاہب الحدیث جانتا ہی ابراہیم بن سعد اوسکی کذب
و دروغگو ہونے پر قسم کہاتا ہی مالک کی رائے مین وہ کذاب ہی کذا فی میزان تقریب مین مذکور
ہے کہ ابوداود بہی اوسکی تکذیب کرتا ہی باوصفیکہ مراسیل مین اوس سے روایت کرچکا ہی ۴۰
عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید کیسان مقبری ہی کہ ترمذی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی
ابن معین اوسکو گاہی لیس بشی کہتا ہی اور گاہی لیس بثقہ فلاس منکر الحدیث جانتا ہی یحیی ابن سعید کا
قول ہی کہ اوسکا دروغ وکذب مجلس واحد مین منکشف ہوگیا کذا فی میزان ۴۱ عبد اللہ بن
شریک عامری ہی کہ نسائی نے اوس سے روایت کی ہی جوزجانی کہتا ہی کہ وہ کذاب ہی کذا فی میزان
۴۲ عبد اللہ بن صالح ابو صالح کاتب للیث ہی کہ بخاری وابوداود وترمذی وابن ماجہ نے
اوس سے روایت کی ہی لیکن صالح جزرہ اوسکی تفضیح کرکے کہتا ہی کہ وہ میرے نزدیک حدیث مین
مرتکب کذب ہوتا تہا کذا فی میزان ۴۳ عبد اللہ بن محمد عدوی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے

Marfat.com

روایت کی ہی مگر بخاری اوسکو منکر الحدیث کہتا ہی ابن حبان اوسکی حدیث کی ساتھہ احتجاج جائز
نہین جانتا وکیع کا قول ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا کذا فی میزان ۴۴ عبد اللہ بن معاذ
صنعانی ہی کہ ترمذی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی عبد الرزاق اوسکی تکذیب کرتا ہی کذا فی
میزان ۴۵ عبد اللہ بن اویس ہے کہ بخاری ومسلم ونسائی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی
ہی ازدی اوسکو کاذب ومفتری وواضع حدیث لکھتا ہی کذا فی میزان ۴۶ عبد الرحمان بن عبد اللہ
بن عمر بن حفص ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی یحیی بن معین اوسکو ضعیف کہتا ہی اور نسائی
متروک جانتا ہی احمد بن حنبل کا قول ہی کہ وہ کذاب ہی اور حدیث اوسکی قابل پارہ پارہ کرنیکے ہی
کذا فی میزان ۴۷ عبد الرحمان بن قیس ضبی ہی کہ ارباب سنن اربعہ نے اوس سے روایت کی
ہی بخاری اوسکو ذاہب الحدیث جانتا ہی ابن مہدی وابو زرعہ اوسکی تکذیب مین مشغول ہین
کذا فی میزان ۴۸ عبد الرحمان بن ہانی ہی کہ ابو داود وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی احمد
بن حنبل اوسکو ہیچکارہ کہتا ہی یحیی کا قول ہی کہ وہ کذاب ہی کذا فی میزان ۴۹ عبد الرحمان
بن زید العمی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی جوزجانی کہتا ہی کہ وہ غیر ثقہ تہا ابو حاتم اوسکو
متروک الحدیث جانتا ہی اور ابو زرعہ واہی اور ابو داود ضعیف یحیی کہتا ہی کہ وہ کذاب تہا کذا فی
میزان ۵۰ عبد الرحیم بن ہارون غسانی ہی کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی دارقطنی
اوسکو متروک الحدیث وغیرہ اوسکو کذاب کہتا ہی ۵۱ عبد العزیز بن ابان ہی کہ ترمذی نے اوس سے
روایت کی ہی ابو حاتم کہتا ہی کہ اوسکی حدیث قابل کتابت نہین ہی یحیی کا قول ہی کہ وہ کذاب
وخبیث تہا اور احادیث موضوعہ کے ساتھہ تحدیث کرتا تہا کذا فی میزان ۵۲ عبد الملک بن قریب
اصمعی ہی کہ ابو داود وترمذی نے اوس سے روایت کی ہی ابو زید انصاری اوسکو [illegible]
ہی کذا فی میزان ۵۳ عبد الوہاب بن الضحاک بن ابان عرضی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت
کی ہی نسائی اوسکو متروک کہتا ہی اور دارقطنی منکر الحدیث اور ابو حاتم کاذب کذا فی میزان
۵۴ عبد الوہاب بن مجاہد جبر مکی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی یحیی کہتا ہی کہ اوسکی

Marfat.com

حدیث کتابت کی لایق نہین ہی ابن عدی کا قول ہے کہ جو کچھہ اوس نے عائشہ روایت کی ہی اوسپر
متابعت نہین کی گئی سفیان ثوری کہتا ہی کہ وہ کاذب تہا ۵۵ عبد اللہ بن زجر ہی کہ ابن ماجہ
سنن ربعہ وامام احمد حنبل نے اوس سی روایت کی ہی یحیی کبہی اوسکی شان مین ضعیف الحدیث کہتا
ہی اور کبہی کہتا ہی کہ وہ ہیچکارہ ہی ابن المدینی اوسکو منکر الحدیث کہتا ہی دارقطنی کا قول ہی کہ وہ
قوی نہین ہی کذا فی میزان ۵۶ عبید بن القاسم اسدی ہمشیرزادہ سفیان ثوری ہی کہ ابن ماجہ
نے اوس سے روایت کی ہی بخاری اوسکے حق مین لیس بشی کہتا ہی یحیی کبہی لیس بثقہ اور کبہی کذاب
کہتا ہی ابو حاتم کے نزدیک وہ ذاہب الحدیث ہی ابو زرعہ کہتا ہی کہ اوس سے روایت سزاوار نہین
ہی ابن حبان کا قول ہی کہ اوس نے ہشام سی نسخہ موضوعہ روایت کیا ہی دارقطنی اوسکو ضعیف اور
نسائی متروک جانتا ہی صالح جزرہ ارشاد کرتا ہی کہ وہ کذاب ہی کہ وضع حدیث کرتا تہا ابو داود
کی بہہ ہی تصریح ہی کہ وہ واضع حدیث تہا کذا فی میزان ۵۷ عثمان بن عبد الرحمان ہی
کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی مگر بخاری ونسائی ودارقطنی اوسکو متروک کہتی ہین علی
بن المدینی اوسکی بدرجۂ غایت تضعیف کرتا ہی ابن معین کے نزدیک وہ کاذب ودروغگو ہی کذا فی
تقریب ۵۸ عثمان بن فاید ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ابن حبان اوسکی ساتہہ
احتجاج جائز نہین جانتا ذہبی اوسکو متہم بوضع حدیث کرتا ہی ابن معین اوسکی حق مین لیس بشی
کہتا ہی ۵۹ عطا بن عجلان حنفی بصری ہی کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی ابن معین و
فلاس و عمرو بن علی اوسکو کذاب کہتی ہین بخاری منکر الحدیث جانتا ہی ابو حاتم ونسائی متروک
سمجہتی ہین دارقطنی ضعیف کہتا ہی کذا فی میزان ۶۰ عطیہ بن سفیان ثقفی ہی کہ ابن ماجہ نے
اوس سی روایت کی ہی ذہبی میزان مین کہتا ہی کہ وہ کذاب تہا ۶۱ عکرمہ مولا ابن عباس
ہی کہ بخاری ومسلم وابو داود وترمذی ونسائی وابن ماجہ نے صحاح ستہ مین اوس سے روایت
کی ہی مگر یحیی ابن سعید انصاری وعلی بن عبد اللہ بن عباس و ابن المسیب وعطا وابراہیم بن
میسرہ وغیرہ اوسکو کذاب ومفتری جانتی ہین ۶۲ علا بن خالد واسطی ہی کہ ترمذی نے اوس سے

روایت کی ہی ابوسلمہ اوسکو کاذب و دروغگو جانتا ہی کذا فی میزان وتقریب ۶۳ علا
بن مسلمہ بن عثمان رواس ہی کہ ترمذی نے اوس سی روایت کی ہی ازدی کہتا ہی کہ اوس سی روایت
کرنا حلال نہین ہی ابن طاہر کا قول ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا ابن حبان کہتا ہی کہ ثقات سی
موضوعات کو روایت کرتا تہا کذا فی میزان ۶۴ علی بن مجاہد کابلی ہی کہ ترمذی نے اوس سے
روایت کی ہی یحییٰ ابن ضریس اوسکو کذاب کہتا ہی ابن معین کا قول ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا
۶۵ عمارہ بن جوین عبدی ہی کہ ترمذی و ابن ماجہ نے صحیحین مین اور بخاری نے افعال عباد مین
اوس سی روایت کی ہی ولیکن حماد بن زید اوسکی تکذیب کرتا ہی شعبہ کہتا ہی کہ میری نزدیک گردن
مارنا بہتر ہی اوس سے کہ عمارہ سی روایت کرون مین احمد اوسکو ہیچکارہ اور نسائی متروک الحدیث
اور جوزجانی کذاب و مفتری کہتا ہی ابن معین کا قول ہی کہ وہ حدیث مین ضعیف غیر قابل التصدیق
ہی صالح محمد اوسکو فرعون سے بھی دروغگوتر جانتا ہی کذا فی میزان ۶۶ عمر بن رباح بصری
ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی فلاس اوسکو ملقب بلقب دجال کرتا ہی دارقطنی متروک الحدیث
جانتا ہی کذا فی میزان حاشیہ کاشف مین ہی کہ بخاری نے اوسکو دجال کہا ہی ۶۷ عمر بن خراش
ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ابن حبان کہتا ہی کہ وہ ثقات پر احادیث وضع کرتا تہا
اوس سی حدیث لکھنا جائز نہین ہی ازدی اوسکو کذاب کہتا ہی احمد بن سلیمانی واضع حدیث و
مفتری جانتا ہی اسحق بن راہویہ بدعت و کذب و افترا مین بے نظیر و یکتا کہتا ہی کذا فی میزان
۶۸ عمر بن ہارون بلخی ہی کہ ترمذی و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی احمد و نسائی اوسکو
متروک الحدیث کہتے ہین علی بن مدینی و دارقطنی ضعیف جانتے ہین صالح جزرہ ملقب بہ لقب
کذاب کرتا ہی یحییٰ کہتا ہی کہ وہ کذاب خبیث ہی ۶۹ عمرو بن جابر ابو زرعہ حضرمی ہی کہ ترمذی
و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ احمق تہا امام احمد بن حنبل ارشاد کرتا
ہے کہ مجھکو خبر ملی ہی کہ وہ دروغگو تہا نسائی کا قول ہی کہ وہ غیر ثقہ تہا ابراہیم بن یعقوب
اوسکو غیر ثقہ دجال و احمق کہتا ہی ابو الفتح ازدی بتصریح تمام اوسکو کذاب ہونے پر شہادت ادا کرتا

Marfat.com

ہی ۰ ے عمرو بن خالد قرشی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی وکیع کہتا ہی کہ وہ ہمارے قریب
رہتا تہا اور وضع حدیث کرتا تہا جبکہ اوسکے حال سے واقف ہوئے تو بطرف واسط چلا گیا عباس کا
قول ہی کہ یحیی اوسکو کذاب غیر ثقہ کہتا تہا احمد بن حنبل و دارقطنی و ابو داؤد بہی اوسکو کذاب کہتے ہین
اسحق و ابو زرعہ بہی طراز ہین کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا ۱ ے عمرو بن واقد دمشقی ہی کہ ترمذی و ابن
ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ابو مسہر اوسکو ہیچکارہ کہتا ہی و بخاری منکر الحدیث اور دارقطنی متروک
جانتا ہی و دحیم و مروان اوسکی تکذیب کرتے ہین ۲ ے عنبسہ بن عبد الرحمان ہی کہ ترمذی نے
اوس سے روایت کی ہی باوصفیکہ خود ترمذی بخاری سے نقل کرتا ہی کہ اوسکو ذاہب الحدیث کہتا تہا
ابو حاتم کا قول ہی کہ وہ جملہ وضاعین حدیث سے تہا ۳ ے قاسم بن عبد اللہ بن عمر العمری ہی
کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی امام احمد بن حنبل اوسکو ہیچکارہ بلکہ دروغ گو و واضع حدیث
جانتا ہی یحیی ہیچکارہ و کذاب کہتا ہی ابو حاتم و نسائی کہتے ہین کہ وہ متروک ہی دارقطنی کا قول ہی
کہ ضعیف ہی ۴ ے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف ہی کہ ترمذی و ابن ماجہ اوس سے روایت
کرتے ہین ابن معین اسکو ہیچکارہ کہتا ہی ابو حاتم کا قول ہی کہ وہ متین نہین ہی نسائی کے نزدیک ثقہ نہین
ہی شافعی و ابو داؤد اوسکو ایک رکن ارکان کذب سے جانتے ہین. دارقطنی وغیرہ متروک مانتے ہین
۵ ے محمد بن حسن بن زبالہ ہی کہ ابو داؤد نے اوس سے روایت کی ہی باوصف آنکہ خود ابو داؤد
نے اوسکو کذاب بہی کہا ہی یحیی اوسکو غیر ثقہ کہتا ہی نسائی و ازدی متروک الحدیث جانتے ہین
ابو حاتم واہی الحدیث اور دارقطنی وغیرہ منکر الحدیث کہتے ہین کذا فی میزان ۶ ے محمد بن عبد الرحمان
قشیری ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی مگر ارباب رجال اوسکو کاذب جانتے ہین تفصیل اسکی
تقریب مین ابن حجر نے کی ہی جو کہ اولاد تیہر کی ہی ۷ ے محمد بن فرات تیمی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس
سے روایت کی ہی مگر ارباب جرح و تعدیل اوسکو منکر الحدیث و ہیچکارہ و متروک و غیر قوی کہتے ہین
امام احمد وغیرہ کے نزدیک وہ کاذب ہی ۸ ے محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عکاشہ
کہ ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اوس سے روایت کی ہی بخلاف ابن معین و دارقطنی اوسکو منکر ال

وکذاب ووضاع حدیث جانتے ہین کذا فی میزان ۷۹ محمد بن بشار ملقب بہ بندار ہی کہ بخاری
ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ نے اپنی صحاح مین اوس سے روایت کی ہی اور اوسکی
مرویات کو حجت جانا ہی لیکن فلاس اوسکی تکذیب کرتا ہی اور یحیی تضعیف کذا فی میزان ۸۰
مبارک بن حسان ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ابوداؤد اوسکو منکر الحدیث جانتا ہی نسائی
کہتا ہی کہ وہ قوی نہین ہی ازدی کے نزدیک کذاب ہی کذا فی میزان ۸۱ محمد بن حسن بن ابی یزید ہی
کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی ابن معین گاہی اوسکو غیر ثقہ اور گاہی کاذب و دروغگو کہتا ہی احمد بن
حنبل اوسکو خاک سیاہ کے برابر بھی نہین جانتا ابوداؤد کبھی اوسکی تضعیف کرتا ہی اور کبھی کہتا ہی کہ وہ
کذاب ہی کذا فی میزان ۸۲ محمد بن حمید بن حبان رازی ہی کہ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ نے اوس
سے روایت کی ہی ابوزرعہ اوسکی تکذیب کرتا ہی ابن خراش قسم شرعی کہا کر اوسکے کذاب ہونے پر شہادت
ادا کرتا ہی صالح جزری کہتا ہی کہ محمد بن حمید سے کذب مین ماہر تر کسی کو مین نے نہین دیکھا ۸۳
محمد بن سعید مصلوب شامی ہی کہ ترمذی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی ذہبی اوسکو متہم بزندقہ کرتا
ہی ابو حاکم ونسائی کہتے ہین کہ وہ وضاعین حدیث مین مشہور ومعروف تھا ثوری واحمد بن حنبل اسکو
کذاب کہتے ہین اور کیونکر نہ کہین کہ خود اوس نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی کلام نیک ہو وہی باک نہین
اوسکے لئے اسناد وضع کیجاوی کذا فی المیزان ۸۴ محمد بن عبد اللہ ابی سبرہ ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے
روایت کی ہی حالانکہ احمد بن حنبل اوسکو جملہ وضاعین حدیث سے جانتا تھا کذا فی میزان ۸۵
محمد بن الفضل بن عطیہ مروزی ہی کہ ترمذی وابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی امام احمد حنبل
اوسکی حدیث کو اہل کذب کی حدیث جانتا ہی یحیی کہتا ہی کہ اوسکی حدیث کی کتابت جائز نہین
ابن ابی شیبہ اوسکو منسوب بہ کذب کرتا ہی فلاس کہتا ہی کہ وہ کذاب تھا یہہ تمام
میزان مین مفصل نقل کیا ہی ۸۶ مبشر بن حمید حمصی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی
امام احمد بن حنبل کا قول ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تھا بخاری کہتا ہی کہ وہ منکر الحدیث ہی کذا فی میزان
۸۷ معلی بن عبد الرحمان واسطی ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی دارقطنی اوسکو

ضعیف وکذاب جانتا ہی ابو حاتم متروک سمجھتا ہی ابن المدینی کہتا ہی کہ وہ وضع حدیث کرتا تہا ابو
زرعہ کا قول ہی کہ وہ ذاہب الحدیث تہا کذا فی میزان ۸۸ مقاتل بن سلیمان ازدی ہی کہ ابو
داؤد نی سنن مین اوس سی روایت کی ہی مگر ارباب رجال کذاب و دروغگو و دجال جانتی ہین اور زمرۂ
متروکین و ملحدین مین شامل گردانتی ہین کذا فی تقریب ۸۹ مینا ابن ابی مینا ہی کہ ترمذی نی اوس سی روایت
کی ہی ابن معین و نسائی اوسکو غیر ثقہ کہتی ہین دارقطنی وغیرہ کا قول ہی کہ وہ متروک ہے ابو حاتم
اوسکو کاذب و مفتری کہتا ہی ۹۰ نصر بن حماد وراق ہی کہ ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہی
نسائی وغیرہ کہتی ہین کہ وہ ثقہ نہین ہی مسلم اوسکو ذاہب الحدیث جانتا ہی صالح جزرہ کتابت حدیث
اوسکی سے منع کرتا ہی ابن معین کہتا ہی کہ وہ کذاب تہا ۹۱ نضر بن کثیر ابو سہل بصری ہی کہ ابو داؤد
و نسائی نے اوس سے روایت کی ہی ابن حبان کہتا ہی کہ وہ ثقات سی موضوعات کو روایت کرتا ہی کذا فی
میزان ۹۲ نفیع بن الحارث نخعی ہی کہ ترمذی و ابن ماجہ نی اوس سی روایت کی ہی یحیی بن معین اسکو
ہیچکارہ کہتا ہی اور نسائی متروک جانتا ہی دارقطنی کی نزدیک وہ متروک الحدیث ہی ابن حبان اوس
سے روایت جائز نہین جانتا قتادہ اوسکی تکذیب مین مشغول ہی کذا فی میزان ابن حجر نی اوسکی
تکذیب یحیی بن معین سی نقل کی ہی ۹۳ احمد بن اسمعیل ابو حذافہ السہمی ہی کہ ابن ماجہ نی اوس سے
روایت کی ہی لیکن ابن عدی تصریح کرتا ہی کہ اوسنی مالک وغیرہ سی بواطیل کو روایت کیا ہی اور فضل بن سہل الاعرج
اوسکی تکذیب کرتا ہی کذا فی میزان ۹۴ جبارہ بن المغلس حمانی ہے کہ ابن ماجہ نی اوس سے
روایت کی ہی بخاری اوسکی حدیث کو مضطرب کہتا ہی یحیی بن معین اوسکو کذاب جانتا ہی کذا فی میزان
۹۵ نہشل بن سعید وردانی ہی کہ ابن ماجہ نی اوس سی روایت کی ہی اور ابو حاتم و نسائی اوسکو متروک
جانتی ہین اور یحیی و دارقطنی ضعیف کہتی ہین اسحاق بن راہویہ کا قول ہی کہ وہ کذاب ہے
کذا فی میزان ۹۶ نوح بن ابی مریم ابو عصمہ ہے کہ ترمذی و ابن ماجہ نی اوس سے روایت کی ہی
مسلم اوسکو متروک الحدیث کہتا ہی اور بخاری منکر الحدیث جانتا ہی احمد بن حنبل اوسکی تضعیف کرتا
ہی کہ اوسنی فضائل قرآن مین حدیثین وضع کی ہین ابن المبارک اوسکو کذابین مین شمار کرتا ہے

کذا فی میزان ٩٧ ولید بن عبد اللہ بن ابی ثور ہمدانی ہے کہ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے اوس
سے روایت کی ہے محمد بن عبد اللہ بن نمیر اوسکو کذاب کہتا ہے ابو زرعہ منکر الحدیث جانتا ہے ابو حاتم
اوسکو قابل احتجاج نہین سمجہتا کذا فی میزان ٩٨ ولید بن محمد موقری ہے کہ ترمذی و ابن ماجہ نے
اوس سے روایت کی ہے نسائی اوسکو متروک الحدیث کہتا ہے اور ابو حاتم ضعیف الحدیث ابن المدینی
اوس سے کتابت حدیث جائز نہین جانتا ابن خزیمہ اوسکے ساتھہ احتجاج نہین کرتا یحیی بن معین
اوسکو کذاب کہتا ہے کما فی میزان ٩٩ یحیی ابن عمرو بن مالک نکری ہے کہ ترمذی نے اوس سے روایت کی
ہے ابو داؤد وغیرہ اوسکی تضعیف مین مصروف ہین حماد بن زید اوسکو دروغگویون سے شمار کرتا ہے یہ تمام حال
میزان مین مذکور ہے ١٠٠ یحیی بن العلا البجلی ہے کہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہے ابو حاتم کہتا ہے
کہ وہ قوی نہین ہے ابن معین اوسکو ضعیف غیر ثقہ کہتا ہے اور دارقطنی متروک جانتا ہے امام احمد بن حنبل
کا ارشاد ہے کہ وہ کذاب و واضع حدیث تہا کما فی میزان ١٠١ یزید بن عیاض ہے کہ ترمذی و ابن ماجہ
نے اوس سے روایت کی ہے مگر بخاری اوسکو منکر الحدیث اور یحیی غیر ثقہ اور مالک کاذب اور نسائی متروک
اور ابن معین کاذب و دروغگو کہتا ہے کذا فی میزان ١٠٢ یعقوب بن الولید ہے کہ ترمذی و ابن ماجہ نے
اوس سے روایت کی ہے ابو داؤد اوسکو غیر ثقہ اور دارقطنی ضعیف و ابو حاتم کذاب کہتا ہے امام احمد بن حنبل کا
قول ہے کہ وہ بڑے کذابین و وضاعین حدیث مین سے تہا کذا فی میزان ١٠٣ یوسف بن ابراہیم تیمی ہے
کہ ترمذی و ابن ماجہ نے اوس سے روایت کی ہے حالانکہ ابن حبان کہتا ہے کہ روایت کرنا اوس سے حلال نہین ہے
ابو حاتم کہتا ہے کہ وہ ضعیف ہے کذا فی میزان ١٠٤ یونس بن حباب اسدی ہے کہ اصحاب سنن اربعہ
نے اوس سے روایت کی ہے مگر ابن معین اوسکو مرد بد جانتا ہے اور ابن حبان اوس سے روایت کرنا حلال نہین
سمجہتا نسائی اوسکی تضعیف مین مشغول ہے دارقطنی اوسکے رفض مفرط سے نالان ہے بخاری
منکر الحدیث کہتا ہے یحیی بن سعید کا قول ہے کہ وہ کذاب تہا کما فی میزان ١٠٥ احمد بن صالح مصری
ہے کہ بخاری کے نزدیک ثقات سے ہے ابو نعیم کا قول ہے کہ وہ علمای حدیث مین ممتاز ہے اور روا نا حدیث
حجاز محمد بن یحیی اوسکو متروک کرتا ہے اور یحیی ابن معین کذاب بصیغہ مبالغہ جانتا ہے نسائی کے نزدیک

Marfat.com

وہ کذاب و مفتری و واضع احادیث ہے کذا فی میزان ۶۰ | محمد بن عمر واقدی ہے کہ محمد بن سلام
اوسکو عالم دہر جانتا ہے مصعب زبیری قسم شرعی کہا کر گواہی دیتا ہے کہ ہم نے مثل واقدی کے کوئی
نہین دیکہا دراوردی اوسکو ملقب بامیر المؤمنین فی الحدیث ملقب کرتا ہے محمد بن صنعانی وغیرہ اوسکی
توثیق کرتے ہین کذا فی میزان تفتازانی نے شرح مقاصد مین واقدی کی محامد مین اسقدر گرم گفتاری
کی ہے کہ اوسکو ہمپایۂ مسلم و بخاری کہا ہے ولیکن خوارزمی نے مسانید ابو حنیفہ مین لکہا ہے کہ نسائی کہتا ہے
کہ واقدی وضع حدیث کرتا تہا یحیی ابن معین نے تصریح کی ہے کہ واقدی نے بیس ہزار جہوٹی حدیثین وضع
کی ہین امام شافعی کتب واقدی کو محض لاشی و کذب بحت سمجہتا ہے اصل عبارت خوارزمی کی یہہ ہے
فقد ذکره الواقدی کذلک فی المغازی وقد طعنوا فیه فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول الله
عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید وقال ابن المدینی لا اکتب حدیثه وقال
الشافعی کتب الواقدی کذب الخ میزان ذہبی مین بہی مسطور ہے کہ واقدی وضع حدیث کرتا تہا چنانچہ
قال ابو غالب بن بنت معویة بن عمرو سمعت ابن المدینی یقول الواقدی یضع الحدیث ۷۰ | عبد الله
بن مسلم بن قتیبہ ہے کہ اکثر علما و فضلای محمدیہ نے اوسکو امام مانا ہے بلکہ معظم و مکرم اسلام جانا ہے و حاکم
حاکم حکم کرتا ہے کہ امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے اس بات پر کہ ابن قتیبہ کذاب ہے دارقطنی کہتا ہے کہ وہ مائل
بتشبیہ ہے بیہقی کا قول ہے کہ اوسنے کرامیہ کی رای پسند کی ہے میزان ذہبی مین اسکی تصریح بخوبی ہے
۸۰ | ابو ہریرہ ہے کہ جسسے بخاری وغیرہ نے افادہ لیا ہے اور جسکے قول و فعل پر ارباب صحاح نے اعتماد
زیادہ کیا ہے حالانکہ وہ شطرنج باز تہا اور میدان قمار مین یکہ تاز بنیان ورع و امانت کا قالع تہا اور
استیصال شریعت و دیانت کا قاطع چنانچہ حیوة الحیوان مین لغت عقرب کی بیان مین ہے وروی العقیلی
تجویزه ای الشطرنج عن عمر بن الخطاب وابی هریرة والحسن البصری والقاسم بن محمد وابی قلابة و
عطاء والزہری وربیعة بن عبد الرحمان وابی الزناد وامروی عن ابی هریرة من اللعب مشهور
وفی کتب الفقه انتہی ابن اثیر نے نہایہ مین لکہا ہے وفی حدیث بعضهم قال رایت ابا هریرة یلعب السدر
السدر لعبة یقامر بها وتکسر سینها وتضم وهی فارسیة معربة عن سه در یعنی ثلثة ابواب انتهی اسکے

Marfat.com

قریب مجمع البحار مین ہی کنز العمال مین مذکور ہی کہ خلیفہ ثانی عمر بن خطاب نے محمد صاحب پر کثرت اہتمام کرنے
اور دروغ لگانے کے سبب ابو ہریرہ کو ڈرایا کہ جناب رسالت مآب سے روایت ترک کرو ورنہ تمکو مدینہ
منورہ سے اخراج کرونگا اصل عبارت کنز العمال کی یہہ ہی عن السائب بن یزید قال سمعت عمر بن الخطاب
یقول لابی ہریرہ لتترکن الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او لالحقنک بارض دوس وقال
لکعب لتترکن الحدیث او لالحقنک بارض القردة رواہ ابن عساکر انتہی یہان سے ظاہر ہی کہ ابو ہریرہ
افترا پردازی و تہمت طرازی مین اوقات ضائع کرتا تہا اور احادیث نے ثبات شائع پیغمبر پر تہمت
لگانا اوسکا کام تہا اور وضع حدیث مین اہتمام اگر یہہ معاملہ نہ ہوتا تو کسواسطے خلیفہ دوم ابو ہریرہ
پر سلاح تہدید شدید سنبہالتا اور کیونکر عظمت اصحاب پیغمبر پس پشت ڈالتا علامہ زمخشری نے کتاب
فائق مین کہا ہی کہ خلیفہ ثانی نے ابو ہریرہ کو بعلت خیانت کے عمل بحرین سے معزول کیا اور بالسانہ بزبان
حق ترجمان فرمایا کہ تو دشمن خدا و رسول ہی کہ خدا کے مال مین سے تو نے چوری کی ہرچند ابو ہریرہ نے جواب مین
حیلہ و حوالے پیش کئے لیکن کوئی سخن سازی وسکی پیش نہ چلی اور خلافت مآب نے ابو ہریرہ سے دس ہزار درہم
بطور مصادرہ و اغرام کے لئے اور داخل بیت المال کئے اصل عبارت فائق کی اسطرح پر ہی کہ ابو ہریرہ
استعملہ عمر علی البحرین فلما قدم علیہ قال یا عدو اللہ وعدو رسولہ سرقت من مال اللہ فقال لست بعدو اللہ
ولا عدو رسولہ ولکنی عدو من عاداہما ولکنہا سہام اجتمعت ونتاج خیل فاخذ منہ عشرة آلاف درہم
فالقاہا فی بیت المال الخ اسی کے قریب ازالة الخفا مین ہی یہان سے واضح ہی کہ خلیفہ ثانی کے نزدیک
ابو ہریرہ مستحق عزل و اغرام تہا اور عدوی خدا و پیغمبر علیہ السلام مستوجب جلا وطن و شطرنج باز تہا
اور سارق و خائن و افترا پرداز جن صحاح ستہ پر میان محمد علی کو بڑا افتخار و ناز ہی اونکے راویون
کا یہہ ہی شعار و انداز ہی اب تک جسقدر صحاح ستہ کی تکذیب کی گئی ہی بالکل بجا ہی [illegible]
دی گئی ہی ہرگاہ میان محمد علی اون کی اصل عبارت کے طلبگار ہونگے ہم بہی فورا [illegible] اصل
نقل بردار ہونگے ہم نے جو یہہ رواۃ اسلام کی تقبیح و تفضیح آشکار کی ہی فی الواقع مسلمانون کیلئے
ایک سو آٹھ دانون کی تسبیح تیار کی ہی یہہ مالا جپنے کے قابل سے اعلی ہی کہ امام آنکا بہی والا ہی

Marfat.com

شمار اسکی سراسر حق ہی کہ تعداد آٹھ برابر حق ہی ہمارا ارادہ تہا کہ اسکو دوازدہ ہزار ہو دین او رامام دوازدہ امام یا
چاریار ہو دین مگر اختصار منظور ہوا کوزہ مین بحر زخار مستور ہوا عبید اللہ نو مسلم کہان ہی کہ ہدایات اسلام
پر افتخار کرتا تہا اور ہندؤن کو تاریخ کا کچا شمار کرتا تہا اوسکا اعتراض اوسکی گردن پر سوار ہوا اور
اپنی کردار سی آپ ہی زیر بار ہوا ؎ بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات ۞ با اہل دید ہر کہ
در افتاد بر افتاد ۞ اے نا عاقبت اندیش جبکہ تمہاری دین وایمان کا مدار ملاحدہ و زنادقہ و
کاذبین پر ہی تو دنیا مین تم سی کون لا مذہب تر و بیدین تر ہی جس صورت مین تمہاری روات مجمع ہزارہا
عیوب تہی اور کذابین و ملاعین و زنادیق مین محسوب تہی تو تمہاری برابر تاریخ کا خام کون ہی اور
بحنۂ سخزان ایمان و عرفان کی راے مین مورد ملام کون ہی جا تعجب کہ جسوقت ہم کوئی حدیث برعکس
مدعاے اہل اسلام ذکر کرتے ہین تو علماے اعلام اوسکی تاویل مین فکر کرتی ہین کبہی کہتی ہین کہ یہہ حدیث
مندرجۂ صحاح نہین ہی لہذا سزاے استفتاح نہین کبہی کہتی ہین کہ فلانی رافضی نی صحاح اہل سنت مین
الحاق کی ہی اور مشہور آفاق کبہی کہتی ہین کہ جو یہہ حدیث واقعی ہوتی تو صحیح بخاری و مسلم مین
لکہی ہوتی اگر ہم حدیث مسلم تحریر کرتے ہین تو مخالفین عجب تردید کرتے ہین کہ جس صورتمین
حدیث مذکور صحیح تہی تو امام بخاری نی کسواسطے واگذاشت کی اگر وہ حدیث صحیح بخاری سے بہی
آشکار ہوتی ہی تو حضرات کی اور ہی گفتار ہوتی ہی کبہی بہانۂ تضعیف رجال کرتے ہین اور کبہی
تاویل دور از وہم و خیال یا کہتے ہین کہ اگر بخاری نی فلانی حدیث نقل کی تو کیا قباحت ہی
کہ مسند فلان محدث مین برعکس اوسکی روایت ہی غرضکہ مسلمان حدیثون کا عیب چہپانے
کے لئے جہوٹی دلیلین لاتے ہین اور بڑی سرو بن تاویلین بناتے ہین کہان تک ابطال باطل
کی حق تلفی کرینگے اور دین محمدی کی عیوب مخفی ؎ ناصح رسیدہ آہ بیوشتی کدام را ۞
دامانت انچنین و گریبانت اینچنین ۞ خاطر جمع رکہی کہ آخر کتاب مین تکذیب حدیث تفضیل وار
مکشوف ہوگی اور شورش مسلم و بخاری انجام کار موقوف ہوگی دعوی فقیر راقم وہمی و خیالی نہین
ہی اور سند سی خالی نہین چنانچہ ترجمۂ مشکات تصنیف شیخ عبد الحق مین نقل ابن ہمام مذکور ہے جو

اہل سنت کا امام مشہور ہی عبارتہ کمذا حکم بصحت حدیث نیست مگر از جہت اشتمال رواۃ آن بر
شروطی کہ اعتبار کردہ اند از ابخاری و مسلم و چون فرض کردہ شود وجود آن شروط در روات
حدیث غیر ازین دو کتاب پس حکم بصحت انچہ درین دو کتاب ست عین تحکم و مکابرہ خواہد بود و
بتحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود از بسیاری راویان کہ سالم نیستند از جرح ہمچنان در بخاری
جماعت راویان اند کہ تکلم کردہ شدہ است در شان ایشان پس مدار کار در حق روات بر اجتہاد علما باشد
انتہی صدہا سال کی روایت کا صحیح رہنا تو درکنار ہی دس بارہ ۱۲ برس ہی کی خبر صحیح ہاتہہ آنا دشوار ہی
مثلا حالات غدر جسکو دس بارہ ۱۲ برس ہوئی کوئی ہو بہو بیان نہین کرسکتا اور دوسرونکا اطمینان نہین ہوتا
علی الخصوص اہل تعصب کہ بعد فتح سرکار ابد قیام و فرار باغیان نمکحرام بہی جہوٹی قسمین کہاتی تہے اور قرآن
اوٹہاتی تہی کہ دلی مین گورون کا نام نہین ہی جو کچہہ گہس آئی تہے اونکو قیام نہین غازیون نے مار لئی
اور طعمۂ خنجر آبدار کئی بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ گر ہی زیب تاج و افسر ہی راجاؤن پر اوسکا حکم رواں ہے
ہر ایک مطیع فرمان ہی جب کوئی مسلمان واقف کار ناظر اخبار یہہ کذب صریح نہین سہتا تہا اور کہتا تہا کہ ای
بہائی کیون جہوٹ بولتی ہو اور کسلئی اسلام کی قلعی کہولتی ہو تو جواب باصواب دیتی تہی کہ کیا کہین بات کہنی
کی نہین ہی اور جگہہ خاموش رہنی کی نہین اگر سچ کہین تو ایمان جاتی ہی اور مسلمانون کی ہاتہہ سی جان جا کر
آہ یہ کل عجب زمانہ ہی جہوٹ کا کارخانہ ہی جو کوئی دماغ بیہودہ بکتا ہی اور جہوٹی سوگند کہاتا ہی اوسکی
لئی پلاو و شیرمال ہی اور جو کوئی سچ بولتا ہی اور زبان راستی کہولتا ہی اوسکی لئی گوشمال ہی مسلمانون
مین ایسا سچ کہ جس سے اسلام کی اہانت ہی داخل خیانت ہی بڑا معیوب ہی کفر مین محسوب ہی جسکہ مسلمانون
کا یہہ حال ہی تو کسکی مجال ہی کہ خبر صحیح بیان کری اور اپنا زبان پس ہمکو یقین ہی کہ بخاری وغیرہ کی روایتین بہی صحیح
نہین ہی بناوٹ کی بات ہی اور محض ترہات اب ایک ہی بات پر سارا دہوکا
ہے کہ روایات اسلام مجموعۂ اشتباہ ہی عبید اللہ مثنوی نامی کہ
بخاری وغیرہ کی کہانی سچ مان لی ۵ کلیم بخت کو اوسکو رنگا
ہی ایسا سیاہ ہی کہ آب کوثر و زمزم سی بہی سفید نہو

Marfat.com

کید دوم

انبیا ایسی خوش اخلاق و نیک ہوتے ہین کہ اون سے تمام عمر برا کام صادر نہین ہوتا اور طمع و حرص و مکر و فریب سے بالکل پاک ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹ بولین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بھی اون سے درست نہین ہی غرضکہ پیغمبرون سے قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا **جواب** یہان اس نو مسلم نے اسقدر داد دروغگوئی دی ہی کہ مسیلمہ کذاب سے بھی گوی سبقت لیگیا ہی کمظرفی و کوتاہ بینی سے خیال نکیا کہ جسوقت کسی اہل بصیرت پر یہہ کذب انکشاف پائیگا تو کاذب صاف ٹھیرائیگا کیون خیال کرتا کہ بیباک تہا اور حیا و شرم سے پاک اب بقول سعدی **مصرعہ** دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ ∴ اس ہوذہ سکا منہہ بند کرنے کی تدبیر کرتا ہون ور قرآن و حدیث سی اسکی روگردانی تحریر کرتا ہون کتاب و سنت مین بیان ہوا ہی کہ موسی پیرایۂ تہذیب سی عریان ہوا ہی کہ اوس نے غصہ مین آکر کتاب الہی زمین پر دے ماری اور پارہ پارہ کر ڈالی اپنے بڑے بھائی کے سر کے بال اور ڈاڑھی اوکھاڑ ڈالی اور بیدریغ چادر عصمت پھاڑی قرآن سی انحراف نکیجئے سورہ طاہا و اعراف دیکھ لیجئے اب میان محمد علی جواب مجلہ ہند مین آیت قرآن سی ابا کرتی ہین ور برأت موسی **سوط الجبار** البتہ موسی نے اپنے بھائی کا سر پکڑا اور اپنی طرف کھینچا مگر توریت کا زمین پر دے مارنا اور پھاڑنا افترا ہی قرآن سے اسیقدر پیدا ہی القی الالواح جسکی معنی ہین رکھدیا یا ڈالدیا القا کی معنی پٹکدینا یا دے مارنا ہرگز نہین **جواب** موسی نے ہارون کی ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی یا نہ کھینچی یہان بھی کچھہ موشگافی کیجئے یا جوابشافی دیجئے تجاہل سے کام نہین چلتا تعلل سے مطلب نہین نکلتا بیشک آپکو موسی کے ظلم پر اقرار کرنا پڑیگا یا قرآن سے انکار یہہ آیت سورہ طاہا ہی دیکھئے اسکا کیا مدعا ہی قال یا ابن ام لا تا اخذ

Marfat.com

ولا برأسی یعنی ہارون نے موسیٰ سے کہا کہ اے میرے بھائی میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑ شاہ عبدالعزیز
نے باب دوازدہم تحفۂ اثنا عشریہ مین لکھا ہے کہ موسیٰ نے ہارون سے جنگ و پیکار کی اور بیچارہ کو مار
دی عبارتہ ہکذا کسے چہ تواند گفت درحق موسیٰ کہ در محاربہ حضرت ہارون قصور نفرمود تا آنکہ
حضرت ہارون بزاری پیش آمدہ فرمود کہ یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی فقط اسی باب کے
دوسرے مقام مین بھی شاہ عبدالعزیز نے تقریر کی ہے کہ موسیٰ نے ہارون کی تحقیر کی ہے عبارتہ ہکذا
دوم آزردگی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون و تحقیر و اہانت بگرفتن ریش مبارک ایشان کشیدن
موی سر ایشان کہ منصوص قرآن است ہیچ کس را جای انکار آن نیست انتہی در صورت اگر سب البید
بد خلقی و ستمگری موسیٰ سے ادا کرینگا خطا کریگا قرآن سے مار اٹھیگا حق سبحان سے لڑیگا آپ نے الواح
زمین پر دے ماری کی باب مین خوب بات بنائی افسوس بن نہ آئی کیونکہ عربی مین القا کے معنی
رکھدینا ہرگز نہین ہین ڈالدینا اور پھینکدینا اور دے مارنا مسلم عالمین ہین چنانچہ فالقی عصا
یعنی پس موسیٰ نے عصا زمین پر ڈالدی یا دے ماری یا پھینکدی تینون ترجمون کا مفہوم واحد ہے اور
محاورہ شاہد آپکو تینون مین سے جونسا اچھا لگے اوسکو پسند کرین اور تسکین خود فرمائیں ع
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ تو خواہی جامہ و خواہی قبا پوش ٭ اگرچہ مولوی صاحب کی
تسلی رکھدینے اور ڈالدینے سے ہوتی ہے مگر کیا کیجئے کہ القا کا ترجمہ رکھدینا غلط ہے ہان اس معنی پر
لفظ وضع موضوع ہے اور زبان اہل لغت سے مسموع اسی واسطے فارسی مین القا کا ترجمہ افگندن ہے
اور وضع کا ترجمہ نہادن صحیح بخاری مین آیا ہے کان رسول اللہ یضع لحسان منبرا فی المسجد یعنی
رسول اللہ از برای حسان در مسجد منبر می نہاد فقط پس ظاہر ہے کہ رکھدینا باحتیاط و حفاظت ہوتا
ہے اور ڈالدینا باہانت و حقارت اگر القا کے معنی رکھدینا ہو دین تو بحوالہ لغت ارقام
ہمارا قول تسلیم کیجئے غرضکہ موسیٰ نے بڑی بے ادبی کی کہ کتاب آسمانی زمین پر پھینکدی آپ کی
تاویل بے دلیل ہے اور کئی وجہ سے علیل وجہ اول آنکہ خلاف اقتضای مقام ہے اور برعکس عادت
انام کیونکہ حالت غضب مین دے مارنا ہی قرین قیاس ہے اور عادت سائر الناس علی الخصوص

موسیٰ کو غضب جبلی رہتا تھا چنانچہ مولفِ اعجاز محمدی نے لکھا ہی کہ ہیبت و شدت غضب و
بطش موسیٰ بمرتبہ بود کہ ہیچکس دیدہ بر طلعت وی نمی توانست کشود فقط جبکہ موسیٰ کا یہہ حال ہی تو اوس
سے وی مارنا کتاب الٰہی کیا محال ہی لاجرم اوس نے کتاب الٰہی زمین پر دے ماری اور اپنے برادر
بزرگوار کی عزت اوتاری وجہہ دوم آنکہ اس دلیل سے تکذیب مولف ہدیۃ الاصنام و اعجاز محمدی
لازم آتی ہے کیونکہ یہہ دونون صاحب ہمارا اعتراض تسلیم کرتے ہین موسیٰ کا نام مغلوب الغضب رکھتے
ہین بلفظہ عبارت ہدیۃ الاصنام یہہ ہی حشمناکی و مغلوب الغضبی موسیٰ برای خدا بود نہ برای
نفس مردود فقط بجنسہٖ عبارت اعجاز محمدی یہہ ہی ز برزمین زدن موسیٰ الواح را منافی رسالت
نیست چہ بجہت دین و باراے تخویف بنی اسرائیل با عاقبت بین بلا ارادہ توہین این امر از موسیٰ
سرزدہ داو تعالیٰ عوض آنہا الواح دیگر باو عطا کردہ فقط از روے ایمان فرمائیے کہ آپ نے مولف
ہدیہ وغیرہ کی تائید کی ہے یا تردید بر تقدیر اول آپ کذاب روے زمین ہین اور سبب نزول آیت
لعنۃ اللہ علی الکاذبین بر تقدیر دوم آپ عہد بر ہمزن ہین و پیمان شکن کہ آغاز کتاب مین
مولف ہدیہ وغیرہ کا شکریہ ادا کیا اور اونکو اپنا پیشوا قرار دیا یہان اونکی تکذیب کی اور تکفیر پر
کمر باندھی پس وجہہ تسمیہ سوط السجار عیان ہے اور کونی ہاتھی کی مثل نمایان کہ مولف ہدیہ و
اعجاز محمدی تو قبول کرتے ہین کہ موسیٰ نے توریت زمین پر دے ماری اور پارہ پارہ کر ڈالی اور
آپ اونکی قول سے عدول کرتے ہین کہ توریت کا دے مارنا افترا ہے اور مخالف کتاب خدا ہماری
نزدیک آپکا بھی چندان قصور نہین ہے جناب کو بزرگون کا یہہ ہی دستور دیرین ہے کہ جسکی تائید
کرتے ہین اوسی کی تردید کرتے ہین چنانچہ مولف ہدیہ وغیرہ نے اول عبید اللہ کی تائید پر کمر باندھی
انجام کار اوسکی تکذیب شروع کی کیونکہ عبید اللہ نے کہا ہے کہ موسیٰ خوش اخلاق ہے اور صاحب
اعجاز محمدی وغیرہ نے لکھا ہے کہ موسیٰ بدخلقی و مغلوب الغضبی مین طاق ہے شکر خدا و سپاس کبریا
کہ مخالفین مین نزاع باقی ہے اور نا اتفاقی ہے پس ہمارا مطلب حاصل ہے اور شاہد مراد و اصل ۹
چو دزدان بہم جنگ دارند و بیم ؛ زود درمیان کار وانی سلیم ؛ وجہہ سوم آنکہ آپ علم لغت

سی بے بہرہ ہیں اور تاویلات جناب خلاف محاورہ کیونکہ القا کا ترجمہ نہادن کسی اہل لغت نے نہین کیا اور آپ نے بھی کسیکا حوالہ نہین دیا ہان القا کے معنی انداختن و افگندن ہین چنانچہ تم خود تسلیم کرتے ہو اور بدست مبارک ترقیم کہ قرآن مین القی الالواح ہے جسکے معنی ہین کہ الواح کو رکھدیا یا ڈالدیا جبکہ ڈالدینے الواح پر تمہارا خود اقرار ہے تو دے مارنے اور پٹکدینے سے کیون انکار ہے کسواسطے کہ کسی چیز کا ڈالدینا اور دے مارنا ایک ہی بات ہے مانند کورنشات و تسلیمات ہے آپ اتنا بھی نہین جانتے کہ رکھدینے اور ڈالدینے مین کیا تفاوت ہے شاید کہ جناب کو دیدہ و دانستہ حق سے عداوت ہے طفلک پنجسالہ بھی سمجھتا ہے کہ جس چیز کے حق مین رکھدینا کہا جاتا ہے اوسکی توقیر منظور ہوتی ہے اور جس شے کے حق مین ڈالدینا بولا جاتا ہے اوسکی تحقیر ضرور ہوتی ہے جبکہ مسلمان اپنے پسر نادان سے کہتا ہے کہ قرآن میرے پاس سے لے اور کسی جگہہ رکھدے تب وہ لڑکا اپنے باپ کے ہاتھہ سے قرآن لیتا ہے اور مکان مرتفع پر باعزت و نشان رکھدیتا ہے اور جسوقت اوسکا پدر کہتا ہے کہ میرے پاپوش بوسیدہ لیجا اور کھین ڈال آ تو وہ لڑکا اپنے باپ کی جوتیان لیجاتا ہے اور گھورے پر ڈال آتا ہے شاید کہ آپ بعد تلاوت قرآن اپنے پسر نابالغ سے یہہ ہی کہتے ہین کہ قرآن لے اور کہین ڈالدے اس تمہید طویل سے یہہ ہی مقصود ہے کہ مولوی صاحب کی تاویل بے سود ہے کیونکہ جس صورت مین وہ خود قبول کرتے ہین کہ موسی نے حالت غضب مین توریت کو زمین پر ڈالدیا اور ہارون کو گوشمال دیا تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ موسی پرستندۂ غضب ہے اور رہنا وہ حرف باقی رہا پارہ پارہ ہونا توریت کا وہ نزدیک مولف اعجاز محمدی وغیرہ کے صحیح ہے اور آپ کی تاویل پر اوسکو ترجیح ہے کہ جناب نے اونکی صحت کتاب پر گواہی دی ہے اور جابجا اون عمدۃ الاعلام کی تائید کی ہے اگر اونکا قول بے اعتبار تھا تو اول ہی سزاوار انکار تھا اب آپ ... ہے کہ جو کچھہ اونہون نے لکھا ہے اوسی پر اصرار کیجئے اور بے ساختہ لکھا کہ موسی نے کتاب الہی زمین پر دے ماری اور پارہ پارہ کر ڈالی وجہ چہارم آنکہ آپ کی تاویل خلاف مفسرین اہل سنت ہے اور برہمزن اجماع امت کیونکہ جملہ مفسرین کا یہہ ہی اعتقاد ہے کہ موسی نے از صافہ سے

Marfat.com

ہاتھہ اوٹھاکر اور غصہ مین آکر ہارون کی ڈاڑہی کھینچی اور توریت زمین پر پھینکی کہ پارہ پارہ
ہوگئی اور مثل اوراق خزان ناکارہ تفسیر حسینی مین ہی ولما رجع موسی الی قومہ غضبان
اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم والقی الالواح واخذ براس اخیہ یجرہ الیہ یعنی
آن ہنگام کہ بازگشت موسی از طور بسوی قوم خود خشمگین بنہایت اندوہناک یا جزع کنندہ
واز غایت غضب گفت کہ بد نیابت من کردید از پس مفارقت من آیا تعجیل کردید پیشی
گرفتید بعبادت گوسالہ بر فرمان پروردگار خود صبر نکردید تا من بیایم و حکم خدا بشما رسانم
وبیفگند موسی لوحہا را کہ احکام الہی بر آن نوشتہ بود وآن غضب نیز برای خدا بود در نیابیع
آوردہ کہ الواح را نیفگند اما زود از دست بنہاد و جمہور بر آنند کہ الواح را بیفگند وشکستہ شد
وشش سبعہ و ہر چہ بران مکتوب بود ملائکہ بر آسمان بردند و یک سبعہ ماند کہ ہدی و رحمت بود
وبگرفت موسی سر برادر خود را بطرف خود میکشید بطریق معاتبت انتہی یہہ آیت سورۂ
مین ہی اور موسی کے اوصاف مین یہان سے عیان ہی کہ سوای مولف نیابیع جمہور مفسرین
کا یہی بیان ہی کہ موسی اسنے حالت غضب مین توریت زمین پر دے ماری کہ ریزہ ریزہ
ہوگئی اور بقدر ستر از سنگریزہ پس اگر آپنے صاحب نیابیع کے بھروسے جمہور مفسرین سے انکار
کیا اور بہوڈی تاویل پر اقرار تو آدمیت کی بات نہین ہی اور لایق التفات نہین جب تک
مولوی جی اپنے اصول مہدہ یعنی قرآن وحدیث صحیح واجماع امت وغیرہ سے سند نہ لائینگی
بحکم شرع متین دفتوای مفتی خرد خردہ بین جونپور کے قاضی بنائی جائینگی انکا تو ایک ہی کتاب
کے جواب مین حال بحال ہی دل پر کمال ملال ہی ہوش پریشان ہی غلبہ ہذیان ہی رنگ فق ہی
جگر شق ہی اگر جناب کو اپنی بات کا پاس ہی اور اعتماد قرآن وحدیث واجماع امت، وقیاس
ہی تو ان ہی سے اپنی صحت تاویل کا ثبوت ہر بار دیجیو ورنہ سکوت اختیار کیجیو ۔ ع در حضور
نکتہ دانان خود فروشی خوب نیست :: یا سخن دانستہ گو ای مرد جاہل یا خموش :: علاوہ
اسکے مصنف نیابیع شیعہ ہی اور منکر خلافت ثلاثہ اب جناب کو چاہیے کہ سب ثلاثہ سے گہبرائیں

اور بتر اسی پیچ وتاب نہ کھائین اگر آپ شیعون کی بیعت کرینگی تو اونکی ساری عقائد مانی ٹینگی
سن مانی گھڑ جانی بچّون کی کہانی ہی اور منافی لسانی وسخن رانی حدیث احمد مین خطای
موسی مدلل ہی اور زمین پر ڈالنا اور پارہ پارہ کرنا توریت کا مفصل ہی چنانچہ عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ
فی العجل فلم یلق الالواح فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت یعنی رسول خدا نے کہا کہ نہین
خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اوس چیز کے آنکھہ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر
ہی وہ سننے کو نہین چنانچہ حضرت اس پر دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالی نے خبر دی موسی کو اوس چیز
کی کہ کی اوسکی قوم نے مقدمہ گوسالہ مین کہ اوسکو پوجتی تھی پس نہ ڈالین موسی نے تختیان
کہ اونمین توریت لکھی تھی یعنی بسبب نہ تاثیر کرنے خبر کی پھر جبکہ موسی قوم مین آیا اور
آنکھہ سی دیکھا جو کچھہ کہ قوم نے کیا تھا ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کی پس ٹوٹ گئین تختیان
قرآن ہرحق مقصود حدیث یہہ ہی کہ سننا کب اثر کرتا ہی جیسی کہ دیکھنا جلد اثر کرتا ہی چنانچہ
سے تعالی نبی اسرائیل گوشت زد موسی فرمایا مگر موسی کو مطلق غصہ نہ آیا کتاب الہی زمین
ت مذکورہ اور شمشیر قہر نہ سنبھالی جبکہ بچشم خود گوسالہ پرستی بنی اسرائیل کا نظارہ کیا
ہوسنے یہہ ہی غضب مکتوب خدا زمین پر پھینکے پارہ پارہ کیا فی الحال مخالف کو معنی القی الالواح
مین ۔ بکار تاویل وتسویل نہین ہی اور جرأت تغیر وتبدیل نہین جب تک کہ میانجی پر سر تکذیب
حدیث پیغمبر نہ آئینگی یا ہی ندامت سی سر نہ اوٹھائینگی ہمارا مطلب پھر بھی حاصل ہوگا کہ مولوی صاحب
کی رائے سی قول احمد باطل ہوگا الحاصل موسی مرتکب اشد گناہ ہوا اسیواسطی مغفرت خواہ ہوا
چنانچہ قال رب اغفر لی یعنی گفت موسی ای پروردگار من ببخشا مرا مرا درین عمل کہ با برادر
بزرگتر کردم یا وران کہ الواح را بیفگندم کذا فی حسینی جبکہ موسی نے ہارون کے موی سر اینچے
اور موی ریش کہینچے تو ہارون نے عذر کیا کہ ای بھائی گوسالہ پرستی بنی اسرائیل مین میری
تقصیر نہین اور علاج تقدیر نہین مین نے ہرچند اونکو سمجھایا مگر کسیکی سمجھہ مین نہ آیا بلکہ

Marfat.com

مجکو ضعیف جانا اور میری مار ڈالنے کا ارادہ ٹھانا پس میری تضحیک نہ کرا و مجکو ظالمین مین شریک نہ کرین اس جرم مین شامل نہین ہون اور گوسالہ پرستی کا عامل نہین اگرچہ ہارون نے اپنی برات کیلئے بہت عذر بنایا مگر موسی نے بدتر از گناہ تھے فرمایا مولوی محمد علی کو ہماری گفتگو سے درجہ غایت انکار ہے اور احقاق حق سے شکایت بسیار **سوط الجبار** چون موسی معذرت ہارون شنید از سر تجاسمت درگذشتہ فرمود قال رب اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتک وانت ارحم الراحمین یعنی کہا موسی نے اے رب مغفرت کر میری اور میرے بھائی کی اور مجکو اپنی رحمت مین اور تو بڑا رحم والا ہے ازین آیت تکذیب معترض کہ موسی عذر ہارون نہ پذیرفت صاف واضح شد **جواب** آپکی کتاب نہ اردو ونہ فارسی ہے یہ کیا الٹی ہے اگر صرف اردو ہی ہے بلا کد صرف ہے اگر عبارت فارسی نہین تھی تو اردو ہی مین طبع آزمائی کیون نہین کی کہین فارسی کہین اردو یہ کیا خاصی گفتگو اصل تو یہ ہے کہ مولوی جی کو کسی علم مین استعداد نہین ہے اور معنی الفاظ یاد نہین چنانچہ ارحم الراحمین کا ترجمہ کرتے ہین کہ بڑا رحم والا ہے فقط اس مجبث و مباحثہ سے پہلے ہمکو گمان تھا کہ میان محمد علی بڑی ریزہ ریزہ ہین اور ہمنا اونکو خضر والیاس اب معلوم ہوا کہ اونکو شناخت زمرد سے اصل و آہن سے آئی نہین ہے اور ادراک حیات و ممات نہین **سطر** جسکو سمجھا مین شہابیتہ کی ہٹ جب بر پوست نکلا رنگ پیاز ۰ آپ کے اس فقرہ سے کہ ازین آیت تکذیب معترض البتہ یہی ظاہر ہے کہ جناب کو تمیز ابطال و باطل نہین ہے اور معترض و اعتراض مین فرق حاصل نہین ورنہ معترض کو میں نہ ٹھیرانے اور بیان اعتراض نہ لاتے آسمان و زمین مین امتیاز دیتے اور تحت الثری و عرش برین مین جسکی میزان عقل مین ہماری باتین تل جائیگی اوس پر آپ کی سبکی راز کھل جائیگی فقیر مؤلف اعتراضات لفظیہ سے کنارہ گیر ہے کہ مضمون بیت بلا دلپذیر ہے **سطر** یار معنی گیر و صورت ناخوش است ؛ فقر مرغوب است و ثروت نا خوش است ؛ جبکہ بحث لفظی سے درگذر مناسب ہے تو آپکی معنی پر نظر واجب ہے **قولہ**

Marfat.com

چون موسی معذرت ہارون شنید از سر مخاصمت گذشت فرمود الخ اگر آپ یہہ جملہ قرآن مین بعینہ کرائین
تو البتہ آپکی تقریر مسموع ہووے اور اوسکے جواب مین طبیعت فقیر رجوع جبکہ قرآن مین نہین ہے اور حدیث نبی آخر زمان
مین نہین تو آپ کی صلاح بیجا ہے اور ہمارا ناخن خل بر پا بلکہ مصنف قرآن نے ہماری تائید کی ہے کہ سورۂ اعراف
مین یہہ آیت تسوید کی ہے قال موسی رب اغفرلی ولاخی یعنی گفت موسی ای پروردگار من بیامرز مرا ودرین عمل کہ
با برادر بد گستر کردم وبیامرز برادر مرا اگر تقصیرے کردہ باشد درمنع ظلم کذا فی حسینی یہان سے صریح جانا جاتا ہے
کہ ہارون بعد بجا آوری معذرت بھی موسی کی راہ مین تقصیروار ہے اور سزا کے لائق کہ اب یہان پر مولوی صاحب نے
جو بجواب بھاگوت دہیابھارت تقریر کی ہے کہ کرشن نے پردمن کے گھونسا مارا اور بلدیو کو گالی دی وہ بالکل
اونکی غلطی ہے اگر آپکو جواب الزام ہے تو ہمارا پیام ہے کہ برسر انصاف آئیے اور صاف فرمائیے کہ وہ کون سا لفظ اصلی
ہے کہ جسکا ترجمہ گھونسا اور گالی ہے اگر آپ نے مجموعہ اردو وفارسی کا نام مہابھارت وبھاگوت رکھا ہے تو سرآ
جھٹ راہی ہم تو آپ کی مستند شرح ونظم فارسی واردو کو قرآن سے بڑھ کر نہین جانتے اور معتبر نہین مانتے پس انکو
قرآن کے ہمراہ پانی مین بہائیے یا آگ مین جلائیے ہمارے سامنے اصلی عبارتین پیش کیجیے اور ایک ایک کا جواب
سے تسکین خویش کیجئے شرم نہین آتی کہ ہم تو بجنسہ آیات وروایات نقل کرتے ہین اور آپ اردو وفارسی کی
مذکور سند پکڑتے ہین اول ہمارے مذہب کی کتابین یاد کرو بعدہ میدان بحث مین بڑھو شاید کہ ملا زمان کی
کا یہی ارادہ ہے کہ پیرایۂ تلبیس مین اپنی عار ہنود پر نثار کرین اور اہل حق کو ناحق شرمسار رکھے دشوار ہے
کہ جسکا کردار وسی کی گردن پہ سوار ہے **بیت** جو کہ اورون پہ ہنسے گا وہ ہنسا جاویگا بعد مرنے کے بھی
بدنام ہو ضحاک ہنوز بہ ای عبیداللہ خوش اخلاقی انبیا سے درگذر ومغلوب الغضبی موسی پر نظر کرکہ اوس نے
قالون نام قبطی کو حالت غضب مین قتل کیا اور خون ناحق اپنی گردن پر لیا اگرچہ فی الحال موسی
موجود نہین ہے لیکن وسکا ظلم مذکور زمان وزمین ہے اب میان محمد علی ستم موسی ثمرات آئی
بلکہ آیات قرآن سے تبرا **سوط الجبار** ستحرض در ینجا بہ آفریب ومغالطہ جہلا انداخت ورد کہ دلالت
اند برینکہ موسی اورا عمداً قتل کردہ حقیقت این ست کہ چون قبطی با اندرز موسی دست از ظلم بازنکشید
بنظر دفع ظالم موسی مشتی بدو زد چون اجل رسیدہ بود ناگہان جان در داد پس جرحی بندۂ موسی

در مذہب علما بد نمیشود **جواب** میاںجی بیحیائی اختیار نکیجیے اپنا عیب معترض پر نثار نکیجیے یہ تو آپ
کی عادت میں داخل ہوگیا ہے تہمت طرازی کرتے ہو اور آپ ہی دغابازی معترض بیچارہ نے تو یہ
کہا تھا کہ موسیٰ نے قبطی کو ناحق قتل کیا تھا اگرچہ یہ داخل تہامہی تو بانی قرآن پر الزام ہے سورہ طاہا کی
دیکھو دل چاہے سو کہیو وقتلت نفسا فنجیناک من الغم یعنی قتل کیا تو نے ایک شخص کو پس نجات دی ہم نے
تجکو غم سے فقط یہاں سے ظاہر ہے کہ موسیٰ نے ناحق قبطی کو مار ڈالا مگر خدا نے اوسکو مظنہ ہلاکت و خطرناک سے
نکالا بنا برین غم یاد اوس سے نجات پائی اور نوبت تحقیقات نہ آئی پس قتل عمد بالیقین ہے قتل شبہہ نہیں ہے
اگر آپکا دعوی راست ہے تو ہماری درخواست ہے کہ قرآن سے اسبات کا اثبات کیجیے کہ موسیٰ نے اوسکو قصداً
جان سے نہیں مارا نادانستہ یہ ماجرا گذرا آپ سے جنگ زرگری کرتا ہوں ورجناب کی بس زد ماندہ پر نظر
سرسری **قولہ** حقیقت این ست کہ چون الخ - اگر آپ کی بات صحیح ہوتی تو قرآن میں اوسکی تصریح ہوتی جو کہ
قرآن میں اوسکی کچھ تحقیق نہیں ہے اسواسطے شایان تصدیق نہیں اگر کوئی قرآن میں لکھا دکھلا دے کہ موسیٰ نے
قتل قبطی بلا ارادہ کیا اور خمخانہ مجبوری سے بادہ پیا تو ایک آن میں سارا جھگڑا تمام ہو دے اور برأت موسیٰ
کا کلام **قولہ** بنظر دفع ظالم موسیٰ مشتی بروے زد فقط بلاشبہ لایق تکذیب ہے اور موسیٰ سزاوار تادیب اگر آپکی
ادعا باطل نہوتی تو آیت سورہ طاہا نازل نہوتی **قولہ** چون اجل رسیدہ بود ناگہان جان درداد فقط محض
غلط ہے اگر کچھ اسکا وجود ہے تو قرآن و حدیث موجود ہے جلد تر دکھلائیے اور اسی پر ختم مباحثہ ٹھیرائیے بندہ حاضر
ہے اور بہ ہزار زبان شاکر **بیت** جوان مردان بپیچید از کسی رو یکہ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو
جائے افسوس آپکا کسی بات پر قیام نہیں ہے اور سوا سخن تراشی کے کام نہیں غور کرو کہ اگر کوئی ظالم ہمارے حریف
کا کام تمام کرے اور اسیطرح کلام کرے یا بجی کی موت آئی تھی ناگہان جان دی میری تقصیر نہیں ہے اور علاج تقدیر
نہیں یا وہ ظالم ایسا تزویر بنا کر اور عذر تقدیر لاکر اپنی برأت کر سکیگا حاشا وکلا **قولہ** جرم و بدنامہ موسیٰ ...
...ت و مذہب علما بدنمی شود فقط محض بے اصل ہے اور خلاف نقل کہ موسیٰ خود اپنے تئیں ظالم شمار کرتا ہے
اور بتاکید تاکید اپنے ظلم پر اقرار صریحا چنانچہ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی فغفر لہ یعنی موسیٰ نے کہا اے رب
بیشک تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی پر پس بخش مجکو پس بخشا اوسکو فقط اگر موسیٰ نے ظلم نہیں کیا تو کیونکر خدا کی

Marfat.com

مانی بکلمۂ تاکید اپنی تئین ظالم قرار دیا حدیث صحیح سی بھی اقرار موسی مثبت ہی جو آپکی نزدیک بالا حجت ہی چنانچہ
انی قتلت نفسا لم اومر بقتلها اس حدیث سی واضح ہی کہ موسی نی قتل نفس خلاف حق کیا اور جگہ عدل و انصاف
شتر محمد علی کی یہاں بھی وہی تقریر ہی کہ قتل قبطی بمشیت تقدیر تھی **سوط الجبار** چون قتل قبطی بلا ارادہ وقوع اتفاقا
بر دست او بظہور رسیدہ بود بحسب عادت مستمرۂ انبیا کہ اندک خطا را بسیار تصور کردہ بہ توبہ و استغفار میگرایند در مورد
کہ رب انی ظلمت نفسی **جواب** ای دبیر بی تدبیر اسقدر نادانی پہ دعوی سحبانی ہی اور ادعای لسانی الفاظ زائد
سے قرطاس بھرتے ہو اور اوس سے فائدہ کی آس کرتے ہو فرمائیے کہ بعد کلمہ ارادہ ایراد لفظ قتل ہی آپکا کیا
مدعا ہی اور کس مرض کی دوا ہی سوا اسکے کہ اقسام سقام مین شمار ہووے اور آپکی علت سفلی و علت جہلی نہایت زیادتی
تو آپکی ذات مین داخل ہی اور بزرگان سامی کی صفات مین شامل یہ مرض انتقالی ہی یعنی اسکی حقیقت نسخۂ سوط الجبار سے
یا لی ہی دل چاہی تو ہماری بات آزما لیجئے اور کسی طبیب نبض شناس سی تشخیص کرا لیجئے اپنی کلام سی آپ مقتول ہوتے
ہو اور اپنی صمصام سی آپ مقتول جناب کی برابر نا عاقبت اندیش کون ہی اور اپنی خنجر سے آپ جگر ریش کون
قولہ بر دست او بظہور رسیدہ بود فقط یہ نادر محاورہ ہی کہ آج تک کبھی سنا ہی نہ کہیں دیکھا ہی سچ کہی کہ آپنے
محاورہ ہذا کہان سے یاد کیا ہی اور کس استاد نی جناب کو صفحۂ غلط گوئی کا سبق دیا ہی لفظ بر دست او محض بیکار ہی
اور آپ کی بی علمی آشکار جناب من از کسے بظہور رسیدن و از دست کسے بظہور رسیدن مستعمل فارسی ہی اور بر دست کسے
بظہور رسیدن نتیجۂ نا رسی اگر ہمکو چندان فرصت ملتی تو آپ کی قلعی خوب کھلتی **بیت** نہین فرصت ہی دم
لینی کی ہمکو ورنہ اے گردون ۔ دکھا دیتی اثر ہے جو فغان آسمان رس کا ۔ ہم کو بحث لفظی لا طائل ہی مگر چونکہ عادت
جناب مین داخل ہی اسواسطے اغلاط گرامی سی خبردار کرتا ہون اور جودت طبع سامی گوشگذار خیر آپکی الفاظ
غلط صریح ہووین یا صحیح ہمکو معنی سی کام ہی کہ اوسی پہ مباحثہ تمام ہی اگر آپکا دعوی سچا ہوتا اور قتل قبطی بلا ارادہ
موسی تو موسی اقرار قتل موکد بکلمۂ تاکید نکرتا اور بار بار اوسکی تائید نہ کرتا حالانکہ اوسنی آیت مذکورہ مین قتل
عمدا اقرار کیا اور پھر تاکیدا اوسی پہ اصرار کیا چنانچہ قال رب انی قتلت منهم نفسا فاخاف ان یقتلون
کہا موسی نی اے رب میرے تحقیق مینے قتل کیا ہی اون مین سے ایک شخص کو پس ڈرتا ہون کہ مجھکو مار ڈالین
فقط چونکہ آیت ہذا و آیت بالا مین ان کلمۂ تاکید ہی بنا برین ہمارے قول کی تائید ہی محمد علی کا رد ہی

Marfat.com

سزاوار حد مولوی جی منبر کذب پر نہ چڑھو اور خطبۂ دروغ نہ پڑھو موسی تو جناب الٰہی مین اظہار کرتا ہے اور بصد
تاکید کے ساتھہ اقرار کہ بالیقین مین نے قبطی کو قتل کیا اور سرکار خلاف عقل و نقل پس تم کیوں جھوٹی گواہی دیتے
ہو اور دنیا اور عقبیٰ کی روسیاہی لیتے ہو شاید کہ آپ کی وہی مثل ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست اگر موسی
نے قبطی کو عمداً نہ مار ڈالا تو جھوٹ بولا کہ رب العالمین کے حضور مین علانیہ اظہار دیا کہ مین نے بالیقین قبطی کو جان
سے مار دیا انصاف پر آئیے کہ اگر موسی کسیکو قصداً جان سے نہ مارتا تو اسطرح تاکیداً علانیہ پکارتا کہ مین نے بالتحقیق
قتل نفس کیا اور خون ناحق گردن پر لیا شاید کہ موسی کو جھوٹ بولنا ہی انسب تھا اور یہی اقتضاء ادب
کیونکہ آیت سورۂ طٰہٰ مین خدا نے موسی پر بہتان قتل لگایا موسی نے بقول شخصے ہرچہ رضا مولا از ہمہ
اولی بسر و چشم قبول فرمایا اگر موسی سے عمداً گناہ نہین ہوا تو بلاشبہہ وہ درگاہ الٰہیہ مین عذرخواہ نہین ہوا پس
آیت سورۂ قصص پیرایۂ صدق سے عاطل ہے اور جناب الٰہی سے طلب مغفرت باطل ہے ہمنے فرض کیا کہ موسی نے خلاف
واقع ماجرا عرض کیا مگر خدا احمد یہ کے دل مین کیا سمایا کہ برعکس حقیقت فرمایا کہ اے موسی مین نے تیری مغفرت کی اور
مکافات سے نجات دی تعصب سے درگذرو اور صراح بے شرمی سے اتر و کہ اگر موسی مرتکب گناہ نہین ہے اور مجرم
بلااشتباہ نہین تو کیون روز قیامت شفاعت سے انکار کریگا اور کسواسطے اپنے گناہ پر اقرار چنانچہ ربع چہارم
مشکاۃ مین انس سے روایت ہے کہ روز قیامت گنہگار لوگ شفاعت چاہینگے پس موسی کے پاس آئینگے حضرت موسی
اسطرح فرمائینگے انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب بقتلہ النفس غور کیجئے کہ اگر موسی نے قتل عمد نہین کیا
اور فعل بد نہین تو وہ روز قیامت کیونکر شفاعت سے دست بردار ہوویگا اور کسواسطے اپنے گناہ سے زار زار
روویگا حدیث ہذا سے یہہ بھی جانا جاتا ہے کہ موسی کا گناہ نہین بخشا گیا ہے ورنہ روز حشر وہ شفاعت سے
کسواسطے انکار کریگا اور اپنے تئین کیون گنہگار شمار کریگا پس یہہ حدیث باطل ہے یا آیت امرزش عاطل ہمارے
اور مخالفین کے درمیان صرف اس امر کی بحث ہے کہ موسی نے قبطی کو عمداً تہ صمصام کیا یا بلا ارادہ اوسکا
کام تمام کیا اب ہم دلائل قتل عمد گوش گذار کرتے ہین ورد موءلف ہدیہ وسوط الجبار تا کہ موافق و مخالف کو
تمیز نیک و بد ہووے اور سب کی رائے مین موسی سزاوار حد میان صاحب اگر کچھہ جان ہے تو میدان مین آئیے اور
جوہر مسلمانی دکھلائیے **بیت** ہو مقابل گر ہے دعوی بحث کا اس فن کے بیچ ہم مرد اور نامردی

تمیز ہوگی رنج ہیچ ٭ اب تفاوت قتل عمد اور قتل شبہ کی ذکر کرتا ہون اور عبارت ہدیہ الاصنام ذکر کرتا ہون
عبارتہ ہکذا قتل عمد آن ست کہ بشمشیر و تیر وغیرہ آلہ قتل واقع شود انتہی میان محمد علی نے بھی جواب
حملہ ہند کے صفحہ شصت و ششم مین یہہ عبارت تسلیم کی ھی البتہ کچھہ ترمیم کی ھی دلیل اول آنکہ قرآن و
حدیث میں کہین نہین ھی کہ موسی نے قتل قبطی بے آلہ کیا اور خدا کو حوالہ کیا ہووے توبہ آپ یادگار
نشان دیجئے ورنہ برائت موسی دشوار ہے جان لیجئے البتہ آیت سورۂ قصص مین لفظ وکز مذکور ھی جسکے معنی
رشیدی مین مشت زدن و نیزہ زدن و سپوختن اور صراح مین مشت زدن و سپوختن مسطور ھی اگر آپ
معنی مشت زدن پر استدلال کرینگے تو ہم جناب سے سوال کرینگے کہ آپ نے جواب حملہ ہند کے صفحہ شصت و ششم
مین جو کچھہ لکھا ہے وہ لائق ترمیم ہے یا سزاے تسلیم بر تقدیر اول خواہی نخواہی آپ کی بیعقلی اظہر ھی و بر تقدیر
ثانی عبارت صفحہ مذکور اسطرح پر ھی کہ اگر وکز کے معنی نیزہ زدن و سپوختن ہووین تو بھی غایت الامر
آیت محتمل ہوئی کہ شاید معنی وکز یہان نیزہ زدن و سپوختن ہون اور اہل مناظرہ متفق ہین کہ مجرد احتمال
سے استدلال نہین ہوتا چنانچہ قضیۂ مسلمہ اون کا ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال انتہی جبکہ مولوی صاحب
کا یہہ اعتقاد ھی تو معنی مشت زدن پر استدلال بے بنیاد ھی پس آیت سورۂ قصص اونکے لئے مفید نہین
اور قتل بلا ارادہ کی تائید نہین اگر مولوی جی صحت رشیدی سے انکار کرینگے تو ہم اونکو بہت سے مسائل
کرینگے کہ ہمارے الزام کے لئے اردو فارسی عبارتین ایراد کرتے ہو اور خود محققان اسلام سے عناد رکھتے ہو
پس کونی ہاتھی کی شکل کہین نہین آئی ہے اور وجہہ تسمیہ سوط الجبار وہی ہے ا کتب مین قران لیکر اور خدا
کو درمیان دیکے سچ کھو کہ تمھارے سوا اور مسلمان نے بھی ملا عبد الرشید کی تکذیب کی ھی اور کعبہ اسلام
کی تخریب کی شکر ایزد منان ھی کہ ہمارے مقابلہ مین محمدی حیران ہے ہیبت سے ہو متقابل خوف سے روتا ھی
اب بھلا بچتا ہی سی ہوتا ھی کیا ٭ حصہ سیوم سوط الجبار کے صفحہ شصت و نہم مین میاں نجم الدین خان
تمام ھوا اور ھی کلام مزخرف انجام ہی سوط الجبار ایک معنی وکز کے سپوختن ھی جسکا ترجمہ
مین گھسانا ایک چیز کا دوسری چیز مین بزور و شدت ھی پس ان معنون مین صلہ اسکا لفظ فی ھی
اور بہنگام استعمال اس لفظ کی ذکر اوس چیز کا جو داخل کیجاتی ھی نہ نیزہ یا حقنہ واجب ہوتا ہے کیونکہ

جاتا ھی ذکر زیدن الرمح فی صدر عمر یعنی سپوخت زید نیزہ را در سینہ عمر اب آیت مذکور مین ذکر اوس
کا جو داخل کی گئی ھی اور لفظ فی کھان ھی **جواب** سپوختن کا ترجمہ صرف گھسانا ھی ھی بلکہ
نکالنا بھی ھی برہان قاطع وغیرہ پر نظر کیجئے اور غلط گوئی سے حذر تا قابلیت سامی فارسی مین بھی کھل گئی
کہ ایک ھی لغت کا ترجمہ حوالہ قلم فرمایا وہ بھی بلا کم و کاست نہ آیا پس ہمکو آپ سے امید نہیں کہ راہ مباحثہ
طی کرو اور توسن طبع کو کاوداب بحث معنی مین اہتمام کرتا ہون اور آپکے فقرات لایعنی مین کلام **قولہ**
ان معنون مین صلہ سکافی ھی فقط اگر ان معنون مین اسکا صلہ فی ہوگا تو معنی مشت زدن مین بھی علی
یا یہہ ہی ہوگا پس آپکا یہہ سوال کہ یہان فی کھان ھی صریح البطلان ہے کسواسطے کہ اگر بقول جناب کی آیت
مذکورہ مین وکز بمعنی مشت زدن ایراد کیا ھی تو اوسکا صلہ کیون نہین یاد کیا ھی پس جو پاسخ اس سوال
کا دیجئے وہی جواب اپنے سوال کا لیجئے البتہ ذکر اوس چیز کا جو گھسائی جاتی ھی آیت معلومہ مین لفظاً
نہین ھی پس معنی بالیقین ھی بنا برین **قولہ** ذکر اوس چیز کا جو داخل کیجاتی ھی لفظاً یا معنیً واجب
ہوتا ھی فقط لایق یاد ھی اور شایان داد اگر وکز بمعنی سپوختن لیا جاوے تو بھی نہ جاے شکایت ہی بلکہ
بعینہ معنی آیت ھی اگر مولوی جی وکز کے معنی مشت زدن ھی قبول کرینگے تو ہم اونکو اس طریق
سے معقول کرینگے کہ جملہ فقضی علیہ آپکے حق مین وبال جان ہی اور قتل عمد پر برہان ثبان ھی کیا اوسکے
معنی سمجھے ہین کہ پس اوسکو موسیٰ نے جان سے مارڈالا اور اپنے دل کا غبار نکالا نابرین حاصل دونون جملون
کا یہہ بھی ہوگا کہ اول موسیٰ نے قبطی کو گھونسا مارا پس از ان تلوار وغیرہ سے اوسکا بار سرتن سے اوتارا
یہہ ھی قرین قیاس ھی کہ اسی طریق پر عادت سایر الناس ھی کیونکہ جسوقت کوئی کسیکو تھپڑ یا گھونسہ
انکھوں سے ملرتیا ہے تو مضروب اوسکو گالیان چار ناچار دیتا ھی پس وہ غصہ مین آکر اور اپنے جامہ سے باہر جا کر
تلوار نکالتا ھی اور گالی دینے والی کو آناً فاناً مار ڈالتا ھی **بیت** زبان سرخ سر سبز میدہد برباد
بہ ہوش باش کہ سر در پی زبان شد ہی علی الخصوص وسی کہ نہایت مغلوب الغضب تھا اور بدرجہ
نہایت بی ادب کہ اپنے بڑے بھائی کی ڈاڑھی اوکھاڑی اور کتاب الہی زمین پر دے ماری بیھر صفحہ
شصت و ہفتم حصہ ششم سوط الجبار مین جو کچھہ مولوی صاحب نے واویلا مچائی ھی اور شورش اوٹھائی

ہی اول مین اوسکو بہ لفظہ نقل کرتا ہون اور بعد از ان جملہ فقرات پر دخل **سوط الجبار** اصل لغت مین معنی
قضا کی ہین فارغ ہونا جسکا ترجمہ فارسی مین پرداختن ہی از روی استعمال کی جب یہہ فعل بعد فعل ضرب جرح
کے واقع ہوتا ہی تو لغوی معنی یہہ ہوتے ہین کہ وہ یہہ کام کرکے فارغ ہو گیا یعنی کام تمام کرچکا مثلا عرب
کہتے ہین کہ ضرب زید اعمر افقضی علیہ یعنی مارا زید نی عمر کو پس فارغ ہوا اوس سے یعنی کام تمام کیا اوسکا
مراد یہہ ہی کہ مارا زید نے عمر کو پس اوسکی مارنے سی مر گیا عمر پس متحقق ہوا کہ جملہ فقضی علیہ جب کلام مین واقع
ہوگا تو فایدہ دیگا ظہور اثر جملہ متقدمہ کا یہہی وجہہ ہی کہ بغیر فعل موثر کی تنہا جملہ فقضی علیہ کلام مین نہین
آتا **جواب** اطفال دبستان بھی آپکی نادانی پر ہنستے ہین جا ئی تعجب کہ زیرکان اسلام اونکی دام تزویر مین
پھنستے ہین نی جو کوئی مسلمانون مین دانش و عقل سی مایوس ہی وہی ہنام امی سی مانوس ہی ہمکو ایسی
کودن کی مقابلہ سی نہایت شرمساری ہی مگر کیا کیجے کہ مقام ناچاری ہی اگر جواب سی درگذرتی ہین تو جاہل چاہ
ضلالت مین پڑتے ہین پس یہہی راہ صواب ہی کہ محمد علی سے بحث کار ثواب ہی سنکراچاریہ نے مدت تک
جینیون اور ناستکون سی مباحثہ بہ ثبوت ذات و صفات کیا اور ایک ایک کو مات دیا راما نوجاچاریہ نے
بھی اکثر دہرم بودھیون کو زیر کیا اور اہل حق کو دلیر کیا آچارون نے دشمنان وید مقدس پر بطریق بحث
ترکتازی کی اور سبقت و بازی لی وہی دولت روز افزون اب تک ترقی پر ہی کہ اہل حق یہ حق کی نظر ...
جو کوئی در پردہ دین حصول دنیا کرتے ہین نئے نئے فساد برپا کرتے ہین تلوار پکڑتے ہین اور خلق خدا ...
ہین مردان راہ خدا کی اوہی تلوار ہی اور وہی کارزار ظاہر مین لڑائی ہی باطن مین صفائی ہی اگر آپ ...
اس بات پر ارادہ ہی تو بندہ آمادہ ہی یہہی چوگان ہی یہہی میدان ہی **بیت** نہین منہہ موڑتی ہم کبہی ...
اصلا کہ اگر ہی مرد میدان رو برو آئیے مولوی جی وہ **اصل** لغت کس جا ہی جسمین قضا کی معنی فارغ ہونا ...
زبان پر ہی یا دو تنخانہ کی اندر سے باہر لائیے اور مردان معنی کو دکھلائیے یہہ تو آپ نے خوب جھوٹ ...
سنا تھا ویسا ہی پایا اب بندہ آپکی ہر ایک فقرہ کا بطلان مفصل کرتا ہی اور بنائے کام دوبارہ مستاصل **قوله**
کہ جب یہہ فعل بعد فعل ضرب و جرح کی واقع ہوتا ہی تو معنی لغوی یہہ ہوتی ہین الخ محض غلط ہی آپ جھوٹ
بولکر اپنا اعتبار کھوتی ہین فقضی علیہ کے یہہ معنی زنہار نہین ہوتی مہربان من جسوقت جملہ فقضی علیہ فعل ...

عرب وبیچ کو استعمال کیا جاتا ہے لاہذا اسی معنی پر استدلال کیا جاتا ہے کہ اونسے اوسکا دم نکالا اور دشمن کو مارڈالا کیونکہ ان کی صدق مقال پر آیت سورۂ قصص گواہ ہے اور اظہار مولف ہدیۃ الاصنام بھی ہمارے خاطر خواہ ہے شہادت آیت اوپر گذری اور اظہار مولف ہدیہ بجنسہ یہہ ہے فوکزہ موسیٰ ابن شتی زد او را موسیٰ فقضی علیہ پس بکشت او را انتہی اگر آپ مولف ہدیہ کا مقصود سمجھیں وہ بیچارہ بے قصور ہے اور سراسر معذور ہے فہم سخن گر نکند مستمع ؛ قوت طبع از متکلم مجوی ؛ یاد رکھو کہ جب آپ نے مولف ہدیہ وغیرہ کا شکریہ بار بار کیا اور انکو اپنا ہادی قرار دیا تو ہمکو دوسرے کی کلام سے سند لانے کی ضرورت نہ ہے اور آپکو بھی حیلہ حوالہ بنانے کی صورت نہ رہی شاید کہ آپ موجد ہدیۃ الاصنام کی مریدی سے شرمسار ہوتے ہین اور ندامت سے زار زار روتے ہین **قولہ** مثلا عرب کہتے ہین کہ ضرب زید عمرا فقضی علیہ یعنی مارا زید نے عمر کو پس فارغ ہوا اوس سے فقط بالکل جھوٹ ہے فقضی علیہ کا یہہ ترجمہ اصلا نہین ہے روے زمین پر ایسا جھوٹا دوسرا نہین ہے یہہ جملہ قرآن مین مسطور ہے اور جملہ تفاسیر مین اسکا وہی ترجمہ مذکور ہے جو مولف ہدیۃ الاصنام نے کیا ہے اور جس سے ہمنے آپکو الزام دیا ہے اگر آپکا مخترعہ ترجمہ معتبر ہے تو محتاج سند ضرور تر ہے پس ضرب زید عمرا فقضی علیہ کا یہہ ہی مطلب ہے کہ اول زید نے عمر کے تھپڑ یا گھونسا مارا پس ازان آلۂ قتل سے بار سر اوسکی گردن سے اوتارا **قولہ** یعنی کام تمام کیا اوسکا فقط محض خبط ہے کہ جہان اس فقرہ کا کام تھا وہان آپ نے اور ہی مضمون گڑھا یہان اسکا کچھہ کام نہین ہے اور ہرگز مقام نہین **مصرعہ** ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامی دارد ؛ **قولہ** مراد یہہ کہ مارا زید نے عمر کو فقط محض فضول ہے اور لفظ مراد کے ساتھہ اسکی تعبیر نامعقول ہے امید نہین کہ آپ اس جہل مرکب سے نجات پائین اور علوم متداولہ مین تحقیقات فرمائین اگر آپ نے علم بدیع مین کچھہ تعلیم پائی ہوتی اور کسی استاد سے گوشمال کہائی ہوتی تو اسطرح تال کتال نہ گاتے اور طایفہ جہلا مین گال نہ بجاتے خیر اب کسی استاد کی خدمت مین بشوق جنگ نشت خم کیجیے اور تعلیم زیر و بم لیجیے اگر آپ اس آہنگ (یعنی قصد) سے باز رہینگے تو موافق قانون خرد خردہ بین نام و ننگ سے باز رہینگے ہمپر جو بات فرض تھی وہ عرض کی آگے اختیار آپکا ہے اور ہماری تمہاری گفتگو اتفاقی **قولہ** پس اوسکے مارنے سے مرگیا عمر فقط محض غلط ہے بہت جھوٹ ہے بناؤ مسلمہ کذاب کی جھوٹھہ نہ کہاؤ خدا کو جان دینی ہے آخرت کی راہ لینی ہے حماقت سے نہ بھولیے قرآن

Marfat.com

کونہ ہوتی اگر تمیز حق و باطل مقصود ہی مجموعہ نعت موجود ہی نقض لازم ہی یا متعدی بر تقدیر اول
آپ سلام کی جزا یہ کفار تو ہو معنی و مطلب قرآن کو بگاڑتے ہو بر تقدیر ثانی نقض کا ترجمہ مر گیا کب ہی
البتہ فاتکا یہہ ہی انسب ہی خوب جان لیجئے کہ جناب کی بات کیسکو دل مین نہ لگیگی ایک پیش نہ چلیگی جبتک
کہ آپ قرآن مین تصرف نہ بجا لائینگی اور بجای نقض فات نہ بنائینگی ہم جانتے تھے کہ آپ جلد تر زلال ہدایت
نوش کرینگی اور معنی آیت گوش اب معلوم ہوا کہ لوح سامی سی نقش جہالت زائل نہوگا اور دل مبارک
بطرف حق مائل نہوگا **بیت** آب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد ؛ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ؛ ہنوز
ہدیہ الاصنام وغیرہ کو لئے فی الجملہ سعادت ازلی نصیب ہوئی بنا برین جلد تھذیب ہوئی **بیت** آنانکہ
بعد زبان سخن میگفتند ؛ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ؛ **قولہ** جملہ نقض علیہ جب کلام مین واقع ہوگا تو فایدہ
دیگا ظہور اثر جملہ متقدمہ کا فقط واہ واہ ہمارے میاںجی کا ذہن کیا ہی رسا ہی کہ جسکے مشرق و مغرب بس پا
ہی جب علم نحو مین گھوڑا دوڑاتا ہی تو ہر نحوی حسرت کا کوڑا کہاتا ہی اگر ملا جامی زندہ ہوتا بہت شرمندہ
ہوتا آپ کے سامنے جار اللہ زمخشری کیا کرتا سوائے اسکی کہ شرح کشاف انشا کرتا اس جگہہ دیکھیی کیا خوب
بیان ہی کہ فہم علی بن ابو طالب بھی حیران ہی کیونکہ جس صورت مین نقض کا مر گیا ترجمہ خبط ہی تو آپکا
یہہ جملہ بھی بے ربط ہی اگر آپ کسی تفسیر یا لغت سے نقض کے معنی بمرد اور مر گیا ثابت کرائین تو جناب
کے ساری عذر سنے جائین جبکہ اصل ہی ناپیدا ہی تو فرع کا کیا پتا ہی بر تقدیر یکہ نقض علیہ کی جگہہ فات
عدوہ آتا تو البتہ ظہور اثر جملہ متقدمہ کا سمجہا جاتا مگر نقض علیہ مین کلمہ فا تفریع کے لئے نہین ہی بلکہ تعقیب
کے لئے بالیقین ہی فارسی مین فا کا مرادف پس ہی جس جگہہ تفریع کے لئے استعمال کیا جاتا ہی وہان ظہور
اثر جملہ متقدمہ کا خیال کیا جاتا ہی مثلاً کہین زید نے بکر کے گھونسا مارا پس وہ مر گیا یہان اثر جملہ متقدمہ
معروف ہی کہ مرگ بکر کا گھونسا مارنے پر موقوف ہی اور جسجگہہ تعقیب کے واسطے کلمہ پس ایراد کیا جاتا وہان
صرف تاخر مراد لیا جاتا ہی چنانچہ کہین زید نے بکر کے تھپڑ مارا پس اوسکو مار ڈالا یہان صرف تاخر مراد
ہے اور یہہ ہی ہر خرد کا ارشاد ہی کہ اول زید نے بکر کے طمانچہ لگایا بعد ازان تلوار وغیرہ سی اوسکا
اوڑا یا اگر ہم آپ مین فی الجملہ عقل معنی رس پاتے تو اور بھی طبیعت کی تیزیان دکھلاتے کہ نہایت

Marfat.com

ہے کہ اور صید طایر صدرہ ہے اوسکی نظر ھی **بیت** جب اوسکی ھو طبیعت بہر مضمون بلند ÷ طایر
کی آجاتے ہین شہپر ہاتھہ مین ÷ **قولہ** یہہ ھی وجہہ ہے کہ بغیر فعل موثر کے تنہا جملہ فقضی علیہ کلام مین
نہین آتا فقط برخلاف تنزیل معلوم ہے اور برعکس تمثیل مرقوم کیونکہ آیت سورہ قصص مین بھی بغیر فعل
موثر کہ آیا ہے جیساکہ ہمنے عنقریب آپکو سمجہایا ہے اسیطرح آپکی فقرہ مثالیہ ضرب زید اعمرا فقضی علیہ مین بے
فعل موثر کے موجود ھی جیساکہ وجوہات مرقومہ بالا سے اشہر ھی یہہ تمام آپ ھی کی بوئے ہوئے کانٹے ہین
کہ آج آپکی حق مین نیش عقرب ہین اور باعث کرب **ع** ہو گئی باد صبا کیسی یہہ اب تو کانٹے ÷
کہ نظر آتے ہین گلزار مین ھر سو کانٹے ÷ آپ نے جیسا درخت لگایا ویسا ھی پھل پایا بندہ بے تقصیر
ہے بالکل جناب کی تردید ہے اگر آپ صد ہا جھوٹ نہ بناتے جواب دندان شکن نہ پاتے طرفہ یہہ ھی کہ آپ
نے بدی کی جڑ جمائی اور نیکی کی آس لگائی پس تمہاری برابر نابکار بد اندیش کون ھی اور ناخن ملامت
سے سینہ ریش کون **بیت** کسیکہ تخم بدی کاشت و چشم نیکی داشت ÷ دماغ بیہدہ پخت و خیال
باطل بست ÷ یہان سے بخوبی واضح ھی کہ موسی نے خلاف عقل و نقل کیا اور قصداً قبطی کو قتل کیا پھر
آپ نے جو حوالہ تعزیرات ہند از روی تکبر دیا ھی اور اوسکا مطلب ہماری رسائی فہم سے بالاتر تصور
کیا ھی وہ دلیل نادانی ھی اور خرابی مسلمانی کہ مسلمانی کا دعوی کرتے ہو اور پیروی نصارا پھر نہ کہنا
کہ قرآن و حدیث و قیاس و اجماع امت کے سوا ہمارا کسی پر اعتماد نہین اور علمای اھل سنت کی نظر مین
کوئی شایان صاد نہین بنا بر کہ آپکا یہہ ھی مطلب ہووے کہ مسلمانون کی باقی کتابین تقویم پارینہ ہین
اور ردی دیرینہ فی الحقیقت تعمیل و تحقیق تعزیرات ہند بندہ مخالف اولی ھی کہ وہ انگریزون کا مولی
ہے عیسائیون کا فضل خدا ھی اور سرکار انگلشیہ کا نماشیہ بردار اگر ہم تعزیرات ہند کا حوالہ قبول کرینگے تو
بھی آپکو معقول کرینگے کہ اگر موسی نے قتل عمد کیا ھی جیسا کہ قرآن مین لکھا ھی تو موافق تعزیرات ہند کے
وہ سراسر عاصی ھی اور لایق دار و سزای پھانسی اور اگر موسی نے بلا ارادہ قبطی کو گردن مارا ہے جیسا
کہ آپکی تاویل سے آشکارا ہے تب بھی لایق زندان ھی اور سات برس کی قید کے شایان اب آپ مختار ہین
اور تحصیلدار خواہ موسی کو پھانسی دلوائیے یا جیلخانہ بھجوائیے **بیت** مارڈالو یا نواز و موسی عمران کو آپ ÷

Marfat.com

آپ کی دونون ہین صاحب رنج وراحت ہاتھہ مین ؛؛ تم نے جیسا مصطفی کو بدنام کیا ویسا ھی موسی کو الزام
دیا بس تم نہ مسلمان ہو نہ ہندو نہ عیسائی نہ یہودی ہو صوفیون مین ہو نہ رندون مین نہ میخوارون
مین ؛ تندرستون مین طبیبون مین نہ بیمار ون مین ؛؛ مولوی جی نے جس روز سے ہمارا مقابلہ کیا ہے
عقل و دانش سے مجادلہ کیا ھی گاہی حرف زن ہین کہ قرآن وحدیث وقیاس و اجماع امت کے سوا جسقدر
کتب محمدی ہین سب ردی ہین گاہی معتزلہ کا اعتبار کرتے ہین اور تفسیر کشاف بیردل و دین نثار گاہی تفسیر
کبیر کو معتبر جانتے ہین اور زیادتی کیر بموحدہ سب سے بہتر مانتے ہین گاہی توریت وانجیل کی ورق گردانی کرتے
ہین اور چاہ یہود ونصارا سے پانی بھرتے ہین گاہی تعزیرات ہند سے مائل ہین اور تفسیر سید احمد خان کے قائل
پھر کیف اہل انصاف کی عقل مثل آئینہ صفا حیران ھی کہ آپکا کیا دین وایمان ھی بس وجہہ تسمیہ سوط الجبار وہی
ہی جو ہمنے لکھی ہی جبکہ جناب تعزیرات ہند مین مشتاق ہین ہم اونکی انصاف کی مشتاق ہین کہ خدا کو دشنام
دیکر اور قرآن ہاتھہ مین لیکر راست راست لکھدیجئی کہ آپ نے جسقدر مذہب عیسائی کی برائیان کی ہین
اور پادریون کو گالیان دی ہین اسکی کیا سزا ھی اور تعزیرات ہند مین کیا لکھا ھی واہ واہ ہماری سرکار
ابد قرار کی کیا فیض آثاری ھی کہ گالیون کی عوض عطاء عہدہ تحصیلداری ھی جسقدر مولوی جی سزاوار
حد ہین اور جتنے اون سے ایام غدر مین کار بد سرزد ہم لب پر نہین لا سکتے زبان نہین ہلا سکتے کہ وہ گورنمنٹ
کے نزدیک خیرخواہ ہین فدوی بلا اشتباہ ہین اگر نہ ایسے ہوتے تحصیلدار کیسے ہوتے صدقہ جایئے
اس دربار کی اور اس سرکار کے کہ جو کوئی بغاوت کیش ھی وہی خیراندیش ھی جو کوئی لایق بازپرس ہے
وہی مستحق شاباش ہی جو کوئی بدخواہ ھی وہی سزاوار تنخواہ ہی جو کوئی بانی مبانی فتنہ وفساد ھی وہی شایان
اعتبار واعتماد ھی جو کوئی مغوی ومکار ھی وہی فدوی جان نثار ھی جو کوئی خیانت کار ھی وہی امانت دار
ھی اسناد تعزیرات ہند برای نام ھی واسطی فریب دینے صاحبان فرنگ کے دام ہی بغاوت کی گھات ہی الا تو
ھی ہو علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد ؛؛ دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست ؛ ہماری طرف سے
اشارہ کافی ھی گورنمنٹ کی توجہ باقی ھی ہو لمن تا خیر وشر کا رمتیں آر ؛؛ کہ در تاخیر آفات ست بسیار ؛؛
اب مولوی جی حصہ اول وسوم سوط الجبار مین پے درپے جھوٹی تقریر کرتے ہین اور نئی نئی تزو

سوط الجبار اول موسی نے قبطی کو نصیحت کی جب وہ نہ مانی تو بحسن نیت نہ بہ نفسانیت اوسکے گہونسا مارا **جواب** ذکر حسن نیت نہ آیت سے پیدا ہی نہ روایت سی ہویدا اگر آپ سچے ہین تو حوالہ دین کہ کس جگہہ حالات نصیحت و نیکی نیت لکہی ہین مخالفت قرآن و حدیث مین مفرد ہیجی بصفت ارتداد موصوف ہنو جبی ہو سکے تو اپنی دعوی کا اثبات کیجئے اور جواب اعتراضات دیجئے سمع خراشی سی کام نہین نکلتا سخن تراشی سے نام نہین چلتا آپ کی حسب حال ایک شعر یاد کرتا ہون اور بپاس خاطر سامی ایراد

ع از سخن حاصل او آئینہ سان دست تہی ست ؛ سادہ لوحی کہ تراشد سخن از روی سخن ؛ آپکو ہرزہ گوئی سے کوتاہی نہین قرآن تک رسائی نہین قرآن مین تو نصیحت کا کہین نشان نہین ہی اور اصلاح حسن نیت کا بیان نہین خوف خدا کیجئے بندون سے حیا کیجئے قرآن مین جو کچھ ہی وہ یہہ ہی و دخل المدینة علی حین غفلة من اہلہا فوجد فیہا رجلین یقتتلان ہذا من شیعتہ و ہذا من عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسی فقضی علیہ یعنی جسوقت کہ باشندگان شہر بیخبر ہوئے تھے موسی وہان آیا اور دو شخص کو لڑتے ہوئے پایا یہہ ایک قوم موسی کی سے تہا اور یہہ دوسرا دشمن اوسکی سے پس فریاد کی اوس شخص نے کہ قوم اوسکی سے تہا اوس سے کہ دشمن اوسکی سے تہا پس موسی نے اوسکو نیزہ یا گہونسا مارا پس اوسکو مار ڈالا انتہی یہان سی ظاہر ہی کہ نہ موسی نے نصیحت کی نہ نیک نیت بلکہ حمایت سبطی کی اور جان قبطی لی اب میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ شصت و ششم مین سوال کرتے ہین فی الحقیقت شراب تجاہل کا استعمال کرتے ہین **سوط الجبار** کس مفسر نے لکہا ہی کہ موسی نے برادری کی حمایت کرکے قالون کو مار ڈالا **جواب** جناب من جبکہ خود قرآن سی آپکے سوال کا جواب آشکار ہی تو حوالہ تفسیر و مفسر کیا درکار ہی قرآن کو تقویم پارینہ تصور کرتے ہو اور ردی دیرینہ آسمان کو لا تین چلاتی ہو اور قرآن و حدیث کی برعکس باتین بناتے ہو اگر آپ اسی طرح قرآن و حدیث سی ارتداد کرینگی اور نیا دین ایجاد تو آپکی بات کا جواب ہماری پاس نہین ہی قول سعدی لایق آفرین و تحسین ہی **بیت** آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ؛ این ست جوابش کہ جوابش ندہی ؛ بکل وجوہات سے ثابت ہی کہ موسی نے داد رعیت دی اور سبطی کی حمایت کی قبطی کو گہونسا یا نیزہ مارا بعد ازان اوسکا سر گردن سی اوتارا دلیل دوم آنکہ ان کلمہ تاکید مشہور ہی اور آیات و حدیث مشکات مین بطور تائید مذکور ہی اگر موسی نے عصیان نہین کیا اور قصد قتل

Marfat.com

انسان نہین تو کسواسطی کہا کہ تحقیق مینے قبطی کا دم نکالا اور بیگناہ کو جان سے مار ڈالا ہے اپنے رسالہ حملہ ہند مین کلمات پر گرفت کی تھی آپ نے اوسکے جواب سے یک لخت پشت دی اور جیون بھی نہ کی پس معلوم ہوا کہ آپکو بھی قتل عمد سے انکار نہین ہے اور جھوٹی تاویلون پر اصرار نہین دلیل سوم آنکہ مشکات مین روایت ہے کہ روز قیامت موسی اپنے تئین قاتل قبطی شمار کریگا اور شفاعت سے انکار پس اگر وہ بانی مبانی معصیت نہین تو کسواسطے شایان شفاعت نہین شاید کہ براہ دروغ شفاعت سے استبعاد کریگا اور بے سبب حق سے عناد دلیل چہارم آنکہ حضور خدا مین موسی خود اپنے گناہ کا اظہار کرتا ہے اور ارتکاب حرکت شیطانی پر اقرار چنانچہ قال ہذا من عمل الشیطان انہ عدو مضل یعنی کہا موسی نے کہ یہ حرکت عمل شیطان سے ہے تحقیق وہ دشمن ہے گمراہ کرنیوالا فقط مولوی جی معنی آیت مین چون وچرا کرتے ہین اور مصنف قرآن کہتے ہیں اسوط الجبار مشار الیہ ہذا در قول او تعالی ہذا من عمل الشیطان قتل قبطی نیست بلکہ مجموعہ قصہ سبطی وقبطی ست یعنی این معاملہ قبطی وسبطی از عمل شیطان ست کہ ہر دو را اغوا کردہ باہم جنگانید تا آنکہ قتل قبطی بر بنا این عمل بظہور رسید **جواب** بلا شبہہ کلمہ ہذا کا مشار الیہ قتل قبطی ہے کہ سورہ قصص مین بآیاکلمہ ہذا وہی ہے چنانچہ فوکزہ موسی فقضی علیہ قال ہذا من عمل الشیطان علاوہ اسکے قول جناب برخلاف مفسرین ہے پس اصلا صحیح نہین ہے اگر کسی مفسر نے ایسا لکھا ہووے تو ثبوت دیجئے ورنہ اپنے بیان خلاف قرآن پہ موت دیجئے جسوقت اہل اسلام آپکی معنی تراشی استماع کرینگے تکذیب جناب پہ اجماع کرینگے تقریر حسینی اسطرح ہے قال گفت موسی ہذا این کار انتہی یعنی تقریر امام زاہد ہے اور با مضمون ہدیۃ الاصنام واحد ہے اپنے عہد سے نہ پھرنے اور اوس بندہ اصنام کی پیروی سے نہ گذرئیے خوب جان لو کہ اگر مشار الیہ کلمہ ہذا قصہ قبطی وسبطی ہوتا تو مفسرین اور آپکا مقتدای بدین اوسکا ترجمہ این کار نہ لاتی بلکہ این قصہ تحریر فرماتے اب معلوم ہوا کہ آپ نے اطاعت صاحب ہدیہ سے انحراف کیا اور جواب صاف دیا قطع نظر ازین فرمائیے کہ مجموعہ قصہ سبطی مین قتل قبطی داخل ہے یا نہین اگر داخل ہے تو موسی حرکت شیطانی مین شامل ہے اگر داخل نہین ہے تو قول مصنف قرآن باطل بیقین ہے کہ اوس نے مجموع قصہ مین قتل قبطی بھی بلفظ فقضی علیہ شامل فرمایا اور موسی کو اوسکا فاعل ٹھیرایا اب فرمائیے کہ ترجمہ آیت مین آپ نے اسقدر مضمون کہ ہر دو را اغوا کردہ باہم جنگانید الخ

کہان سی ٹرہایا اور قرآن کی کس لفظ کا ترجمہ ٹھیرایا وہ لفظ ہمکو قرآن مین دکھلائیے اور خدای اسلام کی
فرمان مین سمجھائیے دلیل پنجم آنکہ موسی نے اپنے ظلم پر اقرار کیا اور اپنے تئین ظالم قرار دیا چنانچہ قال ربّ انی
ظلمت نفسی یعنی کہا موسی نے ای رب میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی پر انتہی اس آیت سے واضح ہی کہ بانبوت
موسی نے قبطی کو قصداً تہ تلوار کیا ورنہ کیونکر بکلمہ تاکید اپنے تئین ظالم شمار کیا یہان مولوی جی نے کوئی
تاویل و تقریر نہین کی اور کچہہ تبدیل و تغیر نہین پس بالضرور بجانب موسی نسبت ظلم تسلیم کی اور خاطر
انکار دو نیم کو بظاہر اظہار نہ کیا اور اشتہار نہ دیا **بیت** عاقلان را اشارتے کافیست ؂ صاف تر
پیش صوفی صافیست ؂ دلیل ششم آنکہ موسی نے جناب خدا مین اپنے گناہ کی مغفرت چاہی اور خدا نے
آمرزش فرمائی چنانچہ فاغفرلی فغفر لہ یعنی پس بخش مجکو پس بخشا اوسکو فقط مولوی جی یہان بھی بہانہ
تاویل کرتے ہین اور معنی آیت مین تبدیل **سوط الجبار** کاملین خاصگان الٰہی کا یہہ ہی طریق ہی کہ جب
انکو ہاتہہ سے کوئی کام از راہ زلت و خطا کے واقع ہوتا ہے اوسپر اونکو از بس ندامت ہوتی ہی اور اوسکو
وہ امر عظیم سمجھکر توبہ و استغفار فرماتے ہین پس نسبت کرنا انکا ذنوب کو اپنی طرف مستلزم اسکا نہین کہ
وہ مرتکب ایسے گناہون کے جسمین اور مخلوق مبتلا ہی ہوئے ہون **جواب** پیش از جواب بھی کچہہ تعریض
کیجاتی ہی اور آپ کی دفعیہ جہالت کی تدبیر بنابرین فرمائیے کہ عبارت سامی مین لفظ خاصگان کی
اصل کیا ہی اور کاف فارسی کیسا ہی یہہ جمع بطور فارسی ہی یا بطرز عربی اسی علم و فضل پر آپ نے ہمارے
الفاظ نقل کئے ہین اور اون پر بیجا دخل کئے ہین **ہ** چلے جب ایسی حماقت کی اس چمن مین ہوا ؂
تو چند کیون نہ ہنسے شگفتہ بلبلون کی نوا ؂ آپ نے خوب ارادہ الزام کیا کہ خواص و عوام مین اپنے تئین
بدنام کیا حالت پیری مین اپنی قلعی کھلوائی اور آبروے مسلمانی خاک مین ملوائی اب زبان غلط بیان
بند کیجئے اور ہم سے پند لیجئے کہ لفظ خاصگان مین کاف فارسی محض زائد ہی اور یہہ فقرہ نعمت خان عالی
سے ماخوذ ہی **فقرہ** حکم بلند مرتبت سامی منزلت عز نزول یافت تا نزد باقی محکم چون اساس خلافت در
پیشگاہ سلطنت حاضر آوردند خاصان درگاہ بر ستون بارگاہ نصب کردند انتہی سعدی بھی نعمت خان کا
برادر رضاعی ہی اور آپکی تکذیب مین ساعی **ہ** کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند ؂ بلا احصی

Marfat.com

از تنگ فرو ماندہ اند ۛ اب بندہ جناب سے سائل ہے کہ آپکی عبارت مین لفظ خطا بفتح یا بکسر داخل ہے بر تقدیر
اول باقرار جناب موسی گنہگار رہے اور آپکی تاویل بیکار بر تقدیر ثانی فرض کیا ہم نے کہ موسی نے عمداً
گناہ نہین کیا اور قصداً اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہین جناب الٰہی مین از روی دروغ گناہ کا اقرار کیا اور خلاف
واقع استغفار لیکن یہہ تو فرمائیے کہ خدا نے کس طرح بیان خلاف کیا کہ مین نے تیرا گناہ معاف کیا
شاید کہ خدا نے بھی موسی کیطرح بات بنائی اور جھوٹ موٹ اوسکی نجات فرمائی چونکہ یہہ بحث ادب
تفصیلوار سطور ہے یہان اختصار منظور ہے **دلیل ہفتم** آنکہ موسی خدا کے سامنے اپنے تئین عاصی سمجھتا ہے
اور لایق پھانسی چنانچہ ولہم علیّ ذنب فاخاف ان یقتلون یعنی اونکا مجھپر ایک گناہ ہے پس ڈرتا ہون
کہ وہ مجھکو قتل کرین مولوی جی یہان بھی کچھ تاویل کرتے ہین اور معنی آیت مین گفتگو **سوط الجبار**
ولہم علی ذنب فاخاف ان یقتلون دلالت میکند کہ درحقیقت موسی گنہگار شرعی نبود بلکہ چون قتل
مردے از قبطیان از دست وے شدہ بود قبطیان طالب قصاص آن از وی شدند لہذا بلفظ لہم تصریح
فرمودہ یعنی اوشان راست بر من گناہ **جواب** آپ نے قرآن سے روگردانی کی اور داد چنگیزخانی
دی ہر چند چنگیزخان نے شان عثمانی دکھلائی اور کتاب آسمانی جلائی لیکن عالم معنی محفوظ رہا اور یہ
عالم لذت باطنی سے محظوظ رہا آپ نے چنگیزخان سے بھی بازی لی اور عالم معنی پر ترکتازی کی جھوٹی تاویلات
بنائین اور معنی قرآن مین تبدیلات فرمائین **ع** ہیچ از چنگیزخان بر عالم صوری نرفت ۛ انچہ رفت
از مولوی صاحب بلکہ معنوی ۛ مسلمانون مین سے جو کوئی تابع شیخ نجدی ہے اوسکی رائے مین سوط الجبار
کتاب دین محمدی ہے جسکے لئے دربار علماسے حکم دوباش ہے اوسکی زبان پر آپکے حق مین کلمہ شاباش
ہے جو کوئی مصحف آب و گل ہے وہی آپ کی دوشیزۂ طبیعت سے خوشدل ہے روی زمین پر جسقدر سچے مسلمان
ہین اور جنکی سبب عرائس مسلمانی با عزت و شان ہین صبح شام مین کل تغافل کرینگے اور آپکی
لئے تجویز طلاق کرینگے چارون طرف سے سوط الجبار پر نعرۂ لاحول ارینگے بلکہ فوراً ہی بول آپ نے اسلام
کو شرمایا اور محمد و علی کے نام کو شرمایا **ع** ہر چہ گیرد علتی علت شود ۛ کفر گیرد ملتی ملت شود ۛ
اب بحث معنوی ہے اور رد قول مولوی **قولہ** درحقیقت موسی گنہگار شرعی نبود فقط یہان سے

لازم آتا ہی کہ آپکی نزدیک بعضی گناہ ایسے بھی ہین کہ جائز شریعت بنی ہین **قولہ** چون قتل مرد از عمد
از دست وی شدہ بود الخ یہہ قول مجہول ہی اور مخالف معقول و منقول کیونکہ خود موسی بکلمہ تاکید حیثیت
معروف قتل عمد پر اقرار کرتا ہے اور اسطرح پر اظہار انی قتلت منہم نفسا یعنی بالیقین مینے قتل کیا اون
مین سے ایک نفس کو فقط اسی طرح مولف قرآن بھی موسی کو قاتل بالارادہ صاف بتلاتا ہی اور اوسکے
حق مین فعل بحروف لاتا ہی چنانچہ قتلت نفسا فنجیناک من الغم یعنی قتل کیا تو نی ایک نفس کو پس نجات دی ہم نے تجکو
غم سی فقط اب فرمائیے کہ برخلاف اقرار موسی اور گفتار خدا آپنے قول مجہول کہان سی ایراد کیا اور برعکس
قرآن و حدیث نیا دین کہان سی ایجاد کیا **قولہ** بلفظ ہم تصریح فرمودہ الخ موسی نے بلفظ الہم کوئی تصریح
نہین فرمائی مگر یہہ ہی کہ مجکو قوم فرعون کے پاس جانے مین خوف جان بالیقین ہی کہ قضیہ زمین بر سر زمین
ہی پس اس سی یہہ لازم نہین آتا کہ موسی خدا کے نزدیک گنہگار نہین تہا اور سزاوار نہین بر تقدیر یکہ
آپ کی تاویل راست ہوتی اور موسی کی کچھہ اور درخواست ہوتی تو موسی خدا کی سامنے اپنے ظلم پر مقر
نہوتا اور استغفار پر مصر نہوتا حالانکہ اوسنے حضور خدا مین اپنے ظلم پر اقرار کیا اور پے در پے استغفار چنانچہ
قال رب انی ظلمت الخ یعنی کہا موسی نے کہ ای رب میری تحقیق مینے ظلم کیا جان اپنی پر پس بخش مجکو
فقط میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار مین نئی تردید برپا کرتے ہین اور ہندون پر فتح اسوط الجبار
آیت مین کلمہ لہم صاف اس مدعا پر دال ہی کہ حسب قانون فرعون کی موسی پر قبطیون کا جرم ہی اور اس سی لازم نہین
آتا کہ موسی خدا کا بھی گنہگار و مجرم تھا نظیر اسکی یہہ ہی کہ مثلا کوئی ہندو کسی عورت کو ستی کرنے مین مانع ہو
ہو تو سرکار انگلشیہ کا گنہگار و مجرم ہوگا ہنود کے عقیدہ مین خدا کا مجرم نہوگا **جواب** بر تقدیر یکہ موسی
صرف قبطیون کے نزدیک گنہگار ہوتا اور لایق کیفر کردار تو خدا کے سامنے کیون اپنے ظلم پر اعتراف
کرتا اور کسو اسطے خدا اوسکا نام قاتل برعکس انصاف دہرتا پس چونکہ موسی درگاہ الہی مین اپنے کیئے
ہوئے سے پچہتایا اور عیانا اپنے ظلم سے شرمایا اور خدا نے اوسکو تمین قاتل قبطی بتلایا اور بجانب کفارہ
اشارہ فرمایا تو لاجرم موسی ظالم و قاتل ہی اور آپکی تاویل لغو و باطل **قولہ** کوئی ہندو کسی عورت
کو ستی کرنے مین الخ مردودا رباب آداب ہی بلکہ بدتر از بانگ دواب ۵ بہ نطق آدمی بہتر است

Marfat.com

ازدواب ؛ دداب از توبہ گرنہ گوئی صواب ؛ کیونکہ عورت خود بخود ستی ہوتی ہے اور بحکم شوہر میں جان کہوتی
ہے دوسرا کوئی اوسکو ستی نہیں کرتا ہے مخالف ناحق اولٹی دم بھرتا ہے مسلمانون مین سے جو کوئی واقف کار ہے
وہ اس بات سے بخوبی خبردار ہے چنانچہ صائب ؎ ہمچو ہندو زن کسے در عاشقی مردانہ نیست ؛
سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست ؛ امیر خسرو ؎ خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کز برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را ؛ علاوہ اسکے اگر بالفرض کوئی شخص ہیزم وغیرہ فراہم لانے
مین ستی کا مددگار بھی ہووے تو وہ خدا کے سامنے ہرگز نہین کہیگا کہ مین ظالم وستمگار ہون اور مشغول استغفار
بخلاف موسی کے کہ جناب الہی مین اپنے ظلم پر مقر ہوا اور آمرزش گناہ پر مصر پس تمثیل مددگار ستی
آپکے لئے مفید نہین ہے اور قابل تسوید نہین پھر آپ نے جو معنی لفظ ذنب مین کچھ تاویل کی ہے
اور عبارت عربی بغیر حوالہ کتاب سند دی ہے وہ آپکے اصول ممہدہ کے خلاف ہے لہذا بالکل گذاف
ہے قرآن و حدیث مین اوسکو دکھلائیے یا اپنا لکھا آپ چاٹیے **دلیل ہشتم** آنکہ موسی نے اپنی کفر
و ضلالت پر اقرار کیا اور اپنے تئین کافرین و ضالین مین شمار کیا چنانچہ سورہ شعرا مین ہے وفعلت فعلتک التی
فعلت وانت من الکافرین قال فعلتہا اذا وانا من الضالین یعنی موسی سے فرعون نے کہا کہ کیا تو نے وہ کام جو
کیا تو نے اور تو کافرون مین سے ہے کہا موسی نے کیا تھا مین نے وہ کام اوسوقت اور مین ضالین مین سے تھا فقط
یہان سے پیدا ہے کہ موسی نے گناہ عظیم کیا ورنہ دعوی دشمن کسواسطے تسلیم کیا اب میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار
مین موسی کے ضعف ایمان پر اعتراف کرتے ہین و تحریف قرآن پر **سوط الجبار** یعنی من الضالین کے
جو آیت مین واقع ہے من الجاہلین ہین چنانچہ ایک قرات مین لفظ من الجاہلین بجاے من الضالین واقع ہے
یعنی تہا مین انجام کار سے ناواقف **جواب** پیشتر از بحث معنی بھی کچھ گفتگو ہے اور آپ کی سیاہی جہالت
کی شست وشو کہ یہان پر اد الفاظ من الضالین و من الجاہلین خلاف دبیری ہے اور ثمرہ [illegible]
صاحب اب ایک تدبیر کیجیے کہ کسیکو پیر کیجیے اوسکی خدمت مین ادب و تعظیم دیجیے اور اوسکو تعلیم کہ محمد علی تسلیم کیجیے
؎ ایا بے پیر تا پیرت نباشد ؛ ہوائے معصیت دل میخراشد ؛ ہرچند کہ مولوی صاحب خود پیر مین اور
خاندان مولا مین اخیر لیکن درستی حواس نہین ہے اور اپنے قول کا پاس نہین پشت خمیدہ ہے اور رنگ زرد

Marfat.com

پر یدہ تحصیلداری سے جواب ہے اور اوقات خراب ہے خوف ملک الموت سے رنگ فق ہے اور خیال منکر و نکیر سے جگر شق اتنے پر بھی حق سے ناحق جنگ ہے اور ننگ سے ننگ **مصرعہ** پیری و صد عیب چنین گفتہ اند غرضکہ یہان اسیقدر عبارت واجب ہے کہ اس آیت مین ضال بمعنی جاہل مناسب ہے میاںجی خواجہ سرائی دیگر ہے اور سخن سرائی دیگر **بیت** سخن گفتن و بکر جان سفتن ست ؛؛ نہ ہر کس سزای سخن گفتن ست ؛؛ ہر چند بحث لفظی خلاف آئین ہے اور بر عکس قانون ہے لیکن گاہے گاہے آپ کی استعداد کا امتحان کیا جاتا ہے اسواسطے کہیں کہیں نشان دیا جاتا ہے اگر مخاطب خردمند ہے اوسکے لئے یہہ ھی پند بسند ہے **ع** اگر عاقلی یک اشارت بس ست آیت مذکور مین ضال بمعنی جاہل آپ ھی نے تسلیم کیا ہے یا اہل لغت اور تفسیر نے بھی ترقیم کیا ہے بر تقدیر اوّل آپ کی نادانی ہے اور من مانی گھر جانی لڑکون کی کہانی بر تقدیر دوم حوالہ لغت و تفسیر دیجئے اور ترک خدع و تزویر کیجئے اقتضای مقام سے ظاہر ھے کہ یہان ضال بمعنی کافر ہے کیونکہ جب فرعون نے موسی سے کہا کہ تو کافرین مین سے ہے تو موسی نے یہہ ھی جواب دیا کہ مین ضالین مین سے تہا پس لازم آیا کہ موسی نے فرعون کی کل گفتگو تسلیم کی صرف زمانۂ حال کی نسبت ترمیم کی کہ بندہ اب ضال نہین ہے اور پہلا حال نہین بر تقدیریکہ موسی فرعون کی بات سے انکار کرتا تو فورا یہہ ھی اظہار کرتا کہ یہہ تیرا بہتان ہے بندہ ابدًا با ایمان ہے چونکہ موسی نے کفر سے انکار نہین کیا یہہ ھی جانا گیا کہ اوس نے اپنا کفر دیرینہ یاد کیا اور کلمۂ ضال بمعنی کافر ایراد کیا درصورتیکہ فرض کیا جاوے کہ ضالین بمعنی جاہلین ہے تو بھی موسی از زمرہ کافرین ہے کیونکہ زبان عرب مین لفظ جاہل بمعنی کافر مستعمل ھے اور مسلمانون کا اسی پر عمل ہے چنانچہ محمد صاحب کے آبا و اجداد کی جہالت مشہور ھی اور اونکا زمانہ حال و تال ایام جاہلیت مذکور قطع نظر ازین آپ کی تقریر کا بھی یہہ ہی حاصل ہے کہ موسی جاہل ہے اور انجام کار سے غافل پس قول سعدی بجا ہے اور حسب حال موسی **ابیات** ز جاہل حذر کردن اولی بود ؛؛ کہ از ننگ دنیا و عقبی بود ؛؛ سر جاہلان بر سر دار بہ ؛؛ کہ جاہل بخواری گرفتار بہ ؛؛ بر تقدیریکہ ایک قراءت مین من الجاہلین بجای من الضالین واقع ہے تو عبید اللہ کی تکذیب ذایع ہے کہ وہ فصل سوم باب اول تحفۃ الہند مین رقم طراز ہے کہ قرآن کا عجب اعجاز ہے کہ مشرق سے مغرب تک جتنے نسخے قرآن کے حاضر ہین سب کے وہی الفاظ ہین کہ جو حضرت سے صحابہ کو پہنچے تھے کسی مین زیر و زبر

Marfat.com

کا بھی اختلاف نہین ہی فقط یہان سے واضح ہی کہ مولوی صاحب نے عبید اللہ کو کافر ٹھیرایا اور اوسکی
پشت پر سوط الجبار لگوایا پس کونی ہاتھی کی مثل صادق ہی اور آپکے حق مین لایق اب آپ ہی فرمایئے کہ عبید اللہ
صاحب کذاب ہین یا آپ رحمان الیمامہ کی باپ بالغرض مولف سوط الجبار کی نزدیک قرآن محمدی مثل گلستان
سعدی ہی کہ کسی نسخہ مین من الصالین مذکور ہی اور کسی نسخہ مین من الجاہلین سطور ہی مولوی جی کی عقلمندی
دیکھئے کہ اول موسی کی برأت پر اصرار کیا اور انجام کار اوسکی جہالت پر اصرار بیت انچہ دانا کند کند
نادان ٭ لیک بعد از قبول رسوائی ٭ اب میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار مین برأت موسی سی دست
بردار ہوتے ہین اور الزام ہنود پر تیار سوط الجبار سکند ہ دہم بھاگوت مین مرقوم ہی کہ کرشن نے جب
دیکھا کہ کنس کے دہوبی کپڑون کی لادیان لئے ہوئے چلے آتے ہین تو بلرام سے کہا کہ بھائی ان سب کے کپڑے
چھین لیجئے اور جسقدر آپ سے بچین وہ لٹا دیجئے بھائی کو یہہ سنا کر دہوبی سے کپڑے مانگے اوسنے کہا کہ راجا کے
کپڑے پہننے کا منہہ تو دیکھ چلا جا نہین تو مار ڈالونگا کرشن نے یہہ سنتی ہی غصہ مین آکر ترچھا کر ایک ہاتہہ مارا
اوسکا سر بھٹا سا اوڑ گیا الخ اسیطرح بلرام نے سوت رکہیشر کو بجرم نہ دینے تعظیم کے مار ڈالا بھاگوت بیٹین
کو دشم مین یہہ قصہ لکہا ہی جواب آپکا الزام چند وجہہ سے ناتمام ہی اور سر بسر اتہام وجہہ اول آنکہ ہمنے
موسی کا ظلم قرآن سے انکار کیا اور مخالفین کو اونکی کتاب مقدس سی شرمسار قرآن کا مقابلہ وید سی چاہیئے
نہ بھاگوت سے کہ کتاب قصص و اخبار ہی اور ہماری اصول مہدہ سے برکنار بر تقدیریکہ ہم کسی تاریخ محمدیہ سی ظلم
موسی ثابت کرتے تو فی الجملہ یہہ قصہ آپ کی لئے مفید پڑتے چونکہ ایسا نہین ہی آپکا الزام بجا نہین وجہہ
دوم آنکہ ہمنے عبارت قرآن سندی آپ نے عبارت پران بھی نقل نہین کی پس اعتراض و الزام مین
بعد المشرقین ہی اور تناقض عین وجہہ سوم آنکہ ترجمہ راست نہین ہی اور مترجم مستحق آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین
ہی اگر سچے ہو اور بندہ حق کے تو خدا کو حاضر و ناظر جانکر فرمایئے کہ یہہ دو فقرہ کہ بلرام سے کہا کہ [illegible]
بھاگوت کی کن الفاظ کا ترجمہ ہین یا اپنی طرف سے عبارت بنا لئے ہو اور اوسکو ترجمہ بھاگوت بتاتی ہو خوف
خدا نہین کرتے تہمت طرازی سے نہین ڈرتے پھر یہہ عبارت کہ ترچھا کرکے ایک ہاتھہ مارا بھاگوت سی
زاید ہی اور اون دونون فقرون کے ساتھہ اسکا مضمون واحد ہی پھر یہہ مثال کہ بھٹا سا کسی گنوار

ناہموار کی ایجاد ہی یا تحصیلدار ہماری کی طرح ناظر باقی الفاظ کا ترجمہ بھی مطابقت اصل سے خالی ہی اور
سراسر کذب تعالی ہرچند ہمکو مسلمانون سے بحث کرتے ہوئے ایک عمر بسر ہوئی اور مدت بست سال
گذر گئی مگر ہماری مذہب سے کوئی مسلمان خبردار نہین ہی کسیکا بیان شایستہ اعتبار نہین کتب مخالفین
مین مذہب ہنود سے کوئی نقل نہین ہی کہ جسمین اغلاط فاش کو دخل نہین ہے ۵ رفتہ رفتہ سخن شد دم
بسیار گو ؛ از شمایک تن نشد اسرار جو ؛ بھاگوت مین اسیقدر مذکور ہی کہ کرشن نے ایک دہوبی آتا
ہوا دیکھا اوس سے کہا کہ اگر تو ہمکو پوشش عمدہ پہنائیگا تو نیک نتیجہ پائیگا چنانچہ -

देह्यावयोः समुचितान्यंग वासांसि चार्हतोः भविष्यति परं

دہوبی یہہ سنتے ہی آمادہ کارزار ہوا اور قتل کرشن

श्रेयो दातुस्तेनात्र संशयः २

پر تیار کرشن نے دفع شر چاہا لہذا اوسکی گردن پر ایک طمانچہ مارا پس ظہور مشیت خدا ہوا کہ اوسکا سر گردن
سے جدا ہوا چنانچہ

रजकस्य कराग्रेण शिरः कायादपाहरत्

پس آپ نے جو حصہ اوّل سوط الجبار مین لکھا ہی کہ کرشن نے بہ نیت غارتگری مدد گا ذرکنس کو قتل کیا
اور برعکس انصاف و عدل کیا وہ محض غلط ہی کیونکہ جس صورت مین کرشن نے اوسکو سامنے کہا کہ ہمکو
جو کوئی پوشش با آب تاب دیگا وہ صواب بحساب لیگا تو غارتگری کہان ہی آپ کی سبکسری عیان ہے
ای ظالم زبان تہمت بند کر اور مسلمانون کو پند کر اونکا اعتقاد مین غارتگری پیغمبری ہی اور رہزنی رہبری
آیا تمکو یاد نہین ہی اور صحیح بخاری مین ایراد نہین کہ محمد صاحب نے بنی اسد وغیرہ قبائل عرب پر براہ سے
بغتۃً حملہ کیا اور اونکا جملہ مال و اسباب لوٹ لیا جس کسی نے دفع شر رسالت مآب چاہا تلوار سے جواب
پایا پس مثل مشہور چوری اور سینہ زوری حسب حال حضرت ہی اور فضل و کمال رسالت اب ذرا انصاف کیجئے
کہ غارتگری کسکا کام ہی اور قتل عمد کسکا نام جبکہ بقول آپ کی قتل عمد وہی ہی کہ جو تلوار وغیرہ آلہ سے عمل مین آئے
پس اپنے قول سے کیون پھیرتے ہو اور کسواسطے بد عہدی کرتے ہو کرشن تو خالی ہاتھہ تھے ہتیار اونکے
کہان ساتھہ تھے اسی طرح بھاگوت سے آشکارا ہی کہ بلرام نے سوت کو آلہ سے نہین مارا ہی ایک تنکا
اوٹھا یا تھا اور سوت کو ڈرایا تھا اتفاقاً اوسکا سر جدا ہوا یہہ بھی حکم خدا ہوا وہی یا سفتاد وہشتم

Marfat.com

دشتم سکندہ مین اس قصّہ کی تشریح ہی اور حوالہ ادہیاے لبست وہشتم غلط صریح باوجودیکہ بلرام نے عمداً
سوت کو نہین مارا پھر بھی جیساکہ چاہیے کفارہ دیا اور بہت دان نہان وآشکارا دیا موسیٰ نے قبطی کو
دیدہ ودانستہ قتل کیا اور کفارہ کا نام بھی نہ لیا صرف توبہ کی دوسرے دن وہ بھی توڑ دی عنقریب اسکا بیان
ہوگا اور محمد علی کا سر در گریبان سوت کو کہنے سے آپ نے نادانی سے لکھا ہی وہ رشیون کا تاریخ دان ہوا ہی آیوا سطے
اوسکو پورانک کہتے ہین کہ پورانک کے تاریخ دان معنی ہین وجہ چہارم آنکہ موسیٰ نے ایسے شخص کو عمداً قتل کیا
کہ جس نے اوسکو ایک دشنام بھی نہین دیا اور کرشن کے ہاتھ سے دہوبی مارا گیا جو مرتکب حرکتِ شیطان ہوا
اور کرشن کا خواہان جان بن پس تم کس منہ سے کہتے ہو کہ موسیٰ نے عمداً قبطی کو نہین مارا بلکہ بہ نیتِ دفع شرِ اوسکا
کام تمام کیا کیونکہ قبطی نے موسیٰ سے بات بھی نہین کی اسکا تو کیا ذکر ہی کہ گالی دی البتہ موسیٰ نے ایک گنہگار
کی حمایت کی جو بدتر از جنایت تھی بنابرین انجام کار جب موسیٰ کے حق بات دل مین گڑی تو اوس سے توبہ
کرنی پڑی چنانچہ سورۂ قصص مین ہی فلن اکون ظہیر المجرمین یعنی پس ہرگز ہونگا مین پشتیبان گناہگارون کا
فقط پس مولویصاحب نے حصۂ اول سوط الجبار کے صفحہ ۱۶۹ مین سبطی کو برادر موسیٰ نہین قرار دیا ہی بلکہ اس
بات پر اصرار کیا ہی کہ موسیٰ گنہگارون کا بھائی ہی اور اوسکو دل مین سیاہ کارون کی پشتی سمائی ہے
بالیقین آپ کا گمان صحیح ہی اور بیان صحیح مگر آپکو یہ بھی یاد رہے کہ موسیٰ نے اگلے دن اپنے بھائی کو دوسرے قبطی
سے لڑتا ہوا اور پرخاش کرتا ہوا دیکھا پس عزم جزم کیا کہ مدد بجا لائے اور اس قبطی کو بھی پہلے قبطی کی جگہ
پہنچائے مگر موسیٰ کے بھائی سے نیکی برباد گناہ لازم اوسکا عزم اپنے برعکس مدعا مانا اور اپنی جان کا خطرا
جانا لہذا ایسی بات کہی کہ موسیٰ کو پھر ملک فرعون مین جائے ثبات نرہی اس داستان کا سورۂ قصص مین
مفصل بیان ہی اور تین اعتراض کے شایان ہی اعتراض اول آنکہ موسیٰ عہد برہمزن تھا اور پیمان شکن
کہ اول روز حضور خدا مین عہد کیا کہ مین گنہگارون کی ہرگز مدد نہ کرونگا اور اصلاً عصیان
پھرونگا دوسرے دن برعکس اوسکے جہد کیا کہ عاصی کی حمایت کی اور اوسی سبطی کی رعایت ۔ اعتراض دوم
آنکہ یہان سے آپکا وہ قول باطل ہوا کہ موسیٰ نادانستہ قبطی کا قاتل ہوا کیونکہ اس حرکت سے جانا جاتا ہے
کہ موسیٰ کشت وخون بار بار کرتا تھا اور ادھر اودھر فرار کرتا تھا ہرچند امراء فرعون کا دل جلتا تھا مگر

نہ چلتا تہا جبکہ موسی کے بہائی نے اظہار کیا کہ موسی سرکش ہے اور قتل عمد سے خوش تو وہان سے فرار کیا اور بیغ
مدین اختیار کیا جا کے خاص شعیب مین داخل ہوا اور اوسکی دختر سے واصل ہوا۔ اعتراض سوم آنکہ مولوی صاحب
نے جو حصۂ اول سوط الجبار مین سبطی کو مظلوم کہا ہے وہ سراسر اونکی خطا ہے وہ مظلوم نہین تھا بلکہ ظالم یا شقی
تہا کہ ہر روز قبطیون سے لڑتا تھا اور عربدہ کرتا تہا اسیواسطے اوسکو موسی نے گمراہ کہا ہے چنانچہ سورۂ قصص مین
لکہا ہے قال لہ موسی انک لغوی مبین یعنی موسی نے اوسکے لئے کہا کہ تحقیق تو گمراہ ہے ظاہر فقط یہان سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ قبطی بھی مظلوم تہا کہ بے سبب موسی کے ہاتھ سے مقتول ہوا جو کوئی اوس قبطی کو ستمگار و
جفاکار اور سبطی کو زار و نزار کہیگا وہ قرآن کو بیکار و بے اعتبار کہیگا کیونکہ قرآن سے قبطی کی زبونی ثابت
ہے اور سبطی کی دونی کہ اوروز ایک قبطی سے جنگ کی اور اوسکی جان لی فردا دوسرے قبطی سے لڑنے لگا اور
موسی سے مدد طلب کرنے لگا ہر چند کہ موسی نے اوسکو گمراہ کہا مگر اوسکی مدد سے باز نہ رہا یہہ تمام سرگذشت
سورۂ قصص مین بیان ہوئی ہے جس سے سبطی کی نفسانیت و قبطی کی مظلومیت بخوبی عیان ہوئی ہے
خدا شرمائے مؤلف سوط الجبار کو کہ اتنے پر بھی کہتا ہے کہ موسی نے ازروے حسن نیت قبطی کو مار ڈالا نہ بنابر
نفسانیت وجہ پنجم آنکہ بوقت قتل قبطی موسی جوان تہا اور مکلف باحکام ایمان اور بوقت فوت گاذر
کرشن کے لئے تکلیف شرعی نہین لایق تہی کہ حالت کم سنی لاحق تھی عمر کرشن قریب ہشت سال تھی تذلیل
کنس وغیرہ بالکل بدست قدرت ایزد متعال تھی نہ قتل گاذر نہ لایق الزام ہے بلکہ محض بہتان و اتہام
ہے بر تقدیریکہ کرشن کو اوتار مانئے اور جلوہ گر دگار جانیے جیسا کہ اعتقاد عام ہنود ہے تو بھی جواب شافی
مدام موجود ہے کہ خدا کل مخلوق کو قتل کرتا ہے کون مسلمان دخل کرتا ہے مولوی صاحب سے جب کچھ بات نہ بن
آئی تو جواب حملۂ ہند کے صفحہ ۲۷ مین یہہ تقریر جاہلانہ بنائیے سوط الجبار تمہارے خوب خدا ہین
کہ بلرام کے بھائی ہین خوب خدا ہین کہ کپڑے پہنتے ہین خوب خدا ہین کہ کپڑون کی طمع کرتے ہین جواب
اب اسطرف مایل ہوجیئے اور دل مین قایل کہ کرشن و بلرام مین اخوت اعتباری ہے کیسا ہی جامہ ونسواری
ہے الوہیت اوتارون کی حقیقی و روحانی ہے اور اخوت وغیرہ علایق مجازی و جسمانی سوط الجبار کے
حصہ دوم مین جسقدر آپنے مسئلہ اوتار پر اعتراض کئے ہین عنقریب تمام کا جواب گوش گذار ہوگا اور ایک

Marfat.com

ایک بیت الحرامی شرمسار ہوگا کپڑے پہننا اور مانگنا الوہیت سے منسوب نہیں ہے اور جسمیت کے لئے معیوب نہیں ہے الوہیت اوتار تبرا از الزام ہے کہ برتر از حواس اجسام ہے اب جواب الزامی ہے اور بری از سخت کلامی ہے خدائے مسلمان خوب خدا ہے کہ بندون سے قرض مانگتا ہے تعصب سے درگذر کیجئے اور سورہ بقرہ وغیرہ پر نظر خدائے اسلام خوب خدا ہے کہ بندون کے سامنے منہ بناتا ہے اور چڑاتا ہے اگر اتفاق حق منظور ہے سورۃ والدہر وغیرہ موجود ہے خدائے مسلمین خوب خدا ہے کہ روز قیامت مسلمانون کو اپنی ساق دکھلاتا ہے قرآن مین جب تک سورۃ قلم ہے آپکی زبان انکار تلم ہے خدائے محمدیہ کیا عالی نسب ہے کہ خیر الماکرین جسکا لقب ہے یہہ مضمون سورہ آل عمران سے آشکار ہے پس کیونکر شایان انکار ہے خدائے مصطفی عجب خدا ہے کہ دوزخ مین پانون دھرتا ہے اور سیری جہنم کرتا ہے خدائے محمدیہ کیا خوب ہے کہ محمد جسکا محبوب ہے ہر بیگاہ فرشتے حضرت کو خلوت خدا مین لیجاتے ہین اور زفاف کراتے ہین یہہ تمام مضمون حدیث بنی ہے اور منکر غبی ہے مولوی صاحب اب از روی ایمان کہیے کہ آپکا خدا جسمانی ہے یا مضمون قرآن و حدیث منافی شان حقانی ہے برتقدیر اول اوتارون پر کیون ہنستے ہو اور کسواسطے گناہ مین پھنستے ہو برتقدیر دوم آپکا جواب لاثانی ہے اور سعادت کی نشانی اب اوتار کی تصدیق کیجئے یا مصنف قرآن و حدیث کی تحمیق اے عبید اللہ ہرچند یہان مولوی محمد علی نے اخفائے بدخوئی و عربدہ جوئی مین جان فشانی کی اور داد خوش بیانی دی مگر آخرکار خاموش ہوئے اور جملہ جوش و خروش فراموش جس سبطی کی موسی مدد بجالایا اور آپنے جسکو موسی کا برادر بتلایا وہی سبطی گواہی دیتا ہے کہ موسی صلاح و نیکوی سے دست بردار تھا اور گردن تابی و سرکشی پر تیار سورۂ قصص نکالئے آیت ہذا پر نظر ڈالئے ان تریدا الا ان تکون جبارا فی الارض وما ترید ان تکون من المصلحین یعنی نہین ارادہ کرتا تو مگر یہہ کہ ہووے سرکش زمین مین اور نہین ارادہ کرتا یہہ کہ ہووے نیکوکارون سے فقط مخالفین کی عجیب عادت ہے کہ جسکو موسی کا برادر بتلاتے ہین اور جسکا موسی کو حامی ٹھیراتے ہین اسکی بات پر التفات نہین کرتا [illegible] کی سرکشی اور گردن تابی کی تحقیقات نہین اب موسی کی مغلوب الغضبی کی ایک اور حکایت گوش کیجئے اور حکایت فراموش کہ نہ بکر و عمر کی تقریر ہے بلکہ محدث بخاری و مسلم کی تحریر ہے کہ عزرائیل واسطے قبض روح موسی کے آیا اور فرمایا کہ اے موسی حکم رب قبول کر اور جلد اپنے کام مین مشغول کر موسی نے یہہ سنتے ہی ایک ضرب

دستی عزرائیل کے منہہ پر ماری اور اوسکی آنکھہ پھوڑی پس اوس نے بے نیل مرام اپنی راہ لی اور جناب ایزد
شکایت کی کہ تو نے مجکو ایسے بندہ کے پاس بھیجا کہ مرنا نہین چاہتا ابھی مین نے اوسکی جان نہین نکالی کہ
اوس نے میری آنکھہ پھوڑ ڈالی الخ بھائی صاحب پیدا ہی کہ انبیا غضب کے سبب مین طاق ہین نہ جا آنکہ خوش اخلاق
رہین اب مولوی صاحب اپنے معہدہ اصول اربعہ سے روگردان ہوتے ہین اور اپنے قول سے آپ پشیمان ابلیس کے
یار کی بیعت کرتے ہین اور ہمنام مار کی طاعت **سوط الجبار** در تفسیر این حدیث مارزی رحمۃ اللہ
علیہ گفتہ کہ ہذا علی المجاز یقال فقا فلان فلانا اذا غلبہ بالحجۃ ویقال عورت الشئ اذا ادخلت فیہ نقصا انتہی
یعنی الفاظ حدیث بسبب عدم تصور لطم حقیقی در روحانیان بر مجاز محمول ست ومراد از فقا عین غلبہ است
چنانکہ متعارف است کہ میگویند فقا فلان فلانا یعنی غالب آمد فلان بر فلان ومیگویند کہ عورت الشئ
یعنی ناقص گردانیدم او را **جواب** ای مولوی مارزی کا فضلہ نہ کھائیے اور اپنے سر پر بلا نہ بلائیے کہ وہ
ضحاک کا یار غار ہے اور اوسکے سر پر مار زہر دار ہی پیروشافعی ہے کہ افعی واقعی ہر شین اسکا عیب ہی یہہ ہی وجہہ
تسمیہ بے شک و لاریب ہے ایک کا آغاز اور دوسرے کا انجام واحد ہی معائنہ حال شاہد ہی کہ ایک مار زہر دار ہے اور
دوسرا افعی خونخوار پس خانۂ اسلام نہ جائے امن آمان ہی کہ مار وافعی کا مسکن ومکان ہی جواب بندہ چوب قلم
پکڑتا ہی اور دونون کا کام تمام کرتا ہی اگر مخالف پیچ و تاب کھائیگا اوسکا بھی سر کچلا جائیگا کہ افعی کشتن وبچہ
اش را نگاہداشتن نہ خردمندی وانصاف ہے بلکہ نادانی واعتساف ہی ای بندۂ خدای ذو المنن اندر من
یہہ تیری گفتگو قابل اعتبار نہین ہی اور مخالف بچہ مار بھی نہین ہی بلکہ نطفۂ اسد علی ہی اور زادۂ جنگلی حقیقت
آنکہ جس شخص کے اصل پر نظر ہے اوسکی رای مین میانجی جانور ہی اور جس شخص کا ہیکل ظاہری پر دھیان ہی اوسکے
نزدیک میانجی انسان ہی ثبوت قول اوّل معلوم ہی کہ اونکی عقل ودانش معدوم ہی چنانچہ ماقبل ومابعد چند
جا زیب زبان ہی کہ صرف قرآن وحدیث وقیاس و اجماع امت ہی قابل اطمینان ہی باقی کون خر وگوز
شتر ہی اور مانند موعو سگ نامعتبر جبکہ حقیقت حال برین منوال ہی تو صحت تفسیر مارزی مثل طلب چہرۂ
مار خیال محال ہی شاید کہ آپکا مطلب یہہ ہووے کہ اگر منہو د قرآن وحدیث وقیاس مجتہدین واجماع امت کی
[illegible] دوسری کتاب اسلام سے الزام دیوین تو ساقط از پایۂ اعتبار ہی اور میانجی نقل مختار ہے کہ اہم

جس کتاب سی سند لائی اور جسکا فیصلہ چاہتی ہر نسبت کھائی اسی میانجی ایک طرف ہو رہو دورنگی چھوڑ دو
سے مکر جاؤ کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے ۞ دورنگی تیری باتون نے ہنسا کر مار ڈالا ہو ۞ ملا محبوب علی
کہ میانجی کا وہ مستند ارتھا گرم گفتار تھا کہ مارزی کا اعتزال مذہب تھا اس تاویل علیل کا یہہ ھی سبب تھا
پس تعجب ھی میانجی کو دین و ایمان پر کہ معتزلہ کی کاسہ لیسی پر مرتے ہین اور پھر اون پر طعن کرتے ہین سے
وجد و منع بادہ ای زاھد چہ کافر نعمتی ست ۞ دشمن مے بودن و ہمرنگ مستان زیستن ۞ شاید کہ جوانی مین
میانجی کو معتزلہ سے نفرت تھی حالت پیری مین رغبت ہوئی سے دل ہوا خون خاطر ساغر پرستان
توڑ کر ۞ توبہ کیا چوکا ہون پیمانہ سے پیمان توڑ کر ۞ شاہ عبد العزیز نے تاویل حدیث خلاف محققین سمجھی ہی
اور باب دوم تحفہ اثنا عشریہ مین یہہ عبارت لکھی ہے فقرہ اسرار این معاملات کہ حق تعالی با خاصان خود
میفرماید و با ہر یکے از ایشان برنگ دیگر سلوک میکند بسیار دقیق و باریک اند کہ ذہن ہر کس تا بہا نمیرسد و اگر بر
یک دو نکتہ کسی موافق مذاق و مشرب خود از حکمت و کلام و تصوف و فقاہت یا مبنی بر اصول خود از تسنن
و اعتزال و تشیع پے بردہ و بر زبان آوردہ نسبت بواقع و نفس الامر حکم قطرہ بدریا و ذرہ بصحرا دارد و لہذا
محققین این قسم اسرار را حوالہ العلم الہی نمایند و مہر خاموشی بر زبان نہند انتہی تا یہان سے یہہ مین ہی کہ مارزی
محققین سے نہین ہے مصنف مظاہر حق بھی معنی حقیقی حدیث پر قانع ہوا ہی اور تاویل سے مانع ربع چہارم کہو لئے
اور اس تقریر کو میزان نظر مین تولئے فقرہ اطلاق پانو کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی اور حکم متشابہات
کا یہہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اوس سے حق ہی اور در پے دریافت کیفیت اوسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہہ ہے
اور متاخرین تاویل کرتے ہین کہ مراد قدم اللہ سی قدم بعض مخلوقات ہی انتہی) یہان سے بھی واضح ہی کہ تاویل
حدیث ایجاد بندہ ہی اور بعض گندہ اور مذہب رازی شاہراہ سنت نہین ہی اور تسنن کی علامت نہین میان
محمد علی اپنے قول کی مخالفت اختیار نکرو یہہ کیسے نہ سمجھو کہ جس صورت مین آپکے نزدیک قرآن و حدیث و قیاس
و اجماع امت کے سوا کوئی چیز لائق اعتماد نہین ہے تو اس تاویل علیل تسویل ذلیل سے کچھ استفادہ نہین ہی بلکہ ہمسنگ
کوہ کندن و کاہ بر آوردن ہی اور کار کندہ ناتراشیدہ دکون القصہ جبکہ میانجی ہمارا اعتراض دفع نہ
کر سکی کاسہ لیسی مانندی کرنے لگے حالانکہ وہ خود در بند عجز و انکسار ہی اور درماندہ و ناچار چنانچہ شاہ

Marfat.com

عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ مین تشیع کی ہو کہ تاویل دلیل عجز و درماندگی ہو فقرہ ہم کہ اسماعیلیہ
را راہ ندہند و نگویند کہ ہرچند این ہمہ در کتب معتبرہ شیعہ موجود است اما تاویلی داشتہ باشد کہ ذہن ما بآن
نمیرسد زیراکہ احتمال تاویل در وقت مناظرہ دلیل عجز و بیچارگی ست و نشانہ جہل و نادانی انتہی ہم اب ہم بطرف
میاںجی مائل ہوتے ہین ور اون سے سائل کہ با وجود دعوی قابلیت ایک سطر مارزی کا ترجمہ بھی بلا کم و کاست
نہ آیا جب تک کہ افراط و تفریط نے دخل نہ پایا فرمائیے کہ لفظ ہذا کا ترجمہ الفاظ حدیث کیونکر ہو سکتا ہی اور لفظ
سبب سے ایک لفظ رہ جانیان تک کس لفظ کا ترجمہ کیا ہی اسیطرح باقی الفاظ کے ترجمہ کا بھی یہہ ہی حال ہی
اور آپ کی دانش و فرہنگ پر دال ہے اسیطرح اذا غلبہ بالحجتہ و اذا دخلت فیہ وغیرہ الفاظ کا ترجمہ بالکل چھوڑ
دیا اور امانت سے منہہ موڑ دیا یہہ مضمون بطرز میاںجی اندراج ہوا ہی اور اوسکی ہرزہ درائی کا علاج اگر اتنے
پر بھی لغوگوئی سے باز رہا اور دخل در معقولات کیا تو وہ ہفت معزاری ہی اور اوسکی جناب مین اہل مزاح کی گھر
باری ہی کہ ہفت معزاری شود ہر گوہی کہ دانی خور اب ہم تاویل رازی کیطرف رجوع کرتے ہین اور کئی وجہہ
وسکار دشروع وجہ اول آنکہ یا سبق تقریر شاہ عبدالعزیز وغیرہ سے آشکار ہی کہ مارزی بہ بند عجز و بیچارگی گرفتار
ہی وجہہ دوم آنکہ عبارت مارزی مین لفظ مجاز سے ظاہر ہی کہ حدیث مذکور استعارہ و کنایہ شاعرانہ پر مشتمل
ہے حالانکہ صفحہ چہارم جواب صمصام ہند مین میاںجی نے کنایہ و مجاز و استعارہ کا ابطال کیا ہی اور مارزی
کو گوشمال دیا ہی پس اگرچہ تاویل مارزی شعرا کی نزدیک غلط نہین ہی لیکن مولوی جی کی لایق تمسک کسی نمط
نہین کہ وہ استعارہ و کنایہ کا رد کر چکے ہین اور اس باب مین بڑی کدابت چاہیئے جاننا کہ قرطبی نے کتاب التذکرہ
فی احوال الآخرت مین بنا بر دفع اشکال حدیث مذکور کے چہہ جواب لکھے ہین مگر بالکل مجروح ہین اور سر بسر مقدوح
مضمون کی اوسنے خود تکذیب کی ہی از انجملہ مارزی کو بھی تادیب دی ہی اب ہم اون مین سے دو جواب مرقوم
کرتے ہین اور حقیقت مذہب مارزی معلوم — فان قال قائل کیف جاز لموسی ان تقدم علی ضرب ملک الموت
حتی فقا عینہ فالجواب من وجوہ ستۃ الاول انہا کانت عینا متخیلۃ لا حقیقۃ لہا وہذا القول باطل لانہ یودی الی
ما یراہ الانبیا من صور الملائکۃ لا حقیقۃ لہا وہو مذہب السالمیۃ الثانی انہا کانت عینا معنویۃ وانما فقاہا بالحجتہ
وہذا مجاز لا حقیقۃ یعنی اگر گوینده بگوید کہ چگونہ روا باشد موسی را کہ پیش دستی کند بر زدن ملک الموت تا آنکہ

چشم ور آکند پس جواب آن از شش وجه است اوّل آنکه چشم متخیل بود و در حقیقت هیچ نبود و این قول
باطل است زیراکه سوا دی میشود ... آنکه آنچه می بینند انبیا از صورت ملائکه آنرا حقیقتی نیست و این مذہب
گروه سالبیه است دوم آنکه چشم معنوی بود نه کندید آن را مگر حجّت و این جواب بر طریق مجاز است نه بر طریق
حقیقت انتهی یہان سے بخوبی اظہر ہے کہ قرطبی کے نزدیک بھی تاویل مازری نا معتبر ہے خود خیال کیجئے کہ جس صورت
مین حدیث نبوی بھی مجاز و کنایہ پر محمول ہے تو کیونکر کلام رسول ہے بلکہ دیوان حافظ شیرازی ہے یا دیوان
ولید مازری پس مذہب باطنیہ مین کیا برائی ہے کہ اوسکی بھی ہر ایک بات تاویل کا قرآن و حدیث سے بر آئی ہے
اگر میانجی کی عقل سلامت ہوتی تو کیونکر اونکو مازری کے سبب اسقدر حیرت آتی ہے دشمنی از عقل عنہا الحمیار
آورد تخم غفلت ہر کہ کار و بیخ دل بار آورد وجہ سوم آنکہ عبارت مازری مین لفظ یقال اور عبارت قسطلانی
مین لفظ میگویند سے جانا جاتا ہے کہ مازری معنی حدیث قبیل قال زید و بکر سے بناتا ہے اور یہ محض بے اصل
ہے اور خلاف نقل البتہ اہل سنت کے نزدیک جیسے القرآن یفسر بعضہ بعضا معلوم ہے ویسے ہی الحدیث
یفسر بعضہ بعضا مجزوم ہے اگر مازری اس قاعدہ کو سنا ... ہوتا ... کیا جاتا ... وجہ چہارم آنکہ یقال
فقاء فلان فلانا الخ یہہ دونون مثالین مازری کی بیجا ہین کہ لفظ عین سے معرا ہین پس فقا عین سے غلبہ مراد
لینا خیال محال ہے اور دال پر اضلال ہے پس میان محمد علی کی یہہ گفتگو کہ الفاظ حدیث بسبب عدم تصور نظم کے
الخ محمد صاحب پر اعتراض جاتی ہے کہ اسقدر نہین جانتے تھے کہ ملائکہ مین اثر لطم حقیقی خارج از امکان ہے
اور معتبر از وہم و گمان پس مازری و میانجی کے نزدیک محمد صاحب نہایت بے ادب تھے کہ عزرائیل کو مضروب
یقین کیا اور ادب ہاتھہ سے دیا اگر کوئی کہے کہ محمد صاحب نے اس حدیث مین مجاز و استعارہ ہی کی بنیاد ڈالی
ہے تو ہم کہین گے کہ یہہ بات جعلی ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ محمد صاحب شاعر کامل تھے اور استعارہ و کنایہ وغیرہ آداب
شاعری پر عامل پس اثبات قرآن و حدیث از قبیل موہومات ہے اور مثل طلسمات بے ثبات
مین یہہ بات قبیح ہے اور وہ ہی صحیح ہے کہ حضرت نے عزرائیل کو موسی کے ہاتھہ سے منکوب و مضروب یقین کیا ہے
اسیواسطے حدیث مذکور مین لفظ قد کہ واسطے تاکید کے مجزوم ہے مرقوم ہے چنانچہ وقد فقا عینی یعنی موسی نے
تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھہ میری فقط بر تقدیریکہ فقا عین سے صرف غلبہ مراد ہوتا تو کلمہ تاکید کسواسطے ایزاد ہوتا

سبب اس معنی تراشی کا یہہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ ماندی ملائکہ اسلام کو روحانی سمجھا ہی حالانکہ از روی
حدیث و قرآن و عقیدۂ مسلمان ملائکہ جسمانی ہین اور حادث و فانی سورۂ الملائکہ مین ہی الحمد للہ فاطر السموات
والارض جاعل الملائکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی و ثلث و ربع یزید فی الخلق ما یشاء یعنی سب تعریف سزاوار ہی خدا کے جس
نے بنایا آسمان و زمین اور بنائی فرشتے پیغام لانیوالے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ
کرتا ہی پیدائش مین جو کچھہ چاہتا ہی یعنی بعضون کے چار سے زیادہ پر ہین جامع التفاسیر مین ہے کہ ملائکہ مین سے ایک
جماعت ہی کہ اونکو دو دو بازو ہین اور ایک جماعت ہی کہ اونکے تین تین بازو ہین شاید کہ تیسرا بازو پیٹھہ پر ہو اور
ایک جماعت ہی کہ اونکو چار چار بازو ہین مراد ان عددون سے تعدد بازو ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ جبریل کے
چھہ سو بازو ہین اور بقول قتادہ و مقاتل کے یزید فی الخلق ما یشاء سے مراد زیادتی بازو ہی انتہی پھر سورۂ مومن
کی الذین یحملون العرش الخ اس آیت کی جامع التفاسیر مین روایت کیا گیا ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے
فرشتون کے پانون نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نظرین نہین اوٹھاتے ہین اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حاملین عرش کی ٹخنے سے قدم کے نیچے تک پانسو برس کی مسافت ہی اور منقول ہی کہ ہر
ایک حاملین عرش سے چار چار منہہ رکھتا ہی ایک منہہ بیل کا سا اور ایک منہہ شیر کا سا اور ایک منہہ گرگس کا سا
اور ایک منہہ انسان کا سا اور ہر ایک چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو منہہ پر ڈھکے ہین تا کہ عرش کو دیکھکر
بیہوش نہون اور دو دو بازو سے اوڑتے ہین روایت وہب مین ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے اب تو چار ہین
اور روز قیامت آٹھہ ہونگے اون مین سے ایک فرشتہ بصورت انسان ہی تا کہ درباب رزق بنی آدم کی سفارش
کرے اور ایک فرشتہ بصورت شیر ہی تا کہ درباب رزق درندون کے سفارش کرے جبکہ اونھون نے عرش کو اوٹھایا
تو زانون کے بل گر پڑے اوسوقت اونکو لاحول و لا قوۃ الا باللہ یہہ الفاظ تلقین کئے گئے پس سیدھے اوٹھہ
کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم حاملین عرش کے زمینون کی تہہ مین ہین اور
زمینون اور آسمان انکی کمر تک ہین کذا فی مدارک و معالم التنزیل و در منثور ای محمد علی حق سے بیزار دہرینا
ان روایتون کو بے اعتبار نہ کہنا کہ ہنوز محمد قطب الدین خان دہلوی مولف جامع التفاسیر بقید حیات ہی
اور معتبر تصنیفات و تالیفون کا پیر ہے اور شیخ مجددیون کا اخیر مشہور آفاق ہی جانشین شاہ اسحاق

ہوا دس مے یہہ روایتیں مدارک و درمنثور و معالم التنزیل وغیرہ میں بسند کی ہیں اور جامع البیان سیر میں قلمبند اگر
تمکو شک ودامنگیر ہو تو یہہ ہی تدبیر ہو کہ اپنے پیر دستگیر کے پاس جائیے اور خاطر خواہ تسلی کر آئیے کہ وہ
وہابیوں کا سر دفتر ہے اور اوسکی بات معتبر اگر آپ اتنے پر بھی انکار لائینگے تو دائرہ وہابیت سے خارج کئے
جائینگے اور دنیا اور آخرت میں سخت گوشمال کھائینگے حدیث ابو داؤد میں مذکور ہے کہ عرش کے اوٹھانے والے فرشتے
اسقدر عظیم الجثہ ہیں کہ اونکی کانوں کی لو سے مونڈھوں تک سات سو برس کی راہ ہے اصل عبارت حدیث کی یہہ ہے
جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ العرش ان ما بین
شحمۃ اذنیہ الی عاتقیہ مسیرۃ سبعمائۃ عام یہہ جامع ترمذی میں ہے قال رسول اللہ ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم خلقہ
صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ یعنی رسول اللہ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال میں
کہ صف باندھے ہوئے ہے دونوں پانوں اپنے کی اول مدت پیدایش اپنی سے نہیں اوٹھاتا ہے اسرافیل نگاہ
اپنی فقط حصن حصین میں ہے وہیں یضا بغیر الدعاء ہے وتبارک الذی تقیص علیہن ملک فیضعہن تحت جناحہ ویصعد
بہن یعنی اور یہہ کلمے بغیر دعا کے بھی یعنی سبحانک اللہم اخیر تک کے ساتھہ وتبارک اللہ کی یہہ فضیلت ہے کہ تحقیق
ہیں کہ متعین ہوتا ہے ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہے انکو نیچے پروں اپنے کے اور لے چڑھتا ہے انکو آسمان
پر جلد اول تفسیر عزیزی میں بھی فرشتوں کی جسمیت بتکرار رقم کی گئی ہے اور میاں صاحب کی زبان اونکا قلم اصل
عبارت تفسیر عزیزی یہہ ہے (حاملان عرش بصورت بزکوہی اند کہ درمیان سم آنہا تا سرین صد ہزار
سالہ راہ است پس اشارہ بہ بزرگی جثہ آنہاست وجہ این صورت بزکوہی مناسب حمل ثقل است نسبتیست
کہ حق تعالیٰ ایشان را ہمین صورت دادہ باشد انچہ در بعضی روایات دیگر وارد است کہ یکے از آنہا بصورت آدمی
است و دوم بصورت نرگاو وسیوم بصورت شیر چہارم بصورت کرگس پس حاصلش این روایت ہمینقدر است
کہ تمام ہر آن ہر چہار یکسان بصورت بزکوہی باشند و در چہرہ آنہا باین صورتہا تفاوت دادہ باشد تا
اشعار باختلاف حقایق آنہا شود چنانچہ حیوانات آبی با وجود آنکہ در بدن یکسان میباشند در چہرہا
اختلاف فاحش دارند بعضی بصورت اسپ وبعضی بصورت کلب الماء وغیر ذلک انتہی جامع ترمذی
میں لکھا ہے کہ محمود صاحب نے لکھا ہے کیف انعم وصاحب الصور قد التقم واحنی جبہتہ وجبینہ ینتظر متی یؤمر

Marfat.com

بالنفخ یعنی مین کیونکر خوش رہون حالانکہ اسرافیل رکھے ہوئے ہے ایک طرف صور کی اپنے منہہ مین پھونکنے
کے لئے اور جھکائے ہوئے ہے کان اپنا اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی بجاآوری کے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور
پھونکنے کے لئے فقط مدارج النبوت مین ہے کہ در آسمان نہریست کہ آنرا نہرۃ الحیات گویند ہر روز جبرئیل
در آن می در آید و فرو میشود در وے پس بیرون می آید و می افشاند پر و بال خود را و جدا میشود از وے ہفتاد
ہزار قطرہ و پیدا میکند پروردگار از ہر قطرہ فرشتہ انتہی ان روایات صدق آیات سے ثابت ہے کہ گو
فرشتے قسم قسم کے ہین مگر کل محتاج تن و جسم کے ہین پس آپ جو اونکو روحانی کیونکر کہتے ہین اور کس لئے مطلب
اصلی سے دور تر رہتے ہین یہہ بھی سمجھنا ضرور ہے کہ اگرچہ فرشتہ بندہ ہین لیکن بعضے پرندہ اور بعضے چرندہ
ہین سوط الجبار ذات گرامی صفات موسی را کمال اختصاص تقرب و مکالمہ و برگزیدگی بجناب
حق حاصل بود چنانکہ در قرآن آمدہ و اصطفیتک علی الناس برسالتی وبکلامی و اصطنعتک لنفسی پس در
ہر وقتیکہ حادثہ میشد میخواست کہ حجاب و سائط از میان رفع گردیدہ ہمکلامی بارب العزت بظہور
آید لہذا قبیح ظہور ملک الموت خواست کہ اشتیاق مکالمہ باپروردگار خود و قرب ارض مقدسہ کہ در دل
داشت بظہور آید و بعد حصول این مراد جان بسپارد جواب اول اپنی سنندہ آیتون کا مطلب تو سمجھ لیا
کیجئے پس زان اس عقل خلاف نقل پر ہوش نثار کیجئے تخصیص آیت اول موسی کے ساتھ خلاف ایمان ہے
کہ جملہ انبیای اسلام کی یہہ ہی شان ہے کیونکہ خدای اسلام نے جملہ انبیا کو اپنے پیغام و کلام کے لئے قبول
کیا ہے اور کل کا نام رسول کیا ہے اسیطرح تخصیص آیت دوم بھی موسی کے ساتھ محال ہے کہ کل بنی آدم کا
یہہ ہی حال ہے چنانچہ آیت سورہ بنی اسرائیل ہے اور برگزیدگی و پسندیدگی انسان پر دلیل ہے
لقد کرمنا بنی آدم و فضلناہم یعنی تحقیق عزت دی ہمنے بنی آدم کو اور بزرگی دی ہمنے اونکو فقط اگر
آیت دوم مین لفظ لنفسی سے کچھ اور مراد ہے تو محض بے بنیاد ہے کیونکہ اسکی یہہ ہی تفسیر ہے کہ پسند کیا
ہینے تجھکو واسطے عبادت ذات اپنی کے پس کل جن و انسان پر حاوی ہے چنانچہ مولف قرآن سورہ
والذاریات مین بتا دیے، و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مینے جن و انسان کو مگر اس لئے
کہ میری عبادت کرین فقط شاید کہ آپ کی نزدیک لنفسی کا یہہ ہی مطلب ہو وے کہ خدا نے موسی کو اپنے نفس کے

Marfat.com

سے لئے اختیار کیا اور اپنا معبود قرار دیا پس موسیٰ کے لئے تخصیص لاکلام ہے کہ معبود خدای اسلام ہر باقی رہی
ہمکلامی بلاواسطہ وہ ابلیس کے ساتھہ بھی مخصوص ہے چنانچہ سورہ اعراف و سورہ حجر وغیرہ مین منصوص
ہے شاید کہ آپ کی نزدیک سارے انبیا نسل ابن آدم ہین اور صرف حضرت موسیٰ خیر الانسان ہین اگر اہل اسلام
اس بات کا مطلب پا ئینگے آپکو بطرح بتائینگے محمد برتر انبیا ہے قرآن کا یہہ ہی مدعا ہے خوب جان لیجیے کہ کسی آیت کا
یہہ مضمون نہین اور کوئی حدیث اس مطلب پر مشحون نہین کہ موسیٰ کو جناب خدا مین اختصاص کمال تھا ناظر
جمال و جلال تھا بر تقدیر یکہ آپ کے دعوی کی کچھہ اصل ہوتی تو قرآن مین رب ارنی الیک کے جواب مین لن
ترانی کیون نقل ہوتی موسیٰ نے خدا سے عرض کیا کہ مجکو اپنا دیدار دکھلا خدا نے جواب دیا کہ تو مجکو ہرگز نہین
دیکھہ سکیگا پس موسیٰ کی حقیقت ہے یہی مذہب اہل طریقت ہے ؎ موسیٰ ازین جام تہی دید دست ❊
شیشہ بکہ بائے ارنی شکست ❊ اگر موسیٰ کو تربت و حدوث ہر واقعہ خدا سے کلام بیواسطہ منظور ہوتا تو ہارون بیقصور
کیونکر نیک مرتکب فتور ہوتا بلکہ وحی کا انتظار کرنا بلا تحقیق کسواسطے ڈاڑھی پکڑتا حق بات سی ترک عداوت
کیجیے سورہ اعراف کی تلاوت کیجیے تا حقیقت حال معلوم ہووے اور موسیٰ کی ناسپاسی و ناحق شناسی مجزوم
در صورتیکہ موسیٰ بے حجاب و سائط خواہان مکالمہ خدا ہوتا تو محو تعظیم و تکریم فرشتہ کبریا ہوتا نہ کہ اوس سے
بسختی پیش آتا اور اوسکے منہہ پر طمانچہ لگاتا شاید کہ موسیٰ ع رشکم آید کسے بسر نگرد در تو کند ❊ اس
قول سعدی پر عامل ہوا اسی لئے ولی کا دل ہوا اگر موسیٰ ملتجی مکالمہ ہوتا تو کب مرتکب مکابرہ ہوتا تقرب خدا متمم
فرمانبرداری ہے نہ منجر بہ جفا کاری و جباری بر تقدیر یکہ موسیٰ کو مکالمہ بیواسطہ مقبول تھا تو یہہ ہی معقول تھا کہ
بخدمت عزرائیل عرض کرتا اور آہ سرد بھرتا کہ وسائط سے دل رنجور ہے اور مکالمہ بے حجاب منظور مگر موسیٰ نے
اسکے خلاف کیا بڑا اعتساف کیا کہ عزرائیل سے سخت کلامی کی اور بد اندامی اگر اشتیاق مکالمہ پروردگا
اسیکا نام ہے تو موسیٰ و محمد علی ہر دونون کو ہمارا سلام ہے دعوی سیابجی مردود ہے اور یہہ نام آور [illegible]
سو جبکا دل خدا سے لگ رہا ہے اوسکو خواہش ما سوا کیا ہے پس اگر موسیٰ نے قرب بیت المقدس ولی جانا
تو حادث کو مولی مانا خاصان الہی اگر کفرستان مین قالب ترک کرین توبھی اونکا محل علیین ہے اور گمراہان
مناہی اگر بیت المقدس مین مرین توبھی اونکی منزل اسفل السافلین ہے ؎ چو آہنگ رفتن کند جان

ہلاک ۔ چہ بہشت مردن چہ برسر خاک ۔ اگر بیت المقدس مین مرنا ثواب ہو تو یہہ بھی جواب ہو کہ جو
لوگ بیت المقدس مین مرتے ہین اگر وہ بھی بہشت مین گذر نے ہین تو ایمان لا طائل ہو اور قرآن باطل
پس موسیٰ نے خلاف ادب کیا کہ خدا سے قرب بیت المقدس طلب کیا ۔ نیست بہر نجات راہ دگر ۔ از خدا
جز خدا مخواہ دگر ۔ سوط الجبار ۔ وازینکہ ذات ان فخر کائنات قرۃ عیون احباء وعداوت بود چنانکہ
از قول زن فرعون کہ بمجرد دیدن جمال مبارک با فرعون گفتہ قرۃ عین لی ولک ونیز بقول او تعالی کی
تقر عینہا وقول او تعالی ولتصنع علی عینی این معنی واضح است چون بہ تو آرزو استبطاء موسیٰ برای حصول
مسئلہ ما جابت دعا قرب ارض مقدسہ چشم ملک الموت از روی کیفیت روحانی بر زد چشم ملک الموت
کہ چشم قہر وبطش است بسبب غلبہ صفت قرۃ العین کہ در وجود آن فخر موجودات نہادہ بود ند از تاثیر خود بیرون
بر گردید اثر روحانی آن قرۃ عیون چشم قہر ملک الموت را باز گردانید وبا در اک این حال ملک الموت بی آنکہ رنج
از و برده باشد بجناب خدا رجوع نمود بکمال پاس ادب غایت تعظیم موسیٰ سوال انجناب را بعرض رسانید
چنانکہ تفسیر آن کرده خواہد شد پس ہمین است مراد قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلطمہ ففقا عینہ فرجع الحدیث یعنی چون چشم
قہر ملک الموت را بان قرۃ العین موجودات مقابلہ افتاد چشم قہر او ستاره گردیده وبمصداق خطاب ولتصنع علی
عینی قرۃ عینی کی العین کہ در ذات آن سرور کائنات نہاده بودند چشم عزرائیل رجا قہر وبطش جا گرفت جواب
پیشتر از بحث معنی یہہ ہی سوال ہو سیا بھی کی ترکیب ثانی کا عرض حال ہے فرمائیے لفظ ازینکہ کس سے
متعلق ہے یا ادھر چلی ہو حصول علم آسان نہین ہر شایان شان ہر انسان نہین ہو ۔ اگر ہتا
زمانہ مین حصول علم بمحنت ۔ تو بس ساری کتابین ایک جاہل دھو کی جاتا ۔ موسیٰ کو فخر کائنات کہنا بھی
صحیح نہین ہے کہ اوسکو کل اہل عالم پر پہلا ترجیح نہین ہو اکثر لوگ نہین جانتے کہ موسیٰ کس چیز کا
نام ہی اور اوسکا کہان مقام ہی پس وہ کیونکر فخر کائنات ہو آپ کی بات سر سہہ نہمات ہو البتہ یہود کی
فرقہ قلیل ہین اور مسلمانون کی نظر مین تو ذلیل ہین موسیٰ کو بہت تو بہت نبیاء بنی اسرائیل جانتے ہین اور صاحب وحی
و تنزیل مانتے ہین یہہ بھی حال لفظ سرود موجودات ہے اور آپ کی بات واہیات ہاتھون پر سرسون جمائیے
مسلمانون کو باغ سبز نہ دکھائیے آیات قرآنی کا اول اور آخر تو کچھ نہ سمجھ نہ لکھ سکو ہمکو بھی قرآن از بر ہو اور ایک

ایک آیت سی خبر ہی اگر موسیٰ قرۃ العین احبا و اعدا ہوتا تو اوسکے عہد مین کوئی کیونکر اعمی و نابینا ہوتا کیونکہ قرۃ العین
خنکی چشم مشہور ہی اور کتب لغت مین بمعنی روشنی بصارت مذکور ہی حالانکہ حین حیات موسیٰ بہت سبطی و قبطی اندھی
تھی اور روشنی چشم نہین رکھتے تھے تورات پر نظر ڈالی دل سے شبہات نکالی جس شعیب نے موسیٰ کو اپنے گھر مین
دیا تہا وہ خود اندھا تھا نہ موسیٰ اوسکے حق مین شفا ہوا نہ بصری شعیب کی دوا اگر موسیٰ قرۃ العین ہوتا اوسکے
لئے بدرجہ ادنی چشم دوربین ہوتا اگر قرۃ العین سے پسندیدگی اور برگزیدگی مقصود ہی تو بھی آپکا دعوی مردود ہی
کیونکہ موسیٰ جسکا دشمن تھا وہ بھی موسیٰ کا گردن زن تھا قصۂ قبطی یادگار ہی جو کہ بطرف مدین موسیٰ کا
باعث فرار ہی غور کرو کہ اگر موسیٰ برگزیدہ و پسندیدہ اعدا تہا اور دل دشمنان اوس پر شیدا تو کسواسطے اوس نے
بخوف فرعون اپنی زاد بوم سے فرار کیا اور سفر دور و دراز اختیار کیونکر فرعون موسیٰ پر غضبناک ہوا اور اوسکی حرکت
سے در پے ہلاک اگر قرۃ عین کے کچھ اور معنی ہین تو لایعنی ہین مگر محمد علی سے کچھ دور نہین ہی کہ اونکو چندان
شعور نہین صدہا معنی بعید از عقل آپکے طبع زاد ہین کہ بنیاد فساد و ارتداد ہین جسوقت اہل نظر آپکی بکر
فکر پر نظر ڈالتی ہین بے ساختہ کلمہ لاحول زبان سے نکالتی ہین کہ بسبب خباثت سیرت و صورت کے اوسکی صحبت
مشتاق ہی اور شب و روز سزاوار طلاق ہی جائے تعجب کہ موسیٰ قرۃ عیون درمیان ہوئے اور مرض کوری و
شب کوری لاحق انسان ہوے اگر زن فرعون نے موسیٰ کو قرۃ العین کہا بھی ہو تو اس سے یہہ لازم نہین
آتا کہ قرۃ العین دوست و دشمن تہا کسواسطے کہ سب کوئی کسی بچہ کو پالتا ہی تو وہ اوسپر نظر محبت ڈالتا
ہی انجام کار خواہ وہ اوسکو ضرر پہونچائے خواہ حجت اس آیت سورۂ قصص سے کسی کی تخصیص نہین نکلتی جہوٹی
بات پیش نہین چلتی ذرا خیال کرو کہ جسوقت آل فرعون نے موسیٰ کو دریا سے نکالا اور زن فرعون نے بجای فرزند
پالا اوسوقت وہ نہین جانتے تھی کہ وہ اونکو ہلاک کریگا اور وہ خاک آل فرعون پاک کریگا بر تقدیریکہ وہ
اس اسرار سے خبردار ہوتی اور پھر موسیٰ کی خواستگار ہوتی البتہ آیت مذکور مولوی جی کے واسطے مفید
قول کی تائید یا جبکہ باہم دل شکستہ ہوئے اور یکدیگر کے ہلاک پر کمر بستہ اگر اوسوقت وہ موسیٰ کا تخم محبت
زمین سینہ مین بوتی اور اوسکو خون سے ہاتھ دہوتے تو بیشک موسیٰ قرۃ العین عدا قرار دیا جاتا اور آپکا قول
اعتبار کیا جاتا کس لئے کہ جسوقت زن فرعون نے موسیٰ کو قرۃ العین کہا تھا اور فرزند بنا لیا تھا اوسوقت

موسی سے اوسکو عداوت نہین تھی اور موسی کو دوست و دشمن [illegible]
فرعون نے کہا وہ واجب الاعتقاد نہین ہے اور شایان اعتماد نہین کہ فیما بین عداوت تھی دوم [illegible] عداوت
سوم یہ بالفرض اگر زن فرعون سے وقت موسی کو دشمن جان لیتی فوراً زہر دیکر جان لیتی زمین کا پیوند کرتی
کس لئے فرزند کرتی اسیطرح آیت دوم (کی تقر عینہا) سے بھی تخصیص موسی نہین برآتی کل آیت یہ ہے
فرجعناک الی امک کی تقر عینہا ولا تحزن یعنی پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف ماں تیری کے تاکہ روشن ہوویں آنکھین
اوسکی اور غم نہ کہاوے فقط کل لڑکی اپنی ماں کے لئے نور نگاہ ہوتے ہین اور تاریکئی غم جانکاہ کہوتے ہین موسی کی تخصیص
اصلا نہین ہے کوئی مولود اپنی ماں کی نظر مین کھٹکتا نہین ہے جبکہ یہہ بات سب لڑکون مین موجود ہے
تو تخصیص موسی مفقود ہے ایراد آیت سوم (ولتصنع علی عینی) بھی بیجا ہے و بر عکس مقتضائے مدعا ہے ہر وقت
نہین حرف و حکایت کا موقع ٭ ہر کام کا اک وقت ہے ہر بات کا موقع ٭ کیونکہ اس آیت کا یہہ ہے مدعا ہے کہ خدا
محمدیہ موسی سے کہتا ہے کہ تاکہ تو پرورش کیا جاوے اوپر آنکھون میری کے فقط پس لازم آتا ہے کہ معبود اسلام جسم و
جسمانی ہے یا آیت ہذا مین ایراد لفظ عینی لا یعنی ہے اب میان محمد علی فعل مختار ہین خواہ موسی کی تخصیص سے
باز آوین خواہ اپنے معبود کی جسمیت پر ایمان لاوین ۔ تو خواہی جامہ وخواہی قبا پوش ٭ بہر رنگی کہ ترا من
می شناسم ٭ اگر آپ کوئی تاویل بنائینگے تو اپنے کئے ہوئے سے بہت پچھتائینگے کہ وہ تاویل کل مخلوق مین صادق
آئیگی اور موسی کی خصوصیت یک لخت اوڑ جائیگی یہہ تفسیر حسینی ہے و تاویل لفظ (علی عینی) بر دیدن من
یعنی بعلم و ارادت من انتہی خیال کیجئے کہ آفرینش جملہ مخلوق بعلم و ارادہ الہی ہوا ہے موجود ہوئی ہے جو کہ
اوس نے چاہی ہے شاید کہ آپنے یہہ سمجھا ہووے کہ صرف پرورش موسی بعلم و ارادہ خدا ہے اور تمام خلق خود آپسے
مذہب جناب تعطیل ہے ورنہ اے دانشمند و عقیل اب فرمائیے کہ لفظ چون سے لیکر لفظ باز گردید تک آپنے
خلاف قرآن و حدیث جسقدر باتین بنائی ہین اور آسمان کو لاتین چلائی ہین ان مین کیا اسنادین ہین
کون شہادت ہے یہہ وہی سنہ ہے کہ جسے کہتے تھے کہ سوائے قرآن حدیث کو لایق الزام نہین ہے اور مسلم اسلام نہین
ہیچ سچ کہئیے کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے یہہ مضمون قرآن مجید ہے یا کنون شیطان پلید جیسے کہ ہم روضۃ الاحباب
و مدارج النبوت وغیرہ کی سند لاتے ہین تو آپ سنہ بناتے ہین خود تاریخ محمدیہ کا بھی نام نہین لیتے ہو اپنی تراشتی

عبارتین سند دیتی ہوسے ۵ نہ کہ مہمل سی تو وہ کلام بیہودہ ہے کہ جس سے بہتر تو نام بیہودہ ہے اگر کہین قرآن
و حدیث مین موسی کی قرۃ اعین تو ہم ہوئے تو وہ غلط ہی اسیطرح اگر کہین چشم عزرائیل سی قہر مفہوم ہوئے تو سند لائیے ورنہ
مکر و کید مین تضییع اوقات نہ کیجئے اور رزق و شید مین تقطیع حیات بڑی تعجب کی بات ہے کہ چند سور قرآن مین موسی کو مغلوب الغضب
ترقیم کیا ہی اور آپ کے ہادی مؤلف ہدیۃ الاصنام و اعجاز محمدی نے تسلیم کیا ہے برخلاف اسکے آپ اپنی نفس غضب کے
سبب کو عزرائیل سی منسوب فرماتے ہو عیب اپنی کو معیوب ٹہیراتے ہو ۵ آشنا نہ اپنی جامہ سی باہر نکل
کر چل ۞ دنیا ہی چل چلاؤ کا رستہ سنبھل کے چل ۞ اب مین احقاق حق کرتا ہوں محمد علی کی بعض اقوال پر دشنا
قولہ بادراک این جسامت ملک الموت بی آنکہ بحجز بردہ باشد الخ یہہ تمام ہاو ہو الفاظ روایت کی خلاف ہی پس
صریح لاف و عین گزاف ہی محدث مسلم نے بخوبی تشریح کی ہے کہ موسی نے عزرائیل کی آنکھ پھوڑ دی ہے چنانچہ
فلطم موسی عین ملک الموت ففقأها قال فرجع الملک الی اللہ تعالی یعنی پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت
کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ کہا آنحضرت نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کے کذا فی مظاہر حق اب
آپ کو اختیار ہے خواہ اصل حدیث سے انکار کریں خواہ عزرائیل کو معذور شمار کریں ۵ بی تکلف جی مین جو
آئی کر دہ کیا دہرا ہی نالہ و فریاد مین ۞ **قولہ** و بجال پاس ادب غایت تعظیم موسی الخ یہہ بھی برعکس
الفاظ حدیث ہی یہین تلبیس خبیث ہے کیونکہ حدیث مین یہہ صفی نقل کیا ہے کہ عزرائیل نے خدا کی نزدیک جا کر کہا
کہ تو نے مجکو ایسے بندہ کی پاس بھیجا کہ مرنا نہین چاہتا اور میری ساتھ بڑی زیادتی کی کہ میری آنکھ پھوڑ دی
چنانچہ ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت و قد فقأ عینی یعنی عزرائیل نے کہا کہ روانہ کیا تو نے مجکو طرف بندے
اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری کذا فی مظاہر حق اگر آپ کی نزدیک اسکا نام
پاس ادب غایت تعظیم ہے تو سراسر حدیث نبوی کی تہیم ہے کیونکہ حدیث سی برخلاف اسکی ثابت ہے کہ
عزرائیل نے خدا کی سامنے موسی کی شکایت کی اور اسکی نافرمانی و سرکشی سے روایت **قولہ** حقا آنا آن
کردہ خواہد شد فقط یہہ آخذ اپیچ فرمائیے کہ وہ تفسیر کس شیخ کی ہے اور کہان لکہی ہے اس صیغہ مجہول سے آشکار ہے
کہ وہ تفسیر نامقبول و بے اعتبار ہے **قولہ** پس این است مراد قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلطمہ ففقأ عینہ فرجع الیہ
یعنی چون چشم قہر ملک الموت را بہ آن قرۃ اعین الخ یہہ بالکل تراشا ہوا ترجمہ قیاس ہے ہمارا دہین ہی اور سزا

Marfat.com

وا دہنین چشم و ملک الموت ان دو لفظون کے سوا تمام الفاظ بجز اہتش نفسانی زادہ طبع آپکی
بدنامی مانند حرامی ہین اگر اونکی ولادت بعقوآ محدثین ہوتی تو آپکے حق مین ہر طرف سی
ہوتی چونکہ بکرہ مکرہای نفس آمارہ سی باردار ہی اسواسطی مولوی صاحب کو سرمایہ عار بسیار ہی جسد آپکا
اہل دین سی بھری ہی عروس طبیعت نظر محدثین سی گری ہی اب جو کچہہ مظاہر حق مین فلطمہ ففقا عینہ کا
ترجمہ رقم کیا ہی وہ بجنسہ یہہ ہی یعنی پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی آنکھہ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ
فقط یہان سی جانا جاتا ہی کہ آپ نی فریب دہی کی بنیاد ڈالی ہی اور مسلمانون کی گمراہی کی ترکیب نکالی
ہی کہ اپنی طرف سی عبارتین رسم کرتے ہو اور نام ترجمہ حدیث دھرتی ہو اگر آپ سچے ہین تو اپنے ترجمہ کا شرح
مسلم و مشکات سی نشان دیجیے ورنہ پھر در گریبان کیجیے **سوط الجبار** پس این مضمون مقابلہ و دفع اثر قہر
و بطش و تاثیر قرارۃ و خشکی را درین حدیث بلفظ لطم و فقاء عین تعبیر کردہ شدہ است چنانکہ مازری گفتہ
نہ آنکہ حقیقت لطم و فقاء عین حقیقی کہ در روحانیان متصور نیست مراد باشد و از ہمین جاست کہ در بعضی
از روایات بخاری لفظ فقاء العین مذکور نیست صرف بر لفظ صکہ اکتفا رفتہ **جواب** بالفرض اگر
موسی قرۃ العین ہوتا اور اپنی خشکی سی آنکا فانا غضب و قہر عزرائیل کہوتا تو شان جلالی مین کیون نہین
سرایت کرتا اور اپنی معبود کو کیون نہین ہدایت کرتا قوت جلالی کسواسطی جلا پاتی اور کوہ طور کو کسواسطی
جلاتی یہان سے جانا جاتا ہی کہ آپکی دلیل علیل ہی اور دعوی بی دلیل اگر کوئی کہی کہ خدا و فرشتے مین کیا مناسبت
ہی ع بادست موسوی چہ زند سحر سامری ؛ تو جواب یہہ ہی کہ عزرائیل کی چشم قہر جناب جلا سی دی گئی
تھی اور موسیٰ کی لئے تعین کی گئی تھی بر تقدیریکہ آپکا قول راست ہوتا اور بلا کم و کاست تو لاریب عون
اور تعلیم ہی ہین قرۃ و خشکی ہو موسی پا تر کرتی ہزارہا کبے خون سے کیون دامن تر کرتی موسی قبطی سی کیون لڑتا بلکہ
اپنی قرۃ و خشکی سے اوسکو مطیع کرتا کہ صلح بہتر از جنگ ہی یہہ ہی مقولہ اہل فرہنگ ہی ہے چو کار
بر آید بلطف و خوشی ؛ چہ حاجت بسختی و گردن کشی ؛ کس لئے مشقت سفر گوارا کرتا اور کس لیے
گھر گھر مارا پھرتا بر تقدیریکہ موسیٰ مین خشکی عین تھی تو اوسکی ہاتھہ سی تحیر بارعن کیون ہوتی نوبت
کشمکش کی آتی بیچارہ ہارون کی عزت نہ جاتی شاید کہ قرارۃ موسی خود اوسکے لئے نہین تھی مثل مشہور

خود را نصیحت و دیگران را نصیحت صادق یہین ہی فرماتے کہ عزرائیل کی دونون آنکھین چشم قہر ہین یا ایک چشم قہر
اور ایک چشم مہر بر تقدیر اول قرارہ موسی سے قہر عزرائیل تماما دفع نہین ہوا کیونکہ حدیث سے اسیقدر مبین ہوا
کہ موسی نے عزرائیل کی ایک آنکھ پھوڑ دی تھی دوسری سے قطع نظر کی تھی بر تقدیر دوم قہر و مہر عزرائیل
ایک دوسری کا دافع ہے جسکی موسی کیا مانع ہے بس آپ کی تاویل نامعقول ہے اور مثل کوہ کندن کاہ
بر آوردن فضول **قولہ** تعبیر کردہ شدہ است چنانکہ بارزی گفتہ نقطہ کردہ شد صیغہ مجہول سے امر پر
دال ہے کہ وہ تعبیر محض وہم و خیال ہے کہ نہ سیابجی نے کی ہے نہ مارزی نے اوسکا فاعل مجہول الاسمی ہے معلوم نہین
کہ یہود یا نصارا ہے اسیواسطے قرطبی نے اسکو رد کیا ہے اور اسکے پیرو دن نے حکم حد کیا ہے تاویلات اشخاص
مجہول الاسم درمیان لانا اور اون پر اعتقاد جمانا آپکی شان سے بسیار از بسیار دور ہے کہ کتاب سامی بین
قرآن و حدیث کے سوا جملہ کتب محمدیہ کی بے اعتباری بار بار مذکور ہے اگر مارزی نے مجہول کی تمنے کسواسطے
قبول کی آیندہ کو مارزی کے پیچھے نہ جائیے اور چوب قلم کی مار نہ کھائیے **قولہ** نہ آنکہ حقیقت لطم و فقاء عین
کہ در روحانیان الخ کہیئے کس جگہہ فرشتون کو روحانی کہا ہے اور مبرا از مادہ لکھا ہے جسمیت ملائکہ تو خود
قرآن و حدیث سے مثل آفتاب نصف النہار عیان ہے اور اوپر اوسکا تفصیلوار بیان ہے **قولہ** در
بعضی از روایات بخاری لفظ فقاء العین کو نیست الخ یہان سے واضح ہوتا ہے کہ بخاری میں اس مضمون کی چند
روایتین ہین بعضی روایات مین لفظ فقاء العین ہے اور بعضی روایات مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ بخاری بہ
تحار تردد مبتلا ہے پس وسکی روایت صحیح کیجا ہے ورنہ کار عقل کرتا ایک ہی روایت نقل کرتا **ف** بخار
آیا بخاری کو مریگا؛ صحیح اب سکو تو کیونکر کریگا؛ **سبوط التحبار** ازین حدیث اصلا پیدا نیست کہ
موسی ہیچگہ نہ از مرگ کارہ بود حاشا و کلا بلکہ در حدیث صراحت تام است بر ینکہ انجناب را ہمدراں
حال موت خود از حیات ہزاران سال محبوب مرغوب بود آری یہ دفعہ تحقق سکالمہ ملاء ...
حجاب این آرزو در دل پیداشت و چون پر تو این اندیشہ وی بر آن ... برزد و بتاثیر آن چشم
قہر ملک الموت بعین گردید چنان از اثر خود منقلب گردید ملک الموت ... ودکہ موسی مرگ خود نخواہم
جواب اپنی ہی نہ کہی جائیے ہماری طرف بھی کان لگائیے **ف** اپنی ہی کہتا ہے ملا دا ... استغنا

Marfat.com

نہین پر رکھی بہنگام اذان کیونکہ انگلی کان مین پر جناب حق کی

مرگ سی رو گردان ہی برسر ہوش آیئے قول محمد صاحب گوش فرمائی اپنے تراشیدہ

قطب الدین خان سی جواب لیجئے قال رسول اللہ جاء ملک الموت الی موسی بن عمران فقال لہ اجب ربک قال

فلطم موسی عین ملک الموت ففقاہا یعنی فرمایا رسول خدا نے آیا فرشتہ موت کا پاس موسی کے پس کہا فرشتہ

نے موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی مین تیری قبض روح کے لئے آیا ہون چل فرمایا آنحضرت نے کہ پس

طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فقط یہہ ترجمہ قطب الدین خان ہی اس سی

یہہ بھی بالیقین عیان ہی کہ جس وقت ملک الموت کا گذارہ ہوا موسی مرگ سی کنارہ ہوا زندگی دنیا کی دل پسند

ہوئی بندگی خویش پیوند بستند بر تقدیریکہ موسی مرگ سی کنارہ کش ہوتا تو ملک الموت کو خدا کے سامنے یہہ کہنا کیا

ہوتا فرجع ملک الی اللہ تعالی فقال ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقا عینی یعنی پس پھر گیا فرشتہ

طرف اللہ تعالی کی اور کہا کہ بھیجا تو نے مجھکو طرف بندہ اپنے کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری

کما فی مظاہر حق یہان سی ظاہر ہی کہ موسی نے موت سی دم چرایا یا ملک الموت نے جناب خدا مین جھوٹ بنایا

اب آپکو اختیار ہی کہ خواہ موسی کو موت سے خوفناک تسلیم کیجئے خواہ قول عزرائیل مین از راہ فہم و ادراک

ترمیم کیجئے **قول** انجناب را ہمدر آن حال موت خود الخ بر آخر احالت پیری مین اپنے تئین بندگی مسلمہ

سے آزاد کیجیو اور آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین یاد دستی حال مین موسی نے موت قبول نہین کی اور رضائے

ایزدی حصول نہین بلکہ حکم خدا سی سرکشی کی اور فرشتہ کی آنکھ پھوڑ دی جبکہ فرشتہ بے نیل مرام

خدا کے پاس پھر آیا اور سب حال سنایا تب خدا نے دوبارہ عزرائیل کو موسی کے پاس روانہ کیا اور یہہ پیغام

دیا کہ اگر زندگی دراز مطلوب ہی تو یہہ بھی خوب ہی کہ پشت گاو پر ہاتھ رکھ جسقدر بال ہاتھ کے نیچے آئینگے

اسیقدر سال تیری عمر مین بڑھائے جائینگے موسی نے عرض کیا کہ اسقدر زندگی دراز کے بعد کیا ہوگا فرشتہ نے

جواب دیا کہ پھر مرنا ہوگا تب موسی نے موت اختیار کی اور رضائے پروردگار کی فقط یہان سی واضح ہی کہ

موسی موت سے خوف کھاتا تھا زندگی جاوید کی ہوس رکھتا تھا اتنا نہین جانتا تھا کہ انجام کار مرنا

ہی دنیا سی گذرنا ہی جبکہ موسی نے عزرائیل کی زبان سے معلوم کیا کہ موت سی کنارا نہین تو ناچار نہیر

نارجہکمار کر طمانچہ موسیٰ پہاڑ کر مرنا پسند کیا قطع پیوند بھائی وبند کیا یہہ تمام مطلب محدثین کو معلوم ہے اور صحیح مسلم
مین موجود ہے **قولہ** چون پر تو این اندیشہ وی بر ملک الموت برزد الخ بر تقدیریکہ اندیشہ موسیٰ ملک الموت
پر اثر کرتا تو قبض روح سے درگذر تا نہ کہ برخلاف حقیقت گمان کرتا اور موسیٰ پر بہتان عصیان کرتا **قولہ**
ملک الموت گمان برد کہ موسیٰ مرگ خود نمیخواہد فقط لفظ گمان برد پر نظر کیجئے نا فہمی ملک الموت سے خبر لیجئے
کہ گمان بمعنی شک وریب ہے اور فرشتون کے حق مین بڑا عیب کہ فرشتون کے عیب دامنگیر ہے تو فرقہ غرابیہ کی کیا
تقصیر ہے کیونکہ جیسے دو غراب مین تمیز دشوار ہوتی ہے ویسی ہی ممکن ہے کہ جبرئیل کو محمد و علی مین تمیز نہ
ہوئی ہو کہ محمد و علی متشابہ تر تھے ایک غراب سے ساتھ دوسری کے بنا بریں جبرئیل غرابیہ کے نزدیک مطعون
ہے اور ملعون کما فی تحفہ اثنا عشریہ آپ فرقہ غرابیہ پر طعن نہ کیجئے اپنے منہہ مین لگام دیجئے کہ بجانب ملائکہ
آپ ہی نے شک منسوب کیا ہے اور اپنے تئین فرقہ غرابیہ مین محسوب بیجہ نہ لکھا کہ ملائکہ ریب سے مبرا ہین اور
عیب سے منزا علاوہ ازین اپنے قول سے نہ پھرنا آج تک سوائے غرابیہ کے کسی مسلمان نے ایسا نشانہ نہین کیا
فرشتون کیطرف شک عاید نہین کیا اسیواسطے قرطبی شاہ عبد العزیز قطب الدین خان و غیرہ نے ادھر ادھر کی
تاویل کی ہے اور ہی تسویل لیکن وہ بھی واجب الرد ہے اور نہایت بد ہے اور معلوم تکذیب بھی عنقریب
آئیگی اور پردہ کتمان مین سمائیگی **سوال** واقعی بات کی مشکل ہے سمائی دل مین پلپلا آئی
وہین جسوقت کہ آئی دل مین **جواب** انبیا کو بھی برادر ملائکہ شمار کیجئے اور شک کرنیوالا اقرار دیجئے کہ
محمد صاحب نے ابراہیم خلیل کو شک کرنیوالا قبول کیا ہے اور اپنے تئین بھی اوس مین شمول کیا ہے چنانچہ
صحیح مسلم مین ہے قال رسول اللہ نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی یعنی
فرمایا رسول اللہ نے کہ ہم لایق تر ہین ساتھ شک کرنیکے ابراہیم سے جسوقت کہ کہا ابراہیم نے کہ اے رب
میری دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردون کو کما فی مظاہر حق اگر کوئی [illegible]
فرمائیگا اور تاویل بنائیگا تو دوسرا اعتراض لازم آئیگا [illegible] پر ابراہیم ترجیح پائیگا اور یہہ برعکس
اعتقاد مسلمان ہے لہذا صحیح البطلان ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت [illegible] بطریق تواضع فرمائی تھی اور
ابراہیم کی توقیر بڑہائی تھی تو جواب یہہ ہے کہ تواضع و توقیر مین ارتکاب کذب [illegible] ہے اور کوئی [illegible]

Marfat.com

اس امر پر فائز نہیں چہ جا تمہارا پیشوا محمد مصطفی اس حدیث کی دو فقرہ اور ہین بلا سبب بیہودہ ہین
ایک سی شرک لوط پیدا ہی دوسرے سے بے صبری محمد ہویدا موقع پر بیان کرینگی محمد علی کی ہوش پریشان
کرینگی **سوط الجبار** چونکہ حق تعالی میدانست کہ دفع موسی چشم عزرائیل را بسبب اکراہ موت
نبود برای دفع این ظن عزرائیل وانکشاف حقیقت حال قوت قہر چشم او را کہ از اثر خشکی فرو رفتہ بود
باز بوی بخشیدہ حکم فرمود باز رو **جواب** بعد کلمہ چون کاف بیانی بمعنی ہی اور خلاف محاورہ دانی
ہمکو بحث لفظی سی چندان سروکار نہین ہی آپکی طرز گفتار کہین کہین ہی **ابیات** طفل ہی زینت پہ لفظون
کے فدا مغز معنی سی نہین وہ آشنا اہل معنی کی ہی معنی پر نظر کب نظر ہی انکی ظاہر لفظ پر
اگر عزرائیل نے حضور خدا مین موسی کی شکایت نہین کی اور غضب خلاف ادب ویسکے سے روایت نہین
تو دفع این ظن سے کیا مراد ہی یا ایراد لفظ این ظن بے معنی ہی عزرائیل نے حقیقت حال سی جو کچھہ اظہار
کیا آپ نے برخلاف مفہوم حدیث اوسکو ظن قرار دیا پس ہمارا آپکا مطلب واحد ہی البتہ اسقدر زائد ہی
کہ اپنے فرشتے پر بہتان گمان لگا یا منافی حدیث و قرآن اوسکو نادان بنایا اب ہم آپ
سے ایک بات دریافت کرتے ہین سخن پروری سے باز رہی سچ کہیے کہ بجانب ملک نسبت شک آپ ہی کا
سلیقہ ہی یا کسی دانشمند کا طریقہ ہی اگر آپ نے خلاف اسلاف جواب دیا در برعکس انصاف کیا تو
خدای جبار آپکو جلد تر بدلا دیگا حساب اگلا اور پچھلا لیگا **قولہ** وانکشاف حقیقت حال الخ اب دل
مین تامل ہوجی اور اپنے قول کیطرف مائل کہ اگر موسی قرۃ عیون ہوتا اور دیدہ قہر و بطش اوسکے
روبرو سے ہارون زبون ہوتا تو دوسری بار بھی وہی حال پیش آتا اور لابد عزرائیل ذلت اوٹھاتا
پس معلوم ہوا کہ آپکا قول مردود ہی اور فقاء عین چشم سے مقصود ہی دیدہ قہر و بطش ہرگز مراد نہین
ہی آپ کی تاویل کی کچھہ بنیاد نہین ہے ورنہ دفعہ دوم قرارہ خشکی موسی کیونکر کارگر نہوتی اور
کسواسطے عزرائیل کے لئے باعث ضرر نہوتی یہان آپ کی بناوٹ کھل گئی اور رخسار مسلمانی
سے گرد خجالت دہل گئی ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا + درصورتیکہ بار
دوم بھی قرارہ خشکی موسی دافع عزرائیل ہوتی تو فقاء عین چشم قہر و بطش مراد لینی بےمعنی الواقع

دلیل ہوتی چونکہ ایسا نہین ہوا آپ کا قول سچا نہین ہوا آپنے موسی کی نہایت حمایت کی اور نہایت
رعایت ایسی حمایت سے مصطفی بیزار ہے اور ایسی رعایت پر خدا کی مارہے عمر رطب الحب اگرچہ حق تعالی
عالم و خبیر بود بہ اینکہ موسی طالب حیات نمیست لیکن محض برای دفع ظن عزرائیل کہ بسوی موسی از لا علمی ترددش
بود این تقریر بتوسط عزرائیل با موسی بمیان آمدہ و بعد ازین پیغام کہ حسب آرزوی موسی بود و از میان
برخاست موسی بجواب این تقریر بلا واسطہ بجناب حق تعالی بخطاب در آمد جواب اب اگر خدای محمدیہ
عالم و خبیر ہوتا اور قادر و قدیر تو اول ہی پردہ حائل دور کرتا اور ازالہ فتنہ و فساد اسقدر کشمکش کا کام
ہوتا موسی پر الزام سمجھتا فرمائیے کہ اللہ تعالی نے اول بار عزرائیل کو موسی کے پاس کس واسطے بھیجا تھا شاید کہ یہ
ہی منظور تھا کہ اول خاطر عزرائیل مین شک ڈالی اور بعد ازان اوسکو نکالی قطع نظر ازین آپکی تقریر سے لازم
آتا ہی کہ عزرائیل کو خدا کے کہنے پر بہروسا نہین تھا اسواسطے اوسکو زبانی سمجھایا اور تجربہ کرایا یا عزرائیل تو خدا
کے کہنے پر ایمان لاتا تھا اب جیون و چرا درمیان لاتا تھا مگر خدا کو اوسکی ایمان مین شک ہوا اسلئے کام
بتوسط ملک ہوا ورنہ خدا عزرائیل کو خود سمجھاتا اور آگاہ فرماتا اوسکا دفع فرماتا قطع نظر ازین عزرائیل کی
جو لاعلمی سے جناب موسی مین شک ہوا تھا وہ خود بخود یا بدست قدرت خدا اٹھا شق اول خلاف عقیدہ
مسلمانان ہے شق دوم یہ بھی عیان ہی کہ خدای محمدیہ بازیچہ طفلانہ مشغول ہے اور اوسکا یہ ہی معمول کہ
چور سے چوری کراتا ہی اور مالک کو تمام رات جگاتا ہی آدم سے کہتا ہی کہ گندم نہ کھانا ابلیس سے کہتا ہی کہ مرا حکم نا
بلکہ وہ دانہ گندم منہ مین ڈالتا ہی فی الحال بہشت سے بوستان نکالتا ہی خود ابلیس نافرمانی کراتا ہی
خود اوسکو زندانی ٹھیراتا ہی میانجی نے حدیث مسلم کی جو کچھ تاویل کی تھی وہ حرف بحرف باطل ہوئی اور
پسند خاطر عالم و فاضل اب ہم آیت لعنت پڑہتے ہین اور مولوی جی کی خیانت ثابت کرتے ہین انہون
نے ایک عبارت تحفۃ الاسلام دو بار لکھی ہی ایک بار صفحہ یکصد و سی و ہشتم مین دوسری بار صفحہ
و ہشتم مین اول بار جو تحریر کی ہی اور بار دوم کچھ تردید کی ہی وہ عبارت [illegible] در صحاح
مرقوم است کہ ملک الموت نزد موسی برای قبض روح وی آمد [illegible] زد و آنچشم کور کرد لہذا
ملک الموت بے نیل مرام باز گشت [illegible] میانجی کی عبارت ہذا

مین بعد لفظ ملک الموت کلمہ صرف اپنی طرف سے بڑہایا ہے اور اوس پر اعتراض جمایا ہے **سوط الجبار**
در حدیث مذکور اصلا اشارتی ہم بدین نرفتہ کہ ملک الموت صرف برای قبض روح او آمد بلکہ سنت الہی در قبض
روح انبیا این ست کہ وقت قرب اجل انبیا در موت وحیات مخیر گردانیدہ می شوند و پیش از آنکہ حکم قبض
روح نافذ شود اولا موت بر آنان عرض کردہ می شود و بعد ازان کہ بطوع و رغبت بر مرگ راضی شوند
حکم قبض روح صدور می یابد و ہمین طریق با موسی وقت قرب موت مرعی و مسلوک گردیدہ چنانچہ ملک الموت
صرف نزد موسی رفتہ موت بر آنجناب عرض کردہ گفت اجب ربک و ملک الموت این مرتبہ برای عرض
موت و قبض روح در صورت اختیار موت فرستادہ شدہ بود پس باطل ست قول مدعی کہ ملک الموت صرف
برای قبض روح آمدہ چہ اگر چنان بودی عرض موت چہ ضرور بود بلکہ بغیر ہیچ گفت و شنید مطابق حکم جان موسی را
قبض کردی **جواب** یہان سے ظاہر ہے کہ جب میانجی جواب اعتراض سے عاجز ہو ناچار ہوئے تو خیانت
پردازی پر تیار ہوئے مگر یہ امر معقول نہین اور خائن کے لیے کچھ حصول نہین کہ خود کتاب جناب کی صفحہ یکصد
وسی ہفتم و یکصد وسی و نہم کا معائنہ اونکی خیانت پر گواہی دیتا ہے بہت روسیاہی دیتا ہے تفصیل
روسیاہی سے کچھ حاصل نہین لکہنے کے قابل نہین جو کوئی ان دونون صفحون پر نظر ڈالیگا بیساختہ
آپ کی شان مین زبان سے کلمہ خائن نکالیگا جس صورت مین آپ ہی نے اپنی طرف سے لفظ صرف زیادہ
کیا ہے اور آپ ہی نے اعتراض کا ارادہ کیا ہے تو آپ ہی فاعل اور آپ ہی مفعول ہین اور آپ ہی قائل آپ
ہی مقول میانجی کے جد بزرگوار کا بھی یہی معمول تہا کہ خود فاعل اور خود مفعول تہا فصوص پر نظر ڈالکے
فص قدسیہ نکالئے اگر آپ ہم سے طلب اصل عبارت کرینگے تو ہم اسطرح پر اشارت کرینگے وخلق منہا زو
جہا فما نکح سوی نفسہ فمنہ الصاحبہ والولد **قولہ** در حدیث مذکور اصلا اشارتی ہم بدین نرفتہ کہ ملک الموت
صرف الخ غلط محض ہے کیونکہ جہان اشارت ہے بلکہ حدیث مذکور مین یہی عبارت ہے کہ عزرائیل صرف
واسطے قبض روح موسی کے آیا اور یہی پیغام لایا کہ چنانچہ جاء ملک الموت الی موسی فقال لہ اجب
ربک یعنی آیا ملک الموت پاس موسی کے پس کہا واسطے اوسکے کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی مین تیری قبض
روح کے لئے آیا ہون حسب کذا فی مظاہر حق اس عبارت سے صریح ظاہر ہے کہ عزرائیل رسول کیسریا تہا اور

Marfat.com

واسطے قبض روح کے آیا تھا **قولہ** بلکہ سنت الٰہی در قبض روح انبیا این ست کہ وقت قرب اجل انبیا در
موت وحیات مخیر گردانیدہ میشوند الخ یہہ بھی غلط محض ہے بر تقدیریکہ موت وحیات مین انبیا کو اختیار دیا
جاتا تو زکریا کسواسطے یہود کے ہاتھ مین گرفتار کیا جاتا کسواسطے بیچارہ جوف درخت مین روپوش ہوتا اور
خوف موت سے بیہوش کیونکر اوسکی گردن پر آرہ ظلم چلتا اور کیونکر آتش مجبوری و بیقدوری مین جلتا
بر تقدیریکہ روایت تخییر قابل صحت ہوتی تو زکریا کو وقت نزع آہ کرنے سے کیونکر ممانعت ہوتی اگر خدای
محمدیہ انبیا کو ممات وحیات پر مختار کرتا تو زکریا [illegible] گھانس کی طرح مرتا جبرئیل یحییٰ وغیرہ کا بھی یہی
حال ہے اور ابطال تخییر پر دال ہے شاید کہ عزرائیل کو یہی حکم ہے کہ انبیا کو اول موت وحیات مین اختیار دے
اور پس از آن جان رسول پروردگار لے اور کفار کے اختیار مین کہ حقیقت ارادہ کرین انبیا پر بیعت کشادہ
کرین تفسیر آیت ویقتلون النبیین الآیۃ دیکھو یہ بھی محض تمنا یان تسوید اگر افسانہ تخییر درست ہوتا
تو پیغمبر اسلام خوف سوال قبر واہوال قیامت سے کیون روتا چنانچہ مدارج النبوت مین نقل کیا گیا ہے
کہ در حجۃ الوداع ذکر آنحضرت صلعم تسبیح وتحمید واستغفار بود گفتند یا رسول اللہ چون ست کہ این کلمات را بر
زبان مبارک بسیار میرانی فرمود بدانید آگاہ باشید کہ مرا بعالم بقا خواندہ اند وامر کردہ اند بتسبیح وتحمید
واستغفار و در گریہ شدند گفتند یا رسول اللہ از موت می گریی وبتحقیق آمرزیدہ است خداوند تعالیٰ گناہ گذشتہ
وآیندہ ترا فرمود فاین اول المطلع این تنگی قبر وظلمۃ اللحد واین القیامۃ والاہوال فقط اگر خاتم رسل
موت وحیات پر مختار ہوتا تو فراق صحابہ کسواسطے زار زار روتا بلکہ زندگی دنیا قبول کرتا اور معاشرت اصحاب
حصول اگر محمد صاحب موت وحیات پر مخیر ہوتے تو فرقت عائشہ مین کیون متحیر ہوتے بہشت [illegible]
تصویر عائشہ بنائی جاتی اور بہشت سے کسواسطے تسکین حضرت کرائی جاتی اصل یہ ہے کیونکہ جدائی [illegible]
ونقل سے کیونکر آشنائی بلکہ موت کو فوت کرتے اور لیلی فنا کی سوت عائشہ سے جدا نہوتے اور
ہجر مین مبتلا نہوتے کہ عائشہ حسن دلبری مین شہرہ آفاق تھی اسلیئے آپکی تنہائی [illegible]
تھی مدارج النبوت مین ہے کہ رسول خدا فرمود بتحقیق آسان کردہ شد برمن موت زیرا کہ دیدم [illegible]
کف دست عائشہ را در بہشت انتہی ومعلوم شدہ است کہ محبت عائشہ در آنحضرت را در نہایت [illegible]

کمال بود تا آنکه منبر نصیبت کرد او وی پس متمثل ساخته شد عائشه برای دو درخت تا آسمان شود بود
سوت بجهت آن زیرا که زندگانی خویش و اجتماع شمابان ست انتهی **قوله** مثل زانکه حکم قبض روح
نافذ شود او کا موت بر آنان عرض کرده میشود الخ روایت تحیز البتہ صحیح بخاری میں لکھی ہے جو کہ عنقریب
ہم نے رد کی ہے باقی تمام تقریر آپ نے از خود تراشی ہے پس محض سمع خراشی ہے اول اپنی ساختہ و
پرداختہ ترتیب کو قرآن و حدیث سے ثابت کیجے بعد ازاں جو مناسب ہو کیجے جبکہ آپ اس ترتیب واجب التکذیب
کی سند اپنے اصول مسلمہ سے بر لائینگے تب ہم بھی اسکو دو میں دل لگائینگے میاںجی کا عجیب حال ہے کہ جب جواب
سے عاجز و ناچار ہوتے ہیں تو افراط و تقریط پر طیار ہوتے ہیں مثلا قوله مثل زان پیش لیکر فرستاده شده بود
تک بالکل آپکا ساختہ بیان ہے اور بکقلم خارج از حدیث و قرآن ہے بالیقین مولوی جی میں سر موعقل نہیں
ہے یہی کہ اپنی بناوٹ سے کنایتہ خبر دی یعنی عرض کرده میشود و فرستاده شده بود صیغہ مجہول ترقیم کیا
اور قرآن و حدیث سے اپنا عدول تسلیم کیا ع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد ۔ مطلب
آنکہ مولوی جی کو بھی خبر نہیں ہے کہ انبیا پر موت کون عیان کرتا ہے اور انکے پاس ملک الموت کو کون
روان کرتا ہے **قوله** بعد از انکه اطوع رغبت بر مرگ راضی شوند الخ طوع رغبت لفظ غریب ہے اور
عجیب الترکیب نہ مرکب توصیفی ہے نہ اضافی کہ دونوں کلمے مرادف ہیں حرف عطف درمیان نہیں ہے
بنا بر ترکیب عطفی کا بھی نشان نہیں ہے یہہ میاںجی کی خوبی عقل و دانائی ہے با وصف اسکے دعوی
یگانگی و یکتائی ہے بحث لفظی منظور نہیں ہے لہذا چند ان تشریح ضرور نہیں اشارہ کافی ہے ہماری اور تمہاری
گفتگو باقی ہے **قوله** ملک الموت این مرتبہ برای عرض موت و قبض روح الخ یہہ بھی بے اصل ہے کیونکہ جس صورت
میں بقول تمہارے اول بار ہی عزرائیل نے موت عرض کی تھی تو دوم بار عرض موت کسواسطے کی شاید کہ
حرکت لاطائل تھی اور مثل تحصیل حاصل **قوله** پس باطل ست قول مدعی کہ ملک الموت صرف برای قبض روح
آمده فقط یہہ بھی محض خطا ہے اور مدعی پر افترا کہ مدعی نے لفظ صرف صلا نہیں لکھا ہے بلکہ یہہ ہی
لکھا ہے کہ عزرائیل موسی کے پاس اسلئے عرض موت و قبض روح کو آیا اور عرض موت کرتے ہی منہہ پر طمانچہ
کھایا پس بدون قبض روح راہی ہوا و جناب الہی میں شاکی **قوله** چہ اگر چنان بودے عرض موت

Marfat.com

چه ضرور بود الخ آپ ہی اپنے سوال کا جواب دیجئے یا اپنے زیادہ کئے ہوئے لفظ صرف سے قطع نظر کیجئے یہ آپ ہی کی خطا ہے اور بندہ کعبہ کن پر افترا **بیت** گناہ دیگرو ماخوذیم بدان مانند خطا تو کردی و پدر بقتل گاہ رسید **سوط الجبار** لفظ شکایت کہ معترض از طبع خود تراشیدہ باطل ست و افترا چہ ملک الموت بکمال تعظیم موسی ماجرا کہ درمیان او و موسی رفتہ بود بیان ساخت چنانکہ اختیار لفظ عبد و اظہار لام اختصاص دلیل قوی ست برین مدعا و نیز قول ملک الموت بہنگام رجوع کہ لا یرید الموت وقد فقا عینی واضح ترین دلایل ست بر اینکہ ملک الموت این مرتبہ محض برائے عرض تخییر پیش موسی آمدہ بود و چون عکس ضمیر موسی درباره استبطاء بعد مکالمہ و حصول قرب ارض مقدسہ بر حشمتش برزد پیش رب العزت رفتہ عرض کرد کہ او موت را اختیار نمی کند و از اینکہ موت را ارادہ نمیکند چشم قہر من بر وی نگند گر دیدہ پس واضح شد کہ نہ موسی با ملک الموت بمجادلہ پیش آمدہ نہ ملک الموت شکایت او برده **جواب** مضمون شکایت معترض نے اپنی جانب سے نہیں بنایا ہے بلکہ {لا یرید الموت وقد فقا عینی} ان الفاظ سے بر آیا ہے شاید کہ آپ کے نزدیک شکایت اسی کا نام ہے کہ جو مشتمل فحش و دشنام ہو البتہ عزرائیل نے خدا کے سامنے یہ نہیں کہا کہ مجکو موسی نے ہزارہا دشنام دئے اور طرح طرح کے الزام بلکہ جو کچھ اوسپر گذرا تھا وہی کہا کہ موسی راضی برضا نہیں ہے اور تابع قضا نہیں کہ جسوقت میں نے اوسسے موت عرض کی موسی نے میری آنکھ پھوڑ دی جس شخص کو عقل و درایت ہے اوسکے نزدیک یہ اشد شکایت ہے اگر کمال تعظیم موسی اسیکا نام ہے تو سمجھئے کہ ہمارا یہ پیام ہے **ع** گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ٭ اگر عزرائیل نے شکایت موسی نہیں کی تھی تو ما سبق آپ نے لفظ طن سے کیا مراد لی تھی اپنے قول پر ثابت رہئے اوسکے برعکس نہ کہئے کہ قول مردان جان دارد ضرب المثل ہے اور واجب العمل استعمال لفظ عبد وغیرہ دال بر حقیقت حال ہے کہ ہر بشر عبد ایزد متعال ہے **قولہ** و نیز قول ملک الموت بہنگام رجوع الخ

قول ملک الموت سے تصریح تخییر نا پیدا ہے چنانچہ قرطبی نے تذکرہ میں حدیث مذکور میں لکھا ہے السادس ہو الصحیح وذلک ان موسی کان عنده ما اخبر نبینا من ان الله لا یقبض روح نبی حتی یخیره اخرجه البخاری وغیره فلما جاء ملک الموت علی غیر الوجه الذی اعلم بادر بشهامته وقوة نفسه الی ادبه فلطمه

Marfat.com

نفقیت عینہ امتحانا ملک الموت اذ لم یصرح بالتخییر ومما یدل علی ہذا ان ما جاء الیہ ملک الموت
بین الحیات والموت واختیار الموت واستسلم یعنی ششم آنکہ صحیح نیست کہ بدستیکہ موسی میدانست
کہ قبض روح ہیچ پیغمبر کردہ نمیشود تا اورا اختیار نمو دہند چنانچہ پیغمبر ما خبر دادہ واین حدیث را بخاری
روایت کردہ پس ہرگاہ کہ ملک الموت بیامد موسی بشباہت وقوت خود مبادرت کرد تا اورا ادب نماید پس
چشم او بکند بجہت امتحان اینکہ ملک الموت ہست یا نہ زیرا کہ او تصریح بہ تخییر نہ کردہ چیزیکہ دلالت میکند بر
صحت این تاویل آنکہ ہرگاہ ملک الموت بازگشت خدای تعالی اورا در میان موت وحیات تخییر نمود وموسی
موت اختیار کرد وتسلیم نمود فقط قطع نظر اس سے بر تقدیر یکہ اول مرتبہ ہی عزرائیل نے عرض تخییر کیا اور موسی
کو موت وحیات میں اختیار دیا تو دوسری مرتبہ عرض تخییر لاطائل ہے اور تحصیل حاصل شاید کہ ہمارے میاں جی کا مقصود
یہ ہے کہ اول بار تو عزرائیل نے خود بخود عرض تخییر شروع کیا اور دوم بار باذن الہی اوسطرف رجوع کیا اسیواسطے
دفعہ اول موسی نے عزرائیل پر غضب کیا اور بے ادب کو ادب دیا دفعہ دوم اوسکی بات مان لی اور بے عذر
وحیلہ جان دی ہمارے میاں جی کی عقل برباد گئی اور اونکو یاد نرہی کہ اونھوں نے ما سبق کیا لکھا اور اب کیا کہتے ہیں
کہتے ہیں کہ ملک الموت این مرتبہ بعض برای عرض تخییر پیش موسی آمدہ بود فقط اور اس سے پانچ سطر بالا لکھ چکے
ہیں کہ ملک الموت این مرتبہ برای عرض موت وقبض روح در صورت اختیار موت فرستادہ شدہ بود فقط پس
ظاہر ہوا کہ آپکی نزدیک آسمان وریسمان میں تفاوت نہیں ہے اور شرق اور غرب میں مسافت نہیں

قطعہ یا من از جہل معارض شدہ نا منفعل ۔ گر گرش قدح کنم آن بودش مدح عظیم ۔ تا بصد قرن دگر ام
بدہی نکند ۔ عقل اول بہ راہش تفہیم ۔ **قولہ** چون عکس ضمیر موسی در بارہ استبطار الخ جبکہ آپ اپنی
اس سخن پروری کو الفاظ حدیث سے استخراج کرینگے تب ہم بھی جناب کی مرض معلوم کا علاج کرینگے اب
اسیقدر کافی ہے کہ آپکی بناوٹ حدیث کی منافی ہے **قولہ** واز اینکہ موت را ارادہ نمیکند چشم تہہ
من پیش کند گردیدہ فقط جبکہ فقا عین سے عین چشم مراد ہے تو آپکی سخن تراشی بے بنیاد ہے اول اپنے دعوی
کی سند قرآن وحدیث سے لائیے بعدہ پائی خجالت سے سر اوٹھائیے **قولہ** پس واضح شد کہ نہ موسی با
ملک الموت بمجادلہ پیش آمدہ الخ یہاں بھی وہی راگ سواب ہے اور وہی جواب کہ چون فقا عین سے چشم تر متعمد

نہیں ہے آپ کی ہرزہ درائی سے کچھ سود نہیں لہذا یہی واضح ہوا کہ موسی عزرائیل سے بجا دلہ پیش آیا
اور اوسکو منھ پر طمانچہ لگایا عزرائیل نے اس حال سے خدا کو خبر دی اور موسی کی شکایت کی کہ موسی
مرنا نہیں چاہتا دنیا سے گذرنا نہیں چاہتا جبکہ مین نے اوسکو حکم قضا سنایا بر سر غضب آیا نافرمانی
ربانی کی اور موت سے روگردانی غضب خلاف ادب نے اوسکی چشم دل کور کی اوس نے میری آنکھ پھوڑ دی
سوط الجبار معترض بیخبر وز چشم از الفاظ حدیث مدوز ملک الموت برای عرض تخییر حسب سنت انبیا
پیش موسی درآمده بود وانچه بدان مامور بود بجا آورد ولطمه نقار عین حقیقی از مضمون حدیث با وجود قیام
قرینه معاملۀ روحانیان فهمیدن عین خطاست واز ینکه ملک الموت این مرتبه برای قبض روح موسی با وجود
عدم اختیار او مامور نبود چگونه بتوانستی که روح قبض کند **جواب** پیشتر از بحث معنی بھی کچھ فہمائش آپ سے
اور میاں جی کی فارسی دانی کی آزمائش فرمائیے کہ فرموده اند ہے یا نقل بتقدیر اول اسکی سند کہاں ہے شاید
کرمثل بیست خود و دہان بخود عیان ہے بر تقدیر دوم اوسکی نقل کا ہے کو سنا تھا کیونکہ ہے شاید کہ مثل گوز شتر
و بانگ خر ہے یہہ نادر لفظ ہے کہ آج تک نہ دیکھا ہے نہ سنا خدا جانے سید جی نے کیا سمجھکر استعمال کیا ہے بالیقین
بامد خیال کیا ہے ہرچند بحث لفظی ناپسند ہے مگر خال خال بپاس خاطر میاں جی قلمبند ہے اب بحث معنی شروع ہوتی
ہے اور آپ کے فقرات کیطرف طبیعت رجوع معترض بیچارہ کی تو الفاظ حدیث ہے پر نظر ہے آپ ہے کو بنظر
حدیث سے درگذر ہے کہ کبھی کنایہ و مجاز کی قائل ہوتی ہو اور کبھی معنی مرادی کیطرف مائل چنانچہ یہاں بھی بیان
سامی سے پیدا ہے کہ لطمہ نقار حقیقی فرشتوں کے حق میں نازیبا ہے اب خود انصاف کیجئے کہ معنی حقیقی سے کس کو
ستیز ہے اور الفاظ حدیث سے کس کو گریز ہے **قوله** ملک الموت برای عرض تخییر الخ اگر آپ الفاظ حدیث
پر نظر ڈالتی تو بار بار کلمہ عرض تخییر منہہ سے نہ نکالتی الفاظ حدیث یہہ ہیں جاء ملک الموت الی موسی فقال له
اجب ربک یعنی آیا ملک الموت پاس موسی کے پس کہا اوس نے موسی سے کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی
مین تیری قبض روح کے لئے آیا ہون چل کذا فی مظاہر حق یہاں عرض تخییر کی اصلا تصریح نہیں ہے پس آپ کی
تشریح صحیح نہیں ان الفاظ کی عرض موت و قبض روح تفسیر ہے اور یہہ بھی شیخ عبد الحق و قرطبی و قطب الدین خان
وغیرہ کی تقریر ہے **قوله** انچه بدان مامور بود الخ بعرض موت و قبض روح مامور تھا لیکن قبض روح سے عذر

رہا کہ عرض موت کرتے ہی موسی نے اوسکو مغلوب کیا اور بضرب شدید مضروب پس بدون قبض روح
روان ہوا اور حضور خدا مین نالان کہ موسی نے مجکو اندھا کیا اور قبض روح ہونے دیا بنا برین لاجرم جس
کام کے لئے مامور تھا اوسکی بجالانے سے دور رہا **قوله** وبطم وفقا عین تحقیقی ازمضمون حدیث الخ برتقدیر یکہ
لطم وفقاء عین مین مجاز کو دخل ہوتا تو حدیث مذکور مین قد بکلمہ تاکید کیونکر نقل ہوتا عجب عالم ہی بلکہ محمد علی
کا عزرائیل سی مجادلہ ہی کہ عزرائیل تو کہتا ہی کہ موسی نے بالیقین میری آنکھ پھوڑ دی اور بڑا آبروئی کی
میانجی کہتے ہین کہ اسکی کچھ اصل نہین ہی حقیقت کو اسمین اصلا دخل نہین پس تکذیب ملک الموت لازم
آئی لابد محمد علی کے دل مین ہیبت فقیر راسم سمائی اگر وہ اسطرح اصلیت حدیث سے نشانہ گردانی کرینگے تو
ہم اونکی بہت ثناخوانی کرینگے **قوله** وازینکہ ملک الموت این مرتبہ برای قبض روح موسی باوجود عدم
اختیار الخ جبکہ از روی الفاظ حدیث تخیر باطل ہی تو آپکا یہ فقرہ بھی عاطل ہی اور حدیث کا وہ ہی حاصل
ہے کہ عزرائیل واسطے قبض روح موسی کے گیا اور کچھ نہ کرسکا پس حدیث مذکور کمال خواری فرا...
ملک الموت پر دال ہی اور اوسکا یہ ہی مآل ہی کہ جسوقت عزرائیل نے قبض روح موسی کا آہنگ کیا
موسی نے اوسکا رنگ بیرنگ کیا منہہ پہ طمانچہ لگایا اور جیسا کہ چاہئے بنایا آنکھ پھوڑ دی اور ساری شیخی
کرکلی کی خلاصہ مرام آنکہ حدیث مرقوم سے یہ ہی آشکار ہی کہ ملک الموت عاجز و ناچار ہی اور موسی
مغلوب الغضب اور غایت بے ادب ہماری میانجی کے ہادی مؤلف اعجاز محمدی نے بھی موسی کی غضب ناکی
کا اقرار کیا ہی کہ رسالت موسی مشتمل بر جبروت وجلال بودہ بطش وسطوت قہرش جبلی بودہ انتہی اب
میانجی کو چاہئے کہ موسی کی مغلوب الغضبی پر اعتقاد رکہین اور صاحب اعجاز محمدی سے اتحاد کہ اول تو ابھی ہم
اوسکا شکریہ ادا کرچکے ہین اور اوسکی راہ مین دل وجان فدا کرچکے ہین اگر اسکے خلاف کیا اور اپنا عہد
توڑ دیا تو وجہ تسمیہ سوط الجبار وہ ہی دلپذیر ہی جو بالا حوالہ قلم تحریر ہی قطب الدین خان مصنف مظاہر حق
کہ وہابیون مین بڑا ادراک ہی اوسکے نزدیک بھی موسی غضبناک ہی مگر اوسنے اور ہی تاویل بیان کی
اور ہی تاویل عیان اب ہم اوسکی کل عبارت نقل کرتے ہین در جملہ فقرات پر ذیل **مظاہر حق**
لمعہ دونے اس حدیث کا انکار کیا ہی کہ اندھا ہونا فرشتہ کا چہ معنی ارز فرشتہ کہ قبض روح کے لئے آ

اوسکی منہہ پر طمانچہ مارنا چاہا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجھی
جاتی ہی اور یہہ مقام نبوت و رسالت کی کیا لائق ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر آیا تھا
موسی نے نہ جانا کہ یہہ ملک الموت ہی قبض روح کی لئی آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ گھر مین چلا آیا تو
گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندھا کرنیکی پہنچی اور
یہہ بھی ہی کہ موسی نے اوسکو دروغگو جانا کہ دعوی اوسکی قبض کا کیا اسلئے کہ آدمی کا بعض روح نہین ہوتا پس
اوسپر غصہ کیا اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتہ کی آیا تو موسی اوسکا منقاد ہوا اور کہتی ہین کہ
موسی کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھا چنانچہ اپنی بھائی ہارون کی
داڑھی اور بال پکڑ لئی تھی **جواب** اس عبارت مظاہر حق سی کئی امر آتی ہین اور بالکل مؤلف
سوط التجار کی بدیہی پر قیاس کئی جاتی ہین اول آنکہ حقیقت حدیث سی انکار کرنا اور مجاز و کنایہ کا اقرار
کرنا عین الحاد ہی اور خرابی و بربادی متاع اعتقاد پس آپ کی الحاد مین کیا شک ہی بلکہ نسبت الحاد زرکی
تک ہی کہ وہ اصل حدیث سے منکر ہے اور مجاز پر مصر آپ کی بھی یہہ ہی گفتار ہی اور جابجا اسی پر اصرار
کہ روحانیون کی حق مین بطلم اصلی خطا ہی اور قفار عین حقیقی بجناب موسی و مولوی جی کا اتفاق ہوا
کہ دونون پر غلبہ نفاق ہوا موسی نی عزرائیل کی آنکھ پھوڑی اور آپ نی محدث مسلم کی خطا پکڑی
شاید کہ نصیحت سعدی نہین سنی اور تمام گلستان سی یہہ بیت نہین چنی ؎ نہ در ہر سخن بحث کردن
رواست ؛ خطای بزرگان گرفتن خطاست ؛؛ دوم آنکہ عزرائیل صرف واسطی قبض روح موسی کی
آیا تھا اور صرف حکم قضا لایا تھا گفتگو کی غرض تحریر محمد علی کا خیال خام ہی بلکہ سر بسر دروغ انجام ہی
سوم آنکہ غضب موسی جبلی تھا اور ذاتی پس آپ کی تمام تاویل نقش بر آب ہوئی اور بد اعتبار تراز حباب
کہ اونہون نے جو کچھ لکھا ہی اوسکا یہہ ہی مدعا ہی کہ موسی نی غضب نہین کیا اور خلاف ادب نہین
مظاہر حق کی ایک ایک قول پر نظر ڈالتی ہین اور اوسکی غلطیان نکالتی ہین **قولہ** وہ فرشتہ بصورت
بشر آیا تھا فقط بصورت بشر آنا بحکم الہی تھا یا بارادہ واہی بر تقدیر اول فقط اکو یہہ ہی منظور تھا
کہ عزرائیل ذلت اوٹھائی اور طمانچہ کھائی ورنہ بصورت ملک روان فرماتا تاکہ موسی فوراً جان جاتا پس

Marfat.com

موسیٰ کا کیا قصور ہے بالکل خدای اسلام کا فتور ہے بر تقدیر دوم عزرائیل مکار ہے اور مرتکب تلبیس یہ سوا ہے
طرح طرح کی صورت بن آتا ہے اور انبیا کو بنا ہوا ہے وان ابرہیم کو دہوکا دیا یہان موسیٰ سے فریب کیا حضرت
حکیم مضروب کیا کہ اوسکو مضروب کیا سزای مکاری یہی تھی اور رضای پروردگار یہی تھی **قولہ** یہین
سے نہ جانا کہ یہہ ملک الموت ہے قبض روح کے لئے آیا ہے فقط یہہ بھی مخالف روایت مسلم ہے چنانچہ
جاء ملک الموت الی موسیٰ فقال له اجب ربک یعنی آیا ملک الموت پاس موسیٰ کے پس کہا اوس نے موسیٰ
سے کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی مین تیری روح قبض کرنے کے لئے آیا ہون پس فقط ان الفاظ
حدیث سے جانا جاتا ہے کہ موسیٰ نے جانا ہوگا کہ وہ سمجھا کہ یہ آیا ہے اور قبض روح کے لئے آیا ہے ورنہ الفاظ حدیث
اسطرح پر وارد ہوتے کہ ان ملک الموت لما جاء لیقبض روح موسیٰ فی صورة آدمی لم یعرفه انه ملک الموت
بل ظنه انه عدو جاء لیقتله فلطمه وتسلیم حدیث تا کہ کسی سر شناو کھانا اور اعتراض ختم جانا پھر جاء ملک الموت
الی موسیٰ فقال له اجب ربک ان ہی الفاظ سے یہہ بھی پایا کہ عزرائیل بصورت انسان نہین آیا ملکی
بشکل ملک فرمان الہی لایا ورنہ موسیٰ کہتا کہ تو انسان ہے تیری کیا جان ہے کہ قابض روح ہو اور مالک
اشباح **قولہ** قبض روح کے لئے آیا ہے فقط اول مرتبہ قبض روح کے لئے عزرائیل کا آنا ...
علت سے خالی نہین ہے بے اذن خدا ہی یا باذن کبریا بر تقدیر اول عزرائیل کی نادانی ... اور بر تقدیر
دوم خدای اسلام کی نادانی ثابت کہ اوس نے نہین پایا کہ ابھی موسیٰ کا وقت موت نہین آیا اگر اوسکو
وقت موت موسیٰ معلوم ہوتا تو ملک الموت قبض روح موسیٰ سے کیونکر محروم ہوتا یہان ... پر لیلا ...
کہ فعل خدای محمدیہ عبث اور بیکار ہے ورنہ کیا معنی کہ درگاہ ایزدی سے ملک الموت قبض روح کے لئے آیا اور بے
نیل مطلب الٹے پہرے علاوہ اسکے ذلت بسیار اوٹھائی اور مار کھائی **قولہ** جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ
اوس پر چلا آیا تو گمان کیا الخ مرد بیگانہ کا یکبار ہو آنا ہے موسیٰ کے کسطرح اوسکو دشمن ... لیا اور کیونکر
اوسکے حق مین بدی کا گمان کیا اور جبکہ توبہ یہی کہا تہا کہ مین تیرے رب کے پاس سے آیا ہون اور فرمان
قضا لایا ہون حیات دنیا سے دل بردار ہو جا اور راہ مولا مین گرم رفتار ہو ... نقارہ جہانہ اور
استمام اگر موسیٰ طالب وصل ہوتا تو اوسکو یہہ ہی اولیٰ ہوتا کہ دل سے مرد ملوم کا شکر گذار ہوتا اور زبان سے

Marfat.com

اوسکی ثنا مین گہر بار البتہ بر تقدیریکہ مرد مذکور سی کوئی ایسی حرکت صادر ہوتی کہ جس سی موسی کی عداوت
ظاہر ہوتی تو موسی معذور تہا اور دور از قصور پس اس تاویل علیل سی یہہ ہی جانا گیا کہ موسی بی بہرہ از
ادب تہا اور در حالت اضطراب آیو اسطی محمد صاحب نی موسی کو مضطرب کہا ہی چنانچہ حدیث مسلم مین
لکہا ہی قال رسول اللہ لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب یعنی کہا رسول خدا نی کہ ملاقات
کی مین نے شب معراج مین موسی سی پہر بیان کی حضرت نی صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکہا مین نے
کہ موسی ایک مرد مضطرب ہی فقط یہان بہی علماء محمدیہ نے بہت رای دوڑائی ہی اور کئی طرح تاویل
بنائی ہی مگر کوئی خس و خاشاک شکوک سے صاف نہین ہی اور لایق پسند اہل انصاف نہین کہ مخالفت لغت
و اصطلاح حائل ہی اور محض لاطائل **قولہ** پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکو اندہا کرنیکی کی
پہنچی فقط یہان سی جانا جاتا ہی کہ یہہ مقولہ محمد علی کی نظم و نفثار عین حقیقی فرشتون کی حق مین ...
قطب الدین خان کی نزدیک بہی دور از کار ہی اور یہہ ہی مقصود حدیث چارنا چار ہی کہ موسی نی فی الحقیقت ...
کی کنپٹی توڑی اور آنکہ پہوڑی پس لازم آیا کہ موسی جابر تہا کہاں صابر تہا کہ اوس مرد کی حقیقت حال
دریافت کرتا کہ رسول پروردگار ہی یا دشمن خونخوار میری دانست مین تو یہہ ہی مناسب تہا کہ اول ...
حال اصلی کرتا کہ آیا وہ مرد رسول پیغام گذار ہی یا دشمن غدار پس بعد بر تقدیر ثبوت کذب ... انتقام ...
انعام برای خدا غور کرو کہ موافق و مخالف کا یہہ ہی طریقہ ہی کہ دشمن کی رسول کو بہی نہین ...
پر نہین جہکار تے کہ رسول پکارتا ہی اور نعرہ مارتا ہی کہ مین تمہاری دوست کے پاس سی آیا ...
پیغام ملاقات لایا ہون ورنہ اوسپر حملہ لائین ورطبانچہ لگائین آنکہ پہوڑین اور کان ...
جس مسلمان کا آئینہ دل غبار جہالت سے صاف ہی اور زنگ ضلالت سی شفاف وہ ...
مسلمانون کی غضب کی سبب موسی پر نفرین کریگا اور صد حیف عزرائیل پر آفرین ...
تشدد و تہدد موسی کی کان نہ ہلایا اور ہاتہ نہ اوٹہایا ؎ شنیدم کہ مردان ...
ہم نکردند تنگ ۞ بلکہ بی ارادہ انتقام و بی نیل مرام اپنی راہ لی اور ...
ہر چند اسکی حال پر غور کی لیکن اور سزا اور کی موسی کو گوشمال نہ دیا ...

بالادست ہی اعتساف کرے تو کون قضیہ صاف کرے ؎ گر مسیحا دشمن جان ہو تو ہو کیونکر علاج ؛
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے ؛ جو کوئی حکایت ظلم زدگی و ستم رسیدگی عزرائیل حرفاً حرفاً گ
گوش کریگا مسلمانوں کا گاف و لام بکلم فراموش کریگا دل دو نیم ہوگا سینہ مرکز الف و لام و میم
ہوگا **قولہ** اور یہہ بھی ہے کہ موسیٰ نے اوسکو دروغگو جانا کہ دعوی اوسکی قبض روح کا کیا الخ ذرا یہہ
تو فرمایئے کہ موسیٰ نے اوسکو کیونکر دروغگو جانا اور کیونکر ٹھیک ہی قیاس کو مانا ہمنے فرض کیا کہ تا بعض
ارواح انسان نہیں ہوتا اور ہلاک اشباح انسان نہیں لیکن موسیٰ نے یہہ کہان سے جانا کہ وہ انسان بالیقین
ہے فرشتۂ رحمان نہیں ہے کیونکہ اکثر ملائکہ صورت بشر بن آتے ہین اور صورت اصلی سے تجاوز فرماتے ہین چنانچہ
خود موسیٰ کے پاس جبرئیل نے بصورت انسان ظہور کیا ہے اور یقین نے پردہ گمان دور کیا ہے حتی کہ سامری نے بھی
اوسکو پہچان لیا اور ضلالت بنی اسرائیل کا سامان کیا قصہ اوسکا تفاسیر مین مذکور ہے یہان تشریح کیا ضرور
ہے غرضکہ موسیٰ کے پاس ثبوت دروغگوئی مرد مذکور کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اپنی برائت کی کوئی دلیل
نہین اگر کہا جاوے کہ اوسپر دروغگوئی کا گمان واجب تہا تو جواب یہہ ہے کہ اول مین امتحان مناسب تہا بے امتحان محض
گمان سے اوسکو دروغگو یقین کرنا اسکی عقل موسیٰ پر دلیل ہے یہہ محض حاصل تاویل ہے **قولہ** دوبارہ جو ملک الموت بہ
علامت فرشتہ کے آیا الخ اول بار بصورت بشر آنا اور دوم بار بصورت ملک تشریف لانا اگر بحکم رب ہے
تو اسمین یا سبب ہے شاید کہ صاحب مظاہر حق کے نزدیک وہ ہی سبب مسلم ہے جو تحفہ شاہ عبدالعزیز مین حوالہ
قلم ہے کہ ملک الموت را در قبض ارواح بنی آدم دو طریقہ است اول طریقہ کہ با عوام خلق مسلوک میدارد کہ
بے تحیز و بے پرستش قبض روح میکند و نمیگوید کہ من ملک الموت ام اگر مرا در این کار باشد بکنم دیگر
طریقہ کہ با پیغمبران بعمل می آرد کہ خود را ملک الموت وانماید و مختار میکند در رفتن و ماندن انتہی فی الحقیقت اگر
یہی سبب ہے تو ہر آئینہ بر عکس ادب ہے کیونکہ اس سے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ نزدیک خدای جلیل یا عزرائیل
موسیٰ عوام الناس سے ہے نہ انبیاء حق شناس سے ورنہ اول بار بھی ملک الموت موسیٰ کے پاس طریقہ
ثانیہ پر آتا کہ انبیا کے لئے خاص ہے اور بطور اختصاص ہے اگر بحکم رب نہیں ہے تو غضب موسیٰ عجب
نہیں ہے بلکہ سزای نافرمانی ہے اور عین رضای ربانی **قولہ** کہتے ہین کہ موسیٰ کی طبیعت مین نہایت

Marfat.com

تیزی تھی فقط یہان ہماری اور تمہاری درمیان کچھ اختلاف باقی نہین ہی اور کسیطرح کی نااتفاقی نہین کہ
ہماری بھی یہی گفتگو ہی کہ موسی بدخو عربدہ جو ہی پس مولف تحفۃ الہند نے بڑی غلطی کی کہ انبیا کی
خوش خلاقی پر گواہی دی شاید کہ اوسکی نزدیک موسی پیغمبر باری نہین ہی اور سزا پیغامگذاری نہین
قولہ اور وہ مظہر جلال تہا فقط اگر مظہر جلال آپکا نام ہی تو تخصیص موسی خیال خام ہی بلکہ جو کوئی مغلوب
غضب ہوگا وہی مظہر جلال رب ہوگا پس موسی کی قید نہین ہی اور وہ **افضل** از بکر و زید نہین **قولہ**
چنانچہ اپنے بہائی ہارون کی ڈاڑھی و بال پکڑے تھے فقط یہان بھی ہمارا تمہارا اتفاق ہی کہ موسی
عربدہ جوئی و تندخوئی مین شہرۂ آفاق ہی محمد علی و عبید اللہ کہ ستیزہ روئی و جنگجوئی موسی سی انکار کرتی
ہین اپنی تئین کافر شمار کرتے ہین پس بہتر وہ ہی کہ ہم ایسے شخصون کے درپے جواب نہ پڑین ورنہ اس بیت پر عمل
کرین **سہ** آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی * آنست جوابش کہ جوابش ندہی * اب ہم وہ بیجا بیجی کے
الزام سراسر اتہام تقسیم کرتے ہین بعد ازان ایک ایک کا جواب با صواب حوالۂ قلم کرتے ہین یقین ہے کہ
اہل انصاف اوسکو پاک چہانینگے اور ارباب تعصب خاک چہانینگے جو کوئی نجاست تعصب کے درپی تعسف
شو ہی اوسی سی ہماری گفتگو میں تعصب تمامتر حق کی سد راہ ہی تعصب سی خانۂ ابطال باطل تباہ ہی —
سوط الجبار گمان مذلت و خواری عزرائیل سراسر بیجا و خطاست آری مذلت و خواری آنست
کہ در شمشیر بر ہمہ مہابہارت بتشریح مذکورست کہ رامچند برای مقابلۂ کس و لو کارکنان سلطنت را فرستادند
و چون ہمہ عاجز و زبون و مقتول و مجروح شدند خود در میان کارزار تیغ بردہ مذلت و خواری از
دست ہر دو گرد ہا اہل مرگ چشیدند **جواب** جب میان محمد علی جواب با صواب سے عاجز و ناچار ہوئے
تو افترا بندی پر آمادہ و طیار ہوئے ای مفتری ای سرمایۂ مدبری مصنف مہابہارت مؤلف قرآن کا
بھائی بند نہین ہے اور مہابہارت قرآن کی مانند نہین کہ بقول تمہاری کسی نسخہ مین من الجاہلین ہی
اور کسی مین من الضالین ہی بقول امام فخر الدین رازی کسی قرآن مین (وہواب لہم) اسقدر
عبارت موجود ہی اور اکثر سی مفقود اسیطرح نسخ قرآن مین باہم بہت تفاوت ہی اور اکثر کمی و بیشی
عبارت ہی مہابہارت کو قرآن پر قیاس نکیجئے چھوٹی بات کا پاس نکیجئے دنیا مین جسقدر اشاعت

Marfat.com

مہابہارت معہ کل میں ایک بہی عبارت ہے کسی نسخہ مہابہارت میں یہہ روایت مشاہدہ کرائیے اور حضرت مجاہد
کہانی اسی پر مباحثہ تمام کرتا ہون اور مولوی جی کو سلام ہم اسیواسطے آپ سے کہتے تھے کہ ترجمہ
بہروسے نہ رہیے اور اوسکی عبارت غلط ہمارے سامنے نہ کہیے اگر آپ نے معلوم لالہ طوطارام اسناد کرینگے
تو حق سے عناد کرینگے کیونکہ اوسکا حوالہ بہی مبنی بر فاسد علی الفاسد ہوویگا اور آپکا بازار کاسد
کہ لالہ طوطارام نے خود تسلیم کیا ہے کہ مینے ترجمہ فارسی کا اختصار کیا ہے غرضکہ یہہ روایت کسی پرب مہابہارت
سے پیدا نہیں ہے لہذا ہرگز قابل اعتبار نہیں آپکو اپنی مستندہ کتاب کی حقیقت معلوم ہوئی اور
سالکان ترجمہ کی طریقت معلوم کسی عالم سنسکرت سے عقل لیجیے اور اصل عبارت نقل کیجیے سے درحقیقت ترجمہ تا
وہر استادان راہ شاگردی کن ولا کہ استاد نہ ۂ یہہ وہی منہہ ہے کہ ہم سے جا بجا اصل عبارت
کتب محمدیہ طلب کرتے ہو اور ترجمہ صحیح پر دخل دے بسبب خود جہوٹی عبارت فارسی و اردو بنام ترجمہ
وید و پران تحریر کرتے ہو اور لوگون کو دام تزویر مین تسخیر سے تفت ای کیدی باین نافہمی تو بہ باین
حق پوشی و بیہودگی تو [illegible] ہے آپ کو کہنے کی موافق اس کتاب مین یہہ ہی انتظام کیا ہے کہ اکثر جگہہ
اصل عبارت کتب محمدیہ سے کلام کیا ہے طرفہ معاملہ ہے کہ علماے محمدیہ کا کیا ہوا ترجمہ حدیث و قرآن تو
لایق اعتماد نہووے اور مسلمانون کا کیا ہوا ترجمہ وید و پران قابل تسلیم ہووے اور مقام بحث و مباحثہ مین شایان
ترقیم باوجودیکہ وہ مسلمان وید و پران کے واقف اسرار ہوویں اور زبان اصلی وید و پران سے خبردار ہوویں
دوسرونکے منہہ سے سن لیویں اور اوسمین سے جو کچھ دل چاہے وہ چن لیویں پھر اپنی طرف سے کمی و زیادتی
مین ارتکاب کریں اور افراط و تفریط سے کتاب بہر یکسطرح مترجم نے ترجمہ انوسیدہ پرب مین اپنی طرف
سے لوا ور گوشت غیبہ کر روایات لاے ہیں اسیطرح دوسری پرب کے ترجمہ مین بہی خود حکایات بنائی
ہین چنانچہ شانتی پرب مین روایت طولانی بربکی اپنی جانب سے لکہی ہے جو کہ آج تک نسخ مہابہارت
مین ہندوستی نہ دیکہی ہے ہمارے میان جی حیا و شرم سے ہاتہہ جہاڑکر اور مروت مسلمانی کا پردہ پہاڑ کر جواب
حمانہ سند کو صحیح کہیں [illegible] شرم مین مہابہارت پر افتخار کرتے ہیں اور پنڈتون پر بہتان دہرتے ہیں
سنے اگر اسبارے مین بہت پنڈتون کو یہہ مضمون اصل کتاب مہابہارت مطبوعہ مین نکلوا کر

Marfat.com

ترجمۂ فارسی سی مطابق کیا تو لفظاً لفظاً مطابق پایا **جواب** اسی ہندی آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کس لیے اپنے حق مین صادق کرتا ہی اور پنڈت تو رن پرکیوں تہمت دہرتا ہی کس نے آیا تہا اور کیا کرتا تہا
و تہمت چند اہل حق پر دہر چلا ہی شاید کہ جیسے آپ پڑھی نہ لکھی ہو ویسا ہی وہ پنڈت بہی ہر ایک
عقل و دانش سی عاطل ہین **ع** ہر کس بمناسب گوہر خود گفت یار در اوقات سوچ سوچ کی مطابق
جسوقت کہ وہ پنڈت آپکی محل مخصوص مین گذرتی تہے اور جناب کو دولت ملاقات خاص میسر ہوتی
تہی اور آپ نے اون سے ترجمۂ فارسی کو اصل سی مطابق کرایا تہا اور حسب لخواہ پایا تہا تو اوسوقت
بندہ کو بہی بلانا تہا و مشاہدہ کرانا تہا یا مضمون سہا عبارت لفظاً لفظاً نقل کرتا تہا اور خاطر خواہ کار
دانش و عقل کرنا تہا جو تحقیق کہ آپنے تنہائی مین پنڈتون سے کی ہی موافق مثل مشہور کر چہ را تنہا پیش
قاضی روی راضی آئی کیونکر سند ہی اگر آپ علم سنسکرت مین متبحر ہین اور تحریر عبارت اصل سی
معذور تو کسی کاتب سنسکرت سی مسطور کرائی اور جا دمان کجے کن کو منظور کر نہ ہم آپکا نام مفتری ہر رنگی
اور شب و روز آپکی شان مین آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑہینگے بہرحال یہ ترجمے بحث مباحثہ مین
لایق استناد نہین ہین و قابل استناد نہین پس انکو آپ کے ساتھ پانی مین ڈالا دیجئے یا آگ مین جلا دیجئے
ہمکو اسکا الزام نہ دیجئے اور اپنا مفتری نام نہ کیجئے کیونکہ الزام مسلمات خصم سی ہوتا ہی نہ اپنی وہم سی سو فہم
پر اگر آپ کی پاس علم مناظرہ کی کوئی کتاب ہی اور مطالعہ کی طاقت رکہتے ہو تو اوسمین دیکہی اور آیندہ
کو ان ترجمون کا حوالہ نہ دیجئے اگر جناب کو علم مناظرہ مین چندان شعور نہین ہی اور اس دریا عمیق مین تیرنا
معہود نہین تو کسی عالم متبحر کو بطور رہنمائی بلا لیجئے اور تہمت عقل و فرہنگ سی خاندان علما کو پانی پانی کیجئے
ازان روی مدہا مل فیض منزل کی زیر تجویز رہی اور بار بار آپ خجالت مین نہ ہوں قطع نظر اسکی
آپ کی پاس پنڈت تو تہے ہین ورنہ حرام کہاں تہی مین تو اون سے اصل عبارت تحریر کرا کر داخل کرا
تقریر فرمائی بہتر تو یہ ہی کہ بصدد خرچ بالائی نہ سمجہو ورنہ مخالف کی رو برو ان کلمہ کی سہتا و دماغ
کے آگی پڑیے اور کچہ علم سنسکرت پڑہی پہر میدان بحث مین پاؤن رکہو اور انگریزی بیت
نہین چہوڑونگا اصلا تجہکو جیتا ✦ اگر ہو وہ میدان سامنے تو اپنا ہمکو کہدو تیسری مین ہندو

کی تحقیق پر نازاں ہیں اور صفحہ آئندہ میں اون پر طعنہ زن ہیں کہ برہمن کو جیہ دبرن میں بیٹھے
ہوئے کہتا بانچتے ہیں اور ہزاروں روایتیں ایسی بیان کرتے ہیں کہ جو محض بے نشان ہیں فقط میاںجی
یقین سمجھے کہ جو پنڈت آپکی محل خاص پر اوترتے ہیں و جناب کا کام کرتے ہیں وہ اسقسم کی ہین کہ
جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور اپنے مطلب کی گھاتیں لگاتے ہیں **قولہ** از دست ہر دو گرد و خاہل مرگ چشیدند
فقط اسی جانا جاتا ہے کہ لو اور کش کی تمام روایت برعکس قول انام ہے اور خلاف تاریخ انگلشمن اور دراصل کسی
مورخ نے نہیں لکھا کہ رامچندر پر حالات نزع طاری ہوئی یا وہ پیرایہ حیات سے عاری گذر نشات
رامچندر کے راوی بالمیک ہیں اکثر اون ہی کی روایتیں ٹھیک ہیں بالمیکی راماین کے اوتر کانڈ میں روایت
ہے کہ رامچندر کا جب تک دل چاہا دنیا میں رہے آخر کار معہ جسم سورگ کو گئے تمام اجودھیا کی رہنے والوں
کو اپنے ہمراہ لیگئے اور لو اور کش کو راج دے گئے یہہ رامچندر کا عجب اعجاز ہے جسپر اہل حق کو بڑا ناز ہے یہاں
موسی و عیسی حیران ہیں اور محمد و جبیل سر در گریبان یہہ شان خدائی تھی کہ رامچندر میں سمائی تھی
وہ جلوہ ایزد منان ہے اور کل اعجاز اوسکے زیر فرمان ہے یہہ میاںجی عداوت رام میں کہیلا ہے اور اپنی آخرت
پر کھیلا ہے چنانچہ صفحہ یکصد و چہل و ہشتم جواب حملہ ہند میں رقم زن ہے کہ ہر کانڈ کا ترجمہ منظوم موجود ہے
اوسمیں مطلق تذکرہ اسکا نہیں ہے کہ رامچندر اجودھیا کی لوگوں کو ہمراہ لیگئے فقط اب ہم میاںجی
کی عقل ٹھکانے آنیکے لئے اور ترجمہ کو جھٹلانے کے لئے لفظاً لفظاً عبارت اوتر کانڈ نقل کرتے ہیں۔

भेजिरे सरयूं सर्वे हर्षपूर्णाश्रु विक्लवाः॥ अवगाह्याप्सुयोयो वै प्रा
णांस्त्यक्त्वा प्रहृष्टवत्॥१॥ मानुषं देहमुत्सृज्य विमानं सोध्यरो
हत॥ तिर्यग्योनिगतानां च शतानि सरयूजलं॥२॥ संप्राप्य
त्रिदिवं जग्मुः प्रभासुरवपूंषितु॥ दिव्या दिव्येन वपुषा देवा
दीप्ता इवाभवन्॥३॥ गत्वा तु सरयूतोयं स्थावराणि चराणि
च॥ प्राप्य तत्तोयविक्लेदं देवलोकमुपागमन्॥४॥ तस्मि
न्नपि समापन्ना ऋक्षवानरराक्षसाः॥ तेपि स्वर्गं प्रविवि

اس تمام عبارت کا مقصود یہہ ہے کہ رامچندر کی نسب کو دیکہتے ہوئے باشندگان اجودہیا کو پرم پد مین
پہنچایا اور بند جہان گذران سے چہوڑایا اب اپنے قول سے آپ قائل ہو جیئے اور ترجم خاین کی خدمت مین
سائل کہ اگر تیرا ترجمہ اصلی ہوتا تو مطلب ہذا سے کیون خالی ہوتا ہم اسیواسطے بے در پے عرض کرتے تھے کہ
ان ترجمون مین امانت و دیانت کو دخل نہین ہے اور نقل مطابق اصل نہین ہے افراط و تفریط
بسیار ہے اور کمی و زیادتی بیشمار عالم اوسی ترجمہ پر اعتبار کرتا ہے کہ جسکو دونون زبان کا وقعت کامل
کرتا ہے علاوہ اسکے ترجمہ مین یہہ بات بہی ملحوظ ہووے کہ افراط و تفریط سے محفوظ ہووے چنانچہ ترجمہ
قرآن و حدیث کہ خود علماء محمدیہ نے کئی ہین اور تمام مسلمانون کو فایدے دئے ہین آج تک پنڈتون
نے اپنے مذہب کی کسی کتاب کا ترجمہ اردو یا فارسی مین نہین کیا اور ہمنے بہی کسی جگہہ حوالہ نہین دیا
سو اصلی ان ترجمون کو اوراق قرآن کے ساتھہ پارہ پارہ کیجیے اور اپنے مرض موروثی کا چارہ
کیجیے خدا میانجی کو ہدایت کرے تاکہ وہ مسلمات خصم پر کفایت کرے علم مناظرہ سے خبر رکہے اور ہرزہ
درائی سے حذر شکر خالق انعام کہ بدولت رام جملہ اجودہیا باشیون کو معراج ہوئی اور یہہ خبر تمام اخبار
معراج کی سرتاج ہوئی اس خبر صدق اثر کے سنتے ہی میانجی کے سینۂ پر کینہ مین جوش حسد ہوا اور
بے ساختہ اوسکے منہہ سے یہہ کلام سرزد سبحان الجبار اگر واقع مین ایسا ہوا بہی ہو تو بہی کچہہ
دلیل الوہیت نہین راجہ ہرشچندر نے ایک بہنگی کو مع تمام شہر کے سورگ مین پہنچایا بلکہ ملت ایا
چنانچہ سکندہ دہم بہاگوت کی ادہیاے ۲ مین تصریح اسکی موجود ہے مہابہارت سے ظاہر ہے کہ راجہ یدہشٹر
ایک کتے کو اپنے ساتہہ سورگ مین لیگئے اندر نے ارجن کو مدت تک وہان رکہا غرض کہ کسی کو سورگ
مین بہیجنا مستلزم الوہیت نہین ہے الحق جواب اگر از دل ہے سے ہماری بات مانتے اور جب تسلیمات
جانتے تو کیون ترجمون کے درپے تصدیق پڑتے اور ہم سے ناحق جہگڑتے پہر بہی ہمارا ارادہ ہے قول ہے کہ
ان ترجمون کی عبارتین لکہکر بالکل اپنا اعتبار کہووگے آخر ہمارا کار رد دیگے ہندو کیا مسلمان بہی
آپکو الزام دینگے بلکہ صریح دشنام دینگے و دشتم سکندہ بہاگوت مین راجہ ہرشچندر کی ریت کہلائیگے اور اوسی
پر مباحثہ کی غایت ختم ہوئی جبوقت آپ بہاگوت کی سکندہ دہم مین یہہ مذکور نکالینگے ہم ردین

محمدی سے ہاتھ باندھ ور اوٹھا لینگے اب بھی ہماری بات مانئے اور خوب چھانئے یہہ ترجمے آپکی
عزت و آبرو کے نہایت ہارج ہین کیونکہ مطابقت اصل سے بدرجۂ غایت خارج ہین پس ان کو برسر قرآن
رکھکر پشت پا مارئیے اور یہہ بار گران سر سے اوتارئیے مسلمات خصم پر اکتفا کیجیے اور ترجمون سے بلکہ ترا بکہ دور
از کار ہین اور جواب نا رتم کہتے ہو کہ ترجمۂ دشم سکندہ کی تہتر مورین دہیای مین ہرشچند کی روایت لکھی ھے
ہم کہتے ہین کہ تہتر وین دہیای دشم کا تو کیا ذکر ھے بلکہ تمام بھاگوت مین نہ سنی ھے نہ دیکھی ھے اب ہم سے گفتگو
کیجیے اور مباحثہ کیطرف رو نکیجیے یا صحت ترجمون پر برہان لائیے اور مطابقت اصل نقل عیان دکھلائیے
قطع نظر اس سے اگر روایت ہرشچند کہین لکھی ہوگی تو اوس سے غرض یہہ ھی ہوگی کہ ہرشچند نے رام
کی اطاعت کی اوسی نے ہرشچند کو یہہ طاقت دی پس جو کچھہ ہرشچند سے ہوا وہ بالکل بکرم رام ہے
پس کیونکر جای الزام ہے اسیطرح جو کچھ یدہشٹہر کے ہاتھ سے بر آیا وہ بالتمام اوسنے کرشن کی توجہ
سے پایا ارجن بھی کرشن ھی کی بدولت سورگ مین گیا اور مدت تک وہان رہا بطرف سورگ لیجانا دو
امر ہے اور مراسم مہمانداری بجالانا دوسرا امر پس اندر کو ارجن کے بطرف سورگ جانے مین کچھ دخل
نہین تکو اس بوستین یافتادہ کی عقل نہین اب چاہئے جاننا کہ کرشن و رام مین اتحاد ھے پس کیونکر بتمام
استبعاد ھی رام کو خدای محمدیہ پر قیاس نکیجیے اوسکی جناب سے کسیطرح کی یاس نکیجیے [illegible]
عقیدۂ باطلہ پر پشت پا مارینگے لاجرم بالای عرش معلی سدہارینگے معراج اعلی پاینگے اسم بامسمی کہلاوینگے
اگر موسیحیہ نے رام نام لیا اوسکو درجۂ موسوی دیا اگر اہلیل نے ہو رام مین پر لایا تو یہہ جبریل پایا

ابیات رام نام ست کہ اعجاز دہد انسان را ؛ رام نام ست کہ بر عرش نشاند جان را ؛ رام نام
ز در خلد برد انسان را ؛ رام نام ست کہ فردوس دہد حیوان را ؛ رام نام ست کہ یابند از و آب حیات
؛ رام نام ست کہ بینند از و روی نجات ؛ رام نام ست کہ بر سنگ اگر نقش شود ؛ مثل کشتی بسر آب
شب و روز رود ؛ رام نام ست کہ در جسم دہد روح و روان ؛ رام نام ست کہ بخشد بجسد تاب و توان ؛
رام نام ست کہ فضل و کرم او عام ست ؛ رام نام ست کہ لبریز ز جوشش جام ست ؛ جبکہ وصف رامچند
میان بی کسمان پر گذرا تو اوملعون نے حسد سے یہہ نعرہ مارا **سوط الجبار** بموجب صوت تمہاری کے اجودھیا

باسیون کا مع جسم سورگ مین جانا غلط هی کیونکہ تم نے معراج کے اعتراض مین عروج آسمانی کو ممتنعات
ومحالات سے ٹھیرایا هی پھر جو چیز ممتنع الوجود هے اوسکے ثبوت کا دعوی غلط هی **جواب** سیانجی
تم نے مضمون تحفة الاسلام نہین سمجھا اصلا ہمارا کلام نہین سمجھا ہمنے ہرگز نہین کہا کہ بہشت مین محمد صاحب
کا گذرنا دشوار ہے اور بیرون از حیطۂ اقتدار بلکہ یہ هی کہا هی کہ لامکان پر قدم دہرنا او خدا سے ملاقات
کرنا ممتنع الوجود هی کیونکہ وہان جسمانی کا گذارہ نہین ہے او مسلمانی کا اجارہ نہین ملاقات خدای محمدیہ ہر جگہہ
میسر ہے کہ وہ تمہاری رگ گردن سے قریب تر هی لامکان روحانیون اور گیانیون کا مقام هی جسکا وید
مقدس مین پرم بیوم اور پرم پد اور پرم دہام نام هی اگر تم اسیقدر کہتی کہ محمد صاحب مع جسم عنصری بہشت
مین گئی ہین اور مکان خاص حور وغلمان پر اوتری تو ہم ہرگز انکار نکرتے اور اسبات مین جھگڑا کرنہ
کرتے کہ بہشت اسلام جسمانی ہی اور مکان شہوت رانی بہشت محمدیہ بدتر از کنشت هی اور مثل قحبہ خانہ زشت کہ
وہان زنان بازپستان مقیم ہین جن سے اہل اسلام کے دل ونیم ہین غلمان پری پیکر حاضر ہین جن پر اہل ایمان
شب و روز ناظر ہین ہر ایک بیت الحرامی نشۂ شراب مین چور هی اور طایفہ کسبیہ کا دل جمال حور سے
مسرور هی بہترین نعمت وہان کی گوشت طیور هی اور شہوت رانی وہان مدامی دستور ہے یہ عجب مکان ہے
جسپر مسلمانون کا دین و ایمان قربان هی یہ غریب قحبہ خانہ هی جسمین عابدان محمدیہ کا ٹھکانہ هی ایام شکم پروری
و شہوت پرستی مین گذرتا هی اور ادنی و اعلی دم حیات ابدی بھرتا هی فی الحقیقت وہان سوا نظر بازی
و عاشق نوازی و شراب کشی و شہوت رانی و ہوای نفسانی کے کوئی کام نہین هی لہذا اوسکے باشندون کو
ہمیشہ قیام و مدام آرام نہین هی **ابیات** تو ای زاہد سوی باغ بہشتم میکنی دعوت ؛ نمیخواہم بہشت
و نعمت دیدار میخواہم ؛؛ تو و طوبی و ما و قامت دوست ؛؛ فکر ہرکس بقدر ہمت اوست ؛؛ با نعمت فردوس
زاہد را و ما را رو دوست ؛ قیمت ہرکس بقدر ہمت والای اوست ؛؛ بر تقدیریکہ کسی نے عقائد اسلام [illegible]
انجام دیا تو آخر کار قحبہ خانہ مین آرام لیا جو کوئی رام پر ایمان لایا اوسنے لامکان پر مکان پایا عالم اجسام
سے تعلق نرہا خاص و عام سے تعلق نرہا رام کی عجب شان هی زائد از حد بیان ہے چنانچہ لنکا کانڈ بالمیکی
مین روایت ہی کہ جسقدر لشکر رام نے جنگ راون مین جان دی رام نے پہر سب کو زندگی تازہ بخشی

Marfat.com

پھر رامچندر کا بڑا اعجاز ہے اسیواسطے وہ کل جن و بشر سے ممتاز ہے یہ اوسکی عجب کرامت ہے کہ جس سے
ایک لشکر کی جان سلامت ہے روح اللہ نے کیا پشم کندہ کی کہ ایک دو جان زندہ کی **ع** بجو رشید
نسبت نباشد سہارا ؛ جبکہ میاںجی حق فراموش نے رامچندر کا یہ معجزہ گوش کیا نہایت جوش حسد
سے مثل نیروس ہے بہنگام حصہ سوم سوط الجبار مین اسطرح خروش کیا **سوط الجبار** آپ نے جو ارقام
فرمایا حقیقت مین ہماری دلیل ہے کہ اسی واقعہ سے اونکی عبودیت اور عدم الوہیت ثابت ہی یہاں بہات
کا بن پرب دیکھیے کہ راجہ رام گشتگان واقع لنکا کو جلا نہ سکے بلکہ عاجز ہوکر جناب برہما مین ملتمس ہوئے
کہ آپ دعا فرمائیے کہ تمام عمر میری عقل مین نقصان نہ آوے اور جسقدر کہ محاربہ لنکا مین مارے گئے ہین سب
زندہ ہو جاوین بموجب اونکے التماس کے برہمانے دعا کی اور مستجاب ہوئی **جواب** پیشتر از بحث
معنی میاںجی کی عربی دانی کی بابت سوال کیا جاتا ہے کہ لفظ ارقام کس معنی مین استعمال کیا جاتا ہے
اب صحاح کہان گئی صراح کہان رہی آپ تو کہتے تھے کہ لغت مین صحاح سے بہتر قاموس ہے اوس سے ہماری
طبیعت مانوس ہے اب معلوم ہوا کہ آپکو مطالعہ صحاح وغیرہ کی طاقت نہین ہے بلکہ رشیدی وغیاث اللغات
کی بھی لیاقت نہین ہمنے تو گفتگوی لفظی بحث سے خارج سمجھی تھی اور تقریر مذہبی کی طرح آپ ہی
لغت دانی و عربی خوانی مین لنترانی کرتے تھے اور بار بار بحث لایعنی **قطعہ** دل در فغان ست دائم
دلی ؛ چہ حاصل چو اندرمیان ہیچ نیست ؛ دگر دانشی نیست معنی طلب ؛ بصورت مشو غرہ کان ہیچ
نیست ؛ چونکہ تم نے بحث لفظی کو اپنا شعار گردانا اور اوسی پر مناظرہ کا دار و مدار مانا اسواسطے
ہم بھی آپ کی بعض غلطیاں جناب کے گوش گذار کرتے ہین اور اکثر سے درگذر کرتے ہین بخوبی ظاہر ہوا
کہ آپ نہ عربی خوان ہین نہ لغت دان واگر نہ ارقام بمعنی نوشتن ترقیم کرتے ایسی غلطی عظیم نکرتے کتب
لغت مین اقسام بمعنی خطبا مرقوم ہے اور طفلان نیز ان خوان کو معلوم ہے پھر فرمایا کہ واقع لنکا یہان
لفظ واقع کس معنی مین مستعمل ہے یہ مثل الغالب غلاب مبالغہ سے فی الواقع ہمارے میاںجی کے نزدیک واقعہ و
واقع مین فرق نہین ہے تفاوت مغرب و مشرق نہین ہے ہرچند کہ ہمنے بن پرب کے ایک ایک ورق پر غور
تمام کیا مگر یہ روایت نہین ملی پس آپکا افترا ہے یا افراط و تفریط مترجم ہمیا ہے اگر آپ ایسی چھوٹی

Marfat.com

باتین کرینگے تو ہم جناب کے حق مین آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑہینگے یہی واسطے کہتا تہا کہ ان ترجمین
کا اعتبار نکیجیے اور پاکہانوین پر دین و ایمان نثار نکیجیے ورنہ دنیا مین اہل حق کی پہٹکار ہوگی اور عقبی مین
خدای مطلق کی مار ہم برابر تمکو دریافت کرتے ہین کہ اگر آپ اپنی مستندہ عبارتین اصل کتب سے ثابت
کرا دین تو ہم مباحثہ سے ہاتہ اوٹہالین تکذیب قرآن پر پشت پا مارین اور محمد علی کو سر بے سر سے باجواجہی
اوتارین اسواسطے دولت خانہ پر پنڈتون اور عالمون کو بلائے اور فقیر اندرمن کو طلب فرمائے بلا تامل بندہ
آپکے پاس حاضر ہوویگا اور بواسطہ قلم و قرطاس مناظر آپ ترجمہ اپنشد و مہابہارت وغیرہ کو اصل کتاب
سے مطابق کرائی اور اپنے الزامات کا ثبوت بہم پہونچائے اصل کتب مطبوعہ وغیر مطبوعہ بہی بندہ
لائیگا اور ایک ایک کا مضمون کہولکر دکہائیگا آپ ہم سے جو کچہ قیل و قال کرینگے اور جسطرح کا سوال ہم
بلا مدد غیر کے ایک ایک بیان کرینگے اور کما ینبغی آپ کی خاطر نشان مگر بشرطیکہ مناظرہ بمقدمات دین ہندو
زیب تفسیر کہین ہرچند کہ طرفین سے تحریر پے در پے ہو مگر دشوار ہے کہ یہ بحث طے ہو کیونکہ بوساطت غیر جس امر کا
انجام گمان کیا جاتا ہے وہ مانند بوسہ بپیغام ال لیا جاتا ہے اگر آپ مجلس برپا کرینگے اور پنڈتون اور
مولویان کو ندا کرینگے تو ہم آپکو الزامات رد مسلمان کے سپرد کرینگے اور اوسی شمشیر برہنہ سے مدینۂ اسلام
پیوست برد کرینگے دل چاہے تو یہان بہی کچہ گوش کیجیے کہ فارسی ترجمہ صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ
جسوقت روز بدر حبیب خدا پر قریش چڑہ آئی اور اوسکی بے آبی کرنے لگے تب آدم و نوح و شیث پیغمبرون
پیغمبر نے رب العالمین کے پاس جاکر کشمکش قریش سے خبر دی اور عرض کی کہ اگر نہ آپ پشتی کرینگے قریش
نہایت درشتی کرینگے یہ خبر سنتے ہی خدا نے محمد پر یہ کا معاملہ آبی ہوا تو بیچارہ پیغمبر علیہ بیتابی بیکس آدم
وغیرہ سے التماس کیا کہ آپ دعا کیجیے میری درد بیدرمان کی دوا کیجیے ہمین نبیون نے دست دعا اوٹہایا
اور خدای اسلام نے لب آمین ہلایا تب پشت حبیب خدا پر لشکر ملائکہ اوترا اور فوج کفار مین
قریش نے ہزیمت کہائی اور مسلمانون کے ہاتہ غنیمت آئی پیغمبرون کی دعا مقبول ہوئی اور سپاہ
قریش مقتول انتہی القصہ ہمین ریب کا تو کیا ذکر ہے کل مہابہارت مین یہ کہین نہین ہے کہ رامچندر
کشتگان قوم لنکا کو جلا نہ سکے الخ ہم آپکو ایک پند دیتے ہین بلکہ سوگند دیتے ہین کہ آپ خدا کو جانئے

Marfat.com

جانکر اور ناظر مانکر کہا نہ کہاین جب تک کہ یہہ مضمون مہابہارت سے نہ برلائین بلکہ آپکو شیر مادر بھی حرام ہوگا یہہ بھی پاداش اتہام ہوگا بن پرب کی راموپاکہیان مین اسیقدر ہے کہ رامچندر نے کشتگان لنکا کو بواسطہ برہما خلعت حیات پہنائی اور کلاہ برہما آفتاب پہنائی اور لنکا کانڈ بالمیکی مین اسطرح ہے کہ اندر نے جان دادگان لنکا کو بواسطہ اندر آبحیات پلایا اور اندر نے باران کرامت برسایا آل دونون یہ ایکسی ہی اور پسندیدہ مردنیک کہ رامچندر نے اونکو از سر نو جان دی اور بندگان درگاہ کو عزت دی میانجی بن پرب مہابہارت پر افترا کرنے کی بعد تلسی کرت راماین پر بہتان کرتے ہین ور دین پناہ سے آشکار اوہان گذرتے ہین سوط الجبار تلسی کرت مین تو یہہ مضمون نہین اور یہہ تو عجب ہے کہ جب رامچندر کے بہائی لچہمن جی باربہ لنکا مین زخم کاری کہا کر مرگئے یا قریب مرگ ہوئی تو وہ جنگ کر سکے کہ وہ جانوروں اور حیوانوں کی بوٹی کے محتاج ہوئے تمام شکر کو بذات خود کیونکر جلا سکتے جواب میانجی ہاتھ مین قران لیجئے اور راست راست بیان کیجئے کہ تمنے تلسی کرت راماین دیکہی ہے یا پڑھی ہے اس کذب صریح سے مطلب جناب یہی ہوگا کہ جہلا جانین کہ آپ تلسی کرت رامائن پڑہے ہین بالغرض اگر یہہ بات راست ہوتی تو بھی واہیات بلا کم و کاست ہوتی کہ اکثر نور باف ڈہولک دف بجاتے ہین اور شب و روز تلسی کرت رامائن گاتے ہین لیکن اونکو نہ کوئی پنڈت مانتا ہے اور نہ کوئی خنیاگر جانتا ہے اب اپنی نارسائی پر ایمان لائیے اور تلسی کرت کے مضمون ہذا پر دہیان لگائیے ✣ ———

सुन सुरपति कपि भालु हमारे । परे भूमि निशिचरन्ह के मारे ॥॥
मम हित लागि तजे इन प्राना ॥ सकल जियाउ सुरेश सुजाना ॥
सुन खगेश प्रभु की यह बानी । अति अगाध जानहि मुनि ज्ञानी
प्रभु चह त्रिभुवन मार जिवाई । केवल शक्रहि दीन बड़ाई ॥॥
सुधा बरषि कपि भालु जियाए । हरषि उठे सब प्रभु पहँ आए
सुधा वृष्टि भई दुहु दल ऊपर । जिये भालु कपि नहिं रजनी चर

Marfat.com

جس صورت مین تلسی کرت کی حوالے بھی خلاف واقع ہین تو اتہاس و پران کے کب برہان قاطع
ہین اب آپ کی بات پر ہم اعتماد اصلا نکرینگے جب تک کہ آپ مطالعہ تلسی کرت کی استعداد پیدا نہ
کرینگے پھر جناب کی اس مقولہ سے کہ زخمکاری کہا کر مر گئے یا قریب المرگ ہوئی جانا جاتا ہے کہ آپکو جز
فارسی و اردو سمجھنے کا بھی شعور نہین یا احقاق حق منظور نہین ورنہ کلمہ تردید تحریر نکرتے شیخ نجدی کیطرح
تزویر نکرتے اگر عبارت سامی مین لفظ جانور بمعنی جاندار ہے تو آپکی نقد سرہ ذات سرہ کی معیار ہی علاوہ آپکی
آپ بھی جانور ہین خواہ مادہ خواہ نر ہین اگر بمعنی حیوان مطلق ہے تو خلاف حق ہے کہ ہنومان وغیرہ چرند
نہین ہین ورنہ مانند ملائکہ اسلام پرند نہین اگر اسیکا نام احتیاج ہے تو خدای محمدیہ بڑا محتاج ہے کہ بے امداد
پرندون کے کوئی کام نہین کرسکتا اور اصلا عالم کا انتظام نہین اگر جبرئیل نہووے تو درستی وحی و تنزیل
نہووے اگر پرند مسلمہ محدث مسلم ناپیدا رہو تو کار تخلیق دشوار ہو اگر میکائیل نہووے تو فرقہ محمدیہ بھوک
کے ماری بہت روئے اگر عزرائیل روپوش ہووے تو عمرو بکر بھی نشہ ابدیت سے مدہوش ہووے کوئی
حیات سے ہاتھ نہ دھووے اور کسی پر تسلط ممات نہووے خدای محمدیہ اسقدر پرندون کا حاجتمند
ہے کہ اونکے بغیر کاروبار عالم بالکل بند ہے بذات خود نہ خلاق ہے نہ رزاق نہ مالک ہے نہ مالک خدا ہے
حقیقی کسیکا محتاج نہین ہے ہر ایک کو اوسکی اعمال کے موافق منزلت و مقام دیتا ہے اور ہر ایک سے اوسکی
حیثیت کی مطابق مشقت و کام لیتا ہے ؎ باحدی نیست اورا احتیاج : دہد ہارا برای آرواج
اگر بیاس و برہما ہین اپنے اعمال سے پیشوا ہین اگر اندر او پر راج ہین اپنے اعمال سے بہشت و دوزخ کے
سرتاج ہین غرضکہ رامچند کے نزدیک کوئی امر محال نہین ہے مگر بغیر سلسلہ اعمال نہین و نیز اونہون نے
تمام لشکر کو بذات خود جان بخشی اور ہنومان و جامونت کو عمر و نشان بخشی اس قسم کی بہت روایتین ہین
کہ کرامت رام کی آیتین ہین چنانچہ بن پرب مہابہارت کے گندہ ما دن پرب مین لکھا ہے کہ رامچندر
نے ہنومان کو حیات ابدی عطا کی اور دو بار دیوتون نے عصمت سیتا پر گواہی دی ایکبار
لنکا مین دوسری بار اجودھیا مین جبکہ سیاجی نے رامچندر کا یہہ معجزہ سنا بہت سر دھنا جگر
پر کالہ پر کالہ کیا اور حصہ سوم سوط الجبار مین اسطرح پر گریہ و نالہ ہے سوط الجبار اگر لنکا مین سب کے

Marfat.com

سامنے دیوتون نے گواہی دی ہوتی تو رامچندر اوسکی عصمت مین شک کیون کرتے اور عوام اوسپر
بدگمان کیون ہوتے اور دوسری مرتبہ کا دعوی بالکل غلط ہے **جواب** ای منتری امانت مین خیانت
مکر اونھون روا نہین ہر گز دیانت نکرا **ابیات** ہر کہ درو طرح خیانت گریست ؛ دین وی
از عہد امانت تہیست ؛ سکہ مردی ز دیانت بود ؛ قلبی مردم ز خیانت بود ؛ فرمائیے کہان لکہا ہی کہ
رامچندر نے عصمت سیتا مین شک کیا اور لوح خاطر سے حرف محبت حک نشاید کہ آپکو مضمون
صحیح بخاری یاد آیا کہ محمد صاحب عصمت عائشہ مین شک کرتے تھے گاہی بریدہ دائی سے پوچھتے تھے اور گاہی
عمر و علی سے جبکہ بعض اصحاب نے ایمای مبارک کی موافق فعل عائشہ سے اغماض کیا اور حرکت صفوان سے
اعراض حضرت شیخین مانے لگے اور صحابہ کو پکارنے لگے کہ میرے پاس جبرئیل آیا ہی اور برارت عائشہ مین
وحی و تنزیل لایا ہی اگر ہم آپکی طرح افراط و تفریط کا انداز رکہین اور ریت گوئی سی قلم باز بہی رکہین
تو بہی میان جی گلہ کرینگے اور شکایت کا حوصلہ کیونکہ چور کی داڑہی مین تنکا ہی یہہ ہی مقولہ انسان [illegible]
ہے اسواسطے بندہ فعل عائشہ سے مزاحمت نہین کرتا او صفوان سے مخاصمت نہین کہ قرآن [illegible]
منصوص ہے اور صدیقہ کے لئے مخصوص شیعہ و سنی پر مخفی نہین ہی اور تبہہ مالکی و حنفی نہین ع نہان کی
ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ؛ غرضکہ ہماری مذہب کی کسی کتاب معتبر و غیر معتبر مین نہین لکہا کہ
رامچندر نی عصمت سیتا مین شک کیا بدگمانی عام بہی سو اخیال خام نہین ہے اور جا طنز و الزام نہین
منکرین اجودہیا مثل کافرین مکہ نہین تھے کہ بقول تمہاری باوجود دیکھنے معجزات پدر پے کے نبوت حضرت
سے انکار کرتے تھے اور کفر دیرینہ پر اصرار مردمان اجودہیا نے جسوقت آسمان مین جماعت دیوتا
دیکہی اور اونکی منہہ سے عصمت سیتا گوش کی فی الحال پردہ شک پہاڑا اور بدگمانی سے ہاتہہ جہاڑا
رامچندر ہر قسم مین قبا [illegible] مثل خدای محمد [illegible] کہ ہرچند قریش حبیب خدا سی طالب کرامت ہوتے
تھے اور خواہان علامت مگر وہان کہان طاقت تھی اوسکو لیاقت کہ معجزہ دکھلائی اور [illegible]
کا شک مٹائی **قولہ** دوسری مرتبہ کا دعوی بالکل غلط ہی فقط وجہہ غلطی بیان نہین کی اور کوئی
برہان نہین دی زبان درازی سی کام نہین چلتا بے بہول ذرت نہین کہلتا اگر غلطی [illegible]

Marfat.com

مخالف ہی کہ بیان پر منحصر ہے تو قرآن وحدیث غلط تر ہی کہ یہود و نصارا ایک ایک آیت وروایت
کی دہجیان اڑاتے ہین اور قول وفعل حضرت پر منہہ چڑاتے ہین رامچندر کی عجیب خرق عادت ہین اور
غریب کرامت کا او نمونے خرد سالگی مین تن تنہا کہر و دوکہن کو معہ لشکر زیر کیا اور جان سے سیر راون
وکنبہکرن کو مکافات عمال دیا جیسا کہ چاہئی گوشمال دیا جبکہ بیہ روایت میاجی کے گوشگذار ہوئی تلوار
انکار سینہ سے پار ہوئی نالہ خونچکان کیا اور زخم دہان اسطرح پر خونفشان کیا **سوط الجبار** بموجب
مثل مشہور کس سوئی نے سوئی ماری ایسے الیسی ہزارون کشتن اون اشخاص نے جنکو تم اوتار نہین کہتے
ماری ہین مہابہارت بہیم نے اندر نے ارجن نے اون سے زیادہ زیادہ سرکشون کو قتل کیا ہی خدا ہی تعالی اگر
چاہی تو ایک پشہ کے ہاتھ سے ارض وسما کو خراب کرادی **جواب** اس مثل کا اونسے جانا جاتا
ہے کہ میاجی بیگمات لکہنو کے چیلے ہین یا محل خاص نبوت مین بی بی عائشہ کے ساتھ گڑیان کھیلے ہین میاجی
ابھی تو بہت ماری ماری پکار روگی اور نالہ جانگداز آسمان سے گذار دوگے اب ہوش مین آئی کہ اگر مہادیو
نے کسی کہرش کو تہ تلوار کیا یا کل عالم کا سنہار کیا تمام توجہہ رام ہی او سدہ جود مہادیو مانند ذریعہ وواسطہ
ہے انام ہی اسطرح بہیم وغیرہ کو جان لیجئے اور اکرم رام کا امتحان کیجئے جس کسی نے رام نام لیا دنیا مین
سرکشون کا کام تمام کیا آخر کو رام مین آرام لیا خدای حقیقی تو لاریب لیسا ہی ہے کہ ایک پشہ کے ہاتھ
سے ارض وسما کو خراب کرادی اور زمین وآسمان کا حساب کرادی لیکن معبود مہود محمدیہ سے امید
نہین ہے کہ … بڑے دشمنون کے ہاتھ سے پا ہی مور بھی تڑوا سکی یا پر پشہ بھی اوکہڑوا سکی چنانچہ
مدارج النبوت مین صحیحین سی منقول ہے کہ روز احد جبرئیل ومیکائیل حفاظت کے لئے حضرت کے یمین ویسار
کہڑے تھی اور سپاہ یہ کرہی تھے فقط برتقدیر یکہ سعی ملائکہ کارگر ہوتی تو روز احد مسلمانی کیون سرنگوں
کرتی صحابہ شکستہ … دستہ ہوتے محمد صاحب کے دندان شکستہ ہوتے میاجی صفحہ یازدہم حصہ چہارم انتخاب
مین رونا … ہین اور آبروی مسلمانی کہوتے ہین **سوط الجبار** جب تقریر عبید الله سے
دریافت ہوا کہ … تابع حکم ہین اختیار مستقل نہین رکہتے پس ہر حال ہین جیسا حکم ہوتا ہی بجا لاتے
ہین اور جب اجازت پاتے ہین اوس سے تجاوز نہین کرتے پس اگر ایک واقعہ مین مامور بامداد

Marfat.com

ہوئے امداد بقدر امر کے کی اور جب کہ مسلم جنگ رسی کا پایا رکھی گئی ہے اونکی قوت و قدرت مین خلل
نہین آتا **جواب** سیاجی یاد رکھنا کہ یہان آپ تقریر عبید اللہ تسلیم کرتے ہین لیا ہو کہ کچھ
اسکی ترمیم کرنے لگے ہین کہ آپکا مزاج تمام مختلف ہے اور آیات متشابہ کا یہ دائم نہین آج ایک بات قرار دیتے
ہین کل ویسی رائے قرار دیتے ہین مثلا صفحہ دو سو چھیاسٹھ دہم دو سو صد و بست و ششم وغیرہ سوط الجبار مین تواریخ محمدیہ
کو صحیح جانتے ہین اور اکثر صفحات مین اسکو تنگ کرتے ہین سو ایسا شرح کیجیے تیری نطق و بیان کی ؛
کہتا ہوں تو زمین کی کبھی آسمان کی ؛ فرض کیجیے کہ ملائک بذات خود مستقل نہین ہین در حقیقت مین
فاعل نہین مگر پھر تو فرمائیے کہ جنگ احد مین خدا تعالی نے طائفہ ملائک حفاظت و محاربت کے لئے روان
کیا تھا صرف حیلہ و بہانہ کیا بر تقدیر اول خدا عوام اسلام فرشتون کے ہاتھ سے حضرت کی کشتی نکرا سکا
اور ضربت قریش سے نہ بچا سکا کہ قریش نے باوجود امداد ملائک کے سپاہ اسلام کو راہ عدم دکھلائی اور
آبروی مسلمانی خاک مین ملائی بر تقدیر ثانی خدا کو اسلام کی تخریب منظور تھی اور قریش کی توقیر تا ظاہر
ہو کہ قریش نے بڑی شجاعت کی کہ باوجود امداد ملائک کے لشکر اسلام کو شکست دی اگر فرشتے
بقدر امر کے امداد کرتے ہین تو فرمائیے کہ جنگ احد مین کسقدر امداد کی شاید کہ اونکو اسیقدر اجازت تھی
کہ محمد صاحب کے تن پر گذری جو کچھ کہ گذری مگر جان سلامت رہے پس پیغمبر خدا کا محبوب نہین ہے
کہ اوس تعالی کو اوسکی تندرستی مطلوب نہین **جواب** حملہ ہند مین بابجی نے جسقدر ہرزہ درائیان کی راجندر
کی جناب مین کہ تحسین لکل مردود ہوئے ہین ایسا ہی کتاب مین بھی حیا و شرم پر لعنت یا مارتے ہین اور
اسطرح جو کہتے ہین **سوط الجبار** شنیدہ کفر و شرک سے باز آؤ ہمیشہ دنیا مین رہنا نہین
خدا کو کیسا منہ دکھاؤ گے مرتے ہی آگ مین جلائے جاؤ گے اور بہت پچھتاؤ گے اب بھی سمجھ جاؤ اور راہ
پر آؤ **جواب** بحث معنی سے پہلے ہی کچھ گفتگو ہے کہ محمد علی کوکب مہارت اردو مین لاریب اردو بھی
آپ کی زبان نہین شہری نہیں قصبہ وال شہری حوصلہ دہقان ہے چونکہ آپ دہقان پسر ہین اسواسطے گنوارون
کے مستعمل الفاظ جناب کو ازبر ہین کوئی باشندہ شہر پچھتا کا مستعمل نہین کرتا اور ایسی گفتگو سے
مہمل نہین بلکہ اسی جگہ پچھتانا تحریر کرتا ہے یعنی بجائے سین مہملہ جیم فارسی و ہائے ہوز تسطیر کرتا ہے

Marfat.com

اگر آپ دیہات مین بود و باش نکرتے تو ایسی غلطی فاش نکرتے ایک ہی جگہہ آپ نے لکھا نہین لکھا ہی بلکہ
بہت جگہہ اسیطرح لکھا ہی اپنی غلطیون کا آپ ہی بلا کم و کاست حساب کیجئے یا راست رہت انتخاب کیجئے
آپ نے ہمکو جسقدر یہان دشنام دی ہین ہمنے تمام حوالہ خدا کے اسلام کئے ہم کچھہ جواب نہین دیتے اور کچھہ حساب
نہین لیتے ـــه گالیان دیتا ہی وہ مجھکو دعا دیتے ہین طرفہ انعام کا ملتا ہی یہہ پاداش سمجھو مگر آپ کو
ایک ہدایت کرتے ہین اور اوسی پر کفایت کہ اپنی تئین بیت الحرامی شمار نہ کیجئے اور اپنے خاندان کو طائفہ
سبیہ قرار نہ دیجئے ارادہ بیت الحرام نہ ٹھانئے بتخانہ کو دار الاسلام نجانئے احرامی سر پر نہ ڈالئے گردن مین
جو مین نخ یا لئے تمہارا بیت الحرام تو وہ سنگ و خشت ہی نہ وسیلہ جنت و بہشت نہ شیرہ آب و گل ہی نہ
سرمایہ جان و دل جو کچھ تمنے سمجھا ہی خطای صریح ہی اور گناہ قبیح ـــه سعایت کو سعادت اور عنا
کو تم غنا سمجھے پڑین پتہر سمجھہ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے حجر الاسود پر دل و دین نثار نہ کیجئے دنیا و عقبی مین نہ
آپ سنگسار نکیجئے وہ سنگ بامیان ہی گو معبود بیت الحرامیان ہی اوسکے گرد گھومنے سے کیا کام ہی اور اوسکے
چومنے سے کیا آرام ہی حالت پیری مین بعلت مشائخ مبتلا نہ ہوجئے اور ضرب مثل مشہور ع علت دہوی دارے
جائے عادت کبھی نجائے کالاصلاۃ سہی محراب کو مرجع بامیان خیال کیجئے اور نظر اعتبار سے بتقبیل اسلامیان ڈال دیجئے
مقام ابراہیم مین سرنگون نہ پڑئے اور حجر الاسود کی اپنی طرف بسمل نہ اگرئے میدان صفا و مروہ مین شیلنگ
نہ مارئے پائے عافیت مین سنگ نہ مارئے زیارت گور مینی عقل کا کام نہین اور مردہ شایان سلام و اکرام نہین
خدا اس عقیدۂ باطلہ سے باز آئیے اور کئے ہوئے سے پچتائیے ایکدن دنیا سے گذرنا ہی خدا کے سامنے
منہہ کرنا ہی بہت شرماؤگے آخرکار سر جھکاؤگے مرتے ہی آگ مین جلائے جاوگے یعنی آب گرم سے نہلائے جاؤگے
غسل میت مین جس بات پر سنیون کا عمل ہے وہ بالضرور آتش سوزان کا بدل ہی بعد ازین گھر سے نکالے
جاؤگے اور خندق تنگ و تار مین ڈالی جاؤگی منہہ پر خاک پڑیگی اور رگ رگ [illegible] سڑیگی ایسی بدبو آئیگی کہ
کو سنائیگی کہ سکان گور جب تک کہ تمام جسد نہ کہا سکیگے [illegible]
نام و ہرنگیم ہی آپکا انجام ہی اسیکا برزخ نام ہی اب بھی [illegible]
رباعی بازآ بازآ ازانچہ ہستی بازآ + گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ [illegible]

صدبار اگر توبہ شکستی باز آ یہان تک ہمنی ترجمہ مہابھارت کی بے اعتباری خاطر نشان کی اور ضمناً
… رہات بھی بیان کی اسپر دل سے اعتبار کرنا چاہیے بلکہ دل و دین نثار کرنا چاہیے اسیطرح صفحہ
یکصد وسی و ششم حصہ سوم سوط النجار مین مبتلای مالیخولیا ہین اور سرگرم واویلا سوط النجار مین خود
مقر ہے کہ یہہ ترجمہ مہابھارت کا عہد اکبر بادشاہ مین پنڈتون نے جمع ہوکر کیا ہے اپکے عہد والی ترجمہ کی
صحت پر منشی کنہیا لال لکھہ ہاری جو بڑا حامی دین ہنود کا ہے گواہی دیتا ہے **جواب** درنغ گویم ہر روی
تو آپکی یہہ ہی مثل ہے اور ہمیشہ اسی پر عمل ہے کیونکہ کن پر آپ ہمسر کرتے ہو بڑی خطا کرتے ہو نشان دیجیے کہ فقیر
اندرمن نے کیا اقرار کیا ہے اور کہان لکھا ہے کیون مرتکب دم ہانی گناہ ہوتے ہو کسواسطے پیرانہ سری مین
روسیاہ ہوتے ہو جیسیکہ ہم فقیر اندرمن پر بہتان کرتے ہو ویسی ہی منشی کنہیا لعل پر تہمت دیتے ہو علاوہ
اسکی تحقیق وید اپنی نہین ہی اور تعصب حمایت وید جز تحقیق ہو اوسکی گواہی لایق اعتبار ہی اور متعصب
و حامی کی گواہی و در ازکار تحقیق و تعصب مین فرق ظاہر ہے مثل مومن کافر ہے ع سخن شناس
نۂ دلبرا خطا اینجاست … اگر در تحقیق وید اندرمن ہوتا تو کسواسطے حرف حرف چین ہر کرنا کس ہوتا دارا شکوہ کے
ترجمہ کو کیون اردو کرتا … سے گفتگو کرتا اوس نے اپنی کتاب مین خود لکھا ہے کہ … ترجمہ
دارا شکوہ کو اردو کیا ہے مگر اس پر بھی گفتار ہے تو ہاتھ کنگن کو آرسی کیا درکار ہے کہ وہ مسلمان تھا …
ہے مگر مسلمانون کیطرح بدذات و خبیث … ہے کہ تمام مسلمان اسکو آگے لعنت دیتے ہین اور اگر بالفرض
اگر آپ لکھہ ہاری کے سامنے ایک کلمہ بھی منہہ سے نکالینگے تو کنہیا لعل کی سیٹر والینگے مولوی … تصنیفات
شاہ عبد العزیز محدث جلال الدین و ملا معین شیخ عبد الحق وغیرہ کو اسلام کا منافی جانتے ہین ہماری لئے
منشی و شاعر اردو و فارسی کی شہادت کافی مانتے ہین اگر آپ اسیطرح بیتابی کرینگے تو ہم آپ کی بڑی
بے آبی کرینگے ہر ایک ہندو مسلمان … اور آب شرم سے روی مسلمانی تر الکہد … وغیرہ نے
تمہاری معنی عوا کرکے داد خرافات دی ہے اور … اور … عداوت کی ہے کہ آپ اوسکو ہمارے
مقابلہ مین زبان پر لاتے مین اور سوداگی کہلاتے مین ہماری نزدیک تو وہ مثل تقویم پارینہ بیکار ہے … قرآن
ہی بے اعتبار وید مقدس مثل قرآن نہیں ہی اور ہر شخص کا دماغ نہین کہ بغل مین دبا کر ملا ہوئے اور مردود

Marfat.com

زن کو درپے اغوا ـــــہ پڑہ پڑہ قرآن بنے مولوی حافظ عالم فاضل ٭ علامہ وقت پڑہ ہو نہ تما فضل فاضل ـــــ
پڑہے کیا جاہل ٭ اب ہم بطرف مطلب اصلی رجوع کرتے ہین اور مہادیو جی کے الزامات کا بطلان شروع
ـــــہ بار دیگر با قصہ آمدیم ٭ ما زقصہ خود جدا اسکی بود ہ ایم ٭ مسعود الجبار در مہابھارت [illegible]
مرقوم ست کہ چون باہم ارجن و مہادیو جنگ افتاد گاہی مہادیو ارجن را از زمین [illegible] گرفتہ
مہادیو را اکنون زبونی معبود و کارکنان معبود خود مدعو شد بود ہ سراز خجالت بر نیا ند ـــــجواب [illegible]
سے پہلے بھی کچھہ تصحیح کرتا ہون ورفارسی دانی میا نجی کی تفضیح کچھہ فارسی کی بھی محل [illegible] ترکیب
بیطلق دخل نہین مہابھارت بن پرب عجیب ترکیب ہی اور عجیب ترتیب اگر آپ نے مہابھارت کو بطرف
بن پرب مضاف کیا تو عقل و دانش سے انحراف کیا کہ بن پرب مہابھارت کا ایک پارہ ہی اور اضافت اصل
بطرف فرع محض ناکارہ اگر آپ نے اضافت مقلوب سمجھی تو بھی خلاف اسلوب سمجھی کیونکہ اضافت مقلوب
عام نہین ہی اور ہر جگہہ اوسکا موقع و مقام نہین ہی مثلا جہانپناہ شاہ روا ہی اور [illegible] اسی طور پر مہابھارت
بن پرب کو خیال کیجیے اور بجای اوسکے بن پرب مہابھارت استعمال کیجیے لفظ پرب کے آخر [illegible] بھی موافق
املا نہین ہے اور صحیح اسلا نہین جسکا املا ہی خراب ہو تو انشا کا کیا حساب ہی بیچہ تعجب [illegible] ہی کہ جس
شخص کو صحت لفظی کا شعور نہین ہی اور تمیز اثبات و ذکور نہین ہی بحث دینی مین مشغول ہی اور مدعی معقول و
منقول ہی ـــــہ اب اونکو وہی شغل سیخ شال بافی ٭ بنا ہو کرتے تھے یل [illegible] اگرچہ بحث
لفظی لا یعنی ہی اور سدراہ معنی لیکن مخاطب کو پسند ہی اسواسطے رسالہ ہا مین کہین کہین قلمبند ہی اور لازم
ہی کہ بحث لفظی سے ہاتھ اوٹھائین اور ہوسکے تو بطرف معنی رجوع لائین ـــــہ آگے [illegible] ہندی کی [illegible]
گرامی ٭ کہ صورت نیارد کسی را انجا ٭ اب بحث معنی و مقصود سہے اور مخالف کے لیے [illegible]
بھی وہی آتش و کاسہ ہی یعنی غلط ترجمہ ہم بار بار سمجھا چکے ہین آپ اصلا امرتسر [illegible] ـــــہ
رہا ہے ٭ مثال مشہور ٭ کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا ٭ ان غلط ترجمون سے ہاتھ ہار بیٹھے اور اوراق قرآن
کے ساتھہ بھاڑ دیئے اگر نہ ہم تو مسلمان والے سے آپکو [illegible] دلا دینگے اور نسخہ ہمارے [illegible] منگوا لیجئے آپ مہابھارت
منگوائیے اور یہہ مضمون کہ ارجن مہادیو کو زمین سے اوٹھاتا تھا اور زور آزمائی [illegible] دکھلا دیجئے اگر آپ

پر شیر مادر حرام ہی اور الزام دروغگوئی لاکلام بالضرور یہہ تمام مترجم شوم کی خیانت ہی یا مولوی مرحوم کی
سوء امانت اگر آپ اپنی ہر ایک دروغگوئی کا جواب اہل حق سی چاہینگی تو لاجرم وی عاجز آئینگی پس جناب
کی شان مین مثل مشہور کہ نزد دروغگو شخص لاجواب ہی عین صواب ہی ان ترجموں سے دست استبداد اوٹھائی
اور اصل کتاب سی اسناد لائی ہمنے جو جو اعتراض آپکی اسناد پر کئی ہین اور جسقدر الزام صحیح تر دئی ہین اونکا جواب
باصواب دیجئی یا اپنی جرأت و حوصلہ پر پشیمان کیجئی سعدی گفتہ ندارد کسی با تو کار ؛ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
شاید کہ مولوی جی کا استحضار لیح بوقت تصحیح کاذب تابان ہوا ہی اور ستارہ اقبال مسلمہ کذاب سی ملتجی قران
کیونکہ اونکو شریعت مین راستی کو فروغ نہین ہی اور کوئی بات بیدروغ نہین بندہ نی لفظاً لفظاً بن پرب کا
مطالعہ کیا اگر یہہ مضمون کہ کہ گاہی مہادیو ارجن را از زمین بر میداشت و گاہی ارجن مہادیو را کہین نہین ملا
بن پرب کا او نتالیسواں ادہیاہ مین جنگ ارجن مہادیو مرقوم ہی اور اونی عاقل کو معلوم ہی وہان وہی عنوان
ہی اور وہی بیان اور وہی گفتگو ہے اور جسے تجسس ہو بجنسہ تمام عبارت مہابھارت یہہ ہی دل چاہی جسکو دکھلائی اور
دل چاہے جس سے پڑہوائی —

तदा वृक्षान्महाकायः प्रत्यगृह्णात् द्यो शिलाः किरातरू-
पी भगवांस्ततः पार्थो महाबलः १ मुष्टिभिर्वज्रसंकाशैर्धू-
ममुत्पादयन्मुखे प्रजहार दुराधर्षे किरातसमरूपिणम् २
ततः शक्राशनिसमैर्मुष्टिभिर्भृशदारुणैः किरातरूपी भ-
गवानर्दयामास फाल्गुनं ३ ततश्चटचटाशब्दः सुघोरः
समपद्यत पांडवस्य च मुष्टीनां किरातस्य च युध्यतः ४
सुमुहूर्तं तु तद्युद्धमभवल्लोमहर्षणं भुजप्रहारसंयुक्तं वृ-
त्रवासवयोरिव ५ जघानाथ ततो जिष्णुः किरातमुरसा ब-
ली पांडवं च विचेष्टंतं किरातोऽप्यहनद्बलात् ६ तदोर्भुज-
विनिष्पेषात्संघर्षेणोरसोस्तथा समजायत गात्रेषु

पावकोंगात् धूमवान् ७ ततएनं महादेवः पीडयगात्रैः
सुपीडितं तेजसाव्यक्तमद्रायाच्छेतस्तस्यविमोहयन् ८
ततोनिपीडितैर्गात्रैः पिंडीकृतइवाबभौ फाल्गुनोगात्र
संरुद्धो देवदेवेन भारत निरुच्छ्वासोभवच्चैवसन्निरुद्धो
महात्मना पपातसम्मूढो निश्चेष्टोगतसत्त्वइवाभवत्॥१२०

ان جہوٹہ حوالون سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی جی مخلوق دربوئی عزرائیل بیان کیا چاہتے ہین اغلاط
نشان ہندو و مسلمان لیکن تو مین تہجین مہادیو کو واسطہ گردانتے ہین کیا خوب رمز و کنایہ جانتے ہین ع
خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ آید در حدیث دیگران * اب چاہئے جاننا کہ مہابہارت غیر ہے اور
بھارت غیر مہابھارت کے شلوکون کی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد ہے اور بھارت کی صرف چوبیس ہزار ہے
چنانچہ آدی پرب مہابھارت کے ادھیائے اول مین لکھا ہے کہ ویدبیاس نے بھارت بنائی اور اپنے شاگردون
کو اوسکی مہارت کرائی جسمین سوائے ذکر خاندان راجہ بھرت کے دوسرا قصہ نہین ہے اور جسکی مقدار
چوبیس ہزار سے زیادہ تر نہین اصل عبارت وہان کی یہہ ہے —

चतुर्विंशतिसाहस्रीं चक्रे भारतसंहिताम् उपाख्यानै
र्विना तावद्भारतं प्रोच्यते बुधैः १ ततोध्यर्द्धशतं भूयः सं
क्षेपं कृतवानृषिः अनुक्रमणिकाध्यायं वृत्तान्तानां सप
र्वणां २ इदं द्वैपायनः पूर्वं पुत्रमध्यापयच्छुकम् ततो
न्येभ्योनुरूपेभ्यः शिष्येभ्यः प्रददौ विभुः ३

جو کوئی کہتا ہے کہ بھارت راماںجیون یا مادہون نے مہابہارت سے اختصار کی ہے اور ایک لاکہ سے
چوبیس ہزار اختیار کی ہے وہ محض بے اصل ہے صحیح یہہ ہے کہ مہابہارت بھارت کا مزید علیہ ہے
اب کسیکو معلوم نہین کس نے مہابہارت بنائی اور کسوقت بھارت پر اسقدر بڑھائی جنگہ پہ لفظ بھارت
ایراد کیا جاتا ہے اوس سے یہہ بھی نسخہ مراد لیا جاتا ہے جہان کہین لفظ مہابہارت مرقوم ہوتا ہے اوس سے وہ نسخہ

مفہوم ہوتا ہے کیونکہ لفظ مہا معنی کلان لیا جاتا ہی اور بطور صفت بیان کیا جاتا ہی بتقدیریکہ بھارت مہابھارت
سی انتخاب کیجاتی تو مہابھارت یہ نہ ہوسکی سنہ کیونکر دیجاتی یہان سی جانا جاتا ہی کہ مہابھارت بعد بھارت
کی اختراع کی گئی ہی کہ اوسکے شروع مین حال بھارت سی اطلاع دی گئی ہی پس مہابھارت اوسی قدر اعتماد کے
لایق ہی کہ بھارت کی موافق ہی بھارت اسکا نام اسواسطی کہا ہی کہ اسمین خاندان راجہ بھرت کی کتھا ہی دیگر
مہابھارت مین لکھا ہی کہ جو روایت بھرت بنش کی اس کتاب مین منقول ہی وہی مقبول ہی اور جو روایت اس کتاب مین
منقول نہین ہی وہ مقبول نہین ہے مثلاً
यदिहास्तितदन्यत्रयन्नेहास्तिनततक्वचित्
مولوی جی نی جو اس قول کو مطلق خیال کیا ہی اور جابجا دوسری روایتون کو مین اس سی استدلال کیا
ہی وہ اونکی بدگمانی ہی یا نادانی کیونکہ یہ صرف روایات خاندان راجا بھرت پر مقصور ہی اور آمین
اوسیکا مذکور ہی آپکو طرفت ثانی کی بات سمجھنے کا سلیقہ نہین ہی اہل مناظرہ کا یہ طریقہ نہین جو کوئی مطلب
مسلم سی کہ دور ہوتا ہی اوسکو حق جانین چنانچہ حافظ شیرازی کہتا ہی ؎ تسلیم من خشت در میکدہا ؛ مدعی فہم سخن
گر نکند سو خشت ؛ سوط الجبار در ادہیا کچا ہم سکند پران مرقوم ہست کہ بشن خود را باستر ضای
دیوتایان پیش گرر رسانید وچون از فہمایندن در گذشت بجنگ پیوستند آخر کار بشن با گرڑ گفت کہ
من خود انیقدر قدرت دارم کہ انچہ بخواہی دہم شما بدہم **جواب** واہ واہ جس شخص کو اسقدر تمیز بھی نہین
ہی کہ صحیح لفظ بشن یا بشنو ہے وہ بحث مذہبی مین آمادہ گفتگو ہی ؎ ہای فرعون نا موسی مکن ؛ توشتر
مہیج طاؤسی مکن ؛ دونون جگہہ لفظ انچہ بمعنی اگر خلاف طریقہ فارسی دانی ہی مگر ہرکس و ناکس کو کہان سلیقہ
سخن ارائی ہی شمار ادہیا بھی شایان اطمینان نہین ہی اور بر طریقہ اتیہاس پران نہین کیونکہ ہر ایک کہنڈ
و سکندہ کی شمار ادہیا جدا جدا کیجاتی ہی یہہ بھی رسم اہل تواریخ کی چلی آتی ہی اگرچہ پرانون مین صحیح
و غلط روایتین ہین اور دہرم اور ادہرم کی حکایتین ہین مگر یہہ کہانی مثل حدیث و قرآن بی بنیان
ہے اور بر خلاف عقائد اتیہاس پران ہی کہ اتیہاس پران سی ثابت ہی کہ گرڑ بشنو کی سواری
ہے اور بندہ دربار ہی جبکہ بشنو گرڑ پر سوار ہی تو بر عکس اتیہ اعتراض سوط الجبار ہی بلکہ خود سکند
پران مین چند جا مندرج ہی کہ گرڑ بشنو کی سواری ہی اور عادت اوسکی فرمانبرداری ہی بہتر تو یہہ

ہی پُران کا ذکر نہ کیجیے اوسکی صحت مین فکر نہ کیجیے کہ رطب و یابس سے لبالب ہی بس بحث و مباحثہ مین سراسر
تمسک آپ ہی نے جو آخر جگہہ پُران کے اعتراضات کا جواب آشکارہ دیا ہی اس بات پر اشارہ کیا ہی کہ
ہر چند مسلمانون کے اعتراض بحوالہ پُران ہین مگر محض خلاف بیان مین مخالفین کو پُران تک بھی رسائی
نہین ہے اور کوئی کام سوا ہرزہ درائی نہین اب مسلمانون کو لازم ہی کہ ہماری مسلمات سی الزام دین نہ ہمارا
سلام لین کیونکہ انکی پاس آپ کی ہرزہ درائی و ژاژخائی کا جواب نہین ہی اور پُران اور تلسی داس کی رامائین وغیرہ
مذہبی کتابین نہین عالم مین طرح طرح کی روایتین مشہور ہوتی ہین ورنہ سب رد و زر نگارنگ حکایتین مطبوع و بحث
مذہبی سے خارج ہین دوست داد تحقیق کی راہ مولوی محمد علی نے تحفۃ الہند حصہ دوم جواب حملۂ ہند مین اپنشد سی صحت پُران
کی جستجو کرتے ہین ہاتھی سے گنے کی آرزو کرتے ہین **سنو جواب الجواب** منڈک اپنشد مین لکھا ہی کہ برہم گیان کے
دو قسم ہین ایکا نام علم صغیر ہے اور دوسرے کا نام علم کبیر علم صغیر مراد ہی چار وید سے اور اوسکی فروعات
سے جیسے چھ شاستر اور اٹھارہ پُران اور صرف و نحو اور نظم و نثر اور ریاضی و طبعی و علم [illegible] اور کئی فروعات اصل
نجوم و طب وغیرہ ہین کہ انکی تعلیم سے تمیز نیک و بد اور نیک افعالی و بد افعالی کی پیدا ہوتی ہی اور قدرت تہذیب
اخلاق ہو جاتی ہی اور علوم کرنے اقوال مختلف گزشتہ رون کی اور اخبار و تواریخ ہر ولایت سے کہ بعضی واقف
با ادب ہو جاتا ہی اور تمام خلق بموجب آئین و اعتدال کے کرتا ہی اور عیوب سی پاک ہو جاتا ہی کہ کسی شبہہ
کے وہم مین نہین آتا ہی اور کسی سے دائو نہین کھاتا ہی علم کبیر مراد ہی علم الٰہی سے جسکو مابعد الطبیعت و
ماقبل الطبیعت کہتی ہین اس سے اوس ذات پاک کو پاتا ہی جو بے زوال ہے فقط الغرض جب مطابق
اپنشد بید و لکے اٹھارہ پُران کہ جنکی تصریح بتفصیل ذیل ہی معتبر ٹھیری تو کسی ہندو کو مجال یون [illegible] کی
نہین **جواب** منڈک اپنشد کی جس شرتی کا آپ نے ترجمہ لکھا ہی اوسکی اصل عبارت کیا ہی
اور وہ لفظ کونسا ہی جسکا اٹھارہ پُران ترجمہ کیا ہی اگر آپ عند نا واقفی سنسکرت مین انکار [illegible]
آپکو بڑا احسان سمجھینگے کہ مہاراج اس شرتی مین ایسا کوئی لفظ نہین ہی کہ جسکے معنی اٹھارہ پُران
ہون بلکہ اٹھارہ پُران کی جگہہ صرف لفظ [illegible] مذکور ہی اور شرتی معلومہ کی اصل عبارت یہہ ہی۔

द्वे विद्ये वेदितव्ये इति ह स्म यद्ब्रह्मविदो वदंति परा चै

Marfat.com

वा परा चतत्रापरा ऋग्वेदो यजुर्वेदः साम वेदोऽथर्ववेदः
शिक्षा कल्पो व्याकरणं निरुक्तं छंदो ज्योतिषमितिहासपु
राणन्यायमीमांसा धर्मशास्त्राणीत्यथ परा यया तदक्ष
रमधिगम्यते ॥ २१ ॥

یعنی برہم گیان کیلئے دو علم درکار ہین ایک صغیر دوسرا کبیر چار وید کا کرم کانڈ وسکشا وکلپ بیاکرن ونرکت وچہند وجوتش واتیہاس وپران ونیای ومیمانسا ودھرم شاستر علم صغیر ہین اور اونپنشد علم کبیر ہی جس سے ذات لازوال حضرت سبحانی جانی جاتی ہے یہ نقل یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ الکہد ہاری کا کچھ اعتبار نہین ہے اور جو اہل اسلام مسیر دینیات کا مدار نہین لہذا اوس ترجمہ سے دست بردار ہو جائین اور ذرا خواب غفلت سے بیدار کہ اصل عبارت اونپنشد و ترجمہ مین سقدر تفاوت ہے یہان ہے کہ فرق زمین و آسمان دیتا ہے افراط و تفریط سے لبالب ہی اصل مطلب و مطلب ہی فرماتے کہ اوسکی فروعات جیسے چہہ شاستر و اٹھارہ پران یہہ فقرہ اونپنشد کے کس لفظ کا ترجمہ ہی اور شرتی مین اس معنی کا کونسا کلمہ ہے ہرگز اس معنی کا کوئی لفظ نہین ہی البتہ بعد کلمہ اتیہاس کے لفظ پران مذکور ہے اور چہہ شاستر مین سے نیای و میمانسا و کا نام لکہا ہی پھر دیکھیے کہ سکشا وکلپ و نرکت کے دیکر انگ ہین ان تینون کو متعلم نظم انداز کیا مصنف امانت یہ بائی خیانت ورا ز کیا نہ اصل لفاظ لایا نہ کسی معنی کی پھر لفظ چہند کا ترجمہ نظم و نثر محض غلط ہی سنسکرت مین چہند بمعنی علم عروض ہی جسمین قاعدہ نظم سنسکرت کا معروض ہی پھر شرتی مذکورہ مین لفظ جوتش مرقوم ہی جسکا ترجمہ نجوم ہی اگر آپ کی عقل سالم ہی تو فرمائی کہ لفظ ریاضی سے لیکر (نہین ہارتا ہی) یہان تک متن کے کس لفظ کا ترجمہ ہی پھر شرتی مین کلمہ جوتش کے بعد لفظ اتیہاس ہی جسکے ترجمے سے مترجم بالکل کنارہ ہی پھر اس شرتی مین لفظ دھرم شاستر آنکلا ہی جسکے ترجمے سے مترجم دست بردار ہوا ہی جبکہ ترجمون کا حال ایسا ہی پس اون سے استدلال خطا ہی یہان پہنچنے اطبو نشتے نمونہ خروار کی دو تین فقرے ترجمہ کی خرابی بیان کی ہی اور افراط و تفریط لکہی ہی تاکہ دانا ان ترجمون کو معتبر بیان نکریں اور اونپنشد و عبارت انکا نام نہ لین اگر بعد ازین اہل اسلام ان ترجمون کو الزام دینگے تو ان کو بیان لائینگے جواب تو کیا بہتر کی پائینگے اگر اونپنشد مین لفظ پران سے تصدیق اٹھارہ پران

Marfat.com

لازم آتی ہی تو قرآن مین بھی لفظ قصص الانبیا سی تصدیق روضۃ الصفا وغیرہ تواریخ [illegible] لازم آتی ہی
پس یہ کہنا کہ روضۃ الصفا کا اعتبار نہین ہی اور روضۃ الاحباب سی سروکار نہین [illegible] کہ قرآن مین لفظ
قصص الانبیا سی وہی قصص مقصود ہین کہ جو قرآن مین موجود ہین تو [illegible] واسطی اس کے وہی
قصص و اخبار مراد لی گئی ہین جو وید کے براہمنون مین ہین [illegible]
اوپنشد کی ایک شرح کی تفسیر مین یہہ مطلب مفصل لکھا ہی [illegible] اس طرح پر ہی

उ अरे [illegible]महतो [illegible]स्य निश्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सा
मवेदो [illegible] इतिहासः पुराणं विद्या उपनिषदः श्लो
काः सूत्रा[illegible]व्याख्यानानि व्याख्यानान्यस्यैवैतानि स
र्वाणि निश्व[illegible]सितानि ॥ अरे मैत्रेयि अस्य परमात्मनः प्रकृतस्य
भा महतो भूतस्य [illegible]सितमेतन्निश्वसितमिव निश्वसितं यथा ऽप्रयत्नेनैव पु
रुषनिश्वासो भवत्येवं वा अरे किं [illegible]श्वसितमिव ततो जातमित्युच्यते । यदृग्वे
दो यजुर्वेदः [illegible]थर्वाङ्गिरसश्चतुर्विधं मंत्रजातं इतिहास इत्युर्वशी पुरू
रवसोः संवा[illegible] उर्वशी हाप्सरा इत्यादि ब्राह्मणमेव पुराणमसद्वा
इदमग्र आसी[illegible]दित्यादि विद्या देवजनविद्या वेदः सोऽयमित्यादि रुप
निषदः प्रियमित्येतदुपासीतेत्याद्याः श्लोकाः ब्राह्मणप्रभवा मंत्रास्त
देते श्लोका इत्यादयः सूत्राणि वस्तुसंग्रहवाक्यानि वेदे यथा आत्मेत्ये
वोपासीतेत्यादीनि अनुव्याख्यानानि मंत्रविवरणानि व्याख्यानान्य
[illegible] अथवा वस्तुसंगृहवाक्यविवरणान्यनुव्याख्यानानि यथा
चतुर्थे ध्याये [illegible]त्येवोपासीतेत्यस्य यथा वान्यो ऽसावन्यो ऽहम
[illegible] वेद यथा पञ्चमे ऽभि[illegible]स्यायमेवाध्यायशेषः मंत्र विवरण
[illegible]ख्यानानि [illegible]स्य विधेर्ज्ञाता ॥

سورہ یوسف کی آخر مین آیا ہی کہ جو لوگ عقلمند ہین اونکے لئے قصص الانبیا مین نصائح لمبند ہین چنانچہ (لقد کان
فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب) درینصورت اگر مولوی جی تکذیب قصص الانبیا کا نام لینگے تو بالضرور خدائے
اسلام کو الزام دینگی ذرا خیال عزت و آبرو کیجئے اور عقل و ہوش سے گفتگو کہ ابطال قصص الانبیا ابطال قرآن
پر شامل ہی کہ قرآن اونکی تصدیق و تائید کا حامل ہی یہہ فقرات آپکی انداز پر قلمبند کئی ہین اور ارسال
خدمت ارجمند حاصل آنکہ منڈک اونپشد مین جو لفظ اتیہاس و پران آیا ہی اوسکا یہہ ہی مطلب ہی کہ جو تنتر
و بیاکرن وغیرہ کی مانند وید کی براہمنون کی قصص وا بھی علم صغیر مین داخل ہین اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ
بدہ پران وغیرہ اٹھارہ (۱۸) پران متبہر برتقدیر یکہ اونپشد سی اٹھارہ پران اسما و تفصیلاً آشکار ہوتی تو بھی
اوسی صورت مین قابل اعتبار ہوتے کہ افراط و تفریط اہل تعصب سی مصون ہوتی اور مخالفت وید اقدس سے
بیرون حال آنکہ اونپشد مین اٹھارہ پران کا نام لیا ہی اور نہ اونکی تصدیق و تکذیب سی اعلام کیا ہی اگر آپکی
گوشہ خاطر مین یہ یاد اشتگیر ہے اور تعلیم قرآن اثر پذیر تو جسقدر حال ضلال انبیا توریت و انجیل مین لکھا ہی اوسکے
انکار واجب نہین ہی اور عار مناسب نہین کیونکہ اکثر سور قرآن مین توریت و انجیل کو کلام ربانی مانا ہی اور
وحی آسمانی جانا ہی اگر آپ غدر نسخ توریت و انجیل درمیان لاینگی تو بہت خفت اوٹھاینگے کیونکہ جسطرح
قرآن مین توریت و انجیل کو کلام الہی ثابت کیا ہی اسطرح اوسکی نسخ پر کوئی ثبوت نہین پایا دین اسلام
مین کوئی وجہ نامعتبری توریت و انجیل نہین ہے اور اس باب مین کوئی دلیل نہین کسواسطی کہ مصنف قرآن
جیسے قرآن کو کتاب الہی کہتا ہی ویسے ہی توریت و انجیل کی سماویت پر گواہی دیتا ہی اگر اخبار قرآن سزاے
تکریم ہین تو قصص عہد عتیق و جدید بھی لائق تسلیم ہین اگر قرآن مردود ہی تو اسلام و مسلمان دونون مطرود
ہین علاوہ اسکی تم نے خود سوطا لبعار مین جا بجا اسی توریت و انجیل کو قبول کیا ہی اور اون ہی کی عبارتون
سے کوشش متعامات پر طول دیا ہی اب مولوی جی کو لازم ہی کہ اپنے تئین کافر تصور فرمائین یا فسق و فجور
انبیا پر زبان تمسخر ہلائین کہ کتاب پیدایش توریت مین مرقوم ہی کہ نوح پیغمبر مست شراب ہوا اور اپنے تئین
دروازہ خیمہ پر برہنہ کیا باب نوزدہم (۱۹) کتاب پیدایش مین لکھا ہی کہ لوط پیغمبر کی دختر بزرگ نے دختر
خورد سے کہا کہ آؤ اپنے باپ لوط کو شراب پلائین اور اپنے بستر پر سلائین کیفیت جماع اوٹھائین اور اوس سے

Marfat.com

اولاد بہم پہونچائین پس وسی رات دختر بزرگ نی لوط کو شراب پلا کر اوس سے بدفعلی کرائی اور لذت مجامعت
اوٹہائی دوسری روز دختر بزرگ نے دختر خرد سے کہا کہ کل کی رات مین نے باپ کو شراب پلا کر خلوت مین
بلایا اور نخل امید بارور کرایا آج کی رات پہر اوسکو شراب پلائین اور عالم آب کا تماشا دکھلائین اوسوقت تو اوسکو
خلوت مین بلانا اور صحبت کرانا پس وس رات بھی حضرت لوط کی صاحبزادیون نے اونکو مست می کیا اور
دختر خرد نے شربت وصال پیا فی الحال اسکی بھی امید بر آئی کہ بارگیر ہوئی ۵ بار بگرفت از نسیم لطف
با باخت لوط؛ ہمچنان کز روح قدسی دختر عمران گرفت ؛ باب بست وچہارم کتاب پیدائش مین ہے کہ
اسحاق پیغمبر رتقا نام عورت کو اپنی مادر سادہ کے خیمہ مین لایا اور اوس پر دل لگایا ماتم مادر دل سے فراموش
کیا اور شربت وصل نوش فقط باب بست وششم کتاب پیدائش مین ہے کہ جب اسحاق پیغمبر نے ملک جرار
مین سکونت اختیار کی لوگون نے اسحاق سے اوسکی عورت کی حقیقت حال استفسار کی اسحاق نے
کہا کہ یہہ میری بہن ہے باب سی ودوم ۳۲ کتاب خروج مین آیا ہے کہ ہارون پیغمبر نے گوسالہ زرین بنایا اور
بنی اسرائیل سے پجوایا اور خود بھی گوسالہ پرستی شروع کی باب یازدہم کتاب دوم سموئیل مین مرقوم
ہے کہ داؤد پیغمبر نے اوریا مبارز کی بی بی سے زنا کیا اور اوسکو حمل رہا پس داؤد نے بنا بر دفع بدنامی اوسکی
شوہر کو مہم سے طلب کیا اور حکم دیا کہ اپنی گہر جا لیکن وہ نگیا دوسری دن داؤد نے اوریا کو پہر اپنی پاس
بلا کر شراب پلائی کہ مسلوب العقل ہووے اور گہر جا کر بی بی کے پاس سووے مگر وہ اوس روز بہی گہر نہین
گیا پہر داؤد نے اوریا کو کفار کے ہاتہ سے گردن مروایا اور اوسکی منکوحہ کو اپنی جورو بنایا باب یازدہم
کتاب اول سلاطین مین مرقوم ہے کہ سلیمان پیغمبر نے چند گناہ کئے اول آنکہ اون عورتون پر دل لگایا
کہ جنکی نزدیکی سے خدا نے منع فرمایا دوم آنکہ حالت پیری مین بپاسخاطر عورتون کے بت پرستی کی
سوم آنکہ خدا نے دوبار سلیمان کو جلوہ دکہلا کر اوسے بتاکید بت پرستی سے منع فرمایا مگر اوسکے دل پر
ایسا خبط سمایا کہ اتنے پر بہی مخالفت حکم خدا اپر کمر باندہی اور صیدونیون و اموریون کے بتون کی
پرستش کی چہارم آنکہ بتخانہ فیج بنوایا اور اپنی عورتون سے بتون کے سامنے لوبان جلوایا یہہ تمام
حال کتب مقدسہ سے آشکار ہے جنکی سماویت پر صاحب تحفہ آن کا اقرار ہے کیا خوب بات ہے کہ انبیاء مذکورین

اور اونکی تئین اس سی مقصود پر اشارہ قرآن کی تصدیق واجب ٹھہرائی ہی ورنہ باوجود اقرار سماویت توریت
وانجیل کی ان آیات مذکورہ سی باتفاق مفسرین قرآن مین تحریف توریت کا [illegible] ثابت نہین [illegible] اس باب مین
اہل اسلام کا اتحاد نہین ہی چنانچہ محدث ابن قیم نی خاتمہ [illegible] اغاثۃ اللہفان
[illegible] (وقد اختلف فی التوراۃ التی بایدیہم ہل ہی مبدلۃ ام التبدیل وقع فی التاویل دون التنزیل
علی ثلثۃ اقوال [illegible] فافرطت طائفۃ [illegible] واکثرہا مبدل [illegible] حتی [illegible]
[illegible] من ائمۃ الحدیث والفقہ والکلام فقالوا انما وقع التبدیل فی التاویل [illegible] فی صحیحہ یحرفون یزیلون
[illegible] کتاب من کتب اللہ ولکنہم یتاولونہ علی غیر تاویلہ وہو اختیار الرازی ایضا وسمعت شیخنا یقول
وقع النزاع فی ہذہ المسئلۃ بین بعض الفضلاء فاختار ہذا المذہب ووہن غیرہ فانکر علیہ فاحضر لہم خمسۃ عشر نقلا بہ ومن حجۃ ہؤلاء
ان التوراۃ [illegible] مشارق الارض ومغاربہا وانتشرت جنوبا وشمالا ولا یعلم عدد نسخہا الا اللہ [illegible]
[illegible] التواطی علی [illegible] فی جمیع تلک النسخ حتی لا یبقی فی الارض نسخۃ الا مبدلۃ وہذا مما [illegible]
[illegible] قال اللہ تعالی قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوہا ان کنتم صادقین قالوا وقد اتفقوا علی ترک [illegible]
[illegible] تغییرہا من التوراۃ [illegible] قراوہا علی النبی ووضع القاری یدہ علی آیۃ الرجم فقال لہ عبد اللہ
بن سلام ارفع یدک فرفعہا فاذا ہی تلوح تحتہا) یعنی جو توریت یہودون کی پاس ہی [illegible]
ہی کہ وہ لفظون مین بدل گئی یا معنی مین تبدیل ہوئی عبارت [illegible] ہی اور اس اختلاف مین تین قول
ہین ایک جماعت تو یہہ کہتی ہی کہ تمام توریت یا اکثر بدل گئی ہی اور بعض لوگ مبالغہ اتنا کرتے ہین
کہ اس سی استنجا کرنا درست ہی اور ایک جماعت ائمہ حدیث وفقہ وکلام کی یہہ کہتی ہی کہ تبدیل صرف
معنی مین ہوئی ہی بخاری نی اپنی صحیح مین کہا ہی کہ یحرفون کے معنی یہہ ہین کہ زائل کرتی ہین اور کوئی
شخص کسی لفظ کو اللہ کی کتابون مین سی دور نہین کرتا مگر اسکے جو معنی ہوتی ہین ان کی سوا دوسری
معنی کرلیتی ہین اور رازی نی بھی یہی اختیار کیا ہی اور مین نی اپنی شیخ کو کہتی سنا ہی کہ فاضلون
مین اس بابت جھگڑا ہوا تو امام رازی نے اس مذہب کو درست رکھا اور [illegible] کو ضعیف
کیا مگر اون پر انکار کیا گیا یعنی لوگون نی نمانا تو وہ [illegible] پندرہ نسخی اوسکی [illegible]

لوگون کی دلیل یہہ ہی کہ توریت مشرق و مغرب و شمال و جنوب مین منتشر ہو گئی ہی اور اوسکی نسخون کی شمار سوا خدا تعالیٰ کی اور کوئی نہین جانتا تو تبدیل و تغیر ان نسخون مین برابر ایک ساتھ ہو جانا نہین ہو سکتا کہ کوئی نسخہ زمین مین بدون تبدیل کی نرہی اور یہہ ادن باتون مین سی ہی جنکو عقل محال جانتی ہی اور یہہ جماعت یہہ بھی کہتی ہین کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی (قل فاتوا بالتوریۃ فاتلوہا ان کنتم صادقین) یعنی تو کہہ لاؤ توریت اور پڑہو اگر سچے ہو اور ایک دلیل یہہ ہی کہ یہودیون نے سنگسار کرنیکے فرض کو چہوڑنے پر اتفاق کیا مگر توریت مین سی اوسکو بدل نسکی اور اسیواسطی جب یہودون نے توریت کو آنحضرتؐ کی سامنی پڑہا تو قاری نی اپنا ہاتہہ رجم کی آیت پر رکہا عبد اللہ بن سلام نے اسکو فرمایا کہ اپنا ہاتہہ اوٹہا جب وسنی ہاتہہ اوٹہایا تو وہ آیت ہاتہہ کے نیچے سے معلوم ہونی لگی فقط یہان سی مدلل ہوتا ہی کہ بڑی بڑی محدث و مفسر مثل بخاری وابن تیمیہ و امام فخر الدین رازی وغیرہ کے نزدیک تحریف توریت بہتان ہی اگرچہ مسکا تشیطان مخالفین ایمان ہی اگر یسا جی یہان بھی کچہہ آگ لگا دینگے تو دائرہ وہابیت سی باہر نکالا جاینگے کہ اگرچہ ابن تیمیہ عبد الوہاب سے سابق ہی مگر عقیدہ دونون کا مطابق ہی جیسا ان لیجیی کہ کتاب ابن تیمیہ کا مترجم مہتمم مطبع صدیقی ہی جسنے آپکی بکر فکر پر نظر اول کی ہی اس صدیقہ نج جھپا با ہی اور یارون کو جلوہ دکھلایا ہی غرضکہ مصنف و مترجم دونون آپکے خویش ہین اور جناب کی انکا رنگا کے تیر مژگان سے سینہ اشتیاق ب آپکا سر انکار لایق سنگ ہی اور یاد نہ لینگ اسواسطی مثل قرآن توریت کی بھی تعظیم کیجیے اور تمام اعتراض مرفوع تسلیم یہہ نہ صرف حقانیت توریت پر اشارت ہی بلکہ علماء یہود و نصاریٰ کی لئے بشارت ہی کہ صدق دل سے ہماری کتابون کو مطالعہ کرین اور پہر مسلمانون سے مقابلہ کرین جسنے ایسا ہی تو ایسا مغلوب کرینگے کہ قیامت تک مرعوب کرینگے ہرچند کہ پادری صاحبون نے بجای مسلمانون کو زک دی ہی اور ہر بار بحث و مباحثہ مین شراب کامرانی آب پی ہی مگر دعوی تحریف توریت سبب [illegible] کیا اور آج تک وہی قول سی اونکو قایل [illegible] یہود و نصاریٰ پر واجب فرض ہی کہ درگاہ کبریا مین شکر و سپاس [illegible] مسلمانون کا پاس خصوصاً رسالہ عماد ہند پر دل و جان فدا کرین [illegible] مادام شکر خدا اوا کرین [illegible] رسالہ [illegible] جواب نہایت اصلح پر رقم کیا گیا ہی کہ مسلمانون کا نام [illegible] مبسوط الجبار جسٹ کا قول ہی کہ دنیا مین

ہزارون زبان لاکہون کتابین معقول ومنقول کی ہین اور ہند مین چار وید اور چہہ شاستر اور اٹھارہ پران ہین اور جتنی منہہ وتنی باتین بنائی چار وید و اٹھارہ سمرتی اور چہہ شاستر اور اٹھارہ پران بنائی تاکہ ہر کوئی اس آئین کی موافق نیک عمل کرے دیکہو چوتھا پرکرن جوگ باسشٹ کا علی ہذا القیاس اور بہت تصریحات اسکی معتبر پر کتب ہنود مین موجود ہین **جواب** یہہ بہی بوجوہ غلط ہے وجہہ اول آنکہ جوگ باسشٹ مین کہین یہہ مضمون نہین ہے پس جا بجا ڈہونڈہا ہم نے حسب تحریر آپ کی جوگ باسشٹ کی لفظ لفظ پر نظر کی اور ایک مدت اسی مین بسر کی مضمون مذکور کہین نہین ملا مگر چوتھی پرکرن مین اسطرح پر نکلا کہ برہما نے لوگون کی نجات کیلئے ویدون پر نظر ڈالکر اور سب کا خلاصہ نکالکر نانا گون شاستر بنائے اور ہر ایک مین دہرم کرما چار درج فرمائے جوگ باسشٹ کی اصل عبارت یہہ ہے۔

वसंतः कुसुमानीव वेदानादाय संस्तुतान लीलया कल्पयामास च्कित संकल्पजा प्रजाः १ नानाचार समाचार गंधर्व नगरे यथा तासां स्वर्गा पवर्गार्थं धर्मकामार्थ सिद्धये २ ऽनंतानि विचित्राणि शास्त्राणि समकल्पयत दृष्टे रेव मियं राम सर्गे स्थितिमागता ३

اب اسکو جاہے جسکو دکہلائیے دل چاہے جس سے ترجمہ کرائیے اپنی تئین مسیلمہ کذاب کا نائب سمجہے یا مترجم اسکا ذب سمجہے اگر آپ کو نیک وبد کا شعور ہے اور احقاق حق منظور تو کہئے کلمہ دنیا سے لیکر لفظ باتین تک کس شلوک کا ترجمہ کیا ہے اٹھارہ سمرتی واٹھارہ پران تو ایکطرف ہین یہان لفظ سمرتی و پران بہی نہین ہے وجہہ دوم آنکہ جوگ باسشٹ علماے ہنود کی نزدیک معتبر نہین ہے اور مصنف رشی نہین مقرب کسی وید ویدانتی نے بنائی ہے اور بسشٹ رشی کے نام سے پہیلائی ہے تاکہ اپنے مذہب کا سلسلہ عہد قدیم تک پہنچائے اور صداقت وحدت الوجود مین بسشٹ رشی سے سند لائے وجود یون کے مرشد شنکر اچاریہ گذرے ہین جنہون نے اس مذہب کی تائید مین بہت کتابین بنائی ہین اور اپنی شاگرد آنند گیری سے سب کی شرح لکہوائی ہین مگر متن وشرح مین جوگ باسشٹ کا حوالہ کہین نہین

Marfat.com

دیا اورکسی جگہہ اوسکو تسلیم نہین کیا اگر جوگ باسشٹ اوسکی نظر سے گذرتا تو اصلا اوسکی اسناد سے درگذر نکرتی
کیونکہ اونہون نے جو بات رشیون کے قول سے تاویلاً ثابت کی ہے وہ جوگ باسشٹ سے صریحاً نکلتی ہے پس
معلوم ہوا کہ جوگ باسشٹ شنکر اچاریہ اور آنند گری کے بعد کسی نے بنایا ہے تاکہ اپنے پیشوا کے ذمہ سے الزام و تاویلات
بعیدہ اوٹھائی اور ایک نامی رشی سے وحدت الوجود کا سلسلہ ملائے اسواسطے جوگ باسشٹ چندان معتبر نہین ہے
کہ بحث دینی مین اوسکی سند تسلیم کیجاوے دوسرے یہہ کہ آپنے لکہا ہے کہ وید مقدس کلام برہما ہے کہ بواسطہ برہما ہمکو پہنچا
ہے پس یہہ قول کہ وید برہما نے بنایا ہے قابل التفات نہین ہے اور داخل دینیات نہین بلکہ زندیقانہ ہے اور
اوسکے قائل کا جہنم مین ٹھکانہ ہے اسیطرح اٹھارہ سمرتی اور اٹھارہ پران کو بھی برہما سے منسوب کرنا مردود ہے
اور برخلاف عقائد ہنود کیونکہ اٹھارہ سمرتیون کے بنانیوالے منو وغیرہ اٹھارہ رشی مشہور ہین اور متاکشرا کے
اول مین اونکے نام مذکور ہین چہہ شاستر کے مصنف بھی بیاس جیمنی و گوتم وغیرہ رشیان واجب التعظیم ہین اور
شاستہ تہنہ گانہ اونکی تعلیم مین اسیطرح اٹھارہ پران کے بنانیوالے بھی اٹھارہ مورخ نامدار ہین ور بہسیہ پران کے
دیکھیا آخر سے کل کا اسما پیدا ہین **قولہ علی ہذا القیاس** الخ بہت تصریحات اوسکی معتبری پر کتب ہنود مین
موجود ہین فقط مولوی جی بہت زبان درازی نکیجئے اور داد خیانت پردازی نہ دیجئے شاید آپ کے دماغ مین
خلل ہے کہ جب بیجا استعمال لفظ مہمل ہے فرمائی یہان علی ہذا القیاس کی کیا ضرورت ہے اور مقیس و مقیس علیہ
کی کیا صورت ہے یعنی آپ نے جو کلمہ علی ہذا القیاس سبب تقیاس فرمایا ہے کس چیز کو کس چیز پر قیاس کیا ہے
مقیس کسکو شمار کیا ہے اور مقیس علیہ کسکو قرار دیا ہے اب مولوی جی سرگرم تصدیق پران ہین جو کہ
متروک و مردود شاستردان و ویدخوان ہین **سوط** ہمارے کوئی وجہہ نامعتبری پرانون کی دین
ہنود مین نہین پائی اینکہ جو راوی بہارت کے ہین یعنی شونک [illegible] سوت عن بیاس یا شونک عن سوت عن
بشیم پاین عن بیاس وہی راوی پرانون کے ہین اور شاید وہی راوی ویدون ور اپنکہدون کے ہین
پس کیا وجہہ کہ ایک روایت تو مقبول ہووے اور دوسری مردود **جواب** اگر آپکے یہان [illegible]
توعقدہ نامعتبری پران آسانی سے حل ہو لیتی چونکہ آپ [illegible] داخل نہین کی معتبری و نامعتبری پران
مین دخل نہین ہے راوی کی وہان بھی نہایت احتیاط [illegible] کہ جہان بعد مدت کتاب مین روایت

Marfat.com

اندراج ہوتی ہی وید بیاس فی واقع بعبارت جیسا کہ بچشم خود دیکہا ویسا ہی لکہا پس راوی کو کچھ
نہیں دربیسہ پیغام نہیں چونکہ روایات اسلامیہ سو سو اور دو دو سو برس تک زبان پر جاری رہین
اور جامہ تحریر سے عاری دشل پندارہ راوی کی محتاج ہوئین […] کی سراج مولوی محمد علی
کا کیا منہ ہی کہ صداقت رواۃ وحفاظت روایات مین کوئی شبہ لا سکین در واسطے نگہبانی اہل سنت
کے کوئی حجت بنائین اگر اہل اسلام کتب اسماء الرجال درمیان لائینگے تو نادان سمجھے جاینگے کہ اسماء الرجال
بعد صدہا سال محسوب ہوئی ہین اور کاغذ پر مکتوب اور کتابون کے مولفون نے سو سو اور دو دو سو برس
کے لوگون کو صدق وکذب کا حال کیونکر جانا اس طرح انکو سچا مانا اگر کتب محمدیہ مین انکی سچائی
کی کوئی دلیل ہو تو نکال لیئے اور اپنا کہنا سچا کر کہ روایات وید بیان اور حکایات مداریان مین کیا فرق
ہی اور علماؤن کو اون پر کسواسطے عداوت کہ جس طرح روایات محمدیہ سالہا سال تک بے تحریر
رہین اسی طرح روایات مداریان بہی ہنوز بے تحریر پڑی ہین بعض ہی کہ ایک روز یہ بہی قید کتابت مین
آنکلین اور مثل قرآن وحدیث اور کتب روایت […] غرضکہ مسلمانون کی یہان ایسی کوئی روایت
نہین جو […] ہم قرآن بہی سالہا دراز تک متفرق […]
پریشان تہا اور حافظ ونگہبان تہا جبکہ […] قرآن […] تو ابوبکر سے اجتماع کا […]
ہوا پس خلیفہ اول و دوم سے اجتماع […] پریشانی قولہ دیکہی راوی
پرانون کے […] ہے کہ پستکون […] اول سے آخر تک کہین بہی […]
وشنونک بیاس جیسا […] کا نام نہین […] زبان […] کو لگام نہین ہر جگہ جو […]
سے کان […] ہو اور جہد وبلیغ […] غلط بیان کی خبر لیجیے اور مصرع
اور کیجیے ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم […] روات نہین جو کہ مانند […]
وسکنات نہین وید مقدس کا […] نازل ہوا […] صفحہ قرطاس پر ڈال […]
(سا […] سوجہتا ہی) آپ کو […] قرآن […] بس ایک فقرہ […]
ہوا اور بعد انتقال […] اصلاح عمر وابوبکر کا […] راویون کی ضرورت ہوئی تہی (

جامع قرآن کی صورت ہوئی جس شخص سے جو ثابت ہو وہ صورت حاصل کی قرآن مین بہ صورت تسلسل
کی یہ سارا حال مشکات سے مثل آفتاب نصف النہار عیان ہی اور رسالہ صولت ہند سے تفصیلوار نمایان
ہو مطلب یہ کہ جو راوی قرآن کے ہین وہی روضۃ الاحباب و مدارج النبوت وغیرہ کے ہین کیسا جہہ
ایک روایت تو قبول کرو اور دوسری سے ہو عدول اگر زمرہ رواۃ معتبر ہی تو ہر ایک روایت برابر ہی اگر وہ
راوی مردود ہین تو پہر دین داہی مین مفرد دہی اگر تواریخ محمدیہ سے عناد کرو گے قرآن صحاح ستہ سے
ہاتھ دہو بیٹہو گے کہ راوی ان سب کے ایک ہین خواہ بدخواہ نیک ہین پہر نہ کہنا کہ مہابہارت اور پرانون
کے بیاس وسوت راوی ہین اسواسطے دونون مساوی ہین وگرنہ ہم بہی آپ کی طرح بیان کرینگے اور
مسلمانون کے کان بہرینگے کہ صحاح ستہ و تواریخ محمدیہ کے راوی برابر ہین خواہ معتبر خواہ نامعتبر ہین پس کیسا
وجہ کہ مسلم و بخاری وغیرہ کا اعتبار ہووے اور صحت روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب مین گفتگو رہوے اب حدیث
و قرآن کی قلعی کہل گئی و حقیقت فروع و اصول آب خجالت مین گہل گئی ـــہ ز فروعت محکم آمد نہ اصول
؛ شرم بادت از خدا و از رسول ؛ اب ہم مسلمانون کی بیوقوفی آشکار کرتے ہین و اس مطلب کو اختصار
کرے وہان ہی درکار ہوتا ہی کہ جہان روایت کا ایک زمانہ تک بان پہ مدار ہوتا ہی ہماری ہان ایسی
روایت نایاب ہی کہ تا مدت مدید دور از تحریر و کتابت ہی وید و بہارت وغیرہ ایک مدت بی تحریر و رقم نہین
رہی اور بلا قرطاس و قلم نہین پس وید و بہارت پر زبان درازی کیجیے اور اس عقل و دانش پر ناز کیجیے ـــ
رباعی ناز را روی ببایدہمچو ورد ؛ چون نداری گرد بدخوئی مگرد ؛ زشت باشد روی نازیبا و ناز
سخت آید چشم نابینا و درد ؛ اگر آپ حقیقت صحاح ستہ پر غور کرینگے اور سو اور کرینگے کہ سو برس تک
کوئی رقم پذیر نہین ہوئی اور حوالہ کاتب و دبیر نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز نے کید ہفتاد و ششم تحفہ اثنا عشریہ
مین تو فرمایا ہی کہ تاریخ دانایان اسلام عالم اجماع دارند بانکہ تا صد سال از ہجرت ہیچ تصنیف و [illegible]
نشدہ انتہی اب برائے خدا انصاف کیجیے کہ جو روایت سو برس تک زبانی رہی اوسکی کیونکر [illegible] رہی
سو برس کی اندر دس پشت تک راوی کی بغیر کارروائی نہین ہو سکتی اور عقدہ کشائی نہین پس
ان راویون کی تم نے کیونکر بات راست جانی اور مستطیع اونکی روایات بلکم و کاست مانی

Marfat.com

سیانجی اوسی صفحہ جواب حملہ ہند میں پہر حضرت مہابہارت کی نسبت کچھہ وہم کرتے ہیں اور گفتگوی خارج از فہم
سوط الجبار سلسلہ رواۃ بہارت کا مجروح اور صریح غلط ہی کیونکہ شروع بہارت مین شونک لکہتا ہی
کہ مین بہارت کو ابھی سوت سی سننے ہوے آتا ہون حالانکہ سکند دھم بہاگوت سی ثابت ہی کہ سوت کو
بلرام ظالم نے بجرم مذہبی تعظیم کے قبل از وقوع مہابہارت جان سی مارڈالا پس یہہ قول شونک کہ مین مہابہارت
کو سوت سی ابھی سنتے ہوئے آتا ہون صریح غلط ہی جواب سیانجی ہوش کی دارو پیجئے اور سمجھکر گفتگو کیجئے
ابھی تک آپ کو بہارت و مہابہارت مین فرق ناپیدا ہی اور وہی سر و سودا ہی ع ہست مجلس بران
قرار کہ بود ۔ ہست ساقی بران ترانہ ہنوز ۔ آپ کی عجب عبارت ہی کہ جس مین تین جگہہ لفظ بہارت اور ایک
جگہہ لفظ مہابہارت ہی شاید کہ جناب کی بےتمیزی پر اشارت ہی یا جان بوجہہ کر شرارت ہی بہارت کو سوت
و شونک وغیرہ راوی نہین ہین اور مہابہارت و بہارت دونون مساوی نہین دید بیاس نے حقیقت بہارت
بچشم خود دیکھی ہی اور بدست خود لکھی ہی برتقدیر یکہ حال بہارت بعد وید بیاس کے مسطور ہوتا تو البتہ تسلسل
رواۃ بالضرور ہوتا بہارت کو صحاح ستہ پر قیاس کرتے ہو روح القدس کا نام خناس دھرتے ہو آپ پیرایہ ادب
سے عاری ہین اور افترا پردازی مین ہفت ہزاری غضب ہی کہ سیدن مرا جھوٹے فنا ہوئی ہین آپ پیدا ہوئی
ہین ای خدا شونک نے یہہ کہان لکہا ہی اپنی جگہہ سے کا قائم مقام نیچی شونک نی سوت سی سماعت مہابہارت
کا ہرگز اقرار نہین کیا اور برخلاف واقع اظہار نہین یہہ سب آپ کا اتہام ہی یا مترجم ناقص عقل کا خیال
خام جو کچھہ شروع مہابہارت مین لکہا ہی اوسکا یہی مدعا ہی کہ سوت کا بیٹا جسکا نام اوگر شروا ہی شونک
کے یگ مین آیا اور رشیون نے استماع مہابہارت کے لئے چارون طرف سی اوسکو بلایا پس وہ رشیون کے
بستر پر بیٹھا اور کہنے لگا کہ مین بہت تیرتہون مین زیارت کر آیا ہون اور راجہ جنمیجی کے یگ مین ویشم پاین کے
منہہ سے استماع مہابہارت کر آیا ہون فقط اب اس مقام کی اصل عبارت داخل کتاب کرتا ہون اور
آپ کی غلط بیانی روشن تر از آفتاب ۔

تسمنسدسیوستی رنو مونینان بہاوتاتمنام (سوت اواچ) جنمیجیسی راجرشی سرپ ستری مہاتمنہ ۱ سمیپے

तस्मिन्सदसिविस्तीर्णे मुनीनां भावितात्मनाम(सौतिरुवा च)जनमेजयस्यराजर्षेःसर्पसत्रे महात्मनः॥१॥ समीपे

Marfat.com

पार्थिवेंद्रस्य महाकपारिक्षितस्यचकृस दै पायन प्रोक्ता:
पुण्या: विविधा: कथा: ॥२॥ कथितास्थापि विधि वद्या
वेशंपायने नैव श्रुत्वा ऽ हंता विचित्रार्था महाभारतसंश्रि
ता: ॥३॥ बहूनि सं परिक्रम्य तीर्थान्यायतनानि च स
मंत पंचकं नाम पुण्यं द्विज निषेवितम् ॥४॥ गतवान
स्मि तं देशं युद्धं यत्रा भवत्पुरा कुरूणां पांडवानांच सर्वे
षांच महीक्षिताम्

دل چاہی جس سی ترجمہ سنئی اور گلشن معنی سی گل چنے اسیواسطے بندہ عرض کرتا تہا کہ ان ترجموں کا یقین
نکیجے اور ہماری دین میں یکہ مین نکیجے **قولہ** حالانکہ سکندہ دہم بہاگوت سی ثابت ہے کہ جبکہ سوت فوت ہوا
اور سیر بیچہ موت بلرام نے بپاس خاطر رشیان پسر سوت کو منصب سوت دیا اور دانا اسرار ناسوت و ملکوت
کیا پس وہ مانند پدر روایت کرنے لگا اور رشیون کو ہدایت یہہ ہی حاصل ویدہی کہ بیٹا باپ بہیدی چنانچہ
आत्मा वै जायते पुत्र: یہہ تمام سرگذشت اوسی ادہیائے ہفتم سکندہ مین تحریر کی گئی ہے۔
جسمین مرگ ناگہانی سوت سی تقریر کی گئی ہی پہر آپ نے جو بلرام کو ظالموں مین محسوب کیا ہی وہ کار ناکارہ
ہے اور آپ کی شرارت پر اشارہ ہی کیونکہ بلرام نے سوت کو تلوار وغیرہ آلہ سے نہین مارا ہی چنانچہ ادہیائے
ہفتاد وہشتم دہم سکندہ بہاگوت سی آشکارا ہی کہ جسوقت بلرام کو غصہ سوت پر آیا تو اونھون نے ایک تنکا
اوٹہاکر اوسکو ڈرایا اتفاقاً اوسکا سر جدا ہوا یہہ ہی حکم خدا ہوا پس بلرام نے قتل عمد نہین کیا اور آپنے
بھی کہیں جرم نہیں ہے پس جو کوئی دعوی کرے کہ بلرام قاتل سوت ہی اوسکا کیا ثبوت ہے قتل عمد وہ ہی
کہ موسی نے جام حمایت سبطی پیا اور ورکز سے قتل قبطی کیا قتل عمد وہ ہی کہ خضر نے بیمعصوم بالکا
کام تمام کیا اور اپنی گردن پر خون غلام لیا قتل عمد وہ ہی کہ داؤد نے اوریا مبارز کو صرف نفس کی جانب
سے مروایا بعد اوسکی بی بی کو اپنے بستر پر بٹھلایا محمد صاحب مرد و زن سی اپنی تعظیم کراتی تھے اور اپنی تئین رسول اللہ
کہلاتی تھے جو لوگ کہ انکار کرتے تھی اونکو مجرم شمار کرتے تھے صحابہ سی اونکو گردن مرواتے تھے اور ناحق

ہتیار چلواتی تھے ہم اس رسالہ مین تمام اعمال حضرت بیان کرینگے جیسا کہ چاہئے مسلمانون کا اطمینان کرینگے
پس ظالم یہہ لوگ تھے جن کے ظلم سے گھر گھر ماتم و سوگ تھے اپنا لکھا آپ برباد کرتے ہو کیون نہین یاد کرتے
ہو کہ تم نے جواب حمایہ ہند کے صفحہ شصت و ششم ۶۶ مین خود رقم کیا ہے اور اسطرح پر اپنا ہاتہ آپ قلم کیا ہے کہ قتل
عمد وہ ہے کہ قاتل ایسی آلہ سے کہ جسکی ضرب سے بحکم اکثر مر جانا مضروب کا مظنون ہوتا ہو مرتکب قتل کا ہو جیسے تلوار
وغیرہ اسلحہ یا بندوق گولی وغیرہ سے اسے چہانکہ یا عصا چوب سے مقتول اگر کوئی شخص کسی کو ٹہیر یا گہونسا یا لات مارے
اور مضروب جاوے تو وہ مرتکب قتل عمد کا نہین بالخصوص اگر بہ نیک نیتی تادیباً مباشر اس ضرب کا ہو اور
اتفاقیہ مضروب اوسکی ضرب سے جاتا رہے انتہی جناب من بلرام نے تادیباً بہ نیک نیتی سوت کو ہرگز کاہ سے ڈرایا
تہا مگر کیا کیجئے کہ اوسکا وقت نزدیک تر آیا تہا اصلالات و گہونسے کی نوبت نہین آئی تھی اور بلرام کے
ہاتہ سے کسی طرح کی ضرب نہین پہنچائی تھی اب مولوی جی اٹہارہ پران کی تفصیل کرتے ہین
اور قول پہستان کی تبدیل سوط البجار تفصیل اٹہارہ پران ۱ بشنو پران ۲ بہاگوت پران ۳
متسیہ پران ۴ سکند پران ۵ مارکنڈے پران ۶ بہوشت پران ۷ برہم وی ورتک پران ۸ کورم پران
۹ بدم پران ۱۰ برہم پران ۱۱ بایو پران ۱۲ باون پران ۱۳ گرڑ پران ۱۴ اگنی پران ۱۵ باراہ پران
۱۶ لنگ پران یعنی شیو پران ۱۷ نارد پران ۱۸ برہمانڈ پران ۔ ہم ثابت کر چکے کہ پرانون کا اعتبار
مطابق وید ہنود پر لازم ہے **جواب** آپ کو کس نے تحصیلدار کیا ہے اور کسنے دیہات پر اختیار دیا ہے تمکو
شمار بھی یاد نہین ہے ایک دو تین چار بھی یاد نہین ہمارے گورنمنٹ کا خوب دربار ہے جسکی بدولت طفل
مکتب بھی ادعا سبحانی کرتے ہین اور برابری عقل اول و جوہر ثانی یہہ مولف سوط البجار کی حقیقت
حال ہے اور کعب کن کی صدق مقالی پہ دال آپ اتنا بھی نہین جانتے کہ اول پران کونسا ہے اور
اٹھارہوین کا نام کیا ہے یہہ اٹہارہ پران کی تفصیل نہین ہے اور محمد علی کی راست بیانی کی دلیل
نہین اگر آپکو اول پران سے خبر ہوتی اور جناب کی اٹہارہوین پر نظر تو دوسرے سے شروع شمار نکرتے
اور اٹہارہوین پہ بے ہندسہ کی گذار نکرتے چاہئے تعجب کہ آپ کی تمام عمر ہند مین گذری ہے اور ہنوز علم ہندسہ
سے بیخبری ہے آپ نے جو صمصام ہند کے جواب مین گنیش پران سے استدلال کیا ہے اوسیجا اٹہارہ پران

Marfat.com

کی شمار مین اوسکا نام نہین لیا پس آپ نے وہان خیانت کی ہی یا یہان [illegible]
دو بہاگوت مشہور ہین ایک بہاگوت معلوم دوسری یہ دیوی بہاگوت [illegible]
اٹھارہ پران مین بہاگوت شامل کی ہی وہ کونسی ہی پہر آپ نے جو اوٹہا [illegible]
شامل کیا ہی اور مین بعد اوسکو بلفظ یعنی شب پران قرار دیا ہی و [illegible]
و شب پران دونون علیحدہ کتاب مین اور دونون مین شیوست کی [illegible]
و شب پران مین فرق نہین کرسکتے اور زمین و آسمان مین فرق نہین تو [illegible]
آرزو کرتے ہین پس نتیجہ سے خبر نہین لامکان سے گفتگو کرتے ہین ؎ [illegible]
وہ کہتے ہین یون ٭ ہم نے دیکہا ہی عجب کچہ عالم لاہوت ہی ٭ جواب حملہ ہند کے صفحہ [illegible] مین
مولوی جی نے جسقدر ہرزہ درائی کی تہی اور راہ خودستائی لی تہی اوسکا سر بسر بطلان ہوا اور یہ
گوش ہر مسلمان ہوا اب ورد کرم پیش کیجئے نی بکر فکر میتین کیجئے ؎ چہ خوش باشد اگر بندہ نوازی ٭ کنی
بر ما نظر از چارہ سازی ٭ اللہ تعالی آپکو سلامت باکرامت رکہے اور ملامت سے معصون تا قیامت
کہ ہم لوگ جسوقت آپ کی ابکار افکار پر نظر ڈالتے ہین حسب خاطر خواہ دل کی ہوس نکالتے ہین ایک ایک کا
کفر توڑتے مین جیسے کہ چاہئے دل کے پہپہولے پہوڑتے ہین اب پہر بد خلقی موسیٰ کی حکایت ہی اور انحضرت
کے ظلم کی شکایت مسلم و بخاری کی روایت ہی اور مسلمانون کے لئے ہدایت ابو ہریرۃ قرصت نملۃ
نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح یعنی
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ محمد صاحب نے فرمایا کہ ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا پس اونسے حکم کیا تب چیونٹیون
کا مکان جلا دیا گیا پس خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کا ایک گروہ
کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تہا فقط اس حدیث مین لفظ نبیا سے مراد موسیٰ ہی جنانچہ شارح [illegible]
نے لکہا ہی کہ موسیٰ نے جناب الہی مین عرض کی کہ اے خدا تو گنہگار و [illegible] کرتا ہی
حالانکہ اون مین نیک لوگ بہی رہتے ہین جو تیری تسبیح کہتے ہین [illegible]
موسیٰ گرمی سے بیقرار ہوا اور سایہ کا طلبگار ایک درخت کے سایہ تلے [illegible]

موسی کو ایک چیونٹی نے کاٹا موسی نے چیونٹیون کا مسکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تونے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹی جلا دین جو یاد خدا کرتی تھین انتہی اس حدیث سے کئی امر برآتی ہین وہ موسی اور خدا کی کل عقل و عدل مین آگ لگاتی ہین امر اول آنکہ ظلم موسی و خدا بیحساب ہی اور دونون کا خانہ عدالت خراب ہی ایک کا گناہ دوسری پر عائد ہی اور یہہ ہی حدیث شاہد ہی کہ زیادہ گناہ مین کمبہی گرفتار ہوتا ہے اور سزا وار ادا امر دوم آنکہ موسی و خدا کی نزدیک ایمان و کفر مین تفاوت نہین ہے اور مومن کافر مین عداوت نہین بلکہ نیکی و بدی کا ایک حال ہی اور نیک و بد کا ایک مآل ہی امر سوم آنکہ جب کوئی شخص حرکات واہیات خدای محمدیہ پر اعتراض کرتا ہی تو اوس سے کچہہ جواب نہین آتا سوای اسکی کہ جب وہ اوس معترض سی وہی حرکت صادر پائی تو خدا کی ہاتھ موقع گفتگو آئی کہ تیرا بھی یہی کام ہی پس میری لئے کیا الزام ہی جیسے بندہ خلاف انصاف کرتا ہی ویسی ہی خدا بھی عدم انصاف کرتا ہی واہ ری خدا واہ ری موسی اگر غور کیا جاوے تو گناہ بندہ بھی خدا ہی کی گردن پر سوار ہی کہ مذہب محمدیہ مین بندہ بی اختیار ہی اور خالق جمیع خیر و شر آفریدگار ہی دلیل اسکی واضح تر از اہل روزگار ہی کہ بکر فکر محمد علی موسوم بہ سوط الجبار ہی پس خدا نی موسی کو لاجواب نہین کیا بلکہ دہوکہ دیا اگر مسلمان برا نہ مانین اور خارج از مناظرہ نہ جانین تو ہم سوال کرتے ہین بلکہ استفسار حال کہ دونون مین جفا گستر کون ہی اور ستمگر تر کون ہی چہارم آنکہ جانور بہ نسبت بشر ناچیز نہین ہے اور بی تمیز نہین کہ خدا کی یاد کرتے ہین اور کار معاد پس معائنہ حال شاہد ہی کہ دونون کا مآل واحد ہی اگر مسلمانان اس بات مین کچہہ جستجو کرینگی تو لاجرم سیاہی دل کی شستشو کرینگی امر پنجم آنکہ موسی کو اوس چیونٹی سی بیخبری تھی جس نے اوسکو ایذا دی تھی اسواسطے تمام کو جلا دیا اور مبتلای بلا کیا شاید خدا بھی نہین جانتا کہ فلانی شہر مین کون نکوکار ہی اور کون گنہگار اسواسطے کسیکی نیکی و بدی سی حساب نہین لیتا اور بقدر جرم عذاب نہین دیتا اب ایک اور بھی مغلوب الغضبی موسی کی حکایت ہی اور بخاری و مسلم کی روایت ہی فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمع موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر یعنی ایکدن موسی اپنی کپڑے پتہر پر رکھکر برہنہ نہانی لگا پس پتہر بہاگا اور موسی کی کپڑے لیگیا موسی اپنے اوسکا تعاقب کیا یہہ کہتی ہوئی کہ ای پتہر میرے کپڑے

دی ای تہہر میرے کپڑے دے حتی کہ جماعت بنی اسرائیل تک پہنچا پس موسی نے غضبناک ہوکر اوس تہہر
کو مارنا شروع کیا فقط اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ موسی نہایت مغلوب غضب تہا کہ بے محل خشمگین ہوا
اور بانی سبائی کین ایسی چیز پر کہ علم وارادہ سے بری ہے غصہ کرنا سبکسری ہے جو کوئی جماد سے آمادہ قصاص
ہے لاریب مضحکہ عوام وخواص ہے ہرچند لوگون کو درختون و دیوارون سے نقصان پہنچتا ہے اور ضرر
جسم وجان مگر کوئی نادان مثل صبیان بہی اون درختون و دیوارون کو نہین مارتا اور نہین پکارتا
کہ ای درخت تو نے مجکو آزار دیا اور اے دیوار تو نے مجکو سنگسار کیا معلوم ہوا کہ موسی کو یہ تجربہ نہین تھی
اور نیک و بد سے خبر نہین اگر موسی جانتا کہ انسان جاندار ہے اور تہہر علم وارادہ سے برکنار تو تہہر کے بہاگنے کو
امر عظیم سمجہتا اور منبہ از جانب خدای کریم اپنی خطا پر تہہر کو اقرار کرتا اور آئندہ کو استغفار بالیقین خدا
حقیقی نے موسی کو سرور گریبان کیا اور بنی اسرائیل کے سامنے عریان کہ کل نادانی مین نہپا تہا اور ننگا
پانی مین گہسا تہا اگر خدای محمدیہ نے اوس تہہر کو طاقت رفتار دی تو لابد اطاعت شریعت منود اختیار کی
اسیطرح جو کوئی مخالفت حکم ربانی کریگا اور ننگا پانی مین گذریگا موسی کی طرح ندامت اوٹہائیگا
پانی سے زیادہ مبتلا کیا جائیگا معاملہ آبی ہوگا یا دشمن شتابی ہوگا مسلم وبخاری نے جو لکہا ہے کہ حضرت
موسی تمام بدن ڈہانکے رہتے تھے اور لوگ کہتے تہے کہ موسی کا بدن ڈہانکنا بسبب حرض جزام کے ہے
اور زشتی اندام کی اسواسطے اوتعالی نے حجر کو حرکت دی اور موسی کی خوشی اندامی ظاہر کی وہ محض
غلط ہے خدای حقیقی بے قصور کسیکو بے پردہ نہین کرتا اور ندامت زدہ نہین حالانکہ موسی کے بدن
سے پردہ مسلمانی اوٹہایا اور بنی اسرائیل کو اوسکا اندام نہانی دکہلایا قطع نظر ازین خواہ خدانے
موسی کو سزا واجبی دی خواہ اوسکی بے عیبی ظاہر کی بہر دو صورت اوس تہہر کو مارنا جہکمارنا ہے
اور خدا سے بگاڑنا جو کوئی اسقدر بیباک ہے کہ آیت الہی پر غضبناک ہے اوس سے کیا عجب ہے کہ وہ
شرابے ادب ہے اب ہم موسی کی غصہ کے سبب سے مسلمانون کو خبردار کرتے ہین وہ دو فقرون پر
اختصار کہ موسی نے حرکت ناکردنی کی کہ آیت ربانی کی بے ادبی کی چونکہ تندخوئی وسطوت قہری
موسی کی جبلی تھی کاہے گاہے اوسکو حلت وحرمت کی تمیز بھی نہین ہوتی تھی چنانچہ سورہ طاہا مین

ہی کہ موسی ناپاک چمڑے کی جوتیان پہنکر وادی مقدس مین حاضر ہوا اور آیات خدا پر ناظر پس خدا نے
فرمایا کہ ای موسی جوتیان اوتار ڈال کہ تو میدان پاک مین ہی جسکا نام طوی ہی اب خیال کیجئے کہ موسی
کی جوتیان ناپاک چمڑے کی تہین یا خدا نے بے سبب وتر وائین بر تقدیر اول موسی جاہل ہی بر تقدیر
دوم سوال الہی لا طائل ہی کہ سوط الجبار باستثنای دہوتی ٹوپی و دستار وغیرہ کپڑے ہنود کے پاک
مین یا ناپاک در صورت اول لازم آتا ہی کہ شاستر نے بے سبب ہنود کو ٹوپی و پگڑی اوتارنے کے لئے وقت
کہانا کہانے اور پوجا کرنے کے امر کیا و در صورت دوم ہنود کیطرف حماقت عائد ہوتی ہی کہ حلال و حرام
کی تمیز نہین رکہتی جب آپ … پگڑی ٹوپی اوتارنے کی وجہہ بیان فرمائینگی تو ہم بھی موسی کی جوتی نکالنے
کا سبب بتائینگی جواب چشم بد دور آپ کی عقل و ذکا پر دل اسلام مثل سپند سوزان ہی اور جان مسلمان
قربان جو اعتراض کہ موسی یا خدا پر وارد تہا اوسکی جواب سے اغماض کرنے لگے اور اولٹا شاستر پر اعتراض
کیا ؎ تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ میان جی اپنے تئین رسوا نکیجئے اور شاستر
نہ پہیرا شاستر مین وقت عبادت و طعام پگڑی و ٹوپی اوتارنے کا حکم بہی نہین ہے اور جرم بہی نہین البتہ
شاستر مین اسقدر مذکور ہی کہ عبادت کیلئے طہارت بہی ضرور ہی پس شاستر پر کیا الزام ہی سب آپکا اتہام
ہی اب ہمارے اعتراض کا جواب دیجئے یا موسی اور خدا پر عتاب کیجئے کہ فہم و فراست کا کام نہین رکہتے
اور وقوف حلال و حرام نہین اگر آئندہ آپ شاستر پر بار بار اتہام کرینگی تو ہم آپکا افترا پرداز خیانت کار
نام دہرینگے چونکہ موسی کی مزاج پر غضب غالب تہا اسواسطے گاہی گاہی آمادہ ترک واجب تہا چنانچہ خضر
سے عہد کیا اور خلاف اوسکے … جیسا معالم التنزیل مین مذکور ہی کہ بنی اسرائیل مین سے کسی نے موسی سے
دریافت کیا کہ اسوقت زمین پر کوئی تجہہ سے دانا تر بہی ہی موسی نے جواب دیا کہ مین اپنے سے دانا تر کسیکو
نہین جانتا پس خدا نے موسی پر وحی نازل کی کہ ای موسی مجمع البحرین کی راہ لے وہان ہمارا ایک
ولی … دانا ہی … حقیقت مین … ہے اوسکا نام خضر مشہور بحر و بر ہے پس موسی اوسکی
پاس گیا اور کہا کہ مین تیری اطاعت کا … اور … قدم … ہوتا ہون بشرطیکہ مجکو وہ باتین بتلائے
کہ تجہکو خدا نے سکہلائی ہین خضر نے کہا کہ تو میری ساتہہ صبر نکر سکیگا کہ تجکو علم کامل نہین ہے اور

Marfat.com

حکمت تام حاصل نہین ہوئی موسی نے کہا کہ حتی الوسع صابر رہونگا اور نافرمانی نہ ہوگی خضر نے کہا کہ میری
پیروی کرے تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک مین کہون موسی نے قبول کیا پس دونون گرفتار
ہوئے یہان تک کہ کشتی مین سوار ہوئے خضر نے کشتی کو پہاڑ دیا اور سوراخ دار کیا موسی نے کہا کیا تحقیق
تو نے تقصیر کی کہ ایک جماعت کی ڈوبو نے کی تدبیر کی خضر بولا کہ مین نے پہلے ہی کہا تہا کہ تو میرے ساتھ
صبر نہ کرسکیگا موسی نے کہا کہ مین بھول گیا معاف رکھیئے پھر دونون روانہ ہوئے یہان تک کہ خضر نے ایک
طفل معصوم کو قتل کیا موسی نے کہا کہ تو نے خلاف عقل و عدل کیا خضر بولا کہ مین نے اول ہی کہا تہا کہ
تو میرے ساتھ صبر نہ کرسکیگا الخ سورہ کہف مین اس قصہ کا تفصیلوار بیان ہے اور کئی امر پر تنبیہ کا
برہان ہے اول آنکہ موسی جیسا کہ چاہیئے حق شناس نہین تہا دوم آنکہ اوسکو اپنی بات کا پاس نہین تہا سوم
آنکہ اپنے تئین عارفان زمان سے فائق جانتا تہا اور اسلئے ٹھوکر کہیون ما دیگر نسبت اپنے حق مین جیسا دقیق تہا
تہا چہارم آنکہ خضر بھی ستمگر ہے بلکہ موسی سے بھی ظالم تر ہے کہ محض کشتی شکستہ کی اور جماعت کثیر کے
ڈبونے پر کمر بستہ طفل معصوم کا خون کیا اور اپنے تئین ظلم کے ساتھ مطعون کیا اگرچہ اپنی برات کے
لئے حیلہ بنایا اور عذر لایا کہ جسطرف کو کشتی گرم رفتار تھی اودہر سلطنت جبار تھی کہ وہ سلطان ہر ایک
کشتی بے عیب چھین لیتا تہا اور کوڑی نہین دیتا تہا اسواسطے مین نے اوسکو معیوب کیا ملاحون کے حق مین خوب کیا
لیکن خضر کا یہ حیلہ بے ڈہنگ ہے اور عذر لنگ کیونکہ اگر فی الحقیقت شکست کشتی مین یہی سبب تہا تو خضر
کو یہی لائق تہا کہ ملاحون کو اصل حال سے آگاہ کرتا کہ اوسطرف کشتی نہ لیجاؤ اپنے سر پر بلا نہ بلاؤ اودہر
ایک جبار ہے کشتی کا طلبگار ہے مبادا کہ کشتی بھر لے اور تمکو کچھ نہ دے یا خضر پر واجب تہا کہ بادشاہ ظالم
پر نفرین کرتا اور خلق کو اپنی احسان کا رہین ظلم ظالم پر دہیان نکرنا اور غریبون کی کشتی مین نقصان کرنا
خلاف انصاف ہے اور اعتساب صاف ہدیۃ الاصنام آن پادشاہ ظالم را نفرین نکردن انبیا
ثابت شد انبیا و اولیا ہمیشہ ظالمین را نفرت میکردند و ایشان از خرق عادت براہ سعادت و ہدایت
قدم مے نہادند خسران دنیا و آخرت مے اندوختند فی الجملہ خضر بنقصان قلیل را از نقصان کثیر تر اہل کشتی
را محفوظ داشتند جواب خضر نے اوس بادشاہ کو نفرین نہین کی ور ہدایت دین نہین اگر کی ہوتی

Marfat.com

توقرآن و حدیث مین لکہی ہوتی چونکہ قرآن و حدیث سے مؤید نہین ہی اسواسطے آپکا قول لایق اعتبار نہین بر تقدیر یکہ خضر نے نفرین کی تو اوس دیکہنا تاثیر بخشی یا نبخشی در صورت اول شکست کشتی مقبول نہین تہی اور در صورت دوم دعا خضر مقبول نہین کہ کچہہ کام نکیا اور ظلم ظالم کا انتظام نکیا ورنہ ظالم ظلم مین ارتکاب کیون کرتا اور خضر کشتی کو خراب کیون کرتا **قولہ** انبیا و اولیا ہمیشہ ظالمین را نفرین میکردند الخ اس کلام کا حاصل یہہ ہی ہی کہ نہ دعا انبیا اثر پذیر ہی اور نہ دعا اولیا مین کچہہ تاثیر ہے کہ ہر چند انبیا و اولیا بددعا کرتے تہی لیکن ظالمین صد دعا کرتے تہی اگر ان کی دعا مین کچہہ اثر ہوتا تو لاجرم ظالمین کو ظلم سے حذر ہوتا چنانچہ جس جگہہ اوباش کو بادشاہ کامل دیا جاتا ہی اور جرمانہ بہی شامل کیا جاتا ہی تو چور چوری سے گہبراتے ہین اور قزاق راہزنی سے تہراتے ہین جبکہ بقول آپکے انبیا و اولیا کی یہہ صورت ہی تو اسقدر استخوان فروشی کی کیا ضرورت ہی اہل اسلام کو چاہیئے کہ رای عقلا سے اتفاق کرین و راہ طاعت مردگان بالای طاق دہرین **قولہ** خضر بنقصان قلیل تر از نقصان کثیر تر الخ محض غلط ہی کیونکہ اگرچہ غصب کرنے کشتی کے دو مین تختی توڑنا نقصان قلیل ہی لیکن نزدیک عقل یہہ دلیل بہت علیل ہی کہ صورت عدم غرق کشتی و اہل کشتی کا احتمال تہا پس بلاشبہہ نقصان کمال تہا کشتی مین پانی کا نہ آنا ظاہر امر اتفاقی تہا جماعت عظیم کے ڈوبنے مین کیا باقی تہا اسیواسطے موسی نے خضر پر زبان طعن دراز کی خاطر خواہ نیک و بد مین امتیاز دی اگر کوئی کہی کہ عدم غرق کشتی خضر کی خرق عادت تہی تو جواب یہہ ہی کہ بالکل تمہاری بلادت ہی اگر خضر کرامت رکہتا تو وہ ظالم اوسکی تیر دعا سے ہو کر سلامت بچتا القصہ خضر کو نہ طاقت اعجاز تہی اور نہ بد و نیک مین امتیاز ورنہ اوس ظالم کو زمین مین پیوند کرتا یا ملاحون کو نصایح ارجمند کہ اوسطرف کشتی روان نکرو اپنے ہاتہہ سے اپنا گہر ویران نکرو اگر اودہر روانہ ہوگی تباہی کا زمانہ ہوگی مؤلف اعجاز محمدی نے اس مقام پر اسقدر داد خرافت دی ہی کہ جعفر زٹلی سے بہی گوے سبقت لی ہی اب ہم بالکل اوسکا مطلب و مضمون بیان کرتے ہین اور فقرہ فقرہ کا بطلان

اعجاز محمدی این قصہ در سورہ کہف مع شان نزول مرقوم ست کہ موسی را خیال علم خود دامنگیر شدہ بود کہ ... باشد علم ازلی متنبہ ساختن خواستہ حکم گردید کہ از خضر ملاقات کند بعد

ملاقات خضر فرمود که تو طاقت رفاقت من نداری علم تو ظاهریست بر ظاهر حکم میکنی و خواهی کرد
و علم من باطنی که بامر عالم الغیب سرانجام مهام انام میکنم موسی اصرار کرد و شرایطها قبول خضر باول
وهله کشتی محتاجان را ناقص کرد بعلم باطن که انجامش بخیر بود چنانچه طبیب داروی تلخ بحال مریض تجویز
کند ثانیاً بچه را کشت موسی بیهوده امر اعتراض کرد خضر گفت نگفته بودم که تاب رفاقت من نخواهی آورد
باز موسی گفت ازین درگذر سوم بار اگر غلط کنم ترک رفاقت کن ثالثاً خضر دیوار کج را که قریب الانهدام
بود راست کرد این بار موسی گفت که چرا اجرت نگرفتی بر بنگاه ساکنان این موضع نان سوال تو
نداده بودند پس خضر بموجب وعده گفت هذا فراق بینی و بینک بعد ازین مقصد را شرح داد که آن
کشتی مال مساکین بود آن را ناقص کردم تا بادشاه ظالم که از عقب می آید آنرا غصب نکند و قتل
بچه بحکم خداوند قدیر بود که پدر و مادرش مسلمان اند و او باعث آزار ایشان خواهد شد و درستی
دیوار برای آن نمودم که در زیر آن خزانه امانت فلان مسلمان مدفون بود و موصی له هنوز نابالغ
است در صورت هدم دیوار ضرر مال و امانت نابالغی خواهد شد این همه کردم بحکم الهی کردم موسی
چون نبی ظاهر بود دانست که مرا علم ظاهر بادار علم استغنا کرد و بر حکمت جهان آفرین اقرار این اعتراض
بعینه بر معترض وارد میشود که نادان مشیوای اهتدا ازین اقسام فعل خونریزی و فساد و عناد و جنگ را
و غصب زنان وغیره مصدر شده است حالش مکرر گذارش یافت کتاب مفصل من ملاحظه فرمایند

جواب سورۂ کہف کا حوالہ دیجیے اور افترا پردازی کا پیالہ نہ پیجیے آپ کے اکثر فقرون کا
قرآن مین نشان نہین ہی بلکہ اون سے ایک بھی درمیان نہین ہی **قولہ** ہو شان نزول مذکور ست
فقط اس قول سے جانا جاتا ہی کہ ابھی تک آپکو معلوم نہین ہے کہ قرآن مرسل کیا چیز ہی اور شان
نزول کیا چیز متفق من قرآن مین کسی آیت کی شان نزول نہین ہے لہذا تا ابد آپکا قول مقبول نہین
ہے شان نزول تفاسیر مین مذکور ہوتی ہی اور اس بارہ مین مفسرین معتبرین کی سعی مشکور ہوتی ہی
جبکہ تمکو قرآن و تفاسیر ہی سے بیخبری ہی تو دیدہ و دانستہ دخل کرنا دلیل سکبری ہی ؎ چون ندانی
که در سرای تو کیست * تو برای فلک چه دانی چیست * قطع نظر ازین اگر آپکا دعوی صحیح ہی اور

Marfat.com

قرآن مین صرف شان نزول اس قصہ کی تشریح ہی تو ہاتھہ مین قرآن لیجیے اور کہا مینے نشان دیجیے
قولہ موسی را خیال اعلم خود دامنگیر شدہ بود فقط اس فقرہ مین یہہ ہی مذکور ہی کہ موسی اسقدر تکبر مین چور
ہے قولہ کہ دور باش علم ازلی الخ اس فقرہ سی یہہ ہی مراد ہی کہ دعوی موسی بی بنیاد ہی اللہ تعالی روز
ازل سے جانتا تہا کہ موسی کسی عالم پر فائق نہین ہی اور وقت دقائق نہین قولہ خضر فرمود کہ تو طاقت رفاقت
من نداری فقط یہہ گفتگوی خضر لایق صاد نہین ہی اور شایان استاد نہین کیونکہ موسی نی رفاقت حضرت
زنہار انکار نہین کیا اور اپنی بی طاقتی پر کسی بار اقرار نہین البتہ کار و بار خضر مین سوال سی باز نرہتا تہا
کچھ نہ کچھ کہتا تہا خضر ہی رفاقت موسی سی روگردان تہا اور ہر بار دامن کشان قولہ علم تو ظاہر است
ظاہر حکم میکنی الخ اس قول سی واضح ہی کہ ولی سالک طریقت ہی اور نبی مرسل بی حقیقت پس اہل
سنت کا یہہ عقیدہ کہ تعلق انبیا بہترین کائنات ہی محض واہیات ہی خلاف قرآن ہی اور گزاف شیطان
دیکہہ لو حضرت خضر نبی اولوالعزم کی متعدا ہین پس یہہ کہنا کہ اولیا تابع انبیا ہین جو کوئی فضیلت
مین اصرار کری اسکو چاہیی کہ اول قرآن سے انکار کرے کیونکہ سورہ کہف سی یہہ پیدا ہی کہ موسی امیدوار
شاگردی خضر کا خواستگار ہی چنانچہ قال لہ موسی ہل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا یعنی موسی
نے کہا آیا تیری پیروی کرون مین بشرطیکہ مجہکو سکہلائی تو وہ چیزین کہ سکہلایا گیا ہی تو فقط اس آیت
مین لفظ علمت موزون نہین ہی کہ متعلق تقادیر صحیح نہین ہی فرمائیے کہ وہ شخص مجہول کون تہا کہ جسنے خضر
کو ہدایت کی اور منزلت ولایت دی اب ایک اور بہی نکتہ استماع کیجیے اور مسلمانون کو اطلاع دیجیے کہ
جیسی موسی سی خضر علم و فضل مین اعلی ہی ویسی ہی ابلیس بہی بالا ہی عنقریب اسکی تفصیل ہوگی جسمین جای
قیل و قال ہوگی قولہ با مر عالم الغیب سرانجام مہام انام میکنم فقط یہان دریافت ہوتا ہی کہ خدا اسلام نہ خالق ہی
نہ رازق نہ مالک ہی نہ مالک بلکہ معطل ہی یا آپکا قول مہمل ہی یہہ جملہ کام خضر کی اختیار مین ور میکائیل و
عزرائیل بہی بیکار ہین پس اہل اسلام کو چاہیے کہ عبادت خضر مین سرگرم رہین اور واسطے خوشنودی
معطل کے اسقدر مشقت روزہ و نماز نہ سہین قولہ موسی اصرار کرد و شرایطہا قبول نمود جبکہ موسی
نے تمام شرطین قبول کین اور پہر توڑ دین تو معلوم ہوا کہ موسی عہد شکن ہی اور پیمان برہمزن قطع نظر

ازین شرائط خود جمع شرط ہی اوسکی آخر با والف جمع محض خبط ہی **قوله** انجامش بخیر بود نقط غلط صحیح
ہی کہ خرق کشتی کا انجام خراب ہی جسکا نام غرق آب ہی اگرچہ با وصف خرق اتفاقاً غرق نہو وی لیکن
انجام وہی ہی اور خاطر نشین خواص عوام وہی **قوله** چنانچہ طبیب داروی تلخ بحال مریض تجویز کند الخ یہہ
تشبیہہ بی سود ہی بلکہ برعکس مقصود ہی کیونکہ طبیب حاذق بیمار و سقیم کو داروی تلخ دیتا ہی نہ کہ تندرست و سلیم
کو ملاح بیمار نہین تھی اور مبتلای مرض ظاہری و باطنی زنہار نہین البتہ بیماری ظلم بادشاہ کی لاحق حال
تھے اور سبب زوال دولت و اقبال تھی بیمار کی خبر نہ لینا اور تندرست کو داروی تلخ دینا خلاف حکمت
ہے اور برعکس طبابت اگر خضر حکمت و معرفت سی بہرہ ور ہوتا تو حتی الوسع مرض بادشاہ سر بسر کہوتا کشتی
کو کسواسطی خرق کرتا ملاحون کو کسواسطی بحر تردد مین غرق کرتا اگر خضر خردمند ہوتا اس قول سعدی
پر کاربند ہوتا **فقره** طبیب دارو ندہد جز سقیم را **قوله** گفت نگفته بودم کہ تاب رفاقت من نخواہی ورد
الخ یہہ قول خضر محض دروغ ہی کیونکہ تاب رفاقت نہ لانا اور بات ہی اور حال دریافت فرمانا اور بات
ہی موسی نی دریافت حال کیا تہا اور قتل معصوم و خرق کشتی معلوم سی سوال کیا تہا نہین معلوم کہ خضر سوال
سے کسواسطی ناخوش تہا اور دریافت حال سی کسواسطی دامن کش **قوله** موسی گفت ازین درگذر سہوم
را اگر غلط کنم ترک رفاقت کنی فقط یہان سے آشکار ہی کہ موسی غلط کار ہی مین راوس سی غلطی سرزد
ہوئی ساری نصرانی رد ہوئی **قوله** موسی گفت کہ چرا اجرت نگرفتی الخ اس قول سی واضح ہی کہ موسی
لالچی آدمی ہی اور اوسکی طمع کا دامن دراز تہا خدا داد پیشواؤن نہین تہا اور حرص ہوا سی آزاد نہین **قوله**
جدتش ہر سہ مقصد را شرح داد الخ اگر آپ چین بجبین ہوویں اور لعبتکان پیر خشمگین ہوویں تو ہم بھی
ایک کلام کرتے ہین در حقیقت حال سے اعلام کہ اسیطرح ابلیس بھی اپنی تلبیسات کی نکات بیان
کرسکتا ہی بلکہ اس بارہ مین خضر کا سر درگریبان کرسکتا ہی اسیواسطی فریدالدین
عطار نی ابلیس سی بھی علم سیکہا ہی **ابیات** روزی از روزہا کلیم اللہ خاص ... زایزد داد بار
شد ندا زبرای اوکہ برو پیش ابلیس منصب سالار و زین سخن تحفہ علم جید جست از خانقاہ
ہجو شرار راہ سر کرد در دو حکم نہاد رفت پیش آن لعین ناچار گفت ایزد برای ارشادم بر

Marfat.com

تو نہادی تاج مدار ❊ گفت من از دم ازل دارم ❊ طوق لعنت بگردن ادبار ❊ تو کلیم اللہی اری ننگ ❊
تو ندیم اللہی نداری عار ❊ من کجا و طریق این احکام ❊ من کجا و طریق این اطوار ❊ بزبان نیاز باز شرح
گفت ❊ کای تو در راہ عشق پاک عیار ❊ شرح کرد بیان تو می گفتی ❊ نکتۂ از براے من بگذار ❊ در تکلم در آمده
بکشود ❊ لب بگوہر فشان در شکر بار ❊ من بگو گفت تا چو من نشوی ❊ این سخن را ز من بجا طردار ❊ یعنی اول
چو من نشوی بیراہ ❊ زخم اوراسیر سینہ بیار ❊ چون نشوی [illegible] بی از آن ❊ ہرچہ خواہی بگو
باک مدار ❊ آب را تو تمام [illegible] ❊ خویشتن را تو در میانہ مبین ❊ شد
سکندر راز میان بردار ❊ [illegible] آب ست ہمے نمائیم لولوی شہوار ❊ [illegible] آہیم ما و با ما
بہم آمیختہ شکر کردار ❊ [illegible] آب بہم ❊ گرچہ آمیختہ [illegible] کردار ❊ الخ یہان سے ثابت ہی کہ
موسی نے بحکم ربانی [illegible] ابلیس کی تعظیم کی [illegible] معرفت کی تعلیم لی پس تمہاری
[illegible] ثابت ہوا کہ جیسے خضر دانای اسرار ہے ویسے ہی ابلیس بھی معرفت کار ہی جیسے موسی
خضر کا مرید ہے ویسے ہی ابلیس کا شاگرد رشید ہی پس دونون مین کون تفریق کر سکتا ہی کہ ہر ایک بدرجۂ
غایت تحقیق سمجھتا ہی البتہ خضر اپنے تئین برترین عارفین جانتا ہے اور ابلیس نے تئین بعین بیدین
ناشناہی پس دونون مین ایک ہی زرق و برق ہی صرف صفت تکبیر و تواضع کا فرق ہی چونکہ خود کی
سے خدا کو عداوت ہی اس راہ سے دونون مین بڑی تفاوت ہی مگر حق شناسی مین دونون ایک
[illegible] دنیک ہین موسی کو دونون پیر ہین اور راہ خدا مین دستگیر ہین ای مسلمان نادان مرض
حماقت سے افاقت حاصل کر اور پیران پیر کی رفاقت قولہ تا بادشاہی ظالم کہ از عقب مے آید الخ یہان
مؤلف اعجاز محمدی نے خدای محمدیہ سے نسبت بیکاری کی ہی اور مخالفت قرآن اختیار کیونکہ خود قرآن
مین جیلانیہ مذکور ہی کہ وہ کشتی [illegible] کی بادشاہی تھی چنانچہ وکان
وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا یعنی حال آن بہت [illegible] پس ایشان بادشاہی کہ اورا
جلندی بن کرکر گویند میگیرد [illegible] نذکانی جیسی یہان
سے پیدا ہی کہ مؤلف اعجاز محمدی کو پس و پیش کی تمیز نہین [illegible] روش و نیش کی تمیز نہین

[illegible] علم و دانش پر ناز ہو اور دعوی اعجاز **قوله** قتل آن بچه بحکم قادر قدیر بود الخ اسیطرح سی ابلیس
[illegible] تقریر [illegible] کرتا ہی اور اپنے تمام افعال کا قادر قدیر رجوع پس کیا دھکیه شعر از عارفین ہو دی
[illegible] ہین **قوله** از علم استغنا کرد فقط موسی نے علم سے استغنا نہین کی بلکه ہر بار تمنا
[illegible] آپ کی [illegible] ہی اور موسی [illegible] **قوله** بحکمت جہان آفرین اقرار کرد الخ یہان سے واضح ہی که
[illegible] پہلے سے حکمت جہان آفرین سے انکار کرتا تہا اور منافی ایمان گفتار جسکو عذر [illegible]
[illegible] یاب ہو انکار دیرینه سے [illegible] تائب ہوا **س** بحمد الله موسی مسلمان شده از کفر قدیم پشیمان
[illegible] **قوله** نار د دشمن بدترین [illegible] قبیح اثم فعل خونریزی الخ نار د پر بہتان نه کیجے اور تہمت بازی
[illegible] جان نه کیجے نار د ذات مین سے کوئی کام نہین کیا آپ نے خلاف عادت مومنین الزام دیا نوبت دشنام
[illegible] پہنچی اور جرأت اتہام پائی ہمارا کیا نقصان ہی آپ ہی کا زیان ہی **س** لگی منہه بهی چڑانے دیدے دیگر
[illegible] زبان [illegible] کی بہی خبر لیجے دہن بگڑا نار د نے کسی کا خون نہین کیا اور کوئی کار
[illegible] نہین نه کسی سے فساد کیا نه حق سے عناد کیا نه کسی سے جنگ کی [illegible] حیا و ننگ کی نه کسی کی
[illegible] تباہ بنی ہی بقول شخصی **ع** انچه خوبان همه دارند تو تنها داری * محمد صاحب
خونریزی وغیره تمام افعال کے مصدر ہین و جمله انبیا سے بڑہکر ہین تمام عمر اونہون نے جدال و قتال کئے
اور [illegible] بری اعمال کئے کسی کی عورت چہینی اور کسیکی دولت نار د بیچاره ایک فقیر ہی گنج ریاضت
مین گوشه گیر ہی خلق [illegible] وارسته ہی پیوسته عرفان ایقان مین دل بسته ہی [illegible]
[illegible] ویراگ [illegible] کب خست ہی اور رنگ و راگ دنیا کی کب درست ہی مولف اعجاز محمدی الجواب
[illegible] اور [illegible] درحجاب اب سوط الجبار کا زد ہی اور جہوٹے کی پشت پر تازیانه حد ہی ——
سوط الجبار طریق خلاو خلال بچنان است [illegible] درست [illegible] شکست یک تخته بود در بادبان [illegible]
کشتی درست [illegible] ہلاک و غرق کسے [illegible] اگر چیزی که [illegible] کشتی میگرفت آن
کشتی را غرق بود و بہتر بود با این مثل در دندان [illegible] فتد برای صحت جمله بدن آن دندان را
[illegible] کنند [illegible] انگشت کسے میگزد [illegible] قطع می کنند تا از ہلاک جسم وارہد صد ہزاران

انچنین اشتباه است مگر معترض بیچاره که از عقل معذور است از صد هزار یکے بہ نظر انصاف نمے بیند
اگر نیکو نظر کند بپندارد که مدار نظم عالم بر ہمین کار است **جواب** اگرچہ طبیعت سخن رس کو بحث لفظی
گوارا نہین ہی لیکن مجبوری اسسے چارا نہین ہی کہ لفظ و معنی دونون لازم و ملزوم ہین ورنہ مانند
علم و معلوم بس فرمایئے کہ آپکی علم و فضل کی کیا صورت ہی اور بعد بہچان حذف کاف بیانیہ کی کیا ضرورت
ہی کسواسطی کاف قلم انداز ہوا کسواسطی خلاف قاعدہ عبارت کا پرداز ہوا اسی لیئے و شعور پر ناز تہا
اور دعوی عقل و امتیاز جو کوئی فن لغت و محاورہ سے ماہر ہے اوس مرد خدا پر ظاہر ہے کہ یہان لفظ
درست درست نہین ہی اور جناب کی تقریر و تحریر صحیت نہین ایسی جگہہ لفظ درستی آتا ہی جیسا کہ اکا
پیر مخدوم ملای روم فرماتا ہی **ے** گر خضر در بحر کشتی را شکست * صد درستی در شکست خضر ہست *
باوجودیکہ شعر ملای روم چند سطر بعد آپ نی بھی مرقوم کیا مگر جای تعجب کہ اوس سے فرق درست
و درستی نہ معلوم کیا کیون معلوم کرتے اور کسواسطے اپنی سرشت سی پہرتے آپ اون ہی لوگون
سے ہین کہ جنکے کان و دل پر خدای محمدی نے مہر لگائی ہی اور جن کی شان مین آیت سورہ کہف
نازل فرمائی ہی اب بحث معنی ہی اور رد تقریر لایعنی غصب کشتی نہ تحقیقی و یقینی تہا بلکہ وہمی و ظنی تہا
کیونکہ یہہ قید نہین ہی کہ ظالم ہر وقت ظلم کرے اور ہر شخص کی گردن پر چہوری دہرے شاید کہ
ملاحون کو رحمت نہ تیا اور غریبون کی کشتی نہ لیتا اور درصورت عدم کشتی یقین غرق تہا اور
زندگی اور موت مین کیا فرق تہا ادنی و اعلی جانتا ہی کہ جسوقت کشتی شکستہ ہوتی ہی امید سے آدمی
بستہ ہوتی ہی جبکہ معاملہ کشتی آبی ہوتا ہی خرد و کلان کو یقین خانہ خرابی ہوتا ہی قطع نظر
ازین در صورت غصب کشتی صرف کشتی کا نقصان تہا اور در صورت غرق کشتی جماعت کثیر
کا زیان جان تہا اور یہ کہ کشتی نہ ڈوبی تھی اتفاق کی خوبی تہی ایسا اتفاق نادر پڑتا ہی اور
نادر پر حکم کون کرتا ہی **قطعہ** گہ بود کز حکیم روشن رای * بر نیاید درست تدبیری * گاہ باشد
کہ کودکی نادان * بغلط بر ہدف زند تیرے * پس خرق کشتی خالی از حکمت ہی اور منافی رحمت
اگر کوئی عالم سمجھ اندک غور کریگا خطا خضر یقین فی الفور کریگا بس آپ جو فعل خضر کو

Marfat.com

بطریقہ عقلا وحکما بیان کرتی ہین اپنی نادانی عیان کرتے ہین حکیم علیم دیدہ ودانستہ جاہ زیان مین نہین
گرتے اور ذراسی فایدہ کی لئے خطر جان مین نہین پڑتے اگر آپکو عقل وحکمت سی کام ہوتا تو کب گردن مین قلادہ
اسلام ہوتا دونون مثالین آپکی مثل زہد ہاروت وماروت ہین اور محض بے ثبوت کہ شفاخانہ سرکاری میز
ایک دو دانت ہر روز توڑا جاتا ہی لیکن کسی سی کرمک نہین آتا ہی اگر شک ہووے تو دندان شریف
تڑوائیے اور ضربت بابو صاحب کہائیے یقین ہے کہ کوئی کرمک نمودار ہوگا جبتک کہ دندان شکن ہکار ہوگا
اسیطرح آجتک نہین دیکہا گیا کہ کسی کی انگلی مین سانپ نے کاٹا فی الفور انگلی کاٹی گئی اور جان سلامت
رہی اس قسم کی جسقدر کہانی ہین جسملہ تراشیدہ نادانی ہین بالکل بے اصل ہین اور خلاف عقل غرض کہ
آپ کی مثالین نہ مطابق قول بوعلی سینا وجالینوس ہین نہ موافق عمل اہل فرنگ روس اگر دعوی
طبابت ہووے تو کتب طب سی ثبوت لائیے ورنہ دارو سکوت کہائیے بر تقدیریکہ آپکی مثالین زبردستی
حکمای عقل وفضل عرض کیجاوین اور صحیح فرض کیجاوین تو بھی ظلم وجہل حضرات دو آئے ہے اور دور از شفا کیونکہ
انسی بیمار نہین تہی اور گزیدہ مار نہین پس کسواسطی کاٹی گئی اور مجروح کی گئی اگر طبابت حضرات قیامت
تک نہ ہوتی تو کس کی جان سلامت رہیگی نیم حکیم خطرہ جان ونیم ملا خلل ایمان حضرات صاحب کو چاہئیے کہ اول
اپنے مرض معلوم کی دوا کرین اور اپنی مس کو کیمیا بعد ازان خواہ دست بیمار پکڑین خواہ انگشت
گزیدہ مار کترین معالجہ بیمار سی ہاتھ اوٹھانا اور تندرست کو دوا کہلانا خلاف حکمت وعدالت ہے
بلکہ سراسر بطالت وضلالت ہے بیمار بادشاہ تہا جسکا دل زنگ ظلم سی سیاہ تہا اگر جناب حضرات
قانون حکمت سی خبردار ہوتے اور گاہ گاہی معالج بیمار تو بادشاہ کے دانت توڑتی یا سر پھوڑتی جہان
کرمک ستم کا گذارا تہا جس مین سودا ظلم نے جوش مارا تہا حضرات نے تشخیص نہین کی بلکہ شراب بیہوشی پی
کر متعصبی غضب الہی او حلیم کو دارو دی اگر مولوی صاحب برأت حضرات مین کوئی دلیل رکہتے ہو وین تو
اثبات کرین اور دو بد دبات کرین سے گہہ قمار آن یار رو برو باشم ❊ جز این مراد ندارم کہ دو
بدو باشم ❊ یہانتک آپ کی دونون مثالین رد ہوئین اور تقریباً طرح طرح کی باتین سرزد اب جناب
کی باقی ماندہ افکار پر نظر کرتے ہین اور ایک دو دم آرام سی بسر کرتے ہین **قولہ** صد ہزاران

اینچنین شباہ است الخ بہرحال کلمۂ صدہزار بمعنی لک ہے اور یہہی مقصود جناب ہے شک ہی پس لاکہہ
لکہیرے کی دکان مین ہی یاگیی کی زبان مین وردگوئی آپکی آبائی ہے اور نسلاً بعد نسلاً مولوی
محمد علی مین ہی ہی بلا شبہہ آپ کی صدہزار کے انتظار دیدار نے معترض کو عقل سے معذور کیا اور مجنون مشہور
اب بہر خدا اون صدہزار کے اسمای متبرکہ تحریر فرمائیے یا حجاب استتار سے باہر لائیے نظر اغیا سے بچائیے
عاشق زار کو دکہلائیے آپکا نام ہوگا اور ہمارا کام افسوس یہہ تمنا باقی ہے اور اون صدہزار کی ملاقات
اتفاقی ہے لیکن غم نہین ہی اور سطح کا الم نہین کہ بقول شخصے یار باقی صحبت باقی اگر مردان معنی سالمت
ہین ور مولوی باکرامت تو لاجرم حال مشتاقان پر خیال کرینگے اور اون صدہزار خورشید دیدار کو متلاشی
رجال کرینگے اوسوقت ہمارا قلم گوہر افشان بھی خدمت بجا لائیگا اور جرأت دست درازی پائیگا
ہر ایک پر چشم ... باز کریگا جیسا کہ چاہئے سرفراز کریگا اور ہر گرم بازاری نازہ ہوگی اور ہمین ارزانی
متاع نیاز ہوگی اگر ہماری زندگی باقی نرہی اور یہہ آرزو ساتھ ہی ہے تو حکم قضا سے ناچار ہین
تابع رضای آفریدگار ہے ؎ ورنہ مانیم عذر ما بپذیر ✽ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ✽ **قولہ** اگر
نظر کند پندار د الخ اب ایک ایک کو جلوہ دیجئے یارون کی نذر کیجئے جیسی کہ چاہئے نظر ڈالینگے
خاطر خواہ دل کی ہوس نکالینگے آپ کو بہی خوب راضی کرینگے جونپور کا قاضی کرینگے ہم ہمارا ...
آپ کی ابکار افکار کی دیدار مین مشغول رہے اور اصل مطلب بہول گئے ؎ کجا بودم الخ
فتادم کجا ✽ عنان سخن شد ز دستم رہا ✽ اب پہر اصل مطلب کی فکر ہے اور داستان خضر سے کہ خضر
نے کام کا کام نہین کیا اور ظلم ظالم کا انتظام نہین گلوی انصاف شاخ شاخ کیا اور کشتی
سوراخ کیا طویلہ کی بلا بندر کے سر اس مثل مشہور کی تائید کی اور پریشانی خاطر ملاحان
ازمزید کی اقتضای انصاف یہہ ہی تہا کہ ظالم پر نفرین کرتا اور ملاحون کی تسکین **سوط التجلی**
معترض نمی پندارد کہ **قطعہ** آہنے راکہ مورچانہ بخورد ✽ نتوان برد ازو بصیقل زنگ ✽ با سیہ
دل چہ سود گفتن وعظ ✽ نرود میخ آہنی در سنگ ✽ اگر آن ... را از نفرین اصحاب خطا
باک بودی دست تطاول بر سفائن چرا دراز کردے اگر معترض را امتحان آن مقصود ست

Marfat.com

درہمین سال وقتی کہ عزم فوج شاہی بسوی گردد ارابہ با جمع کردہ شود بفحع سرہنگ کہ بر جمع کردن ارابہ
مامور شد برخیزند و نفرین بروی آغاز نہند یقین ست کہ چنان آن زار کشند کہ رنگ رخ بریزد و خفتہ تازہ
برخیزد و بمالک ارابہ ہمین اندرز مناسب نماید کہ بگویند کہ صبر کن ای برادر ازین طرف ارابہ نوازد
رفت و ازان طرف ایمان بردگان **جواب** بحث لفظی سی ابتدا کرتا ہون اور اہل حق کو
ندا کہ میانجی کو طفل مکتب سی بھی تقابلہ کا ذہن نہین ہے اور علم لغت سی اصلا بہرہ نہین آپ معنی لفظ
نفرین نہین جانتے ہین ناحق اپنے تئین برتر عالمین مانتے ہین تا بہم جمع کرنے سی کوئی ملا نہین ہوتا اور
وزیر کے آگے دوڑنے سے کوئی پیشوا نہین **ابیات** نہ محقق بود نہ دانشمند + چارپایہ
برو کتابی چند + آن فرومایہ را چہ علم و خبر + کہ برو ہیزم است یا دفتر + اگر آپکو ترجمہ صحیح لفظ
نفرین معلوم ہوتا تو بی محل قلم مبارک سی قطعہ سعدی کیونکر مرقوم ہوتا پس لا کلام آپ نے کلمہ
نفرین بمعنی وعظ و پند گمان کیا اور برخلاف کتب لغت مان لیا اسیواسطے بعد نقل قطعہ سعدی
کلمہ نفرین بطرف ناصحان مضاف کیا ہے اور اپنی غلطی پر صریح اعتراف کیا ہے اب یہ بات ہی منہہ
ہے کہ تم اپنے تئین لغت دان کہتے تھے اور صرف و نحو مین یکتای زمان معلوم ہوا کہ آپ ابجد خوان
ہین در عقل دبستان ور از خواب غفلت سی بیدار ہو تو اور نشہ جہالت سی ہوشیار ہو تو نفرین ناصحان
غلط صریح ہے اور بیجا اوسکی نصیحت ناصحان و ... آن ... نفرین بکو ناصح ... نسبت نہین
ہے آپ کی عقل متین پر آفرین ہے لفظ نفرین معنی دعا بد ہے اور آپکا وہم ... دل واجب رد ہے
ہاں طفل ابجد خوان پر تفضیل نہین ہے اور تمہاری بوستان تک بھی تحصیل نہین اگر مطالعہ بوستان
کی استعداد ہوتی تو بالضرور یہ بیت یاد ہوتی ع نہ ... کہ نفرین کنند از پست + نکو باش تا
بد نگوید کست + غرض کہ لفظ نفرین مرادف وعظ و پند نہین ہے گو مولوی جی ... تصدیق کی
ہین مگر پیرایہ علم و ہنر سے عاری ہین ... آپ کی ... ارابہ ... سی جناب کی
کم استعدادی شایع ہے کیونکہ اس لفظ کو ... مین حذف کیجاتی ہے آپ نے
اوسکو محذوف کیون نہین کیا یا عقل و شعور سی کام کسیواسطے نہین لیا جبکہ تمکو ایسی ...

حد نہین ہے اور فرق ہار مختفی و ملفوظی سی خبر نہین تو یہہ ہی واجب ہے کہ ہوس بحث و مباحثہ نہ پکاؤ اور مکتب مین بیٹھہ کر کسی ملا کی ہاتھہ سی گوشمال کہاؤ بی تحصیل علم عزم بحث خیال خام ہے گویا بے نمک طعام ہے حلوا خوردن را روئے باید اگر مباحثہ مذہبی ہوتا اور ملال بے ادبی تو آپ سی تو دن کے مقابلہ سی عار لاحق حال ہوتی اور ندامت مالامال خدا کرے کہ کوئی عالم و فاضل مسلمان میدان مین آئے اور بحث دینی مین زور آزمائے قطع نظر ازین خود لفظ ارابہ غلط عام ہے اور میانجی کی خامی عقل پر دلی والی تعالی شانہ ہے بجای ارابہ عرادہ بعین و دال مہملتین صحیح ہے اور بہار عجم مین اسکی بخوبی توضیح ہے اب بحث معنی سر کرتا ہون اور زبان غلط بیان مخالف کترتا ہون مولوی جی کا ہوش پریشان ہے کہ ہر جگہہ مخالفت ماقبل و مابعد بیان ہے چنانچہ حصہ دوم سوط الجبار مین گلستان سعدی رد کی ہے اور بیان اسکی سند دی ہے طرفہ تر اینکہ اس جگہہ میانجی کے قول سی یہہ بھی واضح ہے کہ سعدی خضر کا متبع ہے نصیحت سعدی خضر کو پسند ہے اور دمبدم اوسی پر کاربند ہے اسواسطے شکستہ کشتی سے تسکین کی اور بادشاہ ظالم کو نصیحت نہین کی ہے تعجب کہ موسی نے باوجود مریدی خضر قول سعدی کی تعمیل نہین کی اور پیران پیر کی تجیل نہین کہ ہر چند فرعون نے موسی کو اذیت دی مگر موسی نے اوسکو کما ینبغی نصیحت کی قول سعدی لاطائل جانا بلکہ پردہ حائل مانا اسیطرح تمامی انبیا نے ظالمین کو پند دی ہے اور جناب مسیح نے سب سے گوی سبقت لی ہے کہ تمام عمر ظالمون سے اذیت اوٹھائی اور ہمیشہ اونکو نصیحت فرمائی محمد صاحب نے بھی قول سعدی کو نہ اعتبار جانا اور دور از کار مانا کہ حکم جہاد سی پہلے ہر چند کفار مکہ سے اذیت چند در چند پائی مگر ہمیشہ نصیحت ارجمند سنائی اب میانجی کو چاہئی کہ صرف خضر سے اغماض کرین اور جملہ انبیا پر اعتراض کہ سیاہ دلون کے حق مین سراپا پند تھی اور سنگ خارا مین میخ بند تسلیم کیا ہے کہ تمام انبیا نے فضول کام کیا کہ سیاہ دلون کے سمجھانے مین اہتمام کیا لیکن ہمارا یہہ مقولہ نہین ہے کہ خضر نے اوس ظالم کو پند و نصیحت کیون نہین کی بلکہ ہمارا یہہ مقولہ ہے کہ خضر نے ظالم مذکور کو دعا بد کیون نہین دی کسواسطے کہ ہماری قلم سے لفظ نفرین سرزد ہے اور بمعنی دعا بد ہے اگر فرض کیا جاوے کہ آپکی کلام مین کلمہ نفرین بمعنی بد دعا ہے اور اپنا قطعہ سعدی کا

لفظ ناصحان وغیرہ از روی خطا تو یہہ ھی لازم آتا ہی کہ خضر از ارباب قبول نہین ہے اور اوسکی دعا
مقبول نہین اسواسطے اوسنے بادشاہ ظالم کو بد دعا ندی بلکہ اہل کشتی سے دعا کی کہ غرق کشتی
محمول بہ تباہی تہا گویا قہر الہی تہا مگر اتفاق نادر ہوا فرمان مہر صادر ہوا ع رسیدہ بود بلائے
ولی بخیر گذشت ہ اب مین آپ کی فقرہ فقرہ پہ نظر ڈالتا ہون اور ایک ایک کی غلطی نکالتا ہون
قولہ اگر آن جابر را از نفرین ناصحان و خلایق باکی بودی الخ اگر آپکے ذہن مین لفظ نفرین بمعنی
نصیحت ھی تو موقع مثل مشہور خود نصیحت دیگران را نصیحت ھی کہ مولوی صاحب ہماری الفاظ صحیح
پر ناحق دخل کرتے ہین اور خود ہزارہا الفاظ غلط صحیح نقل کرتے ہین درینصورت یہہ ھی حاصل
مقام ہوگا کہ خضر مانند ناصحان عام ہوگا یعنی جیسے پند اکثر واعظین دل ظالمین مین جاگیر نہین
ہوتی ایسے ھی نصیحت خضر بھی اثر پذیر نہین ہوتی اگر ذہن مبارک مین لفظ نفرین بمعنی بد دعا ہی
تو اوسکی اضافت بطرف ناصحان بیجا ہی مناسب مقام نہین ھی کہ دعا ناصح کا کام نہین اس تقدیر
یہہ ھی مراد ہوگی کہ دعاے خضر مثل دعاے زید و عمر بے مفاد ہوگی چونکہ کچہہ اثر نہین کرتی مخلوق اوس
سے نہین ڈرتی بہرکیف خضر مانند عام مسلمین ھی مستجاب الدعوات ہرگز نہین ہے اگر دعاے خضر
کچہہ سرایت کرتی تو لابد اوس ظالم کو ہدایت کرتی ہمن بعد دست تطاول دراز نکرتا اور کسی کی مال
و اسباب کو ترکتاز نکرتا غرض کہ جب حضرت خضر اجابت دعا سے مایوس ہوئی خرق کشتی سے مانوس
ہوئی پس ہمارا اور میانجی کا اتفاق ہوا اور رفع نفاق کیونکہ ہمارا بھی یہہ ھی مطلب ہی کہ قبول
دعاے خضر دشوار ہی **قولہ** اگر معترض با امتحان آن مقصود ست فقط بندہ نے بہت بار آپکی ایک
انکار کا امتحان کیا ہی اور ایک ایک کا اطمینان کیا ھی اگر خاطر مبارک مین بقدر ذرہ عدل و داد
ہوگا تو جناب کو بھی یاد ہوگا **قولہ** وقتی کہ عزم فوج شاہی لسبب گردد الخ اگر شاہ سے مراد
بادشاہ مسلمان ہی تو صریح البطلان ھی کہ فی الحال کوئی مسلمان بادشاہ نہین ھی اور صاحب حشم
و جاہ نہین جو کوئی ہی وہ تابع انگریزی سرکار ھی اور بندہ فرمان ہی و اگر شاہ سے مراد ملکہ معظمہ
دام اقبالہا ہی تو صریح خطا ھی کہ ہمارے شاہنشاہ جم جاہ کا ہرگز دستور نہین ہے کہ کسی کی مال اسباب مین

طمع کر کے اور بہ مرد جبرہ گاڑی جمع کرائے اگر کسی طرف کو فوج شاہی تیار ہوتی ہے اور گاڑی درکار ہوتی ہے تو
بہم پہنچتی ہے اور عاطفہ خواہ مخواہ [illegible] والا [illegible] سرکار کہین ور بیگار تو جناب صاحب جتنا
زمین ور نمک خوار [illegible] آپ کا دین ایمان بھی عیان ہے کیا بیان ہے ہماری
ملکہ معظمہ کی عجب نگاہ [illegible] ملکہ ہے منصب جاہ ہے قولہ نصیح سرسنگ کر
جمع کردان [illegible] جب ثبوت آپ سرکار سے ارابہ جمع کرنے پر مامور ہو چکے ہین
تو شاہد [illegible] ہوا ہے عوان تحصیل سے غصبا گاڑی جمع کراتے ہین اور ناحق
غریبون کو ستاتے ہین آپ [illegible] اظہار کرینگے کہ یہ نوکر کی ہے تو ہم اظہار کرینگے کہ چور کی ڈاڑھی مین
تنکا ہے بس یہان [illegible] کی تحقیق [illegible] وہ بد انتظامی تحصیل بلاری کی تصدیق بھی قولہ نفرین دہی
آغاز نہند الخ نفرین کسی آغاز نہادن کہین مشہور ہے یہ نیا محاورہ تو آپ ہی نے بنایا نفرین کردن
کرفتن صحیح ہے چنانچہ بہار عجم مین تصریح ہے یہ استعمال لفظ کے لیے عقل چاہیے کتب اصطلاح [illegible]
دخل چاہیے علاوہ اسکے یہان [illegible] ہے آپکو معنی نفرین سے خبر نہین اور کتب لغت پر جناب کی
نظر نہین آپ میدان تحریر مین [illegible] جاتی ہین رہ رہ کر ٹھوکر کھاتے ہین یا بس کہا تھا مین کہ وہ آپ کی جبلی ہے
[illegible] وقدر نے فطرت جناب مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے ۵ تم سے کجروی تو حق مین ہے مثل سیدھی ہے
اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ہے ۔ ذرا اپنی عزت و آبرو کا پاس کیجیے اور شماتت سوقت
ومخالف سے ہراس قولہ از سیطرف ارابہ تو از دست رفت فقط تکرار لفظ ارابہ کا آپ ہی حساب
کیجیے اور اپنی غلطیون پر آپ بھی عتاب سب جگہہ آپ نے ارابہ کا تحریر کیا عین مہملہ و دال مہملہ کا
تو کہین نام و نشان نہین اگر آپ کے علم و فضل کا یہ بھی حال ہے تو کس کی مجال ہے کہ توصیف جناب مین قلم پکڑے
اور کچھ رقم کرے اگر آپکو خیال ناموس و ننگ ہوتا تو کب حق سے آہنگ [illegible] ہوتا جو کچھ آپ نے
لکھا تھا وہ اقامت شہادت تھی اور علامت شہادت سرکار [illegible] اور تکرار کی کا سامنا
ہو اگر نہ نشان دیجیے کہ کس کی گاڑی سرکار انگریزی نے زبردستی چھین لی اور حوالہ تابعین کی
ہماری گورنمنٹ کا ہر گز یہ دستور نہیں ہے تمکو بات کرنیکا شعور نہین غرض اگر کسی کی گاڑی لیتی ہین

Marfat.com

قیمت اگاڑی دیتی ہین سرکار انگریزی پر ... ہے کہ جس سرکار فیض آثار کے
تمام عمر سلامی رہے اور بندہ انعامی مرتی ... کہ ... کی یاد خوشی ...
ہو آپ کی زندگانی پر اس نادانی پر ہماری ... اور برخلاف سلاطین
اسلاف اگر کسی سے آندکام لیتی ہی پہلے دام لیتی ہی شاید کہ سیاجی کو جبر و تعصب حاکمین محمد شاہ آبادی
بے محل یاد فرمایا **قولہ** از آن طرف ایمان بزرگان ... عبارت پر اشارہ ہے کہ جسم گورنمنٹ
کی ذ ایمانی پر اشارت ہے کہ حقیقت کسی کی گاڑی ... ایمان و دین بھی ہے اس کلام
سے یقین ہوتا ہے کہ ہماری سیاجی کی مت کٹ گئی اور عقل ... اپنے مولای نامدار پر الزام کرتے ہین
بلکہ برخلاف عقائد اسلام کرتے ہین کہ کوئی مسلمان ... کہ ناصب و جابر کا ایمان جاتا رہتا ہے علمای
محمدیہ کا یہی اعتقاد ہے کہ ہر چند امامان سے فسق و جور سرزد ہوا اگر کسی کا نام بدعو اور کوئی سزاوار عہد
ہوا چنانچہ عقائد نسفی مین ہے کہ معزول نمیشود امام در امامت بسبب فسق و جور و ملا سعد الدین تفتازانی
در شرحش برین مطلب دلیل گفته درین مضمون که از برای آنکه ظاهر شد فسق و منتشر گشت جور از امامان بعد
از خلفای راشدین حالانکه پیشینیان مطیع و منقاد ایشان بودند هم ملا سعد الدین در شرح مقاصد گفته
منعقد میشود امامت بقهر و غلبه پس اگر کسی مردم را مغلوب سازد ... امامت منعقد میشود امامتش هر چند
فاسق و جاهل باشد و نیز گفته که امام معزول نمیشود بفسق ... یہان یہ ترجیح ہے کہ امامت اسلام
... است ... آمده آفت و سلامت ... این امامت ...
... سیاجی کا منہ نہین ہے کہ ظالم و جابر کا ذ ایمان نام دھرین اور ... ارکان اسلام کرین اکثر
پیروان ابو الحسن اشعری اور بعضے تابعان امام مالک شافعی ... کہتے ہین کہ خدا خواہش معاصی و کفر
و ضلال ... کو دوست رکھتا ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے منہاج السنہ مین لکھا ہے و اما قوله ...
یرید المعاصی ... الکافر ولا یرید منه الطاعة فهذا قول طایفة ...
المشیة ... الارادة والمحبة والرضا ... الرضا والغضب ... الارادة کما
یقول ... الاشعری فی المشهور عنه واکثر اصحابه وطایفة ممن یوافقهم من الفقهاء من اصحاب مالک

Marfat.com

والشافعی واحمد واما جمہور اہل السنۃ من جمیع الطوائف وکثیر من اصحاب الاشعری فیفرقون بین الارادۃ
والمحبۃ والرضا فیقولون انہ وان کان یرید المعاصی فہو سبحانہ لایحبہا ولا یرضاہا بل یبغضہا ویسخطہا وینہی
عنہا وہولاء یفرقون بین مشیۃ اللہ تعالی وبین محبتہ وہذا قول السلف قاطبۃ وقد ذکر ابو المعالی الجوینی
ان ہذا قول القدریۃ من اہل السنۃ وان الاشعری خالفہم فجعل الارادۃ ہی المحبۃ فیقولون ما شاء اللہ
کان لکنہ وما لم یشأ لم یکن حکمنا انتہاہ نقد خلعۃ انتہی دل چاہتا ہو جس سے ترجمہ کرائی یا بحر تحیر مین غوطہ کہا کر
اگر کسی فی خاطرخواہ آپکا اطمینان نکیا اور آرام جان مدیا تو پہر بندہ حاضر ہے او بیارشاطر بخوبی آپ کے
مرض معلوم کا علاج کریگا جیسا کہ چاہئے استمزاج کریگا اب بیا سن خاطر سیانجی اس مطلب کو پس انداز کرتا ہون
اور دوسری داستان خضر آغاز کرتا ہوں کہ ناحق ایک طفل معصوم کا خون کیا خلاف رضای ایزدی جون
کیا تفصیل اس کی قرآن مین ہو اور مفسرین کی زبان مین ہے کہ جب خضر و موسی کشتی سے اوترے تو ایک
گانون کی طرف گذرے بیرون قریہ کودکان خردسال بازی کرتے تھے اور بر سر ایشان غلام کلوخ انداز
خضر نے اون مین سے ایک طفل خوبصورت کو پہسلایا اور پس دیوار بلایا من بعد بی گفت و شنود اسکو جان
سے مار انقد ولایت و نبوت تمام ضلالت و جہالت مین مارا شہاب الدین دولت آبادی نی تفسیر بحر مواج
مین بیان صاف کیا ہے کہ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کوئی کہتا ہے کہ خضر نے اوسکا سر دیوار سے ٹکرایا کوئی
کہتا ہے کہ گلا گہونٹا کوئی کہتا ہے کہ چہوری سے سر کاٹا بہرکیف خضر نے برعکس رضای داور کیا اور خون
ناحق گردن پر لیا جبکہ موسی نے اس حرکت پر عتاب کیا تو خضر نے یہہ جواب دیا واما الغلام فکان
ابواہ مومنین فخشینا ان یرہقہما طغیانا وکفرا فاردنا ان یبدلہما ربہما خیرا منہ یعنی لیکن لڑکا پس
تہے ماں باپ اوسکے مومن پس ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے اونکو سرکشی و کفر مین پس ارادہ کیا ہم
یہہ کہ بدلا دیوی اونکو رب اونکا بہتر اوس سے فقط آیت ہذا کی فاردنا ان یبدلہما الخ اس فقرہ سے
واضح ہے کہ خضر بہی خدا کی نزدیک ہے اور ہر بات مین شریک جس امر کا ارادہ کرتا ہے اوسی پر
خدا کو آمادہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے عوض نیک دلواتا ہے جسکو چاہتا ہے درگاہ سے نکلواتا ہے پس خضر
سے بڑی خطا کی کہ پسر مذکور کی فطرت نہ بدلوادی تا اوسپر الزام خون ناحق نہ آتا اور والدین

بزعم مہجوری کی پسر نہ ستاتا یا خضر کو یہہ ہی لازم تہا کہ خدا کو خلوت پیسر بدگوہر سے بالغ آتا تا کہ طفل معصوم
بڑا ہو کر دین کا زمانہ پڑتا اور اسقدر غیبت جیسا کہ زمانہ پڑتا اگر مضمون قرآن یہی ہے اور خضر خدا کی خدا کی
میں شریک ہی تو اوسکو یہی معنی مناسب ہے کہ ناصحان زمانہ سے کوئی سبقت لیوے اور اپنے مالک کو نیک نصیحت
کرے ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ❊ حیف باشد کہ جز نکو گوید ❊ قطع نظر ازین سب آیہ مذکور کا
جیسا کہ چاہئے امتحان کرتے ہیں ور حقیقت حال کا بیان کہ جواب خضر با صواب نہیں ہے اور لایق
کتاب نہیں خلاف قیاس ہی اور برعکس ہے عوام الناس کہ بیٹا سچا الہی والدین ایماندار کو کفر
میں گرفتار کرے اور سزا وار عذاب نار شد ہو چنانچہ پسر نوح کنعان نے کفار کے ہاتہہ میں ہاتہہ دیا مگر نوح
نے کب اوسکا ساتھ دیا اپنے مذہب سی ایک مثال تو اس مضمون کی لاؤ کہ فلاسے نبی یا ولی نے
اولاد کے سبب کفر اختیار کیا اور اپنے تئین دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار مصداق الجبار اگر مراد
معترض این ست کہ محال ست کہ پسر راست کرداری پدر و مادر را برانگیزد یا باعث بدکرداری
آنان شود پس مہابہارت غلط ست کہ در آن مرقوم ست کہ راجہ دہرتراشتر آمادہ بر مصلحت
بد پسر خود بود و نمیخواست کہ اورا اس پدر و بدہد بلکہ میخواست کہ ولیعہد خود او را گرداند و تاج شاہی
بر سرش نہد لیکن از حسب جرجودہن پسر خود اجرا آن نتوانست و از ترس جرجودہن پاندوان در
راج گردید کہ با وجود اندر ستری گرفتن یا از رضای جرجودہن شدید و آخر کار ابجہ شد ظاہر ست
و قیاس بر نوح کردہ الہی ست کہ ہمہ کس تنج شدند و جز بکشتن آن بود کہ اندر زند او فرستاد
بود از باز رفت و دیگر چند کہ ہمیشہ باندر فرستادن چنین پسر از ریاست برگردانید ❊ کہ
نبوت آدمی انسان نبود ❊ احمد و بوجہل خود کیسان بودی ❊ جواب مثال دہرتراشتر
است و مہابہارت غلط ہے آن کلمہ عبارت خلاف مہابہارت تصور کیجئے اور نفوگوئی سے تنفر
دہرتراشتر کو تہا کہ ہمیشہ سے سر پر تاج شاہی دہرتا اور اسکو ولیعہد اپنا کرتا جیسے کہ سلوشاہ
ہی محتاج و بیدستگاہ کی دربدر پہرانے دیتا اور دہرتراشتر اپنے سو خانہ نشین ہی
دہرتراشتر کیطرف اجرائے احکام منسوب ہیں ان پر چند تمثیل مسعود جیسا اگر لوگ

عقلمند اس بیہودہ دروائی پر کان دہریگا آپ کا ہوش پریشان کریگا مہابھارت مین کہین نہین ہے
کہ دہرتراشٹر نے … بہلا چاہا ولیعہد کیا چاہتا تہا اور تخت سلطنت دیا چاہتا تہا اگر آپ کاذب نہین
ہین اور ہمارا ایسا ہی کہنا نہین تو اصل عبارت مہابھارت نقل کیجئے اور مطابقت نقل و اصل
کیجئے دوم آنکہ دہرتراشٹر و دریودہن دونون … بے کسی کاذی اختیار نہین کی تہی بلکہ دا
ستمگری وہی تہی پس قصہ دہرتراشٹر و دریودہن اس مقام کی لایق نہین ہے اور ہمارے الزام کے
مطابق نہین اگر آپ کے نزدیک عدل و ایمان … ہین اور آسمان زمین مین تفاوت نہین
تو اکثر فرمانروا سلاطین صحیح پیشے ایمان تہی کہ عدل و داد سے روگردان تہے جیسے کہ مثال دہرتراشٹ
و دریودہن دونو جیسے ظاہر ہے اسیطرح مثال ارجن بہی دو وجہ سے بیجا ہے وجہ اول آنکہ اندر دیوتا
… سلیقہ سخن نہین ہے اگر جناب کو بات کرنے کا سلیقہ ہوتا تو کیونکہ آپ کی
… قصہ اندر و ارجن بالزام … ہے اور لایق مقام نہین ہے کہ جو ستمگاری کی کیا
مفید نہین ہوتی … مفید نہین ہے صحبت عیسیٰ بنائی خر کو انسان
اسطرح … تربیت سے ذاتی … دوم آنکہ اندر دیوتا ارجن کے لئے واسطے
عیش و کامرانی ہوا تہا باعث … کیونکہ اسکو صحبت حور سے مسرور کیا چاہتا تہا اور
اسکے دل سے کدورت … ارجن نے انکار کیا تہا کہ اون دنون تجرد
اختیار کیا تہا پس … مفید نہین ہے اور نفس نظر کی تائید نہین کیونکہ صحبت حور مطابق
شرع ہے اور باعث انشراح طبیعت البتہ مردان … کے نزدیک وابستگی دنیا زندان فانی ہے
اور اسکی نسبت عیش … بہشت زندان جاودانی ہے دونون کے طالب پابزنجیر ہین اور مثل
بزنجیر اسیر … ایک کے پانون مین زنجیر آہنی ہے اور دوسرے کے پانون مین زنجیر طلائی ہے بس جب کفر
… روایت … لایل ہے اور کار جاہل اگر … بھی اسیطرح بیراہ جہالت
چلینگے تو عقلا … افسوس کرینگے … بھی سے جنگ زرگری کرتا
… اور … زراندود … قولہ سیر براستہ گرداری الخ یہ … ختم

کلام کا خارج ہی اور بحث سے خارج کیونکہ یہان اس بحث کا پتا نہین ہی کہ پسر باعث راست کرداری
پدر ہے یا نہین ہے نویسندہ کو چاہئی کہ حتی الوسع التزام اختصار و ایجاز کرے اور فضول گوئی سے احتراز
قولہ راجہ دہرتراشٹر الخ دہرتراشٹر کو راجہ کہنا بھی خلاف واقع ہی اور برعکس حکم شارع کیونکہ ہماری
شریعت مین اندہا سردار اور سلطان نہین ہوسکتا اور لایق کاروبار جہانبانی نہین **قولہ** از جب جنجوی
الخ جرجودہن جمعائی اپنے تصرف سے بنایا ہی ہماری کتب مین ریودہن آیا ہی جہلا کو قدم بقدم دہرنا
اور پیروان ید اقدس سے بحث کرنا عین شقاوت ہی اور حق سی عداوت اگر آپ **قول فعل** جہلا پر
عمل کرینگے تو محمد کی جگہہ ممد بھی مستعمل کرینگے جب کہ آپ کے املا کا یہہ حال ہی تو صحت انشا خود ظاہر
ہے تیرا مضمون معنی سب غلط ہے تیرا انشا و املا سب غلط **قولہ** آنکہ قیاس بر نوح
کردہ باطل ست الخ الکتبہ تمامی انسان نوح نہین ہے اور کل کی ایک سی روح نہین کمی و بیشی درجات
میں قائل ہی کوئی مسئول کوئی سائل ہے لیکن ایراد قصہ نوح و کنعان سے یہی مقصود ہی کہ قرآن
مین مخالفت قصہ خضر موجود ہی ایسی کوئی آیت نہین ہے کہ خلافی نبی یا ولی کی اولاد نے والدین کو
ناخلف و خاسر کیا ہووے اور فاجرہ کافر پس حضرات کا کہ خیال ہی کہ نبی پر خضر پر اصرار کرتے ہو اور مخالفت
قصہ نوح و کنعان اختیار **قولہ** دیگر چندی کہ پسر را اندر بفرستادن بہمین سبب از ریاضت برگرداندند
الخ اب پہر بطرف بحث لفظی التفات کرتا ہون اور یہان بھی کی غلطیان اثبات آپ نے لفظ الحجبر
مین مہملہ جیم و با سے کیونکر بدل کیا اور کسر واسطی برعکس لغت دیکہو عمل کیا جبکہ آپکو صحت لفظی
سے بہرہ نہین ہے تو کسی سے مباحثہ کا زہرہ نہین پس ارتکاب جواب تحفۃ الاسلام ہیتبری و
ہجبائی ہی یا خودرائی و ہرزہ درائی برای خدا عقل و خرد سے حساب لیجئے اور غلط گوئی سے اجتناب
کیجئے پسر صحیح ہی اور پجہر غلط صریح اب بحث لفظی کو تاہ کرتا ہون اور مجمل علمی اغلاط کی طرف
آتا ہون کہ اندر دیوتا نے کسی رشی کو ریاضت سے روگردان نہین کیا بلکہ ایک ایک کو عوض ریاضت
کے ریاضت سی اونکا مقصود صرف حور و قصور تہا اور سرور موفور جسکا اونکی مراد حاصل
ہونا بعوض ریاضت لاطائل ہوئی اگر اسیکا نام ریاضت سے روگردانی ہی تو خدا نے اسلام

کی صریح نادانی ہے کہ آخر الامر مسلمانون کو روزہ و نماز سے مجبور کریگا اور بعجب تر یہی مسرور ہے ... تفسیر ثعلبی کے صفحہ ۶۳ مین ہے کہ بعد ولادت ہابیل و قابیل کے حق تعالی نے ایک جنیہ عورت بصورت ... ظاہر کی جو کہ اولاد جان سے تھی نام اوسکا جمانہ تھا اور نام اوسکے شوہر کا ... خدا نے آدم سے ... کہ یہہ جو عورت خوبرو ہے قابیل کی جورو ہے پس زان بعد خدا نے ایک حور بصورت انسان واسطے ... کے روانہ فرمائی اور بنام نزلہ مشہور زمانہ کرائی اصل عبارت عرائس یہہ ہے ... و علی اثر ... وہابیل فلما ادرک قابیل اظہر اللہ جنیۃ من ولد الجان یقال لہا جمانۃ فی صورۃ الانسیۃ ... ان زوجہا من قابیل فلما ادرک ہابیل اہبط اللہ تعالی حوریۃ من الجنۃ فی صورۃ الانسیۃ ... رحمۃ و اسمہا نزلۃ فقط میان محمد علی یہان بھی ہار کر آ دیتے کہ خدا نے ... واسطے عطا کی ... کے لئے حور عطا کی کیونکہ جو کوئی کار روائی عام استعمال کرتا ... دلالی و ساجھی گری کا ر ... اور ... اوسکا ... الخ اس بیت کی غلطی مین ہمارے چون ہمین ہے کہ ہرگز موزون نہین ہوگا ... حاصل کرتی تو کیون ناموزون بیت کتاب مین داخل کرتے ... بار بار بحث لفظی کا اعادہ جب تک کہ لوحے مین کچہ تخفیف نہوگی ... موزون ہوگا اور نہ انتظام مضمون جبکہ میان محمد علی بیت فارسی صحیح ... اور اپنی فارسی خوانی و عربی دانی پہ مغرور تو بدرجہ غایت بے شعور ہین ... رباعی ای کہ دایم بخویش مغروری ﴿ چون ترا عقل نیست معذوری ﴿ ... رو کہ مست شراب انگوری ﴿ مدعای بیت بھی بیطور ہے کہ آدمی اور انسان ... اصل ہے کہ اولاد آدم میراث انسانیت سے بیدخل ہے چونکہ روز ازل سے آدم ... بصورت جانور جلوہ گر ہین فی الحال بھی محض گاوخر ہین حاصل بیت آنکہ آدمی بصورت انسان نہین ہے اور احمد و ابوجہل یکسان نہین حالانکہ یہہ جمیع عقلا کے نزدیک غلط ہے اور ضلالت ... کیونکہ ضحک خاصہ ... بشر ہے اور وہ احمد و ابوجہل مین برابر ہے پس انسانیت مین کیا تفاوت ہے ...

Marfat.com

دونون ایک جد کی اولاد ہین ایک کے نطفہ سے دونون گھرآباد ہین مدت مدید تک دونون گوشت
لہو ... کہاتی رہے اور بتون کو سجدہ کہانے رہے چالیس برس کی عمر مین احمد نے دین آبا و اجدا چھوڑ دیا
اسکے بعد نے اوسی پر اقدام کیا پس خارج از حیطۂ امکان ہے کہ ایک انسان اور ایک غیر انسان ہے
[illegible] دعوی نبوت ہی پر انسانیت مخصوص ہی تو طائفۂ صحابہ بھی انسانیت سے مہجور ہے اگر اطاعت قرآن
ہی سبب انسانیت ہے تو عام اہل اسلام سے صحابہ کو کیا فوقیت ہے آپ نے خوب بہت ایراد کی کہ
[illegible] بدون محک امتحان آپکی زر کم عیار کی قلعی کہول دی ہے آپ کی تمام دلائل بے نظر کی مدد
[illegible] کی خبر لی کوئی لائق قبول نہین ہے ادہر کوئی پسندیدہ ارباب عقول نہین ہے گشتیم بر
[illegible] ستم تمام بود ؛ ہم نارسا دلائل و ہم ناتمام بحث ؛ پس حق یہی ہی کہ خضر نے کودک معصوم
کا قتل کیا اور روز روزگار پر اپنا نام ظالم رقم کیا یہان ہم اسکی کچھہ حکمت بیان کرتے ہین ہم رسم اونکا
[illegible] بیان **سوط الجبار** جو بکشف دقائق علمیہ و بیان اسرار حکمیہ پیش نا اہلان نثر ثمرات معتدبہ
نیست لہذا ازان درگذشتہ آنچہ مقتضای مقام است بعرض بیان آریم کہ قتل آن غلام بدست خضر
از راہ خواہش و اغراض نفسانی نبودہ بلکہ محض بحکم آفرینندۂ جسم و جان بودہ چنانکہ تصریح تام بران
نمودہ و ما فعلتہ عن امری یعنی نکردہ ام آنرا از طرف خود بلکہ آنچہ کردہ ام محض باتباع حکم بجا آوردہ ام
و استبعادمن درین امر ہیچ نبودہ و ظاہر است کہ ہیچ غرض خضر متعلق بکشتن طفل نبود پس دست خضر در
قتل آن محض بمنزلہ سببے از اسباب ظاہریہ موت ہمچو امراض وغیرہ آن بودہ و بس **جواب** اگرچہ
نا اہل ... اپنی کا ہم برا نہین مانتے لیکن یہہ طرز کلام بہلا نہین جانتے ؎ حافظ از خصم خطا گفت
نگیریم برو ؛ ور بحق گفت جدل با سخن حق نکنیم ؛ نا اہل کے کہنے سے ہم اغماض کرسکتے ہین مگر ایک
اعتراض کرتے ہین کہ اگر مولوی صاحب کی بکر فکر ہنود سے منسوب ہے تو اونکو نا اہل کہنا بہت [illegible]
ہے اگر اپنے اپنی بکر فکر مسلمانون کے آغوش طبیعت مین پالی ہی تو انکو نا اہل کہنا صریح گالی
ہے ... دونون فرقے آپکے ... پیش ہین در جناب کی ابکار افکار کے تیر مژگان سے جگر ریش
اگر آپکے پاس جواہر دقائق علمیہ و دفائن اسرار حکمیہ موجود ہوتے تو بالضرور بطریق پیشکش

Marfat.com

پیش کرنے کسواسطے غم کم مایگی سے اسقدر خاطر پریشان کرتے ہین معلوم ہوا کہ آپ کی تقریر بالکل جعلی ہے اور کیسہ جناب سراسر خالی برتقدیریکہ میانجی کی ہمیان مین کانی کوڑی بھی ہوتی تو اونکی بات کیون دو کوڑی کی ہوتی ہم جانتے تھے کہ اونھون نے روزگار نوکری سرکاری و تعلقداری و تحصیلداری مین بسیار بسیار دینار اسرار حکمیہ حاصل کئے ہونگے اور بیشمار زر نیک عیار دقایق علمیہ اپنے کیسہ مین داخل کئے ہونگے مگر اب معلوم ہوا کہ آپ مفلس بے اعتبار ہین اور تھیلیدار آپ نے سرکار دولت مدار کو بھی بٹہ لگایا کہ ایسے دربار دُربار مین رکر غم بے مایگی [illegible] [illegible] [illegible] از بزرگان خراب [illegible] آفتاب [illegible] آپ کے فقرہ فقرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

صرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گیا اور [illegible]

گمراہ کرنیکے سوا اقتضا کیا تو خدای [illegible] [illegible] خدا ہے برتقدیریکہ اہل اسلام [illegible] [illegible] اگر [illegible] [illegible] اونکو یہی لازم ہے کہ [illegible] مذہب کی بزرگون کی حرکات [illegible] [illegible] [illegible] ہر ایک داستان [illegible] کا حوالہ دیگا اور [illegible] آپ کی [illegible] پیالہ دیگا [illegible] [illegible] گناہ کے [illegible] [illegible] [illegible] ہے اور خارج [illegible] [illegible] میں سنت [illegible] کوئی متکلم بیان کہلاتے یا ظالم [illegible] ایمان لاسئے قولہ بلکہ محض متکلم آفرینندہ جسم وجان بود فقط یہان سے ظاہر ہے کہ خدائے محمدیہ صرف آمر ہے قادر نہین ہے اور کوئی فعل اوس سے صادر نہین خضر وغیرہ اوسکی قلمرو حکومت کے عامل ہین اور تمام عالم کے فاعل ہین ایسا اوسکو آفرینندہ جسم وجان کہنا آپ کے اس قول کے خلاف ہے اور تنزل دین محمدی پر جناب کا [illegible] قولہ [illegible] تصریح تام برآن فرمودہ و ما فعلتہ عن امری [illegible] چار کلمون کا تصریح نام [illegible]

دہرنا بھی خلاف عوام الناس ہے اور دال یہہ استدلال حواس مولوی جی کی عقل فوت ہوئی اور
نذر ملک الموت کہ تین چار الفاظ کا تصحیح تمام نام دہرتے ہیں ورنہ عکس علی ذات امام کلام کرتے ہین
اگر یہی گفتگوی سامی کا انداز ہے اور یہہ ہی نسخہ ناسازی آواز تو لا ریب آپکو لوگ دیوانہ خیال کرینگے
اور حکام پولیس بطرف بریلی روانہ فی الحال کرینگے قطع نظر ازین ان الفاظ کو قتل طفل مذکور سے منسوب
کرنا قرآن کی تغیر ہے اور ایمان کی تحقیر مولوی صاحب قرآن میں تاخیر و تقدیم کیجئے یا خضر کو ظالم
تسلیم جب تک کہ قرآن میں تقدیم و تاخیر ہو گی برائت خضر کی تدبیر کا ہو گی کیونکہ موافق ترتیب
حال کے قرآن میں یہہ آیت تعمیر دیوار بعد تحقیق شکست کشتی و قتل کو دک اس کے مفہوم سی بہت دور ہے
اگر آپکا یہہ ہی ارادہ ہے تو از سر نو قرآن کی ترتیب کیجئے اور تنبیہ ابو بکر و عمر کی تکذیب کیجئے بہتر تو
یہہ ہے کہ مثل عثمان آپ بھی قرآن شہید کو فی النار کریں ورنہ یا قرآن تیار جب تک اس باب میں
آپ کی سعی مشکور ہو گی دامن حضرت کو گناہ کذب سے عاری اسمین اس مقام کی تمام عبارت قرآن
مرقوم قرطاس کرتا ہون اور آپ کی خیانت اور کذب مفہوم عوام الناس اما السفینۃ
فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبہا وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا
واما الغلام فکان ابواہ مومنین فخشینا ان یرہقہما طغیانا وکفرا فاردنا ان یبدلہما ربہما خیرا منہ
زکوۃ واقرب رحما واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لہما وکان ابوہما
صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدہما ویستخرجا کنزہما رحمۃ من ربک وما فعلتہ عن امری ذالک
تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا یعنی لیکن کشتی پس تھی واسطے فقیرون کی محنت کرتے تھے دریا مین پس
ارادہ کیا مین نے یہہ کہ عیب ڈالدون اس مین اور تہا پرلی طرف انکی ایک بادشاہ لیتا تہا
ہر کشتی کو چھین کر اور لیکن لڑکا پس تہے ماں باپ اسکے ایماندار پس ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے ان کو
سرکشی و کفر مین پس ارادہ کیا ہم نے یہہ کہ بدلا دیوے انکو رب انکا بہتر اوس سے پاکیزہ اور نزدیک
ترمہربانی مین و لیکن دیوار پس تھی واسطے ان دو لڑکون یتیم کے درمیان شہر کے اور تہا نیچے
اوسکے خزانہ واسطے اون دونون کے اور تہا باپ اون دونون کا نیک پس ارادہ کیا رب تیرے

دی یہہ کہ پہنچین جوانی اپنی کو اور نکالین خزانہ اپنا رحمت پروردگار سے اپنے سے اور نہین کیا مین نے
یہہ کام حکم اپنے سے یہہ ہی حقیقت اوس چیز کی کہ نہین کر سکا تو اوس پر صبر فقط یہان سے ظاہر
ہے کہ وما فعلتہ عن امری یہہ الفاظ قرآن کے متعلق بدیوار معلوم ہین نہ بقتل طفل معصوم پس اس ساری عبارت
کا حاصل یہہ ہی کہ خضر نے شکست کشتی و قتل طفل بامر خود کیا اور نہایت بد کیا او تعمیر دیوار بامر غیر کی
نہین معلوم کہ بامر رب کعبہ یا دیر کی پس امر اول و ثانی مین خود خضر آمر و خود مامور تھا اور امر سوم مین مجبور
و محض ور اسیواسطے مصنف قرآن نے امر اول مین بجای الفاظ ما فعلتہ عن امری کے لفظ فاردت ترمیم
کیا اور امر دوم مین کلمہ فاردنا تسلیم کیا پس معلوم ہوا کہ امر اول و دوم مین خضر خود مختار ہے اور فاعل
بالاختیار فاردت مین استعمال ضمیر واحد شاہد ہے کہ شکست کشتی مین خضر واحد ہے فاردنا مین ایک
رمز باریک ہی کہ قتل کودک ذکر مین خضر کے ہمراہ ایک [illegible] عورت بھی شریک ہے مفسرین متقدمین
نے بھی [illegible] مقتول [illegible] خضر قرار دیا ہے اور آیت وما فعلتہ عن امری کو [illegible] تعمیر دیوار
کیا ہے [illegible] گفتار کرنا ہون [illegible] کی موافق صرف [illegible] اختیار [illegible]
اپنی غلطی پر اقرار صاف کیجیے [illegible] کہ اس غلط پر نظر انصاف ما فعلتہ عن امری [illegible] نکردم انچہ
تو دیدی از روی خود بلکہ بفرمان حق کردہ ام کہ او خواست گنج بمستحقان رسد [illegible] کردہ ام
آنرا از طرف خود بلکہ انچہ کردہ ام محض باتباع حکم بجا آوردہ ام [illegible] نبودہ فقط ترمیم
تو آپ کے پاس بھی نہین گذری [illegible] کی گرد بھی نہین پہنچی کہ چار لفظ قرآن کے ترجمہ
کا التزام کیا اوس مین [illegible] اقدام کیا اگر کچھ اپنے دہان مین زبان کا پاس ہے تو ساتھ
قلم و قرطاس ہی تحریر کیجیے کہ آیت [illegible] کونسا کلمہ ہی کہ جسکا از طرف خود ترجمہ ہی اگر آپ میران
بھی پہنچے ہی تو ایسی ناموزون باتین کیون کرتے فرمائیے کہ عن امری کا ترجمہ از طرف خود آپکو کس نے ارشاد
کیا ہی یا خود جناب نے ایجاد کیا ہی یہہ طبعزاد ترجمہ ہند و کیا کوئی مسلمان بھی تسلیم کریگا جب تک کچھ
ترمیم نکریگا اگر آپ کو مطالعہ ترجمہ و تفسیر کی دستگاہ نہین تھی تو مولوی عبد القادر و رفیع الدین کے
مقبرہ تک بھی راہ نہین تھی ان حضرات کی قبر [illegible] امری کا کیا ترجمہ

Marfat.com

ارشاد کیا ہی اور اردو مین اسکی جگہہ کرنا ما کلام و کلمہ ایراد کیا ہی بلا شبہہ تعالی اونکو زندہ کرتا اور
آپکو شرمندہ یہہ لوگ آپ کی غلطیون کا حساب لیتے اور جواب باصواب دیتے کہ عن امری کا ترجمہ اصطلاح
یہہ ہی نہ علم اپنے سے نقط قطع نظر از ین یا سب خدا کو حاضر و ناظر جانکر فرمائیے کہ آپنے لفظ نانکہ سے لیکر
نبوده تک قرآن کے کس کلمہ کا ترجمہ ٹہیرایا یا بسبب جہالت کو صدمہ پہنچایا آپسے ذراسی عبارت
قرآن کی تفسیر درست نہ آئی یہہ تمام تقریر آپ کی طرز پر ہی ورنہ ہم تفسیر قرآن سے خوب واقف ہین اور
رموز خفی و جلی کے کاشف سه مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز : ورنہ در محفل رندان
خبری نیست کہ نیست : اگر آیندہ کو میا جی فضول سخن ٹہرائینگی تو اسی طرح پر جواب دندان شکن
پاینگے ہمپر جو کچہہ واجب تہا عرض کیا اور ادا فرض سه ہمارا کام کہدینا تہا یا رو : اب آگے جاہو تم
مانو نہ مانو : اب جاہئے جاننا کہ اس آیت کا مضمون خلاف ارباب شعور ہی واز دانش و عقل دور
کہ کوئی شخص خود آمر و مامور نہین ہوسکتا اور خود جابر و مجبور نہین جب تک کہ مفسرین یہہ مشکل آسان
نہ کرسکینگے معنی آیت بیان نکرسکینگے کیونکہ اگر کوئی خود آمر و مامور ہوا کرتا تو خضر اوس سے ابا
کرتا حالانکہ خضر نے اپنی آمر و مامور ہونے کا انکار کیا اور بحکم غیر تعمیر دیوار کا اقرار کیا **قولہ** ظاہرا ست
کہ ہیچ غرض خضر متعلق بکشتن طفل نبود فقط محض غلط ہی کیونکہ جسوقت ہم تمہاری معنی تراشی کا
سر بسر بطلان کرچکے اور خود قرآن سے عیان کہ خضر نے باختیار خود و بامر خود طفل مرحوم کا خون کیا
و فعل زبون تو ممکن نہین کہ وہ ذی غرض ہووے اور خالی از علت و مرض شاید کہ اوس لڑکے کے باپ سے
خضر کو کینہ ہووے اور دشمنی دیرینہ چنانچہ معاویہ نے حضرت علی کی دشمنی سے اونکے بیٹے حسن کو زہر
دلوایا اور دنیا و آخرت مین اپنی تئین قاتل اولاد پیغمبر کہلوایا بی صدور گناہ قصاص عقل سے خارج
ہی اور عدل کا تاج ہو سکے تو اس قسم کے قتل مین حکم شریعت نکالئے ورنہ اس دانش
والی حمایت ظالم سے درگذرئے اور اپنی دہان غلط بیان مین خاک بہرئے بلا شبہہ خضر نے خلاف سماو
اختیار کی کہ پسر معصوم کی گردن زیر تلوار کی ہا تہ نکالا زین جبکہ آپکے عقیدہ مین قتل بغیر گناہ
نہین ہے تو پیغمبر اسلام رو براہ نہین ہی آنحضرت نے جا بجا صحابہ سے مکر و فریب کرایا اور بہت مردو زن

کو غرض نفسانی کردن مروایا قولہ پس دست خضر در قتل آن محض بمنزلہ سببی از اسباب الخ محض
غلط ہے کیونکہ جو کوئی فعل بود دانش بود ارادہ نتیجہ جانتا ہے کہ آلہ و سبب علم و ارادہ و تدبیر سے صادر
ہوتا ہے پس خضر با وصف علم و ارادہ و تدبیر کے کیونکر بمنزلہ سبب آلہ ہے اور کیونکر اوسکا فعل دوسرے کو
منسوب ہے ادنی و اعلی اسپر ظاہر ہے کہ جو کوئی با علم و ارادہ و تدبیر قتل کا فاعل ہے وہی دراصل قاتل ہے بر تقدیریکہ
خضر مثل شمشیر و چوب جس سے کہ عمل ہوا آلہ تجا عملات و آلت ہوتا سوط الجبار جو خود از
قیود بشریہ و تکالیف شرعیہ وارستہ و در زمرہ ملائک داخل شدہ محض بندہ فرمان ست و در بجا آوری
احکام مصر [illegible] پیغمبر از شریعت و عاصی نتوان گفت چنانچہ بعمل آمدہ باتباع وحی بدون
شایبہ غرضی از اغراض نفسانی ابیات آن پسر را کش خضر ببرید حلق ٭ سر او را
در نیابد عام خلق ٭ آنکہ یابد از حق او وحی و خطاب ٭ ہرچہ فرماید بود عین صواب ٭ آنکہ جان بخشد
اگر بکشد رواست ٭ نائب است و دست او دست خدا است ٭ گر خضر در بحر کشتی را شکست ٭ صد
درستی در شکست خضر است ٭ تمہارے نزدیک محمد صاحب کل انسان سے بہتر ہیں اور
خیر البشر ہیں جبکہ وہی وہ ہرگز قیود بشریہ و تکالیف شرعیہ کے پابند رہے اور وارستہ ہونا زن
و فرزند تو خضر کی کیا اصل ہے کہ قیود بشریہ سے وارستہ ہووے اور بصفات ملکوتی پیوستہ بر تقدیریکہ
قول سامی لایق اطمینان ہوتا تو حضرت سے کیوں طالب نان ہوتا چنانچہ مصنف قرآن گواہ
ہے اور کذب و صدق اوسکے سے خدا آگاہ ہے فانطلقا حتی اذا اتیا اہل قریۃ استطعما اہلہا فابوا ان
یضیفوہما یعنی پھر چلے خضر و موسی یہانتک کہ جب آئے پاس لوگون ایک گانو کے کہانا مانگا لوگون
اوسکے سے پس انکار کیا انہون نے اس سے کہ ضیافت کرین انکی فقط ظاہر ہے کہ جو کوئی قیود بشری
سے وارستہ ہوگا وہ کیونکر طالب نان و نفقہ ہوگا اب مین آپ کے فقرہ فقرہ پر غور کرتا ہون اور کاذب
کے منہہ مین خاک بھرتا ہون قولہ از تکالیف شرعیہ وارستہ الخ آپ نے کیا دنیا جاتی دیکھی کہ خواہی
نخواہی ہماری ہمراہی کی اور خضر کے تابع ہونے پر گواہی دی ع عمرت دراز باد کہ این ہم
غنیمت ست ٭ ہماری بھی یہی غرض ہے کہ خضر نے یہ بات خلاف شریعت کی اور داد معصیت

Marfat.com

دی یہاں ہمارا اور مولوی صاحب کا جھگڑا بیباق ہوا اور باہم اتفاق خدا کرے کہ جناب کو اسی
طرح احقاق حق کا اشتیاق بدستور رہے اور نفاق سے افتراق منظور اگر آپکا مقصود یہہ ہے کہ عارف
معارف مقید شرع نہیں ہے اور پابند پرہیز و ورع نہیں تو مریدین شیخ نجدی وہابی طوائف چشتیہ و
نقشبندیہ کے وجد و حال کے واسطے ابطال کرتے ہیں اور کیوں نہیں انکو مثل خضر تکالیف
شرعیہ سے وارستہ خیال کرتے ہیں بیات جہاں ہر جگہ مردان خدا ہیں وہ نہیں عالم میں پاتے ہیں روا ہیں ہم
نہیں پابند ہیں زہد و ریا کے ہم یہ میں اٹھو اے مردان خدا کہ ہو اسے ور زمرۂ ملائک داخل شدہ فقط
اگر اس فقرہ سے غرض پاکی کی یہہ ہے کہ فرشتے لاابالی ہیں اور مدینہ غیر مقلدی کر والی تو آپ
روایت ہاروت و ماروت سے کیوں انکار کرتے ہیں اور تکذیب محدثین و مفسرین پہ کیوں مصر اگر
آپکی چشم حق بین کور نہیں اور دل میں مخالفت اسلام کا زور شور نہیں تو صاف اقرار کیجئے کہ جیسے
خضر نے ملاحوں کی کشتی توڑی اور طفل معصوم کی گردن مروڑی اسیطرح ہاروت و ماروت نے
شراب پی اور بت پرستی کی جانب حرام کاری در بر کیا اور خون ناحق گردن پر لیا اسی قیاس پر
جبرئیل وغیرہ ملائکہ سے عادات قبیحہ صادر ہوئی ہیں و حرکات خلاف شرع ظاہر بلا تامل آپ الطلان
کتب محمدیہ میں ناسور ہیں اور کعبہ کن سے بڑھکر قطع نظر ازین جبکہ بقول جناب فرشتے تابع احکام
نہیں ہیں اور سزاوار الزام نہیں تو ملائکہ مہود پر کسواسطے آپ کی زبان طعن دراز ہے اور دہان
بہتان باز خود فضیحت و دیگران را نصیحت ضرب المثل ہے اور بار بار آپکا اسی پر عمل ہے قطع نظر ازین
بر تقدیریکہ خضر زمرۂ ملائکہ میں داخل ہوتا تو کیونکر اہل قریہ سے طعام کا سائل ہوتا کہ ملائکہ محتاج آب و
نان نہیں ہیں اور مانند انسان ضعیف البنیان نہیں شاید کہ زمرۂ ملائکہ میں دخول سے مقصود جناب یہہ
ہووے کہ خضر زن و مرد کی صورت نہیں ہے اور اوس میں علامت انوثت و ذکورت نہیں قطع
نظر ازین کوئی فرشتوں سے واصل ہونے سے اور عالم الملکوت میں داخل ہونے سے معصوم نہیں ہوتا
ورنہ ابلیس مجرم نہ ہوتا کہ معلم الملکوت تھا اور دانای اسرار جبروت و لاہوت اوسکی خدمت
میں ملائک بیشمار قطار قطار آتے تھے اور تعلیم اسرار پاتے تھے ایک نافرمانی سے کیا حال ہوا مردود درگاه

Marfat.com

اپنے استقلال سے ہوا اوس نے بھی تو از روی اسرار دانی ہی کے خلاف حکم رب ذوالجلال کیا تھا اور سجدہ آدم کو شرک جلی خیال کیا تھا فرمائیے [illegible] اس مطلب کی قصیدہ مین تشریح کی ہی اور کعبہ کین نے رسالہ ہذا کے مواقع عدیدہ مین توضیح شافیہ [illegible] اسی طرح بہانے عرفان ڈالی ہوے اور طفل مذکور کی جان نکالی [illegible] المحض [illegible] است الخ تعجب آپ کی شان ہی خضر کہان بنگاہ فرمان سے نافرمانی [illegible] خود قرآن سے ثابت ہی اور مفسرین کے بیان سے ثابت کہ اوس نے اپنے حکم سے [illegible] بے گناہ کا [illegible] اور [illegible] قرآن سے برآیندہ ہی تو اوس آیت کا [illegible] اگر وہ حکم قرآن مین نہین ہی تو خضر خدا کے [illegible] فرمان بردار ہی جیسا کہ قرآن سے آشکار ہی اور جسکا تفسیر [illegible] شریعت [illegible] آثم و عاصی نتوان گفت فقط خون بیگناہ [illegible] قتل طفل نابالغ [illegible] ہی اگر کسی ملت مین بحکم خدا نہین اگر یہ حکم نہین [illegible] تو دکھلائیے [illegible] فرعون کا حوالہ دیجیے خود پرستی کا [illegible] نہ چھیڑیے غرضکہ کسی شریعت حقہ [illegible] نابالغ کی خصوصیت نہین ہی اور قتل بیگناہ کی اجازت نہین پس تمام اہل شرائع کے لیے یہی کہنا [illegible] خضر عاصی و آثم ہی کہ اوس نے پسر بیگانہ کا قتل بے تامل کیا اور انصاف [illegible] فعل خضر کسی شریعت کے موافق نہین ہی اور کسی ملت کے مطابق نہین تم نے بھی اس سے ایک سطر پہلے [illegible] وارستہ رقم کیا ہی اور محض نامتشرع تسلیم ذرا سی دیر مین بنا لکھا آپ نے بھولے اور [illegible] حماقت پر نہ بھولیے یہ اہل مناظرہ کا دستور نہین ہے آپکو بحث و مباحثہ کا شعور نہین [illegible] علم و فضل سے کام نہین چلتا بدون دانش و عقل کے کام نہین نکلتا یک من علم را دہ من عقل می باید مثل مشہور ہی اسی پر اتفاق جمہور ہی **قولہ** انچہ بعمل آوردہ باتباع وحی بدون شائبہ غرضی از اغراض نفسانیہ بعمل آوردہ فقط دوبارہ لفظ بعمل آوردہ بے محل واقع ہی جس سے نویسندہ کی خامہ کاری شایع [illegible] ان محل بود ہی مجموعہ معانی و بیان ہو جو ہی جس سے تو چشم غور ڈالو گے فی الفور پاؤ گے کہ [illegible] بار بار تکرار لفظی باعث قباحت [illegible]

Marfat.com

و محض فصاحت بحث لفظی سے کچھ حاصل نہیں ہے اور کار عاقل نہیں صرف لاطائل تطویل ہے مگر
ملّم تحصیلدار کی تحمیل ہے بندہ کا پیشہ [illegible] لفظی [illegible] تنگ ہے [illegible] ابیات
لاجورد و جدول و رنگ و طلا ۂ [illegible] خوبی
[illegible] ہے رشک صد قمر ۂ تو بھی [illegible]
[illegible] وحی کی موافق حضرتی قتل علام [illegible]
[illegible] وہان سے برائی اور دکھلائے [illegible] جالی
[illegible] روز اول [illegible] اہل [illegible] عجب [illegible] وحی و
الہام درمیان لائے ہیں اور پروردگار عالم کو ناحق الزام لگاتے ہیں [illegible] مخدوم کی برات کی
لیے جس نے بادشاہ وقت کی مدخولہ کو ایک زرگر کے پاس [illegible] زرگر کو
زہر دلوایا وہ جان سے مروایا سوگند [illegible] جو کچھ اوس نے کیا تھا وہ بالکل
[illegible] تھا ملّای روم کی سوگند پر کوئی عاقل آفرین کریگا [illegible] مولوی روم
[illegible] تھا کہ آپ نے بھی مطالعہ کیا ہے [illegible] قولہ آن پسر را کش خضر ببرید حلق ۂ الخ لفظ
[illegible] ضاد معجمہ کسر شان شاعری [illegible] اگر گوینده فن تعلیم
میں [illegible] تو اسطرح پر ناظم ہوتا ع آن پسر را کش [illegible] فقط [illegible] بیت
مولوی روم نے اسیطرح پر بنائی [illegible] مولوی جی [illegible] اوس میں اصلاح فرمائی ہوتے
قولہ [illegible] او را در نیابد عام خلق ۂ فقط نام مسلمان [illegible] ماتے ہیں بلاشبہہ اہل حال سے واقف
نہیں ہیں در عارف معارف نہیں یا فلان [illegible] میخوانند قولہ آنکہ یابد از
حق [illegible] خطاب ۂ فقط یہ مصرع بھی ناموزون ہے جس [illegible] خون [illegible]
زاید ہے [illegible] سخن گوئی شاہد ہے اگر [illegible] تو اسطرح [illegible] ع آنکہ
یابد از خدا وحی و خطاب ۂ قولہ [illegible] صواب [illegible] مصرعوں کا حاصل یہہ ہے
[illegible] وحی والہام ہوتا ہے وہ پاک [illegible] قتل [illegible] مسلمان

Marfat.com

مین رادی خواہ اجرت امہات وبنات لی جو کچھ فرمائی او جو کچھ بجا لائی عین ثواب ہی اور سنائیکا جواب
قولہ آنکہ جان بخشد اگر بکشد روا ست [illegible] انتہیٰ [illegible] کچھ مقدار نہین [illegible]
جان بخشی کا اختیار نہین عبد النبی و رسول [illegible] اونکا نام [illegible] صفات خاص خدا
دوسرے سے منسوب کرنا کفر فضیح ہی [illegible] انتشار [illegible] شروع کیا اور بنظر
عام اہل سنت بجمیع ما سوا خدا کو مالک حیات وممات تسلیم کیا اور [illegible] فتح کی
مین قول رومی ترقیم کیا شرم نہین آتی کہ آپ نے حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ سوم مین کیونکر اسکے خلاف
تحریر کی ہی اور کسواسطی شیخ عبد الحق دہلوی کی تحقیر کی ہی اب اپنی اوس تحریر کو حرفاً حرفاً
کیجے اور جلد تر جواب باصواب سے اطلاع دیجیے سوط الجبار رد راجم النبوت مین شیخ عبد الحق
دہلوی نی لکھا ہی یا نہین کہ مذہب صحیح یہ ہی کہ [illegible] مفوض [illegible]
دل چاہی وہ کہہ [illegible] مگر لاحول [illegible] اسکا جواب کچھ [illegible] شیخ عبد الحق کا قول آپ [illegible]
نہین بلکہ شیخ عبد الحق زمرہ مجتہدین مین بھی نہین ہین قرآن مجید [illegible] قل لا املک لنفسی
نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ لیس اگر اونھون نے برخلاف اسکی کچھ لکھہ بھی دیا ہو تو ہمکو کچھ حجت نہین [illegible]
مین عام مسلمانون سے سنتا تھا کہ میانجی اسقدر خلاف عقل ونقل تحریر کرتے ہین کہ [illegible] کی بھی تحقیر [illegible]
ہین اب معلوم ہوا کہ عام مسلمان اپنے قول مین صادق ہین اور میانجی کے عقاید اونکے کہنے کی موافق ہین
چنانچہ درباب عقیدہ تفویض شیخ عبد الحق کی تکذیب علانیہ کرکے [illegible]
فاسق وفاجر کہہ [illegible] تصدیق بدل وجان اور اوسکے کلام [illegible] تمام یہ اعتقاد جمائی [illegible]
اپنی کتاب مین سنداً ایراد فرماتی ہین جسکا حاصل یہہ ہی کہ زنا کرنیوالا اور بیگناہ کو جان سے مارڈالنیوالا [illegible]
ممات وحیات ہی اور اوسکی ذات وصفات عین خدا اوسکی ذات وصفات ہے [illegible] ہی میانجی کے [illegible]
مین ہی اور اس اعتقاد کی سرو مین ہی کہ محمد صاحب محض بے اختیار ہین اور فساق وفجار مالک ومختار ہین
دل چاہی جسکو زندہ کرین اور دل چاہی جسکا [illegible] آپکی اس عبارت اردو کا
فقرہ فقرہ نقل کرتا ہون اور ایک ایک [illegible] قولہ [illegible] شیخ عبد الحق دہلوی

نے لکھا ہی یا نہین الخ خدا نے تمکو سلیقہ دیا ہی یا نہین صاحب شعور کیا ہی یا نہین مدارج النبوت موجود
ہے مطالعہ کیجئے عبارت مندرجہ حملہ ہند کو اصل کتاب سے مقابلہ کیجئے اب مین آپ کے مرض تجاہل کی
دارو کرتا ہون دراصل عبارت مدارج النبوت سے گفتگو جلد دوم مدارج النبوت مین حال قتل بنی قریظہ
نکالئے اور اس عبارت پر نظر ڈالئے کہ مذہب صحیح و مختار آنست کہ احکام مفوض ست بحضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر گاہ ہر وجہہ کہ خواہد حکم کند یک فعل بر یکے حرام کند و بر دیگرے مباح گرداند و ایں
را منزلہ بسیار ست کما لا یخفی علی المتتبع حق جل و علی پیدا کردہ و تشریعے نہادہ و ہمہ برسول خود و حبیب
خود سپردہ است صلی اللہ علیہ وسلم انتہی قولہ مگر ہم لالہ جی کو اسکا جواب کچھ نہ دینگے فقط میانجی صاحب
عتاب نکیجئے جواب دیجئے دینی بات کا جواب دینا عین ثواب ہی شاید کہ آپکا دین لاجواب ہی یا آپ کی نزدیک
شیخ عبد الحق معتبرین سے نہین ہے بلکہ اہل دین سے نہین جبھی تو سنتی لوگ آپکو شیخ سے برگشتہ پاینگے شیخ
چلّی ٹھیرائنگے **قولہ** کیونکہ شیخ عبد الحق کا قول آیت و حدیث نہین فقط یہ بات آپکو اوس صورت مین
کہنی لایق تہی کہ آپ صرف آیت و حدیث ہی پر اکتفا کرتے اور دوسری کتاب سے ابا حالانکہ تمنے اپنی کتاب
مین تفسیر رازی و تفسیر کشاف و معالم التنزیل وغیرہ صدہا کتب محمدیہ کی سند دی ہی حتی کہ صحت تفسیر
توریت مین بہی بڑی کد کی ہی پہر اسجگہ ملای روم کی ایسی قول کو سند پکڑتے ہو کہ جس سے کفر و شرک
کی حمایت ظاہر ہی اور فاسق و فاجر کی ولایت باہر پس آپ کی گفتگو کا حاصل یہ ہی کہ جسقدر کتابون
کا آپنے حوالہ دیا ہی حدیث و آیت ہین اور اونکے منکرین در نہایت غوائیت ہین پس تمام اہل اسلام
کی تکفیر لازم آئی کہ اون کتابون کو آیت و حدیث کوئی نہین جانتا اور کلام خدا و رسول کوئی
نہین مانتا بلکہ آپ ہی اکثر کتابون کو ایک مقام پر لایق سند سمجہتے ہین اور دوسرے مقام پر قابل رد
چنانچہ حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ دو صد و ہجدہم اور صفحہ دو صد و بست و ششم وغیرہ مین
تواریخ محمدیہ کو قبول کیا ہی اور اکثر صفحات مین اوس سے عدول کیا ہی اسیطرح حصہ اول کے صفحہ یکصد
و ہفتاد و ہفتم و صفحہ دو صد و ششم وغیرہ مین تفسیر کشاف کو معتبر سمجہا ہی اور حصہ سوم کے صفحہ بست و نہم
مین اوسکو زمخشری سے بھی بدتر سمجہا ہی پس آپکا کفر آپ ہی پر عاید ہوا اور جناب کی کتاب کا مطالعہ

Marfat.com

شاہد ہے **قولہ** بلکہ شیخ عبد الحق زمرہ مجتہدین میں بھی نہین نقط یہہ بات اوس وقت قابل اعتماد ہوتی
کہ آپکی کتاب میں بالکل مجتہدین محمدیہ ہی سے سند ایراد ہوتی پس آپ نے جس جس کے قول پر اعتبار کیا
ہے شاید کہ انکو مجتہدین شمار کیا ہے پس آپکو لازم ہے کہ سید احمد خان مؤلف تفسیر تورات و مصنف تاریخ
فرشتہ کے مجتہد ہونے پر کتب محمدیہ سے سند نکالئے ورنہ اپنی تحریر تقیہ کو بانی [illegible] والی جسکا حاصل یہ
ہے کہ سید احمد خان وغیرہ مجتہدین میں ہیں اور شیخ عبد الحق وغیرہ نا معتبر [illegible] زمین [illegible] نا دانی [illegible]
بے ایمانی کا کیا ٹھکانا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ سر پر آسمان ٹوٹ پڑے [illegible] کا [illegible] جھوٹ [illegible]
قولہ قرآن مجید میں وارد ہے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الخ عقیدہ [illegible] اس آیت کی [illegible]
ہے اور اصلا فیما بین اختلاف نہیں کیونکہ کوئی چیز کسی کی تفویض ہونا اور بات ہے اور کسی کی ملک ہونا
اور بات مثلا یہہ گنہ بلاری آپکی تفویض ہے آپکی ملک نہین ہے اگر آپ [illegible] بیچنا چاہینگے تو [illegible]
کہانگے پس حاصل قول شیخ عبد الحق یہہ ہے کہ احکام [illegible] کے سپرد ہیں وہ مالک کسی چیز کے نہیں [illegible]
شرم نہین آتی کہ مولوی روم آپکو مخدوم [illegible] فاسق کو مالک [illegible] تقریر کرتے ہیں اور آپ
انکا قول سنداً منقول کرتے ہیں ع آنکہ جان بخشد اگر بکشد روا است [illegible] سمجہ لو کہ یہہ مصرع
کس نے موزون کیا ہے اور اسکا مضمون کیا ہے یہان جسقدر عبارت حصہ سوم صوارط الجبار کی ضمناً مرقوم
ہوئی بالکل منہدم ہوئی اب یہہ حصہ اول کی عبارت ہے الحکم [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] عالم و
عوام الناس **قولہ** نائب ست و دست او دست خدا است فقط یہان [illegible] کہ [illegible] محمدیہ کے
فاسق و فاجر نائب ہیں اور مشرک و کافر مصاحب ہین وہ جسم و جسمانی ہے اور [illegible] مکانی [illegible]
یا ہے اور جوارح و اعضا والا ہے فرض کیا کہ وہ ولی جس نے مدت تک [illegible] کرایا اور [illegible]
جس نے قتل علام کیا اور ایک جماعت کی ڈوبنے کا کام نائب خدا [illegible] اور اسکا دست [illegible]
ہوے مگر یہہ نہین ہو سکتا کہ یہہ لگ جبھی کام [illegible] حکم [illegible] کرتے [illegible] زید [illegible]
ملک کو توالی کرتا ہے اور چور [illegible] کو شمالی لیکن اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ [illegible]
جو بد اعمالی کرتا ہے وہ بھی بحکم والی کرتا ہے البتہ جسقدر اعمال [illegible] شریعت کرتے ہین وہ

Marfat.com

تو بہ بحکم خدا ہو سکتی ہین پس سورہ کہف کی آیات اور مثنوی کی ابیات منثور طبعزاد سی اور منظوم
بنیاد کیا آپکا مطلب یہہ ہے کہ صاحب ذی حیثیت خاص کو مکر و فریب سی قتل کرایا بحکم خدا کرایا
زید کی بی بی یہہ جو قتل ہوا بحکم کہ یا جایا حضرت جو قتل سپر کیا وہ بحکم خالق حسن بشر کیا اور وہ
جو بانی سہائی قتل و زنا ہوا بحکم خدا ہوا اگر آپ مین کچہہ جان ہے تو آپکی عقل کا امتحان ہے
ن امور کا جواز اپنی شریعت سی ظاہر کیجئے یا ابلیس دجال و فرعون و شداد کو بھی لوث
میت سی ظاہر ان کیجئے ان بیچارون کا بھی ... اور کوئی حکم خدا سی وہ نہین یہہ مضمون ہمنے
کہ طرز پر قلمبند کیا ہے اور مزاج مبارک خرسند حصہ چہارم سوط الجبار کے صفحہ ہشتاد و ہشتم کا مطلب
سمجھئے اور اپنی خاطر بے ادب شاد **قولہ** گر خضر در بحر کشتی را شکست الخ اگر گویند کچہہ علم لغت مین معلوم
تو اسطرح منظوم کرتا ع خضر گرد بحر کشتی را شکست ۞ اب اس بحث کو اختصار کرتا ہون اور ایک
آپ سی استفسار جواب زردی بیان کیجئے اور فقیر اندرین پر احسان کیجئے کہ آپ نے صفحہ ہشتاد و ہشتم
صمصام ہند مین کیونکر حکایات مثنوی کا رد کیا ہے اور بیان کسواسطے انکو سند دیا ہے وہ قول آپکا
ہے یا یہہ لاحاصل مولوی جی کا جیسا کہ چاہئی بطلان ہوا اور سر در گریبان پھر بھی حمایت خضر
ن مرتے ہین اور نہایت عواقت مین پڑتے ہین کہ آمادہ الزام ہنود ہین فی الحقیقت مرتکب اتہام بے
دہین **سوط الجبار** در اتھرون وید صفحہ ۲۲۴ است کہ عالم علم الہی از قتل برہمن نیز از استفا
ب دہم از کشتن شجاع گنہگار نمیشود ہمچنان در شلوک ۸۴ گیتا تصریح است بدینطور جو سمجھتا ہے
ہین نا عمل کسی فعل کا نہین ہون وہ عاقل ہے اور گرفتار کسی علت کا نہین ہے اگر تمام عالم اوسکے
ہاتھ سے قتل ہو جاوے تب بھی وہ مجرم نہوگا نرسنگہ انتر جامی اپنکہد مین ہے کہ اگر ایسے شخص
اتفاقا کوئی خطا سرزد ہو تو وہ گنہگار نہین ہوتا الخ خود انصاف فرمائید کہ گناہ با وجود کشتن ہفت ...
محل طعن نشود و خضر در کشتن یہہ ہے بحکم خدا محل طعن شود **جواب** الکہہ دہاری کی خرافات وید نہین
... فرمان وید نہین وید مقدس کتاب آسمانی ہے اور صحیفہ نورانی جس پہ آپکا اعتماد ہے اور جو سوط الجبار
بنیاد ہے وہ لاہد ہاری کی کہانی ہے اور مجہہ نادانی ہے اب بشئے جملہ فقرات کو رو برو نظر ڈالئے اور گریبان

Marfat.com

عقل و دانش سی سر نکالئی **قولہ** عالم علم الہی از قتل برہمن الخ البتہ یہ عبارت انکہد ہارتی نے بحوالہ تارک
اونپنشد لکہی ہی مگر سہو راوسکی غلطی پر ازاں سبب ایک سطر پہلی خود اوس نے لکہا ہی کہ عالم علم الہی سی گناہ
نہیں ہوتا ہی فقط جبکہ گیان سی صدور گناہ دور از وہم ہی پس اوسکی طرف نسبت قتل برہمن وغیرہ انکہد ہارتی
کے سوء فہم ہی نہ ان آمیو اسطے کہتا تہا کہ ان ترجموں پر دل و دین نثار کیجئے اور اونکو اپنشد و گیتا شمار
نہ کیجئے اسی امانت و دیانت پر بحث و مباحثہ کا ارادہ کیا ہی اور بار بار اس مضمون کا اعادہ کر معترض صاحب
رابایدکہ بحوالہ کتب مسلمہ یا قصد ایراد فرمایند چنانکہ ما بحوالہ کتاب مسلمہ معترض صاحب می آریم انتہی باوجودیکہ
آپ ہماری ہر ایک کتاب میں ان ترجموں کی عدم اعتباری کی دلائل پڑہتے ہو پہر بھی وہی تقریر لا طائل
کرتی ہو جو کوئی اصل کتب پر امعان نظر کریگا وہ فوراً ان ترجموں سے حذر کریگا جس نے ترک حیا و شرم کی
اوس نے کیا تحقیق دہرم اور ادہرم کی وہ بڑا بے غیرت ہی اوسکی زندگی میں ہزار حیرت ہی **قولہ** بحیان
در شلوک سوم گیتا تصریح است الخ اول تو اس ترجمہ کا اعتبار نہیں ہی کہ گیتا کی شلوک مذکور میں
نسبت زنہار نہیں دوسرے آپ کے لئے مفید نہیں ہے اور قتل عمد کی تائید نہیں اتفاقاً کسی کے ہاتھ سے
کسیکا قتل ہونا اور بات ہی اور قصداً کسی کی جان کہونا اور بات قتل عمد جناب خضر کی شایان شان
ہی او منافی گیان و عرفان ہی **قولہ** نزد گیانی از شر جامی اینکہ ہمہ بجز گیان الخ اگرچہ یہاں بہی ترجمہ لغو
نہیں ہی مگر آپ کے لئے مددگار نہیں کہ اتفاقاً کسی سی وقوع خطا اور چیز ہی اور عمداً فعل ممنوع کرنا اور چیز
خضر نے اپنے ارادہ سے قتل معصوم کیا اور نہایت فعل مذموم ہر تقدیریکہ اتفاقاً خضر سے گناہ صادر ہوتا تو
البتہ وہ معذور سمجہا جاتا عمداً قتل ہو گیا کسی ملت و نحلت میں جائز نہیں ہی اور اسکو تمغہ حلت و حرمت
ہرگز نہیں **قولہ** خود انصاف فرمایند کہ گنگا باوجود کشتن ہفت پسر بیگناہ الخ ہم تو ہمیشہ انصاف ہی کرتے
ہیں اور دودہ کا دودہ پانی کا پانی تم ہی میں انصاف و عدل نہیں ہی اور کوئی نقل آپکی مطابق
نہیں مہابہارت پر اتہام نہ کیجئے اور گنگا کو دشنام نہ دیجئے کسی کتاب معتبر وغیرہ معتبر ہنود میں نہیں ہی کہ گنگا
نے قتل ہفت غلام کیا اور تیر و شمشیر سے کام لیا مہابہارت میں اسقدر مذکور ہی کہ گنگا نے ہفت پسر کو عالم
سے اوٹہایا اور عالم ملکوت میں پہنچایا پس فعل گنگا عین حکمت ہی اور محض کرامت معاذ اللہ خدا

Marfat.com

روایت گنگا کی وجہہ سی لایق الزام نہین ہی اور موافق مقام نہین وجہہ اوّل آنکہ حکایت خضر قرآن مین
ہی اور روایت گنگا تاریخ ہندوستان مین البتہ اگر وید مقدس سی الزام ایراد ہوتا تو قابل اعتماد ہوتا
وجہہ دوم آنکہ گنگا نی کسیکا قصد جان نہین کیا ہان تم نی مہابہارت پر بہتان بالیقین کیا اگر آپ کی حیا
دامنگیر ہی اور خیال سوال منکر و نکیر تو جب تک کسی کتاب ہنود سی گنگا کیطرف اسناد قتل نہ بر لاؤ منہہ نہ
دکہلاؤ وجہہ سوم آنکہ خضر نے بیگانہ پسر کا خون گردن پر لیا اور گنگا نی اپنی اولاد کو مصلحتہً بہا دیا پس
دونون مین تفاوت زمین و آسمان ہی اور فرق جسم و جان کہ اپنی اولاد کا بہا دینا نہایت گران ہے
اور اولاد غیر کا نہایت آسان ہی جب تک کہ آپ کی شورش جہالت موقوف نہوگی جناب پر کرامت
گنگا منکشوف نہوگی ؎ نور باید کہ نور را بیند ٭ دیدہ دیو چور کے بیند ٭ وجہہ چہارم آنکہ اگرچہ گنگا نی
اپنی اولاد پانی مین ڈالی مگر کسیکی جان نہین نکالی خضر نے اولاد غیر کا کام تمام کیا اور خون غلام کیا
وجہہ پنجم آنکہ گنگا نی اون لڑکون کو ملکوتی کیا اور خضر نے اوس پسر کو دوزخی عذاب الیم دیا اور دوا ز
نازونعیم کیا کہ بقول مولف قرآن اوسکی سرشت مین کفر مستور تہا گو کفر بالفعل سی دور تہا میان جی نی
حصہ اول سوط الجبار مین جسقدر ستمگری خضر مین کلام کئی تہے اور جسقدر منادون پر اتہام تمام کی کذب
ہوی جیسی کہ چاہئی اہل اسلام کی تادیب ہوئی اب میان جی نی حصہ سوم سوط الجبار مین جسقدر کہ برات خضر ستمگار
مین دلیلین ایراد فرمائی ہین اور جسقدر کہ تاویلین ایجاد فرمائی ہین ایک ایک کا ابطال کرتا ہون اور
عنقریب خدمت مبارک مین ارسال اب قول ایک اور ذکر ہی مضمون تازہ کی فکر ہی کہ مصنف قرآن
کا یہہ عذر کہ اگر خضر اوس لڑکے کو زندہ چہوڑتا تو وہ اپنی والدین کا دین ایمان سی منہہ موڑتا از ستر
پا لنگ ہی اور سر دانش و ذکا بر سنگ ہی آج تک کسی مفسر و محدث نی ایراد نہین کیا کہ فلانی ایماندار نے
اولاد کافرہ کی پیروی مین اپنا دین و ایمان برباد کیا بلکہ اسکا عکس حدیث و قرآن سی پیدا ہے اور
قصہ قابیل و کنعان سی ہویدا کہ ہرچند ان دونون نی کفر اختیار کیا مگر آدم و نوح نی راہ حق پر اصرار کیا
کوئی بپاس خاطر اولاد ایمان نہین کہوتا بلکہ کفر سی بہی کوئی رو گردان نہین ہوتا مثلا جسقدر کہ مصطفی
و مرتضی ابو طالب ابو لہب کو بطرف ایمان رجوع کرتے تہی ویسی اوسیقدر کفران شروع کرتے تہی قطع

[illegible]

Marfat.com

نظر ازین اوس علام کو ماں باپ اپنے ہی دو اولے کیا حق شناس تھے یا عوام الناس سے بر تقدیر اوّل
آدم و نوح کیون نہیں ایمان مین آیا ہوئے کہ اونکی فرزند سعادتمند کفر و شرک کے علمدار ہوئے شاید کہ
خضر نے ہابیل و کنعان کو بھی چوڑ دیا اور آدم و نوح کو اندیشہ کفر سے مسئون کیا بر تقدیر دوم وہی
پسر والدین کی اولے تعصب جان تہا اور عار تھا ایمان باپ سے ہم کا کوئی اور بھی علام ہوتا ہی جو روز
اول سے کفر و شرک کا امام ہوتا ہو آپ ساتھی تقریق اول بھی ارشاد کرینگے تو ہم اونکو اس طرح پر معقول کرینگے کہ اوس
پسر کی پیدائش دیکھو اوسکے عدم وجود کی جانب برابر تھی یعنی جانب وجود عدم سے اور جانب عدم
وجود سے متحد و مناسب تہا اس صورت میں خدا نے اوسکے وجود کو کس واسطے عدم پر ترجیح دی اور کیونکر
یہ حرکت بے ترجیح کی اگر علل مرجح و اسباب ترجیح قرآن و حدیث میں یا ان مرددین یا مفسرین و متکلمین
کی زیب زبان تو تحریر فرمائی ورنہ آپ ہی تقریر ہا ہی یہ حال ہر کسی کے خدا نے اسلام نے اوس پسر کے وجود کو
عدم پر اختیار کیا کیون نہیں وہ آپ انکار کیا شاید کہ خضر قانع ہوا اور معبود محمدی اپنی نامرادی پر قانع
یا ملامت سے مرقوم ہین خدا کی حکمت … سرزد ہوا الحمد للہ کہ یہ بیت سعدی مین خوب آگہ ہوا سو
درختی کہ اکنون گرفت ست پای بنیروی شخصی برآید ز جای … اب سوط الجبار کے حصہ سوم کا الزام
آرو وہی اور اوسی پر گفتگو ہے سوط الجبار از روی وید کی آتما اور روح وغیرہ مخلوق اشرار سب
حادث ہین قدیم بالذات کوئی نہیں اونکو خدا نے کیون پیدا کیا کس واسطے اتنے دنون کیون مہلت دی
کہ بسدیو دیو کی کو سخت عذاب میں مبتلا رکھا بعض اوقات دیوتون کو اسقدر قوت کیون دی کہ
بہشت سے دیوتون کو نکال دیا … اب وید کا نام نہ لیجئے قرآن کو الزام دیکھئے کہ اوسی مین آپکا
تراشیدہ مضمون مرقوم ہے مذہب وید تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ تمام … کی روح قدیم ہے البتہ جسم
مرکب کا حدوث پیروان وید کو تسلیم ہے … سے … تک … تمام سلسلہ اعمال مین
پابند ہین … اعمال کی موافق … بعض … کہ عالم … اعمال بھی قدیم ہے یہی
عالمان وید اقدس کی تعلیم ہے … کوئی اشکال … بسدیو کی ظالمی و مظلومی بجز نتیجہ
اعمال نہیں پہلے جنمون کے بقیہ اعمال کی مطابق … ہین کا شکران قضا و قدر تخلیق

Marfat.com

کرتے ہین یہہ ہی ہمارے علمار شب و روز تحقیق کرتے ہین پس بلا سبب وجود کو عدم پر ترجیح نہین ہے
تمہارا الزام صحیح نہین کیونکہ اگر [illegible] ترجیح [illegible] قدرت الہی مین نقصان ہی آتا اگر
میاںجی شق دوم اختیار کرینگے تو ہم انکو اسطرح پر شرمسار کرینگے کہ جس صورت مین وہی قسم
کے فرزندان ہوتی ہین جو [illegible] بیان کئے گئے ہین تو خضر ان تمام کا خون کیون نہین
کرتا اور کسواسطے ترجیح بلا مرجح [illegible] نہین [illegible] خضر کو [illegible] فرمائی یا اسکی دوسری ترجیح بلا
مرجح اوٹہائی سبحان الجبار ترجیح بلا مرجح کا مواخذہ [illegible] تو محض فرمان برداری جیسا
حکم پہنچا بجالایا اسکا مواخذہ تو خالق ارض و سما سے ہے کہ ممکنات موجودہ جنکی جانب وجود و عدم
برابر تھی کس سبب سے اونکی وجود کو ترجیح دی کہ آپکے اصول کے بموجب ترجیح بلا مرجح لازم آئی **جواب**
مواخذہ ترجیح بلا مرجح کا خضر ہی سے [illegible] کام [illegible] قضا ہی کہ اگر فی الحقیقت اوس
لڑکے کی موت ہوتی تو لابد بدست ملک الموت موکل [illegible] خضر کسواسطے ہاتھ مین صمصام
لی اور کیونکر زندگی غلام تمام کی پس خضر ہی مواخذہ ترجیح بلا مرجح اولی ہی کہ اوسکی حرکت خلاف
رضا مولی ہی ورنہ جسقدر کشت و خون عالم مین ہوتا ہی بالکل بحکم خدا ہی نمرود و شداد بقصور مین
اور ابلیس و دجال معذور ہے [illegible] ساختہ [illegible] انتم احمد جو کوئی خالق
ارض و سما ہی وہ ہر مواخذہ [illegible] کام [illegible] نہین ہی اور بعکس عدالت
نہین وہ مردم خوار اور خونریزی سے [illegible] کمال سے اور [illegible] معمول ہی پس تمہاری گفتگو محض
زایہ ہی ہماری اصول کے بموجب [illegible] جس قدر ممکنات موجودہ کی وجود کو ترجیح
ہی وہ سب کارو بار عدالت کی توضیح [illegible] نہوتی اور نیک و بد کی شدت
نہوتی تو ملک کلیہ [illegible] خوب و زشت کی کیونکر [illegible] ہوتی اور کیونکر [illegible]
دنیا [illegible] ہوتی اسطرح [illegible] ترجیح بلا مرجح [illegible] رسالہ اعجاز ہند مین
یہہ مضمون [illegible] داخل ہی اسمین [illegible] اسکی تفصیل [illegible] حاصل ہی اب پہر تفسیر مطلب اصلی
کا ارادہ ہی اور بیان خضر کا [illegible] قتل لڑکے [illegible] خضر عذرخواہ ہی لیکن اوسکا

عذر بدتر از گناہ ہی کہ ابنا و والدین کو فاسق نہین کرتی بلکہ والدین ہی اولاد کو اپنی موافق کرتی ہین
ہر مولود کی پیدایش دین اسلام پر منحصر ہی اور تبدیل اوسکی مان باپ کی اہتمام پر منحصر ہی خواہ ہنود کرین خواہ
یہود خواہ وہابی کرین خواہ صابی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ
او ینصرانہ یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا من جدعاء یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہی
اوپر فطرۃ کی یعنی اوپر استعداد قبول کرنے دین و اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کر دیتے ہین اوسکو
یا نصرانی کر دیتے ہین اوسکو یا مجوس کر دیتے ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم
کرتی ہو اوسمین کچھہ نقصان فقط اس حدیث سی جانا جاتا ہی کہ اولاد کو والدین کی دین و ایمان مین
دخل نہین ہی اور فعل خضر مطابق عقل و نقل نہین علی حدیث ہذا سی یہہ ہی پیدا ہی کہ چارپایہ کا کان و دم
کاٹنا مانند تبدیل اسلام خلاف رضای خدا ہی وگرنہ اوسکی ساتھہ تبدیل اسلام کی تشبیہہ غلط ہی اور
نہایت سقط پس ختنہ بھی برعکس رضای مولی خیال کیجے اور علانیہ اس سنت کا ابطال کیجے اگر کوئی
تعمیل حدیث مذکور مین تحلل کریگا تو تصدیق اس آیت مین کیونکر تامل کریگا فطرۃ اللہ التی فطر الناس
علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین والقیم یعنی لازم پکڑ پیدایش خدا کو جو پیدا کیا لوگون کو اوپر
اوسکی نہین بدلنا واسطی پیدایش خدا کی یہہ ہی دین درست فقط اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ جو
کوئی سنت ختنہ پر عمل کرتا ہی وہ پیدایش خدا کو بدل کرتا ہی اوسکا دین درست نہین ہی اور آئین
حیثیت نہین اگرچہ تکذیب ختنہ مین زبان قلم گستاخ ہی اور میدان تقریر فراخ مگر یہان اسیقدر کافی
ہی کہ ہنوز در سوط الجبار باقی ہی سوط الجبار جب آپ نی از راہ ہٹ دھرمی اور مغالطہ کی معنی
حدیث مین تحریف کی اور بربنای معنی غلط بمقابلہ پیش آئی تو ہمکو کچھہ جواب بنا ضرور نہین آپ ہی
انصاف سی فرماوین کہ علی الفطرۃ کی معنی اوپر استعداد قبول کرنے اسلام کے ہین استعداد و قبول
آپ نے کس لفظ کی معنی بیان کی آپکو شرم نہین آتی کہ مصداق مثل مشہور کے دروغ گویم برروی تو
ہوتی ہین اور پھر اس بے تمیزی پر یہہ جرات کہ بر بنا بے تمیزی اعتراض کرنے پر مستعد ہوتی ہین ع
چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد ۔ جب آپ حدیث کے معنی صحیح لکھینگے تو یقین ہی کہ

Marfat.com

پھر آپ کو جرأت قائم کرنے اعتراض کی نہ ہو سکی چنانچہ اب میاںجی استدعا سے باز نکلے اور
ہٹ دھرمی کی راہ نہ چلے اگر آپ معنی صحیح جانتے تھے تو کیون نہین بیان کیے پس معلوم ہوا کہ آپ کے
پاس سوا سودا زبان درازی کے کوئی متاع نہین ہے اور اصلا معنی اصلی سے جناب کو اطلاع نہین
؎ واعظ نادان چہ گوید از جمال روے دوست * چون بشر این سخن ہرگز نبود شد اطلاع * پس آپکے
حق مین بہتر یہی تھا کہ ہرزہ درائی سے باز رہتے یا حقیقت ان سے کچھ بطور راز کہتے ؎ چون ندارے
کمال فضل آن بہ * کہ زبان در دہان نگہداری * اب مین آپ کے فقرہ فقرہ کا حساب لیتا ہون اور
شتاب جواب دیتا ہون **قولہ** جب آپ نے از ناراضی ہٹ دھرمی اپنی اپنا ہٹ دھرمی منہہ سے نہ نکالی
اور تم حرام بار بار ڈالنے سے باز آ کرینگے تو ہمین خبر ہو گئی اور ان اہل اسلام مسلمانی کا پردہ در ہووے پس
بڑی خرابی ہوگی مسلمانوں کی بڑی رسوائی ہوگی میاں جی اس حرکت ناشایستہ مین ہنسینگے
ایک ایک ونکر وے سیاہ ریش سفید ہنسینگے ساکنان بہار ان سے گواہی کماہی دینگے اور آپ
کو روسیاہی خواہی نخواہی دینگے آپکے حضرات ہین بڑی نیک ذات ہین کوئی اپنے وقت کا ابراہیم
ہین بڑے کریم ہین کوئی قطب دین ہین نیک آئین ہین کوئی ہمنام محمد علی ہین کون ہووے تونی
یا ولی ہین یہ ادنی کی خوبی ہے جس سے سارا ہندہ کو سیوتی ہے **قولہ** تو ہمکو جواب دینا ضرور نہین الخ
آپ کو کس لئے جواب دینا ضرور نہین شاید کہ جوابدہی کا شعور نہین اگر آپکو کچھ بھی حیا و ننگ ہوتی تو
کب جرأت عذر لنگ ہوتی حیلہ و حوالہ سے کام نہین چلتا چاپلوسی و خوشامد سے ملک الموت نہین
ٹلتا اگر آپکے منہہ مین کوئی جواب ہووے تو باہر لائیے ورنہ جہکائیے جیسی کہ چاہئے آپکی قلعی کہل
گئی پس زرا دہ وہ میزان امتحان مین تل گئی بہت زبان درازی کیجئے میدان جہالت مین
کیتا زی نہ کیجئے آیندہ کو آپکے منہہ کو لگام ہوئی اور بالکل ترکی تمام ہوئی **قولہ** آپ
انصاف فرماوینگے الخ ہرچند ہم انصاف کرینگے مگر آپ سکا بھی نام عقل ... گا کہ ... ان ...
کو ہر ... سوجھتا ہے جب تک آپ کی اوری باطن کا علاج ... آپ کا استمزاج نہوگا اگرچہ
آپکے معقل کل سمجھ ... گا مگر آپ کا جاہل ہی ... ؎ ... باطل ... چہ کند دل کہ نسازد

Marfat.com

نرگس ہمہ چشم آمد و بینا نشد فی نیست ۔ قولہ استعداد و قبول آپ نے کس لفظ کے معنی بیان کیے فقط
قاعدہ قدیم ہے اور اہل مباحثہ کو بسر و چشم تسلیم ہے کہ جس مذہب کی رد کی بنیاد ڈالتے ہیں دیگر محققین کی
تصنیفات سے اسناد نکالتے ہیں اپنی طرف سے ایک کلمہ بھی زیادہ نہیں کرتے اور افراط و تفریط کا ارادہ
نہیں کرتے مگر یہ ان لوگوں کی شان ہے کہ جنکا احقاق حق پر ہو بیان آپ سے اہل تعصب کا کیا بیان
ہے کہ ہر ایک بہتان [illegible] ہم نے جابجا احقاق حق کیا ہے اور [illegible] اہل تعصب کا
[illegible] اپنی طرف سے کوئی کلمہ زیادہ نہیں ہے کہ جناب کو [illegible] اور [illegible] مضمون [illegible]
مظاہر حق منگوا لیجئے اور اہل منصف کو دکھلا دیجئے [illegible] ترجمہ [illegible] مظاہر حق سے
نقل کیا گیا ہے کمی و بیشی کو کب دخل دیا گیا ہے بس آپ مصنف مظاہر حق کے پاس جائیے اور اوس مرد خدا سے
دریافت فرمائیے کہ آپ نے استعداد و قبول کس لفظ کے معنی بیان کیے ہیں اور [illegible] ترجمہ مشکات میں جو اہل
قلم و زبان کی ہیں غرض کہ [illegible] آپ نے [illegible] کی باتیں کہی ہیں اور جسقدر خیانت و سہو و اغلاط
کی شکلیں کہی ہیں تحمل کیجیے بزرگوار پیدا ہیں معلوم نہیں کہ اس [illegible] ہیں آپ کے کون کون علماء
ہیں اپنے پیرون کا نام لیجئے اور ایک [illegible] معلوم ہوا کہ آپ [illegible] ہیں اسمٰعیلی اگر جناب
پیرو اسمٰعیل و اسحاق ہوتے تو کیونکہ اونکے جانشین [illegible] رد میں [illegible] ہوتے آپ کو خبر نہیں کہ مظاہر حق
قطب الدین خان دہلوی کی تصنیف ہے جنکی وہابیوں میں بڑی [illegible] ہے وہ [illegible] اسحاق و اسمٰعیل ہے
وہابیوں میں جنکا ذکر جمیل و قدر جلیل ہے اگر کوئی وہابیوں [illegible] آپ [illegible] کی تشنیع کریگا تو کون
جناب کی تکفیر میں تقصیر کریگا خلاصہ تقریر یہ ہے کہ [illegible] وہابی [illegible] رافضی ہیں [illegible]
سے [illegible] وہابی ہو [illegible] اصطلاح رافضی [illegible] تمام [illegible] قطع کلام کرتا ہوں
اور میاں محمد علی سے ارادہ انتقام [illegible] اونھوں نے دشنام دیے ہیں اور جابجا کلام
کیے ہیں وہ بالکل [illegible] پیرایہ میں اور [illegible] خدا اپنی شکست فاش
[illegible] پر نگاہ التفات ڈالیے اور تفسیر آیۃ [illegible] مومنین و مومنات نکالیے کہ
[illegible] آپ [illegible] کس لفظ [illegible] بہتان بیان کیے [illegible]

Marfat.com

اگر وہان قرینۂ مقام کا بہانہ ہے تو یہان بھی وہی شناختانہ تھی میرا ارادہ تہا کہ آپ کی دفع الزام
و قطع کلام کے لئے جناب کی شکست فاش کے صفحہ مذکور کی ساری عبارت حوالۂ قلم گوہرافشان
کرون اور جیسا کہ چاہیئے محمد علی کا سر در گریبان کرون مگر اختصار مانع ہوا لہذا کعبہ کن اسیقدر پر چارناچار
قانع ہوا **قولہ** آپکو شرم نہین آتی کہ مصداق مثل مشہور الخ **اقول** شبہ آپکو شرم نہین آتی اور گفتگوی نرم
نہین ورنہ اپنے تئین فرقۂ وہابیہ مین محسوب نکرتے یا اوسکے محققین کو بشیری سے منسوب نکرتے مثل
مشہور دروغ گویم بر روے تو بھی آپ ہی کی شان کے لائق ہے کہ باوصف دعوی وہابیت اوسکی تحقیر
پر دوڑتے ہو **قولہ** پھر اس بشیری پر یہ جرات الخ **اقول** یہ تہین آپ نے دا دبشیری دی کہ باوجود مریدی
اسماعیل و اسحاق اونکے قایم مقام کی تکذیب مین جرات کی **قولہ** چہ دلاورست دزدے کہ بکف
چراغ دارد **اقول** فقط مضمون بشیری سے مصرع ہذا کا ربط نہین ہے تمکو تو اعدا انشاپردازی کا ضبط نہین
جسکو لطیفہ گوئی کی مہارت ہے مضمون خیانت مین مصرعہ مذکور زیب عبارت ہے **قولہ** جب آپ
حدیث کے معنی صحیح لکہین گے تو یقین ہے کہ پھر آپکو جرات الخ **اقول** تو تقریر حدیث مظاہر حق سے
لکھی تھی اور صحیح سمجھی تھی جب آپ نے اوسکی تکذیب کی اور ہمکو دکتب وہابیہ کی ترغیب دے تو آج
ہماری تقریر پر کان لگائیے اور ایمان لائیے کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ کے معنی یہہ ہین کہ ہر بچہ
پیدا کیا جاتا ہے اوپر اسلام کے کیونکہ فطرت بمعنی دین و اسلام آیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح مرقات
مین اعلام فرمایا ہے بعضے روایات سے علی فطرۃ الاسلام نمایان ہے پس فطرت بمعنی آفرینش شایان ہے
بھر کیفما اعتراض مذکور پھر بھی قایم ہے اور زبان حق ترجمان لائم کہ خضر نے کام ناکارہ کیا اور اپنا نام
ستمگارہ کہ بنیاد ربانی ڈہائی اور پسر معصوم کی گردن پر شمشیر چلائی جس صورت مین کل مولود
کی سرشت عین ایمان ہوتی ہے تو کیونکر اولاد والدین کا ایمان کہوتی ہے پس یہ مقتول کا کفر بالطبع
زنہار شمول نہین ہے اور عذر خضر تا قیام نسل زنہار مقبول نہین کیونکہ موافق مضمون مشکات کے ماں باپ
اولاد کو کافر کرتے ہین نہ دراسلام سے نافر عکس اسکا آئینہ خیال و وہم مین صورت پذیر نہین ہے
اور لوح عقل و فہم مین رقم پذیر نہین **سقوط الجبار** نقل کی علامت موجبہ کلیہ کی ہے حدیث

کہ مقدمہ اولی ہو داخل ہے [illegible] مقدمہ ثانیہ ہی پر [illegible] مقدمہ ثانیہ میں لکھا تھا اکثریت کیجیے نہ باعتبار کلیت
کے جواب سے آگے [illegible] ہے [illegible] مگر زیادہ از [illegible] موجود [illegible] صغری و کبری اوسکی
برہان [illegible] میں پر نظر [illegible] اور کس بات سے
جہگڑینگا [illegible] اور مطلق [illegible] ہوگا [illegible] کلام ہوگا مقدمہ ثانیہ میں اکثریت
حکم داخل [illegible] ہے یا آپکو اوسکا علم [illegible] بر تقدیر تسلیم [illegible] اول [illegible] جناب کی عادت دیرینہ ہے
اور بر تقدیر تسلیم [illegible] مقدمہ اول میں [illegible] داخل [illegible] مقدمہ ثانیہ
میں بھی [illegible] کا استعمال ہے کیونکہ یہاں [illegible] موجود ہے اور دونوں [illegible] مقصود کہ اصلاً
کا بیان نہیں ہے اور [illegible]
خضر [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] مولود [illegible]
ایماندار [illegible] ہے [illegible]
بات [illegible] دوسری کے لئے [illegible] نہیں فی الجملہ [illegible]
دوسرے جھوٹا عذر پیش کیا [illegible]
روایت ہے ویسی ہی [illegible] خدا جسکو چاہتا
ہدایت کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے [illegible] ایمان
کے خواستگار ہوتے تو [illegible] شرک و کفر
کے طلبگار ہوتے تو [illegible] گناہ کی اور بنیان [illegible]
تباہ [illegible] عصمت
[illegible] خدا کا ارادہ [illegible] اگر [illegible]
[illegible] عفت و عصمت کی خواہی [illegible] جنگ جدال اور
قتل [illegible] جواب یہاں بحث افضلی [illegible] کی آزمائش
باوصف [illegible]

Marfat.com

تھا کیا علاج ہی چونکہ سیاجی کو عبارت نویسی مین وقوف نہین ہی اسواسطی اہل [illegible] تکشوف
نہین اب ہذیان سرائی سی اجتناب کیجیے اور اپنے الزام کا جواب سنیے کہ جو کوئی رامچندر کی الوہیت
پر خیال کریگا وہ آپ کی اعتراض کا جلد ابطال کریگا اگر کوئی رامچندر کو صرف بشر تصور کریگا وہ بھی یہی
ہرزہ درائی پر تمسخر کریگا رامچندر طالب [illegible] تنگ ہوئی لہذا راون سی آمادہ جدل و جنگ ہوئی علاوہ
اسکے راون نے ظلم کیا تہا رامچندر نے اوسکو مکافات [illegible] دیا تہا اب [illegible] کہ خضر نے ساتھ اوس کودک
نے کیا بی ادبی کی تھی کہ جسکی عوض مین اوسکی گردن کاٹی پہر رامچندر نے راون کو علانیہ اور جنگ
کیا تہا خضر نے مخفی طفل بیجرم کا سر [illegible] پہر رامچندر نے راون کو دس سال بد روزگار کو [illegible] ستم
دیا تہا خضر نے طفل غیر مکلف [illegible] خوار کا ظلم کیا تہا اگر آپ بہر سر عدل و انصاف آئینگے تو بطالت
خضر کو عدالت رامچندر کے خلاف پائینگے دونون مین تفاوت [illegible] آسمان ہی اور بعد المشرقین عیان
ہی آخر اپنی حماقت کا علاج کیجیے اور بعض ملک [illegible] راون کو دیت [illegible] برہمن کہتا ہی علما
ہی کہ وہ راکشس نامہ ہی برہمن کشتری ویش وغیرہ کی تقسیم صرف انسانون مین ہوتی ہی [illegible] راکشسون اور دیتون
مین پوست رشی کی اولاد مین موت سے راون برہمن نہین ہو سکتا جیسے کنعان [illegible] کی طرح سی
نہین ہو سکتا [illegible] و سفاہت اعمال محصور [illegible] کراون
کو برہمن ظاہر کرتی ہین [illegible] ظاہر کرتی [illegible] علط [illegible]
کی ہین در برات خضر مین [illegible] ہین وہ محض [illegible] ہرزہ درائی ہی اور [illegible] کوئی [illegible]
خضر کی حق مین دلیل ہو سکتا ہی نہین ہی اور جواز قتل [illegible] کی [illegible] نہین [illegible] کان
ہنود سی کسی نی خانمان عدالت تباہ نہین کیا اور خون بیگناہ نہین [illegible] خونریزی [illegible] اطفال کشی
وغیرہ کا حوالہ دیتے تو البتہ گو [illegible] بلکہ [illegible] خضر صرف [illegible] حدیث مشکوۃ ہی [illegible]
چند دین [illegible] آیا ہی حدیث مین آیا ہی کہ بیٹا بھید باپ کا ہی چنانچہ الولد سر لابیہ [illegible] اسکی
باپ کی فقط یہ حدیث مین واقع ہی کہ ہر چیز اپنی [illegible] چنانچہ کل شی یرجع الی اصلہ
یعنی ہر چیز رجوع کرتی ہی طرف اصل اپنی کی [illegible] کہ اولاد اپنے والدین

قدم پر قدم دہریہ دین اور مغفور محمد علی کا سدم کرتے ہین پس یہہ قول قرآن کہ اگر بدست خضر اوس پسر
کا خون نہوتا تو اوسکی ماں باپ کا دین و ایمان جو مضمون نہوتا دروغ زنست ہی اور رشد راہ ہنت جناب
حضرت سے ہمارا سوال ہی اور اہلیت پسر مذکور کا استفسار حال کہ اوسکی پیدائش نطفہ پدر و مام سے تھی یا زنا
و حرام سے بر تقدیر اول وہ ماں باپ کو دین پر مضر ہوتا کیونکر اونکے حق مین مضر ہوتا بر تقدیر ثانی کسطرح
موجب ابتر ہوئی اور کافر بھی ہم انتسبکر کسواسطی شیشہ ننگ سنگ رسوائی سی توڑا اور کیونکر منہہ عفت و پارسائی کا
سوڑا قطع نظر ازین فصوص الحکم سی ظاہر ہے کہ پسر عین پدر ہی ابراہیم نے خواب مین یہی دیکھا تھا
اپنے تئین ذبح کرتا ہی فقط اگر تقریر فصوص تصدیق کیجاوی اور حیلہ خضر کو اوسکی ساتھہ تطبیق دیجاے تو
یہہ بھی لازم آئی کہ پدر و پسر مین اتحاد ہی اور مضمون قرآن کی بنیاد کیونکہ جس صورت مین پسر عین پدر ہے تو
کیونکر پسر سے پدر کو یقین ضرر ہی جبکہ فصوص کا حوالہ سیاجی کی کان پر گذرا تو خنجر انکار رگ جان پر گذرا
بہت واویلا مچانے لگے جھوٹا بہانہ بنانے لگے کہ فصوص سی بر سر انکار ہو اور نام فص کے طلبگار لہذا
اب مین اونکی تحریر بعینہ حوالہ کلک دُر فشان کرتا ہون اور خاطر خواہ جناب کا اطمینان سقوط الحجاب
لکھتی تو کہ فصوص مین کس فص مین یہ مضمون ہی اوسمین صاف برخلاف اسکی موجود ہی ان ابراہیم الخلیل
قال لابنہ انی اری فی المنام انی اذبحک وکان کبش ظہر فی صورة ابن ابراہیم انتہی یعنی ابراہیم خلیل نے
اپنے بیٹے سی کہا کہ مین دیکھتا ہون خواب مین کہ ذبح کرتا ہون تجھکو اور تہا بکرا کہ ظاہر ہوا تہا بصورت
بیٹے ابراہیم کے فقط آپکو شرم نہین آتی کہ ایسی افترا پردازی عیاناً پیش فرماتی ہو آپ نے بالکلیہ حیا
و شرم کو طاق مین رکھدیا مکاری مین آپ ہفت ہزاری ہو گئے جواب بعض مقام پر بحث لفظی بھی
سود مند ہی کہ شایستگی الفاظ عام پسندی مگر وہ ہر شخص کو حاصل نہین ہے اور ہر آدمی سحبان وائل
نہین چنانچہ میاں محمد علی پیرایہ علم و عقل سی عاری ہین اور اونکی زبان پر یہ الفاظ مہمل جاری ہین
اگر جناب کو استعمال حرف ظرف و حرف اضافت کا موقع معلوم ہوتا تو کسواسطے کی جگہ مین قوم
ہوتا آپکا یہہ فقرہ کہ فصوص مین کس نص مین الخ مہمل ہی کہ بجاے (کی) (مین) مستعمل ہی معلوم ہوا کہ آپکو
اردو مین بھی مہارت نہین ہی کہ موافق روزمرہ آپکی عبارت نہین اب بحث لفظی کو تاہ کرتا ہون

Marfat.com

اور اہل انصاف کو آپ کی جہل جبلی سے آگاہ کرا کر یہ بھی فصوص الحکم کے مضمون سے خبردار ہوتی تو سوا
مضمون مذکور سے مرتکب انکار ہوتی یہیں مفہوم ہوا کہ طبیعت مبارک کا قصور نہین ہی بلکہ فصوص یہ
جناب کا عبور نہین اس واسطے فصوص گہر سے منگوائی اور کسی مشتاق کو دکہلائی اگر مضمون مذکور نص حکمت قدیسہ
مین برائی اور حرفا حرفا نظر آئی تو ہمارا ہاتھ پکڑ لیجئے اور دل چاہے جس طرح جہگڑئے اگر آپ اصل عبارت کے
طلبگار ہونگے تو ہم آپ کی صدف گوش مین اسطرح پر گہر بار ہونگے قولہ تعالی فانظر ماذا ترى قال
یا ابت افعل ما تؤمر والولد عین ابیہ فما رای یذبح سوی نفسہ وفداہ بذبح عظیم فظہر بصورۃ کبش من
ظہر بصورۃ الانسان وظہر بصورۃ ولد لا بل بحکم ولد من ہو عین الوالد انتہی حاصل معنی اینکہ پسر یعنی اسمٰعیل
عین پدر خود ابراہیم بود پس درحقیقت بخواب ندیدہ مگر اینکہ خود را ذبح میکند و بصورت کبش ظاہر شد
ہمان کہ بصورت انسان ظاہر شدہ بود و بصورت پسر ظاہر شد کسیکہ عین پدر بود فقط اگر آپ عبارت
ہذا کی ما قبل و ما بعد سے حساب لینگی تو ہم جلد تر جواب دینگی مگر آپکا ہوش پریشان ہوویگا اور سر در گریبان
کہ عبارت مابعد کا یہ ہی حاصل ہے کہ آدم خود مفعول و خود فاعل ہے خود شوہر خود زن ہے خود تخم
خود لگن ہے خود ابر نیسان ہے خود صدف کشادہ دہان اب مین آپ کے فقرہ فقرہ پر نظر التفات کرتا
ہون اور بی تعصبات قولہ فصوص مین کس فص مین یہہ مضمون ہے فقط جناب من اس زندگی
چند روزہ پر اعتبار نکیجئے اور دیدہ و دانستہ کلمہ حق سے انکار مضمون مذکور فصوص کی فص حکمت قدسیہ
مین مسطور ہے اور آپکا شیشہ انکار سنگ قرار پر چور چور ہے قولہ اس مین صاف بخلاف اسکے موجود ہے
فقط یہہ قول آپکا مردود ہے اور کذب بی معلوم اگر آپ سچے ہین اور بندہ حق کے تو فص کا نشان دیجئے
فقیر اندر مین پر احسان کیجئے ہم سے آپ نام و نشان فص کی آرزو کرتے ہین اور خود بی نام و نشان مصر
گفتگو مین مثل مشہور خود فضیحت و دیگران را نصیحت کا کون مصداق ہے اور بیحیائی و بیشرمی مین
کون شہرۂ آفاق ہے قولہ ان ابراہیم الخلیل قال لابیہ الخ یہہ عبارت محض جبلی ہے ابتدا و انتہا
حوالہ فص سے خالی ہے اپنے مضمون قرآن مین بنا تبدیل و تغییر ڈالی ہے اور تخریب دین محمدی
کی خوب تدبیر نکالی ہے لفظ انی سے لیکر کلمہ اذبحک تک عبارت قرآن شریف ہے اور باقی آپکی

Marfat.com

تحریف ہو اب تو آپ ہفت ہزاری ہو گئی کہ تصنیفات جناب قرآن مین جاری ہو گئی **قولہ** آپ کو
شرم نہین آتی الخ بلا شبہہ آپکو شرم نہین آتی کہ دعوی ایمان کرتے ہو اور تحریف قرآن لاجرم
آپ مکاری مین یکتا ہین کہ جناب کو … گوشہ آرام لیا آپکو قایم مقام کیا
مضمون نصوص سے دیکھو ہی … آتا ہی کہ خود حضرت ابراہیم ہاجرہ کے خاوند تھے اور خود فرزند دلبند
خود اسکی پستان سے طالب شیر تھے اور خود لذت … انس بذریعہ قوت اوس سے ہم بستر تھے اوسکی
شوہر تھی جس وقت اندر حجرہ مین … ہو جاتے تھے اوسوقت … لخت جگر نظر آتی تھی غرضکہ
گاہی اونکی اور مہربان تھی اور گاہی محبوبہ دلستان … فصوص حکمت … کا مضمون جسمین محمد علی کو
… مضمون سے آپ کی … مین مذہب … ہزاری پیدا کیا اور رجحان دیا ہے رشتہ … جوری
کہ مضمون نصوص سے انکار کرتے ہو اور یہی … عربی کو … انکار در علت سے خالی
نہین ہی یا … ہی یا نصوص … کام سے … کہ کیون … تحریر مین نصوص کی عبارت
لایا اور آپ کی راہ مین … ہدایت … جبکہ موافق حدیث و نصوص کے بعینہ … لوگ
سو لود مان باپ کا … ایمان کیونکر ہی پس حضرت خضر نے بہت برا کام کیا کہ اس حیلہ سے بیجرم
کا کام تمام کیا سو کون ہو سکتا ہی ہم خضر سے … قیامت ہو کر سرکا ماہی بے تقصیر کا
ناحق خون بیگناہ کسی دین مین روا نہین ہے اور کسی آئین مین … اہل حق تو بقصور قتل جانور مودی
بہی بسیار ڈرتی ہین اور اوسکا نام آزار جاندار … ہین میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار
مین حق سے اعراض کرتی ہین … اس مضمون رحمت مشحون پر اعتراض سوط الجبار مہاراج
کہنا کچہہ اور کرنا کچہہ یہ ہمکو پسند نہین بکری کی ہڈی تو نگل جاوین یہان تک کہ اگر آدمی کا گوشت
بہی ملجاوے تو ایسا ہضم کرین کہ ڈکار بھی نہ لین … کی راہ ہو … دین دیکھو …
… سب ہضم کر گیا … ہزاروں … جنگ مین قتل
کر ڈالی حالانکہ … تعجب ہی … جانور کو جاہین مار ڈالین مسلمان اگر
بموجب مقتضای عقل حکم … ذبیحات ناغہ کرین تو اونپر ازراہ حماقت اعتراض کرین ہے

ہین سمجہتی کہ قطع نظر از احتمال ضرر پہونچنے کے قتل افراد موذیات مین ایک بڑا فائدہ تقلیل افراد کا حاصل
ہی مخالفت عقل کے سبب ہندی نژاد لوگ تمام آقالیم مین بوزنہ سیرت مشہور ہین **جواب** افترا
پردازی سی کام نہین چلتا جہوٹا نہین پہولتا پہلتا **سه** جو کہ کاذب ہین برامید سی محروم ہین ٭ بار دو
ہوتا نہین دیکہا تجربہ تصویر کا ہنیر ہمکو تمہاری افترا پردازی سی کام نہین **صحر** اور ضرورت انتقام نہین
اب آپکی فقرہ فقرہ کی تفصیل کرتا ہون اور رنگ رخ سامی تبدیل **قولہ** یہان تک کہ اگر گوشت
آدمی الخ گوشت و زہرہ انسان بہی تمہاری ہی مذہب مین روا ہے ٭ بادشاہان اسلام کے مرض علوم
کی دوا ہی باب دل گلستان مین اباحت زہرہ انسان میں رضی تراضی موجود ہی جس سی خدا سے
محمدیہ راضی و خوشنود ہی صحابہ کا بہی یہی انداز تہا ہر ایک کا اسی پر فخر و ناز تہا کہ اپنی پیغمبر کا خون فاسد
نوش کرتے تھے کب آگ پر رکہکر جوش کرتے تہی خام ہی کہا جاتا تہا خوب حضرات کا طعام تہا صحیحین پر اعتقاد
کیجیے اور مضمون مسلم و بخاری یاد آدم و حوا کی فرزند البیس اور شیطان کہلایا اور جیسا کہ چاہو بتایا نام فرزند
ابلیس خناس ہی جسکا ذکر بین سورۃ الناس ہی تفصیل اسکی آیندہ ہی اور تذکرۃ الاولیا سی برآیندہ **قولہ**
ڈکار بہی نہ لین مقعد کی راہ سی الخ لفظ مقعد دہان مبارک ہی پہر جو ن نہ ڈالی یہ ہوا منہہ سے باہر
نہ نکالے مبادا کہ باعث تنگی انفاس ہو اور زندگی سی یاس **قولہ** دیکہیو کہ ستیل برہمن الخ
ستیل نامی کوئی برہمن ہمارا پیشوا نہین ہی آپکو ننگ و ناموس کی پروا نہین کہ دماغ بیہودہ
بکاتی ہو اور ناحق مغز کہاتی ہو **سه** این فرومایہ را ببابید دید ٭ مغز ما خورد و حلق خود بدرید ٭ **قولہ**
راجہ پریچت نی ہزارون سانپ جگ مین الخ راجہ پریکشیت نی کوئی سانپ نہین مارا تم نی ناحق جہکمارا
بلکہ راجہ پریکشیت ہی کو سانپ نی ہلاک کیا تہا ایک دم مین جلا کر خاک کیا تہا البتہ راجہ موصوف کی
بیٹے جنمیجے نے اپنی باپ کا انتقام لیا تہا اور سانپون کا کام تمام کیا تہا دشمنون سی عوض لینا
راجون کا شعار ہی تہور و جرات و جوانمردی کی معیار ہی ناحق راجہ پریکشیت کو ظالمین مین شمار
کرتے ہو ان کا نام خار و ہرتے ہو قطع نظر از ین پریکشیت و جنمیجے بادشاہ تہی نہ ولی اللہ یس خصم
کے متعلقین ان کا ذکر آپکی نادانی ہی یا اقتضای مسلمانی کیونکہ مسلمان ہی دین مین بادشا

Marfat.com

کی مطیع رہتی ہین اور اوسکی مخالفت کو فعل شنیع کہتی ہین چنانچہ حدیث مشہور ہے اور دیباچہ گلستان مین
مذکور الناس علی دین ملوکہم **قولہ** مسلمان اگر بموجب مقتضائے عقل الخ جبکہ **قتل** موذیات کا عقل پر
مدار ہے **تو** مسلمانون کے لئے عین آزار ہے کیونکہ خود مسلمان ایک دوسرے کے حق مین موذی ہین اور مثال اسکی
نہ شیعہ بلکہ خود سنی ہین کہ مخالفت علی و معاویہ کتب تواریخ مین بار بار مسطور ہے جس سے دل مسلمانی
بسیار بسیار رنجور ہے پس اگر علی نے اصحاب معاویہ کو ہلاک کیا یا معاویہ نے یاران علی کو تہ خاک کیا تو
عقل جناب کے نزدیک کوئی گنہگار نہین ہوا اور کوئی ستمگار نہین اسیطرح جسقدر مسلمان کہ مسلمانون کا
قتل کرتے ہین آپ کے نزدیک کب مخالفت عقل کرتے ہین کہ ہر جگہہ اول ایذا رسانی ہی بحدہ جانتانی
قولہ قتل افراد موذیات ہین الخ اگر خدا کو مار و کژدم وغیرہ کا کم کرنا مقبول ہوتا تو کسواسطے انکی
تخلیق مین مشغول ہوتا پس اگر تم موذیات کی تقلیل کروگے قضا و قدر کی تبدیل کروگے مگر آپ کی
تدبیر چلیگی ہرگز تقدیر نہ ٹلیگی **قولہ** ہندی نژاد لوگ الخ شراب عقل و ہوش پیجیے اور دارو
دانش و فرہنگ نوش کیجیے کہ جس طرح ہندی نژادون کو بوزنہ سیرت مشہور کیا ہے بلا شبہہ ویسے
آپ انکو رپیاہی سمجھے وہی ہندی نژاد ہین کہ جن کے طفیل محمدی لوگ جناب علم و استعداد ہین اگر ان
ہندی نژادون کا ظہور نہوتا مسلمانون کو ابد تک عقل و شعور نہوتا جیسے کہ تمہیں چاہئے رہتی طریق
ہنر و فضل مین کامل رہتی جو کچھہ حساب ہندسہ و مراتب عداد ہین تمام فنون مین ہنود مسلمانون کے
اوستاد ہین اپنے پیر دستگیر سید احمد خانصاحب کی تہذیب الاخلاق دوسرے سوادیجیے اور جلد چہارم کی نمبر چہارم
کو یاد کیجیے کہ کذا عبارتہ حساب مین بھی مسلمانون نے کم توجہ نہین کی اونہون نے ہندون سے مراتب عدد
کا رکھنا سیکہا اور اسی لئے اسکا نام اونہون نے اعداد ہندیہ رکھا فن جبر و مقابلہ کی نسبت اختلاف
ہے بعض مسلمانون کو اوسکا موجد بیان کرتے ہین مگر صحیح یہی ہے کہ مسلمانون نے یہہ علم ہندوستان کے
پنڈتون اور یونان کے عالمون سے اخذ کیا تہا اگرچہ اوس مین بہت سی ترقی کی علم طب مین بھی مسلمانون نے بہت
ترقی کی اونہون نے ہندوستان مین سفر کیا زبان سنسکرت سیکہی اور نہایت مشہور دو کتابین سنسکرت زبان کی
جنکا نام چرک اور سشرت تہا عربی زبان مین ترجمہ کین سب سے پہلے ۱۵۶ ہجری مین موسی بن

موسی الفزاری نے سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا پہر محمد بن اسمعیل خود ہندوستان مین آیا اور اوسکے بعد دسرا عالم ہندوستان مین آیا اور ہندؤن کی علوم کی کتابون کو عربی مین ترجمہ کیا فقط جلد چہارم کے نمبر پنجم مین بہی اس قسم کا مضمون ہے جو تعصبی و راستی سے مقرون ہے بکذا اعتبار تہ ہمارے بزرگون کا غیر قومون سے علوم سیکہنا اور مسلمانون مین پہیلانا تواریخ سے بخوبی ثابت ہے یونانی سریانی سنسکرت سے علوم کا اخذ کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے پس مین نہین خیال کرسکتا ہون کہ اس زمانہ مین کوئی پڑہا لکہا مسلمان اہل یورپ سے علم سیکہنے کو یا انکی طور پر تعلیم پانیکو گناہ و کفر سمجہے فقط اسی جلد کے نمبر ہفتم مین بہی ایک عبارت ہے مسلمانون نے غیر قومون سے علم سیکہنے کی ابتدا کی ہے بکذا اعتبار تہ یونان و ہندوستان سے ہر قسم کی علوم و فنون کو مسلمانون نے حاصل کیا اور یہ ترقی قریبا سنہ ۶۰۰ ہجری تک جاری رہی پہر یہ قوم ایک اوچہالی ہوئی تیر کی مانند نیچے کو چلی آئی فقط مخزن العلوم کی جلد ہفتم کے نمبر گیارہ مین مولوی الطاف حسین ممبر دہلی سوسیٹی کا ایک لکچر ہے جس سے ہندؤن کی لیاقت و قابلیت بخوبی ظاہر و مشتہر ہے بکذا اعتبار تہ ہندوستان کے قدیم باشندے ہندو ہین انکے بزرگون کا حال جو تاریخ مین دیکہا جاتا ہے اوس سے اس گروہ کی کمال قابلیت و استعداد ظاہر ہوتی ہے ہندؤن کے قدیم طبقون نے علوم حکمیہ مین بڑی بڑی ترقیان کی ہین یہہ بات بالاتفاق تسلیم کی گئی ہے کہ علم ہیئت مین جو ہندؤن نے کتابین تصنیف کی ہین اون مین نقصان اگرچہ نہایت درجے کا ہے مگر اوسکے ساتھ کمال بہی علی درجہ کا پایا جاتا ہے اور ہیئت کے سوا ریاضی کی فروع مین جو اونہون نے ترقی کی ہے وہ علم ہیئت سے بہی زیادہ جتانے کے قابل ہے چنانچہ کتاب سورج سدہانت جو عام مورخون کے نزدیک پانچوین یا چہٹی صدی عیسوی کی تصنیف مانی جاتی ہے اوسمین علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا ہے جس سے اونکو یونانیون پر ترجیح نہین دے سکتے بلکہ کہہ سکتے ہین کہ اوسمین بہت سے سوالات ایسے ہین جنکا علم عموما اہل یورپ کو سولہوین صدی تک حاصل نہوا تہا علم ہندسہ کے بعض اصول کا علم ہندوستان ہی کے ساتھ خصوصیت رکہتا تہا خصوصا وہ نسبت جو نصف قطر کو محیط دائرہ کے ساتھ ہے اوسکا علم زمانہ حال تک ہندوستان کے سوا کسی اور

ملک کے لوگون کو نہ تھا علم حساب مین سب کے نزدیک کسور اعشاریہ کے موجد ہندو ہین و نظاہرا
اسی امتیاز کے سبب سے علم حساب مین انکو یونانیون پر فوقیت دیجاتی ہے جبر و مقابلہ مین بھی برہمن اپنے
ہمعصرون سے سبقت لیگئے تھے چنانچہ اس علم کی بابت انکی تحقیقات کا حال برہم گپت کی کتابون
سے جو کہ چھٹی صدی عیسوی کے مین ہوا ہے اور بھاسکر اچاریہ کی کتاب سے جو کہ بارھوین صدی مین
ہوا ہے دریافت ہوتا ہے اور ان دونون نے آریہ بھٹ کی تصنیفات سے مضامین اخذ کئے ہین ظاہرا
اس شخص کے زمانہ مین علم کمال کے درجہ کو پہنچا ہوا تھا اور یہہ اور ڈائی فانٹس جس نے یونانی زبان مین جبر
و مقابلہ سب سے پہلے لکھا ہے بعض مورخین کے نزدیک ایک زمانہ مین ہوئے ہین اور یہہ بات [illegible] ہے
کہ یہہ شخص ڈائی فانٹس سے اس علم کی ایسی تحقیقات مین سبقت لیگیا ہے جنکو حاصل کرنا اور [illegible]
متاخرین کو فخر ہے اور جو کہ ہندون کی ابتدائے ترقی کے زمانہ مین اور تمام قومین جاہل تھین اس سے یہہ
نتیجہ نکل سکتا ہے کہ انھون نے یہہ علوم کسی غیر ماخذ سے نہین لئے اور جس زمانہ مین اون [illegible]
غیر قومون سے اخذ کرنا ممکن ٹھیر سکتا ہے اوسوقت انکی علمی تحقیقات کے طریقے ایسے اصول پر مبنی
تھے جن سے کوئی اگلی قوم اصلا واقف نہ تھی اور اون سے ایسی تحقیقات کا علم ظاہر ہوتا ہے کہ جو اب
سے دو سو برس پہلے تک اہل یورپ بھی نہ جانتے تھے اسیطرح الٰہی طبعی اور منطقی مسائل مین حکمائے
ہند کی رائین اور اختلافات اور مباحثات اسقدر ہین جن سے ان مین اور حکمائے یونان مین بات [illegible]
متعدد نکل سکتی ہے البتہ علم جغرافیہ مین نسبت اور علوم کے ہندون نے کم ترقی کی ہے مگر ہندوستان
کی تقسیم جو انھون نے جغرافیہ کی روسے کی ہے وہ انکی قدیم کتابون سے معلوم ہوتی ہے اور فہرستین انکے
شہرون اور پہاڑون اور دریاؤن کی بہت سی موجود ہین اگرچہ اون فہرستون مین بہت سی بات
ہے مگر پھر بھی اون مین سے زمانہ حال کی قسمتین اور شہر اور پہاڑ وغیرہ بخوبی معلوم ہوتے ہین علم
طب کے نہایت قدیم مصنف جنکی تصنیفین ابتک موجود ہین چرک اور سشرت ہین انکی کتابون کا
ترجمہ عربی زبان مین ہوا اور ظن غالب یہہ ہے کہ عرب والون نے انکا ترجمہ ہونے ہی تحصیل علم طب شروع
ہوئی عربی زبان کے مصنف علانیہ اقرار کرتے ہین کہ ہم نے ہندوستان کے طبیبون ہی سے بہت یاد [illegible]

Marfat.com

اوٹھایا ہی اور ہندو طبیبون کو مرتبہ مین یونانی طبیبون کی برابر سمجھتے ہین ہندؤن کا علم ادویات
نہایت وسیع معلوم ہوتا ہی ابتدا مین اہل یورپ نی اس علم کی تعلیم ان ہی سی پائی اور زمانہ حال
مین بھی دمہ کی لئے حقہ مین دہتورا پلانا اور کیچ کی پیلی سی کیڑون کا علاج کرنا ان ہی سی سیکھا ہی ہندؤن
کے علم کیمیا کی نسبت انریبل الفنسٹن صاحب بہادر کی یہہ رائے ہی کہ قیاس ہرگز نہین چاہتا کہ یہہ علم ان
مین مستعد رہا یاجاتا شوری اور گندہک اور نمک کا تیزاب بنانا انہون نے لوہی اور سیسی اور ٹین کا کشتہ کرنا اور
جست کا کشتہ دونون طرح یعنی کہیل اور سپیک کرنا اور تانبہ یا لوہی پارہ ملا ہوا یا کیمیا کی ساتھہ گندہک ملا کر
ایک مرکب دوا بنانا اور تانبی اور لوہی اور جست کا گندہک کی تیزاب کی ساتھہ کہار بنانا اور تانبی کی تیزاب
سی سیسی کا کہار بنانا بالکل نہین بعضی صورتون مین ان دواؤن کی تیار کرنیکی طریقہ ہندؤن
ہی کی ساتھہ مخصوص ہین معدنیات کو بطور دوا کی کہلانا سعید یہ ان ہی کی زبان سی نکلا ہی شنجرف
کا بہپارہ جس سی بہت جلد منہہ آجاتا ہی رحمت ہو جاتی ہی اور باری کی تپ مین زہر کا تیزاب مدت
سی انکی برتاؤ مین ہی فن جراحی مین جو ہندؤن کو دستگاہ تھی وہ بھی اسیقدر حیرت انگیز ہی جسقدر
کہ علم کیمیا حالانکہ اوس حالت مین وہ علم تشریح سی بالکل ناواقف تھے چنانچہ پتھری نکالنی آنکھین بنالنی
رحم مین سی بچہ نکالنا یہہ سب انکی یہان شایع تھا سوا سو[۲۵] سی زیادہ آلات فن جراحی کی اونکی یہان مستعمل
تھی چیچک مین ٹیکہ لگانا انکی یہان مدت سی چلا آتا تہا سنسکرت زبان کی نسبت ایک بہت محقق
کا قول ہی کہ یہہ زبان یونانی زبان سی زیادہ کامل اور رومی سی زیادہ قدیم اور دونون سی بڑہکر فصیح
و بلیغ ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ہندؤن کی بزرگون نی اس زبان کی تکمیل و تہذیب مین جیسی چاہیئی
ویسی ہی توجہہ کی ہی لکہا ہی کہ اس زبان کی صرف و نحو ایسی مکمل ہی کہ تمام دنیا مین کلام انسانی
کا اصول اس سی زیادہ قایم نہین کیئے گئے ہندؤن کا علم موسیقی بقول سر ولیم جونس اور [illegible]
کے نہایت مرتب اور شایستگی سی بہرا ہوا ہی انکی یہان چہراسی راگنیان ہین جن مین سی چہتیس[۲۶]
راگنیان عموماً مستعمل ہین اور ہر ایک کی تال سر علیحدہ ہین اور طبیعت کی خاص خاص لوگون کی
برانگیختہ کرنی مین ایک جداگانہ تاثیر رکہتی ہین فن عمارت مین جو ہندؤن کی قدیم کتابین ہین

Marfat.com

انکو انصاف کی نظر سے دیکھکر ایک دانشمند ہندوستانی نے جو مضمون لکھا ہے اور اوسمین اوسکے
قواعد کو بہت ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن کے اصول کو
ہندو بخوبی سمجھتے تھے اور بہت سے قاعدے اسکے اونھون نے ایجاد بھی کئے ہین روئی کا کپڑا ہندوستان
کی مصنوعات مین سے وہ مشہور چیز ہے جسکی خوبی ایک مدت تک ضرب المثل رہی ہے اور بناوٹ کی
عمدگی مین اب تک بھی کسی اور ملک کے آدمیون نے اسکی برابری نہین کی ریشم بہم پہنچانا اور
ریشمی کپڑا بننا غالبًا وہ قدیم سے جانتے تھے اور سنہری اور روپہلی کمخواب زربفت وغیرہ بنانا انہین
کا ایجاد ہے رنگتون کی چمک دمک اور پختگی مین بقول انریبل الفنسٹن کے آجکل اہل یورپ نے ہندوستان
کی ہمسری نہین کی اسکے سوا بعضے اور فن بھی ایسے ہین جن مین کہا جاتا ہے کہ ہندو ان کو خاص [illegible]
تھی مگر انصاف یہ ہے کہ ان لوگون کی نظر زیادہ تر علم نظری پر مقصور رہی حکمت عملی کیطرف
کم توجہ کی گئی اور اہل اسلام کی عملداری مین اس حکمت نظری کو بھی یہانتک تنزل ہوا
کہ اگرچہ ہندوؤن کے ہان قدیم مصنفون کی کتابین بہتات سے موجود ہین مگر آج انکی
حالت ایسی ناگفتنی مین تھی جسمین اگر زمانہ کی ترقی کا پتا ملتا [illegible] الہیات طبعیات
و منطق و ریاضی مین جتنی کتابین [illegible] ترجمہ ہین ان مین اگر [illegible]
کے فاضلون کی تصنیفات دیکھی جائین تو معلوم ہو کہ ان مین جو مضمون [illegible] گفتگو کی ہے اور
مسئلون کو خوب چھان بین کرکے تنقیح کیا ہے اس پر نظر کیجاے تو یہ کہنا ممکن ہے کہ یونانیون نے جس [illegible]
کی بنیاد ڈالی تھی اسکی تکمیل کرنے مین ہندوستانیون نے سعی بلیغ فرمائی انتہی [illegible]
کہ احقاق حق کی جستجو مدنظر ہے ایک رسالہ تیرھوین صدی کی جلد سوم کی نمبر ہشتم [illegible]
نگار ہے کہ سید احمد خان صاحب کی تہذیب الاخلاق کے ساتھ اسکا مضمون واحد ہے اور [illegible] علمی کی
دروغ بیانی پر شاہد ہے ہکذا عبارتہ تیسری یہ بھی ہندوستان [illegible] فیض علوم سے تمام جہان [illegible]
ہوا اور جسکے قدیم باشندون نے تمام علوم و فنون صنعت و حرفت مین سے کوئی چیز باقی نہین
چھوڑی اور اب بھی اس زمانہ کی اکثر تحقیقات و صنعت [illegible] انہین سے لگ سکتا ہے اسمین

Marfat.com

بہی غبارہ کا عروج ہوچکا گو اب ہمکو ہندؤن کی پرانی پوتہیان اور کتابین ایک فسانہ معلوم ہوتی
ہین مگر کوئی عقلمند اس بات کو باور نکریگا کہ اگلی زمانہ کی ایسی دانشمند قوم اپنی ملکی اور مذہبی کتابون
کو افسانہ بنا جاوے ہان یہہ امر سچ ہے کہ اوسمین امتداد مدت اور چالاکی برہمنون سی کچہہ تصرف ہوگیا ہو تو
عجب نہین ہی اب اوس تصرف سی اصل و باطل کی تمیز ہزارون برس بعد دشوار بلکہ محال ہو گئی
لیکن وہ قصہ اوس شی کی اصلیت کا پتہ بتا رہا ہے کہ اوسوقت مین بہی اس چیز کا وجود تہا اور طبائع
انسانی پر غور کرنی سی معلوم ہوسکتا ہی کہ جو بات اپنی ذہن سی بالا ہو وہ جہوٹ یا معجزہ معلوم ہوتی
ہی مثلاً یہی ریل جسپر لاکہون آدمی دہوئین کی زور سی سفر کرتی ہین اور یہی تار برقی جسپر آن
واحد مین ہزارون کوس خبر چلی جاتی ہی کہوتا اور سو پچاس برس پیشتر کی کتابون مین لکہا
ہوتا تو یہہ بہی ایک فسانہ معلوم ہوتا اور زمانہ آیندہ کبہی ایسا ہی کہا جاویگا لیکن اسکا وجود
باقی رہیگا پس اگلی صنائع و حالات کو بہی اسیطور پر قیاس کر لینا چاہئے کہ گو وہ اب فسانہ معلوم
ہوتی ہین مگر کبہی نہ کبہی انکا وجود ضرور ہوگا اور کسی نہ کسی طرح پر انکا استعمال ضرور کیا جاتا
ہوگا اور گو ان حالات کو برہمنون نے اگلی راجاؤن کی کرامات مین شامل کرکے ایک مذہبی خیال
بنا دیا ہی مگر درحقیقت وہ اوس دانشمند ملک کی حکمت و فلسفت کا نتیجہ ہین چنانچہ ہندی پوتہیون
مین ہی کہ فلان راجہ پاتال کے راجہ سی لڑنی گیا تو اب سمجہہ مین نہین آتا کہ زمین توڑکر کس طرح پاتال
مین چلا گیا حالانکہ ملک امریکہ جسکو نئی دنیا کہتی ہین بوجہہ گردیت ارض اسجگہہ سی پاتال مین واقع ہی
پس اگر اوسوقت مین بہی یہان کا راجہ وہان گیا ہو تو عقلاً ہی بانظر کے خیال مین تو نہین
معلوم ہوسکتا اور ہر طرح ہندی کتابون مین لکہا ہی کہ فلان راجہ استقدر کثیر فوج لیکر اتنی
سو کوس چند ساعت مین چلا گیا گو اسمین مبالغہ ہو مگر ریل پر نظر کرنی سی معلوم ہوسکتا ہے
اوسوقت مین بہی اگر کوئی ایسا مرکب ہو تو کچہہ عجب نہین ہی اسیطرح اس غبارہ کی نسبت بہی ہندی
کتابون سی استنباط ہوسکتا ہی مثلاً ہندی کتابون مین لکہا ہی کہ فلان راجہ کی بان تہا اور
اوسکی ذریعہ سی جایا کرتا تہا گو اسکی صورت اس غبارہ یعنی بالون سی دوسری طرح کی ہو مگر اس سی

Marfat.com

اوسکی اصلیت باطل نہین ہوسکتی اور اس صورت مین کوئی محقق اور صحیح الخیال شخص یہ نہین کہہ سکتا
کہ یہ عبارہ نئی ایجاد ہے فقط یہان سے ظاہر ہے کہ محمد علی کی نظر احقاق حق پر نہین ہے اور اوسکو اپنی
گہر کی خبر نہین کہ در اصل مسلمان ہی ہو بزہ سپرت مین کہ انکے آبا و اجداد نے کوئی ہنر و علم اپنی ذات سے ایجاد کیا
نے حکماے ہندوستان و یونان کی نسخجات سے یا خلیفہ منصور نے ترجمون کے ذریعہ سے اونکو انسان سے یا اور حکمت و منطق و
ریاضی و ہندسہ کا عنوان پڑہا یا ہندؤن کو روز اول سے یہ دولت خداداد حاصل تہی اور ہمارا وجہ اہل محمدیہ کے درمیان یہی خدا داد حاصل
تہی ؎ این سعادت بزور بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خداے بخشندہ ؛ ہنود جیسے کہ علم و فضل مین نامور ہوئے ہین ایسے ہی تیغ زنی و
صف درمی ہوئے ہین آپنے سلطان تیغ ہندی مشہور ہفت اقلیم تہی جس سے خاطر دشمنان حق دو نیم تہی دیکہو
اس بارہ مین تفسیر عزیزی کی جلد دوم مین کیسا لکہا ہے ؎ تیغ ہندی و خنجر رومی ؛ نکند آنچہ
انتظار کند ؛ چونکہ نمک خوردن و نمکدان شکستن مسلمانون کی عادت ہے لہذا ہندؤن کی غیبت
و مذمت محمد علی کی سعادت ہے ؎ شکلی یاد دارم از یار ؛ کار ہر مرد و مرد ہر کارے ؛ میان نصف جسب
ذرہ اپنی اصل پر نظر کیجئے کہ آپ جلد ہی نہاد مین یا ترکی نژاد ؛ مگر اتنا ہم بھی جانتے ہین کہ جسقدر بزرگان
سامی مین بڑے نامی و گرامی ہین کوئی اسد علی ہین کوئی کلب علی کوئی نوری ہین کوئی غزالی
کوئی طیار مذکور ہین کوئی نطفۂ ابجم مشہور آپ کے ہمنام کی ایک بی بی میمونہ ہے شاید کہ نسل بوذنہ
ہے حضرت معاویہ کا تو ہم نام نہین لیتے ہین کہ وہ آپکے سگے ہین پہر تمام سنی ابو بکری ہین جنکے حق مین
شیعہ اسد اللہ بصفات کہہ گئے ہین یہہ اشارت ہین اہل طاقت کیلئے بشارت ہین انکو جو
کوئی جانتا ہے وہی جانتا ہے ناواقف مجذوب کی بڑ مانتا ہے اب رموز جلی ہین جن مین اوصاف
آبای محمد علی ہین غور کیجئے کہ تمام کتب محمدیہ سے واضح و ہویدا ہوتا ہے کہ زمانہ آبا و اجداد حضرت
ایام جاہلیت کہلاتا ہے پس اگر آپ عربی نہاد ہین تو بھی جہالت کی بنیاد ہین آپکے آبا و اجداد
تو بالکل ہندی نژاد گذرے ہین معلوم نہین کہ آپکے گہر کس وقت عربی و ترکی اوترے ہین جس مولا
سے آپکا خاندان منسوب ہے وہ ہندی نژاد تہا بلکہ ہندؤن کا خانہ زاد تہا تفصیل اسکی
چندان ضرور نہین ہے کہ کسی کی پردہ دری منظور نہین ؎ مصلحت پردہ دری مین نہین

Marfat.com

ورنہ صاحب ۞ آپ آگہر کے ہین نظرون مین میری نشنو سوراخ ۞ بفضل خدا حکایت موسی وخضر
پوری ہوئی اور مشمول اسرار معنوی دمعموری ہوئی ٥ قصہ خضر اختتام ہوا ۞ گوہر گوش خاص وعام
ہوا ۞ یہانتک تحفۃ الہند کی کید دوم کی فقرہ اول کی تکذیب تہی اور ضمنًا مولف ہدیۃ الاصنام
واعجاز محمدی وسوط الجبار کی تادیب تہی اب کید مذکور کے فقرہ دوم کا رد آغاز کرتا ہون امد
روی موافق ومخالف یعنی باز اہل نصاف تشریف لائین اور برائے خدا تکلیف فرمائین داد
دین اور ثواب کی تعداد لین **قولہ** اون سے تمام عمر اکام ہماد نہین ہوتا فقط کب تک انبیا کا عیب
چہپاوگی کہان تک بلی کی طرح گوہ دباوگی اگر ہندون سے تمکو ارادہ پرخاش نہوتا تو ہرگز تمہارا
پردہ فاش نہوتا جبکہ مسلمانون کی سر مین عقل وشعور ہوویگا اور دیدہ عدل وانصاف مین نور
مسلمانی پیدا تکبیر پڑہینگی یا عبید اللہ نومسلم کی تکفیر کرینگے کہ جب تک وہ ہندون کا عیب جو
نہوا ہندہ رو برو نہوا مسلمان خاطر خواہ انبیا کی عیب پوشی کرتے رہی فی الحقیقت حق فراموشی
کرتے رہے وہ اور یہی روزگار رہا ہر کس وناکس جہوٹ بولنی پر تیار تہا ٥ وہ فراق اور وہ وصال
کہان ۞ وہ شب وروز وماہ وسال کہان ۞ اب دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہے کہ سرکار ابد قرار
ملکہ معظمہ کی حکمرانی ہے اگر کوئی جہوٹی بات بنائیگا فورًا سزا پائیگا اشد گناہ نافرمانی ثانی ہے جو تمام
معاصی مین لاثانی ہے کافہ انبیا اوسکا بہی بانی مبانی ہے پس عصمت انبیا سر بسر بادخوانی ہے شاید
کہ عبید اللہ آدم ویونس کی کہانی پر کان نہین لگاتا بلکہ یہان ہنین تا اس ہم شیخ ازین سو رانده
ہے وازان سو ماندہ نہ ہندو نہ مسلمان ہے وید وقرآن سے روگردان ہے خیر اس بدین کوتاہ بین
بیمار اپنچہ کام نہین ہے اور ہرگز کام نہین علمائے محمدیہ سے ہماری گفتگو ہے جنکو اعتقاد حق کی جستجو ہے جس
صورت مین آدم ویونس نے حکم بلا واسطہ سے عدول کیا تو لاجرم اپنے تئین مخذول کیا آیا تمکو معلوم
نہین ہے اور قرآن مین مرقوم نہین ہے کہ بلا واسطہ بیچ کے خدا نے اونکو حکم دیا انہون نے دیدہ و
دانستہ پس پشت کیا داستان یونس غنقریب آئیگی جسکو سنتے ہی اہل ایمان کی روح تہرا ئیگی
داغ عصیان آدم کا بیان ہے کہ وہی مسلمانی کی بنیان ہے کیونکہ اگر آدم حکم الٰہی سے نہ پہرتا الخ

Marfat.com

بہشت سے نہ گرتا تو شایت کب چہرہ کشا ہوتا اور احمد کب جلوہ آرا چنانچہ اعتقاد نامہ مین آیا ہے اور جامی نے فرمایا ہے **ابیات** آدم آن دم کہ خورد گندم را ❊ تخم بیکاشت نسل مردم را ❊ دانہ را کہ خوردہ از آن شجرہ ❊ شد وجود من و تو اش ثمرہ ❊ مولوی محمد علی نے اپنی تلقین غلط کارون مین مصوب کیا ہے کیا ہمارا سمیا بھی کو اتنی تمیز نہین کہ تنظیم شان عبد العزیز نہیں. وہ عالم تہا کہ نا ظلم تھا جو شاعر و عالم مین تمیاز نہین دے سکتا اور حساب سحر و اعجاز نہین لے سکتا وہ پیران ویدا قدس سے تکب گفتگو ہوتا ہے بلحق اپنی عزت و آبرو کہوتا ہے عقیدہ عبید اللہ بر غلط ہے اور طایفہ انبیا گمراہ ہر نمط ہے چنانچہ آدم نے نافرمانی کی اور اطاعت شیطانی کیا حکم الہی سے برگشتگی سامی نہین ہے اور مطیع الملیس عاصی نہین جانتا ہم حاشا آدم نے علانیہ گناہ کیا اور کبہ عصمت تباہ اسواسطے مورد عتاب ہوا اور قرار واقعی سزا یاب چنانچہ جلد اول تفسیر عزیزی مین مرقوم ہے کہ حاکم و ابونعیم و بیہقی از امیر المومنین عمر بن الخطاب روایت آوردہ اند کہ انحضرت فرمودند کہ چون حضرت آدم ارتکاب گناہ کردند و معاتب شدند در توبہ خود حیران بودند الخ یہی مضمون جلد اول تفسیر عزیزی کے دوسرے مقام پر موجود ہے جسمین صراحت خطا ہے آدم و داود ہے اوس جگہہ کی اصل عبارت یہہ ہے نور یکہ بر جبین حضرت داود دید خشید در نظر حضرت آدم بسیار خوشنما آمد و وجہش آن ست کہ داود از جملہ انبیا گرفتار خطیہ گشتہ اند و تدارک آن بہ توبہ و استغفار و بکا بحدے نمودہ اند کہ ہیچکس را از بشر آن تدارک ممکن نشدہ الخ حضرت آدم را نیز ہمین قسم رو داد کہ ایشان نیز گرفتار مخالفت امر و عصیان فرمان الہی شدہ تدارک آن بتوبہ و ندامت و استغفار و بکا و زاری بیش از بیش نمودند الخ اب میانجی کمیت گناہ مین نیا مذہب اختیار کرتے ہین اور خاطر عاطر مسلمانی نگار سوط الجبار بایدانست کہ بحسب اعتقاد اہل سنت و جماعت انبیا از ذنوب شرعیہ بعصمت الہی معصوم اند و تحقیق اقسام ذنوب چنان ست کہ سید احمد خان در تفسیر جبیل در کتاب پید ایش رقم فرمودہ گناہ دو قسم ہے ایک گناہ شرعی دوسرا گناہ عرفانی گناہ شرعی سے مراد یہہ ہے کہ خدا نے شریعت کی رو سے کسی کام کے کرنیکو منع کیا ہو اوس حکم کے برخلاف جو کوئی شخص کام کریگا وہ شریعت

کی بموجب گنہگار ہوگا اور گناہ عرفانی سے یہ مراد ہے کہ جس شخص کو خدا کی ذات سے جسقدر زیادہ تقرب ہوجاتا
ہے اور جسقدر معرفت الہی ترقی پاتی ہے اور جسقدر آداب و خدمت اوس عرفان کے سبب سے لازم آتے ہیں اونمیں
کسی قسم کا قصور ہونے سے گناہ لازم آتا ہے اوسکا نام گناہ عرفانی ہے الخ این تقریریست بر مقولہ معتقد تحقیق بت
حنیفہ ست و مدلل بہ براہین شرعیہ مولوی معنوی میفرماید **ابیات** گرچہ یک مو بد گنہ کو جستہ بود *
لیکن این مو در دو دیدہ رستہ بود * بود آدم دیدۂ نور قدیم * موی در دیدہ بود کوہ عظیم * **جواب** اہل
سنت پر بہتان نکرو خلاف واقع بیان نکرو کسی اہل سنت نے نہیں لکھا ہے کہ گناہ شرعیہ و غیر شرعیہ ہوتا
ہے یہ تمام آپکا اتہام ہے شاید کہ عزم انہدام بنای اسلام ہے آپکی افکار پیشکش خادمان کعبہ کن ہوئی ہیں
اور در بیقدری سے آغوش جہلا میں امین سوتی ہیں **قولہ** بحسب اعتقاد اہل سنت الخ ہاتھہ دوروئی
سے اوٹھائیے اور دروغگوئی سے باز آئیے کسی اہل سنت کا ایسا عقیدہ نہیں ہے اور اہلم چارگانہ کا تراشیدہ
نہیں لاکلام آپ نے سلسلۂ ارتداد کو تحریک دی ہے اور روح سید صاحب اپنی شرکت کی ہے تعریب آپکی تفضیل
ہوگی جسمین نہ گنجایش تاویل ہوگی علماء اہل سنت میں سے جس نے آپکا مضمون گوش کیا بہت غور کیا کس لیا
کوئی سنی شرعیہ و غیر شرعیہ ذنوب کی تقسیم نہیں کرتا اور آپکا قول تسلیم نہیں ہے ایک متنفس آپکی گفتگو سے بیزار
ہے اور بسر انکار **قولہ** بعصمت الہی معصوم اند الخ عصمت بمعنی باز داشتن ہے جیسا کہ صراح سے مبرہن
ہے پس قول ہذا کا یہ ہی حاصل ہے کہ جب تک انبیا بے اختیار ہیں گناہ سے دست بردار ہیں جس وقت کہ کچھ اختیار
پائینگے گنہگار ہوجاینگے یہ انبیا کی ہمین پردہ دری ہے کہ عصمت نبی ابنی چادری ہے اسیواسطے محمد صاحب
دست بدعا تھے کہ اے خداوند میرے تئین ایک لحظہ بھی خود مختار نکر اور یونس کی طرح گنہگار نہ کر یونس پیغمبر کو
ایک پل بھر کیلئے اوتعالی نے خود مختار کیا وس نے فی الفور اطاعت الہی سے انکار کیا اس امر کا بیان منفصل
ہوگا اور مسلمانون کا وہ بات شغل جب تک کہ انبیا بے اختیار ہیں گناہ سے برکنار ہیں جس وقت اختیار پائینگے
دعوی اہل اسلام باطل کرینگے اگر مرد مجرد شہوت سے پرہیز کرے تو بجا ہے واہ واہ ہے اور اگر سینہ ناچیز عورت سے
گریز کرے تو لایق ناقد ہے **ع** جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست * کہ پیر خود نتواند ز گوشہ برخاست
ع جوان سخت نباید کہ از شہوت بپرہیزد * کہ پیر سست رغبت را خود آلت بر نمی خیزد * اب اس قصہ

کو کوتاہ کرتا ہوں اور میاں جی کی عقل پر واہ واہ کہ جسکا نتیجہ یہہ ہو کہ انبیا کی گناہ سے برائت عارضی ہے نہ ذاتی
قولہ اقسام ذنوب چنان است کہ سید احمد خان در تفسیر میں در کتاب پیدائش رقم فرمودہ فقط آپ کا قول
و فعل کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور باہم مطابقت زنہار نہیں تحقیق عقائد اہل سنت زیب زبان ہے اور ہند اوسمین
تفسیر میں تصنیف سید احمد خان ہے اسی سے نہ یہ کہتے تھے کہ سزاوار اعتبار اجماع امت و قیاس و حدیث و قرآن
ہیں اور روضۃ الاحباب و معارج النبوت و مدارج النبوت وغیرہ قصص بے داستان ہیں واہ واہ محدث جمال الدین
و مفسر ملا معین و مجتہد شیخ عبد الحق وغیرہ کا قول تو مانند قصہ لیلیٰ مجنون بے داستان [illegible] تفسیر
میں تصنیف سید احمد خان صاحب مثل قرآن و حدیث شایان اعتماد جسکے مصنف کی علما [illegible] میں
اور [illegible] ہونی کی بابت مختصر تحریر اگر آپکا یہہ عقیدہ علماے محمدیہ کو معلوم ہوگا تو [illegible] تکفیر
میں بھی فتوے مطبوعہ ہوگا علما و فضلاے اسلام آپکو خوب [illegible] کرینگے یقین ہے کہ جونپور کا قاضی کرینگے
ہمارے میاں جی کی بغل میں قرآن ہے اور زبان پر دعوی ایمان دل میں نصرانیت کی ٹھاٹ ہیں پس [illegible]
پادریوں کے لاٹ ہیں اگر اہل اسلام آپ کی [illegible]
مسلمان بصدق دل سوط الجبار پر نظر کرینگے تو رفتہ رفتہ [illegible] کرینگے میں [illegible]
آپ کی کتاب درمیان ہے اور مسلمانوں کا [illegible] ایمان ہے قصر اسلام منہدم ہوگا اور فتنہ [illegible]
قولہ گناہ دو قسم ہے ایک گناہ شرعی دوسرا گناہ عرفانی فقط یہہ نہ عقیدہ اہل کتاب ہے نہ [illegible] ان ساکت
تاب بلکہ سید احمد خان صاحب کا ارشاد ہے در حقیقت [illegible] ہمارے میاں جی کو شرم نہیں آتی کہ تواریخ و تفاسیر
محمدیہ کو رد کرتے ہیں اور اطاعت سید احمد [illegible] **قولہ** گناہ شرعی سے یہہ مراد ہے کہ خدا نے شریعت
کی رو سے کسی کام کے کرنے کو منع کیا ہو وہی الخ اقول [illegible] یہی ہے کہ صرف ارتکاب [illegible] گناہ
شرعی ہے پس چاہیے کہ ترک اوامر گناہ نہو [illegible] روزہ و نماز [illegible] نہو کیونکہ اس جگہہ فقط
فعل ممنوع کے کرنے ہی کو گناہ کہا اور ترک واجب کی بابت حدیث میں کچھ نہیں لکھا مسلمانوں کو
تکالیف شرعی سے بچانے کا یہہ ہی حیلہ ہے اور یہہ [illegible] کا یہہ ہی وسیلہ ع این کار از تو آید
و مردان چنین کنند ❊ **قولہ** گناہ عرفانی سے یہہ مراد ہے کہ جو شخص کو خدا کی ذات سے الخ یہاں سے لازم

Marfat.com

آتا ہی کہ شریعت سی عرفان نہین ملتا اور تقرب حق سبحانہ نہین جو کوئی جگر دوئی شق نہین کرتا اور دعوئی انا الحق نہین وہ تقرب الہی سی مایوس ہی گو ساری عمر روزہ و نماز سے مانوس ہی جبکہ عرفان کی یہ شان ہی تو اہل شرع کا کدہر دسیان ہی کہ ہر کتب سلوک [illegible] نہین ہوتی ہین یہ شعر ان دنون مین آیا واسطی امام مالک مولوی معنوی کی نزدیک عداوت تہا کہ اوسکو مثنوی پڑہنا نہ [illegible] تہا چنانچہ ع چون قلم در دست غداری بود * بیگمان منصور بر داری بود * قولہ احکام شریعت و خدمت اوس عرفان کے سبب سے لازم آتی ہین الخ فرماتی کہ [illegible] سرزد ہوتی ہین وہ گناہ شرعی ہین یا عرفانی بر تقدیر اول ہمارا مدعا [illegible] بر تقدیر ثانی اہل شرع نے درد وکوئی وغیرہ کو کسواسطی گناہ قرار دیا ہی شاید کہ اپنی بزرگون کی غلطی پر اصرار کیا ہی قطع نظر ازین گناہ آدم شرعی تہا یا عرفانی بر تقدیر اول ہمارا تمہارا قضیہ بیباق ہوا اور آدم معصیت مین طاق ع آنچہ واصل آنکرد وہ قد بالا ہو گیا * معبودون مین ہمارا ہبل بالا ہو گیا * بر تقدیر ثانی گناہ عرفانی کا بدلہ ہی یا نہین اور اوسکا مرتکب سزاوار عذاب ہی یا نہین بر تقدیر اول آدم بدکار ہی اور دوم قسم یہ تقسیم گناہ بیکار بر تقدیر دوم گناہ ابلیس بھی شرعی نہین ہی کہ شریعت مین سجدہ ماسوا اللہ کی حکم واجب نہین ہی اگر کوئی کہی کہ سجدہ آدم کے لئی خدا نے حکم دیا تہا تو جواب یہ ہی کہ آدم کو بھی خدا نے پہل کہانے سے منع کیا تہا ابلیس ترک امر مین مشغول ہوا اور آدم کا ترک نہی مین مشغول ہوا پس دونون کا ایک حال ہی ہر ایک تال مطلب آنکہ اگر گناہ آدم عرفانی ہی تو گناہ ابلیس بھی بکیف و کم عرفانی ہی پس ابلیس کیونکر راندہ درگاہ ایزدی ہوا اور کسواسطی تا ابد الآباد ملعون کیونکہ بطمع آدم نے حرکت شیطانی کی تہی [illegible] ابلیس نے [illegible] نافرمانی کی تہی قطع نظر ازین گناہ آدم بلا شبہہ شرعی ہی اور گناہ ابلیس بالیقین عرفانی کیونکہ آپ نے جو کچہہ گناہ شرعی کی تعریف کی ہی وہ گناہ آدم مین صادق آتی ہی اور جو کچہہ تعریف گناہ عرفانی مین آپکی گفتگو ہی اوسکی تصدیق گناہ ابلیس مین ہو بہو ہی یقین ہو وی تو اپنی عبارت پر نظر ثانی کیجئی اور روایت ابلیس و حکایت آدم مین داد جانفشانی دیجئی قضیہ منعکس ہی کہ آپ کی اعتقاد مین آدم مستحق عتاب ہی اور ابلیس مستوجب اسفل السافلین قولہ این تقریب برحق کے معتقد محققین حنفیہ [illegible] اعتقاد یہ تقریر اصلا نزد لمیہ محمد [illegible]

Marfat.com

یہ حق نہین ہی اور کسی مسلمان کو پسند مطلق نہین اگر محققین ملت حنفیہ کی معتقد ہوتی تو اوسکی تصدیق مین
اون ہی کی کتاب سے سند ہوتی آپکو شرم نہین آئی کہ ملت حنفیہ کا نام لیتے ہو اور اہل زندا دسے پیغام
دیتے ہو اس تقریر کو ملت حنفیہ سے اصلا مناسبت نہین ہی بلکہ اسکی بانی مبانی کو مسلمان سے مطلقا مناسبت
نہین وہ بندہ نصارا ہی اوس نے اسلام کو برہم مارا ہی علما نے اوسکی تکفیر مین فتوی دیا ہی اور اوسکے آب
و نان سے ابا کیا ہی ہمارے صاحب عروس مسلمانی کو اغیار کے ہاتھ سے خراب کراتے ہین کیا خوب ثواب کماتی
ہین **قولہ** مدلل ہست بہ براہین شرعیہ فقط تقریر مذکور جس برہان شرعیہ سے مدلل ہی وہ کہا ہی کس کی
حوالہ کتاب صحیح اور غلط گوئی سے احتنا ب کیجیے شاید آپ کی شریعت اختراع سید احمد خان ہی او نکی
جیسی روح ویسی ہی فرشتے جناب کے شایان شان ہی عرض کہ آپ کی مستند برہان شرعیہ کسی کتاب مجیدیہ
مین نہین ہے البتہ قرآن مین آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی **قولہ** گرچہ یک مو بدگنہ کو جستہ
بود فقط شاید کہ اس گفتگو سے مقصود گوئندہ یہہ ہی ہو وی کہ بنی آدم مین ترکی گناہ شرعی ہو
جس صورت مین مخالفت حکم بلا واسطہ گناہ بقدر سر مو ہی تو دوسرے گناہون کی کیا گفتگو ہی بلکہ
وحل بلبہ ہی اور بود و نابود برابر پس مولوی معنوی مسلمانون کو گناہ پر دلیر کرتا ہی اور خوف خدا سے
سیر جبکہ مولوی معنوی کی یہہ نصیحت ہی تو مولوی صوری خود فضیحت ہی پس جو کوئی ہمارے صاحب کی
باتون مین آویگا منجر معصیت کا پھل کھاویگا **قولہ** لیکن این مو در دو دیدہ رستہ بود فقط اگر یہان
دیدہ سے مراد دیدہ الہی ہی تو یہہ ہی مقصود خواہی نخواہی ہی کہ اگرچہ آدم سے اندک گناہ نے صدور پایا
مگر اسیقدر خدا کی دونون آنکھون مین فتور لایا کہ سر مو کو کوہ جانا اور بیکسری کو شکوہ دانا یہہ ہمارے
رائے مین یہہ امر نا ممکن و محال معلوم ہوتا ہی کہ اس سے علم و قدرت خدا کا ابطال مفہوم ہوتا ہی اگرچہ اتباع
ایسی باتون پر یقین کرینگے تو اپنے معبود کے علم و قدرت کو پیوند زمین کرینگے اگر کوئی کہی کہ ہر چند آدم
نے گناہ کیا مگر اوس نے علم خدا کو کیونکر تباہ کیا تو مولوی معنوی اسکا جواب دیتے ہین اور آدم
کے دامن تر کو آفتاب دیتے ہین **قولہ** بود آدم دیدہ نور قدیم الخ یعنی چونکہ آدم خدا
کا نور دیدہ تہا اسواسطے گناہ آدم سے علم خدا بیدہ تہا کیونکہ جسطرح آنکہ مین بال آتا ہی

Marfat.com

اوسکی بینائی مین زوال در آتا ہی اسیواسطی اگرچہ گناہ آدم بال کی مانند تہا لیکن نگاہ خدا مین مثل
کوہ بلند تہا فقط اگر یہہ بات راست ہوتی تو آدم کے لئے سخت عذاب بلا کم وکاست ہوتی اصل یہہ ہی
کہ ابلیس نے حکم الہی سی سرکشی کی تہی آدم نے علاوہ سرکشی ابلیس کی بہی خوشی کی تہی پس نسبت گناہ ابلیس
اُکے گناہ آدم دو چند ہی مگر خدای اسلام کو تعصب پسند ہی کہ آدم کو بری کیا اور ابلیس کو مردود
مدہی اگر اللہ گناہ آدم مثل کوہ تصور کرتا تو آدم کو عذاب بہت وافر کرتا قطع نظر ازین اس بیت کا مضمون
عجیب ہی اور دو وجہہ سی واجب التکذیب ہی وجہہ اول آنکہ یہان سی لازم آتا ہی کہ خدا محتاج چشم وگوش
ہی اور بدون اعضا وجوارح اوسکو ایک عقل و ہوش سے وجہہ دوم انکہ مضمون مذکور سی ثابت ہوتا
ہی کہ اگر آدم پیدا نہوتا خدا بینا نہوتا جبکہ آدم مر گیا خدا کو اندہا کر گیا محی الدین ابن عربی نے اپنے
ولی کہنگر مولوی معنوی سے بہی چونہ لگایا اور اپنے معبود کے اظہار بے بسی کا بیڑہ اوٹہایا کہ فصوص
مین کل انسان کو اوسکی مردمک چشم ٹہہرایا اور لغویات مین حصول سرخروئی کا دہوکہہ کہایا جو کوئی راہ
ایمان پر چلن سہاری کریگا محی الدین ابن عربی سی بیزاری کریگا قطع نظر ازین ہمارے میانجی محبوب وائی
ہین بلکہ شیخ چلی کے بہائی ہین کہ جواب صمصام ہند مین مثنوی معنوی کا رد کہتے ہین پر یہان اوسکو
سند پکڑتی ہین خدا جانی کہ اونکا وہ قول لائق صاد ہی یا یہہ سند اعتماد سہیانجی اور ہی کی دہو کرتی
ہین اور عصمت انبیا مین گفتگو ۵ ای دموی سید امشب بگوش ہوش ما ہمنشین این گریہ
بر پا بہا تو ہم بشنو بسوط الجبار بر سیکہ از اہل ولایت ومعرفت عروج ست او در چہ صغیر
چونکہ از درجہ سافل بدرجہ عالی عروج مینماید درجہ سافل را باعتبار درجہ عالی درعین تفرقہ مشاہدہ
کردہ توبہ واستغفار مینماید ازہمین جاست کہ کثرت استغفار سید المرسلین لیل ونہار بر نیکاو راہ دم
وہر لحظہ مراجعت خاص کہ بدان سبب بنظر درجہ سافل ہر زمان استغفار بر زبان ست **جواب**
جہوٹی لنترانی نکیجو داد دروغ بیانی نہ دیجو ۵ فروغ کذب کو عالم مین نہیں رہتا [illegible]
رو گل بہار نہو ہم آپ کی اہل ولایت ومعرفت کی حالات سی خوب خبردار ہین قرآن وحدیث سے
ایک ایک کی ذنوب آشکار ہین اگر یہہ لوگ درجہ سافل سی درجہ اعلی پر عروج کرتے تو بالضرور معیوب کرتے

Marfat.com

تعلقات جسمانی اور وسوسات نفسانی سے خروج کرکے حجاب ہستی اوٹھاتے اور درجۂ قوی باقی تعینات
سے ہاتھ دھو بیٹھتے اور پردۂ دوئی پھاڑتے حالانکہ تمام عمر حصول مال و دولت پر اڑے رہے اور خوشنودی
زن و فرزند میں پڑے رہے جو عروج کہ منصور و بایزید و شمس تبریز وغیرہ نے پایا کسی نبی کو خواب میں بھی
نظر نہ آیا اپنی ذات و صفات کو ذات و صفات مولی میں نابود کیا اور بے واسطۂ بندگی مشاہدہ
معبود کیا لباس عبودیت تن سے مطلق اوتارا اور نعرہ انا الحق مارا تن عنصری کو بیت الحرام ٹھہرایا اور
حاجیان کعبہ سے اپنے تئیں طواف کرایا آپ کی مستند مثنوی معنوی میں گذارش بایزید بسطامی موجود
ہے جس سے اولیا کی بیت الحرامی مشہود ہے اگر آدم سے لیکر مصطفی تک کسی نبی نے ذات و صفات انسانی
کو ذات و صفات حقانی میں محو کیا ہو تو اور محبت زن و فرزند سے ہو تو بیان کیجئے اور نشان دیجئے مگر تا
بھلا ہم کس واسطے پھر نے ہوا اور کیون منازل ہرزہ درائی طے کرتے ہو پھر آپکا یہ دعوی کہ سید المرسلین
کو ہر دم معراج حاصل ہے بالکل غلط باطل ہے کہ حضرت کا حال تو ہمکو اول سے آخر تک معلوم ہے اور قرآن
و حدیث میں مرقوم ہے کہ تا دم مرگ شراب عشق عائشہ سے خراب تھے اور مانند مخمور از میخانہ دور جدائی
محبوبہ سے بیتاب حصول درجات عالی میں حضرت محی الدین ابن عربی افضل ہے اور مجاہدہ و مشاہدہ
میں اکمل مثلا اوس نے فصوص میں اپنے تئیں ولی قرار دیا ہے اور علم و معرفت میں ولی کو انبیا سے دو درجہ
افضل شمار کیا ہے جبکہ مولف سوط الجبار سے اس بات کا جواب نہ آیا اور سفینۂ سینہ میں فضیلت محی الدین
کا حساب نہ سمایا تو جواب حملۂ ہند میں حق سے انکار کرنے لگے اور اولٹا اظہار کہ فصوص میں یہ عبارت
نہیں ہے محی الدین کی یہ عبارت نہیں ورنہ اصل گفتگو کیا ہے اور عبارت ہو بہو کیا فقط اگرچہ
سیاحی نے اس مقام پہ بہت ہای وہو مچائی تھی اور لا طائل گفتگو بڑہائی تھی لیکن ہم نے اونکا جملہ
مضمون دو تین فقروں میں اختتام کیا اور جلد ترسودی کا کام تمام اب ارادہ جواب کرتا ہون
اور کتان سیاحی نذر مہتاب کہ ان دنوں تمام فصوص ہمارے پاس نہیں ہے اسواسطے اصل عبارت
زیب قرطاس نہیں مگر محدث ابن قیم ہماری صدق مقالی کا گواہ عادل ہے کہ اوسکی کتاب
تعبید الشیطان میں یہی مضمون آسمان زبان سے بلا اشتباہ نازل ہے چنانچہ دراد ت

Marfat.com

اتحادیہ اتباع ابن عربی وابن سبعین العفیف التلمسانی واخراہم علی ہولاء بما قال شیخ الطایفۃ محمد بن عربی ان الولی اعلی درجۃ من الرسول لانہ یاخذ من المعدن الذی یاخذ منہ الملک الذی یوحی الی الرسول بدرجتین **ترجمہ** اور فرقہ اتحادیہ یعنی ابن عربی اور ابن سبعین وعفیف تلمسانی کی پیرو اور انکی وہ اس اپنی جماعت کی مرشد محمد بن عربی کی قول کی سبب سے بھی زیادہ بات کی قایل ہوی کہ ولی رسول کی درجہ سے دو درجہ بڑہکر ہی اسلئے کہ ولی اوس معدن سی لیتا ہی جہان سے وہ فرشتہ لیتا ہی جو رسول کیطرف وحی لاتا ہی انتہی محدث ابن قیم کی کلام مین شک نکیجی حرف وہابیت لوح دل سی حک کیجیو کہ اصل مذہب وہابی اوسی سی شروع ہوا ہی اور وہی بانی مبانی اصول وفروع کتاب ابن قیم کے ترجمہ مین بھی کلام نکیجیو اور وا ادہام نہ کیجیو کہ اوسکا مترجم مہتمم مطبع صدیقی ملا احسن ہی جسکی رائے آپکی نزدیک مستحسن ہی جس نے جناب کی ابکار افکار کو اول اپنی صحبت مین سرفراز کیا ہی اور غلطی او صحت مین حسن امتیاز دیا ہی اسکی بعد حلیہ طبع عطا کیا او طریق ولایت بتا دیا غرضکہ مصنف ومترجم دونون آپ کی رشتہ دار مین اور جناب کی ابکار افکار پر دل فگار اب سیاہی بیان اصول سے فراغت حاصل کرتی ہین ومجتہدین اسلام باغث باطل **مسعود التجار** چون از بیان اصول مذہب خود فارغ شدیم اکنون بسوی اعتراض مجادلہ خواہ تشنیعہ رو متوجہ می شویم **جواب** روی مسلمانی پہ ابواب تلبیس کہولئی اور تقدیر جھوٹ نہ بولئے **ف** جو کہ جھوٹا ہی وہ ہرگز پہولتا پہلتا نہین بار ور ہوتا نہین دیکہا نتیجہ تصویر کا آپ نے اصول اسلام کا بیان نہین کیا اور کسی مسئلہ کا امتحان نہین البتہ چند سطر تفسیر تیل کی اور ایک دو بیت مثنوی معنوی کی تحریر کی اور ایک دو عبارت عربی کی تسطیر کی جو بی حوالہ کتاب ہی اور بی تعین باب اگر عبارت مذکور صحاح مین مسطور ہوتی تو سند کتاب بلفظہ ہوتی شاید کہ آپ ہی نے بنائی ہو وی او طبع مبارک آزمائی ہو وی کیونکہ جو کوئی زبان عربی سے کم خبر دار ہی اوسکو دو تین فقرہ کا بنانا کیا دشوار ہی یہ مضمون آپکی انداز بیحوالہ قلم جادو طراز ہی اور معنی ومعنی اور راز در راز ہی اسکو اپنی ہٹ دہرمی و نتیجہ فہمی کا نتیجہ تسلیم کیجیو اور مومن مسلمانون کو تفہیم سیادہ کہ وی بیچارہ اوس سے او تصور کرین اور اپنی سادہ لوحی پر تفاخر بہر حال

آپ کی اس تقریر پر تزویر کا یہی انجام ہے کہ تفسیر بیبل و مثنوی معنوی و عبارت مجہول عربی خلاصۂ اصول اسلام ہے مگر یہ بھی جان لیجئے کہ اسکو اسلام سے مناسبت نہیں ہے اور قرآن و حدیث خیر الانام سے مشابہت نہیں پس فرمائیے کہ یہ نیا دین آپ ہی نے اختراع کیا ہے یا کسی سے استماع کیا ہے شاید کہ سید احمد خان کا وہ مذہب کہا ہے اور اپنا دین و ایمان گمایا ہے آپکی عبارت میں لفظ خود سے کہ مضاف الیہ مذہب ہے جانا جاتا ہے کہ یہ مذہب تازہ آپ ہی نے تراشا ہے حدیث ابو داؤد میں ایک روایت ہے گویا [illegible] میاں جی [illegible] کنایت ہے کہ تیرھویں صدی میں [illegible] نو مسلمان [illegible] اختیار کرینگے اور اوسکو [illegible] یعنی دین [illegible] اسکا نام اسلام [illegible] ذرا دین [illegible] اپنے قول [illegible] چاہ انکار [illegible] خدا کا [illegible] نہیں ہے اور مثنوی معنوی پر اعتقاد نہیں کچھ مضائقہ [illegible] کے سامنے [illegible] اور اسکی خلاف [illegible] کہ بیبل میں تحریف ہوئی ہے [illegible] مثنوی عنقریب تالیف ہوئی [illegible] تورات اور مثنوی [illegible] جو روایت نقل کرینگے [illegible] کرینگے آپکو جدا جدا کرنی پڑیگی اور ایک ایک کی تعظیم کرنی پڑیگی [illegible] تو فرمائیے کہ معترض سے آپنے کیا ضربت کہائی اور کیا اذیت اوٹھائی کہ [illegible] ہوا اور اوسکا [illegible] روز نام [illegible] فی الحقیقت راہزنی کی اور حرکت ناکردنی [illegible] جائے اور زخم نہانی [illegible] معترض بیچارہ کی خدا امداد کریگا بالکل آزاد کریگا ع دشمن [illegible] قوی [illegible]

اب میاں جی کی فارسی خوانی کی آزمایش ہے اور مدینہ عربی دانی کی [illegible] فرمائیے کہ [illegible] آپ نے کہاں دیکھا ہے اور کس سے سنا ہے اسی غلط بیانی پر [illegible] بانی تھا اور اسی [illegible] پر ادعا ہزار [illegible] جو کوئی زبان فارسی سے آشنا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مجادلہ کردن مستعمل ہے اور مجادلہ خواستن مہمل چونکہ بحث لفظی سے طبیعت ناخوش ہے لہذا جولانی سے دامن کش ہے مگر کیا کیجئے [illegible] نہیں مانتا ہے در ذیل قول سعدی [illegible] اگر [illegible] دگر [illegible] گناہ است و اگر میاں جی کی کوتاہی عقل [illegible] غلط [illegible]

Marfat.com

تو واہ ہی خدا ایسی غفلت صریح سی نجات دی اور ایسی علت فضیح سی مرگ مفاجات ع زین چنین بد زندگانی
مردہ بہ بہ بیان تلک آپ نی جو کچھ تقسیم گناہ مین تقریر کی تھی اور مسلمانون کی بہکانی کی تدبیر وہ مردود این
بیان ہوئی اور طوق گردن شیطان اب بیان حال آدم ہی اور رد سوط الجبار وہ یاد م جبکہ خدا نے آدم
وحوا کو جلوہ گر کرکی مکان کیا اور بہشت مین بطور العنان کہ دل چاہی جس درخت کا پہل کہاوین
مگر ایک درخت کی گرد نہ جاوین چنانچہ سورۂ اعراف مین ہی ولا تقربا ہذہ الشجرۃ یعنی نزدیک نجاؤ اس درخت
کی فقط ابلیس لعین نے خاک شیطانی اوڑائی اور درپے آدم وحوا پر کرد نافرمانی کرائی کہ اگر درخت ممنوعہ کا پہل
کہاؤ گی زندگی جاوید پاؤ گی ہمیشہ بہشت مین قیام ہوگا تا ابد الاباد دار السلام مقام ہوگا اس طرح دونون
کو سمجہا کر اور تصدیق کی لئے قسم کہا کر شجر ممنوعہ سی ثمر کہلایا اور دونون کی زمین خاطر مین مخمل عصیان
جمایا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی اور کیفیت اس حال کی یہہ کہ ابلیس نے اول طاؤس سی یاری چاہی بعدہ
مار سی مددگاری طاؤس و مار دونون نی داد بیداد دی اور ابلیس کی امداد کی ان دونون کی مدد سی
ابلیس نے آدم وحوا کو اپنا بندہ کیا اور حکم الہی سی سرتابندہ مؤلف سوط الجبار اتحاد مار وابلیس کا قائل
ہی اور بطرف تفسیر میل مائل ہے **سوط الجبار** مار و شیطان ہر دو یکی ست گاہی آنرا بہ لفظ مار و گاہی
بلفظ شیطان تعبیر کردہ اند در تفسیر میل تصنیف سید احمد خان صاحب مرقوم است (تمام علمای یہود و عیسائی و
مسلمان اتفاق رکہتی ہین کہ سانپ سی اس مقام پر شیطان مراد ہی **جواب** میانجی کی عقل ماری گئی
اور اونکی کاندہے سے چادر حیا اوتاری گئی کہ اونکے عقیدہ نکوہیدہ مین محدث جمال الدین ملا معین شیخ
عبد الحق وغیرہ لائق اعتماد ہین اور سید احمد خان اہل اجتہاد علمای محمدیہ مین دیہری نی بہی سید احمد خان کی
اسناد لی ہی یا آپ ہی نی یہہ نئی مسلمانی ایجاد کی ہی اگر آپکو مار و ابلیس کے اتحاد کا دعوی ہی تو بلا تامل
اسلام سی ارتداد کا دعوی ہی کیونکہ تمام مفسرین کا یہی بیان ہی کہ مار غیر شیطان ہی اب جیسا کہ
میانجی کا اطمینان کرتا ہون اور نقل عبارت تفسیر عزیزی مع آیت قرآن فازلہما الشیطان عنہا یعنی لغزش
داد آن ہر دو را شیطان از بہر آن درخت باین طریق کہ اول پیش طاؤس رفت و او را گفت
کہ خود را پیش آدم وحوا در بہشت رفتہ بیاراید و بحضور ایشان رقص کند وچون آن ہر دو بتماشای

Marfat.com

او فریفتہ شوند آہستہ آہستہ برگشتہ خود را تا دیوار بہشت برساند و چون آن ہر دو بر سر دیوار رسیدند

پیش مار رفتہ در دہن مار نشستہ آن مار را گفت کہ بالای دیوار مرا برسان و بر سر دیوار با حضرت آدم

و حوا ملاقات نمودہ در ترغیب خوردن ثمر درخت ممنوع وسوسہ شروع کرد انتہی یہان سے فرق مار و ابلیس

میان ہے اور دعوی سیاہجی سزا البطلان اسی تفسیر کی دوسری عبارت ہے اور غیریت مار و شیطان پر اشارہ

ہے چنانچہ اہبطوا صیغہ جمع ست و در بہشت غیر از حضرت آدم و حوا دیگرے قابل اخراج نبود پس مے بایستی

کہ اہبطا می فرمود جوابش بعضے از مفسرین چنین گفتہ اند کہ ابلیس و مار و طاؤس نیز درین خطاب شریک اند انتہی

اوسی تفسیر کا تیسرا مضمون ہے اور غیریت مار و شیطان سے مشحون ہے تنزل المحل ہبوط حضرت آدم موافق اکثر

روایات زمین ہند ست از ہند و حضرت حوا موافق اکثر روایات در جدہ افتادند و ابلیس در دشت میسان

کہ چند کروہ از بصرہ ست و مار در جا کہ حالا اصفہان آباد است انتہی چونکہ غیریت ابلیس و مار میں پیش پا

افتادہ ہے اسواسطے یہان زیادہ تفصیل زیادہ ہے صرف سند تفسیر عزیزی کافی ہے اور مولوی صاحب کی مرض

حماقت کے لئے شافی ہے اس عبارت شاہ عبد العزیز سے ثابت ہے کہ طاؤس مار بہشت نے بھی فریب

ابلیس کہایا اور آدم وحوا کو ثمر ممنوعہ کہلایا پس معلوم ہوا کہ آدم وحوا کیطرح بہشتی بھی تابع شیطان ہین

اور مرتکب عصیان وطغیان اسی بہشت سے اہل اسلام افتخار کرتے ہین اور اسقدر مشقت روزہ و نماز اختیار

بعید نہین ہے کہ حسب وقت وہان داخل ہوونگے خدا کی خدائی سے غافل ہوونگے شیطان کی خوشی کرینگے

حق سبحان سے سرکشی شان سوروثی جلا پائینگے اور بہشت عنبر سرشت سے جلا کرائینگے غرض کہ آدم نے دیدہ و

دانستہ حرکت شیطانی کی اور حکم خدا سے نافرمانی ثمر ممنوع تناول کیا اپنی جان پر آپ تطاول کیا یعنے یہ

سورۂ اعراف مین ہے فوسوس لہما الشیطان وقال ما نہاکما ربکما عن الشجرۃ الا ان تکونا ملکین فلما ذاقا

الشجرۃ یعنی پس بہکایا ان دونون کو شیطان نے اور کہا کہ حق تعالی نے تمہارے لئے درخت ہذا

سے اسواسطے منع نہین کیا ہے کہ اسکا میوہ کہانے سے تمہارے تئین ضرر پہنچیگا بلکہ اس لیے منع فرمایا

ہے کہ تم اس درخت کا پہل کہانے سے دو فرشتے ہو جاؤ گے پس دونون نے اوس درخت کا میوہ کہایا

فقط خلاصۂ آیت آنکہ آدم وحوا نے حکم یزدان سے گردن تابی کی اور بہ کی شیطان مین نہ تابی

Marfat.com

ہماری سیا بجی حیا و شرم سی ہاتھ اوٹھا کر یا ذہب بلیس کہا کہ جنان چنین کرتی ہین او عبارت میں خسارت
آدم وحوا بر تحسین و آفرین **سوط الجبار** نزد علمای محققین ینہی عنہ شجر معرفت خیر و شر بود کہ
مدار تکلیف شرعی بر آنست تا وقت برچیدن ثمرہ از آن آدم وحوا اگرچہ استعداد جمیع معارف و علوم
داشتند لیکن معرفت خیر و شر کہ مدار تکلیف شرعی ست از قوۃ بفعل نیامدہ بود مثل صبیان و بہمین سبب
از برہنگی ننگی نمیداشتند چنانچہ در توریت مقدس وارد ہست نہ شرماتے تھے چون از شجر معرفت ثمری چیدند
معرفتی کہ بالقوہ حامل آن بودند بفعل در آمد و بمجرد آن بر قبح برہنگی مطلع شدہ درپی تدبیر آن شدند
چنانکہ در قرآن واقع شدہ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لہما سوآتہما وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ
جواب ازروی ایمان فرمائیے کہ قرآن مین لفظ شجر سی کس نے درخت معرفت خیر و شر مراد لیا ہے
اور کس نے یہہ نیا دین ایجاد کیا ہی شاید کہ بانی مبانی اس مخترعہ موضوعہ کے سید احمد خان ہین جو آپکے
پیر مغان ہین خدا آپکو اور اونکو تا قیامت زندہ رکھے اور دونون کی دست درازی سی عروس مسلمانی
کو شرمندہ اگر آپکی تحقیقات کا یہی حال ہوگا تو عنقریب دولت اسلام کا زوال ہوگا خدا ایسا ہی
کرے جھوٹے کو جھوٹا اور سچے کو سچا ہی کرے پھر فقیر اندرین فارغ البال رہیگا اور شکر الہی ماہ و سال کہیگا
سـ جب یہ تیسون کا نکل جاویگا دم ٭ تب کرینگے شکر حق ہر آن ہم ٭ اب ہم کار تجیب کرتے ہین
اور آپ کی فقرہ فقرہ کی تکذیب **قولہ** نزد علمای محققین الخ اون علمای محققین کا نام لیجئے اور اونکی اسلام
سے اعلام دیجئے جسوقت سی آپنے رد محدث جمال الدین و ملا معین و شیخ عبد الحق کیا ہی او خنجر ارتداد سے
جگر مسلمانی شق ہوا ہمارا ن سید احمد خان صاحب کی ہاتھ مین ہاتھ دیا ہی اور دستان کعبہ کن کا ساتھ پکڑا آپ
کی بات کا اعتماد نہین ہے کہ اونکو علما کی جناب مین اعتقاد نہین ہے غرضکہ آج تک کسی اہل اسلام نے قرآن مین لفظ شجر سے
معرفت خیر و شر مراد نہین لی اور آپ کی بکر فکر بر نظر اتحاد نہین کی آپکے علمای محققین کو اول ہم اسلام سے او
بیغام کرا اکثر محدثین کا یہہ ہی تکلم ہی کہ شجر سے مراد درخت گندم ہی ابن مسعود وغیرہ کا یہہ ہی مذکور ہی
کہ شجر سے مراد درخت انگور ہی قتادہ کی یہہ ہی تقریر ہی کہ وہ درخت انجیر ہی ابو الشیخ نحمن سنج ہی کہ وہ
درخت شیشہ ہی شاہ عبد العزیز نے بھی آپ کی تراشیدہ عقائد پر مثیار کیا ہی او فتح العزیز مین ان کی

Marfat.com

روایات کالب لباب لیا ہی چنانچہ ہذہ الشجرۃ یعنی این درخت و اشارت بدرختی از درختہای بہشت فرمودند و تعیین آن درخت کہ گندم بود چنانچہ در اکثر روایات ست و ابن عباس و دیگر صحابہ ہمین را اختیار نمودہ اند یا درخت انگور بود چنانچہ از ابن مسعود و جعد بن ہبیرہ منقول ست یا انجیر بود چنانچہ از قتادہ مرویست یا تریخ بود چنانچہ ابو الشیخ از یزید بن عبد اللہ روایت کردہ یا درختی بود کہ ہر کہ از ان بخورد اورا حاجت نشود بمرسد چنانچہ ابن ابی حاتم و ابو الشیخ از ابی العالیہ روایت کردہ الخ اعتقاد نامہ مین کلام ملا جامی ہی جو اسلام کا حامی ہی ؎ آدم آن دم کہ خورد گندم را ؛ تخم میکاشت نسل مردم را ؛ مولوی معنوی کا بھی یہی مقولہ ہی اور آپکا مقبولہ ہی ؎ در دلش تا دیل چون ترجیح یافت ؛ طبع در حیرت سوی گندم شتافت ؛ قاضی و رازی و کاشی و کواشی وغیرہ جمیع مفسرین کا یہی مدعا ہے جسکا خلاصہ فتح العزیز سے پیدا ہی علاوہ اسکی علم خیر و شر اس قابل نہین ہی کہ کہایا جاوے اور دانت سے دبایا جاوے حالانکہ قرآن مین لکہا ہی کہ آدم و حوا نے اول قول ابلیس پر عمل فرمایا بعدہ اوس درخت کا پہل کہایا چنانچہ فلما ذاقا الشجرۃ یعنی پس چکہا اون دونون نے اوس درخت سے فقط اب خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور قرآن کو کلام قدیر قادر مانکر فرمائیے کہ کون سا محقق سخن گستر ہی کہ شجر سے مراد معرفت خیر و شر ہی اگر آپ کل علمای اسلام کے برعکس شجر سے علم خیر و شر مراد لینگے تو اہل ہدی تداد ہر طرف سے جناب کو مبارکباد دینگے مگر پہر بھی مقام الزام ہوگا اور یہی خلاصہ مرام ہوگا کہ خدا نے آدم و حوا کو معرفت خیر و شر سے منع کیا تہا اور یہی حکم دیا تہا کہ تم خیر و شر مین امتیاز نہ دو اور کودن محض بنے رہو پس تمام مسلمانون کو چاہئے کہ اپنے پدر و مادر کی ذلت پر نظر کرین اور معرفت خیر و شر سے درگذر اگر آدم و حوا کیطرح معرفت خیر و شر مین اقدام کرینگے تو اپنے اوپر نعمت جنت حرام کرینگے لہذا اپنے ماں باپ کی ذلت و ملال پر خیال کر کے علم نیکی و بدی سے دور رہین اور نشہ جہل مرکب مین چور **قولہ** تا وقت برچیدن ثمر از آن الخ بالکل غلط ہی کیونکہ جس وقت خدا نے آدم کو پوشاک وجود عطا کی تہی تمام اشیا کی ماہیت بتا دی تہی نیک و بد کے نام سے آگاہی دی تہی اور خیر و شر سے خبر کیا ہی کی تہی پہر آدم و ملائکہ کا مقابلہ کرایا تہا اور آدم تمام ملائکہ سے اکمل و افضل بن آیا تہا اسیواسطے اوسکو فرشتون کا مسجود ٹہرایا تہا اور باغ جنت

Marfat.com

مین تخت سلطنت پر بیٹھایا تہا یہہ تمام حال سیپارہ اول کی تفسیر عزیزی سے ظاہر ہوتا ہی اور
عنقریب اوسکا حاصل حوالۂ قلم اندر سن خدا نے حضرت آدم کی اسقدر عزت کی کہ علم و فضل مین جملہ ملائکہ
پر اوسکو فضیلت دی وہ کیونکر مثل صبیان و مجانین ہی اور مکلف شرعی نہین ہی اس جھوٹ کا کہان
ٹھکانا ہی سوای اسکے کہ مولوی صاحب کا دو تخانہ ایسے جھوٹون کی سر پر آسمان نہ ٹوٹ پڑے اور بیت
ملائکہ سے شہاب ثاقب چھوٹ پڑے اگر پھل کہانے سے پہلے آدم مکلف شرعی نہین تہا تو جبرئیل نے کسواسطے
اوسکو نکاح صحبت حوا سے منع کیا تہا اور باسناد معتبر شیخ روایت ہی کہ جسوقت جسم آدم سے حوا
پیدا ہوئی اوسکے جمال پر جان آدم شیدا ہوئی پس آدم نے چاہا کہ اوسکو اپنی صحبت سے سرفراز کرکے
اور اوسکی طرف دست دراز مگر جبرئیل نے صحبت بے نکاح سے ممانعت کی اور بعد از تقرر مہر و نکاح اجازت
مجامعت دی پس آدم نے ترک سفاح کیا اور حوا سے نکاح چاہا ملائکہ گواہ ہوا اور تقرر مہر خاطر خواہ
یہہ تمام سرگذشت جلد اول تفسیر عزیزی مین مرقوم ہی اور ناظرین کے لئے سرمایۂ فنون و علوم ہی اب
ہندو و مسلمان غور کرین کہ جو کوئی مبتلای خواہش زن ہی اور جسکے دل مین شہوت جوش زن ہی وہ
بری از تکلیف شرعی نہین ہی اور گفتگو محمد علی واقعی نہین شاید کہ آدم مثل حیوان ہو وے
یا شوریدہ بے سر و سامان قطع نظر از ین اگر فرض کیا جاوے کہ آدم بوقت تناول ثمرہ مکلف شرعی
نہین تہا اور اوسپر حکم شریعت جاری نہین تو خدای اسلام نے اوسکو کیونکر پاداش اعمال دیا
اور کسواسطے بہشت سے نکال دیا اہبطوا کے یہی معنی ہین اور سزای نافرمانی پس خدای محمدیہ نے
حرکت بیجا کی کہ غیر مکلف کو سزا دی خانۂ عدل تباہ کیا اور بے وجہ غفل سیاہ اگر مولوی محمد علی کو اپنی
بات کا پاس ہی تو قلم و قرطاس ہی تحریر کرین کہ غیر مکلف کی سزا کس دین مین ہی اور جزا کس آئین
مین شاید کہ خدای محمدیہ کا دین نرالا ہی یا یہہ نیا آئین آپ نے نکالا ہی **قولہ** نہین سبب انہ برہنگی
ننگے نمیدانستند فقط اس قول کا حاصل یہہ ہی کہ پھل کھانے سے پہلے آدم و حوا تکلیف شرعی نہین
رکھتے تھے اور پروا برہنگی نہین یعنی عریانی سے شرم نہین کرتے تہے اور ستر عورت کا عزم نہین
فقط مگر یہہ آدم و حوا پر بہتان ہی مؤلف سوط الجبار کا تیرہ تین ایمان ہی کہ اپنی مان باپ پر اتہام

کرتا ہی اور والدین اہل اسلام کو بدنام محدثین ومفسرین کا اتفاق ہی کہ خدا نے جس وقت آدم کو خاک صلصال سی بنایا لباس عمدہ و زیور جدہ پہنایا پس از آن تخت سلطنت پر بٹھایا اور تناول گندم سی امتناع فرمایا فقط آپکو شک کس بات مین ہی تفسیر عبد العزیز اسکی اثبات مین ہی چنانچہ حق تعالی فرشتگان را فرستاد کہ حضرت آدم و حوا را بانواع زیور و آرایش از باز و بند و کمر بند و خلخال زرین و دستانہای مرصع بیاقوت و مروارید و دیگر پیرایہ ہا آراستہ و پیراستہ بر تخت از زر نشانند و بہ تعالی بادشاہان ایشان را بر داشتہ در بہشت داخل نمایند الخ آپکا انکار کوئی مسلمان پسند نکریگا بلکہ جناب کی حق مین زبان طعن بند نکریگا مگر آپکے خاندان سی کچھ دور نہین ہی کہ انکو عقل و شعور نہین ہے کنند خویش و تبار تو ناز و مینہ بید ٭ بجسن یک تن اگر یک قبیلہ ناز کند ٭ **قولہ** جناب کی در توریت مقدس وارد است (نہ شرم آتی تہے) فقط اگر آپکا توریت ہی پہ مدار ہی تو فسق و فجور انبیا سے کیونکر انکار ہی کہ جس توریت مقدس مین منبرئی آدم و حوا کا بیان ہی اوسی مین ہر کا ... انبیا کی داستان در داستان ہی ملاحظہ جناب کی لئے قدرے ایراد کرتا ہون اور راقم ... صاد ... اگر توریت سی منکر ہو گی تو مدبر ہو گی باب نوزدہم کتاب پیدایش مین ہی کہ لوط نے بہت ... کیا کہ اپنی دونون دختر سے زنا کیا باب بست و ہفتم کتاب پیدایش میں ہے کہ یعقوب نے اپنے باپ اسحاق سی دغا بازی کی اور داد دروغ پردازی دی باب سی و پنجم کتاب پیدایش مین ہی کہ یعقوب کا پسر کلان و ولی عہد ابتر ہوا کہ اپنی باپ کی مدخولہ و مملوکہ عورت سی ہم بستر ہوا یعقوب نے سزای زنا ندی اور رسم شریعت ادا نہ کی باب دوم کتاب خروج مین ہی کہ جس وقت موسی جوان ہوا مرتکب حرکت شیطان ہوا کہ ایک مرد مصر کو جان سے مارا اور ریت مین گاڑا باب یازدہم کتاب دوم شموئیل مین ہی کہ داؤد پیغمبر نے زوجہ اوریا سی برا کام کیا اور اپنی تئین رسوای خاص و عام عورت کو حمل ہا ... اوسکی ... داؤد کسی سی نہین کہا لیکن داؤد نے قتل اوریا مباح کیا اور اوسکی جورو سی نکاح بعد از سفاح و نکاح پسر ولد الزنا پیدا ہوا اور دل و جان داؤد و اوسی ... پیدا باب سیزدہم کتاب دوم شموئیل مین ہی کہ امنون نام پسر داؤد اپنی خواہر تامار نام پہ عاشق ہوا اور جلد تر فاسق یعنی اپنے

نگر علی نور دیدہ کہ شہر جنکا انہین بیمار مشہور کیا اور اس بہانہ سی اپنی خواہر سے فسق و فجور **۵** پسر جیسی بدر
انچاہی بہت دور دہ باب یازدہم کتاب اول سلاطین مین ہی کہ سلیمان پیغمبر نے زنان بیگانہ پہ دل لگایا اور
انکی خاطر سے بیت المقدس کی سامنی بتخانہ بنوایا بتون کی سامنی لوبان جلوایا اور گلہ ذبح کرایا یہان
اسیقدر پہ اختصار و ایجاز بسند ہی کہ اپنی مواقع پر یہہ حکایت تفصیلوار و درازقلمبند ہی **قولہ** جون از شجر
معرفت ثمری چیدند الخ شجر معرفت سر بسر غلط ہی کہ قرآن مین لفظ شجر فقط ہی اگر کہین لفظ معرفت ہووے
و ایضاح کیجیے یا قرآن مین صلاح دیجیے لفظ معرفت اپنی طرف سے بڑہائی اور مضمون (وانا لہ لحافظون) صحت
قرآن سی محو فرمائی اگر اہل اسلام آپ کی کہنے سی قرآن مین ترمیم کرینگی و بدست خود لفظ معرفت ترقیم کرینگی
تو یہہ ہی لازم آئیگا کہ خدا نی معرفت خیر و شر سی آدم و حوا کو منع کیا اور ابلیس نے انکو علم خیر و شر دیا پس
خود جان لو کہ بہلا کون ہی اور برا کون دشمن آدم و حوا کون ہی اور دوست انکا کون یعنی دوست
وہی ہی جو تعلیم خیر و شر دی اور دشمن وہی ہی کہ جو تمیز نیکی و بدی سی باز رکہی ہمارے میانجی کا خلاصہ کلام
و حاصل مرام یہہ ہی کہ اگرچہ خدای محمدیہ آدم و حوا کو امتیاز خیر و شر سے مانع آیا مگر ابلیس نے ان بیچاروں کے
حال پر رحم کہایا کیفیت نیکی و بدی سی مطلع کیا اور برہنگی سی منع پس آدم شاگرد ابلیس ہے اور بعض ابلیس
مسلمانون کی تلبیس ہے اگر آدم شجر معرفت سی ثمر چنتا تو بانندہ قرآن مثہر مسلمان یہہ ہی تار ولپود
نبتار حق سی کوچ نکرتا اپنی اوقات پوچ نکرتا چونکہ لفظ معرفت داخل قران نہین ہی آپکی سعی ترک
لایق استحسان نہین بلکہ غلط سر بسر ہی کہ قرآن مین فقط لفظ شجر ہی **قولہ** بمجرد آن تیخ برہنگی مطلع
شدہ در تدبیر آن شدند فقط یہہ قول اوسی صورت مین قابل اطمینان ہووی کہ آدم ابتدای پیدایش سی
وقت تناول ثمر تک عریان ہووے حالانکہ یہہ محض غلط ہی اور اسکی غلطی پر دلیل عبد العزیز کا دستخط ہی
جو حوالہ مہ بالا ہوا اور من بعد داخل نامہ ہذا یہان صحیح اسیقدر ہی کہ جسوقت آدم نے اطاعت الہی
دل سے اٹھایا اور خاطر خواہ شجر ممنوعہ سی پہل کہایا تو اوسکی پشت پر حد شرع ماری گئی اور بدن مبارک
سی پوشش بہشتی اوتاری گئی پس آدم و حوا بی ستر ہوئے اور نظر اہل جنت مین حقیر تر میان محمد علی
اس مطلب کو اوسکا اظہار کرتی ہین اور مخالفت تفسیر و قرآن اختیار نہین معلوم کہ اونکی دل مین کیا سمایا

اور مسلمانی سے کیا کہتا کہا یا ہے کہ زبان پر دعوی ایمان ہے اور دل میں کفر کا سامان **سا** ظاہر میں
مکس طبعوں کی ہیں شہد سی باتیں ؛ باطن میں ہے ہر ایک کی زنبور کا عالم ؛ **قوله** چنانکہ در قرآن مجید
واقع شده فلما ذاقا الشجرة بدت الخ یہ آیت البتہ قرآن میں ہے مگر اوسی بیان میں ہے تمہارے لئے اس سے
گنجایش نہیں ہے اور واسطے بکر فکر محمد علی کے آرایش نہیں بر تقدیر یکہ روز اول سے عریانی آدم و حوا کے سے
نسبت ہوے تو البتہ آپکے لئے گنجایش چنان و چنین ہوے حالانکہ وہ منافی قرآن سر بسر ہے کہ آیۂ مستندہ
آیت سے پہلے مصنف قرآن گذارش نگ ہے کہ اول سے ہی آدم و حوا کپڑے پہنے تھے کب برہنے تھے چنانچہ حسینی واعظ
لکھتا ہے فوسوس پس وسوسہ کرد لہما الشیطان مر آدم را شیطان لیبدی لہما تا عاقبت آشکارا کردانند برای
ایشان ما وری عنہما آنچہ پوشیدہ کردہ بودند از ایشان من سوآتہما از عورات ایشان و آنچنان بود کہ اہل بہشت
عورات ایشان را نمی دیدند و ہیچ یک از آدم و حوا عورت یکدیگر را مشاہدہ نمیکردند و گفتہ اند کہ حق سبحانہ تعالی
ایشان را جامہا برای ستر عورت پوشانیدہ بود و ابلیس دانست کہ بنا فرمانی آن لباس از تن ایشان دور میشود
پس خواست کہ ایشان را در معصیت اندازد تا لباس از ایشان فرو ریزد و بجہت کشف عورت در میان ملائکہ
رسوا شوند بنا بران آغاز وسوسہ کرد انتہی پس آپ نے جو آیت سند دی ہے اوسکی یہہ ہی معنی حقیقی ہے کہ جب وقت
آدم و حوا نے حرکت شیطانی کی اور راہ نافرمانی لی تو خدا نے اونکو پاداش فساد دیا اور برہنہ و در ناد کیا
پس شرمندگی بسیار ہوئی اور زندگی دشوار چار ناچار برگ اشجار سے بہر دفع عریانی کی اور نگہبانی اندام
نہانی اوس آیت کی یہہ ہی معنی ہے چنانچہ تفسیر حسینی ہے فلما ذاقا الشجرۃ پس آن ہنگام کہ چشیدند از میوہ
آن درخت منہی عنہ فی الحال بعقوبت آن بدت لہما ظاہر شد مر ایشان را سوآتہما عورات ایشان
یعنی لباس از تن ایشان بریخت تا عورت یکدیگر را دیدند و طفقا و در ایستادند و قصد کردند بہ برگہای اشجار
یخصفان و چسپانیدند برگ بر بالای برگ و می نہادند علیہما بر عورات خویش من ورق الجنۃ از برگ درختان
بہشت انتہی اب ہمارے سیاہی ختم حیلہ جوئی و دور و عکوئی و ہرزہ درائی و خلاف نمائی سابق کرتے ہیں
اور قدم پیچھا ہی رہا و پانی و کج ادائی و تراش خاص لاحق **سقوط الحجاب** ہے چونکہ این مقدمہ
ممہد شد میگوئیم کہ آن نہی بر چیدن ثمر درخت مذکور نہی شرعی نبود و ہمین ست مذہب محققین کہ

اما چہ نہی شرعی تقتضی آنست کہ مخاطب مکلف شرعی باشد و تکلیف شرعی بدون حصول معرفت خیر و شر
حاصل نمیشود و ازہمین جاست کہ سایر حیوانات و مجانین و صبیان از تکلیفات شرعی معاف اند **جواب**
جو مقدمہ کہ آپ نے ممہد کیا ہمنے اوسکا بخوبی رد کیا اب کوئی بات باقی نرہی اور آدم کے لئے وجہ بیباکی نہ
رہی آیندہ جو کچہہ آپ کہینگے ہم فقرہ فقرہ کا جواب باصواب دینگے **قولہ** آن نہی بر چیدن ثمر درخت
مذکور نہی شرعی نبود فقط علم خدا سے پہرنا اور خندق نافرمانی مین گرنا گناہ شرعی ہے یا نہین بتقدیر اول
ہمارا مدعا کہ نہی شرعی ہے اور آدم گنہگار شرعی بالیقین ہے بتقدیر دوم ترک وزنا و دروغ و سرقت کو گناہ شرعی
نہ کہنا اور قرآن و حدیث کی پہر وی نہ کرنا لیکن جیسے قرآن مین تناول ثمر مذکور کو ممنوع فرمایا ہے ویسے ہی ترک
وزنا و دروغگوئی وغیرہ کرنا ممنوع ٹھیرایا ہے پس آن دونون کا واحد ہے اور الزام نافرمانی آدم و حوا پر
عائد ہے **قولہ** ہمین ست مذہب محققین گفتیم بالفعل اپنے محققین کے اسما مبارک سے ہمکو خبر دار کیجئے اور اونکے
دین و ایمان کا اظہار شاید کہ آپ نے ایک سید احمد خان صاحب کو صیغہ جمع کے ساتھہ یاد کیا ہے کہ مشتر اون ہی
کی تفسیر میں کا مضمون ایراد کیا ہے جناب تفسیر میں پر آپکا ایمان ہے اور سید احمد خان جناب کا پیر مغان پس
آپکی تکذیب **صـــہ** ہو نہین اور تادیب منظور نہین کہ جس جگہہ بیچ کتاب ہے کیا احتیاج جواب ہے **قولہ**
چہ نہی شرعی تقتضی آنست کہ مخاطب مکلف شرعی باشد فقط اگر آدم مکلف شرعی نہین تہا تو تناول ثمر
ممنوع کی نسبت کسواسطے معاتب ہوا اور کیونکر اوس سے جواب طلب ہوا کسواسطے کہ ہر چند مجانین و صبیان
مرتکب اتلاف ہوتے ہین اور اون سے کام خراب مگر ظالمین کی نظر مین بھی سزا اور عذاب نہین ہوتے اور
لایق عتاب نہین پس خدا سے محمدیہ نے کیونکر آدم کو پاداش دیا اور رنج دوری باش آپکا عجب کیش ہے کہ جس
سے مجموعہ عدالت پریشان ہے **قولہ** تکلیف شرعی بدون حصول معرفت خیر و شر حاصل نمیشود فقط اس
فقرہ کا یہی حاصل ہوا کہ آدم بوقت سکونت بہشت حقیقت خیر و شر سے غافل تہا حالانکہ
قرآن و تفسیر سے اور صرف آپکا بہتان ہے و نیز و برای سند اعبارت فتح العزیز نقل کرتا ہون اور اوسکی
ساتہہ آیت قرآن نیز بکذا عبارتہ چون منظور از پیدا کردن حضرت آدم خلافت روی زمین بود و خلافت
را چیز لازم ست اول دانستن صفات و افعال کسی کہ او را خلیفہ کنند تا موافق آن صفات و افعال

از ظرف خود سرانجام تواند کرد دوم دانستن چیزہا کہ زیر فرمان خلافت او داخل اند تا با ہر چیز آن
معاملہ نماید کہ با او بایستی کرد و کلاہ را در پا و کفش را در سر نہند از دپس حضرت آدم را تعلیم اسمای الہی
و خلقی ضرور افتاد تا باسماء الہی در حقایق کونی تصرف نماید لہذا حق تعالی بعد از پیدایش حضرت آدم این
علم را در دل ایشان انداخت بی آنکہ کلمہ و کلامی و حرف و صوتی درمیان ها شد و علم آدم یعنی و تعلیم فرمودہ
آدم را این نہج کہ در دل او انداخت کہ فلان چیز را فلان نام است و فلان چیز را فلان نام الخ الاسماء کلہا
یعنی نامہای ہمہ چیز را چنانچہ ابن عباس فرمودہ اند کہ علمہ اسم کل شی حتی القصعۃ و سعید ابن جبیر گفتہ ست
حتی البعیر والبقرۃ والشاۃ و تعلیم نامہا برای آن واقع شد کہ نام عبارت از لفظی ست کہ دلالت کند بر حقیقتی
و منظور افادہ علم بحقائق بود تا کار خلافت سرانجام تواند کرد و نام اصل آن چیزیست کہ بسبب آن امتیاز
درمیان حقایق میشود الخ اس عبارت سے واضح ہی کہ حسب قوت او تعالی نے آدم کو پیدا کیا فی الفور اوسپر
حال خیر و شر ہویدا کیا بلا واسطہ جبرئیل و تنزیل ایک ایک چیز کا نام بتلایا اور نیک و بد کا انجام دکھلایا
جو کوئی دینیات مین ذی تمیز ہی اوسکی نظر مین فتح العزیز کیا مصحف عزیز بھی نا چیز ہے اور جسکا درد دین
دامنگیر ہے اوسکی لوح خاطر تاریخ و تفسیر و حدیث و قرآن ہر ایک نقش پذیر ہی پس میانجی کی تشابت
آئی ہو قیامت آئی کہ قصبہ بچھرایون سی ظہور دجال ہوا اور ذریعہ اضلال مسلمانان ہا کمال **قولہ** ازینجاست
کہ سایر حیوانات و مجانین و صبیان از تکلیفات شرعیہ معاف اند فقط اس قول کا حاصل یہہ ہی کہ بوقت آدم
بہشت میں تہا حالت زیغت میں تہا کہ مانند حیوانات و مجانین و صبیان نشد نادان تہا و پیرایہ تکلیف
شرعی سی عریان فقط مگر یہہ آپکے قول بالا کی مطابق نہین ہی اور تحریر سابق کی موافق نہین کیونکہ اول
آپنے گناہ کو شرعی و عرفانی دو طور پر تقسیم کیا ہی اور گناہ آدم کو عرفانی تسلیم کیا ہی اور کتاب جناب کی
صفحہ صد و چہل و دو سے مکشوف ہی کہ گناہ عرفانی عرفان کامل پر موقوف ہی فقط اب فرمائیے کہ تکمیل عرفان
تعمیل شریعت سی پہلی ہی یا بعد اوسکی بر تقدیر اول سایر حیوانات و مجانین و صبیان عارف کامل ہو وین اور
طایفہ عارفین میں شامل کیونکہ آپ نے حیوانات و مجانین و صبیان کو تکلیفات شرعی سے معاف فرمایا ہی
اور غیر مکلف ہو نے مین آدم کو ان ہی کی مانند صاف ٹھہرایا ہی بر تقدیر دوم آپ کی تاویل نقش بر آب

Marfat.com

ہے اور بے ثبات تر از حباب پس حرکت آدم گناہ عرفانی نہیں ہے اور سوا نافرمانی نہیں بلا شبہ گناہ
شرعی ہے اور مانند زنا و قتل و دروغگوئی ہے بالجملہ آدم نے گناہ زشت کیا اور خلاف حکم خداوند بہشت
اب ہمارے میاں جی از سر نو مراسم ارتداد زندہ کرتے ہیں و بیخ اسلام برکندہ **سوط الجبار** پس مستحق
شد کہ این نہی بطرز اجتناب از مضرات غیر دینیہ بودہ کہ بسبب ارتکاب منہی عنہ اگرچہ مرتکب جرمے از جرایم
شرعیہ نشدند لیکن متکفل تحمل بارے گردیدند کہ آسمان و زمین و کوہ ہا از تحمل آن عاجز اند چنانکہ فرمودہ
انا عرضنا الامانۃ علی السماوات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان
ظلوما جہولا **جواب** یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب اسلام سے فرنٹ ہیں اور پادریوں
کے اجنٹ ہر مقام پر مخالفت قرآن زیب زبان ہے تبارک اللہ میاں جی کی عجیب شان ہے بہر حال آپ
جس طرح پیش آئینگے ہم جناب کو اسی طرح بنائینگے **ع** بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش * من انداز قدت
را می شناسم * خادمان کعبہ کن آپکے قول قول یہ بول کرتے ہیں در ہر طرف سے صدائے لاحول **قولہ** پس
مستحق شد کہ این نہی الخ جبکہ آپ کے عقیدہ میں نافرمانی خدا مضرت دینی نہیں ہے تو زنا و قتل و سرقت
میں جائے عیب بھی نہیں کیونکہ جیسے خدا نے آدم کو درخت معلومہ سے حکم اجتناب دیا ایسے ہی زنا و قتل
و دروغگوئی وغیرہ کو سو وعتاب کیا پس دونوں کا انجام واحد ہے اور ہماری راست بیانی میں قرآن
ہی کام ناکام شاہد ہے اگر نہی اول غیر دینیہ ہے تو نہی ثانی بھی غیر شرعیہ ہے پس تمہارے فقیہوں نے بڑی
غلطی کی کہ نہی زنا و دزدی وغیرہ شرعی لکھی **قولہ** بسبب ارتکاب منہی عنہ اگرچہ مرتکب جرمے از
جرایم شرعیہ نشدند فقط اگر آپ اس مزخرفات کا قرآن و حدیث سے نشان دینگے تو البتہ مسلمان مان
لینگے مگر ہم پھر بھی اعتراض سے باز نہ رہینگے اور صاف کہینگے کہ جن کتابوں میں ایسے مضامین واہی ہیں وے
کیونکر کلام الٰہی ہیں **قولہ** لیکن متکفل بارے گردیدند الخ بار امانت کو گناہ آدم سے ہرگز تعلق نہیں
تمکو تفسیر قرآن میں تعمق نہیں اگر آپ گذارش آدم سے اہبطوا کو دور کریں اور بجا اسکے انا عرضنا
الامانۃ مسطور کریں تو البتہ آپ کی مراد حاصل ہوگی مگر ترتیب ابوبکر و عمر باطل ہوگی جب تک
آپ خلیفہ اول و دوئم کی تکذیب نکرینگے اور از سر نو قرآن کی ترتیب تحمل بار امانت سزای آدم میں

شامل نہوگا اور کوئی مسلمان آپ کی بات پر عامل نہوگا غرضکہ بیان بیجا کچھ آپکی تفسیر وبیان ہے
وہ بالکل تحریف قرآن ہے نہ آپ کو مفہوم ماقبل سے خبر ہے اور نہ مضمون مابعد پر جناب کی نظر ہے جو
کوئی گذارش آدم کے ماقبل ومابعد پر خیال کریگا وہ یہی قیل وقال کریگا کہ جسوقت آدم نے
دماغ نافرمانی نکالا یا اور شجرہ ممنوعہ سے پہل کہایا تو خدا نے سرو دعدالت بچہایا اور آدم وغیرہ کو سزائے اہبطوا
سنایا چنانچہ سورۂ بقر میں ہے وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة وکلا منہا رغدا حیث شئتما و
لا تقربا ہذہ الشجرة فتکونا من الظالمین فازلہما الشیطان عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض
عدو یعنی کہا ہمنے کہ اے آدم رہ تو اور زوجہ تیری بہشت میں اور کہاؤ اوسمیں فراغت جہاں چاہو
اور نزدیک نجاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے ظالموں میں سے پس بہکایا اونکو شیطان نے اوس سے
پس نکال دیا اون دونوں کو جنت سے جہاں میوے کہاتے تہے اور چین اڑاتے تہے اور کہا ہمنے اوترو
بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں انتہی اگر تحمل بار امانت مکافات گناہ آدم قرار دیجائے
اور آپکے مستندہ آیت میں لفظ انسان سے فقط آدم مراد لیجاوے تو آیت مذکور کے الفاظ ظلوما جہولا کا
یہی حاصل ہے کہ آدم انعد ظالم وجاہل ہے پس ہمارا اور ہمارے آپکا اتحاد ہوا اور شاہد مدعا موافق
مراد ؎ خوب موزون ہم سے اوسکا قد بالا ہوگیا ؛ عالم بالا تک اپنا بول بالا ہوگیا ؛ جبکہ تحمل
بار امانت کہ مراد تعمیل اوامر ونواہی سے ہے مکافات گناہ آدم تہا تو خدائے اسلام کو یہی اولیٰ و
الزم تہا کہ بار تکالیف شرعی صرف آدم کی گردن پر دہرتا نہ کہ تمام انسانوں کو اس بلا میں
مبتلا کرتا شاید کہ کاروبار عدالت سے بیخبر ہے اور دفتر معدلت اوسکا ابتر ہے **قولہ** چنانکہ فرمودہ
فقط کیوں جہوٹ بولتے ہو وقت نبوت سے لیکر آجتک کسی محقق اسلام نے نہیں فرمایا کہ آدم نے
سزائے نافرمانی میں بار امانت اوٹہایا یہ سخن لغو تو آپ ہی نے بنایا اور شاہد حق ناحق پردہ تلبیس میں
میں چہپایا **قولہ** انا عرضنا الخ اس آیت کا مضمون عجیب ونادر ہے چنانچہ ترجمہ مولوی عبد القادر
ہے کہ ہم نے دکہائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پس سب نے قبول نکیا کہ اسکو
اوٹہاویں اور اوس سے ڈر گئے اور اسکو اوٹہا لیا انسان نے تحقیق وہ بڑا ظالم ہے بڑا جاہل ہے فقط

Marfat.com

محققین ملت محمدیہ کا یہی خواہی نخواہی اعتقاد ہی کہ امانت سی اوامر و نواہی مراد ہیں اور سکو گرانی
کے ساتھ کیونکر بیان کرتے ہین اور کسواسطی کوہ عظیم سی سنگین تر گمان کرتے ہین سو حرف و امانی والی
ہی کہ حقیقت اوامر کیت سی خالی ہی پس جو کوئی کہتا ہی کہ بار امانت کو عظیم سی سنگین تر ہی وہ خشک
مغز و سکبر ہے حاصل آنکہ مصنف قرآن و حدیث کہ امانت مین مقدار قایم کرتی ہین مرحق ہی انکار
دایم کرتے ہین قطع نظر ازین بار امانت آسمان و زمین و کوہ کے روبرو کرنی اور ادن سی اس بات مین
گفتگو کرنے سی لازم آتا ہی کہ مولف قرآن کی نزدیک جماد و حیوان مین فرق نہین ہی اور زمین و آسمان
مین فرق نہین ذی روح و غیر ذی روح کا ایک حال ہی اور بشر و حجر کا ایک آل علمای محمدیہ نی نقل کی ہے
کہ خدا نی وقت پیش کرنی امانت کی آسمان وغیرہ کو عقل دی ہی ہم التماس کرتی ہین کہ نقل علمای محمدیہ محض
بی اعتبار ہی کیونکہ بی روح کے ثبوت عقل دشوار ہی علم و ارادہ و تدبیر خاصہ روح ہی اور اسکی بحث رسالہ
اعجاز ہند مین بخوبی مشروح ہی اگر کوئی کہی کہ حسب وقت خدا نی عرض امانت کی تھی آسمان وغیرہ کو روح
بھی عنایت کی تھی تو ہم دریافت کرتی ہین کہ اگر آسمان و زمین و کوہ بار امانت سی انکار نکرتی اور اپنی
بے استعدادی پر اصرار نکرتی تو آیندہ کو ابدالاباد تک وہ ذی روح رہتی یا غیر ذی روح بر تقدیر اول انسان
و جماد مین اتحاد ہوتا اور تکالیف شرعی سی کون آزاد ہوتا خدای محمدیہ بھی بشر و حجر مین فرق نکر سکتا
ایک کا مکلف اور ایک کا غیر مکلف نام نہ رکھ سکتا بر تقدیر دوم اگر غیر ذی روح سی ادای احکام شریعت
کی کوئی صورت تھی تو وقت پیش کرنی بار امانت کی روح و عقل کی کیا ضرورت تھی بہر حال قیل و قال علمای
محمدیہ صریح البطلان ہی کہ خلاف حدیث و قرآن ہی چنانچہ سورہ بنی اسرائیل مین ہی تسبح لہ السماوات
السبع والارض ومن فیہن وان من شی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم یعنی تسبیح کرتی ہین اسکی
اسکی ساتون آسمان و زمین اور جو کوئی کہ درمیان انکی ہے اور نہین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہی
ساتھ حمد او تعالی کے و لیکن نہین سمجھتی تم تسبیح انکی فقط اس آیت کا یہی مطلب ہی کہ آسمان
و زمین وغیرہ ہر ایک مشغول تسبیح رب ہی تسبیح بغیر علم و ارادہ کی دشوار ہی اور علم و ارادہ روح کی اختیار
میں اس تقریر سی یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جمادات و جمیع امانت وغیرہ تمام اشیا ذی روح ہین و رکل

کہ لئے ابواب تکلیف شرعی مفتوح ہین کہ حجر و شجر حیوان و آسمان وغیرہ تسبیح مدام کرتے ہین اور ایک
دوسرے کی ترجیح تمام پس جماد و حیوان مین تفاوت نہین ہے اور حجر و انسان مین تفاوت نہین اب لازم
آتا ہے کہ حجر و شجر بھی بطرف دوزخ و بہشت جائین اور جزاے اعمال خوب و زشت پائین اگر کوئی کہے کہ تسبیح
جماد بزبان حال ہے اور تسبیح حیوان بلسان قال تو ہم جواب دینگے کہ ذکر حال و قال قرآن و حدیث سے ظاہر
دینہان نکالئے اور زبان غلط ترجمان سنبھالئے قطع نظر ازین اس آیت کے الفاظ (ولاکن لا تفقہون تسبیحہم)
سے مفہوم ہوتا ہے کہ ذکر تسبیح حجر و شجر خواص کو معلوم ہوتا ہے پس گفتگوے حال و قال مستحسن نہین ہے اور
جواب سوال کمبخت نہین پھر اسی آیت سے جانا جاتا ہے کہ تفریق مومن و کافر بیجا ہے کیونکہ جس صورت
مین کل عالم دمبدم تسبیح صانع کرتا ہے اور ذکر خدا سے تفریح طبائع تو ایمان جماد و حیوان مین کیا کلام ہے
اور کافر و مشرک کدام ہے جس شخص کا جان و دل حقائق حق و ابطال باطل پر شیدا ہے اوسکی راے پر صاف
پیدا ہے کہ یہہ قول علماے محمدیہ کہ اول خداے آسمان و زمین وغیرہ کو عقل و ذہانت دی تھی بعدہ عرض
امانت کی تھی سراسر غایت غوایت ہے اور خلاف ہدایت آیت جبکہ آسمان و زمین و مکان و مکین کی
تسبیح و تہلیل عادت ہے تو وقت پیش کرنے امانت کے عقل شعور دینے کی کیا حاجت ہے حاصل آنکہ اگر خداے
وقت عرض امانت کے جمادات کو عقل و درایت دی تھی اور جان بھی عنایت کی تھی تو بہ وقت کیونکر محو
تسبیح و تہلیل ہین اور سرگرم ذکر جمیل یہان تک آیت تسبیح کا بیان ہوا اور عقیدۂ محمدیہ کا بطلان اب
مطلب اصلی تحریر کرتا ہون اور بار امانت کی یہہ تفسیر کہ چون آیت بار امانت مین فرشتون و جنون کا ذکر نہین
ہوا اسواسطے یقین ہوا کہ جن و ملک مقید فرمان برداری و نافرمانی نہین ہین اور پابند اوامر و نواہی ربانی
نہین مگر جاے تعجب کہ عقیدۂ محمدیہ مین بنی الجان کے لئے بھی حساب و کتاب ہے اور ثواب و عذاب کا جراے
عجیب ہے کہ خداے محمدیہ نے جمادات کے سامنے امانت موجود کی اور اس باب مین اشیاے بیجان سے گفت و
شنود کی مگر حیوانات سے کہ جان عزیز رکھتے ہین اور سرد و گرم کی تمیز اس امر مین کچھہ کلام نکیا اور کسی کا
نام نلیا پس یہہ تعصب بیہودی ہے یا غفلت خداے محمدی قطع نظر ازین خداے محمدیہ اس بات سے کہ زمین
و آسمان و جبال اپنی بے استعدادی پر اقرار کرینگے اور تحمل بار امانت سے انکار آگاہ تھا یا مغلوب شہوت تھا؟

تقدیر اوّل ارض وسما کی سامنی عرض امانت بی فایدہ تہا اور مانند انفاس محمد علی محض زایدہ بر تقدیر
دوم خدای اسلام خالی از ریب نہین ہی اور عالم الغیب نہین قطع نظر ازین آیت بار امانت مین
ظلوم انسان مذکور ہی اوس سی آدم وحوا مراد لینا خلاف جمہور ہی اگر فرض کیا جاوی کہ آسمان و زمین وجبال
تحمل امانت سی کند ما چرایا اور صرف مادر و پدر مسلمان نی اپنی گردن پر اوٹہایا تو لازم آتا ہی کہ تمام بنی آدم
بار امانت سی سبکدوش ہودین اور شراب آزادی سی مدہوش بحبت مجانین وحیوانات وصبیان سی مسرور
ہین اور اذیت ونعمت نار وجنان سی دور قطع نظر ازین آیت بار امانت کی آخر جو لفظ جہول وظلوم ہی
وسا یہہ ہی مقصود ومفہوم ہی کہ جو کوئی امانت دار پروردگار ہین وی البتہ ظالم وجاہل ہین اور جو کوئی
امانت کردگار سی برکنار ہین وی عاقل وعادل ہین یقین ہی کہ اگر انسان مثل آسمان تحمل بار امانت سی انکار
کرتا تو بلا تامل مصنف قرآن اوسکو بہی عاقل وعادل شمار کرتا بنابرین تحمل بار امانت سر بسر خیانت ہی اور
برعکس عقل وفطانت اب مسلمانون کو چاہی کہ انسان کو تعریف سر موجودات نہ کہین اور محمد صاحب کو
سرور کائنات نہ کہین مولف قرآن کی رای ناقص مین اشرف موجودات ارض وسماوات وجبال ہین
کہ بار امانت سی فارغ البال ہین ظلم جہل سی بری ہین اسیواسطی شایستۂ برتری ہین معاملہ عجیب ہی
کہ خدای محمدیہ نی عادل ۱؎ وعالم سی عقل چہین لی اور جاہل وظالم ۲؎ سی کچہہ باز پرس نہین کی چونکہ تائید ظلم
وجہل منظور تہی اسواسطی عقل انسان سی مزاحمت کیا ضرور تہی قطع نظر ازین بردار شت بار امانت کی
نسبت انکار زمین وآسمان کا اور اقرار انسان کا فاعل اصلی کون ہی اور خالق نفس لوامہ کو اگر
انسان وجماد ہی تو خدای محمدیہ کی قدرت مطلق لایق صاد ہی اور اگر خود خدا ہی تو شاید عقل وعدل
سے جدا ہی فی الواقع ظلوم وجہول خدای محمد ہی کہ تمام ظلم وجہل اوسی سی سرزد ہی انسان پر بہتان
عجب شان خدای مسلمان ہی شکر خدا کہ بار امانت کی ابطال سی فراغت حاصل ہوئی اور فی الحال لفظ
کی بنا عت باطل اگر مسلمان اس سلک جواہر کو حمایل گردن مسلمانی کرین تو سزا ہی اور اگر ہندو آویزہ
گوش سخندانی کرین تو بجا ہی اب مولوی جی کہتی ہین کہ آدم نی بمجرد خواہش کی میل نہین کیا بلکہ غلطی کو
اجتہاد فرمایا سوط الجبار آدم بمجرد میل طبیعت خواہش نفس دست بمنہی عنہ دراز نکرد بلکہ غلطی کرد

۱؎ [illegible]
۲؎ [illegible]

اجتہاد فرمود کہ آیا ارتکاب منہی عنہ موجب مغفرت ست یا در ضمن آن حصول قربت ست چون تائید
شق ثانی از سوگند آن موسوس یافت و عداوت آن موسوس بسبب قسم آن عدو و صفائی خاطر خود
از یاد او رفت بہ نیت قربت ثمرہ برچید نہ بعزم عصیان و سرتابی چنانکہ در قرآن وارد ست فنسی ولم
نجد لہ عزما یعنی حکایت ابلیس عداوت او کہ از آن آدم خبر دادہ بودیم فراموش کرد و نیافتیم عزم وی
بر ارتکاب معصیت **جواب** یہہ سراسر آدم پر بہتان ہے اور مخالف قول قرآن مسلمان کہ قرآن مین
یہہ ہی مرقوم ہے کہ آدم نے فرشتہ ہونے کی طمع کی اور خوف خدا سے بالکل خاطر جمع کی چنانچہ سورہ اعراف
مین ہے وقال ما نہاکما ربکما عن ہذہ الشجرۃ الا ان تکونا ملکین فلما ذاقا الشجرۃ حاصل آیت یہ ہے
نے آدم و حوا سے کہا کہ تمکو پروردگار نے درخت ہذا سے اور کسی سبب سے منع نہین کیا صرف اسی سبب سے روک دیا
کہ مبادا تم اس درخت کا پہل کہاؤ اور دو فرشتے ہو جاؤ یہہ سنتے ہی دونون نے نقارہ نافرمانی بجا یا اور
ترانہ معصیت گایا مولوی معنوی بہی کہتا ہے کہ آدم ہوائے نفس مین گرفتار ہے **ابیات**
آدم اندر ذوق نفس ؛ شد فراق صد جنت طوق نفس ؛ ہمچو دیو از وی فرشتہ میگریخت ؛ بہر نانی چند
آب چشم ریخت ؛ گرچہ یک مو بد گنہ کو جستہ بود ؛ لیک آن مو در دو دیدہ رستہ بود ؛ بود آدم دیدۂ نور
قدیم ؛ موی در دیدہ بود کوہ عظیم ؛ گر در آن حالت بکردی مشورت ؛ در پشیمانی نگفتی معذرت ؛ زانکہ
با عقلی چو عقلی جفت شد ؛ مانع بدفعلی و بدگفت شد ؛ نفس چون با نفس دیگر یار شد ؛ عقل جزوی عاطل
و بیکار شد ؛ اگر میانجی ان ابیات کی صحت سے انکار لائینگے تو بسیار پچتائینگے کہ صفحہ یکصد و چہل و دوم پر
بیت سوم و چہارم خود بطور سند رقم کر چکے ہین ورا پنا ہاتھ آپ قلم تعبید الشیطان مین ابن ... حضرت
کا بہی یہہ ہی بیان ہے کہ آدم ہوائے نفس مین مرتکب عصیان ہے چنانچہ ولذا عوقب ابو البشر ... اخرج
من الجنۃ لما عصی باکل الشجرۃ طمعا فی الخلود فیہا یعنی یہہ ہی وجہہ تھی کہ آدم نے جب درخت مین سے
کہایا کی باعث نافرمانی کی تو اوسکو جنت مین سے نکالدینے کی سزا ہوئی اس لئے کہ آدم کو اوسکے کہانے سے
جنت مین ہمیشہ رہنے کی طمع تھی فقط مولوی صاحب بہت بد کرتے ہین کہ باعتقاد کتب محمدیہ کا ... مین
انبیا نے اسی طرح داد کذابی دی اور حکم قرآن سے سرتابی کی ... تحقیق ... ہین اور جناب ...

Marfat.com

ان طعن **قوله** بلکہ حتی الوسع اجتہاد فرمود الخ جبکہ خدا نی بلاواسطہ غیر شجرہ ہذا سی آدم و حوا کو منع کہ اس درخت کی گرد نہ جانا اور اسکا پہل نہ کہانا پس اجتہاد کی کیا احتیاج ہی مگر طبع مبارک پہ علیت علاج اگر اندک غور کرو گی اپنی لکہی ہوئی کو آپ اوسی اور کرو گی جس صورت مین او تعالی نی بتاکید اکید یا کہ شجرہ ممنوعہ سی پہل نکہانا اور ابلیس کی بہکانی مین نہ آنا کہ وہ تمہارا عدو ہی او زغا تکر عزت و آبرو ہان کہ یہہ کلام ہی ہان اس تردید کا کیا کام ہی کہ ثمر ممنوعہ موجب مغفرت ہی یا سبب قربت اگر کلام الہی بہام ہوتی تو البتہ گنجایش کلام ہوتی کہ اسکی معنی یہہ ہین یا یہہ دونون شقون بنیاد ہین گو آپکی ین موسوم بہ اجتہاد ہین بلکہ آدم کیطرف اونکی نسبت اتہام ہی مگر کیا کیجئے کہ یہی عادت اہل اسلام **قوله** چون تائید شق ثانی از سوگند آن موسوس یافت الخ اس جملہ شرطیہ سی مقصود میانجی یہہ جب جنت آدم نی بسبب سوگند کہانی ابلیس کی دروغگوئی خدا کی تائید پائی اور عداوت ابلیس اور اپنی عائی خاطر نسیاً منسیاً فرمائی تو بہ نیت قربت اوس درخت کا ثمرہ کہایا نہ کہ دماغ عصیان و سرتابی لیکا بابا یہہ محض غلط ہی فرمائی کہ آدم و حوا خدا و ابلیس مین فرق کر سکتی تہی یا نہین بر تقدیر اول ابلیس کی سوگند کہانی سی کلام پروردگار مین کیونکر شک کیا شاید کہ صفحہ دل سی حرف عبودیت حک کیا بر تقدیر دم آدم و حوا زیادہ از حد بی تمیز تہی اور اسقدر ناچیز قطع نظر ازین جای شگفت ہی بلکہ بمقام گرفت کہ ابلیس نے سوگند دروغ کہائی اور آدم نی اپنی دل کی صفائی فراموش فرمائی شاید کہ ہماری میانجی کی نزدیک دم و ابلیس مین اتحاد ہی اور دونون کا ایک ہی معاد ہی علاوہ اسکی جبکہ آدم نی اپنی خدا کیطرف نسبت دروغگوئی کی تو اوسکی قربت کیا فایدہ دیگی حکما نی کہا ہی کہ جو کوئی کاذب ہی اوسکی صحبت سی حذر واجب ہی **قوله** نہ بعزم عصیان و سرتابی از حکم فقط ہماری میانجی کو مسلمانی پہ دق ہی اور اونکی ین قرآن ناحق ہی کہ آپ لکہتی ہین کہ آدم نی بہ نیک نیت شجرہ ممنوعہ کا پہل کہایا اور قرآن کہا ہی کہ بمعصیت و نفسانیت چنانچہ سورہ طاہا مین ہی وعصی آدم ربہ فغوی یعنی معصیت کی آدم نی ب اپنی کی پس گمراہ ہوا فقط جب تک کہ آپ ہماری بات پہ عمل نکرینگی اور قرآن مین رد و بدل مانون کی تسلی ہوگی اور ظلمت کدہ اسلام مین تجلی **قوله** بیانکہ در قرآن وارد است فنسی

والم نجد لہ عزما لفظ یہان مولوی جی نے قرآن مجید مین اصلاح بالضرور دی ہی کہ آیت ہذا کو اول
سے اسقدر عبارت (ولقد عہدنا الی آدم من قبل) دور کی ہی اسی عبارت سے مطلب آیت مربوط ہی
اور جگہ معنی تراشی مخروطیس ترجمہ یہہ ہی کہ تحقیق عہد لیا ہمنی طرف آدم کے پہلے اس سی پس بھول گیا
اور نہ پایا واسطے اوسکے ارادہ فقط یہان عہد سی مراد عہد الست ہی اور میاںجی کا حوصلہ چون چرا
جو کوئی مبتلای مرض ابا ہی اوسکے لئے استعمال نسخہ تفسیر زاہدی واحمدی دوا ہے شاہ عبد العزیز
تتمہ قصہ آدم وحوا مین اسیطرف مائل ہی پس میاںجی کی معنی تراشی لاطائل ہی ذرا خدا سی ڈرا کرو
اور تحریف قرآن سی بچا کرو اگر آپ کو خوف خدا ہوتا اور قرآن پر دل وجان فدا تو اول آیت
سے الفاظ نہ اوڑاتے اور ترجمہ مین اپنی طرف سی کلمات نہ بڑہاتے **قولہ** یعنی حکایت البتہ
و عداوت اوالخ از روی ایمان فرماؤ کہ لفظ حکایت سی لیکر کلمہ یودہم تک قرآن کی کسی لفظ
کا ترجمہ ہی یا آپ کی مسلمانی پر تصرف سبلہ ہی اسیطرح لفظ ورسے لیکر کلمہ معصیت تک
کے کس کلمہ کی معنی ہی یا آپکی قوت لسانی پر غلبۂ نادانی ہی لفظ لہ کا کچہہ بھی ترجمہ نہین کیا
چہوڑ دیا اس ہی منہہ سی کہتے تھے کہ مین واقف حدیث وقرآن ہون اور کاشف معنی وبیان ہون
فقرہ قرآن کا ترجمہ قلمبند فرمایا وہ بھی درست نہ بن آیا خاطر جمع رکہو کہ ہم آپکی لفظ لفظ کی تصحیح کرینگے
اور خاطر خواہ ملازمان سامی کی تفریح **سوط الجبار** الغرض چون از دست خود از شجر
خیر وشر ہر چند از بیخبری بد رجۂ خبر داری رسیدند چنانکہ در توریت مقدس ست (وکہل گیئن انکہیں
اونکی) آنزمان بسبب حصول معرفت خیر وشر خود را زیر کوہ امانت دیدہ دانستند کہ مقتضای حال
جہان بود کہ بمقتضای نہی عمل میکردیم **جواب** کلمہ چون کے بعد از غلط ہی اور بستان جنت
مین کلمہ سقط ہی کی تحریر وتقریر جہت آدم اوسکی راہ مین بجای از بار موحدہ درست ہی جو کوئی
ہی اوسکے لئی بحث نفلی اسیقدر بس ہی جب تک کہ میاںجی تنجیر دشر قرآن وحدیث وتا
ریخ سے ثابت نکرینگے علما متبحر کے سامنے پانی بہرینگے بلکہ کسی دن آب تنتویر مین ڈوب مرینگے
مرتبۂ پیدا اسلام کو معیوب کرینگے اگر بفرض محال آپکی اہمیات صحیح ہووی تو اہل مذاہب کے الخ

نہایت تفریح ہووی کیونکہ اوسکا مقصود یہہ ہی ہی کہ اہل اسلام کے پدر و مادر کا بہشت مین بصورت جانور قیام تہا اور مانند بہائم بستر آرام بہشتی اونکی عورت پر مدام نگاہ کرتے تھے اور سحر و شام واہ واہ جبکہ اونہون نی نافرمانی رزبانی کی اور حرکت شیطانی تو حقیقت خیر و شر سے آگاہ ہوئے اور لایق واہ واہ فقط مگر یہہ خلاف قرآن ہی مثلا سورہ طاہا مین مشرح بیان ہی کہ جسوقت خدا نی آدم کو بہشت مین مقام دیا تو یہہ کلام کیا (ان لک الا تجوع فیہا ولا تعری) یعنی واسطی تیرے یہہ ہی کہ تو بہشت مین نہ بہوکا رہی اور نہ ننگا رہے فقط اس آیت مین ہدایت ہی کہ جسوقت سی آدم و حوا بہشت مین گئے ننگی کبھی نہین رہی مگر جبکہ اونہون نی نافرمانی کی تو خدا نی اونکو پوشاک عریانی دی سو نتیجہ داد گرنے عطا کیا جو اوسی لباس برہنگی نی نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی نی پس ملا تلہ نی اونکے متاع پر نظر کی اور ایک نی دوسرے کو خبر دی چنانچہ سورہ طاہا مین ہی فبدت لہما سواتہما وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ یعنی پس آشکارا شد مر ایشان را عورات ایشان یعنی لباس بہشت از ایشان بریخت و برہنہ شدند و در ایستادند و می چسپانیدند بر عورات از برگ درخت بہشت کذا فی حسینی جلد اول تفسیر عزیزی مین ہی کہ ابن عساکر از مجاہد روایت آوردہ کہ چون حضرت آدم را حکم باخراج شد حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل آمدند و تاج را از سر ایشان برداشتند و کمر بند را از کمر ایشان کشادند و ایشان را برہنہ ساختند انتہی میاںجی ہر جگہہ اپنی جہل جبلی کا اظہار کرتے ہین اور مخالفت قرآن اختیار چنانچہ یہان کہتے ہین کہ آدم و حوا بہشت مین روز اول سی عریان تھے او بیخبری اور بے تمیزی مین مثل حیوان تہی جبکہ عازم سرکشی ہوئے دانای اسرار برہنگی ہوئے فقط اب آپ کی ابکار افکار جو از قبیل بطلان ہوتی ہین نہین نہین حروف ناخن جہل سی بقابل اصلاح مین ستمال ہوتی ہین **قولہ** حیوان دست خود از شجرہ خیر و شر چیدند الخ تمیز خیر و شر بری بات نہین ہی اور لایق مکافات نہین ہی ایسا محمدیہ نی خوب خیال کیا کہ آدم و حوا کو تحصیل معرفت خیر و شر بہشت سے تحصیل کیا **قولہ** چنانکہ در توریت مقدس ہست الخ توریت مین کہہ دی ہمکو اوس سی کیا کام ہی ہمارا قرآن پیارا مہدی اگر آپکا توریت پر مدار ہی تو جانا دعا رہی کہ توریت مین قوم ہی کہ لوط

Marfat.com

پیغمبر نے شراب پی اور اپنی صاحب زادیوں سے حرکت خراب کی داؤد پیغمبر نے اوریا مبارز کی بی بی سے زنا کیا اور بیت الحرام بسوائی بنا کیا سلیمان عورتوں کی عشق میں بت پرست ہوا اور شراب شرک سے بدمست توریت میں اس قسم کی صدہا روایات موجود ہیں جن سے انبیا کی سیاہکاریاں ثابت ہوتی ہیں پھر توریت سے نہ پھرنا اور جاہ انکار میں نگرنا **قولہ** آن زمان بسبب حصول معرفت خیر و شر الخ معرفت خیر و شر محض بے بنیاد ہے صرف آپکی ایجاد ہے کسی محدث و مفسر نے شجر سے معرفت خیر و شر مراد نہیں لی اور کسی حدیث و تفسیر میں ایراد نہیں کی اگر آپ اسی طرح معنی تراشی کرینگے اور سمع خراشی تو اصلیت قرآن باقی نرہیگی اور ہماری تمہاری نااتفاقی نرہیگی قطع نظر ازیں نافرمانی آدم و حوا کو بار امانت سے علاقہ نہیں ہے اور آپکو مرض حماقت سے افاقہ نہیں قرآن میں جس جگہ یہ گذارش آدم و حوا مسموع ہے وہاں سلسلہ بار امانت یکقلم مقطوع ہے البتہ سورہ احزاب میں ہے مگر اوس باب میں ہے اصلاً آدم و حوا سے متعلق نہیں ہے اور گناہ و سزا سے متعلق نہیں اگر محدثین و مفسرین نے بار امانت کو سزای آدم و حوا قرار دیا ہووے اور آپکی طرح جھوٹی بات پر اصرار کیا ہووے تو بیان کیجے مسلمانی کی مشکل آسان کیجے اگر بفرض محال آیت بار امانت میں کلمۂ انسان سے آدم و حوا مراد ہووے اور بپاس خاطر گرامی اسی پر اعتماد ہووے تو فرمایئے کہ اول بار امانت آدم و حوا کی گردن پر ڈالا گیا یا اول اونکو بہشت سے نکالا گیا شق اول مخالف معقول و منقول ہے اور مناقض فروع و اصول کہ صدور گناہ سے پہلے سزا دینا نہ مطابق عقل ہے نہ موافق عدل حالانکہ میاں محمد علی نے بار امانت کو کیفر کردار قرار دیا ہے بلکہ اسی بات پر کئی بار اصرار کیا ہے جو کوئی اونکی عبارت پر اول سے آخر تک نظر ڈالیگا حقیقت حال سے بخوبی خبر پائیگا شق دوم شق اول کے مساوی ہے اور تردید ہذا پر حاوی از بہشت سے اخراج آدم و حوا کسی بدکاری کی پاداش تھا یا برخلاف عدالت صدا دور باش رہے ہے تو اس تردید کا جواب دیجئے ورنہ بعرق انفعال غرق [illegible] زہرہ [illegible] مانی آب کیجے قطع نظر ازیں علم خیر و شر کوئی بات نہیں ہے اور داخل سیئات نہیں اسیطرح تحمل بار امانت بھی بد نہیں ہے اور غیر حد نہیں [illegible] ایک کو سیئات میں داخل کرنا اور دوسری کو حسنات میں شامل کرنا [illegible] تامل در بط

Marfat.com

ہی اور بالکل حبط اگر فرض کیا جاوی کہ معرفت خیر و شر گناہ آدم وحوا ہی اور تحمل بار امانت سزای
نافرمانی خدا تو فرمائی کہ آدم وحوا کو بہشت سی نکالنا اور دنیا مین ڈالنا کسی گناہ کی سزا ہی
یا فعل خدای محمدیہ بیجا ہی بر تقدیر تسلیم شق اول آدم وحوا سی کس گناہ سرزد ہوئی اور متعدد کار
بد ہوئی بر تقدیر تسلیم شق دوم خدای سلام نی محکمہ عدل درہم وبرہم کیا کہ بی صدور گناہ بہشت سے
اخراج آدم کیا قطع نظر ازین فرمائی کہ آدم نی پہلی تمر ممنوعہ کہایا یا پہلی بار امانت اوٹہایا بر
تقدیر اول آپ کی غلطی ہی کہ مخالف روایت کلبی ہی جو جامع التفاسیر سی مشہود ہی اور جسکا یہ
ہی مقصود ہی کہ اول آدم نی بر داشت بار امانت کی اور بعد ازان امانت مین خیانت کی فقط بر
تقدیر دوم بار امانت سزای آدم نہین ہو سکتی کہ گناہ پر سزا مقدم نہین ہو سکتی کیونکہ ہر ایک
عدالت کی یہی رسم وراہ ہی کہ مکافات بعد از گناہ ہی اب ہماری میانجی کا اور ہی کلام ہے
جس سی کسر شان آدم علیہ السلام ہی **سوط الجبار** لیکن چون خود کردہ را علاجی نبود
بجز اینکہ بر قصور گذشتہ اعتراف ورزیدہ طلب مغفرت و ترحم برای آیندہ از جناب پروردگار خود
کند چارہ کار ندیدہ ولب (ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین) کشادند
یعنی بتحمل این بار کہ بالاتر از وسعت ماست بر خود ظلم کردیم اکنون چارہ کار ما بجز اینکہ جرائم
ما پوشی و بعفو رحمت خود یار ما باشی ہیچ نیست کہ اگر در مغفرت و رحمت بر ما خواہی بست ما در نہایت
ما بزہ کار و زیان کار خواہند بود **جواب** خود کردہ سی مراد شجر ممنوعہ کا پہل کہانا ہی یا بار
امانت کا اوٹہانا بر تقدیر اول آدم نی حکم خدا کی مخالفت کی اور راہ بغاوت لی بر تقدیر دوم
لازم آتا ہی کہ جو کوئی امانت دار خدا ہی وہ گنہگار خدا ہی پس امانت خدای محمدیہ خیانت ہی
اور حامل اسکا سزای لعنت اب نشستی انکار افکار میان محمد علی مین گفتگو کرنا ہمول ال
تکبر اونکا برا نو **قولہ** بجز اینکہ بر قصور گذشتہ اعتراف ورزیدہ الخ حاصل فقرہ یہ ہی کہ
آدم سی صد قصور ہوا اور وہ سطح مغفرت کی رجوع بجناب غفور ہوا فقط ہم کہتی ہین کہ سہو
بہشت غیر سرشت سی ... ہوا ... عصمت چور چور میانجی نی کیا دنیا جاتی دیکھی کہ گناہ

Marfat.com

آدم کا اقرار کیا اور قول کعبہ کن پہ اعتبار ص آج ہم سی یار ہم بستر ہوا ہی دفتر غم یکقلم ابتر
ہوا ہی قولہ ولب بہ ربنا ظلمنا انفسنا الخ اس آیت سی واضح ہی کہ آدم اپنی ظلم پر مقر ہوا اور
طلب مغفرت مین مصر یہہ آیت سورۂ اعراف مین ہی اور آدم وحوا کی اوضا مین اسی سورہ مین
ایک اور آیت ہی جسمین ظالم پر لعنت ہی چنانچہ لعنت اللہ علی الظالمین پس قرآن سی واضح ہی بلکہ
میا نجی کی بیان سی لایح ہی کہ آدم وحوا ملعون ہوئی اور رانده درگاه ایزد بیچون قولہ یعنی تحمل
این بار کہ بالاتر از وسعت ماست برخود ظلم کردیم الخ اگر آپکو عقل وشعور ہی اور احقاق حق منظور
تو فرمائیے کہ لفظ تحمل سی لیکر کلمۂ ماست تک آیت کی کسی لفظ کی معنی ہی یا تحریف قرآن میں
پھر ربنا کا ترجمہ کچھ نہین کیا عربی امانت کو جسکی معنی کیا ہی انفسنا مین سی نفس کا ترجمہ چھوڑ دیا اور
نفس آدم وحوا سی رشتہ توڑ دیا پھر لفظ آکندن سی لیکر آخر تک تمام ترجمہ غلط ہی اسی استعداد پر ادعا کی
سخن رانی کرتے تھے اور دعوی عربی دانی اس آیت کی ادل مین لفظ قالا ہی میانجی نی براہ خیانت
ڈالا ہی فی الجملہ یہان مولوی جی نی عبارت قرآن مین بھی اصلاح دی ہی اور جو اہی نہ تھا اسی تفسیر مین
بھی کوتاہی کی ہی ص بہت خطا کی تیرے حجام نی تحریم کم کردی نی خلیفہ ثبت نی قرآن کی تفسیر کم
کردی ہی اب میانجی کی فارسی کا امتحان کیا جاتا ہے اور غلطی کا بیان قولہ ذریت ما
بزہ کار وزیان کار خواہند بود فقط اس فقرہ سی عیان ہی کہ میانجی حالیہ فارسی سی عریان ہی معانی
وبیان کا تو کیا ذکر ہے صرف ونحو مین بھی مضحکۂ صبیان ہی اسقدر نہین جانتا کہ جسوقت متکلم و
غائب یا متکلم وحاضر کی طرف کسی فعل کی اسناد کرتے ہین تو اوس فعل مین ضمیر متصل ... ایراد
کرتے ہین اسواسطی عبارت میانجی مین لفظ خواہند غلط ہی اور اس غلطی پر برہان مقدمین ... کا ذکر
میلی شیرازی ص ما وایشان چو باہم آمیزیم ز بزم عیش وطرب بر انگیزیم ز جا ... ص
و تو درمیان کا ... نداریم ز بجز بیہودہ پنداری نداریم ز غرض کہ اس آیت کے ترجمہ سی ظاہر ہی کہ
میانجی حقیقت خواہند وخواہیم سی بیخبر ہی جیسی کہ عربی مین استعداد نہین رکھتا ویسی ہی فارسی
مین بھی کچھ یاد نہین رکھتا اب میانجی سے ہمارا ایک سخن ہی کہ اسی عقل وشعور پر ... بلہ

Marfat.com

مدمن ہی چاہئے جاننا کہ اس آیت کو بار امانت سے علاقہ نہین ہی اور محمد علی کو تپ خیانت سے
فاقہ نہین جابجا خیانت کرتے ہین اور قرآن کی امانت جس جگہ یہ قرآن مین بار امانت کا ذکر
ہی وہان اور ہی فکر ہی آدم وحوا سے تعلق نہین ہی اور گناہ و سزا سے تعلق نہین اور جس جگہ قرآن مین حکایت
آدم وحوا ہی اور روایت اثم وجزا وہان بار امانت سے اشارہ نہین ہی مگر اخراج جنت سے چارہ نہین
اگر آپ کے دل مین قدری عدل وانصاف ہی تو ہماری تصدیق کے لئے سورۂ بقرہ وطہٰ واعراف ہی
چنانچہ قالا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین قال اہبطوا بعضکم لبعض
عدو ولکم فی الارض مستقر یعنی کہا آدم وحوا نے کہ ای رب ہمارے ظلم کیا ہم نے جانون اپنی کو
اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو البتہ ہو جاوینگے ہم خاسرین مین سے کہا خدا نے اترو تم بعض تمہارے واسطے
بعضون کے دشمن ہین اور واسطے تمہارے درمیان زمین کے ٹھکانہ ہی فقط یہان سے واضح ہی
کہ ہر چند آدم وحوا نے اپنی معصیت پر اقرار کیا اور صدق دل سے استغفار لیکن خدا نے عذر اونکا بالکل نہین
سنا اور گلشن ترحم سے گل نہین چنا بلکہ آئینۂ عدالت کو جلا دیا اور آدم وحوا کو جنت سے جلا کیا اب
یا تجنی مخالفت قرآن اختیار کرتے ہین اور آدم وحوا کی آمرزش پر اصرار **سوط الجبار**
چون عجز و پوزش آن ہر دو بدرجۂ غایت رسید دریای رحمت بجوش آمد خطاب رسید اہبطوا منہا
جمیعا فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدای فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی پوزش شما پذیرفتیم وتحمل
آن بار گران برشما آسان گردانیدیم وراہ سبکدوشی از بار امانت بشما نمودیم باین طریق کہ ہدایت
از پیش خود بسوی شما خواہیم فرستاد کہ باتباع آن تحمل این کوہ عظیم بر شما آسان تر خواہد شد پس
ہر کہ اتباع آن خواہد کرد اورا ازین بار گران ہیچ خوف وحزن لاحق نخواہد شد **جواب**
مولوی صاحب مسیلمہ کذاب سے استمداد کر رہے ہین اور براہ دروغ زنی تکذیب قرآن کا ارادہ مگر کیا ہو
ہی کہ جھوٹا جھوٹا ہی اور سچا سچا اب آپکے فقرات پر دخل کرتا ہون نقض اول مطابق اصل **قولہ** چون عجز
ولیکن شیخ نہین معلوم کہ عجز و پوزش سے آپکا کیا مقصود ومرام ہی اور درجۂ نہایت کس کا نام ہی آدم نے
تو درگاہ خدا سے صرف تو سیدھی ظاہر کی تھی اور صدا ان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کی تھی

Marfat.com

شاید آپ قرآن مین زیادہ اصلاح کرتے ہین کہ اسکا نام عجز و الحاح کہتے ہین **قولہ** دریا رحمت بجوش آمد فقط یہ
تحریف قرآن مجید ہے شاید کہ سیاجی مین جیسا لوگ شان عثمان سے قرآن مین جابجا یہ نقول ہوا کہ عذر آدم حوا نا مقبول
ہوا اور سزا دی گئی بہشت سے اخراج کے لئے ندا دی گئی اگر عذر آدم حوا قبول ہوتا تو کس واسطے
بہشت سے نزول ہوتا آدم و حوا کی بد اعمالی و گوشمالی کا حال قرآن سے صاف صاف مشہود ہے اسکا
تصدیق کرنے کے لئے سورہ بقر ملاحظہ فرمایئے موجود ہے **قولہ** و خطاب شد اہبطوا منہا جمیعا فاما یاتینکم
الخ جبکہ تم نے یہ گفتگو نسبت آدم کی اور نسبت مبارک سرگذشت اہبطوا تحریم کی تو جوشش دریا رحمت نا
داخل ہوئی اور ہمارا صدق تم سے باطل ہے شکر خدا کہ خوب تقریب ہوئی کہ سیاجی کی گفتگو سے سیاجی کا
کذب ہم نے ہندوستان کو دکھلا دیا ہے کہ ہمارا سخن یاد کریں اور اسطرح مخالفین کو شرمندہ نا بود
رہا تو یہ ہوا ہے کہ شود خصم تو عاجز سخن ز نے بند بکار قول پیران کہن تا خصم از سخن تو جون نگ
ملزم ہوا اور سخن ہی خود ملزم کن بہ ہمارے سیاجی آیت سورہ بقر تو قبول کرتے ہین مگر
تفسیر سے مضمون کرتے ہین چنانچہ **قولہ** یعنی یونس شما پذیرفتیم فقط از رو ایمان فرمایئے
تم نے اہبطوا منہا جمیعا کا ترجمہ یونس شما پذیرفتیم کیا ہے اور کس لغت و اصطلاح کا حوالہ دیا ہے
علما سے آپکے ترجمہ پر نظر غور کرینگے تو اعتراض فی الفور کرینگے **قولہ** تحمل بارگران بر شما آسان
کردانیم الخ اگر آپ کا قرآن پر ایمان ہے اور خوف حق سبحان ہے تو فرمایئے کہ آپ نے لفظ تحمل سے لیکر
طریق تک قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ کیا ہے یا احقاق حق و ابطال سے مخاصمہ کیا ہے اس آیت کو بھی
امانت سے نسبت نہین ہے اور مخالف کو صدق و دیانت سے قسمت نہین ترجمہ آئیندہ بھی امانت سے
ہے بلکہ ایک ایک لفظ جعلی ہے یہ آیت سورہ بقر مین ہے اور گناہ و سزا آدم و حوا کی خبر مین ہے کہ جب
آدم و حوا نے شجرہ ممنوعہ سے پھل کھایا خدا نے از روئے تنبیہ فرمایا اہبطوا منہا جمیعا یعنی اترو
یعنی جنت سے سب یعنی آدم و حوا و شیطان و طاؤس و مار فقط شاہ عبد العزیز دہلوی تفسیر احمد
ہین اور جمہور کا سیاہ رو چنانچہ قلنا اہبطوا یعنی گفتیم ما آدم و حوا و شیطان را کہ فرود وید از بہشت
زیراکہ بہشت دار العصیان نیست لائق عصیان دار الابتلا است کہ محل رنج و عنا است

دی صاحب ہیچ جھوٹی بات کی تائید کرتی ہین اور تکذیب قرآن مجید **سوط الجبار** الغرض انچہ
رتکاب نہی کہ نہی شرعی نبود از آدم بہ نیت قربت و ترقی مرتبت بظہور رسید اگرچہ بصورت خطا مرتکب نمود
بالاتر از حد وسعت از روی ہمت مردانہ خود اختیار نمود لیکن چونکہ بہ نیت حسنہ محض ابتغاء لوجہ اللہ
دہ در معنی مثمر ثمرات ترقی مدارج علیہ و تفوق بر عالمین گردیدہ کہ بسبب آن تحسین و تکریم (...کرمنا بنی
دم) بگوش ما رسید آری ؎ قرب شاہان گرچہ باشد بیم جان ؛ لیکن شکیند عالی ہمتان ز جوا**ب**
ل بحث لفظی کی بنیاد ڈالتا ہون اور آپ کی غلطیان نکالتا ہون پہلی غلطی یہہ ہی کہ یہان ارتکاب
ی مہمل ہی کیونکہ لفظ ارتکاب بمعنی شروع بکار کردن مستعمل ہی اور اسجگہہ یہہ کسیطرح پر درست نہین ہو سکتا
سواسطی کہ آدم و حوا نی نہی پر ارتکاب نہین کیا یعنی اسی اجتناب بالیقین کیا کہ خدا نی اونکو شجرۂ معلومہ سی منع
رمایا اور اونہون نی اس سی کام دہان کو ضرور بھی چکھا یا دوسری غلطی یہہ ہی کہ بیان نہی مین دوبارہ ایراد
لفظ نہی بیکار ہی صرف کلمہ شرعی درکار ہی بیان مین مبیّن کو دوبارہ ذکر کرنا محاورہ نہین ہی لیکن ایراد اسم ضمیر
سی کہ راجع بطرف مبین ہووی چارہ نہین اگر اس بیت مین ؎ بادشاہی کہ طرح ظلم فگند ؛ پای دیوار
لک خویش بکند ؛ بعد کاف بیان دوبارہ لفظ بادشاہ لایا جاوی تو مکس قاعدہ ہووی اور مانند حیات **محمد علی**
حشو زائد تیسری غلطی یہہ ہی کہ فارسی مین لفظ چون کی بعد کاف بیان کہین نہین آیا شاید کہ آپ کو ذہن
مین محاورۂ اردو سمایا چونکہ مع کاف بیانیہ خلاف محاورۂ فارسی ہی مگر جای افسوس کہ آپ بزور آسیب
فارسی ہی اب جناب کو یہہ ہی لازم ہی کہ جب تک اپنی اوپر سی رفع آسیب نکرین ہمارے کلام مین شک
ورییب نکرین جس وقت تک کہ آسیب فارسی آپکا پیچھا چھوڑیگا اور جناب سی رشتۂ آشنائی نہ توڑیگا آپ جملہ
امور کو حمیدہ کو حمیدہ جانین گی اور اشیای بچشم دیدہ کو پوشیدہ مانینگے اسی نارسائی پہ انترانی موسائی کی
تھی اور اسی تیرہ رائی پہ ادعا بیضا ضیائی ؎ ہای ای فرعون ناموسی مکن ؛ تو ز شغالی ہیچ طاؤسی
مکن ؛ اب بندہ تائید کعبہ کس مین کد کرتا ہی اور آپ کا فقرہ فقرہ کاٹ رد **قولہ** انچہ از ارتکاب نہی کہ
نہی شرعی نبود فقط جو نہی کہ خدا نی آدم کی حق مین صادر کی تھی وہ بلا تامل شرعی تھی کیونکہ آدم اس وقت
مکلف شرعی تھا ثبوت اسکا بخوبی ہو چکا اگر آپکو شوق تکرار ہوگا تو مکرر بھی گوش گذار ہوگا —

قولہ ازآدم بہ نیت ازدیاد قربت وترقی مرتبت بظہور رسید الخ یہہ بھی سخت خبط ہی اور یکلخت بیربط
کیونکہ آدم نے بہ نیت قربت پہل نہین کہایا بلکہ جنگ مخالفت نوازندہ دہل تو انین بجایا چنانچہ سازندہ
قرآن کی صدق مقالی ہی اور کوتاہ بین کے لئے گوشمالی وعصی آدم ربہ فغوی یعنی آدم نے نافرمانی کی رب
اپنے کی فقط محدث ابن قیم ومولوی معنوی وغیرہ کی بھی یہہ ہی گفتار ہی لیکن بار بار تکرار طبیعت پر ناگوار
ہی اگر یہہ عجب کہ شک دامنگیر ہے تو عبارت ماسبق کا مطالعہ ناگزیر ہی قطع نظر ازین جبکہ بقول آپ کے
آدم خواہان ازدیاد قربت وترقی مرتبت تہا تو کیونکر ناواقف شریعت تہا کہ اول تکمیل شریعت ہی اور بعدہ
تحصیل قربت پس اس تناقض باہمی سے ثابت ہوا کہ آدم نے دماغ شقاوت بکایا اور گندم براہ بغاوت
کہایا اسیواسطے آدم خود مقر ہی کہ مین بشامت گناہ بہشت سے خارج کیا گیا اور دور و مہجور از مدارج چنانچہ
جلد اول تفسیر عزیزی میں لکہا ہی کہ خطیب وابن عساکر از انس بن مالک مرفوعًا روایت کردہ اند کہ حضرت آدم
در آخر عمر چون اولاد ایشان بچہل ہزار کس رسیدند سکوت اختیار کردند وقلت کلام التزام نمودند تمام اولاد
ایشان نزد ایشان جمع شدند و عرض کردند کہ ای پدر شمارا چیست کہ ہمراہ ما سخن نمیگوئید از ما اگر نسبت
شما تقصیری و گناہی صادر شدہ باشد مارا خبردار سازید تا توبہ کنیم حضرت آدم گفتند کہ ای پسران من مرا حضرت
حق تعالی بشامت گناہ از بہشت بر روی زمین افگند و مرا ہمہ عمر درہمین تپ و تاب گذشت کہ بہیچ حیلہ خود را
بار بہمان مکان رسانم الخ **قولہ** کہ بالاتر از حد وسعت از روی ہمت مردانہ خود اختیار نمود الخ جو کام
کہ حد وسعت سے بالاتر تہا اوسکی دست وادمین آدم نے ہاتھ ڈالا کیونکر تہا شاید کہ مبتلا بمرض دیوانگی تہا
اوسیکا نام آپ نے ہمت و مردانگی رکہا جبکہ آپ کی رای مین نافرمانی خدا ہمت مردانہ ہی تو شیطان پر
کسواسطے ضربت لعنہ ہی علاوہ اسکے فرمائیے کہ آپ ہمت مردانہ رکہتے ہین یا خنثی زنانہ برتقدیر اول آپ مانند
ابلیس حکم خدا سے گردن پہیرتے ہین اور مثل باغیان ایام غدر محض ہیچ **ہو** بنے ابلیس نشان سے عجب
یہہ دور آیا ہی ڈاب آگے خاطر عالی مین کہہ کیا سمایا ہی نے برتقدیر دوم پردہ نشینی اختیار کیجیے اور نیک
آئینی آشکار چادر عصمت سر پر ڈالیے اور خبر خاص یہ بہا اگر کسی مرد تگمرو سے نکاح کیجیے اور غنچہ با گلگشت کو انشراح
دیجیے **قولہ** درسعی مثمر ثمرات ترقی مدارج علمیہ تفوق بر علیین رسیدہ فقط اس نقرہ مایہ نے تہی کو بہود

ہی کہ جب وقت آدم نے براہ خیانت ثمر کھایا عجیب وغریب پھل پایا کہ آناً فاناً علم وعقل کی تکمیل حاصل
ہوئی اور علیین پر تفضیل فقط یہ کلام بالتمام غلط ہی کہ آدم کو ترقی علمیہ جو کچھ ہوئی تھی وہ پھل کھانے
سے پہلے ہی ہو چکی تھی چنانچہ سورۂ بقر مین ہی (وعلم آدم الاسماء کلہا) یعنی خدا نے آدم کو تمام ناموں
سے اعلام دیا فقط جبکہ آدم نے نافرمانی کی ساری ترقی تنزل سے بدل ہوئی اور خاطر خواہ سزائے عمل
ہوئی اسیطرح پھل کھانے سے آدم کو علیین پر تفوق ہرگز حاصل نہین ہوا بلکہ اس سبب سے علیین سے
نکالا گیا اور روے زمین پر ڈالا گیا بڑی تعجب کی بات ہی کہ ہر روز تلاوت قرآن کرتی ہو پھر بھی عداوت
ایمان کرتی ہو جا بجا آپ کی تقریر کا یہی حاصل ہی کہ تحقیق علمائے محمدیہ لاطائل ہی تلاوت قرآن نے خاطر
مبارک مین کچھ اثر نہین کی اور اصلا ہدایت نہین بخشی پس اوراق قرآن کو تجزیہ مثل کہنا چاہی یا زر
بخیل سمجھنا روا ہی کہ ہر ایک نے ثمر سے جیسے کہ نے بوریا نے شکر سے **ابیات** درختی کہ تلخ ست وی
را سرشت نے گرش بر نشانی بباغ بہشت نے ور از جوی خلدش بہنگام آب نے بہ بیخ انگبین ریزی و شہد
ناب نے سر انجام گوہر بکار آورد نے ہمان میوۂ تلخ بار آورد نے **قولہ** بسبب آن تحسین و تکریم (ولقد
کرمنا بنی آدم) بگوشش مارسید فقط یہ بھی گندہ تر از گوز شتر ہے اور بدتر از بانگ خر کو آپ نے اسکو سبب
تعظیم و تکریم بنی آدم تصور کیا ہوگا اور اس حماقت صریح پر تفاخر آیت (ولقد کرمنا بنی آدم) انسان
کیلئے سبب بزرگی ہی تو کون بہشتی اور کون دوزخی ہی سرور کائنات کون ہی اور خسیس تر موجودات
کون مسیلمہ و محمد ایک مین کون کہتا ہی کہ بد و نیک ہین جب تک کہ مومن و کافر مین تمیز نہو گا مضمون
آیت لائق اعتماد نہوگا اگر کہو کہ ان اشخاص مین فارق کیفیت اعمال ہی تو دعوی خدای محمدیہ کا
ابطال ہی کہ اوس سے کسی نے بزرگی نہین پائی تا وقتیکہ مشقت اعمال نہین اوٹھائی **قولہ** آرے
س قرب شاہان گرچہ باشد بیم جان نے فقط اس مصرعہ سے نمایان ہی کہ قرب خدای محمدیہ بیم جان
ہے مگر یہ محض غلط ہی اور شان حق سبحان مین کلمہ سقط ہی کیونکہ قرب خدای حقیقی جای امن و امان
ہے اور مقام انبساط و نشاط جاویدان وہان دنیا و عقبی کی فکر نہین ہے اور کوئی کام سوائے ذکر
نہین **س** اوسی کا ذکر ہی لب پر اوسیکی فکر ہی دل مین دیکھی تقریر تھی ہی یہی تدبیر تھی

ہے ❊ **قولہ** لیکن شاید عالی ہمتان ❊ اس مصرعہ کا یہہ ہی مقصود ہے کہ خود مسلمان اور اونکے والدین مہربان ایسے عقلمند اور بخت بلند ہین کہ دیدہ و دانستہ بیم جان مین پڑتے ہین اور اوسکا نام عالی ہمتی دہرتے ہین **ابیات** شاہ یک بیدادگر مشہور تھا ❊ اوس ستمگر کا عجب دستور تہا ❊ جوکسی دستور سے ہوتی خطا ❊ ہاتھ اوسکا تا بغل کاٹتا تہا ❊ وہ بریدہ دست رفعت پای تھا ❊ بسر مجمع اوچہالا جاتا تہا ❊ جسکو وہ قسمت سے ہوتا دستیاب ❊ وہ وزارت شاہ کی پاتا شتاب ❊ اوس سے بھی ہوتی جو احیاناً خطا ❊ تھا وہی اوسپہ گذرتا ماجرا ❊ ہاتھ پھر اوسکا بھی کٹا جاتا تہا ❊ منصب عالی کا بدلا پاتا تہا ❊ الغرض خواہان تھے سب وسن چاہ کے ❊ بیم جان سے اپنی گھبراتے نہ تھے ❊ فقط عالی ہمتی مسلمان کی یہہ ہی شکل ہے کہ اوسکے لئے قربت الہی بھی جائے خلل ہے اب ہماری میانجی معنی تسلط شیطان رقم کرتے ہین اور برأت آدم کا دم بھرتے ہین **سوط الجبار** یعنی تسلط شیطان آنست کہ مکلف شرعی در اتباع نفس و شہوات چنان مغلوب باشد کہ در ارتکاب مناہی شرعیہ باکی ندارد و بعزم خود اقدام بران کردہ باشد و حال آدم ازین منقصت بمراحل دورست معاذ اللہ کہ گردی ازین بر دامن عصمت او رسیدہ باشد **سعہ** کہان ہیں شیفتہ مری محتسب خدا سے تو ڈر ❊ سبوی بغل مین جھلکتا ہے آبلہ دل کا ❊

جواب معنی تسلط شیطان جو کچھ آپ نے ترقیم کئے ہین وہی علمائے محمدیہ نے آدم کے حق مین تسلیم کئے ہین اب ہمارے بیان پر جان لڑائیے اور اپنے فقرات کی روبکاری لگائیے **قولہ** معنی تسلط شیطان آنست کہ مکلف شرعی الخ آدم علم خیر و شر رکھتا تہا یا نہین بر تقدیر اول مکلف شرعی تہا کہ واقف حقیقت نیکی و بدی تھا بر تقدیر دوم سزا و جزا نہین تہا اور لایق جلاوطنی نہ تہا کیونکہ غیر مکلف کے لئے کسی مذہب مین پاداش نہین ہے اور صدمے دوریافتن نہین پایا آدم کو محض حیوانات و مجانین کے درمیان سمجھئے یا اوسپر تسلط شیطان قطع نظر ازین اگر آدم مکلف شرعی نہ تہا تو کس واسطے گناہ سے تایب ہوا چنانچہ سورہ طہ مین ثم اجتباہ ربہ کی آیت آئی ہے کہ توبہ آدم نے منزلت اجابت پائی ہے مگر وہ محض غلط ہے کیا اگر [illegible] یہہ بھی معلوم ہے [illegible] اوسکی ہوتی تو

قرآن مین خبر دی ہوتی جو کوئی حقیقت شریعت سی خبردار نہین ہی اوسکو توبہ و استغفار سی سروکار
نہین ہی جو کوئی ہمجنس حیوانات و صبیان و مجانین ہی اوسکو تکالیف شرعی سی البتہ خبر نہین ہی قطع
نظر ازین اگر آدم خیر و شر سے بیخبر تہا تو فرشتہ ہونا اوسکی نزدیک کیونکر بہتر تہا غرض کہ آدم مغلوب
خواہش نفس تہا کہ فرشتہ ہونے کی امید مین مرتکب مناہی ہوا اور عاصی درگاہ الہی اس باب مین
قرآن و حدیث و مثنوی ہماری تابع ہین گو آپ کی نزدیک ضایع ہین ان تینون کی سند ترتیب وار حوالہ
قلم ہی اور مسلمان حقیقی کے لئی لایق اعتبار ہر دم ہی وعصی آدم ربہ فغوی ۞ ولذا عوقب ابو البشر بالاخراج
من الجنۃ لما عصی باکل الشجرۃ طمعا فی الخلود فیہا ۞ بیت ۞ یک قدم زد آدم اندر ذوق نفس ۞ شد
فراق صدر جنت طوق نفس ۞ یہان سی ثابت ہی کہ آدم ارتکاب مناہی سی باک نہین رکہتا تہا اور
مخالفت الہی سی خوف ہلاک نہین **قولہ** بعزم خود اقدام بران کردہ باشند ۞ فقط بلا شبہہ آدم نی
بعزم خود گناہ پر اقدام کیا اور شجر ممنوعہ سی طعام لیا خدا کو کاذب شمار کیا اور قول ابلیس پر اعتبار کیا
خرد و بزرگ پر ہویدا ہی و آشکار ہی کہ کسی چیز کا کہانا اور شکم کی اندر لیجانا بلا ارادہ ناممکن و دشوار ہی شاید
کہ تخم معلوم مانند کرمکان بی زدہ کام و دہان آدم سی داخل ہوا ہو گا اور خود بخود اندرون داخل **بیت**
بی مگس ہرگز نماند عنکبوت ۞ رزق را روزی رسان پر میدہد ۞ **قولہ** حال آدم ازین منقصت بر اہل
دور است الخ بلا شبہہ حال آدم اس منقصت سی نزدیک ہی اور قول قرآن و حدیث ٹہیک عجب ماجرا ہی
کہ ہم تو قرآن و حدیث کو لایق سند سمجہتی ہین اور آپ واجب رد **بیت** چلی ہی ایسی زمانہ مین کہ ہی
ہوا اولٹی ۞ کہ سیدہی بات سمجہتی ہین آشنا اولٹی ۞ **قولہ** کہان ہی شیشۂ می محتسب
خدا سی تو ڈر ۞ الخ بادہ کشان خمخانۂ معنی پر اس بیت کی کیفیت چہپی نہین ہی اور جو کچہہ آپ نی
نشۂ بنگ مین ترنگ بہری ہی وہ مخفی نہین اب جسقدر مضامین درد ہی سیاہی قلم کی
بیت ہذا کا یہہ ہی اصلی مدام ہی کہ آدم پر اتہام خدای اسلام ہی آدم نی ہرگز گناہ نہین کیا اور
لعبۂ عصمت تباہ نہین خدا نی ناحق اوسکو جنت سی اخراج کیا اور پاؤن سی نعلین اور سر سی تاج
لیا پس خدای محمدیہ مخمور شراب اضطراب ہی اور احتساب اوسکا خراب ہی آبلہ دل کو شیشۂ آتش تصور

Marfat.com

کرتا ہی اور مست شراب جہل کو عقل کل ہم تو خدای محمدیہ کی عزت و آبرو کا بہت پاس کرتی تہے اور شکست خاطر سی ہراس مگر کیا کیجیو کہ آپ نی داد کم ظرفی دی اور ساقی ازل کی عیب بینی کی **شعر** ما بشکست خاطر مور رضا نمیدہیم ٭ خصم مگر ز سادگی شیشہ زند بسنگ لاخ ٭ الحاصل جو کچھہ ہمنی بیان کیا ہی وہ بغیش و صفا ہی اور آپکی تاویل محض لاف و گذاف **شعر** بغل مین شیشہ امی ہی تیری بہو سنکر ٭ کہہان بغل مین چہلکتا ہی آبلہ دل کا ٭ اب بڑی غور ہی اور مطلب در میاںجی اپنی کئے ہوئی سے پچہتاتی ہین اور پیچ و تاب کہاتی ہین جو کچھہ کہ ہم کہتی تہے وہی تسلیم کرتی ہین اور اپنے قول کی آپ ترمیم کرتے ہین **شعر** انچہ دانا کند بہ آسانی ٭ ہمان نادان بصد پریشانی ٭ **سوط الجبار** اگر تسلیم کردہ شود آن نہی نہی شرعی بود درین حالت ہم از روی قاعدہ صدر اعتراضے بر ما وارد نشود چہ سابق بیان کردہ ایم کہ ہر چند انبیا از عزم بجرائم معصوم اند مگر صدور گناہ بطریق ذلت از آنان ممکن است و معنی زلت نیست کہ شخصی امر مباح را یا طاعتی را قصد کند و بسبب غفلت و بی احتیاطی از آن امری خلاف شرع بظہور رسد پس صورت این عمل صورت معصیت است و معنی آن معنی طاعت یا مباح حضرت آدم را بسبب مقاسمہ ابلیس چنان معلوم شد کہ مرا از خوردن این درخت بجہت خلافت زمین منع فرمودہ اند و بر تقدیر خوردن ازین درخت مرتبہ بالا از مرتبہ خلافت زمین مرا حاصل خواہد شد باین جہت اقدام بر خوردن آن نمودند چون بمجرد خوردن از ان حال برہنگی خودش بر وی ظاہر گشت بنا بر آن در توبہ و استغفار کوشید **جواب** اب کس وستاد نی آپکو تعلیم دی کہ (لا تقربا ہذا الشجرۃ) مین نہی شرعی تسلیم کی اگر یہی حق بات تہی تو کسواسطی اسقدر تضییع اوقات کی یہہ بالکل آپ کی نادانی پر محمول ہی اور بیت بذاہبت معقول **شعر** انچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از ہزار رسوائی ٭ عقل و دانش سی استفسارہ کیجی اور اوراق سوط الجبار پارہ پارہ از سر نو ترتیب دیجئے آپ اپنی تکذیب کیجئے اگر آپ جہوٹی تقریریں بڑہاتی رہیون آخر الامر سر جہکاتی **ع** راستی آور کہ نشوی رستگار ٭ اگرچہ میاںجی نی اپنی ناراستی پر اقرار کیا اور اپنی کئے ہوئی سے استغفار مگر بقول فقیر اندر من **شعر** کبہی جائیگی کیونکر کج منش کی ٭ جاتا ہی نہین وصف جبلی ٭ اپنی عادت سی ناچار ہین اور پہر کجروی پر تیار ہین **قولہ** درین حالت

ہم از روی قاعدہ صدرا اعتراضی بر ما وارد نمی شود فقط سارے اعتراض تم پر ہی وارد ہوتے ہین کہ تم نے
قرآن کی دھجیان اڑائی ہین اور بے سروپا تاویلین بنائی ہین ہمارا مقصود کچھ بھی کہین نہین گیا
اور مادام کہ قرآن زبان مبارک پر رہا کیونکہ از روی قرآن تاویل قرآن بدہی بلکہ عین روی اسی ہین
آپ کا حال بیجا کرتا ہون اور جناب کی فقرہ فقرہ پر نظر ابطال **قولہ** چہ سابق بیان کردیم
فقط جو کچھ سابق آپ نے گفتگو کی ہم نے بھی اسکی تکذیب وجہ بوجہ کی اگر پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی
ہووے اور ظلمت کدہ درون مین تجلی تو پھر سامنے آئیے اور فرستہ پیغمبر کہائیے **ہ** اوسیان
وستادجی آجائے خم ٹھوک کر دو ای خلیفہ ہم بھی دیکھین پہلوانی آپ کی واسی ہٹ دھرمی
وبیشرمی پہ دعوی راست بیانی ہے اور آپ کا اس بیان فی **ہ** چہ شائستہ کردی کہ خواہی بتنگ
کمر زیبدت ناز با روی زشت **قولہ** ہرچند انبیاء بزعم شما معصوم اند الخ یہ بھی بالکل تمام
غلط ہی آیا آدم نے گندم باراده خود نہین کہایا خود بخود اسکے منہ مین گہس گیا صد آفرین آپ کی فراست
ودانائی پر اور کیا است ورسائی پہ آپ سی طرح شاید کہ ابراہیم خلیل اللہ نے بزعم خود جھوٹ نہین بولا
شیطان نے جبرا اسکا منہ دروغ بیانی کے ساتھ کہولا بالفرض اگر کافہ انبیا ارتکاب معاصی مین
مجبور ومعذور ہین تو دزد وزانی وقاتل وکاذب کا کیا قصور ہے کیونکہ یہ فاسق وفاجر بھی عذر پیش
کرسکتا ہے اور خاطر عدالت بشر قطع نظر ازین انبیا ذی ارادہ وشعور ہین یا عقل وارادہ سے مجبور
بر تقدیر اول آپکی تمام عذر لنگ ہین اور بر تقدیر دوم انبیا مانند خشت وسنگ جبکہ علم وارادہ سے
بری ہین تو کیونکر سزاوار پیغمبری ہین **ہ** لائق دولت نبود ہر سرے و بار مسیحا نکشد ہر خرے ؎
کہان ضلالت اور کہان رسالت کہان بدکسری اور کہان پیغمبری **ع** چہ نسبت است سہا را
با آفتاب درخشان؛ فرید الدین عطار نے رسالہ جوہر ذات مین لکہا ہے کہ آدم نے ابلیس کو اپنا ہمراز
بنایا اور باراده خود گیہون کہایا پھر حوا سے خدا کی نافرمانی کرائی اور اطاعت شیطان مین نفسا
ابیات از ان ملعون چون شیطان نہان شد؛ عجب آدم بماند ناتوان شد بخود بسگفت
لعین مرد حق بود کہ مارا ناگہان فروی بنمود؛ سخن گفت آنچہ بد مرید اینجا؛ ندارم من دروغے

قول او را؛ خورم من گندم اینجا در نهانی؛ اگر باشد قضای آسمانی؛ شده ابلیس ور او در رگ و
پوست؛ بدو میگفت همین چون جمله از اوست؛ بخور گندم چرا حیران شدستی؛ درین اندیشه سرگردان
شدستی؛ بخور گندم که اسرار الهیست آدم؛ که حق بنماید از تو در جهان؛ بسی اسرار این جا که نهان ست؛
ولی آدم عیان اصلا ندانست؛ که ابلیس است او را پرده از راه؛ قضای حق ببین آدم که ناگاه؛ ببرد
دست و یکی خوشه از آن چید؛ نهاد اندر دهانش خوش بخائید؛ فرو برد آنگهی آن گندم آدم؛
سه خوشه دیگرش بر کند آدم؛ بحوا داد گفتا هان بخور این؛ که خوش چیزیست نغز و خوب شیرین؛
ستد حوا از آدم گندم خوب؛ ببردش عاقبت فرمان محبوب؛ چو حوا گندم از حیرت بخائید؛ ز سر تا پا
چون بیدی بلرزید؛ بجای حله از هر دو جدا شد؛ نمود هر دو مستور و هبا شد؛ برهنه هر دو تن شیدا بماند؛
میان حوریان رسوا بمانده؛ ز رسوائی و شرم اهل جنت؛ فتاده هر دو در اندوه و محنت؛ ز رسوائی
که اینجا یافت آدم؛ بتر از مرگ او را بد دمادم؛ وز آن اهل بهشت شادان و خندان؛ که بر آدم شده
جنت چو زندان؛ بزاری زار گریان گشت آدم؛ جگر از سوز بریان گشت آدم؛ ستاده تا کم؛
وتنش پس پشیر؛ ز بهر ستر خود او مانده دلریش؛ چو آدم اینچنان بد ایستاده؛ تن اندر حکم ایزد
باز داده؛ بجای جبرئیل آمد ز داور؛ بگفت آدم بخود خویش بنگر؛ بگفتم مر ترا فرمان نبردی؛ بقول
دیو مر گندم بخوردی؛ نبردی هیچ فرمان خداوند؛ فتادی این چنین مجروح در بند؛ ز نافرمانی اکنون
خوار گشتی؛ تو حوا چنین هم خوار گشتی؛ کنون این درد را درمان نباشد؛ که کار حق چنین آسان نباشد؛
چه خود کردی و خود خوردی سرانجام؛ نبد ننگ و نبد یکبارگی نام؛ ترا از ره ببرد آن زشت
مکار؛ کند شیطان بعالم این چنین کار؛ ستاده آدم اندر نزد جبرئیل؛ سیه رخ مانده او را سر و دل
ندا آمد حضرت ناگهانی؛ ز من بشنو تو این سر نهانی؛ بگو تا گندم آخر چه خوردی؛ تو فرمان من
اینجا که نبردی؛ ز نافرمانیت اکنون چه سازم؛ ترا در آتش غیرت گدازم؛ تو هستی هیچ اکنون
ز ذاتم؛ توانگندی عیان اینجا صفاتم؛ بگو با من کنون و ده جوابم؛ و گر نه آتش غیرت بتابم؛
ز شرم و خجلت آنجا آنگاه آدم؛ بعجزی بر گشاد آن لحظه آدم؛ گنهکارم فتاده در بن چاه؛ مرا ابلیس

Marfat.com

گردانید گمراہ ؛ مرا ابلیس بیچارہ چون شد ؛ دلم از خویشتن کلی بدون شد ؛ کنون تو حاکمی بد کرد
آدم ؛ برین ریش دلش ہم نہ تو مرہم ؛ بدی کردم بنفس خود نہانی ؛ فتادم در بلا اکنون تو دانی غر
بدی سن بیخبر و در گذارم ؛ کہ ہستی در دو عالم کردگارم ؛ یہ خلاصہ قول فرید الدین عطار ہے جو کہ اولیاے
محمدیہ مین نامدار ہے اب شک نہین ہے کہ آدم نے بدی بارادہ کی اور حوا گناہ پر آمادہ کی **قولہ** یعنی زلت
آنست کہ شخصے امر مباح را یا طاعتے را قصد کند فقط فرمائے کہ لوط پیغمبر نے زنا سے بنات سے کسی طاعت
وامر مباح کا عزم کیا تہا یا خلاف حیا و شرم داؤد کو پرائی عورت کے عشق سے کوئی امر مباح منظور تہا
یا ارادہ فسق و فجور یوسف نے عصمت نبوت کی باطل کرنے اور اندام نہانی مالکہ مین داخل کرنے سے کسی طاعت
کی نیت کی تھی یا خواہش معصیت عجب شان خداے غیور ہے کہ انبیا کی طاعت و عبادت کا مقدمہ فسق
و فجور ہے جسوقت کوئی کار ثواب کرتے ہین اوّل گناہ مین ارتکاب کرتے ہین آپکی تقریر کا یہی حاصل
مرام ہے کہ عصمت انبیا تمام ہے اب یہ بھی سمجھ لیجئے کہ آدم نے کسی عبادت و طاعت کا ارادہ نہین کیا
اور آپ نے بھی کہین حوالہ نہین دیا بلکہ مؤلف قرآن نے اسیقدر گفتگو کی ہے کہ آدم نے فرشتہ ہونے
کی آرزو کی ہے اگر اسکی کچھہ اصل ہے تو ملائکہ پر تفضیل انبیا لایق دخل ہے اعتقاد اہل سنت و جماعت
سست ہے اور عقیدہ معتزلہ درست کہ فرشتون کو پیغمبرون سے افضل جانتے ہین اور محمد صاحب سے
جبرئیل کو اکمل مانتے ہین **قولہ** و بسبب غفلت و بے احتیاطی از آن ازوے خلاف شرع بظہور رسد
فقط بکر و عمر وغیرہ بھی جسقدر امور برخلاف شریعت کے کرتے ہین بلاشبہہ بسبب بے احتیاطی و غفلت کے
کرتے ہین پہر انبیا کے لئے کیا بہتری ہے اور کیونکر بہتری ہے **ف** پیش فہم سلیم و عقل صحیح ؛ کے نزد بے مرجح
ترجیح ؛ جبکہ انبیا بے احتیاطی کے ساتھ منسوب ہین اور بضرب زندی و نا عقلی معروف تو شایستہ
پیغمبری نہین ہین اور سزاوار سروری نہین **قولہ** پس صورت این عمل صورت معصیت است
معنی آن معنی طاعت و مباح فقط یہ فقرہ سراسر باطل ہے اور اسکا یہی حاصل ہے کہ خداے محمدیہ
کی ظاہر پر نظر ہے اور عالم معنی سے بیخبر ہے از دیوان نہین ہے اور معنی شناس نہین و گرنہ عدالت
سے جنگ نکرتا اور آدم پر عیش جنت تنگ نکرتا فکر معاش مین نہ ڈالتا اور منہہ سے کلمہ اہبطوا

نہ انکا اتنا قطع نظر از معنی اس فقرہ کی نثر پریشان ہی کہ بار دوم ایراد لفظ معنی برعکس عادت فارسی
دان ہی یہان سی واضح ہی کہ جیسے آپ فائق سنسکرت و عربی کی کاشف نہین ہین ایسی ہی اردو
و فارسی سی واقف نہین ہین ۵ نہ اردو خوان ہی بہو نہ فارسی دان ۵ نہ عربی اور ترکی مین
سخن ران ۵ اگر پاس مباحثہ درمیان ہی اور شہسوار مناظرہ گرم عنان تو بالیقین مولوی جی کو
ملا زادہ بناؤنگا ۵ اور مسند موشگافی پر بٹھاؤنگا **قولہ** آدم را بسبب مقاسمۂ ابلیس چنان معلوم
شد الخ اس فقرہ کا مطلب یہہ ہی کہ آدم نے بسبب تحقیق کی کہ سوگند ابلیس کی تصدیق کی اپنی معبود کو
دروغگو ٹھہرایا اور بہ تلبیس ابلیس گندم کہایا جبکہ آپکا یہہ ہی مقصود و مرام ہی تو ہمکو کیا جا کلام ہی البتہ
اس صورت مین ایک اعتراض وارد ہوتا ہی کہ آدم عمرو بکر سی بھی گیا گذرا ہی کہ ہر چند عمرو بکر مخالفت خدا
مین عمر بسر کرتے ہین مگر تکذیب کبریا سی حذر کرتے ہین آدم و حوا نے مخالفت الہی بھی کی اور راہ منا ہی
بھی [illegible] دین محمدی مین جسقدر عصیان ہوتی ہین تلبیس شیطان ہوتی ہین پس جو کوئی آدم و حوا کا
تہمت [illegible] کرتا ہی وہ اپنی لوث تعصب سے کیونکہ تسلیم کرتا ہی **قولہ** بہ تقدیر خوردن ازین درخت
مرتبہ بالاتر از مرتبہ خلافت زمین مرا حاصل خواہد شد الخ یہہ تو فرمائیے کہ خلافت زمین سے بالاتر مرتبہ
کونسا ہی اور اوسکا نام کیا ہی اگر وہ فرشتہ ہونا ہی تو آپ کی لئے آتش ندامت مین برشتہ ہونا ہے
کہ آپ جواب حملۂ ہند کی صفحہ [illegible] مین نبوت پر تفضیل ملکیت کا رد کر چکی ہین اور اس باب مین
[illegible] پس جناب کے اس فقرہ کا یہہ ہی حاصل ہوا کہ آدم آمادہ امر باطل ہوا اگر وہ مرتبہ فرشتہ
ہونے کی سوا ہی تو آپ کی رائے پر داد ہی کہ برعکس بیان مستجمع کرتی ہو اور بہ خلاف قرآن گفتگو کیونکہ
قرآن مین یہہ ہی بات لکھی ہی کہ آدم نے فرشتہ ہونے کی خواہش کی ہے اگر آدم اپنے ارادہ مین
صادق ہی تو عقیدہ معتزلہ واثق ہی کہ اونکی کتابون مین اسی بات کی تشریح کی گئی ہی کہ انبیا پر ملائکہ
کو ترجیح دی گئی ہی بر تقدیریکہ آدم روح خدا ہوتا اور فرشتون نے اوسکو سجدہ کیا ہوتا تو فرشتہ ہونا
پرند مرنا اور دیدہ و دانستہ خواہش تنزل نکرتا **قولہ** چون بجرد خوردن از آن برہنگی خود شان
ظاہر گشت الخ اسلام کا کام تمام کرتے ہو اور برعکس قرآن کلام سورہ اعراف مین مسطور ہی اور

آدم وحوا کی اوصاف مین مذکور کہ جسوقت اونھون نی نافرمانی کی خدا نی اونکو پوشش عریانی دی چنانچہ (ینزع عنہما لباسہما لیریہما سواتہما) یعنی اوتار لیا تھا اون سی لباس اونکا تاکہ دکھلاوی اونکو شرمگاہ اونکی فقط اس آیت سی ظاہر ہی کہ اول سی آدم وحوا لباس پہنی تہی کب ننگی تھی اللہ نے جبکہ اونھون نی عصیان کیا خدا نی اونکو عریان کیا پس آپ جو کہتی ہین کہ آدم وحوا روز اول سی برہنہ تھی اور اپنی دستری سی بیخبر وہ بالکل ابطال قرآن ہی اور بلا تامل اضلال مسلمان اب ہمارے میا جی مثنوی ملای روم کو سند دیتی ہین جواب حملہ ہندمین جسکا رد کرچکی ہین پس آپ یکا دیز ہر اپنی حیرانی ہی او محض خاطر پریشانی چنانچہ خود مولوی معنوی نی کہا ہی اور دین اسلام کا نام حیرانی رکھا ہی ؎ گہہ چنین بنماید وگہ ضد این ٭ جز کہ حیرانی نباشد کار دین ٭ **سوط الجبار**

ابیات مح این آدم کہ نامش می برم ٭ قاصرم گرتا قیامت بشمرم ٭ این ہمہ دانست وچون آمد قضا ٭ دانش یک نہی شد بروخطا ٭ کای عجب نہی از پئے تحریم بود ٭ یا بتاویلے بد وتوہیم بود ٭ در دلش تاویل چون ترجیح یافت ٭ طبع در حیرت سوی گندم شتافت ٭ چون زحیرت رست باز آمد براہ ٭ دید بردہ دزد رخت از کارگاہ ٭ ربنا انا ظلمنا گفت واہ ٭ یعنی آمد ظلمت وگم گشت راہ ٭ اینچنانک آن کو نکوکار گرفت ٭ زور را بگذار د وزاری گرفت ٭ **جواب** جس آدم نی نہی خدا نہ درست نہ جانی اورسوگند شیطان بلا کم وکاست مانی وہ نہ لایق مدح ہی بلکہ سزا قدح ہی ؎ ذم این آدم کہ نامش می بری ٭ قاصری گرتا قیامت بشمری ٭ اب ایک ایک بیت کی معنی بیان کرتا ہون اور محمد علی کا سر در گریبان **قولہ** این ہمہ دانست چون آمد قضا ٭ الخ جیسی کہ آپ نی جابجا قرآن مین تحریف کی ہی ویسی ہی تحریف مثنوی شریف کی ہی آشکارا تزویر کرتے ہو کہ سمجہا خطا نہ تھا تحریر کرتی ہو اگرچہ دونون کا مدعا ایک ہی مگر بیگانہ قول بعینہ نقل کرنا نیک ہی پھر دو حال حاصل بیت یہ ہی کہ ہرچند آدم جانتا تھا کہ ابلیس میرا حاسد ہی اور اوسکا ارادہ فاسد لیکن جسوقت قضا آئی ایک نہی کی سمجہنی مین خطا پائی فقط اس سی آدم کی کچہہ خصوصیت نہین بر آتی ہی بلکہ یہ ہی بات سمجہی جاتی ہی کہ آدم مثل عمرو بکر کے بانی مبانی خطا تھا اور روز اول سی اوسکے لئے یہ ہی خلعت

عطا تہا **قولہ** کای عجب ہی ازی تحریم بود الخ یہ بیت بہی ہماری لئی برہان قاطع ہی اوسکے گناہ
آدم کا بیان ساطع کیونکہ اسکا مدعا یہ ہی کہ جیسے ابلیس نے امر خدا مین بنیاد قیاس ڈالی ویسے ہی
آدم نے بہی کبریا مین گنجایش تاویل نکالی تفاوت اسیقدر ہی کہ ابلیس کو صرف اپنی عقل سی سروکار تہا
اور آدم کا اطاعت ابلیس پر مدار تہا **قولہ** دردلش تاویل چون ترجیح یافت الخ اس بیت کا
یہ مدعا ہے کہ جسوقت آدم کو دل مین تاویل نے ترجیح پائی تو خاطر مبارک مین یہہ ہی سمائی کہ اطاعت
شیطان بجا لائیے اور شجر گندم سے ثمر کہائیے آپ جو لفظ شجرہ سی خیر و شر مراد رکہتے ہین اصلیت قرآن
کا اطلاق عناد رکہتی تہے تغیر صریح اختیار کرتے تہے اور اصل قرآن سی انکار آپ ہی کی مستندہ بیت سے
جناب کی شکستگی صحیح ہی بلکہ قرآن سی برگشتگی لاج ہی **قولہ** چون زحیرت رست و باز آمد براہ
الخ یعنی جبکہ آدم نے مرض حیرت سی صحت پائی اپنی ہی غفلت نظر آئی **قولہ** ربنا انا ظلمنا گفت
آہ الخ اس بیت کا یہ ہی مقصود ہی کہ آدم ظلمت ظلم سی روسیاہ ہوا اور طریقت شریعت سی گمراہ
آخر الامر اپنے ظلم پر اقرار کیا اور جناب آفریدگار مین استغفار **قولہ** زخناک آنکو نکوکاری گرفت
الخ اس بیت کی یہہ ہی معنی ہی کہ ابلیس و آدم دونون زور مین مشغول ہوئے اور قرار واقعی مخذول
آدم نے انجام کار بازگشت بجناب باری کی اور راہ زاری لی ابلیس اوسی پر ثابت قدم رہا لہذا سزاوار
لعنت ہر دم رہا فی الجملہ آپکی مستندہ ابیات سی مشروح ہی کہ عصمت آدم مجروح ہی اب ہمارے میاں جی
اپنے مذہب کا تزلزل بیان کرتی ہین گویا کعبہ کن پر بالکل احسان کرتے ہین **سوط الجبار**
بدانکہ علمای اہل اسلام درینکہ این خطا از آدم قبل نبوت سرزدہ یا بعد از نبوت مختلف اند بعضی بر
آنند کہ این خطا بعد از نبوت بود و امام فخرالدین رازی و امثال آن بر آنند کہ قبل از نبوت
بودہ بدلیل قولہ تعالی (ثم اجتباہ) یعنی بعد ازین واقع برگزیدہ او را بہ پیغامبری و نیز بدلیل اینکہ تا
آنوقت مرسل الیہم موجود نبودند پس وجود رسالت در آن وقت چگونہ متصور خواہد بود و برین
قول ہیچ محذوری بر اعتقاد ما اصلا وارد نمی شود **جواب** یہان سی جانا جاتا ہی کہ علمای محمدیہ
اس بات مین متفق ہین کہ آدم نزدیک پروردگار خاطی ہی گنہگار واقعی خواہ اوس نے گناہ بعد رسالت

Marfat.com

یا خواہ قبل نبوت بر تقدیر اول عصمت نبوت باطل ہی اور بر تقدیر دوم خدای محمدیہ غافل تھی
دبنی کیا اور شقی کو منصب پیغمبری دیا اب جناب کی فقرہ فقرہ پر نظر انصاف کرتا ہون اور ایک
ایک کا قصہ صاف **قولہ** بعضی بر آنند کہ این خطا بعد از نبوت بود فقط یہان سی واضح ہی کہ نبوت
کے لئے عصمت ضرور نہین ہی اور کوئی نبی خالی از فسق و فجور نہین پس مؤلف تحفۃ الہند کا یہ دعوی
کہ انبیا سی تمام عمر برا کام صادر نہین ہوتا محض بی اصل ہی اور ہر آئینہ بر عکس نقل میان محمد علی کہ
تحفۃ الہند کی تائید مین کلام کرتی تھی اولٹی اوسکی تکذیب مین اہتمام کرنے لگے پس معلوم ہوا کہ یہ
سب ونکی ظاہرداری و ریاکاری تھی در اصل کعبہ کس کی خدمتگزاری و فرمانبرداری تھی **ف**
واعظان کین جلوہ در محراب و منبر میکنند ٭ چون بخلوت میروند آن کار دیگر مے کنند ٭ **قولہ**
امام فخر الدین رازی و امثال آن بر آنند کہ قبل از نبوت بودہ فقط فرض کیا ہم نی کہ آدم اوسوقت
پیغامگذار نہین تھا اور رسول کردگار نہین مگر اوسکی مسجود ملائک ہونی مین جا کسیل قال نہین ہی
اور کسیکو گفتگو کی مجال نہین پس اگر آپکی نبی و رسول نی گناہ نہین کیا تو مسجود ملائکہ و روح خدا
نے بالیقین کیا اب چاہئی جاننا کہ رسالت و نبوت آدم کیلئے باعث فوقیت نہین ہی اور سبب
خصوصیت نہین کیونکہ خدای محمدیہ نی نبی و رسول تو ہزارہا اشخاص کو کیا مگر منصب مسجودی ملائکہ
آج تک سوای آدم کی کسیکو نہین دیا غرض کہ اس قول کا یہ ہی حاصل ہی کہ اگرچہ رسول نے حرکت
شیطانی نہین کی لیکن مسجود ملائکہ و روح خدا نی نافرمانی بالیقین کی **قولہ** بدین قولہ تعالی
ثم اجتباہ الخ البتہ جو آیت سورہ طہا مین ہی مگر اوس ہی قعنا یامین ہی پیغمبری کی معنی کا اس
مین کوئی کلمہ نہین ہی اور آپکی ترجمہ کا کچھ ٹھکانہ نہین قرآن مین تصرف کرتی ہو اور ترجمہ مین
تکلف وہ آیت کل یہ ہی اور اوسکا ترجمہ بلا تامل یہ ہی وعصی آدم ربہ فغوی ثم اجتباہ ربہ [illegible]
نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس گمراہ ہو گیا پس برگزیدہ کیا اوسکو رب اوسکی نے [illegible] **قولہ**
و نیز دلیل اینکہ تا آنوقت مرسل الیہم [illegible] آدم کو پیدا کیا اولین انبیا کیا
پس وسوقت نبوت رسالت مین کیا [illegible] کی کتابون سے آگاہی

وخبرداری نہین دیکھی فتح العزیز مین لکھا ہی کہ چون خوردن درخت ممنوع موافق قول ارجح معصیت شدہ پس از حضرت آدم وقوع معصیت لازم آمد واین خلاف عصمت انبیاست بعضی از مفسرین جواب این شبہہ چنین گفتہ اند کہ این معصیت از ایشان قبل از نبوت بوقوع آمدہ زیرا کہ ایشان را بعد از نزول زمین مرتبہ نبوت حاصل شد ولیکن این جواب قوی نیست زیرا کہ مرتبہ نبوت ایشان را بمجرد پیدایش حاصل بود بدلیل تعلیم اسما بلا واسطہ وبدلیل [illegible] فرشتہا را بسجود ایشان امر فرمودند بالتزام آنکہ جمیع فرشتہا برای غیر نبی سجدہ نمایند بسیار بعید [illegible] انتہی۔

قولہ برین قول ہیچ محذوری بر اعتقاد ما وارد نمیشود فقط اگر مولوی محمد علی [illegible] برین قول بنا برین قول مسطور کرتے تو بیت الدمعنی معمور کرتے چونکہ اونہون نے بنا بر کے مقام پر رقم کیا کعبہ معنی منہدم کیا تحریر عبارت فارسی را تجویز باید حلوا خوردن را رو جیسے آپکی عبارت پریشان ہی ویسی ہی خانہ معنی ویران ہی کیونکہ جس صورت مین خدای محمدیہ عاصی کو بھی نبی قبول کرتا ہو اور اپنا رسول تو اوسکی جناب مین رسالت کی واسطے عصمت درکار نہین ہی حتی کہ اوسکو نبوت ابلیس سے بھی عار نہین پس آپ کی اعتقاد عصمت بنیاد کا مفہوم یہ ہی کہ اگر [illegible] پیغمبر نبوت سے پہلے امہات وبنات کے ساتھ [illegible] سفاح ہووے تو اوسکے لئے مباح ہو [illegible] اور [illegible] لواطت آباو ابنا پر جایز ہووے تو اوسکے حق مین حلال ہو [illegible] اب مین عصمت نبوت کی [illegible] کرتا ہون اور اختلاف علمای اہل سنت کی تشریح جسپر ہماری میانجی نے بھی گواہی دی [illegible] گواہی کی ہی **ف** دیدار می نمائی وپرہیز میکنی بازار خویش وآتش ما تیز میکنی واشاعرہ کہتے ہین کہ اگر پیغمبر رسل غیر مرسل بعد نبوت کے سہواً اور قبل نبوت کی عمداً وسہواً گناہ کبیرہ کرے تو اوسکے لئے جایز ہی شرح مواقف مین لکھا ہی کہ اجماع اہل ملل وشرایع منعقد شدہ برینکہ واجب است عصمت انبیا از تعمد کذب در کلامیکہ معجزہ دلالت کند بر صدق آنہا در آن کہ دعوی الرسالۃ وما یبلغونہ من اللہ الی الخلائق [illegible] معجزہ میگردد [illegible] آن باطل است ومحال باشد صدور کذب از ایشان [illegible] خالی است [illegible] داکو [illegible]

Marfat.com

وبسیاری از ایمۂ اعلام حکم بامتناع آن کردہ اند و قاضی ابوبکر تجویز آن نمودہ بدلیل آنکہ معجزہ دلالت
نمیکند مگر بر امتناع تعمد کذب در انچہ معجزہ بر صدق او دلالت کردہ نہ مطلقاً انتہی شارح مقاصد نی
بھی اس مطلب کی تشریح کی ہی اور عقیدۂ ہذا کی اسناد بطرف قاضی ابوبکر کے پہیری ہی پس موافق
قول قاضی صاحب کی کہ عمدۂ اشاعرہ ہین لازم آتا ہی کہ اگر انبیای مرسل بسہو و نسیان فرمائین کہ فلانی
عورت اپنی پسر یا پدر پر حلال ہی تو کیا محال ہی بعد اسکی صاحب مواقف اور اسکی شارح نی لکہا ہی کہ خوارج
و روافض نی مقام خوف پر پیغمبر کے لئی اظہار کفر بھی جایز رکہا ہی پس ازین ماتن و شارح سو نقل کرتی
ہین کہ جمہور علمانی انبیای مرسل و غیر مرسل سی عمداً و سہواً صدور گناہ صغیرہ روا سمجہا ہی مگر معتزلہ مین سے
جبائی نی اس اعتقاد سی ابا کیا ہی عبارت شارح مقاصد حجت باہرہ ہی کہ یہہ عقیدۂ امام الحرمین اشاعرہ
ہی چنانچہ حیث قال و ذہب امام الحرمین منا و ابو ہاشم من المعتزلۃ الی تجویز الصغایر عمداً انتہی
پس انبیاء مرسلین کے لئی جایز ہی کہ جوش شہوت مین عورت نامحرم کی پستان پر دست مبارک ملین اور
خاطر خواہ بوسہ لین بنگ کہائین اور چرس کا دم لگائین اسکی بعد شارح و ماتن نی جو کچھ لکہا ہی اوسکا
ترجمہ فارسی اسطرح پر کیا ہی کہ اکثر اصحاب ما و جمعی از معتزلہ قائل شدہ اند بر آنکہ صدور کبیرہ از انبیا جایز ست
زیرا کہ معجزہ دلالت نمیکند بر آنکہ از انبیا قبل بعثت صدور کبایر ممتنع باشد و عقل نیز این را ممتنع نمیداند
و ادلہ سمعیہ بر آن دلالت نمیکند انتہی یہان سی لازم آتا ہی کہ تمام انبیا اول انواع فسق و فجور کرتے ہین
اور زنای امہات وغیرہ بالضرور بعدہ محل خاص نبوت مین داخل ہوتی ہین اور حضرت جبرئیل اون پر
نازل ہوتی ہین روح خدا و خلیل خدا و کلیم خدا و حبیب خدا کہلاتی ہین اور طایفہ ملائکہ مقربین ترجیح
پاتی ہین سبحان اللہ زنای امہات و شرب مسکرات حکم اکسیر رکہتا ہی کہ اوسکی استعمال سی لوگ مقبول خدا
ہوتی ہین اور رسول خدا ایسی کیا بعید ہی کہ ہمارے میا نجی بھی ان امور مین مصروف ہوویں
مین بصفات مذکورہ موصوف کیونکہ اگر بسبب ختم نبوت کی مصطفی نہو وینگی اور اسم باسمی تو ولی ضرور
محمد ہین تو ولی ہو جاینگی تمام امت کو تمنای زیارت رہیگی ... کو زیر شہ پر سلسبیل کرامت بتیگی
چنانچہ حبیب عجمی مبدا حال مین موصوف بصفات مذکور تہا ... زانی ... فسق و فجور بعدہ اوسکی لیے

Marfat.com

مرتبۂ ولایت حاصل ہوا اور بجدای محمدیہ واصل ہوا چنانچہ مولوی عبد العلی نے شرح مسلم مین اول
تشریح حال حبیب عجمی بلا کم وکاست کی ہی بس از ان خدا تعالی سے اپنے لئے اوسی مرتبہ کی درخواست
کی ہی شاہ عبد العزیز باب ششم تحفۂ اثنا عشریہ مین حرف زن ہی کہ آدم از حسد وبعض اصرار بر نافرمانی
خدا پاک بود فقط ایراد لفظ اصرار سے شایع ہی کہ عام سنیون کے نزدیک بھی اصل نافرمانی آدم سے واقع
ہی کلام امام فخر الدین رازی سے بھی یہی بات مستفاد ہوتی کہ عصمت آدم برباد ہوئی کہ اوسنے اول
تفسیر کبیر مین سات وجہہ متضمن اس بات پر کہ گناہ آدم کبیرہ تھا مذکور کی ہین من بعد کچھ چند سطور
سطور کی ہین والجواب المعتمد من الوجوہ السبعہ عندنا نقول الخ لفظ عندنا سے پایا جاتا ہی کہ یہی جواب
بقول شخصی ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست * حضرت امام صاحب کے نزدیک معتمد ہین اور دوسرے
علما کی رای مین نہایت بیہین فقط مالکی وشافعی وحنابلہ کا بھی یہہ ہی عقیدہ ہی کہ عصمت آدم
آفت رسیدہ ہی کہ وہ باوجود مرتبۂ نبوت وصفوت کے اطاعت شیطان کرکے مستحق طعن ہوا اور نزاوار
لعن بہر امام فخر الدین رازی آدم پر کمال شفقت فرما کر کہتے ہین کہ آدم نے امور مذکور قبل از نبوت
کئے ہین نہ بعد از رسالت فقط اگر قبل از نبوت آدم سے معصیت نے صدور پایا تو مردم شناسی خدا
مین قصور آیا کہ ایسے شخص کو نبی کیا اور منصب خلافت دیا کہ جس نے بہتیرن معصیت فضیح کی اور نہی
الہی پر اطاعت ابلیس کو ترجیح دی اگر آدم سے بعد از نبوت معصیت نے صدور پایا تو عیب دانی
خدا مین فتور آیا کہ ناعاقبت اندیشی سے ایسے شخص کو ملائکہ سے سجدہ کرایا اور خلیفہ بنایا کہ جس نے انجام
کار بغاوت کی اور داد شقاوت دی غرضکہ عقیدہ امام فخر الدین سے لازم آتا ہی کہ اگر انبیای مرسلین
نبوت سے پہلے زنا بدختر کرین یا لواطہ بپسر تو دیکر لئے نہ جاۓ واہ واہ ہی اور نہ آلودگی گناہ درین
صورت ندا جانی کہ حضرت خیر البشر امور مذکور سے محفوظ رہے یا محفوظ شارح مقاصد نے پھر مزد پردہ ادا کی
ہی اور اسطرح پر صدا دی ہی (حیث قال والمذہب عندنا منع الکبایر بعد البعثۃ) یعنی ہرچند جمہور
علما برخلاف اسکے قایل ہوئے ہین لیکن ہمارا مذہب یہہ ہی کہ بعثت کی بعد گناہ کبیرہ مطلقاً جایز نہین
ہے فقط حشویہ کہ سنیون ہین شامل ہین اور خلافت شیخین کے قایل آدم سے گناہ کبیرہ کے ثبوت مین

Marfat.com

نمات دلائل بیان کرتے ہیں اور امام فخرالدین کا سر در گریبان اول آنکہ آدم نے حرکت واہی کی اور
معصیت الٰہی چنانچہ (وعصی آدم ربہ فغوی) یعنی نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی فقط اگر کوئی کہے کہ آدم
سے نسیان سرزد ہوئی نہ عصیان تو جواب یہ ہے کہ برین تقدیر آیت ہذا مین (فعصی آدم) نہ آتا بلکہ
اوسکی جگہہ (نسی آدم) پایا جاتا پس مجیب کو چاہیے کہ قرآن مین تبدیل و تغیر کرے اور بجا کلمہ عصی
لفظ نسی تحریر کرے دوم آنکہ سورۃ النساء وغیرہ سے آشکار ہے کہ عاصی خدا مستحق نار ہے چنانچہ (ومن یعص
اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) یعنی جو کوئی معصیت اللہ و رسول کرے اور اوسکی حدون سے
بڑھے اوسکو جہنم مین داخل کریگا سوم آنکہ مصنف قرآن آدم و حوا کو ظالمین مین شمار کرتا ہے اور
دونون کے لئے ایک ہی دار تیار کرتا ہے چنانچہ فتکونا من الظالمین یعنی پس تم ظالمین مین سے ہو جاؤ
چہارم آنکہ آدم و حوا عار سے عار کرتے تھے اور اپنے ظلم پر آپ قرار چنانچہ قالا ربنا ظلمنا انفسنا یعنی دونون
نے کہا کہ اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا جانون اپنی پر فقط پنجم آنکہ ظالم کی خدا نے بغایت اہانت کی ہے
حتی کہ اوس پر لعنت کی ہے چنانچہ لعنت اللہ علی الظالمین یعنی ظالمون کے لئے نار ہے اور ہمدم خدا کی مار
فقط ششم آنکہ آدم و حوا جنت سے نکالے گئے اور رسوائے جائے عریانی کی بہشت سے کیا لیکی ہفتم آنکہ آدم نے
توبہ کی ہے اور وہ بعد از گناہ ہوتی ہے چنانچہ فتاب علیہ وہدی فقط قصہ کوتاہ جیسے کہ ابلیس نافرمانی
خدا سے روسیاہ ہوا اور راندۂ درگاہ ایسے ہی آدم نے معصیت مین ارتکاب کیا اور اپنے تئین مورد
عتاب لہذا جنت سے گرایا گیا اور دربدر پھرایا گیا شاہ عبدالعزیز نے اپنی تحفہ مین کتب امامیہ سے لکھا ہے
کہ آدم نے ائمہ اطہار کا حسد کیا اور اونکی ولایت کا رد حکم خداوند پس لنگت پت ڈالا اور گریبان نافرمانی
سے نکالا پس جو کوئی واقف حالات ابلیس و آدم ہے اوسکے نزدیک دونون مین فرق بہت
کم ہے کہ جسطرح ابلیس حاسد آدم علیہ السلام ہوا اوسی طرح آدم حاسد دوازدہ امام ہوا بلکہ آدم
سے چار چند ہے کہ ابلیس نے غیر جنس خاکی نہاد کا حسد کیا اور آدم نے اپنی اولاد امجاد کا پس کار آدم
بدتر تلبیس سے ہے اور بدتر از کار ابلیس کہ ابلیس کو آدم سے کسی نوع کا علاقہ نہین تہا اور آدم کو دوازدہ
امام سے علاقہ پدری و پسری تا یوم الدین تہا پس آدم مرتکب فعل بد ہوا کہ اوس سے قطع رحم سرزد

ہوا یہان تک مولوی محمد علی نے جو کچھ تنزیہہ آدم مین نشانی کی تھی اور داد عمہانی دی تھی وہ لفظاً لفظاً باطل ہوئی اور مانند نست مسیلمہ کذاب لاطائل تفسیر عزیزی سے خلاصہ حال آدم بیان کرتا ہون اور رد سوط الجبار پر آن پوشیدہ نرہے کہ جسوقت خدا نے خاک سے آدم کو بنایا تمام ملائکہ سے اوسکو سجدہ کرایا ابلیس نے عذر کیا کہ بندہ جوہر لطیف سے پیدا ہوا اور آدم خاک کثیف سے پس وہ مجھسے زیادہ نہین ہے اور سجدہ کے لایق نہین تب خدا نے ابلیس سے کہا کہ تو گمراہ ہوا اور رانده درگاہ پس آدم زمین پر پھرتا تہا اور جانوران غیر جنس کو دیکھکر وحشت کرتا تہا اپنے ہمجنس کی جستجو تھی اور یہی آرزو کہ کوئی ایسا ہمجنس نمودار ہووے کہ جسکی صحبت سے تسکین دل بیقرار ہووے اسواسطے خدا نے فرشتون کو حکم دیا تب اونھون نے حالت خواب مین آدم کا پہلو چیر چاک کیا اوسیوقت وہان سے ایک عورت ماہ لقا جلوہ گر ہوئی اور بنام حوا مشتہر آدم اس حال سے اصلا خبردار نہین تہا او سوا اسرار نہین جبکہ خواب سے بیدار ہوا حوا پر عاشق زار ہوا فی الحال ارادہ کیا کہ دست دراز کرے اور حوا کو سرفراز خدا نے آدم کو منع کیا کہ جب تک رسم مہر و نکاح ادا ہوگی تیرے دل بیمار کی دوا ہوگی پس رسم نکاح بحکم الٰہی ہوئی اور فرشتون کی گواہی ہوئی بعدہ خدا نے آدم و حوا کو آراستہ و پیراستہ کرکے بہشت مین داخل کیا اور طالب کو مطلوب سے واصل دونون پر بڑا احسان کیا کہ بہشت مین مطلق العنان کیا کہ دل چاہے جس درخت کا پہل کہائیں مگر شجرہ گندم کے گرد نجائین مجدداً آدم و حوا پر شفقت کی نظر کی اور حسد ابلیس سے بھی خبر دی کہ وہ تمہارا دشمن جانی ہے اوسکے سبب گناہ کہانی اوسکی باتون مین آنا اور شجرہ ممنوعہ سے ثمرہ کہانا چنانچہ الم اقل لکما ان الشیطان لکما عدو مبین یعنی مین نے نہین کہا تہا تمکو کہ شیطان تمہارے لیو دشمن صریح ہے فقط جبکہ ابلیس اس حال سے آگاہ ہوا کہ آدم جنت کا بادشاہ ہوا تدبیر کرنے لگا اور گوناگون تزویر کہ آدم کو بہشت سے گرائے اور در بدر پہرائے اسی تنازمین مار و طاوس بہشت ابلیس کے مددگار ہوئے اور آدم و حوا کے درپے آزار اب مولوی محمد علی سید احمد خان کی راہ مین چلتے ہین ور محدثین مفسرین اسلام کے کان ملتے ہین **سوط الجبار** مار و شیطان ہر دو یکدست کہاہے آن را بلفظ مار گاہے بلفظ شیطان تعبیر کردہ اند در تفسیر سید احمد خان معاف

مرقوم ست تمام علمای یہود وعیسائی ومسلمان اتفاق رکہتے ہین کہ سانپ سے اس مقام پہ شیطان مراد ہے **جواب** اگرچہ اس عبارت کی تکذیب بخوبی ہو چکی ہے لیکن یہان بہی بپاس خاطر جناب کے کچھ کہیجاتی ہے جو کوئی اسلام سے ارتداد کریگا وہی سید احمد خان کی تفسیر پر گوش اعتقاد دہریگا آپکو مداولت حدیث وقرآن نہین ہے کسی کتاب اسلام مین اتحاد مار وشیطان نہین بے تمیزی سے درگذر کیجئے تفسیر عزیزی پر نظر کیجئے کسطرح پر آپکا ابطال کیا ہے اور سید صاحب کو گوشمال دیا ہے کشاف وکبیر وبیضاوی ومدارک وذخیرہ کا بہی ایک ہی مدعا ہے اور آپکا رد جا بجا ہے علمائے اسلام ونصارا کا اتفاق ہے کہ آپ کی سمجھ بکر فکر لایق طلاق ہے اگر قول سید احمد خان ہی یہ مدار ہے تو ابو جہل وابو لہب کا بیڑہ پار ہے کیونکہ سید احمد خان نے تاریخ ہند کے صفحہ ۷۹ ۴ مین رقم کیا ہے کہ قریش ایسی قوم تہی کہ جسمین وہ پیغمبر باطل پیدا ہوا جسکے مسائل کا دخل اور اثر ایک مدت سے نہایت کے ساتھ تمام انسانون کے ایک بہت بڑے حصہ کے طبیعتون پر موجود ہے الخ پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۸۱ مین لکہا ہے کہ جسوقت محمد صاحب کی عمر چالیس برس کی تہی اور تین چار برس بعد اونہون نے اس بات کو علانیہ شہوت کے ساتھ کہا کہ مجکو خدا تعالی نے اپنا پیغمبر کیا ہے انتہی پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۸۲ مین تحریر کیا ہے کہ جو شہوت محمد نے مذہب کے پہیلانے مین اور گرمجوشی ظاہر کرنے اور ظلم اور سختی سہنے سے حاصل کی تہی اس سے زیادہ اب لشکر کی سرداری اور سپاہیانہ دلاوری اور دانائی ظاہر کرنے سے پیدا کی انتہی ان عبارات سے پایا جاتا ہے کہ سید احمد خان کا یہی اعتقاد ہے کہ محمد صاحب بظاہر ادعائے نبوت کرتے تہے اور در باطن اجرای شہوت جو کوئی رسالت محمد کا قائل ہے اوسکی عبادت وریاضت لاطائل ہے جسوقت میان محمد علی سید صاحب کی اطاعت پوری کرینگے رد قرآن وحدیث وبیضاوی وکبیر ونیشاپوری کرینگے سید احمد خان کی سورۂ فاتحہ کی تفسیر دیکہیے وہان لکہا ہے کہ آیات مین کتب مشرکین سے انتخاب ہوا ہے دعا مانگنا فضول ہے اوس سے کچھ حاصل نہین براہیم کو آگ مین ڈالنے کی روایت غلط ہے جبرئیل کا وحی لانا بے اصل ہے فصاحت قرآن معجزہ نہین ہے دوزخ وبہشت کوئی چیز نہین قرآن مین جن معجزات کا ذکر ہے وہ بالکل خلاف عقل ہے نماز مین کعبہ کیطرف منہہ کرنے

کی ضرورت نہین ہی علی ہذا القیاس اسلام کے اکثر مسائل ہین کہ سید صاحب کی نظر مین لاطائل ہین ایک نیچر کا فقرہ زبان پر جاری ہی اصح از مسلم صحیح بخاری ہی میان محمد علی کہان تک ونکی اطاعت کرینگی اور بطلان اسلام کی اشاعت کب تک مسلمانی کی جڑ اوکھاڑینگے اور ارتداد کا جہنڈا گاڑینگے مسلمان ایسی شخص سی کلام نکرینگی ہرگز وہ اسلام نکرینگے اگر آپ سید احمد خان کی بات پر یقین کرتے ہین تو ہم جناب سی بحث نہین کرتے ہمکو علمای محمدیہ سی سروکار ہی جنکا دل و دین قرآن و حدیث پر نثار ہی اگر آپکا سید صاحب پر اعتقاد ہی تو قصبہ بچہراون دار الجہاد ہی قطع نظر ازین عبارت سید احمد خان جامی غور ہی اور اوسکا مطلب وہی جیسے کہ آپ نے محدث جمال الدین و ملا معین و شیخ عبد الحق وغیرہ کو بدنام کیا ہی ایسے ہی سید احمد خان صاحب پر اتہام کیا ہی عبارت سید صاحب مین لفظ (اس مقام) مرقوم ہی اور اوسکا یہی مفہوم ہی کہ توریت کی کسی مقام پر سانپ سی شیطان مراد ہی نہ کہ ہر جگہہ مار و شیطان کا اتحاد ہی اگر سید صاحب قرآن مین بہی اتحاد مار و شیطان منظور کرتے تو لفظ اس مقام کیونکر مسطور کرتے کسواسطے کہ اردو مین کلمہ اس مقام وہین پر ادا کیا جاتا ہی جہان موقع خاص و نزدیک مراد لیا جاتا ہی غرضکہ ابلیس باستعانت مار و طاؤس داخل باغ عدن ہوا اور اوسنے آدم و حوا مین مشغول سمجہتر کہ ای آدم اس تعظیم و تکریم پر نہ پہول اور اپنی اصل کو نہ بہول ایک دن مرنا ہی اور دنیا سی گذرنا ہی یہہ بات سنکر آدم کو رنج ہوا اور اس طرح پر بحث کہ اسکی تدبیر تبلائی اور علاج تقدیر فرمائیے تب ابلیس نے اوسکو ہدایت کی نے رخصت غوایت دی کہ اگر تو ایک درخت کا پہل کہائیگا زندگی جاوید پائیگا آدم نے کہا کہ وہ کونسا ہی اور اوسکا پہل کیسا ہی پہر ابلیس نے وہی درخت دکہلایا کہ جسے خدا نے منع فرمایا آدم و حوا نے جوابدیا کہ یہہ درخت موت کا نشان ہی اس مین خلود کہان ہی بلکہ سبب زوال ہی کہ ممنوع الاستعمال ہی اگر اس مین کچہہ منافع ہوتا تو واوتعالی اوسکی نزدیکی سی کیونکر منع ہوتا شیطان نے کہا کہ خدا نے درخت مذکور سی اسواسطی ممانعت نہین کی کہ تمہارے لئے اوس سی خوف مضرت و نقصان ہی ہر گز اور بیم زیان بلکہ اس لئی منع کیا ہی کہ تم اس درخت کا پہل کہاتی ہی مثل فرشتہ موجود ہو گے اور بندہ زن و فرزند سی رہائی پاؤگی خدا چاہتا ہی کہ تمکو ... رکہی اور اپنی بندگی ...

جسوقت آدم وحوانے یہہ بات گوش کی عداوت ابلیس فراموش کی پہر ابلیس نے سوگند کہائی کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون اور نمایندۂ راہ ارادہ رکہتا ہون کہ تمکو مرتبۂ اعلی پر پہونچاؤن اور کشمکش موت سے بچاؤن آدم وحوا کو ابلیس کے سوگند کہانے اور پند سنانے سے یقین کامل ہوا کہ وہ اونکے خیرخواہون مین شامل ہوا پس میان بی بی دونون نے شجرۂ ممنوعہ سے ثمرہ کہایا اور فی الفور پہل پایا یعنی آدم وحوا ننگے ہو گئے اور حلۂ بہشتی دونون سے لے لئے گئے دونون جنت سے بدر ہوکر اور دربدر ہو غم دوری سے زار و بیکس و بیچارہ پہرتے تہے ؎ دگار بیقرار و خستہ و آوارہ پہرتے تہے ✿ آدم وحوا و مار و طاؤس نے بدکاری عجیب و غریب کی کہ جسکی عوض مین خدائے محمدیہ نے اونکی اولاد کو بہی تا دیت تعذیب دی جس نے گناہ بکر کا عمر سے حساب لیا لاجرم کاشانۂ عدالت خراب کیا یہان ہمارے میانجی مصنف قرآن پر بگڑتے ہین اور بار بار الکہدھاری وغیرہ کا نام کورسند بگڑتے ہین **سوط الجبار** در پرستش اپکہدا تہرین وید تصریح ست بر اینکہ کسیکہ دروغ گوید یا ترغیب آن کند ہفتاد پشت او در جہنم داخل خواہد شد و ہمچنان از مہابہارت و دیگر کتب معتبرہ واضح ست کہ کسیکہ لاولد میرد آبا و اجداد او معذب خواہند شد یعنی اجداد بگناہ اولاد ماخوذ خواہند شد قطع نظر از آن خطائیکہ از آدم بظہور رسیدہ اگر آن را گناہ شرعی ہم گفتہ شود صرف آدم در آن معاتب شدند نہ دیگرے از نسل او و اگر آن خطا گناہ شرعی نیست نہ آدم در آن گناہ شرعاً ماخوذ ست و نہ کسی دیگر آری این قدر آمد کہ بظہور آمدہ موجب حصول معرفت خیر و شر در بنی آدم بودہ کہ بسبب آن نوع انسان از سایر انواع جنس حیوان مکلف و ممتاز گردیدہ ظاہراً و رخاطر معترض ماجرای بیاس یا امبکا وغیرہ گذشتہ باشد کہ چون یکی پدید بیاس چشم بندکرده بود پسرش راجہ دہرتراشتر کور پیدا شد و دیگرے را کہ از شکل مہیب او رنگ زرد شدہ پسر شر زرد رو بوجود آمد یعنی پسران بگناہ مادران سزایاب شدند چنانکہ در مہابہارت یا قصۂ راجہ سرجات کہ بسبب بدکرداری دخترش خود راجہ و لشکر راجہ کور گردید چنانکہ در رانہ پُران مرقوم ست و رخاطرش خطور کردہ **جواب** شاگرد مسلمۂ کذاب بنا نکیجئے اور وید اور پُران ایسی بہتان و دروغ بیان مت کیجئے آپ کی سفیدی ریش و سیاہی رو پہ صد آفرین ہو کہ مصداق آیتہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی دروغ کو فروغ نہین ہی چو مثل راست ہی دروغ ہنین ہی ف کذب سی کاذب کو ملتا ہی نہین اصلا فروغ دیکھئے نہین سیم دغل کو قدر مثل اہل زر ٥ وید مقدس مثل قرآن نہین ہی کہ ابوبکر عمر نے اپنے طور پر ترتیب یا عثمان نے اور سی اور کیا ترتیب ابوبکر آگ کی سپرد کی اور شریعت محمدی کا کچھ خود دیکھی حوالہ پرشن اپنکہد ٹھیک نہیں ہی اور ایک کے گناہ مین دوسرا شریک نہین مضمون دروغ مشحون مختاد ودونیت آپ ہی نے بنایا ہی اور اپنی ہی کہتہ تازیانہ ملک لگوایا ہی یا مضمون مذکور مترجم کا طبع زاد ہی جسپر کتاب جناب کی بنیاد ہی کہتا تہا کہ ان ترجمون کے پاس بخایئے اور الکہ باری وغیرہ کا فضلہ لکہایئے جن ترجمون پر آپ کرتے ہین ہمی کچھ جا بجا ذلیل وخوار کرتے ہین اگر آپ کے حیا وشرم دامنگیر ہی اور احقاق حق ملنظر ہی تو ان ترجمون کے رد مین چون نکرو گے اور دل انصاف خون مجموعہ الکہہ باری ترجمہ وید نہین ہی اور تنگنای بیت الحرام روضۂ جاوید نہین ہم اوسکو قرآن سی افضل نہین جانتی اور لایق عمل نہین بالفعل ہمارے پاس تین سو پرشن اونپشد کی اور دو تفسیرین مہیا ہین حکم ہووی تو خدمت مبارک مین ارسال کرون اور احقاق حق پر استدلال چاہی جس سی ٹیہ ہوائے خواہ پنڈت ہندوستان خواہ کشیش نصرانی سی ترجمہ کرائیے مضمون مذکور پرشن اونپشد مین کہین نہین ہی بالیقین افراط وتفریط مترجمین ہی ترجمہ وہی لایق اعتماد امال ہی کہ جو کمی وبیشی سی خالی ہی پرشن اونپشد مین جو وہ عبارت ہین کہ مذمت کذب پر اشارت ہین عبارت اول سوال اول کے جواب مین ہی اور راست گوئی وترک دروغ کے ثواب مین چنانچہ —

तेषु सत्यं प्रतिष्ठितं तेषामसौ विरजो ब्रह्मलोकः नयेषु जिह्ममनृतं

یعنی جو اشخاص راست گوئی اختیار کرتے ہیں اور کسیکو فریب نہین دیتے اور جہوٹ نہین بولتے وہی برہم لوک پاتی ہین جو کہ عیب سی بری ہی اور جسکے لئے تمام سی برتری ہی فقط دیکہئے الکہہ باری نے اس عبارت کا ترجمہ یکلخت ترک کیا اور افراط وتفریط کو دخل دیا پس جو کوئی اوسکو ترجمہ ... تصور کرتا ہی وہ برخلاف حق تفکر کرتا ہی عبارت

Marfat.com

دوم سوال پنجم کے جواب مین ہے اور مذمت کذب کے باب مین چنانچہ —

समूलोहवा एष परिशुष्यति योऽनृतमभिवदति ॥ ॥ ॥

یعنی جو کوئی بہت جھوٹ بولتا ہے وہ بالکل خشک ہوتا ہے فقط دیکھیے نسخہ الکھدہاری مین اس فقرہ کا ترجمہ اصلا نہین ہے بلکہ ایک کلمہ کا نہین پس جو کوئی اوسکا ترجمہ ویدنام دہرتا ہے وہ خدا پر اتہام کرتا ہے قطع نظر ازین فرمائیے کہ آپ کی عبارت مین لفظ پشت کے معنی کیا ہے اور سنسکرت کے کس کلمہ کا وہ ترجمہ کیا ہے فارسی مین پشت بالضم بمعنی ظہر مستعمل ہے اور وہ یہان بالکل مہمل ہے اگر دروغگو کی بہتر پشت ہوتین تو آپکی چھہتر ہوتین کہ آپ جھوٹون کے بادشاہ ہین ورمسیلمہ بارگاہ اگر آپ نے براہ نادانی موافق محاورہ اُردو کے لفظ پشت بمعنی آباواجداد ایراد کیا ہے تو بلا شبہہ مضمون حدیث دارقطنی وغیرہ یاد کیا ہے کہ ولدالزنا کی تین پشت یا پانچ پشت یا سات پشت فی النار ہونگی اور جو رخدائے محمدیہ سے روبدلوا روینگی چنانچہ دارقطنی نے روایت کی ہے (ثنا احمد بن نصر بن سندویہ ثنا الفضل بن سہل الاعرج ثنا اسحق بن منصور السلولی ثنا ابو اسرائیل الملائی عن فضیل بن عمرو عن مجاہد عن ابن عمر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ لا یدخل الجنۃ ولد زنا ولا ولدہ ولا ولد ولدہ) عبد بن حمید نے روایت کی ہے (ثنا عبد الرحمن بن سعد الرازی ثنا عمرو بن ابی قیس عن ابراہیم بن مہاجر عن مجاہد عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل ولد الزنا ولا شئ من نسلہ الی سبعۃ آباء الجنۃ) سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین کہا ہے (قال عبد الرزاق فی المصنف عن ابن التیمی قال حدثنی الربیع وکان عند ناشئ وہب عندکم انہ قرئی بعض الکتب ان ولد الزنا لا یدخل الجنۃ الی سبعۃ آباء فخفف اللہ عن ہذہ الامۃ فجعلہا الی خمسۃ آباء) امام ثعلبی نے تفسیر مسمی بالکشف والبیان مین در آیت ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس کی شان مین کہا ہے (وروی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الآیۃ فقال ان اللہ تعالی لما ذرا لجہنم ما ذرا کان ولد الزنا ممن ذرا لجہنم) تفسیر درمنثور مین مذکور ہے (اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ وابن النجار عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لما ذرا لجہنم من ذرا کان

Marfat.com

ابو داؤد نی اپنی سنن مین کہا ہی (باب عتق ولد الزنا حدثنا ابراہیم بن موسی انا جریر عن سہیل بن ابی
صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد الزنا شر الثلاثۃ وقال ابو ہریرۃ
لان امتع بسوط فی سبیل اللہ عز وجل احب الی من ان اعتق ولد زنیۃ) جای تعجب کہ کوئی زنا کری اور
کوئی جہنم مین پڑے کسی سی گناہ ہووی اور کسیکا منہہ سیاہ **سو** گناہ دیگرے و ماخوذیت بدان ماند
خطا تو کردی و پدرت بقتل گاہ رسید اب آپکی انکار آوکا رسی نظر بازی کرتا ہون اور طبیعت حق طلب
کو عشق مجازی **قولہ** ہمچنان از مہابہارت و دیگر کتب معتبرہ واضح است فقط فرمایئے کہ دیگر کتب
معتبرہ سی آپ نی کونسی پستک مراد لیا ہی یا دیئہ ہر زہ درائی آباد کیا ہی اجنابکے منہہ سی گوز شتر نکلا
شاید کسی مادہ نی مخرج بائین بند کیا اس مرض موروثی کا علاج ہمارے علم گیہ افغان مین نہین ہی
بلکہ دار الشفای لقمان مین بہی نہین زیادہ پاؤن نہ پہیلاؤ اور عادت طفلی و علت سفلی سی باز آؤ ورنہ
پچہتاؤ گی منہہ کی کہاؤ گی **قولہ** کسے کہ لا دلہ سیر و آبا و اجداد او معذب خواہند شد فقط در دنگو
اجتناب کرو اور خوف روز حساب یہہ قول مہابہارت نہین ہی بلکہ کسی کتاب ہنود مین یہہ عبارت
نہ ہی شریعت وید مقدس مین برہم چریہ وغیرہ چار درجے ہین وچاروں مین ارکان نجات ہین برہم چریہ
اسکو کہتی ہین کہ تجرد اختیار کری اور ہمیشہ نکاح کرے نہ سفاح عبادت مین مصروف رہی اور
ریاضت مین صرف جبکہ برہم چریہ چار آشرم مین داخل ہی اور بحکم خدای عادل بیس تجرد کر سا تہ
لایق واہ واہ ہی نہ سبب معصیت و گناہ ہم نے رسالہ اعجاز ہند مین یہہ مطلب بخوبی تفہیم کیا ہی
مہابہارت بہی ترمیم کیا ہی اسواسطے یہان یہہ بحث کوتاہ کیجاتی ہی اور آپکے فقرہ آیندہ پر نگاہ **قولہ**
یعنی اجداد بگناہ اولاد ماخوذ خواہند شد فقط جبکہ متن ہی بی بنیاد ہی تو اس شرح کا کیا اعتماد ہی
فاسد بر فاسد ہی اور محمد علی کا بازار کاسد ہی **قولہ** خطائیکہ از آدم بظہور رسیدہ اگر آن گناہ شمردہ
شود صرف آدم در آن معاتب شد نہ دیگرے فقط اول میانجی کی فارسی خوانی مین کلام کرتا ہون
ایک بات [illegible]
سوال ہی کہ آپ نی [illegible]

Marfat.com

کیا ہی آپکو جمع و مفرد کی خبر نہیں ہی اور قواعد فارسی از بر نہیں اب بحث معنی ہی اور رد تقریر فلانی کہ بلا
شبہہ گناہ آدم میں اوسکی اولاد بھی گرفتار کی گئی اور نا کردہ گناہ مجرم شمار کی گئی چنانچہ شاہ عبد العزیز
تحریر کرتے ہیں در قلنا اہبطوا کی تفسیر یعنی گفتیم ما آدم و حوا و ذریت ایشان را کہ در نسل ایشان مقدر بودند و
شیطان را فرود روید از بہشت زیرا کہ بہشت دار العصیان نیست لایق عصیان دار الابتلاست کہ سرا
محل رنج و عناست و اقل از مراتب رنج و عنا دران عداوت فیما بین ست کہ ہم در دنیا و ہم در دین مضرت دارد
و این مرتبہ از ابتلا شمارا پیشتر آمدنیست زیرا کہ بعضکم لبعض عدو یعنی بعض شما مر بعض دیگر را دشمن ست -
شیطان در پی اغوا کردن آدمی ست و آدمی ہمیشہ در پی تذلیل شیطان پس درمیان این ہر دو دشمنی
دینی و شرعی ست چنانچہ درمیان آدمی و مار و طاوس دشمنی طبعی ست در ذریات آدم را ہر چند باہم
یگانگت و اتحاد جنسی ست لیکن بعضی از ایشان بسبب موختن از شیطان آئین شیطنت را بہم میرسانند
و بالطبع موذی بنی نوع خود میگردند و دشمن می شوند و بعضی از ایشان طبع مار را می دزدند و نیش زنی
خلق اللہ عادت میکنند و بعضی از ایشان طبع طاوس را کہ شہوت پرستی و خود آرائی ست تابع گشتہ
عداوت با ہمجنسان خود بہم میرسانند و لہذا ایشان را بعد از اخراج بسوی بہشت رجوع نزدیک نیست
انتہی فتح العزیز. دوسرے مقام پر بہی یہی گفتگو ہی او تفسیر اہبطوا ہی چنانچہ اہبطوا صیغہ جمع ست و در
بہشت غیر از آدم و حوا دیگرے قابل اخراج نبود پس میبایست کہ اہبطا میفرمودند جوابش آنکہ مراد خطاب
تمام نوع آدمیان بود و این ہر دو اصل این نوع بودند پس درخطاب این ہر دو صیغہ جمع را آوردند تا
دلالت کند بر آن کہ منظور اخراج تمام نوع ست انتہی یہان سے ثابت ہوتا ہی کہ گناہ آدم و حوا مین تمام
نوع مرد و زن شامل ہوئی اور عدالت خدای محمدیہ کامل ہی پس آپکا یہ قول کہ مرتکب آدم و حوا
شدند نہ دیگری از نسل او غلط محض ہی اور عین تقصیر **قولہ** اگر آن خطا گناہ شرعی نیست نہ آدم و حوا آن ...
ماخوذ ہست نہ کسی دیگر فقط اس فقرہ مین کلمہ آن کی بعد لفظ گناہ محض فاضل ہی اور خالی طبع سامی پر گراں
معلوم ہوتا کیونکہ میان مشار الیہ چندان دور نہیں ہے اور کوئی ایسا لفظ کہ جسکی طرف احتمال اشارت
ہو موجود نہیں پس تکرار مشار الیہ کچہ ضرور نہیں ہی اور معلوم نشاید درازی کا شعور نہیں بہتر تو یہ تہا کہ

بطرف فارسی رو نکرتے اور سواے اُردو گفتگو نکرتے تاکہ آپ کی بے علمی فاش ہوتی اور خاطر مسلمانی باشد شر
باد جیوو کلمہ دیگر لفظ کسی بھی زائد ہی اور کلمہ گناہ کی ساتھہ معاملہ واحد ہی آپ نے زاید الفاظ و فقرات لاکر کتاب
بھری ہی مقصود اس سی یہہ ہی ہی کہ لوگون کی نظر مین مولوی صاحب کی بڑی ہی اب خدمت مبارک
مین ایک التماس ہے کہ بحث مذہبی اول نے قلم و قرطاس ہی مجمع مین آئے اور رطب و یابس جو کچھہ موجود
ہووی سامنی لائے قطع نظر ازین بالیقین خطای آدم گناہ شرعی ہے اور سرا سر آپکی ابلہی کہ برعکس
علماے محمدیہ تقریر کرتے ہو اور محدثین و مفسرین کی تحقیر سوای آپ کی کون کہتا ہے کہ تفسیر فتح العزیز
ٹھیک نہین ہی اور گناہ آدم و حوا مین اونکی اولاد شریک نہین اگر آپ اسیطرح مخالفت قرآن و حدیث
اختیار کرینگی تو لوگ آپ کی اسلام سی بھی انکار کرینگے ف نہ قرآن و خبر پر جسکا ہو گوش ؛ جواب
اوسکا یہہ ہی ہی ہو تو خاموش **قوله** آرے این واقعہ کہ بظہور آمدہ موجب حصول معرفت خیر و
شر در بنی آدم بودہ الخ البتہ قصۂ آدم سی لوگون کو اسقدر معلوم ہوا کہ جب آدم و حوا نے بدکاری کی
خدا نے اونکو سزای نابکاری دی اگر آدم و حوا عمل خیر کرتے تا ابد الآباد بہشت کی سیر کرتی لیکن اس سے
آدم و حوا کی کچھہ تعریف نہین نکلتی مس زراندودہ کی خاصیت نہین بدلتی اگر اسی پر منزیہ آدم محصور
ہی تو ابلیس کا کیا قصور ہے کہ اوسکے قصہ سی بھی لوگون کو تمیز خیر و شر ہوئی اور یہی بات اظہر کہ جسوقت
ابلیس مرتکب گناہ ہوا راندۂ درگاہ ہوا اگر نا فرمانی خدا سی دور رہتا معلم الملکوت بدستور رہتا بس آل
قصۂ ابلیس و آدم ایک ہی کون کہتا ہی کہ یہہ بد اور وہ نیک ہی **قوله** چون یکی بدیدن بیاض چشم بند کردہ
بود بسبرش راجہ دہرتراشٹر کور پیدا شد الخ چشم بند کرنا کسی مذہب مین گناہ نہین ہی تمکو تمیز سفید و سیاہ
نہین تشکل مہیب دیکھنی سی رنگ زرد ہونا چونکہ حالت اختیار نہین ہی لہذا داخل کردار نہین پس گناہ
مین کیونکر شمار کیجاویگی اور اوسکے لئے سزا کسواسطے قرار دیجاویگی علاوہ اسکی کسی ہندو کا اعتقاد نہین ہے
اور کسی کتاب دینیہ سی مستفاد نہین کہ پان کی گناہ سی دہرتراشٹر اندہا ہوا اور پنڈو کا رنگ پیلا ہر ایک اپنی
ہی اعمال سی کانا و اندہا ہوتا ہی اور اپنی ہی افعال سی گونگا و بہرا ایک کی عمل ہی دوسرے کو دخل نہین ہی
زید کی گناہ مین بکر کا قتل نہین ہی ہمنے ابطال التناسخ مین کی پانچوین جلد رسالۂ اعجاز ہند مین اس

مرکا بیان مفصل کیا ہی درمنثور مین مرقوم ہی کہ ولدالزنا دخول جنت سی محروم ہی چنانچہ (اخرج ابن شیبہ والنسائی والحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایدخل الجنۃ عاق ولا ولدزنا ولا مدمن خمر ولا منان) واہ واہ بکر مرتکب کردار بد ہووے اور عمر سزاوار ہو محدث ابن قیم نی تنجید الشیطان کی خاتمہ مین لکھا ہی کہ تمام قتل ناحق کا کچھ حصہ قابیل کو پہونچتا ہی چنانچہ (وقد ثبت فی الصحیح عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مامن نفس تقتل ظلما الاکان علی ابن آدم کفل من دمہا لانہ اول من سن القتل) یعنی روایت صحیح مین آنحضرت سی ثابت ہوا ہی کہ جو نفس ظلم سی قتل کیا جاتا ہی اوسکے خون مین سی ایک حصہ آدم کی بیٹے پر پہنچتا ہی اسواسطے کہ طریق قتل کو اول وہی نی جاری کیا ہی فقط **قولہ** قصہ راجہ سرجات کہ بسبب بدکاری دخترش خود راجا و لشکر راجا کور گردید الخ معلوم ہوا کہ آپکو صرف و نحو فارسی مین بھی دخل نہین ہی اور مفرد و جمع سمجھنی کی عقل نہین ورنہ راجا و لشکر دونون کی لئے کلمہ گردیدند لاتی بجای صیغہ جمع صیغہ مفرد تسوید نہ فرماتی مسلمانی پر اسقدر تصرف نادانی ہی کہ ہم لوزبان و نذات کو دعوی سحبانی ہی کوئی پرسان حال نہین ورنہ سیاہ دست رس گوشمال نہین بعد لفظ لشکر تکرار راجا بھی بیفایدہ ہی اور خلاف قاعدہ صرف ایراد ضمیر کافی ہی اور کلمہ لشکرش وافی اگر طبیعت اہل اسلام رسا ہی تو بحث لفظی اسیقدر خوشنما ہی کہ جسوقت مولوی جی کی کسوت کا امتحان لینگی تو سمجھ جان لینگی کہ آپ کی اسقدر استعداد ہی اور یہ تمام ہا و ہو ماننداواز دہل کی بنیاد ہی جیسی آپکے الفاظ خلاف عقل ہین ویسی ہی معنی بھی برعکس نقل ہین ہمارے مذہب کی کسی کتاب مین منقول نہین ہی اور علمای ہنود کو ہرگز مقبول نہین کہ بکر کی بدکاری کا عوض عمر کو ملتا ہی اور نافرمان کا پھول پایمال پر کھلتا ہی بلا تامل راجا و لشکر اس جنم یا پہلی جنم کی گنہگار تھی نہ گناہ دختر سی خود گنہگار تھی البتہ بواسطہ دختر اونکو کیفر کردار ملا یہی حکم کردگار ملا یہ خاصیت اسلام ہی کہ گناہ عمر کا [illegible] ہی ذرا اپنی گھر کی خبر لیجئے اور کتب اسلامیہ پر نظر کیجئے **۵** حیف ہی کہ آپ متعرض ہی منہ :: اپنی بھی گھر کی نہین ہمکو خبر :: اسیطرح ایک کی وضو ہونا دوسری مین انتقال کرتا ہی اور حدث امام مقتدی کی نماز کا ابطال کرتا ہی اگر میانجی اس بات سی اعتراض کرینگی تو فقہای محمدیہ پر اعتراض کرینگی کیونکہ

فقہا نے لکہا ہے کہ اگر امام کو نماز مین حدث واقع ہووے تو مقتدی کی نماز بھی ضایع ہووے فرید الدین عطار
نے تذکرۃ الاولیا مین رقم کیا ہے کہ ایک دانشمند بایزید بسطامی کے ساتھہ بے ادبی سے پیش آیا اور بایزید
بے ادبی اوس نے اور اوسکی اولاد نے پایا بجنسہ عبارت تذکرۃ الاولیا یہہ ہے **نقل ست** کہ شیخ یکبار
پای دراز کردہ بود دانشمندی بہ خاست تا برود پای بر پای شیخ فرو نہاد گفت ای نادان چرا چنین کردی
گفت چہ میگوئید طاقت ندارد گفتہ ست بیمار در پای دانشمند خورہ افتاد گویند کہ بجندین فرزند
دران ملت سرایت کرد وار بزرگی پرسیدند کہ چون ست کہ یک تن گناہ کرد و عقوبت آن بدیگری
سرایت کند چہ معنی دارد گفت چون مردی سخت انداز بود تیر او دورتر رود انتہی غرضکہ کتب محمدیہ
سے یہہ ہی آشکار ہوتا ہے کہ زید کے گناہ مین بکر بھی گرفتار ہوتا ہے چنانچہ موسی نے ایک مور کے گناہ
مین بہت سے مورونکو جلا دیا اور بسبب بلاے ناگہانی مین مبتلا کیا حسب حدیث مین یہہ مذکور ہے اوسمین یہہ بھی مسطور
ہے کہ خداے محمدیہ گنہگارون کے شہرون کو ہلاک کرتا ہے جن مین نیک لوگ بھی رہتے ہین جو کہ
اسلام کی تسبیح کہتے ہین فقط اس سے یہہ ہی لازم آیا کہ ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر سوار ہے اسی پر
عدالت محمدیہ کا دارومدار ہے اسی طرح بخاری مین روایت ہے کہ جب نمرود نے ابراہیم کو آگ مین ڈالا
تب سب جانور آگ کو بجہاتے تھے مگر گرگٹ پہونک پہونک ٹہرکاتا تہا لہذا اس ہذیان کے قتل مین
ثواب ہے فقط اس حدیث سے یہہ ہی معلوم ہوا کہ ایک کا گناہ اوسکی کل نوع مین منتقل کیا جاتا ہے سطح
عدالت محمدیہ مین پاداش عمل دیا جاتا ہے اگر میان محمد علی اس تفسیر سے منکر ہین تو کیونکر گرگٹ کے
مارڈالنے پر مصر ہین اس قسم کی جملہ آیات واحادیث کا یہہ ہی مقصود ہے کہ عدالت خداے اسلام مردود ہے
جلد دوم تفسیر حسینی مین مذکور ہے کہ سامری شامت معصیت سے ایسی عقوبت مین مبتلا رہا کہ اوسکو تپ
جو کوئی خویش و تبار جاتا تہا اوسکو اور سامری کو بخار آتا تہا اسواسطے سامری وحشی کی مانند جنگل
مین عمر بسر کرتا تہا او صحبت مردم سے حذر بعضے تفاسیر مین ہے کہ ایک جماعت اولاد سامری سے
فی الحال بھی اسی عقوبت مین گرفتار ہے اور ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر سوار ہے انتہی
سامری کا عجیب عصیان تہا کہ پاس جانے والے اوسکے بہی وبال بجان تہا دیکھو اسلام کی

پریشان ہی کہ گناہ آبا و اجداد آل و اولاد کی حق مین ایذا رسان ہے میان محمد علی عبارت
تفسیر حسینی سی ایک دو لفظ کم کرکے اور عالم معنی پر ستم کرکے حصہ دوم سوط الجبار مین جواب تیری
مین گویا کہ خارزار جہل مرکب کو آب دیتی ہین **سوط الجبار** اگر سامری ایسی مرض ذات
الالتہاب مین مبتلا ہوا کہ اوسکے تعفن و التہاب خلاط کی سبب سے ہوا اوسکی پاس کی سمیت پیدا
ہونیکے باعث حمی پاس جانیوالون کی ہو جاتی ہو تو از روی قواعد طبیہ کے یہ مستبعد نہین ہی اوسکو
مسئلہ متنازعہ سی کیا مناسبت ہی **جواب** مفسرین پر تہمت طرازی نکرو اور عبارت
تفسیر مین دست اندازی نہ کرو حسین واعظ نے یہ کہین نہین لکہا کہ سامری کسی مرض مین
مبتلا ہوا بلکہ سورہ طاہا کی تفسیر مین یہہی تحریر کیا ہی کہ جو کوئی اوسکی پاس یار و اغیار جاتا اوسکو
و سامری کو بخار آتا اسواسطے سامری شہر و دیار سی دست بردار ہوا اور آوارۂ دشت ادبار اصل عبارت
حسینی مع آیت قرآن اسطرح پہہ ہی (قال) گفت موسی مر سامری را کیعون مرا از قتل تو منع
کردند (فاذہب) پس بیرون رو از میان ما (فان لک) پس بدرستیکہ ہست ترا از عقوبت
(فی الحیوٰۃ) در زندگی (ان تقول) آنکہ گوئی ہر کرا کہ نزدیک تو آید (لا مساس) مس مکن مرا
دور شو و چہ مقرر شدہ بود کہ ہر کہ نزدیک شود بوی او را و آنکس را ہر دو را تب گیرد پس مردمان
از وی متنفر شدند و او تنہا چون وحشیان در صحرا میگشت و ہر کرا از دور میدید مبالغہ میکرد کہ نزد
من میا و در بعضی تفاسیر ہست کہ جمعی از اولاد سامری درین زمان نیز ہمین حال دارند انتہی تمامیہ
کر علت شیخوخت نے آپکی عقل لی ہی اور کاندہے سے ردائے حیا اوتاری ہی کہ عبارت تفسیر مین
کم و بیش کرتے ہو اور جہوٹی تقریر پیش خدا اس علت سی امان دی اور عزت و آبرو سی جان کی
ع عمرے کہ بخواری گذرد کوتہ بہ ۔ قطع نظر ازین عبارت تفسیر مین لفظ عقوبت واقع ہی
اوسکی معنی مرض ذات الالتہاب نہین ہی آپکو خوف روز حساب نہین کہ جہوٹی باتین بناتی ہو اور
و تفسیر پر تہمت لگاتی ہو اگر سامری کسی مرض مین گرفتار رہتا تو کیونکر تارک خویش و تبار ہوتا کسواسطی
صحرا گردی اختیار کرتا اور کسواسطی لوگون کو اپنی پاس آنے سے ممانعت با صرار کرتا کہ اوسکا کچہہ نقصان

Marfat.com

نہ تہا اور حضرت عزیر پر اصلا حیا ہی نہ تہا اور نہ بنی اسرائیل کا شیفتہ ایمان چہوڑ نکرتا کسی کو شرا
شرک سے محفوظ نکرتا اگر حضرت عزیر ملحوظ ہوتی تو کیونکر کسیکی اضلال مین طبیعت محفوظ ہوتی گمراہی بنی
اسرائیل مین ساعی نہوتا لشکر ابلیس کا راعی نہوتا سامری کو کوئی بیماری لاحق حال نہ تہی البتہ صحبت
انعان کی مجال نہ تہی ذرا ایمان کو سنبہالو ذرا قرآن کو دیکہو بہالو تفسیر حسینی حاضر ہی ہر لنتر آپ کی
خیانت پر ناظر ہی قطع نظر از ین طب کا حوالہ دیجئی اطبا مین بنا منہہ کالا نہ کیجئی حکمت لقمان کو سیکہا نی
زیرہ کرمان کو نہ لیجائیی بندہ بہی قواعد طبیہ سی گو نہ خبردار ہی اور واسطی دفیعہ مرض موروثی مسلمانی
کے لیں وہا نسخہ نگار ہی نام مصنف وکتاب لیجئی نشان فصل وباب دیجئی کہ تصنیفات بو علی جالینوس
مشہور ہین فرمائیی کہ وہ قواعد طبیہ کس نسخہ مین مسطور ہین اول تو آپ نیم ملا خلل ایمان ہی تہی
اب نیم حکیم خطرہ جان بہی ہی آپ کی مستندہ قواعد کسی کتاب سی مستفاد نہین ہین اور اطبا کی
یاد نہین شاید کہ مخزن مفردات جعفر زٹلی مین مرقوم ہوں یا سفینہ سید میان محمد علی مین آئی
دروغ بیفروغ سی مقصود جناب ہوری ہی کہ میاں جی نی بجب کام کیا کہ جواب تحفۃ الاسلام دیا
سمجہ لیجئی کہ اگر جہوٹ بولنی سے نام ہی تو مسیلمہ کذاب آپکا امام ہی آپ سی جہوٹی بہت گذری ہین
کہ اونکو آپ پر فوق ہے مگر کیا فایدہ کہ گردن مین لعنت کا طوق ہی کون نہین جانتا کہ نیش کی
سزا نیش ہی اور کردنی خویش آمدنی پیش ہی جن لوگون کا ناعاقبت اندیشی شعار ہی اونکا
مضمون ہذا پیدا رکار ہی **ع** اپتو آرام سی گذرتی ہی ٭ آخرت کی خبر خدا جانی ٭ ہمارے
مخالف کی جستجو کا یہی آغاز ہی جسپر اسقدر ناز ہی انجام کار دوزخ مین ٹہکانا ہی اور آتش کا
زمانہ ہی ہرچند نمرود وشداد وفرعون نی اپنی تئین خدا ٹہیرایا آخر کار کیا پہل پایا نہ وہ تاج ہی
نہ خراج نہ تخت ہی نہ رخت نہ مال ہی نہ جمال نہ جوانی ہی نہ زندگانی کوئی نام نہین لیتا جب تک اتنا نام
نہین دیتا آپکا مضمون کسی کتاب مین نہین ہی درجناب کا مرض علوم اطبا کی حساب نہین شاید کہ
آپنی کسی بیطار سی سنا ہی کہ کوئی مرض بیاذات الالتہاب ہوتا ہی کہ مریض کی قریب کی
والون کو لگ جاتا ہی اور مانند خارش مین لگ جاتا ہی ... مین مرقوم ہی اور آپکو بہی

Marfat.com

معلوم ہی کہ مرض الموت مین محمد صاحب کو ایسی تپ ذات الالتہاب تہی کہ نمونۂ آفتاب روز حساب تہی مگر
انکی پاس کی ہوائی سمیت پیدا نہ کی اور قریب جانیوالون کی باعث حتمی نہوئی آخر ذکر آدم میرے مولوی
جی نے نہایت بے تمیزی کی ہی اور سند تفسیر عزیزی دی ہی کہ آدم سی گناہ بارادہ خود نہین ہوا اور بہ ہوای
نفسانی فعل بد سرزد نہین بلکہ گناہ آدم از قبیل لغزش پا ہی اور مشتمل بر حکمتہا **سعود الحجاب** شاہ
عبدالعزیز در تفسیر خود نوشتہ کہ انچہ از انبیا خلاف شرع صدور می یابد بعجز گناہ نمی باشد بلکہ بطریق زلت است
دبس ای معترض غافل سر از گریبان بر آر و بشنو کہ نار دشمن گناہ زا آگاہ می ساز ند شش مولود دیوک
ہیجم از دست کدشت جل کنند یا آنکہ نفس قصداً آنان نمید انست و ہنگام استفسار را جہ تحقیت
شاد یحی توجیہ آن بدین نمط فرمودند کہ نار دشمن کار خوب کرد کہ اگر ظلم کنش زحد گذرد شری
ہنگو ان زودتر ظہور فرمایند دہیا دوم سکند دہم ہجا گوت ملاحظہ فرمایند **جواب** ہر شخص جانتا
ہے کہ کسی چیز کا کہانا اور شکم مین فرو لیجانا بے ارادہ فعل دانستہ سی بسیار دور ہے اور شرح اسکی بالتفصیل
مذکور ہو چکی پس آدم نے بلا تامل بہوای نفسانی گندم تناول کیا اور بڑی جان پر آپ ظلم کیا اور جس شخص کے
کہ زلت قدم پیش آتا ہی اور جو کوئی پہسل جاتا ہی وہ اپنے ظلم پر ہرگز اقرار نہین کرتا اور دوسرا بھی اسکو
ظالم شمار نہین کرتا حالانکہ خدای محمدیہ نے آدم کو ظالم قرار دیا اور آدم نے بھی اپنے ظلم پر اقرار کیا
چنانچہ سورۂ اعراف مین ہی فتکونا من الظالمین یعنی پس ہو جاوگے تم ظالمون سے فقط اوسی سورہ
مین ہی قالا ربنا ظلمنا انفسنا یعنی کہا دونون نے ای رب ہمارے ظلم کیا ہمنے جانون اپنی پر فقط
علاوہ اسکے آدم فرشتہ ہونے کی امید رکہتا تہا اور تمنای سکونت روضۂ جاوید جو کوئی کہی کہ کسی چیز کی
امید و تمنا بلا ارادہ ہی وہ بیوقوف حد سی زیادہ ہی جب کہ پہلے ڈالا اور ٹہوکر کہانیوالا آرام جب کہ
یہان سزای سزا نہین ہوتا اور مبتلای بلا نہین پس خدای اسلام نے
سی بیرون کیا اور آوارہ کوہ و ہامون شاید کہ عدالت سی روگردانی کی اور داد نادانی دی کیا
اگر آدم کو بہشت سے نکالنے اور دنیا مین ڈالنے سے مقصود یہی تہا کہ آدم صاحب اولاد ہووے اور
اونکی ذریت روی زمین پر آباد ہو تو بلاشبہہ آدم و حوا کو بہشت سی باعزاز تمام نازل فرماتا اور دنیا کی

Marfat.com

باکرام مالاکلام داخل بیچارون پراتہام عصیان نکرتا اور دفتر عدالت نسیان نکرتا حقیقت آنکہ
دحوّا بعزم خود مرتکب عصیان ہوئی اور عاصی درگاہ یزدان عصمت کی کشتی طوفانی ہوئی اور
فرمانی کی طغیانی خوف سزا سے دونون کی پیٹ مین پانی پڑگیا اور سارا کہیل بگڑ گیا اسقدر
ہوش باختہ ہوئی کہ انکی دم فاختہ ہوئی پہر آپ نے جو سند بہاگوت دی ہے وہ حق سے عداوت
کی ہے کہ بہاگوت کہین مین نہین ہے کہ نارد منی نے کنس کو ورغلایا اور آمادہ قتل کرایا یہہ باتمام مترجم
بددیانت کی چوری ہے یا آپ کی سینہ زوری مین اسیواسطے کہتا تہا کہ بارباران ترجمون کا مذکور
سند نہ کیجئے اور عادت غلط سے درگذر و جسکو آپ نے بہاگوت کا ترجمہ سمجہا ہے وہ کلمہ کلمہ بیجا ہے جبکہ ترجمہ
پیران اسقدر خراب ہے تو صحت ترجمہ اونکا خود نایاب ہے اگر آپکو کچہ حیا و شرم ہے تو کسی بہاگوت
خوان کو محل خاص مین بلا کر اور اسجگہہ کی اصل عبارت تحریر کرا کر ہمارے پاس رسال کیجئے ورنہ اپنے
ترجمہ کا آپ ابطال کیجئے آیندہ کو اوسکا حوالہ نہ دیجئے اور اپنا منہہ کالا کیجئے بہاگوت کی کسی کنده مین
نہین ہے کہ نارد منی کے کہنے سے کنس نے قتل اطفال کیا اور راجہ پریکشت نے شکدیوجی سے اس امر کا
سوال کیا اور شکدیوجی نے اوسکو جواب دیا اور حکمت قتل سے کامیاب کیا یہہ تمام مضمون مترجم ملعون
کی ایجاد ہے یا آپکا طبع زاد اگر جناب کو اپنی غلطی پر اصرار ہے تو سعادت کا آثار ہے ورنہ غلطی تو
آپ کی اصل مین سرشتہ ہے اور آپکے بزرگون کی پیشانی مین نوشتہ ہم اسکی زیادہ تفصیل نہین
کرتے اور آپکو بہت ذلیل نہین کرتے جیسی کہ آدم نے نافرمانی کی ہے ایسی ہی یونس پیغمبر نے بہی سرکشی
ربانی کی ہے چنانچہ مفسرین نے لکہا ہے کہ جسوقت یونس پیغمبر نے اپنی قوم کو بددعا دی خدا نے اوسکو
یہہ ندا کی کہ جب وقت موعود آئیگا اون پر عذاب نازل کیا جائیگا یونس یہہ سنتے ہی خدا تعالی
پر غضبان ہوا اور میان قوم سے گریزان مثلا سورہ انبیا مین وارد ہے و ذاالنون اذ ذہب مغاضبا
فظن ان لن نقدر علیہ یعنی یونس جب گیا خفا ہوکر پس گمان کیا یہہ کہ نہین قادر ہم اوپر اوسکے فقط بعض
شیعہ جو تاویل کرتے ہین کہ یونس نے خدا پر عتاب نہین کیا بلکہ اپنی قوم کے آداب پر کیا وہ بالکل
لغو ہے کیونکہ عدم اجابت دعا کی بعد خدا ہی پر غصہ کرنا بن سکتا تہا کہ قوم پر پہلے ہی خفا

Marfat.com

وکر بد دعا کرچکا تہا دوسری بار قوم پر غصہ کا کیا کام تہا شاید کہ یونس کا خیال خام تہا سورۂ قلم کی آیت
سے صریح جانا جاتا ہی کہ یونس نے خدا پر عتاب کیا اور عصمت انبیا کو خراب کیونکہ وہان لکہا ہی کہ جسوقت
خدا نی یونس کو پکارا تہا وہ غم سی بہرا تہا وہ آیت یہہ ہی (اذ نادی وهو مکظوم) یعنی جبکہ پکارا وہ غم
سے بہرا ہوا تہا فقط باب دوں تحفۃ الاسلام مین حدیث سی منقول ہی کہ اوتعالی نی یونس کو بقدر
پشم زدن کی خود مختار کیا پس اوس نی ایسا کار ناسزاوار کیا کہ اپنی تئین دنیا و آخرت مین شرمسار
کیا اسیواسطی سورۂ قلم مین محمد صاحب کو حکم ہوا کہ تو یونس کی مانند نہو اور آبروی عبودیت نکہو حکم
خدا پر صابر رہو اور فرمان برداری مین حاضر (مثلا فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت) یعنی
صبر کر واسطی حکم پروردگار اپنی کے اور مانند یونس کی نہو فقط اسی مسلمان یونس معصیت مین آدم سی
کم نہین ہی کہ جیسے آدم نی اپنی تئین ظالمین مین شمار کیا ہی ویسی ہی یونس نی بہی اپنے ظلم پر اقرار کیا ہی
مثلا سورۂ انبیا مین ہی انی کنت من الظالمین یعنی بالضرور مین ظلم کرنیوالون سی ہون انتہی گذارش
آدم سی ظاہر ہی کہ ظالم پر خدا نی لعنت کی ہی اور بندون کو اوسکی اہانت کی لئے اجازت دی ہی بتقدیریکہ
یونس نے بغاوت نہین کی اور راہ شقاوت نہین لی تو کسواسطی دہان ماہی مین ڈالا گیا اور کسواسطی
اپنی وطن مالوف سی نکالا گیا کس لئی مورد شماتت ہوا اور سزاوار ملامت چنانچہ سورہ والصافات
مین ہی فالتقمه الحوت وهو مليم یعنی پس نگل گئی اوسکو مچہلی اور وہ لایق ملامت تہا انتہی اور کیونکر
اوسکی دو فرزند ضایع ہوئے کہ ایک لقمۂ دہان گرگ ہوا اور دوسرا غریق بحر بزرگ اور کسطرح اوسکی
جورو کو ایک شاہزادہ بہگا لیگیا اور یونس کے دل پر داغ دہر گیا تفصیل اس روایت کی آیندہ ہوگی
اور خاطر محمد علی پراگندہ غرضکہ وقایع آدم و یونس سی ظاہر ہی کہ بیباکی شعار بزرگواری و برتری ہی
اور بیخوفی زیب و زینت سرداری و پیغمبری بیباکی و بیخوفی انبیا کی ایک دو برہان ہی کہ
قرآن ہی یعنی سورہ نمل کی آیت ہی دلائل قطعی کی غایت ہی چنانچہ لا یخاف لدی المرسلون یعنی
نہین ڈرتی نزدیک میرے پیغمبر فقط اگر کوئی کہے کہ چون انبیا گناہ سی پاک ہین لہذا حضور خدا مین
بیباک ہین تو ہم کہینگے کہ اس سی یہہ ثابت ہوا کہ باعث خوف باری گنہگاری ہی اور عصمت سبب

Marfat.com

بیباکی وخودمختاری اگر یہی جواب ہی تو آیت سورۂ احزاب ہی کہ انبیا خدا سی ڈرتے مین مدد
پر دیدہ دلیری کرتے ہین چنانچہ الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ یعنی وہ لوگ کہ پہنچاتی ہین پیغام
خدا کا اور ڈرتے ہین اوس سی فقط اس آیت سی لازم آیا کہ انبیا گنہگار ہین اور سزاوار کیفر کردار اب
آپ خواہ اونکو بیباک جانئے خواہ ناپاک مانئے **ع** بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم شرک بھی
برے کام مین شامل ہی اور آپکا باوا آدم اوسکا عامل ہی چنانچہ حسین واعظ نے (حملت حملا خفیفا) کی
تفسیر مین لکھا ہی کہ اکثر مفسرین نے کہا ہی کہ آدم وحوا نے ابلیس کے ورغلانے سے اپنے فرزند اول کا عبد الحارث
نام کیا اور برخلاف توحید کام کہ جب شیطان کو تعلیم ملائکہ مین اہتمام تہا تب اوسکا حارث نام تہا
اس روایت مین یہہ ہی بیان کیا ہی کہ حضرت آدم نے اپنے فرزند کو بندۂ شیطان کیا ہی میان محمد علی
تنزیہ آدم مین قدم دہرتے ہین اور قول مفسرین کا عدم کرتے ہین **سوط الجبار** این نقل
سراسر غلط وافترا وخلاف کتب مقدسہ است وبطلانش نیز ظاہر ست زیرا کہ ازین قضیہ واضح است
کہ این نقل ولین بود کہ حوا بآن حاملہ شدہ وباتفاق مورخین ہم از کتب مقدسہ ثابت است کہ نام
مولود اول قابیل بود نہ عبد الحارث واز کتب مقدسہ ہیچ ثبوت نرسیدہ کہ عبد الحارث نام پسری از پسران
او بود ونیز در توریت مقدس تصریح ست بر اینکہ ہنگام ولادت مولود اول حوا شکر الہی بجا آورد چنانکہ
گفتہ ترجمہ عربی در رقمت رجلا من عند اللہ ای بخشیدہ شدم من مرد از خدا ترجمہ اردو لیا مین نے مرد خدا
سے ونیز در ہیچ روایت وارد نیست کہ نام شیطان در ملائکہ حارث بودہ **جواب** یہان ایراد
لفظ غلط سراسر غلط ہی اور کلمۂ افترا افترا ہی نمط تفسیر حسینی موجود ہی اور اوس سی صدق مقالئ فقیر اندر نیمروز
مشہود اب آپ کی فقرات کا مطلب بیان کرتا ہون اور احقاق حق بدل وجان **قولہ** خلاف
کتب مقدسہ ہست فقط اگر کتب مقدسہ سی مراد حدیث وتفسیر لی گئی ہی تو اون مین شرک آدم کی کیفیت
بخوبی تحریر کی گئی ہی ہرگز اون کی خلاف نہین ہے مگر تمکو صداقت حدیث وتفسیر پر اعتراف نہین اگر
کتب مقدسہ سی مراد مجموعۂ توراۃ ہی تو فسق وفجور انبیا مین کیونکر جای توہمات ہی زنای لوط وداؤد
سے کیون انکار ہے مکر وفریب یعقوب ویوسف سے کس واسطے عار ہی شراب انگور سی کیونکر گریز ہی گوشت

خنزیر سے کسطرح پرہیز ہی **قولہ** و بطلانش نیز ظاہر است فقط اوسکے بطلان کی وجہہ کیا ہی شاید کہ آپکو مرض مالیخولیا ہی **قولہ** باتفاق مورخین و ہم از کتب مقدسہ ثابت است الخ شکر خدا کہ بعد مدت آپ نے قول مورخین پہ اعتبار کیا اور انکار تاریخ سے انکار اپنا لکھا آپ مثانے لگے اور جہکمار کر مورخین اسلام کا فضل کہانے لگے پھر نہ کہنا کہ روضۃ الصفا لائق اعتماد نہیں ہی اور رضۃ الاحباب سزاے صاد نہیں معارج النبوت کیونکر معتمد ہی اور مدارج النبوت کسطرح مستند یقین ہی کہ وہی مولود باسم عبد الحارث موسوم ہو دی اور وہی کلمۂ قابیل کا مفہوم ہووی چنانچہ جس شخص کا نام محمد ہی اوسیکا اسم احمد ہی بر تقدیریکہ ایک شخص کی متعدد نام ساقط از پایۂ اعتبار ہین تو محمد صاحب کی گوناگون اسم بھی دور از کار ہین **قولہ** از کتب مقدسہ بثبوت نرسیدہ الخ بجای بہ ثبوت رسیدن فقط ثبوت رسیدن خلاف محاورۂ فارسی ہی اور دلیل کم مایگی مولوی جی ہی آپ نی بار سوحدہ کو کیونکر محذوف کیا اور اپنا عیب خانگی کسواسطے مکشوف کیا چونکہ جناب کو اپنی صحت لفظی پر کمال غرور ہی اسواسطے بقدر ضرورت بحث لفظی مذکور ہی اگر کتب مقدسہ سی حدیث و تفسیر مراد ہی تو قول فقیر اندر من لا یتوداد ہی کہ حدیث و تفسیر سی شرک آدم اظہر ہی اور بکر فکر ابو عیسی ترمذی و حسین واعظ جلوہ گر ہی خواہ یارون سی اتفاق کرائی خواہ طلاق دلائی ہم دونون طرح شکر گذار ہین اور کار سازی میاںجی پہ جان نثار اگر کتب مقدسہ سی مراد توریت و انجیل ہی تو فسق و فجور انبیا مین کیا جاتا قائل دلیل ہے **قولہ** و نیز در توریت مقدس تصریح است بر ینکہ ہنگام مولود اول حوا شکر الہی بجا آورد فقط تصریح توریت تنزیہ حوا کی دلیل نہین ہی اور رفع اشراک باللہ کی سبیل نہین بلکہ عین تصدیق روایت حسین واعظ و ابو عیسی ترمذی ہی اور شرک حوا پر برہان قطعی کہ حوا نے اپنے مولود کا عبد الحارث نام کیا اور شکر الہی مین بہی اقدام لیا کیونکہ شرک کی یہہ ہی معنی ہین کہ کسی کام مین خدا کو مانے اور غیر کو بھی مددگار جانے **قولہ** چنانکہ گفتہ ترجمۂ عربی زرقت رجلا من عند اللہ یعنی بخشیدہ شدم من مرد از خدا الخ واہ واہ حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ ۲۸۵ مین ترجمۂ توریت کا بطلان کرتی ہو اور یہان اوسکی مذکور پہ دل و جان قربان آپکے فعل و قول کا اعتبار نہین ہی اور نہ ایسا اطاقتی

گفتار ہنین **س** یاوہ گو کی بات کا ہرگز نہین ہی اعتبار ؛ اہل دانش جانتی ہین لغو دیوانہ کی بات ؛
یہہ نشۂ بنگ کی ترنگ ہی مخالف عقل و فرہنگ ہی کہ آج ایک امر سی انکار کرتے ہو اور کل اوسی پر اقرار **س**
تیری اقرار پر تحسین تیرے انکار پر تحسین ؛ تیری رفتار پر تحسین تیری گفتار پر تحسین ؛ جو کچھہ آپ نی بحوالہ
توریت لکھا ہی وہ بلا تامل غلط ہی کہ ترجمۂ توریت آپ کی نزدیک بالکل غلط ہی بالیقین میانجی کی عقل
ماری گئی کہ گاہی ترجمۂ توریت کو لایق ابطال جانتی ہین و گاہی سند اسکی استدلال قطع نظر ازین آپکے
مستندہ ترجمہ کا حاصل یہہ ہی کہ خدای اسلام نی کوئی مرد حوا کی نزدیک کیا اور باوا آدم کا شریک
ترجمۂ مذکور مین سوا اسکی دوسرا مذکور نہین ہی اور ہرگز ذکر یہہ نہین میانجی ترجموں کی مذکور یہ مخرور نہ ہو اور
خم غفلت سی مخمور یہہ ترجمی تمکو بہت بدنام کرینگی اور ہو رو ملام **قولہ** نیز در ہیچ روایت وارد نیست
کہ نام شیطان الخ ہیچ روایت کا تو کیا ذکر ہی خود ابو عیسی ترمذی کی بگڑی فکر ہی جسکو جناب نی
اپنی انکار کی ہمراہ تعظیم دی ہی اور رمز دلبری تعلیم کی ہی اب وسکو بلفظہ حوالۂ نوک قلم کرتا ہون
اور مدار او اول صحیح پر در و الم روی سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما حملت حوا طاف بہا ابلیس
وکان لا یعیش لہا ولد فقال سمیہ عبد الحارث فسمتہ فعاش فکان ذلک من وحی الشیطان و امرہ یعنی
ہرگاہ حاملہ شد حوا پیش آمد او را ابلیس و حال آنکہ نمی زیست ہیچ فرزند او پس گفت کہ نام او عبد الحارث
بنہ پس خواہد زیست پس نام نہاد او را عبد الحارث و بود این بارادۂ شیطان و حکم او انتہی حاصل
حدیث آنکہ ملائکہ مین شیطان کا عبد الحارث نام تھا اور آدم مشرک لاکلام تہا اب میانجی حق پسند گردان
ہوتی ہین لو جامع ترمذی پر متکلمان **سوط الجبار** را اولا مضمون این حدیث مخالف روایۃ
حسین واعظ است چہ مصداق آن مولود اولین ہست و مصداق این حدیث مولودی خواہد بود کہ پیشتر
از وی چند مولود پیدا شدہ مردہ باشند ثانیا آنکہ ترمذی تصریح کردہ بر اینکہ این حدیث غریب است یعنی
صحیح نیست و غریب در اصطلاح ترمذی از وجوہ طعن ہست و وجہہ غرابت خود ظاہر ست زیرا کہ باتفاق
اہل ملت ثابت است کہ تا روز قتل ہابیل کسی از بنی نوع ما نمردہ بود و ہمین سبب قابیل را در پوشیدن جسم
مردہ ہابیل تردد پیش آمدہ تا آنکہ بفعل کلاغ کہ کلاغ مردہ را بزمین دفن کردہ بود دفن برادر مردہ خود

Marfat.com

پی بردہ تمالگا در آن حدیث لفظ سمیہ وسمتہ بصیغۂ تانیث وارد شدہ است کہ بر تقدیر تسلیم دلالت میکند
بر بینکہ این جرم از حوا واقع شدہ نہ از آدم **جواب** اگرچہ دونون روایتون مین گونہ اختلاف
ہے مگر حاصل مطلب بہت صاف ہے شک کا مقام نہین ہے اور شرک آدم و حوا مین کلام نہین کیونکہ مضامین
ہر دو روایت واحد ہین اور اشراک بالله پر بتنا ہد آدم نے شرک عیان کیا اور اپنا فرزند مالک شیطان
اب احقاق حق و ابطال باطل کرتا ہون اور آپ کے فقرہ فقرہ کو پیرایۂ صدق سے عاطل **قولہ** ثانیا
آنکہ ترمذی تصحیح کردہ بر بینکہ این حدیث غریب است فقط اگر جامع ترمذی مین یہ تصحیح ہے تو نقل ہوا
دروغ گویم بر روے تو سنیون کے حق مین صحیح ہے کسواسطے کہ جس صورت مین ترمذی وغیرہ مین طرح طرح کی
حدیثیں مرقوم ہین تو بعد سنیون کے نزدیک کیونکر با نام صحاح موسوم ہین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون کی
گفتار مطابق فعال نہین ہے اور تناقض قول و فعل سے ان لوگون کو عار نہین **قولہ** یعنی صحیح نیست فقط بلا شبہ
یہ آپ ہی کی تصریح ہے اسیواسطے غلط صریح ہے تم تو کہتے تھے کہ میرا درجہ بڑا ہے اور مین نے علم حدیث پڑھا ہے
اب یقین ہوا کہ آپکا دعوی محض باطل ہے اور جناب کا نام ناحق محمد فاضل ہے جو کوئی علم حدیث مین
بقدر ضرورت ماہر ہے اوس مرد خدا پر ظاہر ہے کہ غریب وہ حدیث ہے کہ جسکا راوی کسی وقت مین ایک ہی
ہو دیکھو ترجمۂ مشکات من تصنیف شیخ عبد الحق دیکھہ لو غلط گوئی سے باز رہو **قولہ** وغریب اصطلاح ترمذی
از وجوہ طعن نیست فقط اصطلاح گروہ کثیر کی ہوتی ہے نہ کہ ایک نفر کی اسواسطے اضافت لفظ اصطلاح بطرف
ترمذی سراسر حمق ہے اور غلط مطلق علاوہ اسکے اگر ترمذی کو حدیث مذکور کی عدم صحت پر دانش حاصل
تھی تو کسواسطے اوس نے اپنی صحیح مین داخل کی اگر از راہ سہو اندراج ہوئی تو بعد نظر ثانی کیون نہین
لایق اخراج ہوئی قطع نظر ازین درصورتیکہ جامع ترمذی مشتمل ہے باحادیث صحیح وغیر صحیح ہے تو مخنث متکلم کے
ساتہہ اوسکی تشبیہ نہایت قبیح ہے پس ابو عیسی ترمذی نے بڑی بے ادبی کی کہ اپنی جمع کی ہوئی کتاب
صحیح و غیر صحیح کو پیغمبر متکلم سے تشبیہ دی چنانچہ من کان فی بیتہ ہذا الکتاب فکانما فی بیتہ نبی یتکلم
الخ یعنی در خانہ ہر کہ این کتاب باشد گویا در خانۂ او پیغمبر یست کہ تکلم میکند الخ پس آپ کی گفتگو کا یہ
ہی حاصل ہے کہ قول نبی حق و باطل ہے اور کلام ابو عیسی ترمذی محدثین مین کامل ہے اور احکام تورع و زہد

Marfat.com

یہ عامل گو نام اوسکا مذی ہی مگر ماکی دشمنی سی بری ہی محمد علی کہ اوسکی حدیث کو غیر صحیح قرار دیتا ہی شاہ
حق سی راہ فرار لیتا ہی کالای بد بریش خاوند ہمکو اس سی کیا غرض ہی وہ اپنی فعل کا آپ نتیجہ دیکھیگا
ابو عیسی ترمذی وہ شخص ہی کہ شاہ عبد العزیز نی بستان المحدثین مین جسکا تعظیم و تکریم سی نام لیا ہی اور جسکی
مدح و ستایش مین طول کلام کیا ہی صحیح ترمذی کو صحیحین کے قریب مانا ہی بلکہ جمیع کتب حدیث کی نسبت
نادر و غریب جانا ہی یہہ کہا ہی کہ جس سے یہہ فیض جاری ہی وہ خلیفہ بخاری ہی خود ترمذی کا قول ہی
کہ جسوقت مین جامع ترمذی کی تصنیف سی فارغ ہوا تو اول اوسکو علمای حجاز کو دکھلایا اون سبنے وہ
پسند فرمائی بعد ازان مین اوسکو علمای عراق کی سامنی لیگیا اونھون نی متفق الکلمہ اوسکی مدح کی پس
ازان علمای خراسان کی روبرو مین نی پیش کی وی بھی رضامند ہوئی پھر مین اوسکی ترویج و تشہیر پر کربستہ
ہوا بستان المحدثین کی اصل عبارت یہہ ہی کہ تصانیف بسیار درین فن شریف ازوی یادگار ست و این
جامع بہترین آن کتب است بلکہ بعضی وجوہ و حیثیات از جمیع کتب حدیث خوبتر واقع شدہ اول از جہت
ترتیب و عدم تکرار دوم ذکر مذاہب فقہا و وجوہ استدلال ہر ایک از مذاہب سوم بیان انواع حدیث
از صحیح و حسن و ضعیف و غریب و معلل بعلل چہارم بیان اسمای رواۃ و القاب و کنیتہای انہا و دیگر فوائد
متعلقہ بعلم رجال و ترمذی را در حفظ مثل زنند و او را خلیفہ بخاری گفتہ اند و تورع و زہد و خوف بحدی داشت
کہ فوق آن متصور نیست بخوف الہی سالہا گریہ و زاری کرد و نابینا شد و ترمذی گفتہ است کہ من ہرگاہ
از تصنیف این جامع فارغ شدم اول آن را بعلمای حجاز شریف نمودم ایشان ہمہ پسند فرمودند بعد ازان
پیش علمای عراق بردم ایشان نیز متفق الکلمہ آنرا مدح کردند بعد ازان بر علمای خراسان عرض کردم
ایشان نیز رضامند شدند بعد ازان آن را ترویج و تشہیر نمودم انتہی جبکہ جامع ترمذی صحیحین سے بالاتر ہے
بلکہ جمیع کتب حدیث سے افضل و اعلی تر ہی تو میان محمد علی کیونکر اوسکی حدیث کو غیر صحیح خیال کرتی ہین
اور کسواسطی حدیث مقدس کو بلا وجہ وجیہ پامال کرتے ہین یقین ہی کہ عنقریب قرآن سی بھی اعراض کرینگی
اور صحاح ستہ پر اعتراض یہ سب کن کی حق بیانی کی تاثیر ہی انجام کار آپ کا آپ اوسکا نتیجہ ہے
قولہ وجہہ غرابت خود ظاہر است چرا کہ باتفاق اہل حدیث ثابت است کہ تا روز قتل بابل الخ

Marfat.com

یقین ہی کہ اہل ملت کی یہہ کہانی لایعنی ہووی اور شعر بر نادانی نسل ہابیل سی بیشتر بھی بہت اولاد آدم کی
ہووی اور آگ مین جلی ہووی چونکہ قابیل حق سی آگاہ نہین تہا اور وبراہ نہین پیروی کلاغ مین مشغول ہوا
ور آمادہ دفن مقتول اگر عقیدہ اسلام استوار ہوتا ہر ایک مسلمان تسنت زاغ و قابیل سی بیزار ہوتا حق سی در گذر
نکرتا پیروی کافر و جانور نکرتا اپنے ماں باپ کو گور مین ہر گز نہ سڑاتا کیڑون کو نہ کہلواتا بیچار دن کی سر پر پلانہ
بلاتا اونکی گور کو بیت الخلانہ بناتا بلکہ آگ مین جلاتا اور ایکدم جملہ عناصر اپنے اپنے کرہ مین ملاتا جس فرقہ
کا ہادی کلاغ و قابیل ہووے اوسکے لئے کیون نہین نجات کی سبیل ہووے جن لوگون کا مرشد قابیل و کلاغ ہووی
اونکا کیون نہین عرش پر دماغ ہووی جس گروہ کا مہتر قابیل و غراب ہووی اوسکے لئے کیون نہین ثواب
بیحساب ہووے کیا خوب سنت اسلام ہی جسکا جانور بخشش بشر کا ذمام ہی **قوله** تا لگا در آن حدیث
لفظ سمیہ و ہمتہ بصیغہ تانیث وارد شدہ است الخ اگر فرض کیا جاوی کہ صرف حوا سی یہہ جرم واقع ہوا تو بھی
یہی شایع ہوا کہ مسلمانون کی ماں نی شرک عیان کیا اور اپنا فرزند سعادت پیوند بندہ شیطان کیا آدم
نی کسواسطی حوا کو طلاق ندی اور کیونکہ شورش شرک بیباق کی اب مخفی نہی کہ شرک آدم کا ثبوت صرف
تفسیر و حدیث ہی پر محصور نہین ہی بلکہ قرآن مین بھی تفصیلوار مذکور ہی چنانچہ (ہو الذی خلقکم من نفس
واحدۃ و جعل منہا زوجہا لیسکن الیہا فلما تغشہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما لئن
آتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما آتہما صالحا جعلا لہ شرکا فیما آتہما **ترجمہ** وہ ہی جس نے پیدا کیا
تمکو ایک نفس سی اور کی اوس سی جوروا اوسکی تاکہ آرام پکڑی طرف اوسکی پس جب ڈہانکا اوس نے اوسکو
اوٹھا لیا اوس نی بوجہہ ہلکا پس چلی گئی ساتھ اوسکے پس جب بوجھل ہوئی دعا مانگی دونون نے اللہ
پروردگار اپنے سے اگر دیگا ہمکو تندرست البتہ ہونگی ہم شکر کرنیوالون سی پس جب دیا اونکو تندرست
کیا واسطے اوسکے شریک بیچ اوسکے کہ دیا تھا اونکو فقط یہہ ترجمہ مولوی رفیع الدین ہی جو
نزدیک زعما معتمدین ہی اگر کوئی اسمین چون و چرا کریگا حق سی مار اٹہیگا اس آیت مین لفظ دعوا
و جعلا سی ثابت ہی کہ آدم و حوا دونون نی شرک کیا اور اپنا فرزند غیر کے ملک کیا اب مولوی محمد علی
سیاق آیت بیان کرتے ہین اور مصنف قرآن کی مخالفت عیان **سوط الجبار** سیاق

Marfat.com

آیت شاہد عدل است بر بطلان این قصہ چہ آیت مسوق ست برائی تشنیع مخاطبین پس اگر مصداق
مضمون آن آدم و حوا قرار داده شود ہیچ تشنیع بحال مخاطبین عاید نمیشود بلکہ تمسک مخاطبین در جواز
اشراک بالله خواہد شد چہ ہنگام الزام بجواب خواہند پرداخت کہ اگر اشراک بالله کفر و معصیت بودی پدر و
مادر ما را کہ مرتکب اشراک بودند چگونہ خدا تعالی بہ نبوت و خلافت برگزیدی و نیز در قرآن لفظ شرکا
بصیغہ جمع وارد است و ازین قصہ انچہ ظاہر است اتخاذ یک شریک ظاہر ست نہ جماعت شرکا و نیز
در قول او تعالی (فتعالی الله عما یشرکون) فعل اشراک کہ بصیغہ جمع واقع شده صاف دلیل است بر آنکہ
آیت متقدمہ تصویر حال جماعہ مشرکان است نہ بیان حال آدم و حوا کہ بصیغہ جمع تعبیر آن ہر دو
جایز نیست و ہمچنان تذییل کلام بقولہ تعالی (ایشرکون ما لا یخلق شیئا و ہم یخلقون) بصیغہ جماعت
برہان قطعی ست بر بودن آیت متقدمہ تصویر حال جماعہ مشرکین نہ بیان حال آدم و حوا و نیز ظاہر ست
کہ اگر مراد از آن آدم و حوا بودندی در آیت لاحقہ کلمہ عما یشرکون و ایشرکون بصیغہ حال واقع
نشدے بلکہ بصیغہ ہای ماضی وارد شدی **جواب** شاہد عدل نہین ہوتا شاہد عادل ہوتا ہے
جیسے کہ زید عقل نہین ہوتا زید عاقل ہوتا ہی اگرچہ بحث لفظی ہمارا کام نہین ہی اور لایق مقام نہین مگر چونکہ
آپ دعوی ثنائی کرتے ہین اور ادعای قواعد دانی اسواسطے کہین کہین قدری بیان ہے اور
آپکی صرف و نحو کا امتحان قطع نظر ازین فرمائیے کہ آیت ہذا مین آپ کے نزدیک مخاطبین عوام انام
ہین یا اہل اسلام بر تقدیر اول ہنود وغیرہ اکثر لوگ جیسے بطلان نبوت محمدیہ اتفاق کرتے ہین ویسے ہی
ابوت آدم بالاطلاق دہرتے ہین پس معنی آیت مین کچھ دشواری نہین ہی اور جای جگرخواری
نہین بر تقدیر دوم فرقہ حشویہ کہ خلافت ابوبکر وغیرہ کی قایل ہین اور بطرف اہل سنت مایل عصمت
آدم بدلایل ثابت کرتے ہین اور جیسا کہ چاہیے جناب کو ساکت ترجمہ ملل و نحل مین اس حال کی بخوبی
تفصیل کی گئی ہی اور ابطال نبوت و خلافت آدم کی دلیل دی گئی ہی اب آپ کی انکار انکار پر
مثل گوہر افشان دخل ہوتا ہی نہین نہین مریم سخن محمد علی پہ جبرئیل مسئلہ دان نازل ہوتا ہی **قولہ**
و نیز در قرآن لفظ شرکا بصیغہ جمع وارد ست الخ آپکو مہارت مصحف عزیز نہین ہی اور ڈھونڈ جمع

Marfat.com

کی تمیز نہین ناحق دخل در معقولات فرماتے ہو اور بڑی بڑی بات کہاتے ہو اگر آپ مین سر مو جوہر عقل ہوتا
و رعربی مین کچھ دخل تو یہ ہرگز نہ کہتے کہ آیت مذکور مین شرکا بصیغہ جمع ہے اور معنی منفرد منع شہاب الدین
دولت آبادی نے تفسیر بحر مواج مین لکھا ہے کہ ابو بکر و عکرمہ و اعرج و اکثر اہل مدینہ شرکا بکسر شین و
اسکان الرا میخوانند برین تقدیر شرک بمعنی شریک باشد کالصوم بمعنی الصایم والفطر بمعنی المفطر
انتہی تفسیر حسینی واعظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سواے حفص جمیع قاری شرکا بصیغہ مفرد پڑھتے ہین اور خاطر خواہ
آپکا رد کرتے ہین چنانچہ فلما اتہما یعنی پس آن ہنگام کہ عطا کرد خداتعالی بدیشان صالحا فرزند صالح الجسم
و تندرست جعلا لہ گردانیدند آدم و حوا برے خداے شرکا خداوند شرکتے یعنی شریکے ساختند در اسم نہ در عبادت
یعنی بدل کردند عبد اللہ را بعبد الحارث یعنی بر آنند کہ آنوقت کہ داد حق تعالی آدم و حوا را فرزند
شایستہ ایشان غیر را شریک حق ساختند در عبادت و حفص شرکا میخوانند بلفظ جمع انتہی اگر بقول
آپ کے شرکا بصیغہ جمع خیال کیا جاوے تو محمد علی کا اسطرح ابطال کیا جاوے کہ آدم نے شرک عظیم کیا کہ
جماعت کثیر کو شریک خدا تسلیم کیا **قولہ** و نیز در قول او تعالی فتعالی اللہ عما یشرکون ضمیر اشراک کہ
بصیغہ جمع واقع شدہ الخ بر تقدیریکہ قرآن ایک وقت مین بنایا جاتا تو البتہ آیات مین باہم ربط پایا
جاتا چونکہ ایسا نہین ہے آپکا معقول سمجھا نہین کہ شاید ہر مقام پر ایک آیت کسی خاص نفر کی شان مین ہے اور
دوسری آیت عام بشر کے بیان مین علاوہ اسکے قصہ گویان فصیح کا دستور ہے کہ اول ایک شخص خاص
کی گذارش حال شروع کرتے ہین بعدہ رفتہ رفتہ بطرف وقائع عام رجوع کرتے ہین جیسے طرز گلستان کی
حکایات کا ہے وہی قرآن کی آیات کا ہے جا افسوس کہ آپ کی گلستان تک بھی رسائی نہین ہے اور
شیخ سعدی سے بھی شناسائی نہین پس گفتگوے جناب محض لاطایل ہے اور خالی از دلایل قطع نظر ازین آپ
کے اس قول مین اور قول آیندہ مین لفظ تصویر لایعنی ہے یا بامعنی بر تقدیر اول آپ کی نادانی
اور بر تقدیر دوم اوسکی کیا معنی ہے واہ واہ باوصف دعوے دبیری و خوش تقریری الفاظ غلط زبان
پر لاتے ہو اور الزام کہاتے ہو **قولہ** و نیز ظاہر است کہ اگر مراد از آن آدم و حوا بودندی الخ اسکا بھی
یہی جواب معقول ہے کہ قصہ خوانان فصیح کا معمول ہے کہ اول گذارش گذشتگان سے کلام کرتے ہین

Marfat.com

من بعد مردمان حال کی حال پر اختتام کرتے ہین چنانچہ آغاز مین پادشاہی را شنیدم الخ سلطان کی حکایت ہی اور انجام مین **ع** بہان ای برادر شاند کبس ہ الخ اپنی وقت کی لوگون کو ہدایت ہی پس بلاشبہہ آیت مذکور آدم و حوّا کی شان مین ہی اور اشراک باللہ کی بیان مین (فتعالی اللہ عما یشرکون) آدم و حوّا کی حسب حال ہی اور بطور مثال ہی (ہو الذی خلقکم من نفس واحدۃ) صرف آدم کا بیان ہی کیونکہ وہی آپ کی نزدیک جد انسان ہی جو کوئی اس آیت کو غیر کی حق مین گمان کریگا وہ ابطال قرآن کریگا اسی طرح الفاظ (جعل منہا زوجہا) آدم ہی کی شان مین کرسی نشین ہو سکتی ہین دوسرے کی حق مین ہرگز نہین کیونکہ آدم ہی کی جو ہر جسم شوہر سی خلق کی گئی ہی نہ محمد و علی کی اگر اتنے پر بہی سخن پروری کا پاس کرو گی اور آیت مذکورہ جماعہ مشرکین کے حق مین قیاس کرو گی تو کلمہ (دعوا) کی کیا تفسیر کرو گی اور (جعلا) کی کیا تعبیر کرو جماعت کے لئی صیغہ تثنیہ خلاف نحو ہی اور نتیجہ سہواب میاںجی ابطال قرآن کی تدبیر کرتے ہین ور بر خلاف تغیر (ہو الذی خلقکم) کی تفسیر **سوط الجبار** اکنون مناسب مقام آن ست کہ تفسیر آیت مطابق لغت و قواعد بدیع ست بیان کنیم بر ماہران فن بلاغت مخفی نماند کہ چنانکہ درین آیت واقع شدہ خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا الآیہ ہمچنان در سورۂ زمر بحرف تراخی بجای حرف جمع وارد شدہ کہ خلقکم من نفس واحدۃ ثم جعل منہا زوجہا الآیہ والقران یفسر بعضہ بعضاً پس واضح شد کہ در آیت سورۂ زمر ضمایر متصلہ مجرورہ راجع بسوی نفس واحدۃ کہ مراد از آدم ست نیست چہ درینصورت لازم می آید کہ جعل حوّا بسبیل کلمہ تراخی یعنی ثم از خلق مخاطبین متراخی باشد و این بالبدیہہ باطل ست پس بالجزم متعین شد کہ با تقدیر کلام بدین طور ست خلقکم ایہا النفوس من نفس واحدۃ ثم جعل منہا زوجہا و ضمایر متصلہ مجرورہ نمایہ بطریق التفات بسوی نفوس کہ در ضمن ضمیر خطاب متصل منسوب یعنی کم مذکور ست راجع ست و این التفات در کلام فصحا ذایع ست نہ بینی کہ امراء القیس در یک شعر چندین التفات بکار بردہ الخ پس معنی آیت ہمین تقریر این ست کہ پیدا کرد شمارا از نفس واحد باز پیدا گردانید از جنس شما زوجہ شمارا **جواب** آپ تو مراتب ترکیب دانی مین بہت بڑہی ہوئی ہین اور اس زینہ کی سیڑہیون پر خوب چڑہی ہوئی ہین سو واسطی آپ سی ایک سوال کیا جاتا ہی بلکہ امتحان فضل و کمال کہ آپ نی جو بعد لفظ بدیع کی کلمہ رابطہ کا استعمال

کیا ہی اسکا مبتدا و خبر کسکو خیال کیا ہی جا شرم کہ آپ دبیر کہلاتی ہین اور جابجا الفاظ غلط تحریر فرماتی ہین چونکہ
بحث لفظی تحقیق دینی کی مانع ہی بندہ اسیقدر پہ قانع ہی اب آپ کی فقرہ فقرہ کا ابطال کرتا ہی اور جناب
کی شان مین لفظ ابطال استعمال **قولہ** تفسیر آیت مطابق لغت الخ کیون جہوٹا کلمہ پڑہتی ہو اور نئی
کا سانپ گڑہتی ہو اگر آپ اسیطرح دروغ زنی اختیار کرینگے تو لوگون کی کان کہڑی ہوونگی اور مسلمان
نقیر اندر من کی ساتھ بدل وجان کہڑی ہوونگی قصبہ چہراون پہ جہاد کرینگی اور خانمان سولا برباد جنی کی پیچھے
گہس پڑیگا اور ہر ایک مولوی سوراخ مار گہس ہیگا **س** بیک ما تراشیدہ در مجلسی زبر بجد دل ہوشمندان
لبسی **قولہ** چنانکہ درین آیت واقع شدہ خلقکم من الخ بلاشبہہ یہہ دونون عبارتین سورہ زمر
و اعراف مین ہین اور آدم و حوا کی اوصاف مین تقدیر عبارت آپکا مکر و تزویر ہی اور برخلاف تفسیر
اسی واسطی محض زائدہ ہی اور سراسر بے فائدہ **س** فایدہ بخش ہونہ مکر و فریب ز شجر سحر سی ملک سبب
قولہ والقران یفسر الخ کیا دین و ایمان ہی او شان مسلمان کہ لب پر (والقران یفسر بعضہ بعضا) مذکور
ہی اور دل اسکی اطاعت امر القیس منظور ہی عنقریب ہماری قلم سی اسکی تفصیل سرزد ہوگی جس سی آپ کی ارتداد
کی تفصیل برآمد ہوگی **قولہ** در آیت سورہ زمر ضمائر متصلہ الخ کیون مسلمانی کا خون کرتی ہو اور اپنی تئین
مطعون جسوقت آپ کی یہہ معنی تراشی مولوی احمد حسن کی نظر آئی اونکی روح تہرائی کہنی لگی کہ جہان
وہابیون کا گرم بازار ہی وہان کتاب و سنت کا کون غمخوار ہی مقام حیرت ہی بلکہ جای غیرت کہ آپنی بیہی
مسلمان محمد علی کی حمایت کرین اور اندرمن کی شکایت اگر اندرمن نی اسی قسم کی باتون کا رد کیا ہی
تو کیا بد کیا ہی عرضکہ ضمائر متصلہ راجع بطرف نفس واحدہ ہین اور الفاظ آیت شاہد آپ کی تقریر جعلی ہی
اور ہمہ جگہ راستی سی خالی **قولہ** چہ درینصورت لازم می آید کہ جعل حوا الخ معلوم ہوا کہ آپ کو شیطان
پیچھے پڑا ہی اور جناب کے کان مین کلمہ ارتداد پڑہا ہی کہ بیخ اسلام برکندہ کرتی ہو اور شیطان
حق کو چہپاتی ہو اور معنی قرآن بدلتی ہو تمام مفسرین قائل ہین کہ دونون آیتین آدم و حوا کی حال مین نازل
ہوئی ہین کلام جعل حوا خلق بحالطبین سے تراشی ہی مگر اوسکی اور ہی معنی ہی چنانچہ اول سند تفسیر حسینی ہی اور بعدہ
... ہابیل **عبارت تفسیر حسینی** وگفتہ اند کہ آدم اول اخراج ذریت کرد از ظہر

Marfat.com

آدم پس حوا را بیافریدہ فقط کہا گیا ہے کہ نکالا اللہ تعالی نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کی پھر پیدا کیا بعد اوسکی حوا کو اونکی پسلی سے کذا فی جامع التفاسیر **قولہ** این لبدیہہ باطل ست فقط فرقہ محمدیہ مین جو کوئی عاقل ہے اوسکی رائے مین یہ کلام باطل باطل ہے شاید کہ آپکو تفاسیر قرآن پر عبور نہین ہے یا احقاق حق وابطال باطل منظور نہین **قولہ** یا تقدیر کلام بدین طور ست الخ میان جی بلاشبہہ یہی تقدیر کلام مین کلام ہے اور آپکا خیال خام اگر تقدیر کلام ہی پیدا ہے تو حسین اعطا آپ کی صدف گوش مین گھسا رہے جسکی گہرباری سے چشمہ حق بیانی روان ہے اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی عیان ہے بجنسہ عبارت حسین اعطا یہ ہے خلقکم بیافرید شمارا ای آدمیان را من نفس واحدۃ از تن تنہا کہ آدم ست ثم پس خبر کرد شمارا کہ جعل منہا بیافرید از استخوان پہلوی چپ وی زوجہا زن ویرا یعنی حوا را انتہی مگر آیت پھر بھی آدم و حوا کی شان مین ہے اور آپ کی بطلان مین **قولہ** ضمائر متصلہ مجرور غایبہ بطریق التفات الخ صنعت التفات کا کلام شاعرین مین استعمال ہوتا ہے اور گونہ ہذیان پر دال کہ عقل و درایت قایم نہین ہے اور مطابقت تکلم وخطاب غیبت لازم نہین اگر مصنف قرآن کو بھی صنعت التفات سے التفات ہوگی تو کیونکر تمیز مزخرفات و آیات ہوگی اگر آپ سچے ہین تو کلام اللہ وحدیث رسالت پناہ سے سند کاہے لائیے اور بانی مبانی امرء القیس کی داخلہ بہائیے **قولہ** مبنی کہ امرء القیس در یک شعر چندین التفات بکار بردہ الخ میانجی شیطانی ہوتی ہو اور آبروی مسلمانی کہوتے ہو مسلمانون کو بہکاتے ہو اولٹی باتین سمجہاتے ہو اب ہماری سوال کا جواب دیجیے کہ امرء القیس آپکا خدای اکبر ہے یا مصطفے پیغامبر بلاشبہہ ان دونون شق مین سے ایک لایق اعتماد ہے کہ آپ کے نزدیک سوا کلام خدا وحدیث مصطفی بالتمام بے بنیاد ہے تف ہے آپکی مخافت گفتار و رفتار پر اور بیعت کفار پر کہ زبان پر والقران یفسر بعضہ بعضا مذکور ہے اور دل و جان سے اطاعت امرء القیس منظور جبکہ آپ کے نزدیک صحت قرآن امرء القیس کے نظم پر محصور ہے تو تکذیب تفاسیر و تواریخ محمدیہ انصاف سے دور ہے واہ واہ روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا و مدارج النبوت و معارج النبوت وغیرہ تو لایق رد ہووین اور امرء القیس کے اشعار قابل سند خدای محمدیہ لاابالی نہین جو کہ اول ایک صیغہ کی لئے ضمیر حاضر ایراد کرے اور بعد اوسکو ضمیر غائب کی ساتھ یاد کرے اگر قرآن مین کہین ایسا آیا ہو تو نشان دیجیے اور حصن حصین

Marfat.com

راستی ہیں بیان کیجیے اپنا لکھا آپ مٹائیے والقرآن یفسر بعضہ بعضا دل سے نہ بھلائیے **ف** قول حق
راہم زحق تفسیر جو ڈھیں مختار اثر از گمان ای زیادہ گو ہواب میاں محمد علی اپنی تمکین خاک دمان کعبہ کن ہیں داخل
کرتے ہیں ور مصنف قرآن کو شاعران عرب میں شامل **سوط الجبار** ربادرین کلام صنعت استخدام
مرعی ست کہ از مرجع چیزے مراد باشد و از راجع کہ بسوی آن مرجع باشد چیزے دیگر بسبب علاقہ و این ہم در کلام
اکثر واقع شدہ چنانکہ گفتہ **ف** اذا نزل السماء بارض قوم رعیناہ و ان کانوا غضابا از مرجع کہ لفظ سما است
باران مراد است و از راجع کہ ضمیر غائب منصوب است گیاہ و سبزہ کہ منتفع بہ باران است الخ و بریں تقدیر ضمائر
مجرورہ مستعمل اگرچہ راجع اند بسوی نفس مذکورہ لیکن مراد از آن نفس مخلوقہ برعایت صنعت استخدام مراد است و بر
تقدیر معنی آیت این ست کہ پیدا کرد شما را از نفس واحدہ و گردانید از جنس نفس مخلوقہ زوج او را چون معنی
این آیت بطرزیکہ بیان کردیم متعین شد از سیاق آیت کہ در آن بحث است ہمین ثمرہ است
ہمین معنی در آن ہم متعین گردید و ہیچ اشکال باقی نماند **جواب** یہاں لا کے یا تردیدیہ جو جمع
یعنی داد ایراد کرتے ہو اور جواب حملہ ہند میں وس سو استبعاد کرتے ہو اب داد انصاف دیجیے اور اپنے قول
فیصل کی مخالفت پر اعتراف کیجیے آپ کی ان دونوں تحریر میں سے ایک غلط ہے اور مزاج گرامی سنجیدہ چند در
چند ہمتاطراب خوبی و ربودنی معنی میں گفتگو کرتا ہوں اور تفضیح افکار محمد علی دو بدو **قولہ** ودرین کلام
صنعت استخدام مرعی ست الخ اگر قرآن و حدیث میں کہیں صنعت استخدام آئی ہو ویسے تو دکھلائیے اور معنی تراشی
جو باز آئیے بہتر تو یہ ہے کہ قرآن پر نظر اصلاح ڈالیے اور اپنے معبود کی غلطیاں نکالیے شان عثمانی دکھلائیے
اور قرآن آسمانی جلائیے تم منصف خوب ناخوب کیجیے اور رجح ابن مسعود مضروب **ف** تف اسکی کید پر تیز
نافہمی تو بہ این حق پوشی و بیرحمی تو **قولہ** و این ہم در کلام اکثر واقع شدہ فقط فرمائیے کس کے
کلام میں واقع ہوا ہے اور کون اس صنعت کا صانع ہوا ہے اوسکا نام لیجیے لسان مقام دکھلا [illegible]
خدا و رسول ہے تو آپکا قول قابل قبول نا مقبول ہے کیا آپ سوط الجبار میں قرآن و حدیث کے سوا تمام کتب اسلام
سے انکار کر چکے ہیں اور بڑا اعتبار کی تفاسیر و تواریخ محمدیہ پر اقرار بعلاوہ ہوا آپکے قول و فعل میں مطابقت
نہیں ہے اور دعوی قدم میں موافقت نہیں **قولہ** چنانکہ گفتہ **ف** اذا نزل السماء بارض قوم الخ

Marfat.com

اگر فاعل گفتہ احد یا احمد ہی تو آپ کی سند شایان رد ہی کہ یہ ابیات قرآن و حدیث مین مرقوم نہین
ہین اور کسی حافظ و محدث کو معلوم نہین اگر ایجاد شاعران عرب ہین تو مولوی محمد علی نہایت بے ادب ہین
کہ تفاسیر و تواریخ محمدیہ کا ابطال کرتے ہین اور اشعار عرب پر اتکال **قولہ** لیکن مراد از آن نفس مخلوقہ الخ
بعد لفظ استخدام دوبارہ ایراد کلمہ مراد محض فاضل ہی اور آپ کی شان مین آیت فضولی نازل ہی کہ جا
بجا الفاظ مہمل استعمال کرتی ہین اور اپنے فضل و کمال پر استدلال اسی استعداد پر از کتاب جواب تحفۃ الاسلام
کیا ہی اور تمہارے تمنای عزت و نام دیا **قولہ** بر تقدیر معنی آیت این آیت الخ اگر بفرض محال آپ کی
تقریر تسلیم کیجاوے تو بھی آیت آدم و حوا کے حق مین نازل ہی اور اوسکا وہی حاصل کہ آدم و حوا نے شرک عظیم کیا
اور اپنے پسر کو بندہ شیطان رجیم **قولہ** گردانید از جنس نفس مخلوقہ الخ یہ تفسیر تامہ نہین ہی اور کسی کلمہ
قرآن کا ترجمہ نہین بلکہ میا جی کا تکلف ہی اور قرآن مین تصرف جب تک کہ آپ حضرت عثمان کی خیر اندیشی
نکرینگے اور قرآن مین کمی بیشی منصوب جناب حاصل ہوگا اور فقیر اندرسن کا دعوی باطل ہوگا **قولہ** حو
معنی این آیت بطرزی کہ بیان کردیم متعین شدند الخ آج کل عجب دور ہی سرا غو ہی کہ جس شخص کو تمیز جمع
و مفرد نہین ہی اور فرق نیک و بد نہین وہ مسلمانون کا مولوی ہی اور مصر مجتہد و عیسی کلمہ معنی کو لہذا کہ مفرد مشہور
ہی ایراد لفظ شدند خلاف دستور جمہور ہی یہان تک تحفۃ الہند کا یہ قول کہ انبیا سی تمام عمر برا کام صادر
نہین ہوتا رد ہوا اور آدم کیطرح یونس بھی سزاوار حد ہوا مولف سوط الجبار کی زبان ... ہی اور آئندہ
کو بند اب تحفۃ الہند کی قول آئندہ کا رد درپیش ہی اور تنبیہ مخالف بد اندیش **قولہ** انبیا حرص و طمع و
مکر و فریب سے بالکل پاک ہوتی ہین فقط یہ بھی خلاف حدیث و قرآن ہی اور اسکی معنی فی الفور مسلمان
کیونکہ آدم فرشتہ ہوجانیکا طامع تھا اور فرمان ابلیس کا تابع پھر اوس نے زندگی دنیا کی طمع سے تکذیب
عزرائیل کی اور راستی پر دروغ کو تفضیل دی تشریح اسکی مشکات مین ہی اور آدم کے حال مین کہ جبوقت
خدا نے اولاد آدم اوسکو روبرو کی آدم نے اون مین سے ایک شخص کی نسبت گفتگو کی کہ یہ کون ہی خدا نے جواب
دیا کہ یہ تیرا مولود ہی اور اسکا نام داود اسکو انبیا پر تفضیل دی گئی ہی اور عمر اسکی چالیس سال مقرر کی
گئی ہی آدم نے کہا کہ یا الہی مین نے ساٹھ برس اپنی عمر مین سے اسکو دیے خدا نے فرمایا تجھکو اختیار ہی ...

آدم سے نو سَو چالیس برس گذرے اور عزرائیل قبض روح کے لئے آیا آدم نے کہا کہ تونے جلدی کی میری ہزار برس کی لکھی گئی ہے فرشتہ بولا تونے ساٹھ برس اپنی عمر مین سے داؤد کو دئیے ہین آدم نے یہہ سنتے ہی انکار کیا لہذا انکار کرتی ہی ولاد اوسکی انتہی اس حدیث سے واضح ہے کہ آدم نے داد دروغ بیانی اور تکذیب بیک بانی کی میانجی جواب حملۂ ہند کے صفحہ ۳۰ مین صحت حدیث ہذا کی نسبت کلام کرتے ہین اور فقیر اندرمن پر دروغگوئی کا اتہام دہرتے ہین **سوط الجبار** لالہ جی آپ بڑے کذاب مفتری نکلے آپکو شرم نہین آتی جھوٹی باتین بناکر اوسکو حدیث کا ترجمہ بتاتی ہو تس پر تہریہہ کہ اس جھوٹی زبان پر نام مشکات کا لاتے ہو شرماتے نہین مشکات کی کس فصل اور کس باب مین یہہ روایت لکہی ہے عبرت ہو تو ڈوب مرو اور منہہ نہ دکہاؤ **جواب** میانجی آپ جسقدر مرتکب ملام ہوئے ہین در استعداد دشنام اوسکا ہم کچہہ جواب نہین دیتے اور قتل موذی کا ثواب نہین لیتے **ف** انتقام از خصم نگرفتن صفائی سینہ است صیقل آئینہ باشد دل زکین بر داشتن ڈ اصل حال ہم رقم کرتے ہین اور کچہہ بحث لفظی حوالۂ قلم داد تہذیب کیجے اور بڑے کذاب مفتری کی ترکیب کیجے کہ جس صورت مین آپ نے کلمہ کذاب ایراد کیا تو لفظ بڑے مفتری کس واسطے ایزاد کیا کہ تحصیل حاصل ہے اور نیز جملہ اعمال واقوال جناب لال طائل صیغہ مبالغہ کے لئے محتاج اوصاف نہین ہین اور وہ محتاج انصاف نہین علاوہ اسکے اپنی بڑے کو مفتری کہنا خلاف ادب ہے آپکا بڑا مفتری کب ہے آپکی افکار انکار کے حسن خوبی پر نظر کرتا ہون اور ہر ایک کے دیدار مین یک ساعت بسر **قوله** آپکو شرم نہین آتی الخ بلاشبہہ جناب سے سخن نرم نہین آتی اور آپکو شرم نہین کہ بار بار بات کہاتی ہو اور حدیث مشکات کو جھوٹی بات بتاتی ہو ہمکو جھوٹ سے کیا غرض ہے یہہ تو آپ ہی کو مرض ہے کہ جھوٹی بات بناتی ہو اور اوسکو ترجمہ او منشدات بتاتی ہو یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ آپنے مشکات کا ایک فقرہ بہی نہین پڑہا اور یہہ جھوٹا انکار از خود گڑہا نعقریب حدیث قلمبند کرینگی ان اور آپکا دم بند **قوله** تس پر تہریہہ کہ اس جہوٹی زبان پر نام مشکات آتا ہے الخ تس پر تہذیب ہے کہ آج تک کسی اردو خوان کی زبان سے نہین سنا گیا اور کسی کتاب مین نہین دیکہا گیا شاید کہ واضع اوسکے بیجہ ادران آپ دانا ہین جیسے کہ میان محمد علی جلیس ہمنشین ہین **ف** بجنس خود کند ہر جنس آہنگ

ندارد ہیچ کس از جنس خود ننگ ۔ یہان سی ظاہر ہی کہ آپکو سلیقہ گفتگو نہین ہی اور استعداد آرد

قولہ مشکات کی کس فصل مین اور کس باب مین یہہ روایت لکہی ہی فقط جناب من اول آنکہین

اور روائی ترقی بصارت کہائیے بعدہ ربع چہارم مشکات پر نظر کیجئے اور باب السلام کی فصل ثالث

یہہ روایت وہان مرقوم ہی اور ہر ایک مشکات خوان کو معلوم ہم عنقریب اوسکو ترقیم کرینگے اور آ

جارنا چار تسلیم **قولہ** غیرت ہو تو ڈوب مرو فقط جبکہ آپ ربع چہارم مشکات نکالینگے اور با

کی فصل ثالث پر نظر التفات ڈالینگے بالضرور یہہ حدیث برآئیگی اور جناب کو چاہ حیرت جہکائیگی

اوسوقت آپ غیرت سی ڈوب مرینگے بسیار خوب کرینگے ہم عنقریب آپکے ڈوب مرنے کی تدبیر کرتے ہین و

حدیث مذکور بجنسہ تسطیر حصہ اول سوط الجبار مین آپ کی اور ہی گفتار ہی گویا کہ حدیث مذکور پر خود اقرار

سوط الجبار معاملہ عطاے عمر در ابتداے پیدائش آدم واقع شدہ و معاملہ کہ با ملک الموت بیان

آمدہ بعد ہزار سال بود پس گر معاملہ اول آدم را یاد نماند محل اعتراض نیست **جواب** جائے تعجب کہ

جس آدم سی بحث علمی مین ملائکہ نے الزام کہایا اور جس آدم نے بے تعلیم غیر کے ہر ایک شی کا نام بتایا

وہ بہی غفلت سی اسقدر مدہوش ہوا کہ معاملہ عطاے عمر فراموش ہوا قطع نظر ازین جبکہ آدم کو اسقدر

سہو ہوا کہ معاملہ عطاے عمر لوح خاطر سی محو ہوا تو بروقت سامنے آنے ملک الموت کی یہہ بات کس طرح یاد

آئی کہ روز ازل میری عمر ہزار برس کی قرار پائی واہ واہ اپنے مطلب کی بات تو بعد ہزار برس کے

بہی ذہن نشین رہی اور سرگذشت عطاے عمر بالکلیہ تیرہ ذہن گئی یہان سے جانا جاتا ہی کہ آدم نے عطاے عمر سے

دیدہ ودانستہ انکار کیا اور قصداً دروغ صریح پر اصرار ورزیدہ کیا یعنی کہ تقرر عمر ہزار سالہ تو یاد آئی اور اوسکا

تتمہ عطاے عمر مثل کاہ کہنہ بر باد جائے طرفہ معاملہ ہی کہ ایسا امر عظیم کہ جو خداے کریم کے سامنے قرار پایا

آدم نے کیونکر دل سی بہلایا میاں جی حصہ سوم سوط الجبار کی صفحہ ۱۳ مین واسطے برات آدم کی کلام

کرتے ہین اور ارادہ الزام **سوط الجبار** آپ کی دیدہ دن اور کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ انسان

اون معاہدون کو جو دوسرا جنم لینے سی پہلے اوس نے کئے ہوتے ہین یکقلم بہول جاتا ہی یعنی قبل از جنم لینے

کے وہ سوتی اعتقاد کرتا ہی کہ ابکی مرتبہ جو جنم لونگا تو بجز گیان کے اور کچہ نکرونگا پہر یہان آکر سب بہول

Marfat.com

ہے کیا وید وغیرہ کتابین ایسی جھوٹی ہین جیسے کہ آپ ہین **جواب** اوّل بحث لفظی ہے اور بعدہ
ن مقصود اصلی فرمائے کہ یہان ویدون بصیغہ جمع آپ نے کیونکر لکھا ہے آپکا مستندہ مضمون سوا
ہ وادینشد کے دوسری کسی کتاب مین ہے ذرا ہوش مین رہا کرو اور سمجھ سوچ کر بات کہا کرو اسیطرح کتب معتبرہ
ہ آپنے ہماری مذہب کی کون سی کتاب مراد لی ہے یا یہہ عبارت بحسب عادت مبارک زائد ایراد
ہے برائے خدا کتب معتبرہ کی تفصیل فرمائیے اور اس عطف کی صحت پر دلیل لائیے لغوگوئی سے اجتناب کیجیے
نام کتاب بحوالہ باب لیجیے اگر آپکو عہد و معاہد مین فرق معلوم ہوتا تو قلم مبارک سے بجا عہد معاہد
بلکہ مرقوم ہوتا سبحان اللہ جس شخص کے نزدیک عہد و معاہد مین تفاوت نہین ہے اور جمع و واحد مین
ورت نہین وہ مسلمانون کا مولوی ہے اور ہمنام نبی ورلی ہے ۵ چلی جب ایسی حماقت کی اس چمن مین
دو تو بلبلون پہ کرے فخر کسطرح نہ لوا ز علاوہ اسکی معاہد خود جمع ہے اوسکی ساتھ واو اور نون جمع کی
ورت نہین ہے افسوس الفاظ و عبارات زائد لاتی ہو اور اپنی اوپر الزام زیادتی عائد کراتی ہو پھر بعد کلمہ
کے جو آپنے لفظ وغیرہ رقم کیا ہے فرمائیے کہ وہ وغیرہ کیا شی ہے اور کسواسطے ہے یہہ مطلب کہ گربھ اوپنشد
ن وید کو کسی کتاب مین ہووے تو نشان دیجیے اور فصل و باب بیان کیجیے اب بحث لفظی کو تمام کرتا ہون
ر آپ کے مطلب معنی پہ نگاہ بے تامل آپکا الزام غلط ہے یا بجناب آدم کلمہ منقط کیونکہ اس سے یہہ ہی
زم آتا ہے کہ آدم مرکب بخط و نسیان تھا اور مثل عام آدمیان بلکہ ہم رنگ آدمیان کوتاہ بین تھا اور مانند
نین کسواسطے کہ آیات گربھ اوپنشد کا یہہ ہی مطلب ہے کہ مولود شکم مادر مین عہد و پیمان کرتا ہے اور بروقت
پیدائیش مابالاطاق نسیان ہوتا ہے فقط نسیان جنین نتیجہ اعمال بد ہے جو کہ تا لب پشین سرزد ہے پس جب تک
ب حضرت آدم کے بیٹے جنم پر ایمان نہ لائینگے اور اونکو مصدر عصیان نہ ٹھہرائینگے آپکی مشکل آسان
ہوگی اور گفتگوی الزام چسپان ہو سکی قطع نظر ازین جبکہ آدم نے اسی جنم کا عہد و پیمان فراموش کیا اور
ہے انکار نوش تو وہ کمترین بشر ہے بلکہ جنین سے بھی بدتر اب مولوی صاحب بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ عصمت آدم
مفقود ہے اور الزام جناب کا یہہ ہی مقصود کہ آدم کے حواس مین فتور تھا اور وہم و قیاس مین قصور اسکو
نے عہد و پیمان کا پاس نہین تھا اور بدعہدی و پیمان شکنی سے ڈر اس نہین جبکہ سیاحتی نے حال بدحواسی

Marfat.com

آدم ستا حصہ سوم سوط الجبار مین اسطرح پر سرزد ہنا **سوط الجبار** اس اصل پیلازم آتا ہی
کے اکابر جنہون نی بذریعہ تناسخ کے جنم لیا ہی مسلوب الحواس ہون کہ اون امور کو جو بالذات مہم
بہول گئی اور آپ بھی علی ہذا القیاس کیونکہ آپکا نشار حالیہ نشار سابقہ پر متفرع ہی اور سب امور پچھلے
کے بہولی بیٹھے ہے **جواب** ہماری کل اکابرون کا علم وعرفان درست ہی اور عہد وپیمان حیثیت تمام
جانی سمر تھی اور سب کو پہلی جنم کی حالات از بر ہر گز امور ضروری سی نسیان نہین تہا کہ پہلی جنم مین علانیہ عصیان
نہین ہوا برخلاف اکابر اسلام کہ عہد الست بھول گئی اور مدت العمر مطیع غول رہی اگر محمد صاحب کو عہد الست
سی خبر ہوتی تو کسو طرح عمر چہل سالہ بدمستی وبت پرستی مین بسر ہوتی اسیطرح اگر آپ کو عہد الست سی
آگاہی ہوتی تو کیونکر بندگی نصارا مین روا ہی ہوتی کعبہ پر انگلستان کو ترجیح نہ دیتی اور بجای تسبیح
نام مسیح نہ لیتی آپ کی اولاد امجاد کا بھی یہی حال ہی اور کل شی یرجع الی اصلہ چہرہ کشای حال ہی کہ کوئی
وکیل سرکار ہی اور کوئی پیشکار دربار کیا خوب سعادت آثار ہین کہ اپنی باپ کی سنت پر جان نثار ہین جس
شخص کی نزدیک انکا آدم مین احتمال نسیان ہی وہ در پی تحصیل کمال عصیان ہی کیونکہ آدم بعد عطای
عمر کے ہمیشہ اپنی عمر شمار کرتا رہتا تھا اور عطای عمر پر اقرار پل دس سے نسیان محال ہی اور دفع صریح سی برأت
آدم کس کی مجال ہی میانجی حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ ۳۰ مین پھر بھی بنتیر می پر معترض ہین اور حدیث
ربع چہارم مشکات سی منکر لہذا مین حدیث مذکور بجنسہ مع ترجمہ تحریر کرتا ہون اور روسیاہون کو سیراز
آب تشویر (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس
فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملائکۃ الی ملأ منہم جلوس
فقال السلام علیکم قالوا علیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ہذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم
فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ
ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ہولاء قال ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ
بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوءہم او من اضوءہم قال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک داؤد قد کتبت
لہ عمر اربعین سنۃ قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ

Marfat.com

لہ من عمری ستین سنتہ قال انت وذاک قال ثم سکن الجنتہ ما شاء اللہ ثم اہبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت کتبت لی الف سنتہ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنتہ فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسیت فنسی ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی یعنی روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اوس مین روح چھینک آئی آدم کو پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اوسکے نے رحمت کرے تجھپر اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتون کے کہ جماعت ہین اون مین سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے تم پر یعنی گیا آدم اور کہا سلام ہے تم پر کہا فرشتون نے تجھپر بھی سلام ہو رحمت اللہ کی پس پھر کر آیا آدم طرف رب اپنے کی پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق یہہ دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطے اوسکے اللہ تعالی نے اس حال مین کہ دونون ہاتھ اوسکے بند تھے پسند کر تو ان دونون مین سے جو چاہے تو کہا آدم نے کہ اختیار کیا مین نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے بابرکت ہین پھر کہولا اوسکو پس ناگہان دس مین شکل آدم کی اور اولاد اوسکی تھی کہا آدم نے اے رب میرے کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہے اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کے پس ناگہان اون مین ایک شخص تہا بہت روشن اون کا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا کہا آدم نے اے رب میرے کون ہے یہہ فرمایا کہ یہہ بیٹا تیرا داؤد نام اوسکا تحقیق لکھی مین نے واسطے اوسکے عمر چالیس برس کہا آدم نے اے رب میرے زیادہ کر عمر اوسکی مین فرمایا یہہ وہ چیز ہے کہ لکھی ہے مین نے واسطے اوسکے کہا آدم نے اے رب میرے پس تحقیق دی مین نے واسطے اوسکے عمر اپنی مین سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور واسطے تیرا فرمایا اون حضرت نے پھر رہا آدم بہشت مین جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اوتار آگیا بہشت سے اور تہا آدم گنتا واسطے اپنی یعنی عمر اپنی کو تا آنکہ عمر اوسکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اوسکے پاس ملک الموت پس کہا واسطے اوسکے آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دی ہین اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نے پس انکار کرتی ہے اولاد اوسکی اور بھول گیا آدم یعنی اللہ تعالی کے منع کرنے کو اوس درخت کے پاس جانے سے معلوم

Marfat.com

کی اور کہا لیا اوسکو پس بھولتی ہی اولاد اوسکی فرمایا انحضرت نی پس اوسدن سی حکم کیا گیا ساتھ لکہنے کے
اور گواہون کی نقل کی یہہ ترمذی نی انتہی یہہ ترجمہ قطب الدین خان دہلوی ہی جو وہابیون کا مولوی ہی اگر
میاںجی اس ہین اندک شک کرینگی لوح خاطر سی نقش وہابیت بیشک حک کرینگی اس حدیث کی الفاظ فمن یومئذ
امر بالکتاب والشہود سی یہہ ہی واضح ہی کہ آدم نی عطای عمر سی قصداً انکار کیا اور حضور الہی ہین ہی تبیین لیے اعتبار
کیونکہ جو کوئی مرتکب انکار عمد ہی اوسی کی لئی کتابت و شہادت کارآمد ہی مانع نسیان نہین ہی اور عاج تبنیت
یزدان نہین میاںجی حصہ اول سوط الجبار مین یہہ مصر ہین کہ آدم مرتکب انکار عمد نہین ہوا ورنہ اوراد حد نہین
سوط الجبار اگر عمداً انکار مکنون خاطر آدم می بود بعد یاد دہانیدن ملک الموت چرا سکوت می
ورزید و چرا بر انکار اصرار نمی کرد **جواب** کیون بار بار جھوٹ بولتی ہو اور کسواسطی اپنی نامۂ اعمال کو
میزان المہین تولتے ہو آدم نے بعد یاد دلانی ملک الموت کی بھی سکوت اختیار نہین کیا اور عطای عمر پر اقرار نہین
بلکہ بدستور آمادۂ انکار رہا اور راستی سی برکنار رہا چنانچہ اسی حدیث کی تتمہ مین آیا ہی اور محمد صاحب نے فرمایا ہی
قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین فجحد آدم یعنی کہا فرشتی نے البتہ ولیکن تو نے دی ہین اپنی بیٹی داود
کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نی فقط جو حدیث کہ حصہ سوم سوط الجبار مین آپنے نی نقل کی ہی اوسکی تتمہ
کا بھی یہہ ہی حاصل ہی اور آپکا دعوی باطل چنانچہ قال ولم تعطہا لابنک داود قال فجحد آدم یعنی کہا ملک الموت
نے کیا نہین دیا تو نے اونکو اپنی بیٹی داود کو کہا حضرت نے کہ انکار کیا آدم نے فقط شاید کہ آپکو مضمون حدیث
یاد نہین یا اوسپر اعتقاد نہین. حدیث مین تو لکھا ہی کہ آدم نی انکار کیا اور آپ کہتی ہین کہ کچھ عذر نہین کیا
سـہ سعایت کو سعادت اور عنا کو تم غنا سمجھو ڈٹ رہین تہہ سمجھہ پر آپکی سمجھہ تو کیا سمجھی نی احباب
ہی کی مستند دلیل سی ثابت بالیقین ہوا کہ آدم بعد یاد دلانی کے بھی ساکت نہین ہوا بلکہ دیدہ و دانستہ برسر
انکار رہا اور تکذیب ملک الموت مین گرم گفتار رہا میاںجی کا یہہ دعوی کہ انکار آدم بسبب نسیان ہی محض
ہذیان ہی ورنہ لازم آتا ہی کہ تمام بنی آدم کا انکار بسبب نسیان ہووے اور انکار صریح بیرون از امکان حالانکہ
اکثر بنی آدم انکار عمد کرتے ہین اور دیدہ و دانستہ کاربد جو کوئی علم حدیث سی بہرہ ور ہی اوسپر بخوبی ظاہر
ہی کہ نسیان آدم کی کوئی دلیل نہین اور عصیان سی اوسکی برأت کی کوئی دلیل نہین اگر کوئی کہی کہ آخر

Marfat.com

حدیث ترمذی مین لکہا ہی کہ آدم کو واقعۂ عطای عمر سے یاد نہین ہی تو جواب یہہ ہی کہ جو کوئی ایسا کلام کرتا
ہی وہ ترمذی پر اتہام دہرتا ہی ابو عیسی ترمذی کا یہہ ہی کلام ہی کہ نسیان منسوب باکل گندم ہی چنانچہ
نسی آدم فاکل من الشجرۃ فنسیت ذریتہ یعنی بھول گیا آدم پس کہایا اوس نے درخت مین سے پس بھولتی ہی
اولاد اوسکی فقط چونکہ مولوی صاحب نے براہ خیانت اسقدر عبارت نقل سے محذوف کی ہی اپنی بیحیائی
مشہور کی ہی اگرچہ ربع چہارم کی حدیث مین اس عبارت سے اشارہ نہین ہی مگر تقدیر کلام سے چارہ نہین
کیونکہ القرآن یفسر بعضہ بعضا مسطور ہی اسی طرح الحدیث یفسر بعضہ بعضا مذکور ہی قطب الدین خان کی بھی یہی
تشریح ہی اور ملا علی قاری شیخ عبد الحق کی بھی یہی تنقیح ہی اگر آپ اس مین چون و چرا کرینگی بہت برا کرینگی
دنا بہ آپکو دشنام دینگی اور عام سنی الزام مصنف خلعت الہنود کہ اسکی برخلاف تقریر کرتا ہی قتل میان
محمد علی تزویر کرتا ہی حقیقت یہہ ہی کہ آدم کی ساری سعی روا ہوا و ہوس مین مبذول تھی بلکہ ذات شریف
واسطے اجرای شہوت و لذت کی مجبول تہی چنانچہ جلد اول تفسیر عزیزی مین مذکور ہی کہ دیلمی از ابو ہریرہ
مرفوعا روایت آوردہ کہ ہوا و بہا و شہوت را تا مدت چہل روز در گل بحضرت آدم خمیر کنانیدند انتہی شکر
خدا کہ عصمت آدم باطل ہوئی اور مسلمانون کی لوح خاطر سے زائل اگر ہم تم مین سر مو بھی عقل و تمیز
پاتی تو خوب جوہر طبیعت دکھلاتی ع ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست :: نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری
داند :: چونکہ آپکو چندان فہم و شعور نہین ہی اسواسطی تشریح نکات ضرور نہین ع گر بخانہ طلب رانمی
بینی سخن بسر داکن :: خطبۂ آدم بود نظم دلارای سخن :: یعقوب پیغمبر نے مکر کیا ہی جیسا کہ مؤلف روضۃ الصفا
نے ذکر کیا ہی شہرت اوسکی خواص و عوام مین ہے اور تشریح اسکی تحفۃ الاسلام مین مولوی محمد علی اسکا
جواب مطلق نہین جانتی سوای اسکی کہ روضۃ الصفا کو حق نہین مانتی **سوط الجبار** چونکہ روضۃ الصفا
از کتب سنیہ ما نیست لاجرم بجواب آن انچہ نوشتہ ما را ضرر نمی رساند مستعمل [illegible]
ان کتاب اعتراض را [illegible] ثابت نخواہد کرد ما را جواب آن ضرور [illegible] ہم کردہ ایم کہ حجت
بر معترض از ہمان کتاب [illegible] کہ معترض نیز قابل احتجاج قرار دادہ جواب [illegible] بعد ایراد کتا
فارسی [illegible] خوب [illegible] مکرر [illegible] مین میانجی کی عقل مین فتور ہی از دست رفتہ فہم و شعور چور چور

کہ بار بار لفظ چونکہ رقم کرتے ہیں اور فارسی خوانون مین دم بھرتے ہین اب مین کارحق بدل وجان کہتا
ہون اور آپ کے دین وایمان کا امتحان فرمائیے کہ آپ ہی نے مؤلف روضۃ الصفا کو الزام دیا ہے
یا آپ کے سوا اور دوسرے مسلمان نے بھی یہہ کام کیا ہے ۵ تعالے خود بین ما بین خود بینی تو دیا بین حق
پوشی وبیدینی تو وا اب آپ کے فقرہ فقرہ پر نظر کرتا ہون اور اشک ندامت سے چشم جناب تر **قولہ**
از کتب دینیہ ما نیست فقط آپنے کوئی نیا دین ایجاد کیا ہے یا مذہب سنت وجماعت پر اعتماد کیا ہے بر تقدیر
اول آپ کی بات کا کیا اعتبار ہے کہ بدعتی کی مرتدون مین شمار ہے بر تقدیر دوم آپ کے مخدوم ذوالکرام
مؤلف ہدیۃ الاصنام نے روضۃ الصفا کو تسلیم کیا ہے اور اپنی کتاب مین جا بجا اوسیکا مضمون ترقیم کیا ہے
اوسکے صفحات پر نظر ڈالیے اور اپنا خاطر سے خار رشک جلد تر نکالیے کہ اوس نے اپنی کتاب مین کل مطالب
تفسیر حسینی یا روضۃ الصفا سے رقم کیے ہین اور آپ کے جمیع شبہات کالعدم قطع نظر ازین یہہ تو فرمائیے کہ دین
جناب وصاحب ہدیۃ الاصنام ایک ہے یا دونون مین تفاوت بدونیک ہے بر تقدیر اول جو کتاب اوسکے
دین مین سند ہے وہ آپ کے نزدیک کیونکر لایق رد ہے دورنگی ترک کیجئے خانہ جنگی ترک بر تقدیر دوم آپ
نے شروع سوط الجبار مین کسواسطے اوسکی حمد سرکی ہے اور کسواسطے اوسکی تشکریہ مین زبان قلم تر آب
مین آپ کی عبارت تشکریہ بجنسہ حوالہ قلم دو زبان کرتا ہون اور سر جناب گوی گریبان ہذا عبارتہ زبانی
ندارم کہ تشکر سعی صاحب ہدیۃ الاصنام بجا آرم کہ درعین مخمصہ کہ بسبب غمازی این طایفہ نوبت بجان
وکارد باستخوان اہل اسلام رسیدہ بود در حمایت دین متین ہمت نے نظر سودند برای دیگران جادۂ مناظرہ
سہل وآشکارا نمودند الخ آپ کی کسی بات کا ٹھکانہ نہین اور گفتگو سامی عالی خلانہ نہین قطب الدین خان
دہلوی نے جسکو وہابیون کا پیر مغان ہے اور شیعون مین فرقہ سی نشان جامع التفاسیر کے صفحہ ۷ مین روضۃ الصفا
کی صحت پر گواہی دی ہے اور آپکو بدرجۂ غایت روسیاہی اگر آپ مذہب اہل سنت وجماعت پر مصر
ہین تو بلاشبہہ عمد اضاعت روضۃ الصفا آپ کے حق مین مضر ہین اگر آپ تابع شیخ نجدی ہین تو آپ
کے عقائد تو ہی ہین کہ وہابیون کی عقل کا اعتبار نہین ہے اور شرابیون کی عقل کا اعتبار نہین علاوہ
اسکی تکذیب روضۃ الصفا تمام وہابیون کا مذہب ہے ہین ہے اور مخالفت قطب الدین خان صاحب جامع التفاسیر

Marfat.com

نفی دہ ہیں **قولہ** تعرض تا و تر کہ بحسب ایط مقدمۃ الکتاب الخ ہم عنقریب بطالتمار کی مقدمۃ الکتاب کا
حال کرینگے اور آپکو کماحقہ مستمال ہوتا رہیگا اور خواب غفلت سے بیدار قطع نظر ازین توریت آپکی
ہی کی کتاب ہے یا مردود جناب ہے برتقدیر اول آپکو مکر یعقوب سے کیون انکار ہے کہ باب بست و ہفتم کتاب
پیدایش توریت میں اسکا بیان تفصیلوار ہے چنانچہ اسحاق چون پیر شد عیص را گفت کہ من پیری رسیدہ ام
از مردن خود خبر ندارم اکنون راہ صحرا پیش گیر و برای من شکار صید نما و طعام لذیذ مہیا کردہ نزد من بیار تا
بخورم و جان من ترا دعای خیر بخواند رفقا آنچہ اسحاق میگفت بشنید و عیص و بصحرا نہاد پس رفقا بیعقوب
گفت کہ خود را بگلہ رسان و دو بچہ غالہ نازک بگیر من طعام لذیذ بخوبیکہ او را خوش آید بپزم و تو نزد
پدر خود ببر تا تناول نمودہ در حق تو دعای خیر بخواند پس وی آنہا را گرفتہ نزد مادر خود رسانید و مادر او
طعام لذیذ پخت و لباس فاخرہ عیص بیعقوب پوشانید و پوست بزغالہ را بر دستہایش و گردنش
ہر جائیکہ موی نبود بست و آن طعام لذیذ و نان بدست یعقوب داد و نزد پدر خود آمدہ گفت
ای پدر من جواب داد حاضرم ای فرزند من تو کیستی یعقوب گفت کہ منم عیص نخست زادہ تو چنانچہ
فرمودی بجا آوردہ ام اکنون از شکار من تناول نمائی تا کہ جان تو در حق من دعای خیر نماید اسحاق گفت
چہ شتاب یافتی ای پسر ترا موجود شد جواب داد بسبب آنکہ خداوند خدای تو پیش من رسانید اسحاق گفت نزدیک بیا تا ترا لمس نمایم و بدانم کہ تو ہمان فرزند
من عیص هستی یا نہ پس یعقوب نزد اسحاق پدر خود رفت اسحاق او را لمس نمودہ گفت آواز آواز یعقوب است اما دستہا دستہای عیص است او را نشناخت
پس در حق او دعای خیر بخواند و پرسید کہ آیا تو ہمین فرزند من عیص هستی جواب داد کہ منم چون اسحاق دعای خیر
باتمام رسانید یعقوب بیرون رفت عیص از شکار طعام لذیذ پختہ پیش پدر خود آورد و گفت کہ ای پدر بخور
اسحاق پرسید تو کیستی گفت کہ منم فرزند نخست زادہ تو عیص لرزہ بر اندام اسحاق افتاد و گفت برادر
تو از حیلہ آمدہ برکت ترا ببرد و او را مولای تو گردانیدہ ام انتہی یہاں سے جانا جاتا ہے کہ یعقوب نے
بار جھوٹ بولا اور اپنے باپ کے منہ پہ دروازہ فریب کھولا برتقدیر دوم آپ نے سوال الجبار ہیں جابجا
عبارت توریت کیونکر سندا منقول کی تھی اور کسواسطے اسقدر گفتگو کو طول واہ واہ اپنے مطلب کے لئے
توریت کتاب آسمانی ہووے اور جسوقت ہم اوسکو سند دین تو وہ جھوٹوں کی کہانی ہووے یہ کیا عقل

Marfat.com

ہے اور کیا عدل جس صورت مین آپنے توریت پر اعتماد کیا اور اکثر مقام سوط الجبار مین اوسکا
وسعلت بطور سند ایراد توفسق یعقوب مین کیا کلام ہے اور اپنے قول سے پھرنا کس کا کام ہے **قولہ**
التزام کردہ ایم الخ کیون جھوٹ بولتے ہو اور کسواسطے لحم الخنزیر سے روزہ کھولتے ہو آپ نے ہمارے
مسلمات سے کبھی الزام نہین دیا اور قواعد مناظرہ کا ہرگز التزام نہین کیا ورنہ فرمائیے کہ وعید وبشارت
وغیرہ کا آپ نے کون سا کلمہ تسطیر کیا اور کسوقت مدینۂ نیکنامی تسخیر کیا اگر آپ انصاف کرینگے
یا تشبہ اپنی ہٹ دھرمی وبیشرمی پر اعتراف کرینگے یہ ہی آپ کی ہٹ دھرمی کی دلیل ہے اور بیشرمی
کی تفصیل کہ سوط الجبار مین ہر جگہ نظم ونثر اردو وفارسی سند گردانا کرتے ہو اور اسی کا نام دلائل رکھتے
ہو حالانکہ وہ مفید نہین ہے اور نہ کلام جاہلانہ نہین پس اسکو واپس کر لیجیے اور یا آقرآن طاق بلند
پر رکھیے ہم اسکو قرآن سے بہتر نہین جانتے بلکہ تاریخ ہندوستان کی برابر نہین مانتے مولوی صاحب برائے
خدا دونون کو فی الفور [illegible] اور ثواب بسیار لیجیے مقصود آنکہ جو کتاب کہ ہم نے قابل احتجاج قرار دی
اور اپنے مسلمات سے [illegible] ہے اوسسے آپ نے کسیوقت الزام نہین دیا اور احتجاج تمام نہین کیا بلکہ
ہر جگہ دم دبائی اور جان چرائی اب سنئے حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ ۱۳۱ مین بھی صاحب روضۃ الصفا
کو دلیل کرتے ہین اور اصول اسلام کی تکذیب [illegible] **قولہ سوط الجبار** روضۃ الصفا کچھ اعتبار کے قابل
نہین صاحب روضۃ الصفا [illegible] بھی نہین کتاب اوسکی بطور اخبار کی ہے کہ رطب ویابس صحیح اور موضوع
ہر قسم کی خبرین لکھدیتا ہے مسلمانون کے اصول ادلہ چار ہین اول قرآن دوم حدیث سوم اجماع امت
چہارم قیاس ائمہ مجتہدین ظاہر ہے کہ روضۃ الصفا ان اصول مین سے ایک بھی نہین ہے **جواب**
فرمائیے کہ یہان لفظ بھی کا مراد [illegible] نہین ہے کیا خیر ہے اگر مقصود یہ ہے کہ صاحب روضۃ الصفا مورخ بھی نہین
ہے تو غلط محض ہے کہ آگے [illegible] جناب کا اقرار ہے کہ اوسکی کتاب بطور اخبار ہے ذرا عقل ودانش سے کام لو اور زبان
غلط بیان سے [illegible] کہ جس صورت مین اوسکی کتاب بطور اخبار ہے تو اوسکے مورخ ہونے مین کسکو انکار
ہے اگر یہ مطلب ہے کہ مؤلف روضۃ الصفا مفسر بھی نہین تو بھی غلط ہے کہ اوسکے مفسر ہونے کا کسکو گمان
ہے اور آپ سے زیادہ کون نادان ہے قطع نظر ازین جبکہ صاحب روضۃ الصفا رطب ویابس صحیح وموضوع

بطلح کی خبر انشا کرتا ہی تو بالضرور محدثین محمدیہ سے اتحاد پیدا کرتا ہی کیونکہ جیسے روضۃ الصفا مین
یسم کی قیل وقال ہی ترمذی وغیرہ کا بھی یہی حال ہی چنانچہ حصہ اول سوط الجبار مین محمد علی نے
دلکھا ہی کہ ترمذی تصحیح کردہ بر ینکہ این حدیث غریب ست یعنی صحیح نیست چنانکہ گفتہ ہذا حدیث
سن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ابراہیم عن قتادہ درواہ بعضہم عن عبد الصمد ولم یرفعہ وغیرہ
صطلاح ترمذی از وجوہ طعن است انتہی بس بالیقین مصنف روضۃ الصفا ترمذی والبوداؤد کا بھائی
اور ہمجنس ابن ماجہ ونسائی کہ ان لوگون کی کاروبار مین تفاوت نہین ہی اعتبار و گفتار مین عدم
نہین کرسیاچی اتنی پر بھی تھا روضۃ الصفا کی قول سی ... اعتقاد کرینگی اہل اسلام
دنکو پیرایۂ مسلمانی سی عاری جانینگے اور توجب ... مانین کی اب مین آپ کی اصول اولہ
ابطال کرتا ہون اور استدعا ابزد متعال آپ کی چار دل اصول ولسی اول قرآن ہی جسکا رسالہ
صولت ہند مین بطلان ہوا اور بلکہ نبوت وولایت ... ہوا بیان اوسکی تکرار خوب
نہین ہی کہ حلوا بار بار خوب نہین حدیث محمدیہ کا ... الاسلام صولت ہند مین تفصیلا اندکو
ہی بلکہ بیان بھی اوسکی تکرار منظور ہی کہ وہان کتب ... حدیث پر کفایت تھی ... اور مولوی محمد علی نے
ترجمہ سے شکایت کی ہی اصل عبارت حدیث کی فرمائش کرتے ہین لیے ... کی آزمائش ب مین
صحاح ستہ کی اصل عبارت نقل کرتا ہون ... حدیث دخل حدیث محمدیہ کا ثبوت ... ہی کہ اکثر مضمون منافی عقل عقلا ... نگار ہی صحیح نسائی مین باب ... کہ بر خلاف حکمت ودر
چنانچہ ان الشمس انخسفت فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین رکعتین حتی انجلت ثم قال ان الشمس والقمر لا
ینخسفان لموت احد ولکنہما خلقان من خلقہ وان اللہ یحدث فی خلقہ ما شاء وان اللہ عز وجل اذا
تجلی لشی من خلقہ یخشع لہ) اس حدیث کا یہی مدعا ہی کہ ... خسوف بسبب تجلی ...
مین روایت ہی کہ اول خدا احمدیہ عمر کے ہاتھ مین ہاتھ دیگا ... مین بسکا ہاتھ لیگا چنانچہ حدثنا
اسمعیل بن محمد الطلحی نا داؤد بن عطا المدینی عن صالح ... عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ ... علیہ وسلم ...

علیہ اول من یا خذ بیدہ فیدخلہ الجنۃ اس حدیث سے جانا جاتا ہے کہ خدای اسلام مثل بشر ہوا در محتاج اعضا
و جوارح مانند ابوبکر و عمر محمد صاحب نے اول ابوبکر کے ہاتھ مین ہاتھ دیا تہا عجب کہ خدای محمدیہ آنے اول عمر کے
ہاتھ مین ہاتھ دیگا کوئی کوئی بات حدیث کی محض فضول ہے چنانچہ سنن ابوداؤد مین منقول ہے حدثنا
سعید بن منصور نا ابو معشر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہشوہ نہشا فانہ اہنا وامرا اس حدیث کا یہی مقصود ہے کہ
کارد سے گوشت مت کترو مثل درندگان بدندان و دہان لسبر کرو ترمذی مین روایت ہے کہ خدا محمدیہ
نوجوان گدران مین نزول کیا اور جسم انسان مین حلول پس پستان حبیب مین اپنی کف دست ڈالی
اور خاطر خواہ دل کی ہوس نکالی چنانچہ عن عبد الرحمن بن عایش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رایت فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلثا قال
فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا
حدیث حسن صحیح وسالت محمد ابن اسمعیل عن ہذا الحدیث فقال ہذا حدیث صحیح یعنی روایت است
از عبد الرحمن بن عایش گفت عبد الرحمن فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیدم من رب را بنیک
ترین صورت پس گفت یا محمد گفتم نزدیک تو حاضرم ای رب فرمود خدا تعالیٰ در چہ چیز خصومت میکنند
فرشتگان برتر گفتم نمیدانم فرمود این کلمہ را رب سہ بار فرمود پس دیدم اللہ را نہاد کف دست خود
درمیان ہر دو شانہای من تا بحدیکہ یافتم سردی انگشتہا او درمیان پستان من پس روشن گردید برای
من ہر یک شی این را روایت کرد احمد و ترمذی گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است و سوال کردم محمد
ابن اسمعیل را از این حدیث پس گفت این حدیث صحیح ست انتہی صحیح مسلم مین روایت ہے کہ جبوقت قتل
حسین ہوا آسمان بچین ہوا اسقدر رویا کہ اشک خونین سے منہہ دہویا گریہ آسمان حق ہے اور علامت
اوسکی سرخی شفق ہے چنانچہ لما قتل الحسین علیہ السلام بکت السماء وبکاؤہا حمرتہا یعنی جبکہ حسین علیہ السلام
مارے گئے آسمان رویا رونا اوسکا سرخی اوسکی ہے فقط صحیح بخاری مین آیا ہے کہ محمد صاحب نے ابو طالب کو دوزخ
کو دریا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ حدیث مین شاعرانہ مضامین ہیں اور مانند کذب کذب صحیحین مین ہے کہ خدا آ

Marfat.com

محمدیہ زمانہ ہی اور اسکی ہاتھ سب کارخانہ ہے چنانچہ یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل
والنہار یعنی ایذا دیتے ہین مجکو ابن آدم کہ برا کہتے ہین زمانہ کو اور مین زمانہ ہون کہ میری ہاتھ تمام امور ہین
اولٹ پلٹ کرتا ہون مین رات اور دن کو فقط طبرانی نے نقل کی ہی کہ پہاڑ آپس مین کلام کرتے ہین
اسی شغل مین سحر سی شام کرتے ہین ایک دوسرے کو پکارتا ہی وہ بھی اوسکو نعرہ مارتا ہی چنانچہ ان الجبل
ینادی الجبل باسمہ ای فلان ہل مر بک احد ذکر اللہ فاذا قال نعم استبشر یعنی تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ
دوسرے کو ساتھ نام اوسکے یعنی جس نام سے مشہور ہین جیسے احد و طور وغیرہ اے فلانے کیا گذرا ہے تجہپر کوئی
شخص کہ یاد کرتا ہوا اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچھنے والا فقط
انس سے روایت ہی کہ اسیطرح صبح شام ایک قطعہ زمین کا دوسرے قطعہ زمین سے پوچھتا ہی کہ آیا تجہپر کسی نے
نماز پڑھی یا ذکر کیا جب وہ قطعہ کہتا ہی ہان تو بزرگ جانتا ہی وہ قطعہ اوسکو اپنے پر اور جو بندہ ایک
قطعہ زمین پر نماز پڑہتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکے لئے گواہی دیگا روبرو پروردگار اوسکے اور
روتا ہی اوسپر جسدن مرتا ہی کذا فی حصن حصین احمد و طبرانی کا بیان ہی کہ ہر ایک شتر کو ہان مین
شیطان ہی پس شتر برادر مسلمان ہی کہ ہر ایک مسلمان کے ساتھ بھی نبی الجان ہی اصل عبارت طبرانی کی
یہ ہی علی ذروۃ کل بعیر شیطان فاذا رکبتموہ فاذکروا اسم اللہ عز و جل یعنی نہین کوئی اونٹ مگر کہ درمیان
بلندی کوہان اوسکی شیطان ہی پس یاد کرو نام خدا تعالیٰ بزرگ کا جبکہ سوار ہو تم اوس پر فقط اگر سچ
پوچھو تو مسلمانون اور شیطانون کا رشتہ قدیم الایام سے ہی اور وقت آدم علیہ السلام سے فرید الدین عطار کی
تصنیف تذکرۃ الاولیا ہی اوس مین اسطرح تحریر کیا ہی کہ چون آدم و حوا بہم رسیدند و توبہ ایشان قبول
شد یک روز آدم بکاری رفتہ بود ابلیس بیامد و بچہ خود را کہ نام او خناس بود بیاورد و پیش حوا بنہاد و گفت
ساعت او را نگاہ دار تا باز آیم چون ابلیس رفت آدم باز آمد خناس را دید حوا را گفت این [illegible]
ابلیس ست آوردہ و دشمن ما ست آدم حوا را برنجانید کہ چرا قبول کردی و در خشم شد و آن بچہ را در انگشت پارہ
پارہ کرد و ہر پارہ از درختی در آویخت و برفت ابلیس بیامد و فرزند طلب کرد حوا گفت کہ آدم او را انگشت
ابلیس بنام او را آواز داد در حال آن اعضا او باہم جمع گشت و زندہ شد و در پیش حوا بنشست دیگر بارہ

ابلیس بچه را سپرد حوا گفت بمن سپار که آدم بیاید و مرا برنجاند ابلیس الحاح کرد و او را بسپرد و برفت چون آدم
بیامد دیگر باره او را دید حوا را برنجانید که چرا فرمان ابلیس می‌بری در بقیه سخن او می‌شنوی و آن بچه او را بکشت
و بسوخت و خاکستر او را نیمه در دریا ریخت و نیمه در صحرا و برفت ابلیس باز آمد و فرزند طلب کرد حوا حال باز
گفت ابلیس دیگر خناس را آواز داد و ذرات او دیگر بهم پیوست و زنده شد و در پیش ابلیس نشست آنگاه
ابلیس حوا را سوگند داد که این نوبت دیگر قبول کن حوا قبول نمیکرد بسوگند مغلظ داد تا قبول کرد چون آدم
بیامد و او را دید گفت خداوندا که دشمن این چه خواهد بود که سخن این دشمن خدا قبول میکنی و سخن من نمی‌شنوی و در خشم
شد و خناس را بکشت و قلیه کرد و نیمه خود خورد و نیمه بحوا داد چون ابلیس باز آمد و فرزند طلب کرد حوا حال گفت
ابلیس گفت مقصود من این بود که خود را در سینهٔ آدمی جا کنم اکنون مقصود هم برآمد چنانچه حق تعالی میفرماید که
الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس انتهی فرید الدین عطار نے یہ مضمون الہی نامہ
بحوالہ ترمذی منظوم کیا ہے **ابیات** حکیم ترمذی کرد این حکایت ز حال آدم و حوا روایت که بعد از آن

چون باهم رسیدند از فردوس آن مده گنج گزیدند مگر آدم بکاری رفت بیرون بر حوا رسید ابلیس ملعون
یکی بچه بدش خناس نام او بحوا دادش و برداشت گام او چو آدم آمد آن بچه را دید ز حوا خشمگین شد
زو بپرسید که او را از چه بپذرفتی ز ابلیس دگر باره شدی مغرور تلبیس بکشت آن بچه را و پاره کرد
بصحرا برد هم آواره کردش چو آدم شد دگر بار آمد ابلیس بخواند آن بچه خود را به تلبیس بر آمد بچه او
پاره پاره بهم پیوست تا گشت آشکاره چو زنده گشت زاری کرد بسیار که تا حوا پذیرفتش دگر بار
چو رفت ابلیس و آدم رفت آنجا بدید آن بچه را دیگر بدانجا برنجانید حوا را دگر بار که خواهی سوختن
ما را دگر بار بکشت آن بچه و آتش برافروخت وزان پس بر سر آن آتشش سوخت بسی خاکستر او داد
بر باد برفت القصه از حوا بفریاد دگر بار آمد ابلیس سیه رو بخواند آن بچه خود را ز هر سو در آمد جمله خاکستر
از راه بهم پیوست و شد آن بچه آنگاه چو شد زنده بسی سوگند دادش که بپذیر مده دیگر بیادش
که نتوانم بدادن سر براهش چو باز آیم برم زین جایگاهش بگفت این و برفت و آدم آمد ز خناسش دگر
باره غم آمد ملامت کرد حوا را بسر باز که از سر در شدی با دیو دمساز ندانم که شیطان ستمگار چه میسازد

ای ماکر بار ٭ گفت این و بگشت آن بچه را باز ٭ پس نگه قلیه زان کرد آغاز ٭ بخورد آن قلیه را خواهم
وش ٭ وز انجا شد بکار خود دل بر آتش ٭ دگر بار آمد ابلیس لعین باز ٭ بخواند آن بچه خود را باواز ٭ جواب
تت خناس از خطابش ٭ بداد از سینهٔ حوا جوابش ٭ چو آوازش شنید ابلیس مکار ٭ مرا گفتا میسر شد
همه کار ٭ مرا مقصود آن بود است مادام ٭ که گیرم در درون آدم آرام ٭ چو خود را با درون او فگندم ٭
شود فرزند آدم مستمندم ٭ بگیرم در سینهٔ مردم ز خناس ٭ نهم صد دام سودای ز وسواس ٭ گهی صد گونه شهوت
در درونش ٭ برانگیزم شوم هم رگ چو خونش ٭ گهی از سهو طاعت خواهمش خاص ٭ بدان طاعت ریا
خواهم ز اخلاص ٭ هزاران جادوئی دارم دگرگون ٭ که مردم را برم از راه بیرون ٭ اس روایت سے کئی
امر ظہور کرتے ہین اول تو شان نبوت کسواد دل آنکہ آدم نے ترک دیانت کی اور امانت مین خیانت دوم آنکہ بسبب
ابلیس پر اعتماد کیا اور اسکو گوشت تناول امر سوم آنکہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ شریعت آدم مین گوشت
جن طاہر ہے امر چہارم آنکہ آدم و حوا کا اجتناب کم تھا کہ جس مین گوشت خناس مضم مثل سلم تھا امر پنجم آنکہ
حوا آدم کی فرمان بردار نہین تھی اور اطاعت ابلیس سے بیزار نہین اسواسطے لع سوم مشکات مین صحیح بخاری سے
نقل ہے کہ اگر حوا نہوتی کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نکرتی فقط اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حوا بانی مبانی
خیانت ہے اور سالک مسالک سو امانت اگر یہ ننگ اسلام نہوتی سحر امانت کی شام نہوتی نہ زوجہ
لوط خیانت کرتی نہ بی بی نوح پر ابنت لعنت اترتی امر ششم آنکہ شریعت آدم مین عورت کے لیے ہمام حجاب
نہین تھا اور گفتگوے مرد بیگانہ سے اجتناب نہین امر ہفتم آنکہ ابلیس مثل خدا اسلام ہے اور مردہ کو جلانا اسکا
کام ہے امر ہشتم آنکہ صنعت ابلیس وہ ہے کہ مثل خدا ابراہیم اجتماع عضا پراگندہ پر قادر ہے اب تمام امور تمام
کرتا ہون اور بیچ بے بنیادی حدیث مین اہتمام شرح حصن حصین مین ہے کہ جب مرغ فرشتہ پر نظر انداز ہوتا ہے
تو آمادہ آواز ہوتا ہے چنانچہ محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ جسوقت سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی سے زیادتی
کرم اسکی کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو فقط جائے افسوس کے لائق مشاہدہ فرشتہ خروس ہے اور انسان
محروم و مایوس تعجب ہے جو مرغ ایسا معزز و مکرم ہے مسلمانون کے نزدیک اسکا خون ناحق آب محترم ہے کہ اسکی
گردن بے صمصام وہ ہرتے ہین او بیچارہ کا کام تمام کرتے ہین خون بہاتے ہین اور گوشت کہاتے ہین خون بہانا نہین

Marfat.com

ہے اور کچھ سند انہیں ایک روایت میں ہے کہ حجر الاسود خدا تعالی کا داہنا ہاتھ ہے زمین میں جس سے وہ اپنے بندوں
سے مصافحہ کرتا ہے جیسے کہ تم آپس میں اپنے بھائیوں سے مصافحہ کرتے ہو شمائل ترمذی میں آیا ہے کہ جسوقت
سعد ابن معاذ مرا عرش رحمان میں زلزلہ پڑا چنانچہ یقول السعد بن معاذ یوم مات اهتز له عرش الرحمن
یعنی فرماتے تھے حضرت سعد ابن معاذ کے حق میں کہ جسدن وہ مرا عرش رحمان اوسکے لئے ہلا فقط جبکہ
تخت رحمان میں گنجائش سکون و حرکت ہے تو اوس تخت و صاحب تخت کی حدوث و فنا میں کیا حجت ہے
شمائل ترمذی میں ہے کہ آفتاب محمد صاحب کی پیشانی میں ہے چنانچہ کان الشمس تجری فی وجهه یعنی آفتاب
جاری ہوتا تھا درمیان چہرہ اونکے سے فقط مؤلف قرآن و حدیث نہایت لے لغو ہیں اور حقیقت آفتاب سے
بیخبر بھیر محدثین کا خیال خام ہے کہ غبار مدینہ شفا جذام ہے چنانچہ غبار المدینة شفاء من الجذام یعنی غبار
مدینہ کا باعث شفا کا ہے جذام سے فقط اگر ان حدیثوں میں کچھ راستکاری ہوتی تو کیوں مکہ و مدینہ میں
کثرت بیماری ہوتی خود اصحاب حضرت میں سے کسی کو برسام ہوا اور کسی کو جذام کوئی مبتلا بخار ہوا کوئی تپ
لرزہ میں گرفتار خود حضرت کو ایسا بخار آیا کہ سرسام ہو بدلوا ڈالا یا زندگی سے ناامید ہوئی رحلت جاننا چاہیے
ہوئی سعد آخر میں اندھا ہوا بیضہ بصارت گندا ہوا ابی فاطمہ مولی سعید بن عاص کو جذام ہوا اوسکی
مین اوسکا انجام ہوا چنانچہ مدارج النبوت میں ہے کہ ابی فاطمہ مولی سعید بن العاص کہ از آن صحابہ است کہ اسلام
آورد در مکہ و ہجرت کرد بحبشہ باز حاضر شد در مدینہ و عامل گردانید او را ابو بکر و عمر در خلافت خود او را بجذام
در بیت المال نازل شد بوی جذام و علاج کرده شد بامر عمر بحنظل پس موقوف ماند کار او و شفا یافت
انتہی اگر غبار مدینہ دوا جذام ہوتا تو حنظل کا کیا کام ہوتا بر تقدیر یکہ غبار مدینہ ہر بیماری کا درمان ہوتا
تو ہر ایک اوسکا خواہان ہوتا خریطہ میں بھر کر تا مثل کیمیا تصور کرتا مشہور چین و ہند ہوتا مفید زیادہ ہوتا
صحیح بخاری میں آیا ہے کہ ابی ذر نے محمد صاحب سے دریافت کیا کہ روئے زمین پر اول کونسی مسجد بنائی گئی
ہے حضرت نے جواب دیا کہ مسجد حرام ابی ذر نے کہا کہ بعد اوسکے کونسی مسجد تعمیر ہوئی ہے محمد صاحب نے فرمایا
کہ بیت المقدس ابی ذر بولا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے آنحضرت نے فرمایا کہ چالیس برس کا
فقط ظاہر ہے کہ بانی مسجد حرام ابراہیم ہیں جس ہو نزول قرآن سے دو ہزار برس ہیں اور بانی بیت المقدس سلیمان تھے

Marfat.com

جسکے ظلم وجہل سے جان اسپان دریائی نالان ہے اور دونون کے درمیان ہزار برس سے زیادہ فرق ہے
چنانچہ مشہور انفرقتا تفرق ہے جبکہ حدیث محمدیہ مین استقدر جلالت واضح بیان ہے تو اوسکے بطلان مین
کیا جای شک وگمان ہے جامع ترمذی کی ایک روایت مین ہے کہ آدم نے اپنی عمر مین سے ساٹھ برس داؤد کو
عطا کیے اور اسی کتاب کی دوسری روایت مین ہے کہ چالیس برس دیے مشکات کی ایک روایت مین ہے
کہ غول نہ وام اور دوسری روایت مین ہے کہ غول زندہ بچہ کا گاڑ دینا ہے اور غول اوسکو کہتے ہین کہ جب کوئی
مرد مسلمان عورت سے صحبت کرے اور منزل ہونے لگے تو اپنا ذکر اوسکی فرج سے باہر نکال لے من بعد راہ انزال
کی مظاہر حق کہ اس مقام پر عجیب غریب باتین ہین زنا و اسقاط حمل کی کہا تین ہین حدیث مین
اسیطرح کے صدہا مضامین ہین کہ اوسکی بطلان کی براہین متین ہین سفر السعادت مین ہے کہ برس مین
ایک ایسی رات آتی ہے کہ اوس مین وبا نازل ہوتی ہے اور ظروف کشادہ وہان مین داخل ہوتی ہے لہذا
حفاظت مشکیزہ واو بند کرو اور برتنون کا منہ بند چنانچہ غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ
ینزل فیہا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء یعنی بند کرو
برتنون کو اور بند کرو مشکون کے منہ کو اسواسطے کہ ہر سال مین ایک رات آیا کرتی ہے کہ نازل
ہوتی ہے اوس رات مین وبا اور نہین گذرتی ہے کسی کھلے ہوئے برتن پر اور نہ کھلی ہوئی مشک پر مگر گر پڑتی
ہے اوسمین وبا سوا اس برتن اور مشک مین فقط مضمون حدیث استقدر ہی ہے کہ جس پر عقل سلیم [illegible]
کی تباہی ہے قطع نظر اس کے وہ وبا باختیار خود بطرف ظرف گذرتی ہے یا باختیار خدا اوترتی ہے
شق اول لایق اعتبار نہین ہے کہ سوا خدا کے کوئی خود مختار نہین ہے بر تقدیر شق ثانی حکم خدا نہ
ٹلیگا اور کوئی حیلہ نہ چلیگا اگر برتنون کا منہ ڈہانک دیگے اور چاہے نادانی مین جا [illegible]
اور کان مین بادخول کریگی اور بے خنجر و تیر مقتول اسواسطے ہر سوراخ [illegible]
بتقدیر یہ حدیث تحفۃ الاسلام مین تحریر ہوئی تھی اور اسکی تکذیب مین بھی کچھ تقریر ہوئی [illegible]
نے اوسکے جواب مین [illegible] عقل فہم کے جواب [illegible] الجھا [illegible]
[illegible]

حکما کی نزدیک متفق علیہ ہی کہ سال بھر مین بعض ایام ایسی ہوتی ہین کہ اجزای اجساد ہوام اور حشرات الارض
کہ جن مین سمیت ہوتی ہی خاک مین ملجاتی ہین اور ہوا اوس سی متاثر ہوتی ہی اور ابخرہ اونکی اجساد کی
صعود کرکے رات کو پھر نازل ہوتی ہین اور وہ ابخرہ ذات السموم ہوتی ہین کہ اون سی احتراز لازم ہی اور چونکہ
پانی زیادہ تر بسبب لطافت طبعی کے بہت جلد متاثر ہوتا ہی بس چھپانا پانی کا ایسی بخارات نازلہ سی بہت واجب
ہی حدیث شریف مین اسی حکمت کیطرف اشارہ ہی اور اہل رسم انسان ریہ پر مطلع ہوے اور انہون نے ذہبی
نقل کیا چنانچہ لیث بن سعد کہتا ہی فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول **جواب**
استعمال لفظ جہالت مرکب بجای جہل مرکب سر بسر جہالت ہی اور غباوت طبع ہی ضلالت میان جی کا نظر
شفاخانہ سی لائی اور اس حالت کی دارو کہا ہی ورنہ مرض معلوم آپکو بہت خراب کریگا اور نہایت بیتاب
او جہالت مرکب جہل مرکب کا آل واحد ہی لیکن استعمال اہل زبان شاہد ہی کہ جہل مرکب موافق محاورہ
اور جہالت مرکب خلاف روزمرہ اب حکمت جناب کی بیخ برکندہ کرتا ہوں اور فقرہ فقرہ پر آپکو
قولہ حکما کے نزدیک متفق علیہ ہی فقط میان جی اپنا عہد و پیمان یاد کیجو اور از روی ایمان جتاؤ کہ
از روی کتاب و سنت ہی یا از راہ قیاس مجتہدین و اجماع امت علی التقادیر حوالہ کتاب ثابت
اور بد عہدی سی احتیاط کرو آیا آپ رسوط الجبار مین نہین لکھا کہ سوا قرآن و حدیث و قیاس مجتہدین
و اجماع امت کو کوئی بات لایق یقین نہین اور متعلق بدین نہین تف ہی آپکے عہد و پیمان پر اور دین
و ایمان پر آج ایک چیز کی حلت تسلیم کرتے ہو اور کل اوسکی تحریم کرتے ہو آپکا فقہ اندازہ جسم
استقدر نازک ہی **سوال** دو رنگی چھوڑ دی یکرنگ ہو رہ میان جی سوم ہو یا سنگ ہو رہ قطع نظر اسکی
فرمائیے کہ حکمت کی کس کتاب مین یہ مضمون ہی اور بانی مبانی اسکا ارسطو یا افلاطون ہی اگر سچے ہو تو نام
کتاب لیجے اور نشان باب دیجے بہتر تو یہ ہی کہ اصل عبارت رقم کیجے اور افراط و تفریط سی رہ کر ہی عدل
... محمد و ابو بکر کا ارشاد کہ اپنے اندر دل سی انکار ... باہر لائے ہو اور حکما سی سوت
فرماتے ہو **قولہ** سال بھر مین بعض ایام ایسی ہوتی ہین ... مسلمانی کی بات دیکھو ... شیطان کو ...
... کی مدد کرتے ہو ... حدیث کی تائید کرتے ہو ... حدیث مین تو ...

Marfat.com

ن میں ایک ایسی رات آیا کرتی ہی کہ جس میں با اوترتی ہی اسکے ثبوت میں یہی ایک دلیل ہی اور یہی
دلیل کہ بعض ایام ایسی ہوتی ہین الخ دعوی کا اور ہی ڈہنگ ہی اور دلیل کا اور ہی رنگ طفل ابجد خوان
بھی جانتا ہی کہ ایک رات کا مرام کیا ہی اور مفہوم بعض ایام کیا چونکہ میاں جی کی عقل سلامت نہیں ہی جسکا
الزام مت نہیں **قوله** اجزای اجساد ہوام الخ اجزای اجساد ہوام و حشرات الارض ہمیشہ سڑتے
گلتے ہیں اور خاک میں ملتی ہیں انکی سڑنے کا وقت خاص نہیں ہی اور کسی زمانہ سے اختصاص نہیں پس
تخصیص کی بعض ایام میں ایسا ہوتا امر صحیح غلط ہی کیونکہ ہر وقت جانوران ہوام مرتے ہیں اور انکے
اجزای اجساد بکھرتے ہیں کوئی وقت انکی مرنے کیلئے معین نہیں ہی لہذا آپ کی تاویل مستحسن نہیں اگرچہ
سبب نزول وبا ہوتا تو ہر وقت برتنوں کا منہ بند کرنا روا ہوتا علاوہ اسکے جسوقت مار و کژدم مرتے
ہیں اپنی سمیت سے درگذرتے ہیں اس امر کا امتحان کر لیجئے مطالعہ حکمت انگلستان کر لیجئے اگر کوئی کہے
جسوقت اجساد ہوام سڑتے ہیں باعث سفرت پڑتی ہین تو جواب یہ ہی کہ اس صورت میں مار و کژدم
کی قید نہیں ہی اور گوسپند و مردم کی قید نہیں جو کوئی فراش عدم پر پڑتا ہی اور جسکا جسد سڑتا ہی
باعث بیماری کا ہی مگر عنایت باری نا صرتی ہی اسواسطے مسلمانوں کو شہر میں مردہ گاڑنے
کی ممانعت ہوئی ہی کہ مردے گور میں سڑتے تھے اور انکے ابخرہ چڑہتے تھے ہوا میں اثر سمیت آتا تھا
اور جلد تر اذیت پہنچاتا تھا یہی مسلمانی کا انجام ہی اور ایسا عالم برزخ نام ہی خدا کی پناہ جہاں
عفن کا عالم ہی اور انسانوں کا ناک میں دم وہاں فرشتے قدم رنجہ فرماتی ہین اور مردوں کو
گرز آہنی سے ڈراتی ہین منکر و نکیر سوال کرتے ہیں اور استفسار اعمال جسوقت اجزای اجساد ہوام
مین ملتی ہین خاک ہو جاتے ہیں و سمیت سے پاک اون سے ہوا کو نقصان نہیں ہی او فہمید حکمت آسان
ہین **قوله** چونکہ پانی ایک شی نہایت لطیف ہی بہت جلد متاثر ہوتا ہی الخ بالفرض اگر پانی
متاثر ہوگا تو بہتر اونکی حفاظت سے متعذر ہوگا پانی کی حفاظت توانائی انسان سے باہر ہی بلکہ حیطہ امکان
سے باہر کیونکہ بالفرض اگر برتنوں کا منہ بند ہوا تو کیا فایدہ مند ہوا کہ بندش وہان چاہ و تالاب وغیرہ
غیر از الیاس ہی بھی بعید از عقل ہی محمد ابوبکر کی کیا اصل ہی پس چاہئے کہ ہر سال میں وبا آئے اور ہر

مسلمانی پر بلا لائیگی کہ ندی وتالاب غیرہ کی حفاظت مشکل ہی اور یا تدبیر درگل اگر کوئی کہی کہ مسلمانون
کی ظروف ہی مین وبا داخل ہو سکتی ہی چاہ وتالاب غیرہ کو کب مقابل ہو سکتی ہی تو لازم آتا ہی کہ
اگر کوئی مسلمان سال بہر تک اپنی برتنون کا منہہ بند نکرے اور موت سی بلکل نہ ڈرے تو چاہیے کہ کوئی
روز ایسا آئی کہ جو کوئی حیوان وانسان اسکی برتن کا پانی نوش کرے بستر مرگ پر بیہوش گرے کیونکہ
جس پانی مین زہر داخل ہوتا ہی وہ سب کیلئے قاتل ہوتا ہی تخصیص بشر وانسان نہین ہی اور
خصوصیت جانور وحیوان نہین اگر کہین یہہ بات گوش زد ہوتی تو آپکی تاویل قابل سند ہوتی **قولہ**
حدیث شریف مین اسی حکمت کیطرف اشارہ کیا ہی فقط کیون جھوٹ بولتی ہو کسواسطی تہمت میرے
کہولتی ہو حدیث مین تو اس مضمون کیطرف کہین اشارہ نہین ہی البتہ یہہ بات گوارہ نہین حدیث مین
یہہ ہی مذکور ہی کہ سال بہر مین ایک ایسی رات آیا کرتی ہی کہ جس مین وبا اترتی ہی مسلمانون کے
ظرف مین دخول کرتی ہی اور ایک بات کو معلول اگر اہل اسلام بہت حضرت لیسند کرینگے اپنی برتن
منہہ بند کرینگے اگر حدیث نبوی بجالاینگے اپنی ہلاکت کی دوا پاینگے فقط اس حدیث کا یہی مضمون
باقی ہذیان وجنون ہی **قولہ** اہل روم اس اشارہ پر مطلع ہوگئی اہل روم کو جنون بدنام کرتے ہو اور
دروغ گوئی مین صبح سی شام کرتے ہو روی زمین پر جو کوئی عاقل وہوشیار ہی وہ ایسی باتون
اگر اہل روم کو فہم وفراست ہوگی تو ایسی حدیثون سی نہایت نفرت ہوگی
راست ہو تو اسکا یہی حاصل بالکم وکاست ہوگا کہ حضرت اہل روم حدیث مذکور پر مطلع
اور اہل حجاز وشام وایران وغیرہ نے اوسکا سر سبز کیا سچی زبان دلیل راہ حق کی نہ جانی
کی بہالہ لتماق حق وابطال باطل کیا اور اپنی تئین تو وہان کعبہ کن مین ڈال شاید کہ اب ہماری اور
اونکی نا اتفاقی ہو رہیگی اسطرح کی نزاع باقی **ہ** وصل کی دولت ملی جذب دل بیتاب سے
کیمیا ہم نے بنائی ہی مگر سیماب سے **قولہ** لیث بن سعید کہتا ہی الخ گفتگو یہ ہی لیث بن سعید
روایت نہین ہے لہذا اوسکی سند کفایت نہین اسطرح اوسپر اجماع امت نہین ہے اور اتفاق اہل سنت
نہین اسی قیاس پر قیاس مجتہدین نہین ہی کہ لیث بن سعید مجتہد دین نہین جسکہ شہادت لیث

Marfat.com

جیسے اصول اربعہ کے خلاف ہے تو بلا تامل کذاب ہے ہماری میاں جی کو شرم نہیں آتی کہ شیخ عبد الحق و
محدث جمال الدین وغیرہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں اور ذکر لیث بن سعید سے اپنی انکار افکار کو
سر دراز اہل اسلام اسکا یہی جواب واقعی دینگے کہ میاں جی کا یہی پیشہ ہے کیسا جای اندیشہ ہے علاوہ
اسکی قول لیث بن سعید آپ کے لئے مفید نہیں ہے کہ وہ اوہی کلام ہے اور اوسکا اوہی مرام ہے چونکہ
عربی میں آپکو چندان دستگاہ نہیں ہے اسواسطے آپ کی کوئی بات سزاوار واہ واہ نہیں اب ہم یک
اور حدیث نقل کرتے ہیں اور میاں جی کی بکر فکر پر دل شکات کی روایت ہے اور روایات کی غایت کہ نماز
وغیرہ اعمال خدای محمدیہ کے پاس حاضر ہونگے اور گفت و شنید بر فاد رخاطر خواہ بات کرینگے اور اپنی
اپنی نیکوئی اثبات فقط عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ نماز نماز گذار کے حق میں دعا کرتی ہے اور ادعا کہ
میں روز حشر تیرے ایمان و عقاید پر گواہی دونگی اور شہادت کما ہی بعد ازان فرشتے نماز کو بطرف آسمان
لاتے ہیں اور اوسکی عزت و شان جتلاتے ہیں اس قسم کی روایتوں سے واضح ہے کہ بانی حدیث محض نادان
ہے اور بیخبر از اعراض و اعیان مولوی محمد علی حصہ دوم سوط الجبار کے صفحہ ۴۴ میں ہماری بات کو
ٹالتے ہیں اور جھوٹے حیلے نکالتے ہیں **سوط الجبار** ظاہر استبعاد [illegible] کا اس مضمون پر ہم گو
کہ اعمال کہ از قسم اعراض ہیں اعیان کا کام کیونکر کر سکتے ہیں مگر یہ انکی جہالت ہے اہل کشف کے نزدیک
ایسا [illegible] جاہل ہے لیکن ہم اسکے اسرار کو عمداً بیان نہیں کرتے ہیں لانے مقصود ہمارا نہ بیان کرنا اون
اسرار کا [illegible] اچھا نہیں ہے کیونکہ ہم امت میں دس ہادی برحق کے ہیں جنکا فیض سے ہر خاص و عام
بہرہ پاتا ہے اور اوسکی شان میں خدای عز و جل فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مگر مقصود
ہمارا فقط امتحان لالہ صاحب کا ہے کہ وہ اس باب میں کیا تاویل کرتے ہیں جو بھاگوت میں لکھا ہے کہ
دیوکی جادان [illegible] گوپیون کی قالب میں وتار لیا اور کالجگ بیل کی صورت میں [illegible]
آیا اونکا [illegible] ایک ہد رگ وید میں ہے کہ درمیان ان ساتون مقامون کے کھائی ہے اوسکا نام اودر
اوسمیں نفس [illegible] غضب حرص و حسد و بغض و تعصب و غرور و شہوت بھرا رہتا ہے دیکھیے کہ غواش
غضب وغیرہ کا بھرا ہونا خندق میں اعراض ہے اعیان کا کام لینا ہے یہ ایک مذکور ہے کہ [illegible]

رکت باید م ویدلی اوس تخت کی چھٹی ھی آہنگ سام وید کی چادر اوس تخت کی ہی علی ہذا القیاس
اس قسم کی بہت مضامین ہین جب مہاراج ان امور کا جواب دینگی تو ہم عہد موثق کرتی ہین کہ ان
اسرار پر اونکو مطلع کرینگی یہہ امر ایسا نہین کہ اوسکی چھپانی سی کچھہ غرض ہماری متعلق ہو بلکہ ہماری کتب
سلوک مین بہت دلائل و براہین سی اسکو مدلل کیا ہی **جواب** بیان سی واضح ہی کہ میانجی کو اردو
کی بھی استعداد نہین ہی اور قاعدہ تذکیر و تانیث یاد نہین اگر آپکو حقیقت اردو سی خبر ہوتی اور
تمیز مونث و مذکر تو لفظ (ایسا سمجھہ والا) ایراد نکرتی اور دشمنون کو اپنی اوپر تشنیع نکرتی بلکہ بجای اوسکی
ایسی سمجھہ والا تحریر کرتی اور بلحاظ تانیث و تذکیر کیونکہ اردو مین لفظ سمجھہ مذکر نہین ہی اور آپ کی
حق مین بود و باش مراد آباد و آگرہ بہتر نہین **ع** خر عیسی اگر بمکہ برند * چون بیاید ہنوز خر باشد
اب آپکی انکار انکار پر نظر دوڑاتا ہون اور شہر بستی صورت و سیرت سی ہر ایک کو تمکین
قولہ ظاہر استبعاد لالہ منا صاحب کا اس مضمون پر یہہ ہوگا الخ بلا شبہہ اعراض سی اعیان کا کام نہین
ہوسکتا اور شفق سی ماہ تابان کا کام نہین جسکا کام اوسی سی ہوسکتا ہی مخالف ناحق سیہہ دیکھتا
ہی **ع** ز مردم سگ نسگ مردم نیاید * ز گندم جو ز جو گندم نیاید * **قولہ** اہل کشف کے
نزدیک الخ اپنی اہل کشف کا نام لیجئی اور نشان مقام دیجئی اونکی منزلت مکشوف کیجئی پوشیدہ گوئی
موقوف کیجئی اگر اہل کشف سی صوفیہ وجودیہ مراد ہین تو اونکی ساری باتین لایق صاد ہین محمد و
ابوجہل مین فرق نہین جانتی اور اہل و نا اہل مین فرق نہین مانتی اونکی رای مین آدم و ابلیس ایک ہین
اور موسی و فرعون نیک مضمون قرآن و فاروق واحد ہی اور اتحاد رند و زاہد ہی فرق حلال و حرام
نہین ہی اور تفاوت بتخانہ و بیت الحرام نہین نشیب فراز مساوی ہی اور دیار یمامہ و ملک حجاز مساوی
امتیاز ماہ و روزن کار عقل نہین ہی دوئی کو کسی کام مین دخل نہین پھر صوفیہ سمجھہ یہ تجدد امثال کی
قایل ہوئی ہین جس سی تمام احکام اسلام لاطایل ہوئی ہین تجدد امثال کی رد مین علیحدہ کتاب تصنیف
کرونگا اور خاطر خواہ حضرات کی تعریف اگر اہل کشف سی مراد متکلمین ہین تو [illegible] تمہارا [illegible]
نہین ہی کیونکہ متکلمین کی نزدیک اعراض و اعیان مین غیریت عیان ہی اور مانند فرق ارواح و [illegible]

Marfat.com

ایمان ہے لیس اس سطح کی حدیثین بے اصل ہیں اور منافی عقل **قولہ** لیکن ہم اسکے اسرار کو عمداً بیان
نہیں کرتے فقط میانجی صاحب براے خدا اپنے افکار کو پردۂ کتمان سے باہر لائیے اور مشتاق دیدار
کے سامنے جلوہ گر فرمائیے یا اونکے اسما مشتہرکہ بیان کیجئے اور فقرا مدرس لیر احسان ہمارا قلم اوسکی شراب
شوق سے سرشار ہے اور دمادم گہربار **ع** سخنہا وقف گفتار تو کردم ؛ نظرہا نذر دیدار تو کردم
قولہ کیونکہ ہم امت میں دس ہادی برحق کہیں الخ قرآن میں بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں
کو خاطر نشان کہ آپکا ہادی کتاب و ایمان سے خبردار نہیں تھا اور [illegible] و کفران سے دست بردار
نہیں جبکہ آپکے ہادی کی یہ شان ہے تو جناب کی ساری نقرانی بے بنیاد ہے **ع** بلند نام ملائک
وگداخت نتوان شد ؛ بہا اگر کس نتوان تعیین کرد ؛ ہم اسی کتاب میں آپ کے ہادی کی حقیقت
حال ہوں عن بیان کرینگے اور رفع شک جناب والا **قولہ** اور اوسکی شان میں خدا عزوجل
نے الخ خدا ے جلیل نے ہرگز نہیں فرمایا بلکہ یہ لغو ناساز تمہارے ہادی نے اپنی تعریف میں خود گا لیا
اگر وہ رحمۃ للعالمین ہوتا تو اوسکے ماں باپ کا مقام کسواسطے اسفل السافلین ہوتا جبکہ وہ اپنے
خاندان کے حق میں زحمت تھا تو کس کے لئے رحمت تھا محمد کا چچا اوسکی بدولت ابوالحکم سے ابوجہل
ہوا وہ اہل سے نااہل بس وہ کیونکر رحمۃ للعالمین اور برگزیدۂ جہان آفرین **قولہ** مگر مقصود ہمارا
صرف امتحان لالہ صاحب کا ہے الخ میانجی صاحب آپ نے تو بہت بار ہمارا امتحان کیا ہے اور ہم نے ہر بار
آپکا اطمینان کیا ہے اب بھی وہی جوش خروش طبیعت برقرار ہے اور آپ کے افکار کا خوف تھا کا
ع گرچہ پیریم ہمان جوش جوانی داریم ؛ صد تمنائے دیدار فلانی داریم ؛ **قولہ** بھاگوت
الخ یہ کلام ملا کلام التیام ہے اور تین وجہ سے اسکی صحت میں کلام ہے اول آنکہ بھاگوت
[illegible] قابل التفات نہیں ہے اور مقابل آیات نہیں بر تقدیر یکہ تاریخ [illegible]
[illegible] بھاگوت سے نقل سود مند ہوتی جو کہ ایسا نہیں [illegible] میانجی کی عقل
[illegible] دوم آنکہ بھاگوت کی تاریخ ہونے پر بھی اجماع ہنوز نہیں ہے لہذا
ذکر بھاگوت آپ کے حق میں سود مند نہیں فی الحال دو بھاگوت مشہور ہیں مرد دلوں میں ایک

Marfat.com

دوسری کے مخالف حالات مذکور ہین ایک کا نام کرشن بھاگوت دوسری کا نام دیوی بھاگوت
ہی اور فیما بین مشرق و مغرب کی برابر تفاوت ہی ایسی کتاب کہ جسکی تعیین مین بھی کلام ہی کیونکر
سزاوار الزام ہی سوم آنکہ یہہ مطلب کہ وید کی رچاؤن نے گوپیون کے قالب مین اوتار لیا
کسی بھاگوت کے درمیان نہین اور کسی سکند مین اسکا نشان نہین اگر سچے ہو تو بطرف حق
عزم جزم کیجئے اور اسی پہ مباحثہ ختم جو کوئی راہ خدا مین چالاک و چست ہی اور جسکا صلاح
و تقویٰ درست وہ اپنے قول سے نہ پھریگا اور خلاف عہد نہ کریگا اگر آپکو دین ایمان کا پاس
ہی اور پیمان شکنی سے ہراس تو یہہ مضمون بھاگوت مین دکھلائیے یا مجموعہ سوط التجبار آگ مین
جلائیے آیندہ کو ترجمین کا فریب کھائیے اور دماغ بیہودہ نہ پکائیے شہر آگرہ مین ایک مسخرہ حیل دتا
تھا اور سانگ بنانا اور لڑکون کو نچانا اوسکا سبب معاش تھا اوس نے نسخہ پریم ساگر بنایا
ہی جسکو آپ نے ترجمہ بھاگوت تصور فرمایا ہی ہم عہد کرتے ہین کہ جس وقت آپ یہہ مضمون ہمکو بھاگوت
مین دکھلائینگے اور مطابقت اصل نقل کرائینگے ہم تکذیب اسلام پر بیعت پایارینگے اور آپ کے
سر سے بار جوابدہی اوتارینگے ترجمین کی شکایت نکرینگے اور اونکی افراط و تفریط سے حکایت
نکرینگے **قولہ** کو کنگ اپنکہد رگ وید مین ہی الخ کو کنگ نامی اونپشد کوئی نہین ہی اور آپکو بہرہ
حق گوئی نہین کہ بار بار راستی کی جڑ اوکھاڑتے ہو اور ابراہیم بن آذر کی راہ مین پاؤن گاڑتے
ہو جھوٹے ترجمین کے قدم پر دل و دین نثار کرتے ہو اور محمد و علی کے نام کو ترمسار اب بطرف دو نسخہ
الکہد ہاری رفتار کیجئے اور دست بستہ استفسار کہ اس اونپشد کا صحیح نام کیا ہی اور اصلی مرام کیا
اگر اوس نے آپ کی تسلی نہ کی اور ظلمت کدۂ درون مین تجلی نور سات سمجھ لیجئے کہ ترجمہ الکہد ہاری
سے آپ کی عقدہ کشائی ہوگی جبتک کہ علما وید اقدس کی خدمت مین جبہہ سائی ہوگی جز
ترجمین پر آپکا دارومدار ہی اون پر یہان تک خدا کی مار ہی کہ کتابون کا صحیح نام نہین جانتے
اور فرق ناقص و تام نہین پہچانتے خود دارا شکوہ نے غلطی کی ہی اونپشد کا نام کوشیتکی ہی
اوسکے پہلے ادہیای مین یہہ ہی لکھا ہی کہ برہم لوک کے نزدیک ایک کنڈ اہی نام اوسکا ارہی فقط

Marfat.com

ان نہ خندق نہ کھائی ہی لاجرم آپ نے بنگ کہائی ہی خواہش غضب غیرہ سے اوسکا پیدا ہونا
لہ نہین ہی اور آپکو تحقیق حق منظور نہین نہ اوسکا اور نام ہو بالتمام یہہ آپکا اتہام ہی اس
نام کی کل عبارت حوالہ قلم ہوتی ہی اور مخالف کیلئی باعث درد والم

मरा तं देवयानं पन्थानमापद्याग्निलोकमागच्छति स
वायुलोकं सवरुणलोकं स इन्द्रलोकं स प्रजापतिलोकं
स ब्रह्मलोकं तस्य ह वा एतस्य लोकस्यारो ह्रदो मुहूर्ता
येष्टिहा विजरा नदील्यो वृक्षः

دل چاہی جس سے ترجمہ کرائیے اور اپنی کو سوادی کا مہ بنائیے وید کا نام لینا آسان ہی اور ثبوت دینا
بڑا ... وہم وگمان ہی **قولہ** پھر اینکہہ مذکورین ہی شرتی ... وسام وید کی الخ حالت پیری
مین ... غلو کی سے اجتناب کیجے اور خوف روز حساب عنقریب ملائکہ گورمین سوال کرینگی اور
کرتی ہی ... لال کہ کسواسطے نقل عبارت الکہ ... مین زور کیا اور اسقدر مضمون کو
تحت اشارہ ردشنی ویران سے ہی) دور کیا آیا آپکو معلوم نہین ہی کہ قرآن مین خائن کی امانت
کی ہی حتی کہ اوسپہ لعنت کی ہی اوسی نے آپکو بین کیا ہی او جناب کا سینہ پرکین **سہ** احنت
آن باشد کہ کم منت کند ٭ پر حسد پر غیظ و پرکینت کند ٭ جبکہ مفہوم تحت خود اونیشد مین متحد وہ
ہوا تو آپکا الزام مقدوح ہوا اعراض سے اعیان کا کام نہین لیا اور جسم سے جان کا کام نہین بلکہ
اعراض سے اعراض کا کام لیا اور قائم بالغیر کے مقام پر قائم بالغیر ہی کا التزام کیا کیونکہ جیسے
شرتی وید و آہنگ سام وغیرہ اعراض ہین داخل ہین ایسے ہی یران بھی اعراض مین شامل ہین ... آ
جاننا کہ مترجم افراط و تفریط پر آمادہ ہی اور کلمہ (رشنی نہ ایت) ترجمہ اونیشد سے ...
مین اسقدر عیان ہی کہ وہ تحت پران ہی اب اصل عبارت کو شتیکی اونیشد حوالہ قلم ...
اور مخالف کے حق مین خنجر گردن زن ٭

स प्राणगच्छन्स्य सिन्नोजातं ... सप्राणास्तस्य भूतञ्च भ

विष्यञ्चपूर्वौ पादौ ग्रीष्मेरा चापरौ मद्रयज्ञायज्ञीयेशी
र्षेरायेवृहद्रथन्तरे शनूच्येकरचश्च सामानि च ॥

اب الکہد باری کی غینہ کی ورق گردانی کیجئے اور جلد نادانی سے بازی نہ کیجئے ورنہ آب انفعال سر سے گذریگا اور تیشہ بیدار تمام گھر سے اتریگا ہر یک خویش وتبار سر در گریبان ہوگا اور بدرجہ غایت پشیمان لہذا دانایان وید مقدس کی کفش برداری کیجئے اور تعلیم کلام باری لیجئے جبتک کہ آپکو رسوخ [illegible] سے کچھ بہرہ نہوگا اہل حق سے مقابلہ کا زہرہ نہوگا لیکن قول عقلا خطا نہ کریگا ہرگز لوٹا طوطا نہ [illegible] اعراض سے اعیان کا کام لینا تو حدیث ہی کی ہدایت ہے چنانچہ حصن حصین مین خالد [illegible] صحابی سے روایت ہے کہ پڑھو تم سورت نجات دینے والی کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہے سنا ہے مین نے کہ اسکو ایک شخص نے اپنا ورد کیا تھا اسکے سوا کچھ اور ورد نہین پڑھتا تھا اور وہ شخص گنہگار بہت تھا پس جب اوس سورت نے اپنے پر پھیلائے اوسپر اور عرض کیا کہ اے رب میرے بخش اسکو کہ یہ بہت پڑھا کرتا تھا مجھکو پس اللہ تعالی نے اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتون کو کہ اسکے لئے عوض ہر گناہ ایک نیکی لکھو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہ بھی کہا خالد نے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والی کے لئے قبر مین جھگڑتی ہے عرض کرتی ہے کہ اے بار خدایا اگر مین تیری کتاب سے ہون تو شفاعت میری اسکے لئے قبول کر اور اگر تیری کتاب سے نہین ہون تو مٹا ڈال مجکو کتاب سے اور یہ سورت مثل جانور کے پھیلاتی ہے پر اوسپر پس شفاعت کرتی ہے اوسکی پس بچاتی ہے اوسکو عذاب قبر سے انتہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ قرآن نے خدای محمدیہ سے مباحثہ طول وطویل کیا اور اسیطرح اوسکو معقول دلیل کیا سیا تجھی اپنے خدا کے ساتھ محبت ومباحثہ ملایکہ سے منکر ہو اور تکذیب آیت سورۂ بقرہ [illegible] اب کیا آپ اپنے خدا کو معقول تسلیم کرینگے یا کلمات حدیث مین ترمیم کرینگے جبکہ خدا [illegible] اپنے کلام سے آپ قائل ہے تو اوسکی بندگی لاحاصل ہے بہرین تقدیر اگر ملائکہ نے خدا سے اسلام کو [illegible] کیا تو جائے کلام نہین ہے اور مخالف اسلام نہین **قولہ** علی ہذا القیاس اس قسم کے [illegible] ہین الخ جسوقت آپ کوئی مضمون پیش کرینگے [illegible] دندان شکن گردن [illegible] آپکا جلد

Marfat.com

ریش کرینگے ایک ایک کا جواب دینگے اور ثواب و حساب لینگے آپ اپنے دل کا غبار نکالئے اور رُخ
سے نقاب شرم اوتار ڈالئے رو برو آئیے فقیر اندر سن کو آزمائیے **رباعی** پردہ بردار ز رخسار کہ
دیدن داری تو سر برآور ز گریبان کہ شنیدن داری تو صائبا بنیۂ آسودگی از گوش برآر تو
گر از ما ہوس نالہ کشیدن داری تو **قولہ** ہم عہد موثق کرتے ہیں کہ آپکا ہم ہمیشہ اور یہیں ہے کہ قرار
ناب موافق گفتار نہیں **ف** ندہم سود عہد نامہ یار تو روز دیگر جو تمہارا طبیب تو آپ تو کن ہیں
ہمیں آپکے بادی برحق نے اکثر عہد کیا اور برعکس اسکے عہد کیا خاطر جمع رکھئے ہم اونکی حالات کی تشریح کرینگے
اور مسلمانون کی تفریح **قولہ** بلکہ ہماری کتب سلوک میں بہت دلائل و براہین لاف و گزاف سے کام
نہیں چلتا لام و کاف سے کام نہیں نکلتا ہر شخص اپنی پیر کی تحسین کرتا ہے اور ان یقین کرتا ہے جو مشک
آنکہ خوشبو دارہے اوسکو ستائش عطار کیا درکار ہے **ف** مشک کی تعریف تو مشک ہے دے نہ
صفت ہم عطار کرتے ہیں ہمنے آپ کی کتب سلوک خوب دیکھی بھالی ہیں اور بہت غلطیاں نکالی
ہیں آپ اونکی زشتی کہان تک پوشیدہ کرینگے اور کب تک تاب دیا بعید **ف** خطل تربیت
طعم نبتکر ز گل بچیند آنکہ ہمہ خار پرورده اگر ہم آپکی کتب سلوک کا کوئی مضمون قلمبند کریں
تو لوگ نہایت تشنیع کریں آپکو منہ دکھانے کی جگہ نہ ہے پیشانی سے عرق تشویر کی ندی بھی یقین
ہے کہ سنتے ہی آپ کی جان نکل جاے رنگت بدل جاے جیتے جی مرجاو خدا نخواستہ وہ ملک الموت کی گھر جاو
خلیفہ جیسا لگنا کو خاک سے پھانکنے لگو یہاں تک احادیث محمدیہ کا رد ہوا اور اسپر عملدرآمد ہوا آپ
اجماع امت کی تحقیقات کرتے ہیں واسطے ثبات کا اثبات کرا جاوے کسی مرخیر و شر نہیں
ہوا حتی کہ حقیت قرآن خبر یہ نہیں کہ سنی و شیعہ وغیرہ فرقون کی حدیث جداگانہ ہو اور
علویہ و نصیریہ کی نظر مین قرآن افسانہ ہے کہ عثمان نے خیانت کہ جا دی اور کتنا [illegible]
[illegible] خود تصنیف عبارت کی اور سنیون کو بشارت دی رفتہ رفتہ وہی قرآن قرار پایا اور
تحفۂ آسمان بلکہ اکثر اہل سنت کا بھی یقین ہے کہ یہ قرآن بالکل اصلی نہیں ہے عہد خلافت
میں تغیر و تبدیل سے مشحون ہوا اور تکثیر و تقلیل سے مقدون آگر سا بھی [illegible]

Marfat.com

توبہت خوش ہوونگی ہم ہرایک بات کا اسطرح ثبوت دینگی کہ آپ چارناچار گوشۂ سکوت لینگی
سر بالانہ کرینگے جب تک کہ مسلمانی سی تبرا نہ کرینگی اگر کوئی کہی کہ خلافت ابوبکر پر اجماع امت ہی
توہم جواب دینگی کہ غلطی اہل سنت ہی کیونکہ علی اور اوسکی ہمراہیون نے بیعت ابوبکر سی انکار کیا
ہی چنانچہ علماء شیعہ نے کتب اہل سنت سی اسکا ثبوت تفصیلوار دیا ہی اگر مولوی محمد علی اس سی
لاینگی تو کتب سنیہ شیعہ کھول کر دکھلاینگی اور اونکی ہاتھ مین تہماینگی اگر ابوبکر کی شیعان اسد الله
روبرو سینگ نکالین گے تو شیعہ فوراً اونکی ہڈیون کی مینگ نکالین گے اول مین شیعون کو ابوبکر سے
نفرت بدرجۂ غایت تھی اور عداوت بے نہایت اگر کوئی شخص کسی شیعہ سی کہتا کہ تیری فلانی
مین ابوبکر ہی فوراً اوسکو ضایع کرتا تہا اور نجاست ابوبکر شایع اسقدر ابوبکر سے ملال تہا کہ نقصان
مال سی فارغ البال تہا **حکایت** کسی جگہہ سے کوئی شیعہ نان آرد لاتا تہا ایک ظریف نے اوس
سے کہا کہ تیری آرد مین ابوبکر ہی شیعہ بولا کہ کیا جای فکر ہی کہ جس وقت آرد کو چہانونگا ابوبکر کو باہر
پہینکونگا اسی
کہتے مین کہ جس روز سی یہہ حکایت مشہور ہوئی شیعون کو ابوبکر سی گونہ وحشت دور ہوئی جس جگہہ
نفرت تہا ہی کیونکر گمان بیعت ہی اگر کوئی اکثر مسلمانون کی اتفاق کا اجماع امت نام دہرے تو اوسکو چاہیے
کہ تعزیہ پرستی کا نام بھی اسلام دہری کیونکہ اکثر اہل اسلام زیارت تعزیہ کی لیئے روانہ ہوتی ہین اور
شمع امام باڑہ کی پروانہ قول علماء اہل سنت ہی کہ جواز تعزیہ مین سند اجماع امت ہی مولوی عبد الاحد
ابن مولوی عبد العلی انصاری نے جواز تعزیہ مین ایک رسالہ لکہا ہی اوسکا یہہ ہی مدعا ہی کہ تعزیہ داری
مجتہدین کی اتباع ہی اور اوسپر انعقاد اجماع ہی عبارتہ ہکذا۔ این مراسم تعزیہ داری امام از صدہا
سال جاری و مروج است و در زمان سلاطین اہل اسلام و متشرع مانند جلال الدین اکبر و جہانگیر و
شاہجہان و عالمگیر بہادر شاہ وغیرہ در تمامی ملک خود نافذ الامر کلی بودند و نواب سعد الله خان
وزیر اعظم شاہجہان عالم متبحر و قاضی القضات مستعد خان کلان و قاضی القضات مستعد خان خرد
کہ ہر یک مجتہد فی المذہب بودند و دیگر علماء آن زمان اگر مراسم مذکورہ را خلاف شرع و بدعت میدانستند
بحضور سلاطین معروض ساختہ در تمامی ملک موقوف میکنانیدند کہ در سرکار بادشاہان اختیار کلی

Marfat.com

میداشتند و بادشاہان ہم متشرع بودند و کسی از عوام و خواص از ان زمان تا حال اعتراضات از ان
نکردہ و مکروہ آن ندانست درین صورت ترویج آن با جماع امت نبی صلعم متحقق گشت و بتواتر رسیدہ
در حدیث شریف واقع است لا یجتمع امتی علی الضلالۃ ہر چہ ایشان بر آن اجماع کنند و اتفاق نمایند
حق بود پس درین عصر اگر کسے انکار نماید این مراسم را و خلاف شرع و مکروہ داند خلاف اجماع
امت و انکار تواتر است و اینجانب از ثقات شنید کہ حضرت مولانا نظام الدین قدس سرہ را
بچشم خود دیدند کہ حضرت ممدوح و مولانا عبد العلی قدس سرہ و مولوی مجد الدین احمد عرف مولوی
مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما و دیگر علمائے فرنگی محل و کلکتہ و
مندراج و دیگر بلاد ہر گاہ تعزیہ شریف امام مظلوم را میدیدند استادہ شدہ ہر دو دست بطرف تعزیہ
شریف دراز کردہ بسیار خشوع و خضوع و عجز و انکسار فاتحہ میخواندند و عند الاستفسار میفرمودند
کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است و اگر کسی جاہل اہانت تعزیہ شریف نماید صراحۃً اہانت امام عالی
جناب است پس مومنین و مسلمین ہر عصر را باید کہ تعظیم و تکریم تعزیہ شریف نمایند و قیام تعزیہ شریف
امام مظلوم باعث القائے حرمت و عظمت امت مرحومہ حضرت صلعم است و منکرین را چنان
مناسب لازم است کہ جبتہ للہ نفسانیت را از دل خود ہا دور نمودہ خوب غور و انصاف نمایند
انتہی اگر مولوی صاحب کی یہی رائے شین ہی کہ اجماع امت اتفاق اکثر مسلمین ہی تو تعزیہ بنائیں
ماتم کرائیں علم اٹھائیں مرثیہ گائیں چھاتی پر ہاتھ ماریں یا حسین پکاریں اپنی اولاد سے بھیک منگوائیں
اور در بدر پھرائیں بر تقدیریکہ اجماع امت صحیح ہوئے تو مذہب وہابی غلط صریح ہووے کیونکہ سوا کے
مریدان شیخ نجدی کے تمام مسلمان وہابیوں سے سخت انکار کرتے ہیں شیعہ کا تو کیا ذکر یہ خود اہل سنت
اسقدر عناد رکھتے ہیں کہ ارادہ جہاد رکھتے ہیں پہلے سے وہابیوں کا گرفتار کرانا اور قتل کرا
کے سینہ سے مار کرانا سنیوں کا کام ہے صفائی مدینہ اسلام ... پاک تہ خاک
ہوتا ہے کوچہ دبر زن پاک ہوتا ہے مولوی فضل رسول ... کتاب بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ
میں جو کچھ کہ وہابیوں کا حال رقم کیا ہے وہ بالکل بری الذریعہ ہے مقدمہ کتاب میں حق فرقہ

Marfat.com

وہابیہ لفظ امت شیطان ایراد کیا ہے اور حدیث صحیح بخاری سے استشہاد عبارتہ ہکذا در صحیح بخاری از عبد اللہ بن عمر مرویست کہ فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حق نجد ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان یعنی در نجد زلزلہ ہا و فتنہ ہا شدنی ست و در نجد خواہد برآمد امت شیطان ظہور این عجاز بدین انداز گردیدہ کہ سال سوم از صدی سیزدہم بوفات سلطان عبد الحمید خان الخ درمیان کتاب بھی تذکرہ وہابیون کی تکفیر کی ہے اور انکے اعمال ضلال مآل کی تفسیر آخر کتاب مین وہابیون کی باب مین نظم اردو ہے بقدر ضرورت اوسکی نقل ہو بہو ہے

ابیات مسلمان انبیا و اولیا سے ٭ جو کہتے ہین کہ تم مانگو خدا سے ٭ یہہ مطلب ہے کہ وہ خاص خدا ہین ٭ خدا کے دوست مقبول الدعا ہین ٭ یہہ وہابی جو ہین بے عقل و بے دین ٭ پڑہا کرتے ہین یان اک شعر بے کین ٭ وہ کیا ہے جو نہین ملتا خدا سے ٭ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ٭ یہہ باتین خبث باطن کی ہین انکی ٭ یہہ کلمے صاف بیدینی ہین ساری ٭ کہ ہم جو مانگتے ہین اولیا سے ٭ یہہ کہتے ہین کہ تم مانگو خدا سے ٭ ہمارا مانگنا کیونکر ہو بیجا ٭ ہوے جب یہ انبیا اور اولیا کا ٭ ارے وہابیون روکو زبان کو ٭ لگامین دو ذرا اپنی دہان کو ٭ خدا نے حکم جبکہ کر دیا ہے ٭ پیمبر نے بھی صاف اوسکو کہا ہو ٭ اوسے شرک اور برا کہتے ہین بیدین ٭ بڑے بے عقل ہین بدبخت بے کین ٭ انہین ہے دشمنی پیغمبرون سے ٭ یہہ وہابی ہین دشمن اولیا کے ٭ الہی یا انہین ہوئے ہدایت ٭ و یا ہو جاوین یہہ مردود غارت ٭ جو کوئی اجماع امت کو حق جانیگا وہ فرقہ وہابیہ کو کافر مطلق مانیگا کیونکہ تمام اہل اسلام نے وہابیون کیطرف بیدینی کا گمان کیا ہے نہ از احقاق حق بدل وجان کیا ہے جبکہ مریدان شیخ نجدی کافر ہین تو مولوی محمد علی خاسر ہین کہ بیعت اسماعیل و اسحاق کرتے ہین اور فرمودہ خدا و رسول بالائے طاق دہرتے ہین قطع نظر ازین ہم مخالفین سے استفسار کرتے ہین کہ وہ کیا اجماع امت و قیاس کو کیونکر ادلہ شرعیہ مین شمار کرتے ہین انکی سنت کی تبدیل کیا ہے اور حقیقت کی دلیل کیا جب تک کہ کوئی آیت یا روایت سند اپنی نکرو گے پا از آمرن خویش نکروگے اگر بفرض محال قرآن و حدیث سے کوئی سند حاصل ہوگی تو تحصیل حاصل

ہوگی کیونکہ اگر قرآن وحدیث مین اجماع امت اندراج ہوتی تو ادلہ شرعیہ چار ٹھہرانی کی کسواسطے
احتیاج ہوتی صرف دو ہی کفایت چاہتی فقط آیت و روایت چاہتی چونکہ مسلمانون کی ذات
مین فضول ہی اور یہ ہی عادت معمولی تو اون سی جا شکایت نہین ہی اور موقع حرف و حکایت
نہین ؎ خدا بشکوہ زبان من آشنا نکند ٭ من و شکایت و انگہ ز تو خدا نکند ٭ حاصل تقریر آنکہ
اگر اجماع امت و قیاس قرآن وحدیث مین مذکور ہین تو ادلہ شرعیہ چار قرار دینا کیا ضرور ہین اگر
قرآن وحدیث سی خارج ہین تو آپکی ایمان کی خارج ہین ؎ دو گونہ رنج و عذاب است جان
مجنون را ٭ بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی ٭ اسی مضمون کی پھر بھی تکرار ہی کہ مانند حرف عصا کی
موسی لذت دار ہی ؎ باقی ہی ابھی اثر جنون کا ٭ سودا تو گیا ہی جھک رہی ہی ٭ فرمائی کہ اجماع
امت و قیاس قرآن وحدیث سی ماخوذ ہین یا عمرو بکر کے معہود ہین بر تقدیر اول ادلہ شرعیہ کیونکر
چار ہین بر تقدیر دوم بکر و عمر کی تراشیدہ باتین کیونکر سزای اعتبار ہین ہم نی اکثر علمای اسلام کی
زبان سی سنا ہی کہ جیسے صحت قیاس مین کلام ہی ایسی ہی اجماع امت ابداً ناتمام ہی کہ جس صورت
مین مشرق سی مغرب تک کثرت مسلمان ہی تو ہر مسئلہ اجماعیہ مین استخبار احوال علمای شرق و غرب
خارج از امکان ہی خصوصاً وہ عالم کہ بلاد ہنود و یہود مین اسیر ہین اور پابند خوبی تقدیر بسبب خوف
مفسد کے مسائل مذکور مین اپنی رای ظاہر نہین کرسکتی اور مجمع علما مین حاضر نہین ہو سکتی صاحب مسلم
نی بھی ایسی مقام پر محالیت اجماع تسلیم کی ہی اور بجنسہ یہ عبارت ترقیم کی ہی اما الثانی فلا امتناع
معرفة علماء الشرق والغرب باعیانهم فضلا عن اقوالهم مع جواز رجوع البعض قبل قول الآخر بل
فیه انه یجوز ضبط التاریخ بان یعلم ان هذا فی ظهر کذا ثم بیان و یعلم ان عمرا فی ذلک الوقت کان
علی ذلک الحکم و هکذا اقول یجوز کذبه فی الاخبار عن الماضی بعرض فلا یعلم الا اتفاق
ذلک الوقت بان یتکلم کل واحد کل واحد یتکلم واحد فی ان واحد مع اختلافهم فی المشارق والمغارب
مما یحیله العادة لا یخفی اگر آیندہ آپکو مباحثہ کی طاقت و تاب ہی اور جرأت جواب الجواب
تو مصطلح کہ ہم کتب محمدیہ کی اصل عبارت تحریر کرتے ہین اور آپکو غرق دریای تشویش سے بطریق ہماری

Marfat.com

مسلم کتابون کی اصلی عبارات ایراد کیجیے اور اپنی بات یاد ہمکو کتب محمدیہ کی اصل عبارت نقل کرنے کی فہمایش کرتے تھے اور اہل حق کی آزمایش کرتے احمد بن حنبل صاحب ہے کہ اوسکے نزدیک مدعی اجماع کاذب ہے چنانچہ مسلم نے قول احمد بن حنبل داخل کیا ہے اور مولوی صاحب کی علت شیخوخت کا علاج کامل کیا ہے قال احمد من ادعی الاجماع فہو کاذب فقط میانجی دارو ہوش کہائیے اور اسطرح گوش لگائیے کہ بعنایت الہی عجیب تقریب ہوئی کہ جس سے بیس پچیس ہزار مسائل اسلام کی تکذیب ہوئی کیونکہ اسفراینی نے کہ سنی ہے تحقیقات فرمائی ہے کہ زیادہ از بست ہزار مسائل کا اثبات اجماعی ہے قول اسفراینی مسلم نے قلمبند کیا ہے اور نخل سعی کو اسطرح پیوند دیا ہے قال الاسفراینی نحن نعلم ان مسائل الاجماع اکثر من عشرین الف مسئلہ اگر میانجی احمد بن حنبل کو سچا مانینگے ہزارہا مسائل محمدیہ کو خطا جانینگے اگر آپ درپے تصدیق اجماع پڑینگے احمد بن حنبل کی تکذیب پر اڑینگے دونون طرح میانجی کی کمبختی ہے اور بیچارہ کی جان پر سختی ہے **ف** بلائے زین جہان آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست نہ میانجی جس اجماع پر فخر کرتے تھے اور جسکی ستایش مین شام سحر کرتے تھے خود امام اہل سنت اوسکا رد کرتا ہے اور سحر کہ مباحثہ مین سلم شبہ وہ دم بھرتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ اجماع امت کوئی شے ہے اور کسی واسطے ہے تو لازم آتا ہے کہ شریعت محمدی مثل قانون نصاریٰ ہے کہ جیسے صاحبان کونسل اتفاق کرکے قانون اختراع کرتے ہین ویسی ہی اہل اجماع کرتے ہین عجب نہین ہے کہ کسی روز امت محمدی اجماع کرین اور کہین کہ قرآن صحیح نہین ہے اور محمد صاحب کو رحمان الیمامہ پر ترجیح نہین جو کوئی اجماع امت کو معتبر جانیگا وہ شریعت محمدی کو ساختہ ابوبکر و عمر مانیگا اگر وہ از جانب باری ہوتی تو کیونکر اوس مین امت محمد کی دستکاری ہوتی بعد انعقاد اجماع مصلحتہ جو کچھ قرار پایا ہے اوسکو مذہب ٹھہرایا ہے یہی اسلام کا آغاز ہے جسپر مولوی محمد علی کو اسقدر ناز ہے سنیہ مرے کمبیا اور مزاج پری کیسا **رباعی** ناز را روئے بباید ہمچو ورد نہ چون نداری گرد بدخوئی مگرد نہ زشت باشد روئے نازیبا و ناز نہ سخت آید چشم نابینا و درد نہ اگرچہ شریعت محمدی مین قرآن وغیرہ چار دلائل ہین مگر اجماع امت کے سامنے سب لاطائل ہین

ترجیح اجماع مین علماء اہل اسلام بڑا اہتمام کرتے ہین ومبالغہ مالاکلام چنانچہ بعض مشائخ نے لکہا ہے کہ اجماع
ناسخ حدیث و قرآن ہے اور شرح بزدوی مین اسکی برہان ہے فکذا الاجماع یجوز ان یکون ناسخا للکتاب
والسنۃ والاجماع عند بعض مشایخنا منہم عیسی بن ابان والیہ ذہب بعض المعتزلۃ [illegible]
ان عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] اجماع [illegible] کو اسقدر [illegible] ہے کہ [illegible] قرآن و حدیث [illegible]
ہے تو مسلمانوں کی خدا [illegible] کا [illegible]
یقین ہے کہ کسی روز مسلمان [illegible] قرآن و حدیث [illegible] اگر اون مین
مین فی الجملہ عقل کہیں بہر ہوگا [illegible] محمد صاحب کی [illegible] عبادت [illegible]
کی صورت نہوگی مثل مشہور ہے [illegible] کی تصدیق ہوگی [illegible] حق و باطل کی تمیز [illegible] حساب
کا اتفاق ہوگا صرف اتفاق [illegible] ہوگا ۵ خوشا وقتی و خرم روزگاری که یاری برخورد
از وصل یاری ف اجماع کے معنی لغت مین اتفاق کرنا ہے اور شریعت کی اصطلاح مین اجماع کہتے ہین اتفاق
کرنے مجتہدین امت محمدیہ کو کسی امر قولی یا فعلی پر اب چاہیے جاننا کہ وہ اجماع کی سند قرآن و حدیث
مین ہے یا نہین یعنی وہ امر قولی یا فعلی کسی آیت یا روایت سے پایا جاتا ہے یا نہین برتقدیر اول اوس آیت
و روایت ہی کو سند گرداننا معقول ہے اور اجماع کو دوسری حجت ماننا فضول ہے کہ کتاب و سنت کے
سوای اوسکا وجود ثابت نہین ہے برتقدیر دوم مسلمان مخالفت قرآن و حدیث پر جرأت کرتے
ہین اور اوسکا نام اجماع امت دہرتے ہین کیونکہ فرقہ محمدیہ کے نزدیک جس بات کا ثبوت قرآن و حدیث
سے نہین ہے اوسکا قائل ہونا عین ضلالت ہے اور تکذیب الوہیت و رسالت ہے اسیواسطے امام ابو محمد علی
بن احمد بن سعید اندلسی نے اپنی کتاب محلی کتاب الاشربہ مین اجماع کا رد کیا ہے عبارتہ ہکذا ان الی
دعوی الاجماع قول فی غایۃ الفساد لانہ یبطل علیہم جمہور اقوالہم ویلزمہم الزاما لا یلزم سواہ [illegible]
حیث اوجبوا الاجماع ولا فریضۃ حج او صلوۃ الا حیث صح الاجماع [illegible]
جمعت الامۃ انہ زنا ومن التزم ہذا المذہب خرج عن دین الاسلام الخ یعنی اجماع کا دعوی کرنا
ایسا قول ہے جسکا فساد تمام ہے اس لیے کہ اس سے سارے اقوال باطل ہوتے ہین اور ایسے دعوی کرنیوالون

Marfat.com

لازم آتا ہی کہ وہ نہ زکوٰۃ کو واجب جانین نہ حج و نماز کی فرضیت کی قائل ہون اور نہ زنا کی برائی
کی اعتقاد کہین مگر اسی وجہہ سی کہ اوسپر اجماع ہی اور جو ایسا کری وہ دین اسلام سی خارج ہی الخ پہر علمای
محمدیہ کی گفتار ہی کہ اجماع امت ریتی کی دیوار ہی کہ چندان پائدار نہین ہی اور اصلا شایان اعتبار نہین
کیونکہ علمای محمدیہ کہتی ہین کہ اجماع ثانی اجماع اول کو منسوخ کر دیتا ہی اور اجماع ثانی شروع ہونی کی لئی ضرور
ہی کہ کوئی شخص اجماع اول سی اختلاف کری اور ممکن ہی کہ اس پر اجماع ہو جاوی اور وہ اجماع اول کو
منسوخ کر ڈالی فقط رد اجماع مین ایک مولوی بھی ہمارا جانب دار ہی جو کہ اپنی کتاب دراسات
مین اسطرح مدعا لگا رہی کہ لیس فی نفس لامتہ مجروہ عندی مایوجب القطع اجماع امت کی بارہ مین آپکو
پیرو مرشد کا مذہب بھی معلوم ہی جو کہ باسم سید احمد خان موسوم ہی جن کی گفتار پر سوط الجبار کا دار
و مدار ہی اور جن کی تفسیر توریت سی آپکی بکر بکر بار دار ہی انھون نی تہذیب الاخلاق مین جیسا کہ چاہئی
اجماع امت کو بیخ سی برکندہ کیا ہی اور مراسم قرابت کعبہ کن زندہ اب قیاس مین کلام ہی کہ
مبانی ابلیس نا فرجام ہی یعنی قیاس مجتہدین کا روہی اور تابعان شیطان کی لئی قرآن مین تصدیق
اللہ عادی ہی کہ اصل قیاس ابلیس نی اختراع کی ہی کہ جسوقت خدای محمدیہ نی نقش آدم لوح ہستی پر
مسطور کیا اور ابلیس کو سجدہ آدم کی لئی مامور تب ابلیس نی بنای قیاس ڈالی اور اپنی ترجیح کی
وجہہ نکالی کہ خلقت آدم خاک ظلمانی سی ہی اور میری پیدائش جوہر نورانی سی پس آدم کو مجھ پر ترجیح
نہین ہی اور نزد خدای محمدیہ صحیح نہین ستوجب مسجودیت ابلیس ہی کہ دراصل جوہر نفیس ہی مادہ آدم خاک تاریک
و تیرہ ہی پس لائق سجود کدام و تیرہ ہی یہی اول بنیاد قیاس ہی اور یہی ملعونی ابلیس کی
اساس چنانچہ ابن سیرین سی مروی ہی اول من قاس ابلیس ما عبدت الشمس والقمر الا بالمقاییس
غیر ذلک من الروایات التی یطول الکلام بذکرہا انتہی اساس اللبیب کی صفحہ ۳۳ مین ہی ان الائمۃ الطاہرین
یحرمون الرای والقیاس ولہذا لما دخل ابوحنیفہ علی جعفر محمد علی ماحکاہ الشعرانی فی اللواقح قال لہ
بلغنی انک تقیس لا تقس فان اول من قاس ابلیس یعنی ائمہ طاہرین رای و قیاس کو حرام جانتی تھی ایک
دن امام ابو حنیفہ امام صادق کی پاس آئی صادق نی کہا کہ مین نی سنا ہی کہ تم قیاس کو دخل دیتی ہو

حالانکہ ایسا بیجا ہی کیونکہ اول جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تہا فقط ہمارے میاںجی کہ بار بار بطرف قیاس
رجوع کرتے ہیں ایسا نہو ویں کہ مانند اوسکی بدنام ہو دین ور مردود اسلام اگر عنایت الٰہی ساتہ
ہوگی تو نصیحت ملا ر دم کارگر ہوگی **ابیات** این قیاس خویش را در ترک کن ٭ کز قیاس تو
شود در نیت کہن ٭ گوش حس تو بحرف ار در خور ست ٭ دانکہ گوش عیب گیر تو کر ست ٭ اول آنکس
کین قیاسک ہا نمود ٭ پیش انوار خدا ابلیس بود ٭ گفت نار از خاک بیشک بہتر ست ٭ من ز نار و او ز
خاک اکدر ست ٭ پس قیاس فرع بر اصلش کنم ٭ او ز ظلمت ما ز نور روشنم ٭ اگر مخالف شوم بہدایت
ملا ر دم قیاس سے عدول نکریگا تو اوسکا زخم نہانی اندمال قبول نکریگا روز بروز ترقی پاویگا علا
وہ اسکو تنبیہ ماتیگا ہم نے اوسی فرض کیا ورد بالعرش عرض کیا خواہ حقول ہو خواہ ملول **ع**
من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ اگر قیاس کی کچھہ بنیاد ہی اور اوس
سے کچھہ مفاد تو اپنی بات کا پاس کیجئے اور اپنے مسلم وقرطاس لیجئے جو مسائل قیاسی ہیں مقیس و
مقیس علیہ تحریر کیجئے اور اپنے مجتہدین کی خوبیاں ظاہر کرا دیجئے کہ کس چیز پر کس چیز کو قیاس فرمایا ہی
اور کس مقیس کو کس مقیس علیہ ٹہرایا ہی جب تک کہ ہر ایک مسئلہ کا مقیس و مقیس علیہ کا حال نہ کہلیگا معزز
عمل میں آپکے مجتہدین کا مآل نہ ملیگا اونکا ایمان محک امتحان پر آئیگا تحصیل دنیا پر دیان تہا عقل
معاش کامل تھی دنیا در پردہ دین حاصل تہی امام یوسف نے ہارون رشید کے لیے باپ کی لونڈی کو جائز فرمایا اور اپنی
طرف قیاس دوڑایا امام ابو یوسف نے ہارون رشید کو زنا کی اجازت دی کہ جب وہ سعادت مند اپنے
باپ کی موطوئہ جاریہ سے قضائے شہوت کی اور ہارون رشید نے اوس فعل کا شرا ہو کر اپنے آپ
کی مدخولہ سے کیا ہی **ع** تو بجائے پدر چہ کردی خیر ٭ تا ہمان چشم داری از پسر ٭ امام شافعی نے
عمل سفاح دیا اور دختر زنا زادہ سے نکاح مباح کیا کسی نے امام شافعی سے سوال کیا اور حلت
کی دلیل طلب کی امام صاحب نے فرمایا کہ ہر چند اصل میں حرمت ہی
بنت وغیرہ مگر اپنا قیاس چاہتا ہے کہ جائز ہو اسی طرح صدہا مسائل ہیں اسی قسم کے ہزارہا مسائل موجود
ہیں لیکن ایسی فاسدہ موضوعہ ہیں سے کی تفصیل مناسب نہیں ہی کہ کوئی حنفی و صاحب نہ ہیں

اسکا نام اجتہاد ہی تو ایک یک امر بیہودہ فرق کا شبہ ہی کیون نہین صاف میں خناس بالتی اور
کیون نہین حکام وقت کی خاطر خواہ بنا قیاس ڈالتے اگر ان کا طمع سے دل بی تھی اور سیم و چاندی کی
چیز پہ ہی تھی کہ جسکے [illegible] دل سے لگی تھی [illegible] دخل کرتا اور [illegible] ہنستا قتل کرتا کس کو ایمان کا پاس
تھا کون حق شناس تھا آپ کے عہدین دنیا کے بندے تھے [illegible] کر رہے تھے بادشاہان وقت کی خوشی
کرتے تھے اور حق [illegible] مسائل تعلیم فرماتے تھے جو حاکمین عہد کو پسند آتے تھے صد آفرین ان
لوگون کی ہمت پر کہ [illegible] سواس نہین کیا اور زبان کا ہراس نہین ملاحظہ رد قیاس کیا او قرآن
و حدیث [illegible] دین میں جان و مال سے دریغ نہین کیا اور خوف خنجر و تیغ نہین کیا امام ذکرا کا ہم کیا
دنیا و آخرت [illegible] نام کیا اگرچہ سلاطین کے یہان محبوس رہا اور عیش و عشرت سے مایوس طاعت اہل قیاس
نہین کی [illegible] خرابی سے قطع نظر فرمایا کہ ایک صحیح کا قیاس دوسرے اہل اجتہاد کی رائے
مین صحیح ہی [illegible] غلط بر تقدیر اول مسائل قیاسی میں کس واسطے باہم اختلاف ہوا اور ایک کو دوسرے
کے قول سے کیون انحراف ہوا منہاج میں امام ابوحنیفہ سے منقول ہی و لا ریب ان القیاس فیہ ناس
من الفقہاء اسعوا فیہ بعضہا باطل بالنص و بعضہا مما اتفق السلف علی بطلانہ الخ یہان سے عیان ہی
کہ اکثر قیاسات نصوص کی خلاف ہین اور اکثر مخالف اجماع اسلاف پس [illegible] جمیع قیاسات کی حجت پر اصرار
کریگا وہ امام الائمہ پر بیکار کریگا اسیطرح شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں تصریح کی ہی کہ اکثر قیاسات فقہا باطل
ہین اور حلیہ صدق سے عاطل عبارتہ ہکذا اکثر المقائیس التی یفتخر بہا القوم ویتطاولون لاجلہا علی معشر اہل
الحدیث یعود و بالا علیہم من حیث لا یعلمون الخ اس ارشاد سے ظاہر ہی کہ اکثر مقائیس فقہا ناصواب ہین دیکھا
آپ نے کہ میان محمد علی انتی [illegible] قیاس کا نام لینگے تو اپنے امام اعظم و شاہ ولی اللہ کو الزام دینگے بعض
[illegible] قائل ہی کہ ابوحنیفہ و شاہ ولی اللہ کا دعوی باطل ہی کہ بنائے قیاس [illegible] ہی مگر [illegible]
[illegible] مولوی نضل رسول نے بوارق محمدیہ میں لکھا ہی کہ محمد بن داود بن علی نے رد قیاس میں
ایک رسالہ تصنیف کیا ہی اصل عبارت بوارق یہ ہی داود [illegible] تعلیل انسان [illegible]
شیطان [illegible] قائل بخلق قرآن و حدیث آن گشتہ [illegible] سودہ کا ہران وقت [illegible]

Marfat.com

گردند کہ قیاس را رد کنی و در رد قیاس صد تا قیاس بکنی این چہ بلا است فما ما فائدہ [illegible] علما و فقہا و محدث خود رد قیاس کرتے ہین تو میان جی کے واسطے اوسکی تائید مین [illegible] قیاس کرتے ہین خلاصہ اگر کہ اسیطرح اکابر اسلام بجانب رد قرآن راجع ہو دین و صولت [illegible] کا تابع [illegible] صحت قیاس محتمل ہے نہ لائق عمل کیونکہ جس بات کو آیات [illegible] صحیح کہتا ہے اور دوسرا غلط اوس مین صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہے اور اوس سے استدلال باطل [illegible] چنانچہ حصہ دوم سوط الحساب [illegible] دوم مین آپنے بھی یہ امر قبول کیا ہے اور اس طرح پر عبارت [illegible] دیا **فقرہ** اہل [illegible] کہ مجرد احتمال سے استدلال تمام نہین ہوتا چنانچہ قضیہ مسلمہ اہل [illegible] اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال آپ اگر آپ اپنے قول سے پھر گئے تو پھر بھی صحت قیاس کا دم بھرتے [illegible] راضی ہو جائینگے اور جوان [illegible] اب یہی جاننا کہ تحصیل قیاس مین اتباع ظن ضرور ہے کہ بصورت یقین خلاف مجتہدین [illegible] عمل کے ہے قیاس کو کوئی بھی شامل اصول دینی نہین گردانتا اور یقینی نہین جانتا نور الانوار مین لکھا ہے —

(والقیاس ظنی) امام ابو حنیفہ جسکی طرف قیاس اصول [illegible] منسوب [illegible] مین خود کہتا تھا (ہذا رای النعمان بن ثابت) شعبی نے [illegible] قیاس کے [illegible] کیا وبجہت اصحاب رائے کی مسجد کو پاخانہ سے بدتر شمار کیا [illegible] الشعبی الی المسجد فقال [illegible] البعض الی ہو[illegible] ہذا المسجد حتی صار البعض الی کناسۃ داری فقیل لہ [illegible] فقال [illegible] آپ امام شعراوی [illegible] قیاس مین کعبہ کس کا تابع ہے اور اوسکا [illegible] رجع ہے حیث قال [illegible] رد قیاس مین سید احمد خان بھی ہمارے مددگار ہین [illegible] دیری کی آیات [illegible] سے دریافت ہے کہ آپ نے کسواسطے تکذیب قیاس مین [illegible] جان نثاری کی [illegible]

[illegible] ان مین بسبب اتباع ظن کے کفار کی مذمت کی [illegible] اضلال کو ساتھ [illegible]

[illegible] اکثر من فی الارض یضلوک [illegible]

[illegible] سبیل عن سبیلہ [illegible] کا [illegible] مین

[illegible] ہم [illegible] الله سے نہین [illegible]

پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہی اوس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہی راہ اوسکی سی اور وہ خوب جانتا ہی راہ پانی والون
کو فقط ایضاً سورۂ یونس مین ہی وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا یعنی نہین پیروی
کرتے اکثر اونکی مگر ظن کی تحقیق ظن نہین کفایت کرتا حق سی کچھ فقط جو بات کہ کفار کی لئے موجب ذم ہی وہ
مسلمانون کی حق مین عین ستم ہی اب قرآن سی ثابت ہو گیا کہ اہل قیاس لوگون کو گمراہ کرتے ہین اور
مسلمانون کا نامہ سیاہ اگر کوئی لکھی کہ حجیت قیاس مین دلیل قطعی ہی نہ ظنی تو ہم دریافت کرتے ہین وہ
دلیل قطعی عقلی ہی یا نقلی اول باطل ہی کیونکہ اس امر مین کہ عمل بقیاس جائز ہی یا ناجائز عقل کو دخل نہین
خصوصاً سنیون کی یہان کہ بطرف عقل مائل نہین ہین اور حسن و قبح عقلی کی قائل نہین دوم بھی باطل
ہی کیونکہ اگر وہ دلیل یقینی قطعی ہوتی تو صحت قیاس واقعی ہوتی مسائل قیاسی مین باہم اختلاف نہوتا
اور ایک مجتہد کو دوسری کی اجتہاد سی انحراف نہوتا حالانکہ باہم اسقدر نزاع موجود ہی کہ رشتۂ اتفاق کا
انقطاع مشہود ہی چنانچہ جسوقت بغداد مین معتزلہ کا زور ہوا اور مخلوقیت قرآن کا شور بسبب انکی مخلوقیت قرآن
کی معتزلہ نی امام احمد کا حال بیحال کیا طمانچون کی مار سی منہہ لال کیا کوئی تحقیر اوٹھا نرکھی امام کی توقیر ذرا نہ رکھی اسکی تفصیل سی
کچھہ حاصل نہین ہی تحریر کی قابل نہین قطع نظر ازین وہ دلیل نقلی قرآن و حدیث سی ہی یا علاوہ اونکی ہی
بر تقدیر اول قیاس عین حجیت قرآن ہی اور فیما بین غیریت صریح البطلان پس دلائل شرعیہ چار نہین ہین
اور ثانیاً بھی اسکی ہے خبر دار نہین شق دوم لائق استحسان نہین ہی کہ سوای قرآن و حدیث دوسری
سیاہی کا اطمینان نہین محدث داود بن علی نی مذمت قیاس مین بہت احادیث نقل کی ہین ہم اونکو
داخل کتاب نہین کرتے اور دریغ اطناب نہین پڑتی مخفی نرہی کہ ابطال قیاس سی ہمارا یہہ مقصود نہین ہی کہ
قیاس منطقی بھی رد ہی اور علم منطق بد ہی ہماری یہہ ہی غرض ہی کہ تمثیل مذموم ہی جو کہ بسبب اشتراک لفظ
بقیاس موسوم ہی مسلمانون نی صحت قیاس مین اسقدر دھوم ڈالی ہی کہ حقیقت قرآن ردی کی طرح
توڑ ڈالی ہی کہتے ہین کہ قیاس مجتہدین ناسخ قرآن ہی چنانچہ شارح بزدوی کا بیان ہی واعلم ان القیاس
المظنون لا یکون ناسخا للنص عند الجمہور سواء کان جلیا او خفیا ونقل عن ابی العباس بن شریح من
اصحاب الشافعی انہ یجوز بہ النسخ لان النسخ بیان کالتخصیص فیما جاز التخصیص صار النسخ بہ ایضا وکان ابو القاسم الا

ناطق من اصحابه لا یجوز ذلک بقیاس الشبه و یجوز بقیاس مستخرج من الاصول و کان یقول کل قیاس هو مستخرج
من القرآن یجوز نسخ الکتاب وکل قیاس هو مستخرج من السنة یجوز نسخ السنة به لان هذا فی التحقیق نسخ الکتاب
بالکتاب و نسخ السنة بالسنة فثبوت الحکم بمثل هذا القیاس یکون محالا علی الکتاب و السنة و القیاس کثیر
مهال النص ذکر فی بعض الکتب ان النسخ یجوز عند ابی القاسم بالقیاس الجلی دون الخفی انتهی یہان تک
تکذیب قیاس نبیال نقال ہوا اور مقدمۃ الکتاب سوط الجبار کا ابطال ہوا اگر ہمسایون مین فی الجملہ مادہ
فہمید باقی تو اوسی مضمون بلند تسوید فرماتے جسقدر قلمبند ہے اوسکی نسبت طبیعت فکر مند ہے کہ کچھ جواب دیتی ہین
یا داد اضطراب دیتی ہین ؎ رتبہ مضمون این بحث بلند افتادہ است کو رسد ہر کوتہ اندیشے بفکر دور ما
ہر شخص کی لوح خاطر سے حرف انصاف حک ہوگا اوسکو فریب یعقوبیہ مین شک ہوگا یقین ہے کہ اب
مولوی صاحب مقدمۂ سوط الجبار یاد کرینگے اور روضۃ الصفا پر اعتماد مکاری یعقوبیہ مین روضۃ الصفا
کی شہادت پر مدار نہین ہے اور مباحثہ ہذا مین اسیقدر گفتگو پر اختصار نہین بلکہ جلد اول تفسیر عزیزی مین
بھی مکر یعقوب مذکور ہے جسکی اسناد محمد علی کو بدل و جان منظور ہے اگر یہان فتح العزیز سے منکر ہوگا اپنی ردیہ
مین مصر ہو کہ سوط الجبار پر موت کی ذبار مار و گریبان بلکہ فکر کے سر پر چادر غربت [illegible] ادبار کی یاد کرو
کہ سوط الجبار مین آپ نے بار بار تفسیر عزیزی کی صحت پر اقرار کیا ہے اور نام عبد العزیز تعظیم و تکریم بسیار
لیا ہے اگر فی الحال اوس سے روگردانی کروگے از ہند تا عرب تشہیر مسلمانی کروگے الحاصل عبارت تفسیر عزیزی
لکہی جاتی ہے او محمد علی کی لئے دارو دفع بیتمیزی دیجاتی ہے ہکذا عبارتہ بیان انتساب اولاد حضرت یعقوب
آن ست کہ پدر ایشان حضرت اسحاق عم با دختر حضرت لوط عم کتخدا شده بودند و ازان زوجۂ ایشان را
دو پسر در یک شکم بوجود آمدند چون وفات حضرت اسحاق عم قریب رسید ہر دو پسر خود را در پیش خود طلبیده
کردند و مال خود را نیز درمیان ہر دو کس نصفا نصف تقسیم کردند حضرت اسحاق عم [illegible]
دوست میداشتند و زوجۂ ایشان حضرت یعقوب عم را دوست تر میداشتند روزی حضرت اسحاق عم در آخر
عمر خود بحضرت عیص فرمودند کہ در وقت خاص من جانور شکار کن و از گوشت آن برای تو دعا نمایم این سخن را زوجۂ ایشان
شنیده حضرت یعقوب را لباس حضرت عیص پوشانیده فرستاد و گفت کہ آنرا [illegible] از عیص [illegible] کرده

[illegible] برای ... دعای سعود نظر نماید حضرت اسحاق عم را در آخر عمر ضعف بصارت طاری
شده بود ... حضرت یعقوب عم این سخن استماع نمودند پیش حضرت اسحاق عم رفتند حضرت اسحاق عم
[illegible] ایشان دعا ... بمضمون دعا آنکه حق تعالی نبوت را در اولاد تو جاری دارد بعد دیگر حضرت
[illegible] آمده ... طلب ... نمودند حضرت اسحاق عم فرمودند که آن وقت خاص آمده بود که دعا کردم
حضرت ... گفتند ... مراخه نیست بعد آنکه معلوم شد که حضرت یعقوب عم آمده برکت دعای ایشان ...
حضرت اسحاق عم ... حضرت عیص دعای دیگر فرمودند که حق تعالی بادشاهان را از نسل تو کردانده ...
حضرت اسحاق عم ... وفات نزدیک رسید هر دو پسر خود را وصیت ها فرمودند لیکن مسجد و سجاده را حواله
حضرت یعقوب عم ساختند باین سبب حضرت عیص با حضرت یعقوب عم کدورت خاطر بهم رسانیدند آنهی
... اپنی بڑی بھائیون سے مکر کیا ہی اور اپنی عادت آبائی پر فخر چنانچہ کتب محمدیہ مین ...
حضرت یوسف نے منصب وزارت پایا اور ... دولت بجا لایا برادران یوسف اوسکے پاس آئے ...
شکایت افلاس لائے یوسف نے اونکو اناج دیا اور ایک ایک کو مرض افلاس کا علاج کیا نہیں ...
ساتھ ... نمایان کیا کہ بار ابن یامین مین جام شاہی پنہان کیا اگرچہ پسران یعقوب عاقل تھے مگر
... غافل تھے جبکہ مصر سے باہر نکلے اور کچھ راہ چلے یوسف نے سوار روانہ کیے کہ انکو گھیر لاویں اور ...
... کہ ذریت سلیمان کہا یا ہے اور ... سلطان چور آیا ہے جبکہ سوار اونکے نزدیک پہنچے پکار ...
کہ تم ... رہو برادران یوسف بولے کہ ہم نے خیانت نہیں کی اور ہم سو امانت نہیں ... شاہی
لوگون نے حسب تعلیم یوسف کے کہا کہ ... تال کیا ہی اور گوشمال کیا یوسف کے بھائیون نے جواب
دیا کہ جسکے بوجھ مین جام ہو وہ صاحب مال کا غلام ہو پھر تلاش آن نماز کی سب کے بعد ابن یامین کے
... انکی جام شاہی نمودار ہوا اور ابن یامین شرمسار ہوئے سب نے التماس کیا کہ ابن یامین کی رہائی
... اسکے بدلے ہم مین سے ایک کو غلام شاہی یوسف نے جواب دیا کہ ہم ظالم نہیں ہین کہ چور
... بے گناہ کو سزا فقط بیان سے واضح ہے کہ یوسف گیا دیتہا بلکہ معلم الملائکہ کا استاد تھا کہ
دلیا ابن یامین کو دزدی کے ساتھ منسوب کیا اور غلامان شاہی مین محسوب بیان محمد علی ...

Marfat.com

اول سوط الجبار مین کچھ گفتگو کرتی ہین اور وہ احسن یوسف سے لوث معصیت کی شست و شو **سوط الجبار**
این قصه را معترض بحسب عادت خود بزیادت بعض مضامین حذف بعضی از آن نقل کرده آن در قرآن مجید مذکور است باید شنید فلما دخلوا علی یوسف اوی الیه اخاه قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون هرگاهیکه آمدند نزد یوسف جا داد برادر خود را نزد خود گفت با برادر خود که بدرستیکه من ہستم برادر تو پس اندوهگین مشو بسبب آنکه میکردند آنان با تو یعنی برادر حقیقی و عینی تو که از مدتی از تو مفارقت کرده است آن منم و از رنجانیدن ایشان که تا حال ترا در رنج داشتند غم مخور آینده بجستن تدبیر ترا از رنج ایشان خواهم رہانید این با برادر خود گفت و برای رہانیدن برادر خود تدبیری اندیشید که بدان تدبیر او از رنج ایشان که از راه حسد بوی میرسانیدند رہا شود و دیگران بحال یوسف تا مدت معهود پی نبرند **جواب**
پوشیده گوئی موقوف کیجئے اور دل معترض کو مثبوت که کسقدر عبارت معترض نے کم کی اور کسقدر زیادہ رقم کی معترض بیچاره کو کمی بیشی سے کیا کام ہے یہ بالکل آپکا خیال خام ہے معترض نے جو کچھ که آن تفسیر مین لکھا ہے وہی لکھا ہے نقل مطابق اصل کرلیجئے دیده دل پر عینک عدل دہر لیجئے آپ کچھ فقره فقره پر نگاه کرتا ہون اور وہ متعصب سیاه **قوله** قصه آن در قرآن مجید مذکور است فقط البته ذکر یوسف قرآن مین مذکور ہے اور آپنے اوسکی عبارت مین حقیقت رسی کی ہے بالکل نامشکور ہے عصمت یوسف کا دم بھرنا قرآن کو تبدیل کرنا ہے اور کاره بار حق مین شیطان کو دخیل کرنا حماقت تمام شعور نہین ہوسکتا اور زنگی کا اسم کافور نہین **قوله** باید شنید فلما دخلوا علی یوسف الخ میان جی سوگند ایمان کہا ہے اور قرآن اوٹھا کے کہ آپ نے کلمه عینی سے لیکر نبرند تک قرآن کے کسی لفظ کا ترجمه کیا ہے یا مثل عثمان اراده تحریف کتاب معظم کیا ہے از خود عبارات مرقوم کرتے ہو اور ترجمه قرآن موسوم خیر ہمکو اس سے کیا غرض ہے خواه آپ تغیر قرآن کیجئے خواه تحریف ایمان ہمارا مقصود صرف یہ ہی ہے کہ مسلمان حق و باطل [illegible] جھوٹ کے لئے سزای سخت تجویز ا سواسطے آپ کی معنی تراشی کا رد اول [illegible] بین مرضی مولا **قوله**
بیان در نگہین مشو بسبب آنکه میکردند آنان تو فقط یہ مفهوم خلاف واقع ہے کیونکہ پسران یعقوب نے ابن یامین کے ساتھ کوئی خطا نہین کی اور کسی طرح کی اسکو ایذا نہین دی شاید که دیده کوئی

حرکت واہی کی ہووے اور ابن یامین نے اوس سے یوسف کو آگاہی دی ہووے اگر کوئی حرکت بیہودہ
کرتے تو مفسرین اوسکی تفسیر برملا کرتے چونکہ اس بارہ میں کوئی آیت وروایت مذکور نہیں ہے لہذا آپ کی حرکت
تا روز قیامت مشکور نہیں **قولہ** یعنی برادر حقیقی بعینی تو الخ اس تشریح سے واضح ہے کہ اولاد یعقوب نے
ابن یامین کو ہرگز رنج میں نہیں ڈالا اور اصلاً تشویش پیچ میں نہیں اگر کسیوقت ستایا ہوتا اور دل ابن یامین
دکھایا ہوتا تو آپ معنی آیت تبدیل نکرتے ہرگز عزم تاویل نکرتے **قولہ** از رنجانیدن ایشان کہ تا حال
ترا درنج داشتند غم مخور فقط آپ ہی کی تقریر سے ثابت ہو چکا ہے کہ فرزندان یعقوب نے ابن یامین کو
کسیوقت تصدیع نہیں دیا اور کبھی تضجیع نہیں کیا بر تقدیریکہ کاہے وے اوسکو تنگ کرتے تو حضرت یعقوب کیونکر
اونکی سنگ کرتے پس یہہ بالتمام غلط ہے اور اس امر میں سند آپکا دستخط ہے **قولہ** بحسن تدبیر ترا از رنج
ایشان خواہم رسانید این ہا برادر خود گفت فقط اگر یوسف نے ابن یامین سے یہہ بات کہی ہوتی تو قرآن
میں بالضرور لکھی ہوتی قرآن میں اس سے اشارہ نہیں ہے اصلاً درمیان سورہ و پارہ نہیں ہے قرآن
تو صرف یہہ ہی مذکور ہے کہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون یعنی تحقیق میں ہوں بہائی تیرا
پس مت غمگین ہو بسبب اوس امر کے کہ کرتے تہے فقط بر تقدیریکہ یوسف ابن یامین کو اپنی تدبیر سے آگاہ کرتا
اور ابن یامین یوسف کے پاس رہنے کی چاہ کرتا تو بھی برات یوسف دشوار ہوتی کہ دوسرے بہائیوں کو
یوسف نے اپنی تدبیر سے خبر نہیں کی تہی **قولہ** و برآرانیدن برادر خود تدبیر نے اندیشید فقط یہہ
بھی غلط محض ہے کہ ابن یامین کو کسی نے اسیر نہیں کیا تہا اور پابزنجیر نہیں کہ یوسف اوسکی رہائی کی
تدبیر کرتا اور کعبہ تردید تمہیر بلکہ یعقوب نے بخوشی و رغبت اوسکو اپنے بیٹوں کے ساتھ کیا تہا اور اونکے ہاتھ میں
ہاتھ دیا تہا پس یوسف نے تدبیر نہیں کی بلکہ خاطر مردم کثیر اندوہگین کی کہ ناحق شور مچایا اور اولاد
یعقوب کو چور ٹھیرایا **قولہ** کہ بدان تدبیر او از رنج ایشان الخ لفظ او و ایشان لایق حک ہے کہ فضول بلا
شک ہے زیادتی تو آپ کی ذات میں نہان ہے اور تذلیل و سرمہ دان یہہ علت آبائی ہے آپ کی
رگ و پوست میں سمائی ہے جیسے کہ آپ کی عبارت لایعنی ہے ویسے ہی حال معنی ہے جنس دروغگوئی
کی گرم بازاری ہے اور ارزانی متاع مکاری قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ہے کہ فرزندان یعقوب نے ابن یامین

Marfat.com

سے حسد کیا اور عزم جزم فعل بد البتہ یوسف سے حرکت ناکردنی کی اور ماجرای ناگفتنی بتقدیر یکہ ویسے
بن یامین سے خصومت کرتی تو حضرت یعقوب کیونکر اونکی ہمراہ اوسکو رخصت کرتے جیسے کہ یوسف نے ابن یامین
و بدنام کیا ویسے ہی آپ نے بنی اسرائیل پر اتہام کیا اب مولوی صاحب میان بلاہت مین پڑہتے ہین اور
چند آیت یوسف کی برات مین پڑہتے ہین **سوط الجبار** فلما جہزہم بجہازہم جعل السقایۃ فی رحل اخیہ یعنی پس ہرگاہ کہ بست
بست ایشان بنہاد کاسہ در پالان برادر خود چون محافظان عروض آن کاسہ را نیافتند بسوی این کاروانیان
حرکۃ آن بردند چنانکہ فرمود ثم اذن موذن ایتہا العیر انکم لسارقون قالوا واقبلوا علیہم ماذا تفقدون
قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم قالوا تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض وما کنا سارقین
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فہو جزاؤہ کذالک نجزی الظالمین چون نوبت
تا اینجا رسید مطابق شریعت اسرائیل قرار یافت کہ از پالان ہرکہ کاسہ برآید او را بگیرند **جواب** آپ
ہی کی تشریح سے یوسف کی معصیت عیان ہوا اور صدیق بنی اسرائیل کی حقیت عیان کیونکہ فاعل بہت و بنیاد
یوسف ہوئے بالیقین بانی فتنہ و فساد یوسف ہی جبکہ یوسف نے بدست خود بھائیون کا رخت باندہا اور بلا اطلاع
اونکی بار ابن یامین مین پیالہ شاہی رکہا اور بعلت اسکے اونکو گرفتار کرایا اور غدار ٹہیرایا تو لاریب یوسف
ہیرالمکرین ہوا ہم لقب خدای مومنین اب بکر ساقی وسے کرتا ہون اور آپ کی باقی فقرات کا تصفیہ طلب
ساقیا برخیز و در دہ جام را ٭ خاک بر سر کن غم ایام را **قولہ** چون محافظان عروض
آن کاسہ را نیافتند الخ میانجی صاحب خلاف قرآن گفتار نکیجیے اور سطر گردن پا مسلمانی کی تلوار
نہ لیجیے فرمائیے کہ یہ ترجمہ آیت ہے یا معنی روایت اگر خارج از قرآن خبر ہے تو اید ہر نہ اودھر کہ بلا کید ہے
علاوہ اسکے جملہ مفسرین متفق ہین کہ یوسف نے جام مذکور بدست مبارک پیمانہ کا کام کیا تہا اور اسی سے
ناپ کر حصہ ہر دم دیا تہا پس اسکا گم کرنا محافظان عروض کے اعمال مین محسوب ہین ہو سکتا نعل
بلکہ اسی سے منسوب ہین در صورتیکہ حضرت یوسف محافظان عروض سے اور کا حسابات رکھتے تو جواب
دیتے کہ جام سے ہاتہ مین تہا ہم کیا جانین کہان گیا ہو محافظان عروض ناقابل مدعی کی گرفتاری
کے لئے وجوہ کہ تمہے یا یوسف نے بہیجے تہم شق اول خطا ہے محکوم نے حکم حاکم نہین چلا ہے شق ثانی

Marfat.com

سے آشکار ہے کہ یوسف مکار ہے کسواسطے کہ خود بار ابن یامین مین اخفای جام کیا اور خود اوسکو حوالہ سوال خود کا م کیا قطع نظر ازین آیہ دعوی کا انداز اور ہے اور دلیل کا اور طور ہے دعوی تو یہہ ہے کہ چون محافظان عروض کاسہ را نیافتند بسوی کاروان گمان سرقہ بردند فقط اس دعوی پر دلیل یہہ ہے کہ ثم اذن موذن ایتہا العیر انکم لسارقون یعنی پس آواز دی آواز دینے والے نے کہ ای قافلہ والون تحقیق تم البتہ چور ہو فقط غرض آنکہ دعوی تو یہہ ہے کہ محافظان عروض نے کاروان پر چوری کا گمان کیا اور دلیل یہہ ہے کہ اونکو بالیقین و بالتحقیق چور مان لیا طفل مکتب بھی جانتا ہے کہ گمان کیا چیز ہے اور ایقان کیا چیز میان صاحب ایسے جواب دینے سے خاموشی بہتر ہے اور چشم پوشی بہتر اگر آپ خاموش رہتے اپنے عیب پوش رہتے آپ ذرا ادہ جواب مین کیا اپنے تئین رسوا روبرو زمین کیا **قطعہ** چون نداری کمال فضل آن بہ کہ زبان در دہان نگہداری ❊ مولوی را زبان نصیحت کرد ❊ جوز بے مغز را سبکساری ❊ **قولہ** قالوا واقبلوا علیہم ماذا تفقدون قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم الخ یہان سے واضح ہے کہ محافظان عروض نے خود بخود عزم کاروان نہین کیا اور اونکو چور نہین مان لیا بلکہ یوسف نے محافظان عروض کو آمادہ اتہام کیا اور اس فعل شنیعہ پر امید وار انعام کہ جو کوئی جام لائیگا وہ لاکلام انعام پائیگا پس یوسف نے مکر آشکار کیا اور بواسطہ خادمان کاروان کو گرفتار اگر یوسف نے شرارت نہین کی تو کسواسطے اپنے خادمون کو بنا بر ماخوذی کاروان اشارت کی اور عطائے گندم کی بشارت دی **قولہ** قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فہو جزاؤہ الخ یہان سے صریح جانا جاتا ہے کہ خود یوسف نے واسطے گرفتاری کاروان کے فوج شاہی کی تھی اور شریعت یعقوب سے اونکو آگاہی دی تھی ورنہ مردمان سرکار کیونکر شریعت یعقوب سے خبردار ہوئے اور کیونکہ کاروان سے بدین نمط گرم گفتار کہ اگر تم چور ہو تو تمہارے لیے کسی سزا اعمال کیا ہے اور رضائے ذوالجلال کیا یہہ بات بغیر فرمایش یوسف کے دشوار ہے اور برعکس عادت اہل روزگار کیونکہ محکوم کو بغیر حکم حاکم اسطرح پر شرط کرانے اور جزا ٹھیرانے کا کیا اختیار ہے کہ ہرامر مین مجبور و فرمانبردار ہے **قولہ** چون نوبت تا اینجا رسید معاملہ شریعت اسرائیل قرار یافت الخ بر تقدیریکہ حضرت یوسف مردمان فوج کو طرز گفتگو تعلیم نکرتے اور شریعت

Marfat.com

اسرائیل تفہیم تو دی شریعت یعقوب کو کیونکر جانتی یوسف کی مطلوب کو کیونکر پہچانتی اور یہی طور حکایت
کرتے با بصورو دین بادشاہ کی رعایت کرتی ہیں یہہ تمام کارسازی یوسف تھی اور فتنہ اندازی یوسف
س ۵ این ست کہ شمشیر ستم آختہ این ست و این ست کہ کار ہمہ را ساختہ این ست و اہبیان محمد علی
کا اوری کلام ہے اور یہی خیال تام ہے **سوط الجبار** پس تدبیر کہ یوسف کردہ بود و آنکہ یوسف
دران مرتکب کذب یا باعث اتلاف حق کسی یا موجب باز داشتن کسی بدون استرضای وی گردد بحسن انجام
رسید و در مقدمات تدبیر و نتیجہ تدبیر امری نیست کہ مخالفت با شرع انبیا داشتہ باشد چہ نہادن کاسہ در بار
پالان برادر در ہیچ شرع مذموم نیست علی الخصوص کہ باین نیت حسنہ باشد کہ برادر خود را از دست ایذا رسانندگان
بغیر افشای اخوت وا رہاند و محافظان عرض کہ گفتگو با کنعانیان کردند از قرآن مجید اصلا ثابت نیست
کہ باتہمہ یوسف کردہ باشند بلکہ ظاہر و واضح ست کہ محافظان چون کاسہ آن را گم کردند و آنرا نیافتند و بکا
روانیان آوردند و مخاصمہ کردند **جواب** تحفہ یہ یوسف کو تدبیر کہنا زنگی کا کافور نام کرنا ہے اور گنہگار
کا حور نام دھرنا فرمانا ہے کہ ارتکاب کذب اتلاف حق وغیرہ کو سوا مکر و کید و زرق و تشیید وغیرہ گناہ میں نہ
بر تقدیر اول اگر یوسف نے وہ نہیں کئے بالیقین کہیں پس یوسف لائق پاداش ہے اور اوسکا گناہ فاش بر تقدیر
دوم رائے خدا و رسول صحیح نہیں ہے کہ اونکی نزدیک مکر و کید کو دروغگوئی و حق تلفی پر ترجیح نہیں قطع نظر
ازین آپ خاطر جمع رکھیں کہ یوسف نے دروغگوئی کی اور عیب جوئی اپنے حقیقی بھائی پر چوری کا الزام
لگایا اور از روی کذب اوسکو ... ہم نے دیکھا ایک تفسیر سورہ یوسف تصنیف امام ...
عالی دو دروغ سے خالی ہے روایات ابن عباس و احادیث صحیحہ پر مشتمل ہے اور بقول حافظ ...
حکیم محمد اشرف بلفظہ اردو میں منظوم ہوئی اور اہل ہند کو بعموم معلوم ہوئی اوسکی ...
ہے کہ یوسف نے ابن یامین کو چور کہا ہے **بیت** نکل آئی جس پاس پیالہ مرا ...
سے سمجھا ہے ایضاً تفسیر مذکور میں مندرج ہے کہ یعقوب نے بطرف یوسف نامہ ارسال کیا ...
یہہ بھی قیل و قال کہ ای عزیز مصر ابن یامین پر دزدی کا اتہام کر دیدہ و دانستہ برا کام نہ کرنا چاہیے ایسا
سنا ہے کہ تم نے سقایہ کو اپنے ہی چھپا کر رکھا پاس یامین کے نہ کر کام ایسا یہہ ہے کام بد ...

Marfat.com

باقی ہی تا ابد ذکر ایسا نبیون کی اولاد سی ڈرنہ بھول انکو اپنی ذرا یاد سی ڈر جواہر التفسیر مین بھی مفص
نامہ مفصل ہی او تہمت طرازی یوسف پر گواہی یعقوب مکمل **نقل نامہ** بلفظہ از یعقوب اسرائیل اللہ
ابن اسحاق ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ بسوی ملک مصر اما بعد ما آن اہل بیتیم کہ بلا را موکل ما گردانیدہ
اند جدم ابراہیم را دست و پای بربستہ در آتش نمرود افگندند حق سبحانہ او را نجات داد پدرم اسحاق را
کارد بر حلق نہادند خدای تعالی برای او فدا فرستاد و مرا پسری بود دوستترین ہمہ فرزندان من برادران
او را بصحرا بردند پیراہن خون آلودہ بمن آوردہ گفتند کہ او را گرگ خورد من در فراق او چندان گریستم
کہ چشمم سفید شدہ او را برادری بود کہ من بوی تسلی داشتم تو او را بدزدی گرفتہ نگاہداشتہ ما از آن
خاندانیم کہ دزدی کنیم یا از ما دزدی بر آید اگر این فرزند من فرستی فبہا والا بر تو دعا کنیم کہ اثر آن
بفرزندمین تو برسد والسلام انتہی یہان سی یہ بھی آشکار ہوتا ہی کہ ایک کا کردار دوسری کی گردن پر
سوار ہوتا ہی بلکہ سات پشت تک اثر کرتا ہی اور دفتر عدالت اثرا ب جناب کعبہ کس کی اہانت
کرتا ہون اور آپکے فقرہ فقرہ کی اہانت **قولہ** موجب باز داشتن کسی بدون استرضای دیگر داخل ظلم
بلاشبہہ یوسف نے ایسا مکر آغاز کہا کہ ابن یامین کو بلا استرضای اوسکی جانی کنعان سی باز رکھا اگر ابن یامین
نے رضا دی ہوتی تو قرآن مین لکہی ہوتی چونکہ قرآن مین اس حال سی خبر نہیں ہی آپکی گفتگو محض بے سر
خلاف قرآن بات نکیجئے اور داد واہیات ندیجئے اب قرآن و حدیث کو کہان چھوڑا قیاس و اجماع امت سی
کیون منہ موڑا **قولہ** در مقدمات تدبیر و نتیجہ تدبیر امری نیست کہ مخالفتی با شرع انبیا داشتہ باشد
فقط اس فقرہ کا مقصود یہ ہی کہ انبیای اسلام کو مکر سی عار نہیں ہی کسی کی کشتی اس گرداب سی پار نہیں
فقط مگر یہہ میان محمد علی کا خیال خام ہی اسکی صحت مین محدثین کو کلام ہی چنانچہ محدث ابن قیم
تلبیس الشیطان مین حرف زن ہی اور سرگرم سخن **فصل** واما استدلالہم بان اللہ سبحانہ علم نبیہ
یوسف الحیلۃ التی توصل بہا الی اخذ اخیہ فہذا قد ظن بعض ارباب الحیل انہ حجۃ لہم فی ہذا الباب
ولیس کما زعموا فان مثل ہذہ الحیلۃ لا یجوز فی شریعتنا بوجہ من الوجوہ فکیف یحتج المحتج بما یحرم العمل بہ واللہ
تعالی انما شرع ذلک لنبیہ یوسف جزاء لاخوتہ وعقوبۃ لہم ونصر الہ علیہم وتصدیقا لرؤیاہ یعنی حیلہ

یہہ دلیل جو لاتے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی یوسف کو وہ حیلہ سکہایا جس سے وہ اپنے بہائی کو رکہہ لیتے
پر پہنچ گیا تو بعض حیلہ والون نے گمان لیا ہے کہ یہہ قصہ اونکے لئے حیلے کے باب مین مفید ہے حالانکہ
جیسا وہ گمان کرتے ہین ویسا نہین اسلئے کہ اس جیسا حیلہ ہماری شریعت مین کسطرح پر درست نہین تو
حجت کرنیوالا ایسی چیز سے کیسے حجت کرتا ہے جسپر عمل حرام ہو اور اللہ تعالی نے جو اس حیلہ کو اپنے نبی
یوسف کے لئے مشروع فرمایا تہا تو اوسکی وجہہ برادران یوسف کی سزا و تدارک اور یوسف کو اون سے
جتانا اور خواب یوسف کو سچا کرانا تہا فقط اس عبارت کا یہہ ہی مقصود و مرام ہے کہ فعل یوسف
شریعت محمدی مین حرام ہے اگر میانجی اوسکو جایز کہینگے اور اوسپر قایم رہینگے تو بار بدنامی اوٹہاینگے
اور حرامی کہلائینگے **قولہ** پنہادن کاسہ در بار ان برادر ہیچ شرع مذموم نیست فقط بالیقین
کسی کے بار مین کاسہ پوشیدہ رکہنا اور پہر اوسکا نام دزدیدہ رکہنا عصیان عظیم ہے اور فعل شیطان
رجیم پر تقدیریکہ یوسف پس کاروان سوار نہ دوڑاتا اور اونکو گرفتار نکراتا تو البتہ عاصی تہا اور
مرتکب معاصی تہا حرج ابن یامین کا سہ مخفی کرنے سے مقصود یوسف یہہ ہی تہا کہ کاروان
پہ زور لائے اور اپنے بہائی کو چور بنائے **قولہ** علی الخصوص کہ باین نیت حسنہ باشد کہ برادر خود را
از دست ایذا رسانندگان الخ یہہ لفظ علی الخصوص کا فرق کسی مطلب کے واسطے ہے یا مانند لغو یا
مست مے ہے شاید کہ مولوی صاحب نے بنگ کہائی ہے اور اوسکی ترنگ مین عقل و دانش گمائی ہے زاید
الفاظ و فقرات لاتے ہین در بار بار تاکید باتے ہین بحث لفظی اسیقدر کافی ہے کہ ابہی ہماری تمہاری گفتگو
باقی ہے اولاد یعقوب نے ابن یامین کو ہرگز ایذا نہین پہنچائی اور سنت و کتاب مین اس مضمون کی کوئی خبر
آئی پس نیت یوسف حسنہ نہین ہے اور گفتگو جناب شایستہ نہین اولاد یعقوب نے ابن یامین کو قید نہ کیا
تہا پس یوسف نے کسطرح ارادہ رہائی ابن یامین کیا تہا بلکہ یعقوب نے بہ رضا و رغبت خود اونکو
اونکے لشکر بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا تہا **قولہ** و ہمانفلان عرض کرد گفتگو باسعا بیان کرد مدار قرآن
اصلا احتیاج نیست کہ بایما یوسف کردہ باشند فقط اگر گفتگوے جناب کا قرآن ہی پر مدار ہے تو اکثر
بعض نے ساقط الحجاب ہوا تفسیر کشاف و رازی وغیرہ ساقط از اعتبار ہے اگر تفسیر کبھی کوئی تم

Marfat.com

ہی تو ایمائی یوسف سی انکار کسواسطی ہی برآ خدا تفسیر جلالین دیکہو تفسیر حسینی دیکہو تفسیر امام غزالی مین روایت ابن عباس ہی کہ ہر گوش سائر الناس ہی **ابیات** کیا ابن عباس نی یہ کلام نی زبر جد کا تہا وہ پیالہ تمام نی عزیز اوسکو رکہتا تہا از بس عزیز نی عزیزاوس سی زیادہ نتہی کوئی چیز نی اسکا کیل اسکو کیا نی عوض اوسکی بہائی کو اوسنی لیا وہ ہو مصر سی جبکہ آگی رواں نی کہا اک مصاحب کو ہو تو دواں نی کئی سو لوگ ساتہ اپنی سوار نی دیا تجہکو اس بات کا اختیار نی یہہ جاتا ہی جو قافلہ شام کا نی انہیں گہیر کر پہر مری پاس لا نی کہ پینے کا برتن مرا لیگئی نی یہہ سب بہکو آکر دغا دیگئی نی وہ پیالہ مری پاس جس کی برآئی نی وہ ہی چور ہر گز یہاں سی نجائی نی ہوا حکم سنکر یہہ جلدی سوار نی دیا سب کو اونٹوں سی اونکی اوتار نی اس روایت سی یہہ بہی ظاہر ہی کہ یوسف نی راہ حق سی فرار کیا اور ابن یامین کو چور قرار دیا غرض کہ مفسرین کا یہہ ہی قال وقیل ہی کہ گفتگوی مصریاں با جازت یوسف بن اسرائیل ہی **قولہ** بلکہ نیز واضح است کہ محافظان چون کاسہ گران بہا گم کردند روبکاروانیان آوردند الخ محض غلط ہی کیونکہ محافظوں کی پاس سی کاسہ گم نہین ہوا اور ابن یامین کی سازش یوسف سوا مردم نہین بلکہ خود یوسف نی ایما کیا اور وعدہ عطا کہ جو کوئی جام گم شدہ لائیگا یک شتر وار گندم انعام پائیگا پس مردم تبلاش جام امیدوار انعام ہوئی اور کاروان سی ہمکلام چنانچہ قرآن مین ہی اور یوسف کی بیان مین ثم اذن موذن ایتہا العیر انکم لسارقون قالوا واقبلوا علیہم ماذا تفقدون قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم یعنی پس ندا کرد ندا کنندہ کہ ای کاروان تحقیق شما ہستید دزدان اید گفتند در و کردند بسوی ایشان کہ چہ چیز گم کردہ اید گفتند کہ گم کردہ ایم کاسہ شاہ و مر کہ بیارد آن را برای او یک شتر وار گندم است و من ذمہ دار آن ہستم فقط یہان سی ہویدا ہی کہ میان محمد علی جیسی تواریخ و تفاسیر محمدیہ سے روگردان ہوئی ویسی ہی تصدیق قرآن سی پشیمان ہوئے دیکہا چاہئے کہ اب کسطرف رجوع کرین اور کیا کام شروع جو کوئی مذہب یوسف سے انکار کریگا مخالفت قرآن اختیار کریگا اب مولوی صاحب سوال کرتے ہیں در معنی مذہب قیل قال **سوط الجبار** معترض بگوید کہ چہ فریب کرد در رحل برادر کہ کاسہ نہادہ بود بہ نیت رسانیدن او از دست حاسدان

Marfat.com

رنج دہندگان بودہ و دیگران را درین فعل مضرتی نبود پس اطلاق فریب درین مقام ہرگز درست نیست

جواب تجاہل سے کام نہیں چلتا تغافل سے کام نہیں نکلتا معترض تو فریب یوسف مفصل بیان کرچکا اب منکرین کا دہان مقفل مرض تجاہل کی دارو دنیا میں نہیں حکمت جالینوس و بوعلی سینا میں نہیں **قولہ**

زر رسل برادر کہ کاسہ نہادہ بود الخ بار بار اوسی مطلب کا اعادہ نکیجئے دریے تحصیل حاصل کا ارادہ نکیجئے ہم

اس بات کا کئی بار جواب دے چکے اور آپکی بوالفضولی کا حساب لیچکے فضولی تو آپکی ذات میں ہے اور

ہر ایک بات میں خود خیال کرو کہ ایک مضمون کو بار بار ذکر کرنا دور از کار ہے اور برخلاف روزمرہ فصحا

نامدار ہے مکرر باندہنا مضمون رنگین کا عزت نہ دیگا نہ رنگت جو کوئی باندہے حنائی بستہ کو ۵

قولہ و دیگران را درین فعل ہیچ مضرتی نبود فقط یہ بھی محض غلط ہے کہ جس وقت یعقوب نے خبر گرفتاری

ابن یامین سنی بہت گردن دہنی غم کا اندازہ ہوا الم یوسف تازہ ہوا چنانچہ قرآن میں ہے یعقوب کی

شان میں ہے وقال یا اسفی علی یوسف وابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم تفسیر امام عالی مقام ہے جسکا غزالی نام ہے

ابیات انس سے روایت ہے یعقوب کا ایک دوست تھا وہ آیا کہیں دوسرے

پاس لگا پوچھنے دیکہ اوسکو اوداس کہ یعقوب مجھسے بیان کرو کہ کیون ہوئی کجر کی لیون

پھر کہا غم نے یوسف کے بینائی لی کمر کج بہ یامین کے غم نے کی پھر اوسی تفسیر میں مکتوب ہے اور

مضمون نامۂ یعقوب ہے **ابیات** میری عمر میں آخر بصارت گئی پھر اک یہ مصیبت پڑی ہے

تھی کہ یامین تھا اوسکا بھائی یہان تسلی میری اوس سے تھی یک زمان ہوگئے بھائی سب لیکر

یہان سے اوسی پھر آئے اوسے چھوڑ کہنے لگے کہ اوس نے چورایا ہے کچھ شاہ کا وہ ہے چور اب اوسکی درگا

قولہ پس اطلاق فریب درین مقام درست نیست فقط بلاشبہہ فعل یوسف پر اطلاق فریب یا

مکر نمایان ہے چنانچہ قرآن میں خدا سمعیہ کا بیان ہے اور یوسف کی شایان شان

کدنا لیوسف ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک یعنی اسطرح مکر کیا ہم نے واسطے یوسف کے نہیں لیسکتا

تھا بھائی اپنے کو بحسب شریعت بادشاہ کے فقط اس آیت کا یہی مقصود ہے کہ خدا سمعیہ نے

یوسف کو مکر سکھلایا تب وسیلے اوس کے ابن یامین کو غلام بنایا پس یوسف بڑا مکار ہے بلکہ مکاری عیاری

Marfat.com

مین یکتای روزگار ہی کہ اوس نی خیر الماکرین خدای مومنین سی مکر کی تعلیم پائی ہی سوا اوسکی کس نی اس فن مین اس قدر شہرت عظیم پائی ہی اب جاہی جاننا کہ مکر وکید کا ایک ہی مفہوم ہی اور فیما بین تفاوت معلوم ہی جیسی کہ لفظ کید یہان یوسف کی شان مین ہی قرآن کی دوسری مقام پر حق شیطان مین ہی چنانچہ ان کید الشیطان کان ضعیفا پس چاہیی کہ فعل ابلیس پر بھی اطلاق فریب صحیح نہووی اور دونون مین سی کسیکو ترجیح نہووی اب میانجی قرآن مین ترمیم کیجیی یا برضا ورغبت تسلیم کیجیی کہ مصنف قرآن نی یوسف کو گالی دی یا یوسف نی بھائیون کی حق مین بدسگالی کی میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار کی صفحہ ۹۵ مین اسی مطلب کی تکرار کرتے ہین ومعنی فریب استفسار **سوط الجبار** اگر لالہ جی فریب کی معنی سی آگاہ ہوتی تو یہہ کلمہ زبان پر نہ لاتی یوسف نی چھوٹی بھائی کو پیشتر اپنی پاس بلا کر صاف سمجھا دیا تہا کہ مین تیرا بھائی عینی ہون چنانچہ آیت قرآن مجید اس مدعا پر ناطق ہی انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون اور لالہ جی جو لفظ غلام بنانی کا زبان پر لائی ہین صاف غلط ہی یوسف نی چھوٹی بھائی کو بہت شفقت واعزاز سی جیسی بھائی بہائی کو اپنی پاس رکہتا ہی اپنی پاس رکہا تہا چنانچہ آیت کریمہ اوی الیہ اخاہ اوسپر صاف ناطق ہی اگر اس معاملہ مین یوسف کسی طرح کا ضرر کسیکو پہنچاتا یا اپنی منفعت کیواسطی کچہہ کام از راہ نفسانیت کی کرتا تو البتہ لالہ جی کو گنجایش قیل وقال کی تہی **جواب** میانجی صاحب آپکا کدہر خیال ہی بلا تامل یوسف مکار وفریبی وبدسگال ہی معنی کید مکر وحیلہ وبدسگالی ہین چنانچہ صراح وغیرہ سی معروض رای عالی ہین اگر آپکے نزدیک کوئی اور معنی ہین تو صریح بیان کیجیی اور کتب تفسیر ولغت سی صحیح نشان دیجیی اب تلاطم طبیعت کشتی فقرات مخالف کو طوفانی کرتا ہے اور آبروی غریق گرداب دانی پانی پانی **قولہ** یوسف نی چھوٹی بھائی کو پیشتر اپنی پاس بلا کر صاف سمجھا دیا تہا کہ مین تیرا بھائی عینی ہون الخ اکثر مقام پر میانجی نی لفظ صاف بی محل استعمال کیا ہے گویا یہہ لفظ آپکا تکیہ کلام ہی کہ کام ناکام زیب کام ودہان خدام عالی مقام ہی ہم نے فرض کیا کہ یوسف نی بن یامین سی عرض کیا کہ مین تیرا حقیقی بھائی ہون مگر اس سی نتیجہ کندہ نہین ہوتی اور آپکی مراد بر آیندہ نہین البتہ اگر یوسف اوس سی یہہ بھی کہتا کہ مین تیرے بازی جام نہان کرونگا

اور تہمت دزدی کا بہتان دہرونگا تو بھی ابن یوسف لوث مکر سے پاک تھا کہ دوسرے بہائیون کو اس
حال سے علم وادراک نتہا غرض آنکہ اس صورت مین اگرچہ ردیے دو ابن یامین یوسف مکار ہوتا مگر یہودا
وغیرہ کے نزدیک اسکی عصمت کا اعتبار ہوتا **قولہ** اور لالچی جو لفظ غلام بنانے کا زبان پر لائے
ہین صاف غلط ہے فقط یہان جو لفظ صاف ہے محاورہ کے خلاف ہے کیونکہ غلطی مین صفائی نہین ہوتی
جیسی کہ بدی مین بہلائی نہین دوسرے صورت مین لفظ غلام غلط ہوگا کہ شریعت یعقوب کا انجام غلط
ہوگا شریعت یعقوب مین چور کا یہہ ہی حال ہوتا تھا کہ غلام صاحب مال ہوتا تہا چنانچہ ما کان لیا
خذ اخاہ فی دین الملک اس آیت کا یہہ ہی مقصود ہے چنانچہ تفسیر امام غزالی موجود ہے **ابیات**
ملک کی نتھی دین مین رسم وراہ ۔ کرین چور کو عبد بے اشتباہ ۔ وہان حکم ہوتا تھا یہہ چور کا ۔ کہ
دے چور چوری کی دونی بہا ۔ تو اس حکم مین بہائی آ ناتہا ۔ ہوا یہہ فقط اوس پہ فضل خدا ۔ کہ خود بہائیون
نے کہا یہہ تمام ۔ کہ جس پاس نکلے وہ ہووے غلام ۔ **قولہ** یوسف نے چھوٹے بہائی کو بہت شفقت واعزاز
سے جیسی بہائی بہائی کو اپنے پاس رکہتا ہے اپنے پاس رکہا تہا فقط ہم نے فرض کیا کہ یوسف نے
ابن یامین کا بہت عزت واعزاز کیا بلکہ اوسکے سامنے عجز ونیاز کیا مگر اس سے ابن یامین کی بندگی دور
نہوگی جب تک شریعت یعقوب کی پراگندگی منظور نہوگی ہر چند زلیخا یوسف سے پیار کرتی تھی بلکہ اوسپر
جان وتن نثار کرتی تھی عزت وآبرو کے ساتھ رکہتی تھی ہر دم اوسکے سر پر شفقت کا ہاتھ رکہتی تھی
پھر بھی یوسف بندۂ ناچیز تہا غلام عزیز تہا حاصل آنکہ عزت وآبرو سے داغ غلامی دور نہین ہوتا
زمزم وکوثر مین نہانی سے زنگی کافور نہین **ع** آب زمزم وکوثر سفید نتوان کرد گلیم بخت کسے را
کہ بافتند سیاہ ۔ اسی طرح زید بن حارث کو اگرچہ محمد صاحب نے فرزند کیا اور منصب بلند دیا مگر
زرخریدہ غلام تہا پہر بھی اوسطرح سے زبان زد خاص وعام تہا فرزندی باقی نگر
اگر شفقت ... پابندگی دافع گندگی نہین **ع** جعل را ... اگر چہ با
نتعلق نشست **قولہ** چنانچہ آیت کریمہ اوی الیہ اخاہ اسپر صاف ناطق ہے فقط آیت مذکورہ
کا مطلب یہہ نہین ہے کہ یوسف نے ابن یامین پر چوری کا الزام نہ لگایا اور اوسکو غلام نہ بنایا بلکہ

غرض آیت یہہ ہی کہ جسوقت برادران یوسف داخل مصر ہوئی یوسف نی ابن یامین کو اپنی پاس بٹھا
اور یہہ کلام کیا کہ مین تیرا برادر حقیقی ہون فقط پس یہہ آیت بھی مفید مطلب سامی نہین ہی اور مانع
غلامی نہین **قولہ** اگر اس معاملہ مین یوسف کسیطرح کا ضرر کسیکو پہنچاتا یا اپنی منفعت کیواسطی الخ
معاملۂ یوسف سی جان یعقوب رنجیدہ ہوئی اور اولاد یعقوب بلا کشیدہ ہوئی اور اسقدر مصیبت ٹوٹی کہ
کنعان چھوٹی عالم مکر و کید مین یوسف کا شہرہ دوبالا ہوا اور بنی اسرائیل کا منہہ کالا جو کوئی بحث
یعقوب و کشمکش اولاد یعقوب سی انکار کریگا وہ جادۂ اسلام سی فرار کریگا شاید کہ میاںجی کا ارادہ اور
کہ تقریر بیطور ہی روح اصحاب فیل کو شاد کام کرینگی اور کعبہ اسلام کو انہدام جیسی کہ یوسف نی یعقوب کو ضرر
پہنچایا اور بنی اسرائیل کو ستایا اپنا مطلب بھی حاصل کیا کہ ابن یامین کو گھر مین داخل کیا اگر مکر نکرتا
تسکین دل نی صبر نکرتا یوسف نی فریب سے جسقدر کاربرآری کی ہی محدث ابن قیم نی تبعیۃ شیطان مین
کل کی روزنامچہ نگاری کی ہی چنانچہ واللہ تعالی انما شرع ذلک لنبیہ یوسف جزائی لاخوتہ وعقوبۃ
لہم ونصرا علیہم وتصدیقا لرویاہ یعنی اللہ تعالی نی جو اس حیلہ کو اپنی نبی یوسف کی لئی مشروع فرمایا
تھا تو اسکی وجہہ برادران یوسف کی سزا و تدارک اور یوسف کو اونپر جتانا اور اونکی خواب کو سچا
کرنا تھا فقط حاصل آنکہ یوسف نی اپنا مطلب بھی نکالا اور باپ و بھائیون کی گردن پہ بار تعب بھی
ڈالا بر تقدیریکہ تحصیل منفعت بھی نہین کی اور دفع مضرت بھی نہین تو تضییع اوقات کی اور ایک حرکت
واہیات آپکو اختیار ہی خواہ یوسف کو عاقل خیال کیجئی خواہ غافل بظاہر ایک نقطہ کا فرق ہی فی الحقیقت
تفاوت غرب و شرق ہی روی زمین پر جسقدر عاقل ہین وی دو کام مین شاغل ہین یا تحصیل منفعت کرتی ہین
یا دفع مضرت اگر یوسف نی دونون مین سی ایک بھی نہین کیا تو اونہین تین تیرک مجانین سیا سمین وہ دیوانہ
بی شک ہی یا مثل کودک ہی جیسی کہ میاںجی بندگی ابن یامین سی اضراب کرتی ہین ویسی ہی حصۂ دوم
سوط الجبار کی صفحہ ۹۴ مین غلامی یوسف سی اجتناب کرتی ہین **سوط الجبار** یوسف بن
یعقوب حر اصلی تھا کسی کی مملوک نتھا کسی کی بیچ کرنے سے وہ مملوک نہین ہو سکتا علاوہ بر آن
اوسکو عزیز مصر نی خریدا تھا اوسکی زوجہ نی نہین خریدا اور ہماری شریعت مین مملوک شوہر کا مملوک

Marfat.com

زوجہ کا نہین ہوسکتا اور علی ہذا القیاس مملوک زوجہ کا مملوک شوہر نہین **جواب** جو کوئی
یوسف کو حُرّ مانیگا قرآن کو غلط جانیگا سورہ یوسف مین آشکار لکہا ہی کہ یوسف دو بار بکا ہی ایک
بار اوسکو بہائیون نے مالک کے ہاتھہ بیع کیا دوسری بار مالک نے بازار مصر مین بیچا (وشروہ بثمن بخس
دراہم معدودۃ) دیکہو تفسیر امام غزالی ہی جو کہ ابو بکریون کے نزدیک آہو سے خالی ہی **ابیات**

عوض مین ثمن بخس کے کہ تہا وہ حرام ٭ دیا بیچ یوسف کو با عقل خام ٭ ثمن مین لئے اوس سے چند یکدرم ٭
دیا بیچ یوسف کو بے خوف و غم ٭ دیا ہاتھہ تاجر نے کیسہ مین ڈال ٭ دئے درم اونکو اوسی دم نکال ٭

اگر اتنے پر بھی یوسفؑ حر اصلی ہی تو کل غلامان زر خریدہ کو غلام کہنا بے عقلی ہی آپکا فقرہ فقرہ
لایق تردید ہی اور مانند منطق ابلیس پلید **قولہ** کسی کے بیع کرنے سے وہ مملوک نہین ہوسکتا فقط جبکہ
مسلک بیع ماہ کنعان دو بار مسلوک ہوا تو وہ زہرہ جبین کیون نہین دو مشتری کا مملوک ہوا یا حضرت
یوسف بیان کیجئے یا بخوبی جان لیجئے کہ جسکا یوسف نام ہی وہ دو شخص کا غلام ہی اگر آپکا مدعا یہ ہی
کہ یوسف پیغمبر تھا غلام کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ جس صورت مین آپکو فروختگی یوسف سے اقرار
ہی تو بندگی اوسکی سے کیونکر انکار ہی کہ دونون کا ایک مضمون ہی متفق علیہ ربع مسکون ہی آہی
فہم اور اسی پہ ہم پر تیغی مارتی تھی کہ مسلمانون کے سامنے کوئی آمادہ جواب نہین ہی اور کسیکو بحث و
مباحثہ کی تاب نہین لاف زنی خلاف دانائی ہی اور محض بیحیائی اگر کچہہ جان ہی تو گو و میدان ہی
تاخیر نکیجئے اور خوف خنجر و تیر نکیجئے **ف** پہرتا ہی سیل حوادث سے کہین مردون کا دل ٭ شیر سیدہا
تیرتا ہی وقت رفتن آب مین ٭ اسی کتاب مین دیکھ لیجئے جس جگہہ آپ نے سر اوٹھایا ہی ہم نے آپ
ہی کے قول سے آپکو ندامت کا گھر جہکا یا ہی غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار کی کتاب الایداع مین لکہا ہی
سے منقول ہی کہ جب زلیخا یوسف کے غم مین محتاج و اندہی ہوئی تو ایک روز راہ مین کہڑی ہو کر
لگی کہ اے بادشاہ میری بات سن یوسف کھڑا ہو گیا زلیخا بولی کہ امانت نے مملوک کو بچا ملوک کیا
اور خیانت نے ملوک کو بجا ہی مملوک کیا یوسف نے پوچھا کہ یہہ کون ہی لوگون نے کہا زلیخا ہی بس یوسف
نے از راہ ترحم اوس سے نکاح کیا فقط اگر یوسف کو قول زلیخا پر اعتبار نہوتا اور اپنی مملوکی پر اقرار نہوتا

تردد و بدل کرنا کسواسطے اوسکے ساتھ نکاح کا شغل کرتا حالانکہ یوسف نے ذکر مملوکی سے اصلا اجتناب
کیا اور اوسکی بات کا کچھہ جواب ندیا **قولہ** علاوہ برآن اوسکو عزیز مصر نے خریدا تھا فقط اگر فرض
کیا جاوے کہ عزیز مصر ہی یوسف کا خریدار تھا او بہیان درفشان خواستگار تو یہہ ہی لازم آتا ہے کہ
یوسف غلام عزیز تھا اور مانند کنیز ناچیز انجام کار یوسف مرتکب نمک خوردن و نمکدان شکستن ہوا
و در زن عزیز سے آمادہ عہد بستن **قولہ** اوسکی زوجہ نے نہین خریدا تھا فقط قرآن سے اسیقدر پدیدار
ہے کہ عزیز مصر بیچ یوسف مین زلیخا کی طرف سے فعل مختار ہے چنانچہ اشتراہ من مصر لامراتہ یعنی
مول لیا اوسکو واسطے بی بی اپنی کے فقط معنی آیت یہہ بھی ہوسکتے ہین کہ عزیز نے اوس در یتیم کو خرید کر
بی بی کی ملک کیا اور حلقہ بگوش زلیخا کا مملوک بہر صورت یہان سے یہہ ہی پیدا ہے کہ یوسف
مملوک زلیخا ہو پس یوسف نے سفاح کیا کہ زلیخا سے نکاح کیا کیونکہ شریعت محمدی مین غلام کے ساتھ
نکاح مالکہ حلال نہین ہے اور حسب الحکم خدای ذو الجلال نہین **قولہ** مملوک زوجہ کا مملوک شوہر نہین
فقط اگر شریعت محمدی مین یہہ ہی بات ہے تو وہ بالکل برعکس عقلیات ہے جو کوئی شاہراہ عقل و دانش
مین سالک ہے اوسکی راے مین مالک مملوک ملک مالک ہے اگر عورت شوہر کی مملوک نہین ہے تو اس مسئلہ
مین علماے محمدیہ کی بہول چوک نہین اگر شوہر مالک بی بی ہے تو ملک بی بی ملک شوہر بخوبی ہے اسی پہ
عقلا کا اتفاق ہے اور بکر فکر مجتہدین اسلام سے اطلاق ہے اب میان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار مین
الزام دیتے ہین اور اس تمام وعظ و پند کی بعوض دشنام دیتے ہین **سوط الجبار** شری کرشن
نے درونا چارج سے فریب کیا کہ اول تو ظاہر کیا کہ اشوتھاما تیرا بیٹا مارا گیا جب اوس نے اونکے قول
پر بنظر اونکی نا معتمدی کے اعتماد نکیا تو جدشٹہر کو ترغیب جھوٹ بولنے کی جب اوس نے بھی نمانا تو
ایک ہاتھی کا نام اشوتھاما رکھکر اوسکو مار ڈالا پھر جدشٹہر سے کہا کہ اب تو یہہ کہدے کہ ہان اشوتھاما
مارا گیا پھر بھی اوس نے نہ مانا اور کہا کہ البتہ یہہ کہدونگا کہ فلان ہاتھی موسوم باشوتھاما مارا
گیا غرضکہ جب اوسنے درونا چارج سے یہہ کہا کہ اشوتھاما مارا گیا اور چاہتا تھا کہ یہہ کہے کہ ہاتھی
تھا شری کرشن نے سنکھہ ایسی بلند آواز سے بجایا کہ وہ آواز جدشٹہر کی درونا چارج کے کان تک پہنچے

دی علیٰ ہذا القیاس راجا مورالدیج کے سامنے واسطے لینے کھوڑی کے اپنے تئین برہمن ظاہر کیا اور جھوٹا قصہ بنایا اور اوسکو دہوکا دیا اسیطرح جراسندہ کے پاس شکل برہمن بنا کر گئے اور اوسکو دہوکا دیا فریب ان واقعات کا نام ہے **جواب** یہ الزام سراسر مردود ہے اور اسکارد تین حد پہ محدود ہے حد اول آنکہ یہ الزام کامل نہین ہے کہ وید مقدس اوسکا حامل نہین مگر یوسف قرآن مین ہے اور تفسیرین کی زبان مین برتقدیریکہ مگر یوسف تواریخ محمدیہ سے نقل کیا جاتا تو اوسکے مقابلہ مین ریدا مہابہارت وغیرہ کو دخل دیا جاتا عقیدہ مسلمان مین قرآن تصنیف رحمان ہے اور نزدیک ہنود مہابہارت تالیف انسان پس اعتراض والزام مین علاقہ نہین ہے اور سیاہجی کے دق اغوگوئی سے افاقہ نہین حد دوم آنکہ ہم نے اصل عبارت قران رقم کی ہے اور آپ نے داد سب وشتم دی ہے خیانت پردازی آغاز کی ہے اور زبان تہمت طرازی دراز حد سوم آنکہ اس الزام سراسر دشنام کا ایک فقرہ بھی ترجمہ مہابہارت نہین ہے بلکہ کوئی کلمہ خالی از شرارت نہین اب بندہ خیانت سیاہجی کی تنقیح کرتا ہے اور اونکے فقرہ فقرہ کی تنقیح **قولہ** شری کرشن نے درونا چارج سے فریب کیا فقط مہابہارت مین کہین فریب نہین ہے آپکو جز تہمت طرازی شکیب نہین جھوٹ سے کام نہین چلتا پانی سے چراغ نہین جلتا **ف** جھوٹ سے رفع احتیاج نہین ہوتا اس زر قلب کا رواج نہین ہے **قولہ** کہ اول تو ظاہر کیا کہ اشتو تہاما تیرا بیٹا مارا گیا فقط یہ بھی اتہام فضیح ہے بلکہ بدشنام صریح اسکا قایل سرخیل کاذبان جہان ہے اور اسکی شان مین آیت سورہ آل عمران ہے شری کرشن نے درونا چاریہ کے سامنے اشتو تہاما کا نام نہین لیا بلکہ مطلق کلام نہین کیا اگر کچھ گفتگو کی ہوتی تو مہابہارت مین موبہو لکہی ہوتی چونکہ وہان کچھ بھی نہین ہے پس یہ تمام بہتان سیاہجی کوتاہ بین ہے **قولہ** جب وسنے اونکے قول پر اعتماد نکیا فقط حسن صورت مین شری کرشن نے درونا چاریہ سے کچھ نہین کہا تھا تو اونکے قول پر اعتماد نکرنا جھوٹ افترا مہابہارت مطبوعہ و قلمی موجود ہے دل چاہے جس سنسکرت خوان کے سامنے پیش کیجیے اور سکہین خاطر بد اندیش جھوٹی باتون کا نام جواب نہین ہے اور محمد علی کی راہ صواب نہین **قولہ** تو مدہشٹر کو ترغیب جھوٹ بولنے کی کی الخ یہ بھی کذب سیاہجی اور ستر جہین ہے اون ہی کے حق مین آیت لعنت اللہ علی الکاذبین

Marfat.com

درون پرب کے ادہیاے ۱۹۰ مین یہہ ہی مرقوم ہے کہ جسوقت تیرزنی و شمشیر افگنی درونا چاریہ سے پانڈو دل فگار ہوئے اور فتح سے دست بردار تو شری کرشن نے ارجن سے کہا کہ جب تک درونا چاریہ ہتیار نہ دہریگا کوئی اوسپر وار نکریگا جسوقت اشوتہاما کا خون ہوگا درونا چاریہ زبون ہوگا پھر جنگ نکریگا میدان مین تلنگ نکریگا لہذا اس سے کوئی شخص یہہ کہدے کہ اشوتہاما مارا گیا اور اوسکی تن سے بار گردن اوتارا گیا چنانچہ ـ

दृष्ट्वा स्वनरयोधानां विपुलं च क्षयं युधि पाण्डवेया
महाराज नाशंसु र्जयं तदा॥ ६ ॥ कच्चिद्द्रोणो न नः सर्वा
न्क्षययेत्परमास्त्र वित् समिद्धः शिशिरापाये दहन कक्ष
मिवानलः ॥ ७ ॥ नचैनं संयुगे कश्चित्समर्थः प्रति वीक्षि
तुं नचैनमर्जुनो जातु प्रतियुध्येत धर्मवित् ॥ ८ ॥ त्रस्तान्
कुंतिसुतान् दृष्ट्वा द्रोणसायकपीडितान् मतिमाञ्छ्रेय
से युक्तः केशवोर्जुनमब्रवीत् ॥ ९ ॥ नैष युद्धेन संग्रामे जे
तुं शक्यः कथं चन: स धनुर्धन्विनां श्रेष्ठो देवैरपि सवास
वैः ॥ १० ॥ न्यस्त शस्त्रस्तु संग्रामे शक्यो हन्तुं भवेन्नृभिः
ऽस्थीयतां जये योगो धर्ममुत्सृज्य पांडवाः ॥ ११ ॥ यथ
वा संयुगे सर्वान्न हन्याद्रुक्म वाहनः ऽश्वत्थाम्नि हते नैष
युद्ध्येदिति मतिर्मम ॥ १२ ॥ तं हतं संयुगे कश्चिदस्मै शंस
तु मानवः एतन्नारोचयद्राजन् कुन्तिपुत्रो धनंजयः ॥ १३ ॥
ऽन्ये त्वरोचयन्सर्वे कृच्छ्रेण तु युधिष्ठिरः ॥

یہہ بجنسہ عبارت مہابہارت سے باقی آپکی شرارت ہے اب دل چاہے جس سے ترجمہ کرا لیجئے اور شراب ہوش بیجئے اگر میا بجی کلام شری کرشن پر اعتراض کرینگے حدیث الحرب خدعۃ سے گھاملر

کرینگے محمد صاحب و اصحاب کو کذاب ٹھیرائینگے اور انکے قول و فعل کو ناصواب بتلائینگے **قولہ** تو ایک ہاتھی کا نام اشوتہاما رکھکر اوسکو مارڈالا فقط یہہ بھی محض بے اصل ہے اور اسکا قائل مسیلمہ کذاب کی نسل سے ہے شری کرشن نے ہاتھی کا اشوتہاما نام کیا نہ اوسکا کام تمام شرم نہیں آتی کہ آپکی کوئی نقل مطابق اصل نہیں ہے اور آپکو نیک بد کی عقل نہیں پانڈون کے لشکر میں والی سے ایک ہاتھی با نام اشوتہاما سے موسوم تھا جسکی جسامت کا شہرہ تا شام و روم تھا بہیم سین نے اوسکو گدا سے مارڈالا اور شور بمیدان کارزار ڈالا کہ اشوتہاما مارا گیا اور اوسکے تن سے پیراہن حیات اوتارا گیا لیکن درونا چاریہ نے کلمات بہیم سین میزان اعتبار مین نہ تولے اور تن سے ہتیار نہ کھولے اوسی طرح جنگ کرتا رہا اور پانڈون کا قافیہ تنگ چنانچہ۔

ततो भीमो महाबाहुरनीके स्वे महागजं ॥१४॥ जघान गद-
या राजन्नश्वत्थामानमित्युत परप्रमथनं घोरं मालवस्येन्द्र-
वर्मणः ॥१५॥ भीमसेनस्तु सव्रीडमुपेत्य द्रोणमाहवे अ-
श्वत्थामा हत इति शब्दमुच्चैश्चकार ह ॥१६॥ अश्वत्था-
मेति हि गजः ख्यातो नाम्ना हतो भवत् कृत्वा मनसि तं भी-
मो मिथ्या व्याहृतवांस्तदा ॥१७॥ भीमसेनवचः श्रुत्वा
द्रोणस्तत्परमाप्रियं मनसा सन्नगात्रोभूद्यथा सैकतमं-
भसि ॥१८॥ शंकमानः स तन्मिथ्या वीर्यज्ञः स्वसुतस्य
वै हतः स इति च श्रुत्वा नैव धैर्यादकंपत ॥१९॥ स लब्ध्वा
[illegible] द्रोणः क्षणेनैव समाश्वसत् अनुचिंत्यात्मनः
पुत्रमविसह्यमरातिभिः ॥

یہہ مضمون مہابہارت سے ہے عاقل کیلئے اشارت ہے **قولہ** پہر جب شہر سے کہا کہ اب تو کہدے کہ اشوتہاما مارا گیا فقط شری کرشن نے اجازت تصدیق دی نہ کہ کوئی بات وہم کے نقیض کی کیونکہ

اوسوقت اشوتہاما قتیل تہا کو درحقیقت نہیں تہا اگر ہم تعریفات انبیا و اولیا شمار کرین تو ایک نئی
کتاب طیار کرین اگر سیا ہجی کی نزدیک بندگان اسلام کی کچھ اصل ہی تو تعریض پر کیونکر دخل ہی
قوله اسپر بھی اوسنی نمانا اور کہا کہ البتہ یہ کہہ دینا کالخ یہ بھی دروغ محض ہی تعریض سی انکار یدہشٹہر
مہابہارت مین منقول نہین ہی اور آپکی گفتگو مطابق اصل نہین اگر یدہشٹہر ذاس باب مین تعریض کی ہوتی تو
مہابہارت کسی باب مین تحریر کی ہوتی **قوله** غرضنکہ جب اوسنی درونا چارج سی یہ کہا کہ اشوتہاما
مارا گیا فقط یدہشٹہر ذ درونا چاریہ سی خود بخود کچھ نہین کہا اور مہابہارت مین کہین نہین لکھا بلکہ درونا چاریہ
نے بہیم سین کی بات کا اعتبار نہ کرکے اور یدہشٹہر کو راستگار سمجھکر اوسی سی دریافت کیا کہ اشوتہاما مارا گیا
یا نہین چنانچہ —

ऋषयो भ्यागतास्तूर्णं हव्यवाहपुरोगमाः
विश्वामित्रो जमदग्निर्भरद्वाजोथ गौतमः ॥ ४६ ॥ व
सिष्ठः कश्यपो त्रिश्च ब्रह्मलोकं निनीषवः सिकताः
पृश्नयो गर्गा वालखिल्या मरीचिपाः ॥ ४७ ॥ भृगवो ङ्गि
रसश्चैव सूक्ष्माश्चान्ये महर्षयः तएनमब्रुवन सर्वे द्रोण
माहवशोभिनं ॥ ४८ ॥ अधर्मतः कृतं युद्धं समयो निध
नस्यते न्यस्यायुधं रणे द्रोण समेत्यास्मानवस्थिता
न् ४९ नातः क्रूरतरं कर्म पुनः कर्तुमिहार्हसि वेदवेदा
ङ्गविदुषः सत्यधर्मरतस्यते ॥ ५० ॥ ब्राह्मणस्य विशेषे
ण नवेतन्नोपपद्यते त्यजायुधममोघेषो तिष्ठ वर्त्मनि
शाश्वते ॥ ५१ ॥ परिपूर्णश्च कालस्ते वस्तुं लोके द्यमानुषे
ब्रह्मास्त्रेण त्वया दग्धा अनस्त्रज्ञा नरा भुवि ॥ ५२ ॥ यदेत
दीदृशं विप्र कृतं कर्म न साधु तत् न्यस्यायुधं रणे विप्र द्रोण
मा त्वं चिरं कृथाः ॥ ५३ ॥ मा पापिष्ठतरं कर्म करिष्यसि

Marfat.com

पुनर्द्धिजइतितेषां षचः श्रुत्वा भीमसेनवचस्तनन् ॥ ५ ।
धृष्टद्युम्नं च संप्रेक्ष्य रणे सविमना भवत् संदिह्यमाने ।
व्यथितः कुंति पुत्रं युधिष्ठिरं ॥ ५५ ॥ अहतं वा हतं वेति प
मच्छ सुतमात्मनः स्थिरा बुद्धिर्हि द्रोणस्य न पार्थो वक्तुमर्हति

یہ اصل عبارت مہابہارت ہی اور راست گفتاروں کی لئے بشارت ہی **قولہ** اور جانتا تہا کہ یہ کہے
کہ وہ ہاتھی تہا فقط یہ بہی لایق دخل نہین ہی کہ مطابق اصل نہیں ورون یہ سب کی اوہیا اور نہ یہی
لکہا ہی کہ یدہشٹہر نی یہ بات کہ ہاتہی مارا گیا آہستگی کی ساتھ کہی کہ درونہ چاریہ کی کان تک نہ پہنچی چنانچہ

तमतथ्यभयेमग्नो जयेसक्तो युधिष्ठिरः अव्यक्तमब्रवीद्राजन्हत
कुंजरइ सुत ६६ ॥

قولہ تیری کرشن نی شنکہ ایسی بلند آواز سی بجایا الخ اس روایت مین سنکہہ بجانی کا اصلا ذکر نہین یہ
بکر فکر طبع زاد مترجم بیدین ہی دلیل لا یو طلاق ہی اور سب اعتاق اگر آپکو اپنی سیانجی گری کا پاس
ہی تو مہابہارت اکثر لوگون کی پاس ہی ہم نی تسلیم کیا آپ زبان سنسکرت سی بی نصیب ہین ور اس
اقلیم مین لیس غریب مگر کسی سنسکرت دان کو اپنی مکان خاص پر بلا ہی اور بکر نکر مترجم کو اوس کی
ملا کی اپنی ناموس رکہوائی اور روبرو اوستی نو اختیں تا تو س نکلوا یہی ہم عہد موثق کرتی ہین کہ جہوٹ
سیانجی اپنی برائت کی لئی شاہد لائین گی اور دیکہو ہی تا ہی انگی تو ہم تکذیب اسلام پر قلم دہار یہ کچہ اور
سیانجی کی نسبت سی با جو ایسی اوتارین گی **قولہ** علی ہذا القیاس راجہ سور الخ کی سامنی واسطی لینی
گہوڑی کی اپنی تئین بہت ظاہر کیا فقط یہ قصہ ہماری کسی کتاب معتبر مین مذکور نہین اور ہمہ اسکو
راجہ نہ پہنچ سکا جو یہ روایت ترجمہ انتوسیدہ یہ مہابہارت مین تحریر کی
ہی مہابہارت مین اسکا کہین نشان نہیں بلکہ مندرجہ اٹہارہ پرانین میں ہی واسطی سچ کی اصل کتاب
سی کام لیجئی اور خاطر خواہ الزام دیجئی مگر آپ نی ہمارا کہنا ایک نہ مانا بدکو بد نیک کو نیک سمجہنا اگر آپکو
ہماری بات میں وسواس ہی تو ہاتہ مین قلم و قرطاس ہی اس روایت کی اصل عبارت مہابہارت لکہ

کیجئے اوسوقت دخل کیجئے اگر آپ غلط ترجمون کا بھروسا نکرتے مسلمانی کو رسوا نکرتے اب اپنی برات کی تدبیر کیجئے اور سوط البحار مین تبدیل و تغیر کیجئے ورنہ آشنایان بحر معنی کو ہر روز خجالت سے اسقدر عرق کروگی کہ قصبہ چھراون کو آپ تشویر مین عرق کروگی اگر بالفرض شری کرشن ایسا کرتے تو آپ اونپر اعتراض کیسا کرلیتے کہ آپکے نزدیک فریب کی یہی پہچان ہے کہ جسسے اپنا فائدہ دوسرے کا نقصان ہے حالانکہ اس سے نہ فائدہ اپنا تہا نہ نقصان دوسرے کا **قولہ** اور جہوٹا قصہ بنایا اور اوسکو دہوکا دیا فقط جہوٹا قصہ بنانا اور کسیکو دام فریب مین لانا سنت اسلام ہے اور شیوہ معبود بیت الحرام چنانچہ خدای محمدیہ روز قیامت صورت انسان بنائیگا اور پیش مسلمان جائیگا عجیب غریب فریب دیگا اور نقد صبر و شکیب لیگا جبکہ بنہایت مشتاق پائیگا ساق دکہلائیگا اسیطرح اوسنے ابراہیم بن آذر کو دہوکہ دیا اور جہوٹا معاملہ کیا اول اوسکو تکلیف شاق دی اور اجازت قتل اسحاق جبکہ وہ قربانی فرزند پر آمادہ ہوا اور ہاتھ مین چہری لیکر گردن اسحاق پر استادہ تو عادت قدیمی پر عمل کیا اور اسحاق کو دنبہ سے بدل دیا خدای محمدیہ اسیطرح دایم مسلمانون کو فریب دیتا ہے اور اوسکو یہی زیب دیتا ہے کہ خیر الماکرین اوسکا نام ہے چند آیات قرآن کا یہی حاصل کلام ہے بقول شخصے **ع** وزیرے چنین شہریارے چنان و ملائکہ اسلام کا بھی یہی حال ہے صورت نقال اور پیشہ بزال ہے اگر آپ کا قرآن پر اعتقاد ہوگا تو مضمون سورہ صاد جلد تر یاد ہوگا کہ جبرئیل و میکائیل ایک جماعت ملائکہ ہمراہ لاکر اور صورت دادخواہ بناکر داؤد پیغمبر کے پاس گئے کہ ہم دو فریق ہیں اور ہم خصومت مین غریق تجہ سے داد چاہتے ہیں ورحق خدا دادیہ برادر میرا ہے اور ننانوے دنبیان رکہتا ہے میرے پاس ایک میش ہے اوسی سے تسکین خاطر پریش ہے اوسکو مجہہ سے زبردستی طلب کرتا ہے اور عزم غصب داؤد نے کہا کہ اوسنے ظلم کیا فقط فریب اسیکا نام ہے کہ نقصان غیر اسکا انجام ہے کیونکہ حرکت ملائکہ سے داؤد کو بیم جان ہوا بلکہ وہ نیم جان ہوا کسیکو ڈرانا عین نقصان ہے کہ احتمال ضرر جان ہے اسیطرح جبرئیل نے صورت اوباش بناکر ادیر غسلخانہ مریم مین مانند بدمعاش جاکر چادر عصمت پہاڑ دی اور اوس عفیفہ کی جا بیجا مین پہونکدی جس سے مریم بدنام ہوئی اور اوسکی طرف نسبت فعل حرام ہوئی میاںجی کہ تک

Marfat.com

ہی بزرگون کی عیب چھپاوُ گی کہان تک بلی کیطرح گوہ دباوُ گی **قولہ** اسیطرح جراسندہ کی پاس شکل
برہمن بنا کر گئی فقط یہ بھی دو وجہ سی غلط ہی وجہ اول آنکہ یہ نقل بہاگوت ہی جسکی صحت مین بحث و
مباحثہ بہت ہی وجہ دوم آنکہ بہاگوت کتاب تاریخ ہی لہذا ردّ بہاگوت مکر یوسف مندرجۂ قران
کا جواب نہین ہوسکتی اور شایستہ ایجاب نہین **قولہ** اوراوسکو دہوکا دیا فقط سری کرشن نے ساری
سرگذشت جراسندہ کی روبرو کہدی اور حقیقت حال من وعن وبدو کہدی چنانچہ اوس مقام کی
یہ ہی اصلی عبارت ہی اور باقی آپکی عبارت ؛

असौ वृकोदरः पार्थस्तस्य भ्रातार्जुनो ह्ययं अनयोर्मातुलेयं मां कृष्णं जानीहि ते रिपुं॥ १॥

یعنی سری کرشن نے جراسندہ سی کہا کہ یہ بھیم سین ہی اور یہ اوسکا بہائی ارجن ہی اور مین کرشن ہون
تیرا دشمن فقط یہان دہوکا کہان ہی بالکل میانجی کا بہتان ہی **ع** این ہمہ بہتان ہمی بر اہل حق
این خیال است برگردان ورق ؛ **قولہ** فریب ان واقعات کا نام ہی فقط صدقہ جای آپ کی
عدل و عقل کے کہ بصورت ثقات مشتین سپلوا جانا اور طلب بیکار درمیان لانا مکر ہی اور شکل بدسکال
وضع اوباش روبروی زن سیم تن پاکدامن آنا اور اوسکی فرج مین پھونک لگانا فخر ہی **ع** ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ مخفی نرہی کہ آپ نی یہان جسقدر الفاظ سنسکرت تسوید کئی ہین کسیکا
املا درست نہین ہی اسکا تو کیا ذکر ہی کہ تقریر معنی چست نہین ہی اگر ہم آپکی بات بات پر دخل کرین
تو ایک طومار نقل کرین اب فریب یوسف ثابت ہوا اور مخالف متعصب ساکت **ہی** شکر کہ فضل
خداوند انام ؛ مکر یوسف گشت اکنون اختتام ؛ داوُد نی بھی مکر آشکارہ کیا او جب اوریاہ
اوسکی بی بی کو چھین لیا فعل بدتر کیا سوا معتزلہ شیعہ کے تمام مفسرین ...
اوریا کو پہلی در کی جنگ مین بھیجا قتل کرایا اور خلاف عقل و نقل کرایا جبکہ ...
بلطائف سے نکاح کیا خواہش نفس کی لیئے خون ناحق مباح کیا میان ...
دیکہا کرتی ہین ورنہ زمخشری معتزلی کہ بہ دسی مفسرین سنی بیافترا سے ... **الجبار** ...

نوشته‌اند آنچه میگویند که داؤد چنان چنین کرد محض غلط ست در کشاف نوشته و مانند آن داؤد یعنی
آنچه گفته می شود که داؤد بعد از آن این قصه را نقل کرده یعنی این قصه که گفته میشود فهذا ونحوه مما یقبح ان
یحدث عن بعض المتسمین بالصلاح من افناء المسلمین فضلا عن بعض اعلام الانبیاء یعنی این قصه و امثال
آن از بعض عوام مسلمین مستبعد و مستهجن ست چه جای آنکه از سرامد انبیا گفته شود وعن سعید بن المسیب والحارث
الاعور ان علی بن ابی طالب قال من حدثکم بحدیث داؤد علی ما یرویه القصاص جلدته مائة وستین وهی
حد الفریة علی الانبیاء یعنی از سعید بن مسیب حارث اعور منقول ست که علی بن ابی طالب فرمود کسیکه بگوید
با شما حکایت داؤد بطوریکه قصه گویان میگویند تازیانه خواهم زد او را یکصد و شصت تازیانه که حد کذب
بر انبیاست و در حواشی تفسیر بیضاوی نوشته ما قیل انه ارسل اوریا الی الجهاد مرارا وامر ان یتقدم
حتی قتل فتزوجها مرا، وافتراء ولذلک قال علی رضی الله عنه من حدث بحدیث داؤد علی ما یرویه
القصاص جلدته مائة وستین یعنی آنچه گفته میشود که داؤد بدفعات اوریا را بجنگ فرستاد و حکم کرد که
در جنگ پیش پیش باشد تا آنکه کشته شد پس نکاح کرد زوجه او را پس کذب ست و افترا ست بهمین
جهت علی فرمود کسیکه بیان کند قصه داؤد را چنانکه قصه گویان میگویند تازیانه خواهم زد او را یکصد
و شصت تازیانه انتهی **جواب** یہان بھی لفظ صاف بطور تکیہ کلام ہے بنابرین حسب دال اقسام
استعمال ہے علت دہوئی دہائی جاتی عادت کبھی جاتی مشہور ہے ہماری میانجی کا ایام طفلی سے سیکرتا عہد
شیخوخت اسی پر عمل ہے تو ہے مولوی صاحب کی یہ عادت طفلی ہے کہاں جانیوالی ہے دعوی تو یہ ہے
کہ تفاسیرمین تحریر صاف ہے اور یہانتک ثبوت زبان پر صرف لفظ کشاف ہے پس آپ ہی کی زبان سے
ثابت ہوگیا کہ اتفاق جمیع مفسرین ہے کہ داؤد مرتکب حرکت چنان چنین ہے صرف صاحب کشاف
انکار کرتا ہے مگر تمام اہل تفاسیر کے مقابل اکیلے کا کون اعتبار کرتا ہے میانجی اب اجماع امت سے
روگردانی کرتے ہو ایک زمخشری معتزلی کی تصدیق میں جانفشانی کرتے ہو آپکے دین ایمان کا ٹھکانہ
نہین تفسیر و بیان کا ٹھکانہ نہیں یہ وہی منہ ہے کہ جس نے حصہ سوم سوط البجار کے صفحہ ۹۰ مین صاحب
کشاف کی تکذیب کرتے تھے اور تقریر عجیب و غریب خبط ہے کہ جس جگہ قول جار الله زمخشری

آپ کی حسب مدعا ہی بجا و سزا ہی اور جسجگہ آپ کی برخلاف ہی لایق انحراف ہی یقین ہی کہ اگر ہم بھی
محدث جمال الدین مصنف روضۃ الاحباب ملا معین مؤلف معارج النبوت و مجتہد عبدالحق وغیرہ
علما اسلام کی تردید کرنی لگین تو مولوی محمد علی ہماری بھی تائید کرنے لگینگے اس سے ظاہر ہی کہ آپکی
بات لایق التفات نہین ہی کہ مطابق واقعات نہین لیکن جو کوئی سوط الجبار پر نظر ڈالیگا بخوبی
پالیگا کہ محمد علی تحصیلدار نی فقیر اندرمن کی یار وفادار نے اسقدر کتب محمدیہ پر ہاتھ مارا ہی کہ سینہ
مسلمانی پارا پارا ہی اسیواسطی اہل اسلام وہابیون کی تکفیر کرتے ہین کہ یہہ لوگ تکذیب تواریخ و
تفاسیر کرتے ہین جس ایام مین فقیر اندرمن تحفۃ الہند کا ابطال کرتا تھا اور عبید اللہ کا گستمال ایک
اہل اسلام خاص کلام با ایمان حافظ قرآن بندہ سے دوچار ہوا اور اسطرح پر گرم گفتار کہ منشی صاحب
آپ وہابیون کی بات پر خیال نکیجیے کہ یہہ لوگ دشمن دین ہین اور مکذب مفسرین جس وقت
سوط الجبار پر نظر پڑی اوس مرد خدا کی سخن معتبر پڑی پھر باوصفیکہ میان محمد علی ہر جگہہ مصنف
ہدیۃ الاصنام کے خوشہ چین ہین مگر اوسکی مستند کتب محمدیہ سے چین بجبین ہین وہ مرد مسلمان جا بجا
روضۃ الصفا سے اپنا مدعا اثبات کرتا ہی اور تفسیر حسینی وغیرہ سے روایات میان صاحب کہتے ہین کہ
مسلمانون کی یہان اعتبار حسینی نہین ہی اور روضۃ الصفا کتاب دینی نہین مراد اونکی یہہ ہی
کہ مولف ہدیۃ الاصنام مسلمان نہین ہی کہ بطلان کتب محمدیہ پر اوسکا دہیان نہین غرض آنکہ
جسکی رائے مین تفاسیر و تواریخ اسلام انبار ردی ہی مولوی صاحب کی نزدیک وہی مسلمان اصلی ہی عجب
یہہ ہی کہ باوجود یکقدر عداوت دلی و قساوت قلبی کی آپ نی شروع سوط الجبار مین مولف ہدیۃ الاصنام
کا شکریہ ادا کیا ہی اور اوسکو قدم پر دل و دین فدا کیا ہی افسوس ہمارے میانجی کا مزاج ایک سا نہین
ہی اور ایک طرح پر دایم نہین ؎ گہ چنین بنماید و گہ ضد این جز کہ حیرانی نباشد
شکر خدا کہ مولوی محمد علی کے واسطی برات سے اونکو کوئی راہ نکلی سواے ہمارے ... تفسیر معتزلی کی
نکلی اب میانجی کا فقرہ فقرہ مردود ہوتا ہی دلیل کا پانی اور دودھ کا دودھ **قولہ** و تفاسیر صد
نوشتہ فقط اگر بالفرض تفاسیر مین لکھا تھا تو ایک کا مضمون بجنسہ نقل کرنا تھا چھوڑ دینی کیا

Marfat.com

درگذرنا تہا افترا پردازی سے حذر کرنا تہا چونکہ آپ نے کسی تفسیر کا مضمون سند نہین دیا اپنا دعوی
آپ بیونا زمین کیا آپکے دعوی کا کچہہ ثبوت نہین ہے اور حوالہ کشاف لایق سکوت نہین صدہا
مفسرین کے مقابل گو اکیلا زمخشری سر دہنتا ہے مگر نقار خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے دوسرے
زمخشری متنزلہ ہے اور مخالف فرقہ سنیہ وہابیہ میری خود میانجی حصہ سوم سوط الجبار مین رد
صاحب کشاف کر چکے ہین اور اوسکی مخالفت پر اعتراف **قولہ** انچہ میگویند کہ داود چنان چنین
کرد محض غلط است فقط میگویند کا فاعل کون ہے اس قول کا قایل کون مومنین ہین یا مخالفین
برتقدیر اول اکثر اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہے کہ عصمت داود نبیا ہے برتقدیر دوم تحصیل حاصل
ہے اور تطویل لا طایل کہ مخالفین کی بات کا خود ہی اعتبار نہین ہے اور کسیکے دل مین اوسکو بار نہین پس
اوسکی تکذیب زائدہ ہے اور خالی از فائدہ کیونکہ مخالفین تو ایک قطرہ کا عمان کرتے ہین ٹہیکرے کی
بہتان ہر تے ہین اگر ان مین سے کسی امر کی تکذیب کیجاے تو لازم یہی تہا کہ مخالفین کی ایک بات
لایق دق ہے اور باقی حق اگر خدا نخواستہ مفسرین کا یہی مقصود ہے تو ساری شریعت محمدی تصدیق
عصمت داود ہے **قولہ** در کشاف نوشتہ فقط یہان سے یہی جانا جاتا ہے کہ صاحب کشاف
تمام سنی مفسرین کے خلاف اظہار کرتا ہے اور جار اللہ زمخشری کل مفسرین سے انحراف اختیار کرتا
ہے اگر کوئی اور بھی صاحب کشاف کا شریک ہوتا تو سوط الجبار مین اوسکا بہی حوالہ ہی کے نزدیک
ہوتا حالانکہ میان محمد علی نے صرف نام کشاف لیا ہے اور باقی مفسرین کو جواب صاف دیا ہے **قولہ**
دیگران داود یعنی انچہ گفتہ میشود کہ داود فقط میانجی نے مضمون نویسی کا خوب انداز کیا کہ
بیان داود بکقلم قلم انداز کیا شاید کچہہ دال مین کالا ہے یا مولوی صاحب نے شراب امانت میں
نمک ڈالا ہے **ع** نمک بساغر مے ریخت زاہد شیاد کسی نمک بحرامی چنین ندار دیاد نے بتقدیر
صاحب کشاف ماید کر بصیغہ مجہول لایا ہے تو میانجی نے برخلاف اوسکے انچہ میگویند بصیغہ معروف کسواسطے
منقول فرمایا ہے جلد اسکا جواب دیجئے یا اپنے لکہے پر آپ پیشاب کیجئے **قولہ** بعد از ان این قصہ
نقل کردہ الخ میانجی صاحب آپ نے مضمون کشاف بجنسہ کیون نہین نقل کیا کمی و بیشی کو کسواسطے

Marfat.com

ل دیا بتایا کہ کشاف سے بھی آپکی مراد نہ بر آئی تھی اور صورت بہتری جناب کو یہی نظر آئی
ی اسواسطے نقل مطابق اصل مین توقف کیا اور از طرف خود جابجا تصرف بیہودہ آپکی صریح خیانت
ہے اور اہتمام اسکا لعنت ہے اب آپکے لئے یہی مناسب ہے کہ جسطرح صاحب کشاف نے قصۂ داؤد کو
لکھا ہے بلفظہ اُسکو نقل کیجئے اور داد مطابقت نقل و اصل دیجئے پھر دیکھئے کہ کسطرح اوسکا رد بار بار
ہوتا ہے اور کسطرح زمخشری زار زار روتا ہے یقین ہے کہ پھر میاں جی بھی لوہا مانینگے اور جار اللہ زمخشری
کی ہمسری اور اندوہ کو تماشا جانینگے آئندہ آپکی لعنت مین شرح کشاف نہ پڑھینگے اور کسی بات مین
مضمون انت وکذات نہ گڑھینگے **قولہ** فہذا ونحوہ مما یقبح ان یحدث الخ لفظ نحوہ سے جانا جاتا
ہے کہ جیسے داؤد نے اوریا کو قتل کرا کر اوسکی جورو چھین لی اور حرکت بر عکس دین و آئین کی اسیطرح دوسرے
انبیا نے بھی خون امت حلال کیا اور قدح مخالفت خدای ذو الجلال پیا دستارخوان ہوس
بچھایا اور زنان امت سے مزہ اوٹھایا اگرچہ ان روایات کے راوی مفسرین معتبرین ہین مگر
زمخشری پیرزادہ شافعی کے نزدیک مار آستین ہین مولوی محمد علی بھی زمخشری کے شریک ہین مفسرین کے
اقوال باعث تضحیک ہین آپکی گفتار و رفتار کا ٹھکانا نہین دار و مدار کا ٹھکانا نہین ہے صاحب کشاف
دو شخص مین ایک کا ہے اوس سے بچین بچین **قولہ** فضلا عن بعض اعلام الانبیا فقط اسکی صحت مین
سخن ہے بلکہ دوسرے بین ہے کیونکہ بڑے بڑے ملائکہ و انبیا مثل جبرئیل و ہاروت و ماروت و یوسف و داؤد
و لوط نے ایسے ایسے کام کئے ہین کہ جن سے ہمارے عہد کے زناف و زناف کی روح تھراتی ہے اور
لرزہ کھاتی ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز نے تفسیر فتح العزیز مین اول بزبان زمخشری و رازی سے قصۂ
ہاروت و ماروت پر اعتراف کرایا ہے اور آخر مین اس طرح بہ صاف فرمایا ہے کہ والا تکذیب قصۂ حضرت
یوسف و داؤد وغیرہ کی کیا تکذیب کروگے اگر رد کروگے بدکاروگے کہ مجموعۂ حدیث تفسیر الا
لا طائل ہوگا رفتہ رفتہ نام اسلام زائل ہوگا جو کچھ تحریر محدثین و مفسرین ہے وہ اصل و بناوٹ ہین
ہے اگر کوئی عیب بینی کریگا لاریب بد بینی کریگا ہر اعتراض کا جواب صاف حاضر ہے گو متعصب
و انصاف نا فہمی فقیر اندرین عرض کرتا ہے اور اپنے ذمہ سے ادای فرض کہ جو کوئی منکر ظلم و اذی

کرینگا بناے اسلام کی تخریب کریگا یعنی قرآن سے پھریگا ایمان سے گریگا کیونکہ خود نظم
قرآن سے پیدا اور آشکار ہے کہ داؤد ستمگار تھا چنانچہ ادخلوا علی داؤد ففزع منہم قالوا لا تخف
خصمان بغی بعضنا علی بعض فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط واہدنا الی سواء الصراط ان ہذا اخی لہ
تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیہا وعزنی فی الخطاب قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی
نعاجہ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضہم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم وظن
داؤد انما فتناہ فاستغفر ربہ وخر راکعا وانابۃ اس عبارت کا یہی مقصود ہے کہ جبرئیل ومیکائیل نے
بشکل دعوائے اپنی تنبیہ داؤد کا اوریا کو قرار دیا اور نودونہ زنان داؤد یک زن اوریا کو بشر
آشکار کیا داؤد نے اونکو ظالم ہونا اقرار کیا اور داؤد نے اوسکا انجام کار سمجھا آیت میں لفظ بغی و
عزنی وظلمک سے ظاہر ہے کہ داؤد زن حسنا پر شیفتہ ہے یعنی بیجی کشتی و عزنی یعنی جبر وظلم سے چھینا
گیا ہے چنانچہ تفسیر صراح میں اسم غریبا آیا ہے (الا الذین امنوا وعملوا الصالحات) ان الفاظ
قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد ایمان نہیں لایا اور دل سے رحمان نہیں ہوا اوس نے اچھا کام نہیں کیا
اور صالحین میں نام نہیں ورنہ ننانوے بی بیوں پر صبر کرتا بیچارے اوریا پر کیوں جبر کرتا باوجودیکہ
ننانوے بیویاں داؤد کے گھر تھیں اور شب و روز زن اوریا پر عاشق ہوا اور نزدیک خدا
واکبر فاسق ہے مستند یہاں نواب قطب الدین خان دہلی محمد علی کی ہمکاری تحریر ہے جسکا نام متبرکہ
جامع التفاسیر ہے عبارتہ کذا اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اوریا نام کی
بی بی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی انکو پس داؤد نے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بی بی کو اپنے سے جدا کر
میرا نکاح اوس سے کر دے جب آئی اوریا کو کہ میں انکا سوال کیونکر رد کروں پس اوس نے اسکو
جدا کیا اپنے سے اور انھوں نے اوس سے نکاح کر لیا انتہی لفظ اس سے یکہ تا آخر سخن یہی ہے
یا اوریا پر قہر الہی ہے کہ رد بیجائی سے اوسکو حیا آئی کیونکہ اپنی بی بی غیر کے نذر کرنا اور دیوثی کے
ساتھ بسر کرنا سخت بیحیائی ہے اور بڑی ناسزائی مولوی صاحب کی بات ایسی وقت قابل تغیر
ہے بلکہ سزا آفرین کرے ہی مسلمان سپاہی جناب سے طلب ناکرد اور اصل مرمت قدغن

تو آپ اسکی حاجت روا کرین اور اذیت درونی کی دوا قطع نظر اس سے اگر داؤد نے اوریا
یہہ ہی فرمایا اور وہ سمجہا لیا تو بات شبہہ داؤد کا وہم نہین ہے اور اوریا اس سے رنجیدہ نہین ہے
قرآن نے تفسیر کی کہ نشان داؤد مین حکایت ملائکہ تحریر کی جس سے ہمارا مقصود ثابت ہے یعنی
ظالم نہایت و ستمگری داؤد ثابت ہے مگر جامع التفاسیر مین ہے کہ مفسرین نے قصہ داؤد کا اس طرح
نقل کیا ہے کہ شرع و عقل اسکو نہین قبول کرتی ہے انتہی فقیر مولف التماس کرتا ہے کہ قصہ داؤد
جس طرح مفسرون نے لکہا ہے وہی لائق امتحان ہے کہ مطابق حدیث و قرآن ہے کیونکہ اگر داؤد
اوریا کو مکر سے قتل نکراتا اور اسکی منکوحہ سے خطبہ نہ کرتا تو قرآن مین داؤد کی شان مین قصہ
شرعا مین طور نہوتا اور داؤد باغی اور ظالم مذکور نہوتا اگر اسکو قتل کرانا شرع و عقل کے خلاف
ہے تو اپنی منکوحہ کسی کو سپرد کرنا بر عکس عقل و انصاف ہے شاید کہ شرع محمدی مین مباح ہوئی اور
نہ ہو زمتعہ و نکاح اگر یہی بات ہے تو مولوی صاحب چاہنا چاہئے مسلمان بہائیون کی پاس خاطر
کرینگے اور اپنی محبوبہ طالبون کو پاس خاطر چنانچہ حسب تفسیر محمد صاحب زینب مطلقہ ہوئی اور
بہ اشارہ کہنا یہ دیکہو شوہر سے سائل کو زید نے دست کرم سے نہ نکیا اور دل حضرت شکستہ ہی ہوا
کو طلاق دی اور زینب تو المشتاق کی طرح شبہہ داؤد زن اوریا پہ مقتول ہوا اور یہی آپ نے
مسلمون چنانچہ جامع التفاسیر مین ہے کہ نشاء کے معنی یہہ ہین کہ اللہ نے اسکو قصہ مین یعنی
بلا مین بسبب محبت اوس عورت کو انتہی تفسیر مذکور مین مسطور ہے کہ داؤد سے ایسا فعل سرزد ہوا
کہ وہ نماز اور صلح عبادت کی اور روایت کیا گیا ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ
لون مین دنیا اس سے اور پوست کرو دن مین دبخدا اوس نے کہا داؤد نے اگر قدرت رکہتا تو
اسکا تو یار و نگاہ مین تیری اسکو اور اسکو اور اشارہ کیا طرف کنارہ تا [illegible]
پس فرمایا داؤد تو احق ہے اسکا کہ مارا جاوے تیرے یہان اور [illegible]
قولہ واز سعید بن مسیب و حارث اعور منقول است الخ سیا بجی صدا جناب آپ نے روایت
حارث مانلی تو اطاعت شیطان کی پھر حارث [illegible] اعور ہونا معلوم کیا آدمی سے رکھو رہنا

بقول شخصی ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ؛ اب مولوی صاحب بابا آدم کے وارث
ہوئے کہ تابع حارث ہوئے بہرین تقدیر مفسرین خدمت مبارک مین عرض کر سکتے ہین کہ اگر
آدم نے اپنے فرزند کا عبد الحارث نام کیا تو کیا برا کام کیا علاوہ اسکے فرماتے کہ سعید بن مسیب
و حارث اعور سے حدیث و قرآن مین منقول ہے یا آپکے کام و دنان سے ہین بر تقدیر اول کتاب کا
نام لیجئے بر تقدیر دوم اپنے تئین سزا ہے اتہام دیجئے قطع نظر ازین اس روایت کا ایراد بیان محض
فضول ہے کہ مین نے چار سطر بعد دوبارہ منقول ہے غرض اس تطویل لاطائل و تفصیل لاحاصل سے یہ
ہی ہے کہ مولوی صاحب کی بلند ہمتی ہے اور جاہلون کی خاطر لیسند **قولہ** در حواشی تفسیر
بیضاوی نوشتہ الخ حواشی تفسیر بیضاوی حدیث کی کتاب نہین ہے اور داخل کتب مستندہ جناب
نہین اسی منہہ سے کہتے تھے کہ صرف قرآن و حدیث معتبر ہے اور باقی ناگک تتروکور جتہ ہے
برائے خدا فرمائیے کہ آپکا وہ قول اصلی ہے یا یہ بہر صورت آپکی اصل مین تبدل آئی
ہماری بات تم نے محمد علی کی دلیل آئی اگرچہ یہ جواب مین شرع و عقل کو کام فرماتے تو کس
بار بار الزام کہاتے **قطعہ** ہر کہ تامل نکند در جواب ؛ بیشتر آید سخنش ناصواب ؛ چو سخن آرای
چو مردم بہوش ؛ یا بنشین صحبت بہائم خموش ؛ قطع نظر اس سے جناب آپ نے حصہ سوم سوط الجبار
مین تکذیب کشاف کی تو بیضاوی کہان رہی کہ تفسیر بیضاوی خلاصہ کشاف ہے اور اختراع قاضی
با انصاف پس حواشی بیضاوی کون گنے انما بنا بر فاسد بر فاسد ہے اور مردود در مردود زاہد **قولہ**
یعنی آنچہ گفتہ میشود کہ داؤد بدفعات اوریا را بجنگ فرستاد الخ زن اوریا پر دیوانہ ہونا اور اسکی
محبت مین تیر بلا کا نشانہ ہونا اور بطشا کو اپنے لئے حلال ٹہرانا اور مزہ وصال اوٹہانا جامع التفاسیر
سے بھی پیدا ہے پس کیونکر افترا ہے شاید کہ یہ خیل وہابیان قطب الدین خان کی بات جہوٹی ہے اور اس
مرد خدا سے راہ راستی چہوٹی ہے واسطے قتل اوریا کے حیلہ کرنا اور جنگ کا وسیلہ کرنا علاوہ اسکے تفسیر
دولت آبادی و زاہدی وغیرہ مین منقول ہے مولوی عبد القادر دہلوی کو بھی بسر و چشم قبول ہے آنکا
ترجمہ دیکہو فائدہ آیت مذکور کا لکہتا ہے دیکہو عبارتہ یکبارگی جہگڑنے والے فرشتے تہے بردہ مین انکو

سنا کہ انہین کا دادا ... ہمسایہ کی عورت نظر پڑ گئی چاہا کہ اسکو بھی
گھر مین ... [illegible] ... اسکو نفع کیا تابوت سکینہ سے آگے جہان بڑی سرزنش
لوگ لڑائی مین ... شہید ہو گیا ... عورت کو نکاح کیا آمین سکو خون نہین کیا داؤد ہی کی
نہین کی ... کی تدبیر سے انتہی ... مولوی عبد الحی ... سرگذشت تحریر کی مگر
تعصب ... حضرت داؤد ... عورت سے نکاح
... کیا تابوت ... تو خود ثابت ہو گیا کہ داؤد ...
... چراغ موت کا پروانہ کیا ... کا آب ... لضرورت داؤد ...
... کیا ... کا خون کیا ... بے حیائی ... کسی عورت
... کے لیے ... بنانا منافی ناموس ہے ... حامی عبد الحی
... کے لیے ... قتل ... کیا تدبیر کی ... اسکی عورت ... نظیر لی اگر اسکو
... [illegible] ... کی اصل عبارت ... وغیرہ بھی ... چونکہ
... کی بات پر اعتماد کیا ہے اسواسطے ہم نے ترجمہ عبد الحی ... کیا ہے اب مولوی محمد علی
کا سارا ... ہوا اور مکر و فریب ... مانند نقش برسنگ ... اعتراض نہین ہے اور چارہ
... اعتراض نہین ہے یہ صرف ... انگشت اعتراض ... تیغ و تیر گریبان ...
قولہ ... لفظ ... بجد لفظ ... دوبارہ لفظ تازیانہ ... واسطے
... عبارت عربی کا ترجمہ کیا وہ بھی ... نہوا ...
... سے کہتے تھے کہ مین عربی دان ہون اور ماہر معانی و بیان ہے ...
مردوانا ... چون بستان ... لفظ ... کو یاد ...
حدیث کی کسی کتاب مین مذکور ہے ... حواشی ...
... بات ... کیا ...
مولف حواشی کی صحت نقل ... خصوصیت ... آوی ...

[illegible] انسانی ہے بلکہ عادت اجدادی کہ جماعت کی شکایت کرتی ہو اور ایک شخص کی ریاست اب
[illegible] شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ مفسرین کی بحر مواج وغیرہ تفاسیر میں
[illegible] روایت کی ہے اور مشتاق کے لئے ہدایت کا سبب ہے داؤد علیہ السلام [illegible] میں مقرر ہوا قتل
[illegible] اوسکو مع تابوت سکینہ کے بطرف بلقا روانہ کیا [illegible] ہوا کیا وہ جنگ کرتا
[illegible] ہوا اور دروازہ قلعہ تک پہنچا اور اوسکا نعرہ [illegible] قلعہ کشادہ ہوا [illegible]
[illegible] اور بیا کر دو [illegible] کیطرف راہی کیا [illegible] اوسکو [illegible]
[illegible] اوسکی شمشیر کی [illegible] گویا کہ لقمہ دام [illegible]
[illegible] سمت کو چلا گیا اور آسیا ظلم فلک سے [illegible]
[illegible] نکاح بطشا کا سر انجام کیا انتہی عجب سم زمانہ ہے کہیں [illegible] شادیانہ ہے [illegible]
[illegible] شگفتگی کا فردہ ہے کہیں چشم پر نم ہے کہیں گردش جام جم ہے کوئی مثل کباب
[illegible] جلتا ہے کوئی برنگ گل خندان ہے کوئی مثل بلبل نالان ہے [illegible] زمانہ کا عجب [illegible]
[illegible] کہیں ہے شادیانہ کیسی بھول میں پڑے ہیں چلنے کو کھڑے ہیں کوئی [illegible]
[illegible] نہیں کرتے خوف حق مطلق نہیں کرتے **رباعی** صبح عشرت کی شام ہوتی ہے [illegible]
شب تمام ہوتی ہے کچھ فکر آخرت [illegible] انجمن تمام ہوتی ہے اگر مولوی محمد علی [illegible]
[illegible] ہیں تو شاہ عبد العزیز [illegible] شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ مفسرین کرام [illegible]
صاحب روضۃ الصفا و عجائب القصص وغیرہ مورخین اسلام کی پشت پر تازیانہ لگائیں گے [illegible] اسلام
[illegible] تازیانہ [illegible] لگائیں گے بلکہ آپکو [illegible] احمد الدین خان صاحب اعجاز بھی نجات نہ پائیں گے [illegible]
کہ تازیانہ [illegible] دکھائیں گے کیونکہ انھوں نے بھی اعجاز احمدی کے صفحہ ۹ میں بحر [illegible]
بحر مواج وغیرہ پر گواہی دی ہے اور آپکے لئے اپنی راسے من عن گواہی دی ہے [illegible]
تحصیل [illegible] کی [illegible] اور بزرگان اسلام کے حق میں صد تیغ تجویز کیجئے جس [illegible]
مولوی [illegible] احمد خان صاحب [illegible] نیاز [illegible]

Marfat.com

[illegible] کتاب دوم سموئیل ... صحیح مرقوم ہے کہ داؤد نے قتل اوریا کیا اور [illegible]
عورت [illegible] اسطرح ہے [illegible] شام کو [illegible] داؤد اپنے پلنگ پر سے اوٹھا اور بادشاہ [illegible]
محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت
خوبصورت تھی (۳) تب داؤد نے اوس عورت کا حال دریافت کرنیکو آدمی بھیجے اور اونہون نے کہا کیا یہ
الیعام کی بیٹی بت سبع حتی اوریا کی جورو نہین (۴) اور داؤد نے لوگ بھیجکر اوس عورت کو بلا لیا [illegible]
وہ اوسکے پاس آئی اور وہ اوسکے ساتھ ہم بستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی اور وہ اپنے
گھر کو چلی گئی (۵) اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سو اوس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ مین حاملہ ہون (۶)
اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حتی اوریا کو میرے پاس بھیج سو یوآب نے اوریا کو داؤد کے پاس بھیجا
(۷) اور جب اوریا آیا تو داؤد نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے اور لوگون کا کیا حال ہے اور جنگ کیسی
ہوتی ہے (۸) پھر داؤد نے اوریا کو کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پانو دھو اور اوریا جو بادشاہ کے محل
سے نکلا تو بادشاہ کی طرف سے اوسکے پیچھے ایک خوان بھیجا گیا (۹) پر اوریا بادشاہ کے محل کے
دروازہ پر اپنے خداوند کے سب خادمون کے ساتھ سو رہا اور اپنے گھر نہ گیا (۱۰) اور جب یہ داؤد
کو یہ کہکر خبر دی گئی کہ اوریا اپنے گھر نہ گیا تو داؤد نے اوریا کو کہا کیا تو سفر سے نہین آیا پس
اپنے گھر کیون نہین گیا (۱۱) تب اوریا نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہوداہ خیمون مین
رہتے ہین اور میرا خداوند یوآب اور میرے خداوند کے خادم کھلے میدان مین ڈیرے ہوئے ہین [illegible]
کیونکر اپنے گھر مین جاؤن اور کہاؤن اور پیون اور اپنی جورو کے ساتھ سوؤن تیری حیات
اور تیری جان کی قسم کہ مین یہ کبھی نہ کرونگا (۱۲) پھر داؤد نے اوریا کو کہا کہ آج بھی
رہ جا اور کل مین تجھے روانہ کرونگا سو اوریا اوس دن اور دوسرے دن یروشلم مین رہا
(۱۳) تب داؤد نے اوسے بلایا اور اوس نے اوسکے حضور کھایا پیا اور [illegible]
کو وہ باہر جا کے اپنے خداوند کے خادمون کے ساتھ اپنے بستر پر سو رہا پر اپنے گھر نہ گیا (۱۴)
اور صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے خط لکھا اور اوریا کے ہاتھ مین دیکر اوس نے بھیجا [illegible]

Marfat.com

خط مین یہہ لکھا اوریا کو سخت لڑائی کے وقت آگاڑی بھیجیو اور اوسکے پاس سے ہٹ آؤ تاکہ وہ مارا جاوے اور جان بحق ہو (۱۶) اور ایسا ہوا کہ یواب جو اوس شہر کے گرد اگرد کی حالت دیکھ گیا تو اوس نے اوریا کو ایسے مقام پر جہاں اوس نے جانا کہ جنگی لوگ وہان ہین مقرر کیا (۱۷) اور اوس شہر کے لوگ نکلے اور یواب سے لڑے اور وہان داؤد کے خادمون مین سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اوریا بھی مارا گیا (۱۸) تب یواب نے آدمی بھیجا اور جنگ کا سب حوال داؤد سے کہا [illegible] لازم ہے کہ مصنف توریت کے بدن سے جامہ ورع اوتاریں اور اوسکی پشت پر حد شرعی ماریں [illegible] سیان محمد علی حصہ سوم سوط الجبار مین بھی برات داؤد کرتے ہین اور تکرار دلائل [illegible]

سوط الجبار قصہ داؤد کا جو آپ نے نقل کیا ہے ہماری کتب معتبرہ تفاسیر دیکھ لیجئے [illegible] اوسکی تکذیب بہ اعلان تمام گواہی دیتے ہین جناب علی مرتضی نے جب یہہ سنا کہ یہود وغیرہ یہہ قصہ اہل اسلام سنکر نقل کرتے ہین تو اونہون نے حکم نافذ کیا کہ جو شخص اسکو نقل کریگا اوسپر حد افترا علی الانبیا کی واجب ہوگی آپ جو کہتے ہین کہ عجائب القصص مین خود وہب بن منبہ کی راوی معتبر سے روایت کی گئی ہے آپکی کمال نادانی ہے وہب بن منبہ تو راوی معتبر ہے عجائب القصص حدیث کی کتاب نہین اوسکے مولف نے وہب بن منبہ کو دیکھا بھی نہین نہ سلسلہ رواۃ کا کچھ بیان نہین پس ایسا قول ہو سکتا ہے کہ لایق اعتبار کے نہین **جواب** [illegible] اعلان تمام کی [illegible] کا کیا کام ہے مگر کیا کیجئے آپکا تکیہ کلام ہے بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے مثل ہے کہ زبان سے نکلتا ہے آپ ہی شمار انصاف کیجئے اور اپنے دل مین آپ ہی انصاف کیجئے اب آپکی [illegible] مین تکتے ہو اور [illegible] بکی بازار ایمان مین کھلتی ہے **قولہ** ہماری کتب معتبرہ تفاسیر دیکھ لیجئے فقط آپ نے جا بجا بہت طول کلام کیا ہے سوا کشاف کے کسی تفسیر کا نام لیا اور کشاف [illegible] نزدیک معتبر نہین ہے کہ آپ نے حصہ سوم سوط الجبار مین اوسکا رد ستکار کیا ہے اور اوسکے مصنف جار اللہ زمخشری کو معتزلی شمار کیا ہے **قولہ** جناب علی مرتضی نے جب یہہ سنا کہ یہود وغیرہ الخ آپنے روایت علی مرتضی حصہ اول سوط الجبار مین بھی نقل کی تھی وہان ذکر ہو چکا ہے تہا او...

Marfat.com

فراط وتفریط نے سود نہین جبکہ حصہ سوم سوط الجبار آغاز کیا کمی بیشی کا انداز کیا چاہ خیانت مین
رنے لگے اور راہ امانت سے پہرنے لگے آپکی بات کا اعتبار نہین بالکل حضرات کا اعتبار نہین
یہاہی نہین فقط گلہ ہے نے یہہ قوم کی قوم ہو فا ہے نے شاید کہ بر وقت تالیف حصہ سوم آپکو الہام
ہوا کہ قصہ داؤد یہود سے سمیع اہل اسلام ہوا **قولہ** وہب بن منبہ تو راوی معتبر سے ہی عجایب القصص
حدیث کی کتاب نہین ہے فقط فرمائیے لفظ سے ہی کیا معنی رکہتا ہے اور لغت کس زبان کا ہے اُردو یا
فارسی ہے ایجاد آپکی یا کسی بہیا ئون والی کی ہے افسوس سالہا سال حاضر دربار ہے پہر بہی سبکسار کے
سبکسار رہے فیض صحبت وہین کارگر ہے جہان ہما استعداد سا گیتر ہے چو استعداد نبود
کار از اعجاز نکشاید نے مسیحا کی تواند کرد رشتن چشم سوزن را نے قطع نظر ازین اس فقرہ سے کچھہ ہی غرض
ہے کہ اب مولوی محمد علی نے صرف کتب حدیث پر اعتبار کیا اور قرآن و اجماع امت وغیرہ کو نفی الناس
کیا حواشی بیضاوی بہی حدیث کی کتاب نہین ہے کہ صحاح وغیر صحاح مین اوسکا حساب ہے ہین پس
روایت علی مرتضی کیونکر لایق اعتماد سمجہی گئی ہے کہ بقول آپکے صرف حواشی بیضاوی مین پیدا
کی گئی ہے ہمارا آپ سے یہہ ہی التماس ہے کہ آپ نے حواشی بیضاوی کی کیونکر تصحیح کی اوسطرح عجایب القصص
پر اوسکو ترجیح دی اب اپنے ذمہ سے ترجیح بلا مرجح دور کیجئے یا عجایب القصص کو مثل حواشی بیضاوی کے
تسلیم منظور کیجئے خلاصہ اس تقریر کا یہہ ہے کہ آپ نے تفسیر کشاف و بیضاوی و نیشاپوری و رازی وغیرہ جو
کتاب تسلیم کی ہے غلطی عظیم کی ہے کہ اونکی کتب احادیث مین شمار نہین ہے پس کوئی شایان اعتبار
نہین ہے **قولہ** اوسکے مولف نے وہب بن منبہ کو دیکہا بہی نہین فقط اگر دیکہنے ہی پر مدار ہے تو صحاح ستہ
کا بہی کیا اعتبار ہے کہ بخاری و ابن ماجہ وغیرہ محدثین نے عائشہ و عکرمہ و ابوہریرہ وغیرہ راویون کو
اصلا نہین دیکہا بلکہ دو سو اڈہائی سو برس بعد اونکی روایات کو لوگون سے سنکر اور اپنے
موافق چینکر لکہا پس صحیح بخاری و عجایب القصص وغیرہ کا ایک حال ہے [illegible] زبان بہم
لال **قولہ** اوسکا سلسلہ رواۃ کا بہی بیان نہین کیا الخ اگر صحت روایت کا سلسلہ رواۃ ہی پر منحصر ہے
تو روایت علی مرتضی بہی صحت سے دور ہے کہ حواشی بیضاوی مین اوسکا سلسلہ رواۃ بیان نہین

Marfat.com

ہی پس وہ بہی لایق اطمینان نہین بلکہ آپکی مستندہ تفسیر کشاف و نیشاپوری وملزری مین جتقدر روایات کا سلسلہ منقول نہین ہی اون مین سی کوئی مقبول نہین ہی اب مولوی صاحب توریت سی انحراف کرتی ہین اور اپنی قول کی آپ خلاف کرتے ہین **سوط الجبار** اگرچہ بسبب تحریف امم سابقہ کی کتب سابقہ کے مضامین جواب مرقوم ہین قابل استناد کی نہین لیکن اس پربہی لالجی کا یہ صاف افترا ہی دعوی نہین کرتے کہ توریت جناب موسی پر نازل ہوئی تھی اور عہد موسی بہت پہلے داؤد سے تھا جبکہ یہ افترا توریت مین کیونکر مرقوم ہوسکتا ہی سفر ثانی سفر الخروج توریت کا جیسا کچھ ہی موجود ہی اوس مین مطلق وجود اس افترا کا نہین **جواب** اگر توریت مین تحریف ہوئی اور از سر نو تالیف ہوئی قابل استناد نہین ہی اور سزا وار اعتماد نہین تو آپ نے اوسکو کسواسطے کتب دینیہ مین شامل کیا اور کیونکر بار بار حصہ اول سوط الجبار مین اوسکا مضمون سند گا داخل کیا آپ کی دین ایمان کا ٹہکانا نہین تحریر و بیان کا ٹہکانا نہین آج ایک کتاب پر ایمان لاتی ہو کل اوسکو بہتان بتلاتی ہو تیا کہ بروقت تصنیف حصہ اول سوط الجبار توریت کتاب دینی و آسمانی تھی اور فی الحال قابل عیب بینی روگردانی ہوئی دعوی تحریف توریت بہی باطل ہی اور یہان اوسکا بیان لا حاصل ہی کہ اوپر تفصیلوار قلمبند ہوا اور اہل انصاف کو بسیار پسند **قولہ** لیکن اس پر بہی لالجی کا یہ صاف افترا ہی فقط یہ بہی لفظ صاف ہی کہ کام ناکام بطور تکیہ کلام نے ساختہ آپ کی کام و دہان سی برآتا ہی اور گوش شتر و بانگ خر کو تہرا تا ہی اسکی شمار نہ بہولئی اپنی حافظہ پر نہ پہولئی میاںجی ملہیں کا دہوکا نہ کہائیی اور آیات توریت کو افترا نہ تبلائیی توریت یہود و نصارا کی پاس ہی اور شب و روز ورد خضر و الیاس ہی سید احمد خانصاحب نے اوسکی تفسیر کی ہی آپ نے سوط الجبار مین جسکی عبارت پڑہی ہے بطور سند تحریر کی ہی حال زنا ی داؤد ان ہی صاحبون سی استفسار کیجئی اور جہوٹی حیلون اور حوالون سی عار کیجئی **قولہ** دعوی نہین کرتے کہ توریت جناب موسی پر نازل ہوئی تھی فقط اگر آپ غور کرتی تو کسواسطے اوسی او رکرتے توریت سی انکار کر کے اپنی تئین شرمسار نہ کرتی یا اول ہی سی اوسکی حقیت پر اقرار نکرتے اور بار بار اوسکی عبارت داخل سوط نکرتے **قطعہ** ہر آن کسی کہ بانجام کار غور کند * بہیچ وجہ ملالے بحال او نرسد * ز آب تجربہ جیون

گردغتنہ بہ نشانہ ذو معیار نقص بردو نہ کمال اونرسد ذ بنای رفعت اگر بر اساس غور بنہد ذ خلل ہر بنیہ جاہ
وجلال اونرسد. ذیہہ تمام نقیض ما قبل و ما بعد نتیجہ بد غوری ہی شاید کہ میانجی ابوبکر سی کو سا ایسفیان
آوری ہی **قولہ** اور عہد موسی سی بہت پہلی داؤد سی تھا الخ زنای داؤد اسی صورت مین فترا
ہوگا کہ توریت سی ناپیدا ہوگا باب یازدہم کتاب دوم سموئیل مین ذکر زنای داؤد ہی توریت ناگری و
اردو و فارسی موجود ہی ملاحظہ بغور کیجیہ ہٹ دہرمی سی توبہ فی الفور کیجیو اسی کتاب مین بالاحرفا حرفا
قصہ داؤد اندراج ہوا ہی آپکی مرض تجاہل کا خاطرخواہ علاج ہوا ہی میانجی صاحب اس حال مین کہ سحر
زندگانی کی تمام ہی اور آفتاب حیات بر لب بام ہی راستی سی روگردانی نکیجیو اور دیدہ و دانستہ تکذیب
کتب سماوی نکیجیو اگر یہی حال ہی تو ایک روز قرآن سی بھی انکار کر دوگے اور مسلمانون سی عزم
پیکار پس ہم اور تم راضی ہونگی اور رنج و ملال حال ماضی ہونگی آپکا یہہ عذر کہ توریت موسی پر نازل ہوئی
اوس مین سرگذشت داؤد کیونکر داخل ہوئی سراسر لنگ ہی بلکہ پای اسلام کے لئی سنگ ہی کیونکہ
علماے محمدیہ معترف ہین کہ توریت سی محمد صاحب کی اوصاف مبرہن ہین اکثر جا حضرت کی تعریف ہی اور
ذکر قرآن شریف ہی اب اپنی اور علماے محمدیہ کی زبان قلم کیجیو اور بدست مبارک رقم کیجیو کہ عہد
موسی ظہور محمد سی ہزارہا سال پیشتر ہی پس توریت مین ذکر قرآن و نعت حضرت کیونکر ہی واہ واہ توریت
مین تعریف داؤد تو نہین مسطور ہو سکتی ہی اور توصیف خاتم النبیین مذکور ہو سکتی ہی جو کہ عبد اللہ
کے مولود ہین اور صدہا سال بعد از داؤد ہین اگر بہ نسبت نعت حضرت حیلہ پیش بین کوئی درمیان
لاؤگے تو زنای داؤد کو کس منہہ سی بہتان بتلاؤگے میانجی یہ اسقدر بلای آسمانی ٹوٹی ہی کہ اونکی اہتک
کہانی جہوٹی ہی **قولہ** سفر ثانی سفر الخروج توریت کا جیسا کچہہ ہی الخ یہہ کلیہ گر نہین کہ
بات ایک جگہہ کتاب مین ہو وہی اوسکی ہر ایک باب مین ہو ورنہ ہم بہی کہہ سکتی ہین
مین ذکر نبوت داؤد افترا ہی ذکر نہ سورہ بقرہ وغیرہ سی کیون نہین پیدا ہی علاوہ اسکی جبکہ بقول آپکی توریت
مین خرابہ و تلف ہوئی اور تا ثانی نسخ روی زمین پر محیط ہوئی تو سفر الخروج کیونکر محفوظ رہی اور کسواسطی
اہل تحریف کو اوسکی محافظت ملحوظ رہی سفر الخروج کا نام سفر ثانی نہین ہی غلط گوئی مین کوئی آپکا

Marfat.com

ثانی نہین ہی جبکہ آپ نے سفر الخروج توریت پر اعتماد کیا تو ظلم و شرک موسیٰ و ہارون پر صاد کیا پھر
کہنا کہ عصمت موسیٰ و ہارون سالم ہی نہ وہ مشرک نہ یہہ ظالم ہی کیونکہ سفر الخروج کے باب ۳۲ مین
مرقوم ہی کہ ہارون نے لوگون کے لئے سونے کا گوسالہ بنایا اور شل لہ بچوایا اوسکے سامنے قربانی کرائی
اور نذر نیاز دانی ٹھیرائی باب دوم سفر الخروج مین لکھا ہی کہ موسیٰ نے ادہر اودہر دیکھا جب کوئی نظر
نہین آیا تو ایک مصری کو جان سے مارا اور ریت مین گاڑا پھر باب سی و دوم مین لکھا ہی کہ موسیٰ
نے تحقیر توریت آشکارہ کی کہ پہاڑ کے نیچے پھینک کر پارہ پارہ کی اگر میانجی ان روایات کی نسبت کچھ
گفتگو کرینگے تو ہم بجنسہ نقل عبارت توریت روبرو کرینگے فقیر اندرین نے خطاے داؤدمین اسقدر ثبوت
دیا کہ مولوی محمد علی نے سکوت کیا ساری تری تمام ہوئی اور سحر لسانی کی تمام ہوئی ۵ ذکر
دائمہ اختتام ہوا نے روز و شب ورد خاص و عام ہوا نے ابراہیم بن آزر نے بھی مکر کیا ہی جسکی توحید پر
مخالفین نے فخر کیا ہی جس وقت نمرودی لوگ ابراہیم سے جدا ہوئے اور سرگرم مدعا تو ابراہیم نے باخود
آہستہ کہا کہ تمہارے بتون سے مکر و بدسگالی کرونگا اور انکے جو سے بیت الاصنام خالی اکیلے ایک
شکستہ کرونگا اور خدع و مکر پہ کمر بستہ قرآن مین سورہ انبیا ہی وہان اسطرح رقم کیا ہی (وتاللہ لا
کیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین فجعلہم جذاذا) یعنی قسم ہی اللہ کی البتہ مین بدسگالی کرونگا بتون
تمہارے سے بعد اسکے کہ پھر جاؤ تم پیٹھ پھیر کر پس کیا انکو پارہ پارہ فقط دیکھیے ابراہیم کسقدر
جادہ راستی سے رم کرتا ہی کہ عزم کیا دی موکد بقسم کرتا ہی ع چہ دلاور ست دزدے کہ بکف
چراغ دارد نے ہم نے مکر ابراہیم کی تشریح آیندہ بخوبی کی ہی یہان اسیقدر کافی ہی یہان تک عبید اللہ
کا یہہ قول کہ انبیا مکر و فریب سے پاک ہوتے ہین مردود ہوا اور بڑا اعتبار تراز دعوی نمرود اب
عبید اللہ کے قول آیندہ کا ابطال کرتا ہون اور کذب انبیا مین قیل و قال **قولہ** نہ کبھی جھوٹ بولیں
فقط اس قول کے معنی یہہ ہین کہ انبیا جھوٹ ہرگز نہین بولتے مال حرام سے روزہ نہین کھولتے
مگر یہہ محض غلط ہی کہ ابراہیم نے کئی مرتبہ جھوٹ بولا اور آب حیات مین زہر گھولا میان محمد علی بتیر
از تحریر جواب الزام انتا کرتے ہین ورقبل از مرگ واویلا **سوط الجبار** بحسب اصول

Marfat.com

ما کذب بعینہ حرام نیست بل حرمت او بدین جہت است کہ در ضمن آن ضرری بمخاطب یا غیر مخاطب
میرسد و اقل درجۂ ضر آنست کہ مخاطب یا غیر مخاطب خلاف واقع اعتقاد کند کہ موجب جہالت ست
لیکن بسا اوقات جہل مخاطب باعث مصلحت مرضیہ میباشد کذبیکہ محصل این مصلحت ست لاجرم
مباح بلکہ واجب خواہد بود مثلا ظالمی بر ضعیفی تیغ کشیدہ می آید و آن ضعیف جا مخفی شد ظالم از شخصی
کہ از محل اختفای ضعیف آگاہ ست پرسید کہ او کجاست اگر جوابش راست گفت قتل ضعیف بیگناہ مظنون
است لہذا درچنین موقع کذب واجب آمد و ہمین مسلم وید و شاستر ہنود ست چنانکہ در کرن پرب
مرقوم ست کہ کرشن بارجن گفت کہ کوشک نام برہمنی بسیار مرتاض بود و عہد کردہ بود کہ ہرگز دروغ
نگوید روزی جماعتی از بیم دزدان در صحرائیکہ کوشک بود پنہان شدند دزدان از کوشک حال
آن جماعت پرسیدند کوشک گفت درین صحرا آمدہ اند دزدان از پی در آمدہ ہمہ را بقتل رسانیدند
این راست گوئی کوشک را بدوزخ رسانید چہ در حقیقت راست گوئی در نیافتہ خیال کرد کہ راست گفتن
ہمہ جا نیکوست ای ارجن مردم میگویند کہ دہرم از وید توان یافت مرا درین شکی نیست اما ہرچہ در وید
ست ہمہ نتوان کرد و ہمہ دہرم از وید نتوان یافت **جواب** اصول روافض کو اپنی طرف
منسوب نکرو نام محمد علی کو معیوب نکرو اسطرح کسی سنی نے ہرگز نہین کہا ہے تقیہ کسی کتاب مین
جائز نہین لکہا ہے اسواسطے آپ کی بات بے سند ہے بلکہ قابل رد ہے فقیر اندرمن کی کیا خوب قلمزنی
ہے کہ حضرات کی جان پہ بنی ہے ترک مذہب سنیہ کرتے ہین رجوع بطرف شیعہ کرتے ہین ہمارے علم جواب نے تم
نے جگہ مخالفین مین کار الماس کیا اور میان محمد علی کو جذبہ نہایت بدحواس کر اپنا مذہب سر بسر
بھولتے ہین و رعقائد شیعہ پر چہلتے ہین ہم نے فرض کیا کہ آپکے اصول مین کذب بعینہ حرام نہ
ہے اور بنا الزام نہین لیکن کذب براہیم سے قوم کا نہایت ضرر ہوا کہ اونکا بیت الاصنام
ہوا پس بحسب اصول آپکے بھی براہیم نے فعل حرام کیا اسیواسطے ہم نے آپکو الزام دیا کیونکہ مخاطبین
براہیم نے خلاف واقع اعتقاد کیا کہ اوسکو مرض معلوم پر اعتماد کیا حالانکہ وہ بیمار نہین تہا اور بعض
ملت گرفتار نہین جسطرح کا کذب کہ بحسب اصول جناب حرام ہے اوسکا ابراہیم امام ہے ویرانی

Marfat.com

بیضہ ارا اصنام و پریشانی بیت الحرام مین تفاوت نہ سمجھی قوم آزر و قوم پیغمبر مین عداوت نہ سمجھی
وہ بتخانہ قوم آزر و ابراہیم کا ہی اور یہ بتخانہ بنی ہاشم و بنی تمیم کا ہی اب مولوی صاحب جسکو
حرام کہتے تھے اب اسکو مباح کہتے ہین اور جسکو اعتنام کہتے تھے اب اسکو انشراح **قولہ** لیکن بسا اوقات
تبدیل حکم الہی بباعث مصلحت مرضیہ میباشد الخ یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک کوئی
امر حلال یا حرام نہین ہے آپکو صرف مکابرہ و مجادلہ سے کام ہے اگر آپکی راہ مین کوئی کام حرام و حلال
ہوتا تو کسیواسطے ادلہ کے برخلاف آپکا یہ قال و مقال ہوتا یہ تمام مخالفت حق کا پہل ہے یا بسبب
علت شیخوخت دماغ سامی مختل ہے کہ ایک آئین پر قرار نہین ہے اور ایک دین پر مدار نہین **قولہ**
مثلا ظالمی بہ ضعیفی تیغ کشیدہ می آید الخ اس مثال کی اصلا ضرورت نہین ہے اور برات ابراہیم
کی کوئی صورت نہین کیونکہ اس سے یہی لازم آتا ہے کہ اگر بہت کوئی سے ابراہیم کو گمان کشت و
خون ہوتا تو البتہ سچ بولنا اسکو زبون ہوتا حالانکہ اس بات کا کچھ وجود نہ تھا ابراہیم کا کذب
سے کچھ مقصود نہ تھا قوم کو فریب دینا صرف ابراہیم کی غرض تھی یہی اصل بہانہ مرض تھی **قولہ**
داین معنی مسلم وید و شاستر ہنود ست فقط اگر بالفرض یہ بات مسلم ہنود ہے تو آپکے لئے کیا سند
کہ دروغ ابراہیم صرف بنا بر فریب دہی تھا اور برخلاف حکم الہی پس مسلمات ہنود آپکے لئے
مفید نہین ہے خلافت رسول حق پر یہ نہین **قولہ** در گرن پرب مرقوم ست الخ اگر گرن پرب
مین یہ نقل مرقوم ہے تو بھی ابراہیم ملوم ہے کہ اوسنے قوم کو فریب دینے کے لئے جھوٹ بولا اور ناحق
لوگون کے منہہ پر دروازہ تلبیس کھولا بر تقدیریکہ کذب ابراہیم بہ دفع شر ہوتا تو البتہ ایراد روایت
کو شک بہتر ہوتا چونکہ ایسا نہین ہے ذکر روایت مذکور آپکے حق مین مفید اصلا نہین قطع نظر ازین
اس روایت کا فقرہ اخیر نہ یہ جا کہ (ہمہ جہرم را از وید نتوان یافت) مہابہارت مین کسی جگہہ نہین
ہے لاجرم خیانت میا بہی اور مترجمین ہے اپنی طرف سے فقرات اختراع نکیجئے اور حق سے نزاع کیجئے
باقی رہا روایت ادہیا شصت و نہم گرن پرب مین مرقوم ہے اور اوسکا یہی مفہوم ہے کہ جس جگہہ
ہستی ہے احتمال شر ہے وہان خلاف واقع گفتگو بہتر ہے اب مولوی صاحب نام وید لیتے ہین اور

اپنی غلط گوئی کا بھید دیتے ہین **سوط الجبار** در پرشن اپنکهد اتهربن وید مترجم هست اگر کوئی
کسیکو بیگناه ظلم اور تعصب ور جنون سے جان سے مارتا ہو الخ فصل موچهه دہرم شاست پرب مہابھارت
دروغ مصلحت آمیز که در و فایده مردم باشد از راستی بهتر است انتهی در مہابہارت در آدی پرب
گفته که در پنج جا دروغ گفتن گناه نیست یکی با یاران در صحبت با خنده و مزاح دروغ گوید دوم آنکه
شوهر برای خوشحالی زن دروغ گوید سیوم آنکه در وقت عروسی قاعده است که از هر دو طرف
همه گر را دشنام یا دروغ میدهند چهارم آنکه اگر ظالمی کسی را بزد و میزند یا میکشد بجهت خلاصی او
دروغی که گوید رواست پنجم وقتیکه مال کسی را برده باشد بجهت نگاهداشتن مال خود دروغ گوید در
پنج جا گناه ندارد انتهی در مہابہارت شانت پرب فصل راجدہرم نوشته که اگر خواهد که مال از دزد
بر آرد چار چیز پیش او بتکلف کند و از ان چار دوم این است که دروغ بوقت حاجت بگوید پیشوایان
هنود در کذبات فاحش بغرض دنیاوی ملوث شده اند از انجمله شری کرشن برای حصول اسپ از
راجه مورالیج خود را بصورت برہمن وا نموده الخ از انجمله آنکه شری کرشن با وجود آنکه با بهیکهم پتامه
عهد بسته بودند که چکر خود بمقابلهاش بدست گرفته بمقابله نخواهد آمد با این همه عهد موثق چکر خود بدست
گرفته بمقابله بهیکهم پتامه در آمدند اگرچه مورد طعن بهیکهم پتامه همان وقت شدند مگر در نقض عهد باکی
نفرمودند چنانکه در بهیکهم پرب مذکور است که هرگاه کرشن عهد کرد که درین جنگ سلاح بدست خود نخواهم گرفت
بهیکهم پتامه گفته که آن زمان نامم بهیکهم پتامه است که اینچنان جنگم که کرشن را ازین عهد ناچاری
لازم آید چنانچه همچنان شد و از انجمله آنکه چون پسر دیوداس براجه منو هزیمت داد و راجه منو
در فرودگاه بهرگو کهیشر خود را پنهان کرد و لیپر دیوداس تعاقب کرده تا به فرودگاه بهرگو رسید ان
بهرگو نشان منو پرسید بهرگو دروغ گفت که آنرا که میجوئید در منزل من نیامده است از انجمله [illegible]
برخلاف واقع خود را ملازمان جدہشتر وا نموده سما و البته خود به خلاف واقع تبدیل نمود
در سرکار راجه بیراٹ باریاب شدند چنانکه در بیراٹ پرب مرقوم هست **جواب** یه منه
اس لایق نهین هی که آپ [illegible] کا نام [illegible] دکھ حوالے سے ہمکو الزام دین جبکی بہرد

آپ زبان درازیاں کرتے ہین اوسکو بیہودہ گفتاری الکہد ہاری سمجھی اور اپنی تئین فقرا پردازی مین
ہفت ہزاری سمجھی خدمت مبارک مین ہمارا یہہ ہی التماس ہی کہ کسی جگہہ تو مطابقت ترجمہ و اصل
کرائی اور کہین تو اصل عبارت وید مقدس نقل فرمائی اگر آپکو مجموعۂ اونپشد میسر ہووی تو ہم سے
طلب کیجئی بلا تامل سب لیجئی جناب من یہہ مطلب پرشن اونپشد مین اصلا نہین ہی آپکو کوئی کام
غلط گوئی کی سوا نہین ہی یہہ بالکل افراط و تفریط الکہد ہاری ہی یا شرارت تحصیلدار بلاری کہ
غلط کاری پر اصرار کرتے ہین اور ترہات کا نام وید بار بار رکہتے ہین جو کچہہ کہ دروغگوئی کی حد مین
پرشن اونپشد مین موجود ہی بالاحرف احرفا منقول ہی اوسکی تکرار دوسری بار فضول ہی اگر بالفرض
وید اقدس مین اسطرح پایا جاتا تو بھی آپکو کیا فائدہ پہنچاتا کیونکہ دروغ ابراہیم اس قسم کا نہین تہا
صرف بنا بر فریب دہی مخاطبین تہا جسکا ہم نی دروغ ابراہیم قرآن و حدیث سی ثابت کیا اور
مولوی صاحب کو بخوبی ساکت تو زید و بکر کی ناہنجاری سی اور مصنفات طوطارام و الکہد ہاری
سی ارادۂ الزام کرنی لگی زاغ براہ کبک خرام کرنی لگی ؎ خاقانی آن کسان کہ براہ تو
میروند ؛ زاغ اند و زاغ را روش کبک آرزوست ؛ ہم پر اوسی وقت الزام آئیگا کہ ہماری
مسلمات سی انجام پائیگا تالیف الکہد ہاری وغیرہ مزخرفات لایعنی ہی اور مانند آیات قرآنی
اوسکو وید و گیتا سی اصلا نسبت نہین ہی حنظل کو قند مکرر سی ابدا مشابہت نہین اب آپکی ابکار
افکار اپنی زشت روئی سی زار زار روتی ہین نہین نہین زیر مشق قلم گہربار ہوتی ہین **قولہ** فصل چوتہہ
دہرم شاسنت پرب مہابہارت فقط یہہ الفاظ نہ مبتدا نہ خبر ہین نہ متعلق بفعل کسی طور پر ہین کیونکہ
یہاں اصل شبہ فعل مذکور نہین ہی اور آپکو بات کہنی کا شعور نہین اسواسطی کچہہ مدت مکتب نشینی کیجئی
اور گلشن صرف و نحو سی گل چینی جبتک کہ قدری استعداد حاصل نہوگی مراد حاصل نہوگی ؎
از بخت مدد باید تا خاص شود عامی ؛ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی ؛ قطع نظر ازین موکش
دہرم مین یہہ مطلب ہی یا نہین ہم اسبات کی جستجو نہین کرتی اور صحت و سقم ترجمہ مین گفتگو نہین
کیونکہ دروغ ابراہیم نہ مصلحت آمیز تہا بلکہ فتنہ انگیز تہا کہ اوسکی جہت سی شہر مین فتنہ عظیم

Marfat.com

پا ہوا کہ جسکے سبب سے ابراہیم بھی مبتلای بلا ہوا آگ مین ڈالا گیا شہر سے نکالا گیا اوسکی بی بی کی
عصمت مین نقصان آیا مگر خدا نے احسان فرمایا عصمت سارہ سلامت رہی بلکہ تا قیامت
ہی مگر ابراہیم نے جورو کو بہن بنایا اور دخمہ مجوس پنا مدفن بتایا **قولہ** یکے با یاران در صحبت
و خندہ و مزاح دروغ گوید فقط یہہ صحیح ترجمہ نہین ہے مہابہارت مین یاران و صحبت و خندہ کے
معنی کا کوئی کلمہ نہین ہے **قولہ** سیومی آنکہ در وقت عروسی قاعدہ ایست کہ از ہر دو طرف ہمہ گر
ایشنام با دروغ مید ہند فقط یہہ ترجمہ بھی سراسر خلاف واقع ہے اور افراط و تفریط تنابع ہے
مہابہارت مین صرف لفظ وِباہ کال ہے اور اوسکا ترجمہ تحفۃ الاسلام مین قلم کے حوالے ہے
غلط ترجمون پر ایمان نہ لائیے اپنے تئین نادان کہلائیے ہماری بات پر یقین نہ ہو تو کسی سنسکرت
خوان سے ادراک کیجئے اور اپنے تئین لوث جہل سے پاک قطع نظر ازین دشنام ہا دروغ عجیب ترکیب ہے
اور لفظ غریب کہ آج تک ہم نے کسی فارسی خوان کی زبان سے نہین سنا شاید کہ مولوی صاحب نے
نخل حماقت سے یہہ ثمر چنا کہ موصوف و صفت سے خبر نہین ہے اور کسرۂ صفت پر نظر نہین اگر اتنی پر بھی
سمجھے ہو تو سمجھہ لو دشنامہای دروغ چاہئے اپکی تاریکی باطن کے لئے فروغ چاہئے بہر صورت سند آدی پر
مہابہارت فائدہ سے خالی ہے اور سخن لا ابالی کیونکہ ابراہیم نے جھوٹ نہ مزاح کے لئے بولا نہ بی بی کی
انشراح کے لئے نہ نکاح کرانے کے لئے نہ جان و مال بچانے کے لئے پس اسکو دروغ ابراہیم سے تعلق نہین ہے
اور آپکو نیک و بد کا تمیز نہین ابراہیم نے فتنۂ خفتہ بیدار کیا اور اپنے تئین آوارۂ دشت ادبار کیا
قوم بت پرست سے طبیعت بیزار تھی تو صرف پند و نصیحت درکار تھی بتون کا کیا قصور تہا اور جھوٹ
بولنا کیا ضرور تہا **قولہ** در مہابہارت شانت پرب فصل راجدہرم نوشتہ الخ یہہ بات راجدہرم
مین ہے یا نہین ہم اسکی تلاش نہین کرتے اور آپکی خیانت فاش نہین کیونکہ راجدہرم
راجا کیلئے ہین نہ پیغمبر خدا کے لئے اگر ابراہیم بادشاہ با انصاف ہوتا اور واسطے شکست دینے دشمن
کے دروغ باف ہوتا تو موافق راجدہرم کے معذور سمجہا جاتا اور دور از قصور چونکہ ایسا نہین ہے حوالہ
راجدہرم اچہا نہین مہابہارت شانت پرب لفظ عجیب غریب ہے اور مخالف قواعد علم ترکیب

Marfat.com

ہو اگرچہ اضافت مقلوب ہی مگر نہایت بد اسلوب ہی کیونکہ فارسی مین یہہ کلیہ نہین ہی کہ دل
جہان مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم کرین چنانچہ جہان بادشاہ مستعمل ہی اور غلام زید مہمل شا
پرب فصل راجدہرم کی بھی یہی صورت ہی غلط فی التحقیق ہی موافق قواعد فارسی کی عبارت
چاہئی فصل راجدہرم شانت پرب مہابہارت چاہئی یا جدہرم اور شانت پرب کی آخر کسرۂ اضافت
ضرور درکار ہی میم دہرم اور موحدہ پرب مکسور پڑہنا چاہی **قولہ** پیشوایان ہنود درکذبات فاش
بغرض دنیاوی ملوث شدہ اند فقط کیون جھوٹ بولتے ہو کسواسطی زبان دروغ بیان کہولتی
ہو پیشوایان ہنود پر اتہام شنیع ناحق کیکو دشنام دیجئی **ابیات** یہہ دشنام دینا کچھہ اچھا نہین
کہ اشراف جھکمارتی ہین کہین نہ چڑہی ہی جو سر مین شراب غرور نہ وہ ہوویگی اک آن
مین سر سی دور نہ کسی پیشوا کی ہنود نی معاملہ دروغ نہین کیا اور کذب کو فروغ نہین دیا **قولہ** از آنجملہ
سری کرشن برای حصول اسپ زناجہ مورالیج الخ مورالیج کوئی راجا نہین ہی اور مہابہارت
مین ہرگز اسکا چرچا نہین اس لزام سراسر اتہام کا رد بالا ہوا او مترجم خیانت فن امانت دشمن
منہہ کالا کسواسطی دیدۂ دلیری سی عداوت کرتی ہو اور کس لئی اپنی حق مین بار بار آیت سورہ
آل عمران تلاوت کرتے ہو **قولہ** سری کرشن با وجود آنکہ عہد باہیکم پتامہ بستہ بود کہ جکر
خود الخ فیضی نی ترجمہ مہابہارت نہین بنایا ہی بلکہ مسلمانون کو بنایا ہی کہ جسوقت اونکو بیہودہ
حوصلۂ الزام کرتی ہین سب حیا و شرم کی تمام کرتی ہین ثبوت بسیار دشوار ہوتا ہی سکوت چارناچار
ہوتا ہی اگر سیاجی کو اپنی بات کا پاس منظور ہی اور ہوش وحواس بدستور تو یہہ روایت مہابہارت مین
معائنہ کرا دین اور عہدہ وجہ ثبوت سی برآمین ہم قسمیہ کہتی ہین کہ جسوقت مولوی جی اس بات کا
التزام کرینگی ہم فورًا رد اسلام تمام کرینگی ذرا اپنی طرف دیکھی کہ جس جگہہ آپ نی ترجمہ حدیث وقرآن
مسلمہ اہل ایمان سی انکار کیا ہی ہم نی جلد ثالث آپکو اصل ہندی و آیت سی شرمسار کیا ہی مترجم مہابہارت
داونیشد نی مکر عجیب کیا حتی کہ ہمکو بھی فریب دیا کہ ہم نی اکثر امور اونکی صواب سمجھی اور اوسی طور پر جواب
لکھی بقول سعدی **س** توان شناخت بیک لحظہ در شمائل مرد کہ خبث نفس نگردد بسالہا

علوم ذ بعد مدت بسیار بر تحقیق مبسوط الکتاب معلوم ہوا کہ مترجمین نے راہ خیانت لی ہی اور سہوا ما نستہ
ہی اسواسطی اب یہہ بھی عہد ہی کہ جب تک اصل کتاب نہ دیکہین جواب نہ لکہین ہم بیچ بین ہرگز
ہین ہی کہ شری کرشن نے چکر ہاتھ مین نہ لینی کا عہد کیا اور خلاف اوسکے جہد کیا بہیکہم پر جیسے اوہیا
ستہ ششم مین اسطرح مذکور ہی کہ جسوقت بہیکہم نے اکثر سرداران پدہشٹہر کو آب شمشیر پلایا اور شری کرشن نے
باران تیر برسایا تب آپ نے ارجن کے گہوڑے ہانکنی چہوڑی اور کوڑا ہاتھ مین لیکے بہیکہم کی طرف دوڑے
ارجن مانع ہوا اور جفای بہیکہم پر تانع نقل عبارت اصل مہابہارت کرتا ہون و از افترا پردازی مترجم اثبات

वासुदेवस्तु संप्रेक्ष्य पार्थस्य मृदुयुद्धतां भीष्मं च शर
वर्षाणि सृजंतमनिशं युधि ॥ १ ॥ प्रतपंतमिवादित्यं म
ध्यमासाद्य सेनयोः वरान्वरान्विनिघ्नंतं पाण्डुपुत्रस्य
सैनिकान् ॥ २ ॥ युगांतमिव कुर्वाणं भीष्मं यौधिष्ठिरे
बले नामृष्यत महाबाहुर्माधवः परवीरहा ॥ ३ ॥ उत्सृज्य
रजतप्रख्यान् हयान्पार्थस्य मारिष वासुदेवस्ततो यो
गी प्रचस्कंद महारथात् ॥ ४ ॥ अभिदुद्राव भीष्मं स भु
ज प्रहरणो बली प्रतोदपाणिस्तेजस्वी सिंहवद्विनदन्मु
हुः ॥ ५ ॥ तमापतंतं संप्रेक्ष्य पुंडरीकाक्षमाहवे असंभ्रमं र
णे भीष्मो विचकर्ष महद्धनुः ॥ ६ ॥ उवाच चैव गोविंद
मसंभ्रांतेन चेतसा एह्येहि पुंडरीकाक्ष देवदेव नमोऽस्तु
[illegible] हरस्व यथेष्टं वै दासोऽस्मि तव चानघ अन्वग
च्छन् [illegible] मभिद्रुत्य केशवं ॥ ८ ॥ निजग्राह हरिं वी
रो बाहुभ्यां परिगृह्य वै ... चित् ह्रशमे परेतत एवमुवाच आर्तः क्रोधपर्याकु
लेक्षणं ॥ ९ ॥ निश्वसंतं यथा नाग मर्जुनः प्रणयात्सखा

निवर्तस्व महाबाहो नान्तं कर्तुमर्हसि ॥ २० ॥ यत्त्वया
कथितं पूर्वं न योत्स्यामीति केशव मिथ्यावादीति लो
कास्त्वां कथयिष्यन्ति माधव ॥ २१ ॥ माधवस्तु वचः श्रु
त्वा फाल्गुनस्य महात्मनः न किंचिदुक्त्वा सक्रोधश्चारु
रोह रथं पुनः ॥ २२ ॥

قولہ کہ کرشن را زین عہد بنا چاری لازم آید فقط واہ واہ ری عربی دان فارسی خوان واقف موز خفی وجلی میان محمد علی اتنی بھی خبر نہین کہ آید فعل معروف مشہور ہے اور اوسکے لیئے فاعل ضرور ہے ذرا انصاف کیجیو کہ علم ترکیب سے عافل کون ہے اور آید کا فاعل کون ہے شان الہی ہے کہ جس شخص کو فعل و فاعل کی تمیز نہین ہے اور جسکے نزدیک علم ترکیب کوئی چیز نہین وہ مسلمانون کا مولی ہے اور اونکی رایین اوسکی یاوہ درائی و دراز خائی اعجاز محمدی سے اولی ہے بتقدیریکہ شری کرشن یہہ عہد کرتے کہ مین تیر و تفنگ لونگا اور داد جنگ دونگا اور پیچھے اوسکے خلاف کرتے اور بہیکھم پر ہاتھ صاف کرتے تو بھی مولوی محمد علی کا منہہ نہین تھا کہ ان پر زبان ملامت دراز کرین اور دہان غرامت باز کیونکہ اونکے ہمنام اور امام محمد و علی نے جنگ وجہاد مین رنگا رنگ مکر کیا ہے اور قتل زید و بکر عہد شکنی کی ہے اور راہ گردن زنی لی ہے تفصیل اسکی ذکر حضرت مین آئیگی اور آپکو جا بجا حیرت مین گرائیگی یہانسے جانا جاتا ہے کہ بھاگوت مین جو لکھا ہے کہ شری کرشن نے رتھ کا پہیا اوٹھایا اور بہیکھم کو ڈرایا وہ خلاف مہابھارت ہے اور غلط عبارت ہے **قولہ** چون پسر دیوداس براجہ منوہر میت داد الخ چونکہ آپ نے نام کتاب نہین لیا اور اعلام باب نہین کیا اسواسطے ہم اس روایت کی صحت و سقم مین کلام نہین کرتے اور آپکا دیانت دار یا خیانت کار نام نہین دہرتے اگر بالفرض کسی کتاب مین درج بھی ہووے تو مفید پیسہ آز نہین ہے کہ دروغ ابراہیم بہ آخاطت لنتر نہین بیچہ دروغ بھگو مصلحت آمیز تھا اور کذب براہیم فتنہ انگیز پس دونون مین فرق آسمان و زمین ہے اور تفاوت فلک با دروج جبین **قولہ** پانڈوان برخلاف واقع خود را ملازمان جدھشٹھر وانمودہ الخ اگر

Marfat.com

پانڈون نے اپنی جان بچانے کے لئے اور آتش فتنہ بجھانے کے لئے تبدیل لباس کیا اور حضور راجہ بیراٹ
مین خلاف واقع التماس تو ابراہیم کے لئے سودمند نہین ہے اور ہماری زبان طعن بند نہین کہ ابراہیم
نے فتنۂ خفتہ جگانے کے لئے جھوٹی بات بنائی اور اپنی گردن مروانے کے لئے گھات لگائی پس تفاوت
فیما بین ہی بلکہ بعد المشرقین ہے علاوہ اسکے پانڈو راجہ تھے اونکے لئے سب بجا تھے اسیطرح اگر ابراہیم بھی
بادشاہ ہوتا معذور خواہ مخواہ ہوتا شکر خدا کہ رد الزامات سے فراغت حاصل ہوئی اور بکربلات
واصل ہوئی اب تسلی مومنات و مومنین کرتا ہون اور دروغگوئی سارہ و ابراہیم کرنشین بروز
عید قوم ابراہیم بطرف عیدگاہ راہی ہوئی اور ابراہیم سے طالب ہمراہی ابراہیم نے از روے دروغ
کہا کہ مین بیمار ہون اور تمہاری ہمراہی سے ناچار چنانچہ سورۂ صافات مین ہے اور ابراہیم کی حالات
مین فنظر نظرة فی النجوم فقال انی سقیم یعنی پس نظر کی اوس نے ایک نظر درمیان تارون کے پس
کہا تحقیق مین بیمار ہون **سوط البتار** دلیلی برین نیست کہ ابراہیم خود را بدروغ بیمار وانمود ممکن است
کہ بیمار باشد یا از آثار و علامات دریافتہ باشد کہ قریب تر بیمار خواہد شد و باعتبار مایول کہ نوعی از مجاز
است خود را بیمار وانمودہ و اطلاق کذب برین توریہ و ایہام بر سبیل مشاکلہ است **جواب** ہمارے
دعوی پر یہہ ہی دلیل ہے اور ثبوت دروغگوئی ابراہیم کی یہہ ہی سبیل ہے کہ محدث بخاری نے انی سقیم کو
کذبات ابراہیم مین شمار کیا ہے اور خود ابراہیم نے بھی بسبب کاذب ہونے کے شفاعت سے انکار کیا ہے ان
دونون باتون کی سند عنقریب مسطور کرونگا اور شکوک مخالفین دور اگر ابراہیم جھوٹا ہوتا تو
اوسے طریق شفاعت چھوٹا ہوتا اگر فی التحقیق ابراہیم بیمار ہوتا تو محدث بخاری کو اوسکی دروغگوئی
پر کسواسطے اصرار ہوتا درصورتیکہ ابراہیم اعتبار علامات و آثار کرتا اور بطور مایول گفتار کرتا تو یون
نہ کہتا کہ تحقیق مین بخور ہون اور تمہاری ہمراہی سے معذور بلکہ بغیر کلمۂ تائید کے اپنا مدعا ادا
اور مین بیمار ہون صرف اسیقدر بات کرتا علاوہ اسکے مایول وغیرہ مجاز خیالات شعرا مین ہوتے ہین
نہ مقالات پیغمبر خدا مین ہم دریافت کر چکے ہین کہ ابراہیم نے انی سقیم اس نظر سے کہا کہ وہ نمرودی زمانہ
حال مین بیمار تھا مین یا اس نظر سے کہا کہ زمانہ استقبال مین بر تقدیر شق اول دروغگوئی ابراہیم مین

شک نہین ہی اور رسائی میا بجی مطلب اصلی تک نہین کیونکہ اوسوقت وہ بیمار نہین تہا اور در
حالت اضطرار نہین پس اوس نے حقیقت حال کو برخلاف کام کیا اور اپنا دروغباف نام شق دوم
برعکس عالی ابراہیم ہی پس خطای عظیم ہی کیونکہ اگر نمرودی لوگ وسکو زمانہ مستقبل مین بیمار جانتی تو
اوسوقت کیونکر معذور از رفتار مانتی بالضرور ہمراہ لیتی اور در صورت انکار اذیت بلا اشتباہ دیتی
غرضکہ ابراہیم نی یہہ ہی کہا کہ مین فی الحال صاحب فراش ہون اور قابل کلمہ و دربانش وگرنہ آپکی
ہمراہ ہوتا کسواسطی عذرخواہ ہوتا پھر آپ جو دروغ ابراہیم کو توریہ وایہام کہتی ہین خلاف علمای
علام کہتی ہین کیونکہ کسی مفسر نی انی سقیم کو توریہ وایہام خیال نہین کیا اور آپکی طرح بیہودہ قال و
مقال نہین اگر اسبات مین کوئی آپکا شریک ہو دی تو نام لیجئی اور نشان مقام دیجئی سوای اسکی
توریہ وایہام کو معنی لغوی برخلاف ارادہ کی ظاہر کرنا او دسیکو غلطی مین ڈالنا ہین درینصورت دروغگوی
و فریب دہی ابراہیم نقش بر سنگ ہی اور عذر میا بجی لنگ ارباب معنی کی اصطلاح مین توریہ ایہام
اوسکو کہتی ہین کہ ایسا کلمہ ذکر کرین کہ دو معنی رکہتا ہو وی ایک قریب اور دوسرا بعید حالانکہ انی سقیم کی
ایک ہی معنی ہین اور مولوی صاحب کی ساری تاویلین لایعنی ہین پھر آپ نی جو منتا کلہ کا نام لیا ہی
خیال خام کیا ہی ہم اسکا رد آیندہ کرینگی اور جیسا کہ چاہئی آپکو شرمندہ اب یہہ ہی خلاصہ تقریر ہی کہ
ابراہیم بانی مبانی تزویر ہی اگر قوم کو فریب دینا منظور ابراہیم نہوتا تو (انی ساقم) کی جگہہ قرآن
میں (انی سقیم) نہوتا قصہ کوتاہ نمرودی راہی عیدگاہ ہوئی بدون اسکی کہ مکر و کید ابراہیم سی آگاہ
ہوئی اوسوقت ابراہیم نی آپ ہی آپ چپکی سی کہا کہ تمہاری بتون سی مکر و کید کرونگا اور ایک ایک
کو زندان نیستی مین قید چنانچہ سورہ ابراہیم مین ہی (وتاللہ لاکیدن اصنامکم یعنی قسم ہی اللہ کی البتہ
مین مکر کرونگا بتون تمہاری سی نقط ضمیر حاضر یعنی کلمہ کم سی معلوم ہوتا ہی کہ ابراہیم کو بتان قوم سی
پیکار تہی نہ کہ بت پرستی سی عار تہی چنانچہ ہرچند اہل اسلام دوسری قوم کی بتون سی تنزویر کرتی ہین
لیکن حجر اسود کی توقیر کرتے ہین پس جو کوئی کہتا ہی کہ دامن مسلمانی لوث بت پرستی سی پاک کیا
گیا ہی وہ مخالفت حق سی ہلاکت کو پا گیا ہی عہد مسلمانی مین بت پرستی نی اسقدر رونق پائی کہ اکثر

Marfat.com

دیا مین دین حق کہلائی غرضکہ غیر کے بت سی دشمنی کرنا توحید کی دلیل نہین ہی اور شرک و بت پرستی سی برات خلیل نہین جو کچہ کہ ابراہیم نے خصومت بتان قوم مین باخود گفتگو بے دسر دبن کی تہی وہ قوم مین سی بعض اشخاص نے سن لی تہی اب مولوی محمد علی حمایت ابراہیم کرتی ہین اور ترمیم قرآن عظیم

سوط الجبّار آنکہ گفتہ کہ ابراہیم آہستہ باخود گفت غلط محض است دانستہ صریح گو کہ از مورخان و غیرہم کسی بدان طور نقل کردہ باشد چہ ابراہیم آن را در عین مباحثہ و مناظرہ بخطاب کفار باعلان گفتہ

جواب جو کوئی باخود گفتن کو غلط دانستہ سمجہیگا وہ قرآن کو مخبط و خطا سمجہیگا کیونکہ سورۂ انبیا سی نمایان ہی کہ گفتگوی ابراہیم پنہان ہی چنانچہ وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین یعنی قسم اللہ کی البتہ مین بدی کرونگا بتون تمہاری سی بعد اسکی کہ پہر جاؤ تم پیٹہہ پہیر کر فقط اس سی ظاہر ہی کہ اگر ابراہیم علانیہ سبات کا اظہار کرتا اپنا پای غمایت فگار کرتا نمرودی اوسیوقت ابراہیم کو گرفتار کرتے اور بسیار خستہ و خوار ہاتہ مین ہتکڑی پاؤن زنجیر ڈالتی اور بیت الاصنام سی بافضیح و تشہیر نکالتی لہذا ابراہیم نے تذکرہ بت شکنی پوشیدہ و نہان کیا نہ علانیہ و عیان چنانچہ آیت مذکور کی تفسیر زاد الآخرت مین مرقوم ہی

ابیات

اور خدا کی قسم سمجہہ تمام نے توڑ ڈالون تمہاری مین اصنام نے جسدم گہری جا چکو گوا ہی مردم نے پہیر کر پیٹہہ عیدگاہ کو تم نے ایک نے گرمہ سن لیا اوسکو نہ لیکن افشا نہین کیا اوسکو نے سورۂ انبیا کی تفسیر حسینی مین بہی ہی کہ ابراہیم نے نہان کہا کہ مین تمہاری بتون سی بدسگالی کرونگا اور اونکی وجود سی بیت الاصنام خالی عبارتہ ہکذا چون ابراہیم با جمعی از ایشان در باب تماثیل مناظرہ فرمودہ گفتند فردا عید ماست بیرون آئی تا ببینی کہ دین و آئین ما چہ زیباست ابراہیم بلا نعم ایشان را گفت و روز دیگر کہ میرفتند خواستند کہ او را ببرند بہانہ بیماری پیش آورد فقال انی سقیم ایشان از و باز داشتہ برفتند ابراہیم پنہان از ایشان فرمود کہ وتاللہ لاکیدن اصنامکم انتہی ایک ترجمہ قرآن عبد القادر وہابی ہی جو کہ مولوی محمد علی کا ہمرکابی ہی فایدہ آیت مذکور مین اوسکا بہی یہی بیان ہی کہ گفتگوی ابراہیم پنہان ہی عبارتہ ہکذا یہ ملاحظہ کرنا اونکون نے جنکی کہا پہر جب

Marfat.com

وہ شہر سے باہر گئے ایک میلہ مین تب بتخانہ مین جا کر سب کو توڑا انتہی ہمارے میانجی کے دماغ مین کیا خبط سمایا ہے کہ عیب وہابی نکالتے ہین اور اپنے دین مین آپ خرابی ڈالتے ہین جیسی کہ تقریر مولوی صاحب خلاف نقل ہے ویسی ہی برعکس عقل ہے کیونکہ ابراہیم اگر باعلان کہتا کہ تم سے دشمنی کرونگا اور تمہارے بتون کی گردن زنی تو دے فوراً اوسکی تدبیر کرلیتے بلکہ اوسیدم اسیر کرتے منصوبہ ابراہیم بیکار ہوتا بلکہ اوسی کی گردن کا بار ہوتا کیونکہ مردمان قوم اوسکو دربار بادشاہ مین حاضر لاتے اور سزائے ظاہر دلاتے بیت الاصنام تباہی سے محفوظ رہتا اور آفت جانکاہی سے محفوظ بالضرور ابراہیم نے مکر عظیم کیا اسیواسطے مصنف قرآن نے اوسکے حق مین کلمہ کید ترقیم کیا اب مولوی جی کی ابکار افکار پر نظر الفت ڈالتا ہون اور خاطر خواہ دل کی کلفت نکالتا ہون **قولہ** کو کہ از مورخان وغیرہم کسے ہمان طور نقل کردہ باشد فقط وغیرہم سے بلاشبہہ مفسرین ومحدثین مقصود ہونگے پس آپکی رائے مین دے بھی مثل مورخین مردود ہونگے میانجی آپکے سوائے کسی نے مورخین ومحدثین ومفسرین اسلام کا رد نہین کیا اور عہد نبوت سے لیکر آجتک نطفہ مسلمان نے ایسا فعل بد نہین جبکہ آپ مورخ ومحدث ومفسر کی بات نہ مانینگے تو بالیقین مطالب قرآن بلا تبات نہ جانینگے کیونکہ صرف قرآن سے کام نہین چلتا بغیر تفسیر وبیان کے کام نہین نکلتا محدثین وغیرہ نے تو علانیہ دروغ ومکر ابراہیم تحریر کیا ہے اور آیت مذکور مین لفظ کید بمعنی تزویر لیا ہے اگر آپ مفسرین کے کلام سے بیزار ہونگے تو مرتد ہوسے ہمارا کلام نہین ہے اور جھوٹے کے کام ودہان مین لگام نہین اگر آپکا دہاں بیون ہی بیدار ہے تو اونکا بھی یہی گفتار ہے ترجمہ مولوی عبد القادر مشہور ہے اور بلفظہ اوسکی عبارت بالا مذکور ہے مگر کیا کیجیے کہ میانجی نہ وہابی ہین شیعی صافی دونون طرف سے گئے گذرے ہین نہ ادھر کے نہ ادھر کے ہین **سو** ہوئے اپنے کہے سے منفعل تم نے ہونٹی بیدون سے بھی اپنے خجل تم نے **قولہ** چہ ابراہیم آنرا درعین مباحثہ ومناظرہ الخ یہ محض خطا ہے ایسا کہین نہین لکھا ہے نہ حدیث وقرآن مین ہے نہ مفسرین ومورخین کے بیان مین صرف آپکی سخن تراشی ہے اور ناحق سامعین کی سمع خراشی البتہ اپنے باپ اور قوم سے ابراہیم نے علانیہ یہ بات کہی تھی کہ تم عبادت کرتے ہو کہ اپنی تراشیدہ تماثیل

کی عبادت کرتی ہو چونکہ اسمین عبد السلام کم رتو نہ ویر ہنین ہی تقریر مولوی محمد علی دلپذیر ہنین میان جی
کہان تک جھوٹی بات بناؤ گی اور تکذیب قرآن و تفسیر کی گھات لگاؤ گی کتب اسلام سی سند
لائیے اپنی ہرزہ درائی کی حد ٹھہرائیے ہمارا ایسی سی کلام ہی جو کہ تابع اسلام ہی چاروں امام کا
قائل ہی اور کتب سنیہ سی مائل ہی ورنہ آپ سی نامقلد تو بہت پھرتے ہین ویسے ہی انکو کچھ اعتبار
سی کرتی ہین کوئی جلالی کوئی صابی ہین کوئی مداری کوئی وہابی ہین برائے نام سب مسلمان ہین
جیسے چاہئین ویسے کہان ہین اب مولوی صاحب راہ حق سی انحراف کرتی ہین اور خوان نعمت
سوط الجبار وچونکہ مشرکین اصنام خود را بر بوبیت می پرستیدند او لا بنظر تحقیر اصنام
فرمودہ (ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون) وبعد ازان فرمود (ربکم رب السموات والارض
الذی فطرہن) وچونکہ از واہب العطیات ابراہیم را رشد تمام در اتمام حجت وطریق مناظرہ
عنایت شدہ بود بطرز شایستہ آنہارا آگاہ گردانید برینکہ تماثیل راکہ رب خود میگوئید ہیچ ربوبیت
شما نمیکنند بلکہ محتاج محافظت ونگہبانی شما بودہ اند اگر شما در محافظت وبقای آن نکوشید خراب
ودرہم برہم شوند وبعد دور شدن شما از ینجا تدبیر آن خواہم کرد چنانکہ فرمودہ (تاللہ لاکیدن
اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین) وچونکہ اصل مدعای ابراہیم آن بود کہ این جہلا راکہ بر ربوبیت والوہیت
بتان خود اصرار داشتند وفاعل ہمہ چیز ہا آنہا را می پنداشتند از روی حجت ومناظرہ برین معنی آرد کہ
ایشان خود بزبان خویش اقرار کنند کہ اینہا ہیچ نیستند وہیچ نمیتوانند **جواب** عبارت
سامی مین کلمہ چون کی بعد تین بار حرف کاف ہی اور تینون جگہہ محاورہ کے خلاف ہی چون کی بعد
کاف لانا صریح غلطی ہی اور برعکس روزمرہ فارسی آپ کہین ایراد لفظ چون نہین کرتی بلکہ
حرف کاف افزون نہین کرتی گویا چون کی بعد کاف آپکا تکیہ کلام ہی
بادہ وجام ہی **سہ** خوی بد در طبیعتی کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست ہی اب میان جی
کی کفایہ پر نظر کرتا ہون اور علاج نامہ جگہ **قولہ** وچونکہ مشرکین اصنام خود را بربوبیت
می پرستیدند الخ ..... اصنام ..... لہذا کہہ جاتے تھے یا پتھر ماتے تھے جب تک ان ..... ان

Marfat.com

باتون مین سی کوئی بات تاریخ نمرود یہ سی عیان نہو گی لایق اطمینان نہو گی مسلمانون کی نقل
سزا ہو مسا نہین ہی جیسی کہ دیوانون کی عقل قابل اعتماد نہین چنانچہ اہل اسلام خوش فہمی یا بیرو
سے بہتان الوہیت نار بوس پر دہرتی ہین و تہمت ربوبیت احجار اہل روس پہ کرتے ہین مسلمانون
کا تعصب دیرینہ ہی اور سینہ پر کینہ ہر ایک سخن بیطور ہی اور سی اور یہہ کلیہ نہین ہی کہ کل مشرکین
احجار کو رب العالمین مانین اور مالک یوم الدین جانین چنانچہ محمدی لوگ ہر چند کہ حجر الاسود کے
گرد گہومتی ہین اور دونون ہاتھ سی پکڑ کر چومتی ہین رو بہ رو حجر سجود و سلام کرتی ہین اور قعود و قیام
دست دعا اوٹہا کر اوسکی سامنی کرتی ہین اور یہہ نغمہ گاتی ہین (اللہم انت السلام ومنک السلام
والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال
والاکرام اللہم زد بیتک ہذا تعظیما وتشریفا ومہابۃ وزد من تعظیمہ وتشریفہ من حجہ وعمرہ تعظیما وتشریفا
ومہابۃ پہر حجر الاسود کے سامنی آکر اور کانون تک ہاتھ اوٹہا کر یہہ راگ گاتی ہین (بسم اللہ
اللہ اکبر وللہ الحمد) یہان سی ثابت ہی کہ حضرات حجر کی سامنی عرض حال کرتی ہین اور اوسکو عبادت
خدا خیال کرتی ہین سو عرض حاجت جو کہ پتہر سی کرین تو اونکی ایسی عقل پہ پتہر پڑین تو
لیکن حجر الاسود کو رب العالمین نہین جانتی ہین اور مالک آسمان و زمین نہین مانتی چنانچہ روایت مشکوۃ
ہی اور محمد صاحب پیر عمر کا مات ہی قال رایت عمر یقبل الحجر و یقول انی لاعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا
انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ما قبلتک یعنی عابس بن ربیعہ سی روایت ہی کہا اوس نے کہ دیکہا
مین نے عمر کو حجر الاسود چومتی ہوئی اور کہتا تہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ تو پتہر ہی نہ تو نفع پہنچاتا ہی
اور نہ نقصان اور اگر نہ دیکہتا مین رسول اللہ کو چومتی ہوئی تو نہ چومتا مین تجکو فقط مگر قول عمر
لایق اعتبار نہین ہی کہ مطابق اخبار نہین احادیث صحیح سی یہہ ہی ثابت ہی کہ محمد صاحب ابتدای
دعوی نبوت سی وقت وفات تک باعتقاد دل و ایمان کامل حجر الاسود کو چومتی رہی اور اس
امید سی کہ یہ پتہر روز قیامت ہماری گناہ معاف کرائیگا اور سارا قصیدہ مدح اوسکی گرد گہومتی رہی لیس
عقیدہ مسلمانان مین وہ سنگ صاحب کرامت ہی اور ذریعہ نجات گو بظاہر پتہر کا لا ہی مگر در باطن آمرزش

نیا الاہی کیونکہ بحکم رب العزت اوسنے آسمان سے نزول کیا تہا اور اندرون بیت الحرام دخول
ان وہ پتہر سفید تر از شیر تہا سپہر صفائی و شفافی کا بدر منیر اپنے چومنے والون کے گناہ سے سیاہ تر
بخت بد ہوا اور موسوم باسم اسود چنانچہ جامع ترمذی مین ہے قال رسول اللہ نزل الحجر الاسود
ان الجنتہ و ہو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ وتر احجر اسود
ہشت سے اور وہ تہا زیادہ سفید دودہ سے بس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون بنی آدم کے نے فقط
نسیہ عزیزی مین لکہا ہے کہ حجر الاسود دنیا مین خدا کا داہنا ہاتھ ہے جو کوئی اوسکو چومتا ہے خدا
وسکے ساتھ ہے افسوس کہ ان دلون خدای محمدیہ کا دست راست شکستہ ہوا اور محمد علی بر راد
ملاقات حق البتہ فریاد کہ از تش جہنش رلہ بستند ز آن خال و خط و زلف و رخ و
عارض و قامت و تار و زشمار امید وار ہے اور طلبگار دیدار کہ کعبہ کن نے ایک خبر حسنی ہے بلکہ
صحیح ابن ماجہ سے بوقت نظر سیر حسنی ہے کہ او تعالی روز قیامت حجر الاسود کے قالب مین جان ڈالیگا
اور اوسکے وسیلہ سے مسلمانون کا کام شتابان نکالیگا اوسکو چشم و زبان دیگا او زعوت نطق و بیان
جس مسلمان نے کہ حجر کو اعتقاد دل سے بوسہ دیا ہوگا اوسکے لئے وہ روا حاجت کریگا اور اداے شہادت
اس حدیث کی عنقریب تصحیح کی جائیگی اور ابراہیم کو محمد پر ترجیح دی جائیگی غرضکہ روز حساب
محمدیہ حجر کو ایک مورت مانند عزی ولات بنائیگا اور حقیقت بت پرستی بپایہ اثبات پہنچائیگا
یہان سے ظاہر ہے کہ دین محمد و کفار قریش مین فرق واجبی ہے اور غیریت تہوڑی سی کیونکہ
قریش کہتے تہے کہ آخرت مین ہر ایک بت اپنے پرستار کی شفاعت کریگا بس الکعبہ
وکتاب مین کچہ رعایت کریگا کون کہتا ہے کہ محمد صاحب نے ملت آبائی اپنے برکندہ کی
رسم زندہ مگر اونہون نے دین بت پرستی مین کچہ ترمیم فرمائی کوئی بات
کوئی تسلیم فرمائی مسلمانون کے یہان ایک دوسرا بت حجر الاسود کا ثانی ہے جسکا نام رکن یمانی
ہے اہل اسلام رکن یمانی کی بھی از بس تعظیم کرتے ہیں اوسکے مساس کو دفیعہ عذاب جہیم سمجہتے ہین چنانچہ
عن عبید بن عمیر ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین زحاما ما رایت احدا من صحابۃ رسول اللہ

Marfat.com

يزاحم عليه قال ان افعل فانى سمعت رسول الله يقول ان مسحهما كفارة للخطايا يعنى روايت ہے
عبيد بن عمير سے يہہ كہ ابن عمر لوگون پر غلبہ كرتا تھا اوپر ہاتھ لگانے ركنون كو يعنى حجر اسود و ركن
يمانى كے غلبہ كرنا كہ نہين ديكھا مين نے كسيكو اصحاب رسول خدا سے كہ غلبہ كرتا ہو اوسپر يعنى ہر ايك پر
اون دونون ركنون سے ابن عمر كہتا ہے كہ اگر كرون مين غلبہ لگانے كو مجھپر اسلئے كہ تحقيق سنا مين نے
رسول خدا سے كہ فرماتے تھے تحقيق ہاتھ لگانا ان دونون ركنون كا كفارہ ہے واسطے گناہون كے
فقط **قوله** ما هذه التماثيل التى انتم لها عاكفون فقط اس آيت مين لفظ ما هذه التماثيل سے
پايا جاتا ہے كہ ابراہيم كو بتان قوم سے انحراف تھا نہ كہ بت پرستى سے انصراف تھا اگر مطلق
بت پرستى كو برا جانتا تو كيونكر لفظ هذا لاتا بلكہ يہہ عقيدہ كہتا كہ جو كوئى پرستش اصنام كريگا وہ
دوزخ مين مقام كريگا خود سمجھ ليو كہ اگر كوئى مجوس يا اہل روس كعبہ و حجر اسود كيطرف انگشت اوٹھا
ہے كہ يہہ بتخانہ لايق تعظيم نہين ہے اور يہہ بت سزاوار تكريم نہين تو اس سے يہہ لازم نہين آتا كہ
اوسكى راے صايب ہے اور وہ بت پرستى سے تائب ہے بلكہ يہہ ہى ثابت ہوتا ہے كہ وہ شخص كسى بت
بتخانہ سے فيضياب ہے البتہ كعبہ و حجر اسود سے روتاب ہے **قوله** چونكہ از واهب العطيات ابراهيم
را رشد تمام در اتمام حجت و طريق مناظرہ عنايت شدہ بود الخ يہہ بات ابراہيم كے لئے باعث
رشد و فخر نہين ہو سكتى اور سبب فخر كا نہين كيونكہ مشہور و مذكور ادانى و اعالى ہے كہ حجر عقل و تميز
سے خالى ہے علم و ادراك سے بيخبر ہے اوس سے كسيكو نہ فايدہ نہ ضرر ہے اگر ابراہيم اسقدر بھى عقل نہ
ركھتا تو كاربار انسانيت مين دخل نہ ركھتا بلكہ گاؤخر ہوتا يا بجنس حجر شجر البتہ محمد صاحب پر
ابراہيم كو تفضيل ہے كہ اون حضرت كے عقيدہ مين پتھر كى قدر جليل ہے چنانچہ روايت مشكات سے اور
غايت واهيات قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الحجر والله ليبعثنه الله يوم القيامة له عينان
يبصر بهما و لسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق يعنى كہا محمد صاحب نے حجر الاسود كى شان مين كہ
قسم ہے الله كى كہ ديويگا اوسكو خدا قيامت كے دن دو آنكھين كہ ديكھيگا وہ اون سے اور زبان
ديگا اوسكو كہ بوليگا وہ اوس سے اور گواہى ديگا اوس پر جس نے اوسكو چوما سچے ارادہ سے فقط

Marfat.com

اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ وہ قول عمر کہ حجر الاسود کسی کو فایدہ و نقصان نہین پہنچا سکتا پہنچا تا حجر
چونکہ بقول حضرت حجر الاسود کے چومنے والون کو فایدہ بلا اشتباہ ہو گا کہ وہ اونکے لیے روبرو خدا
گواہ ہو گا ادنی و اعلی پر ظاہر ہے کہ شہادت موافق سے اکثر نفع ہوتا ہے اور ضرر دفع پس بدلیل
حجر الاسود مسلمانون کے لیے فایدہ پہنچائیگا اور اپنے چومنے والون کے لیے جنت مین مایدہ بچھائیگا بت پرستان
عرب و عجم کا بھی یہہ ہی اعتقاد تھا کہ عاقبت مین اصنام اونکے شافع ہونگے اور کشمکش روز حساب کو دفع
اسواسطے محمد صاحب کی نسبت ابراہیم عقیل ہے اور فیما بین تفاوت دلیل ضلیل ہے کیونکہ اوس نے
بد رستی عقیدہ مشرکین کے دل کے پھپھولے پھوڑے اور اسنے لیشتی مکیدہ بت توڑے وہ مشرکین کو سر چڑہاتا
تھا اور یہہ جھکاتا تھا اگر نا واقف لوگ یہہ ذکر سنینگے اونکے کان کھڑے ہونگے بلکہ اونکے ساتھ
مسلمان کھڑے ہونگے جسوقت ہم سے مناظرہ کا حوصلہ کرینگے ہم ایک دم مین فیصلہ کرینگے پھر اونکو اصلا
گنجایش گفتگو نرہیگی بحث و مباحثہ کی آرزو نرہیگی **قوله** بعد دور شدن شما ازینجا تدبیر آن خواہم
کرد فقط یہہ محض غلط ہے اسکا کہین نشان نہین ہے اور حدیث و قرآن مین بیان نہین سورۃ الانبیا
مین یہہ ہی بات تسلیم کی ہے کہ ابراہیم نے بت توڑنے کے لیے تزویر کی ہے مکر و کید کا نام تدبیر دھرتے ہو
مضمون قرآن مین تغیر کرتے ہو **قوله** چنانکہ فرمودہ تالله لاکیدن اصنامکم الخ الفاظ آیت پر
غور کیجیے قرآن راستی کا دم کیجیے لفظ کید بمعنی تدبیر تعبیر کرتے ہو صریح تزویر کرتے ہو کید بمعنی فریب اور
بدسگالی ہے چنانچہ ذکر یوسف مین صراح وغیرہ سے معروض رائے عالی ہے خوب جان لیجیے جسبات کو
الفاظ آیت مذکورہ مین تغیر و تبدیل نہوگی کسی طرح پر برات خلیل نہوگی حاصل آیت وہی ہے
کہ ابراہیم کو نمرودیون سے فریب کرنا منظور تھا اور نیت مین فتور تھا آپ نے لفظ کید پر خیال نہ
کیا بلا وجہہ یون ہی ٹال دیا آپکو حرف حرف مین مخالفت قرآن کی تا... ہے
بعید ہے **قوله** چونکہ اصل مدعا ابراہیم آن بود الخ ابراہیم کون تھا ... غیر ... دل
دیتا اور سرداران قوم کو عقل دیتا عیسی بدین خود و موسی بدین خود مثل مشہور ہے کیسی کو دین مین
پر اعتراض کرنا انصاف سے دور ہے مولف اعجاز محمدی بھی اسیطرح رقم طراز ہین جو آپکے بیان

Marfat.com

پہر بھی ہمسائی میں اونکی ارشاد پر اعتماد کیجیے اور صفحہ صد و یکم اعجاز محمدی کا سبق یاد کیجیے عبارتہ ہکذا اہل دین ہند و نیو گ صد نکاح نہ شتگانہ جایز داشتہ اند و نیز آفتاب را مظہر ذات دانند سجدہ پیش بت آتش و دیگری را نمی رسد کہ بگوید کہ این چرا است **سوط** ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ذو من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہی ذ انتہی اگر ابراہیم صاحب اعجاز سی عقل لیتا تو کسیکی دین مذہب مین کسواسطی دخل دیتا قطع نظر ازین نصیحت وحدت وہی کر سکتا ہی کہ جو فن توحید مین کامل ہوی اور عالم عامل حالانکہ ابراہیم خود اجرام پرست تہا اور شراب شرک سی مست کہ اوس نی ستارون کو اپنا پروردگار ٹہیرایا اور مضمون ہذا ربی اوسکی زبان سی بار بار برآیا عنقریب اسکی تفصیل آئیگی اور مخالفین کو ذلیل بنائیگی اب ہم میا جی بطرف انی سقیم رجوع کرتے ہین اور بحث گذشتہ شروع

سوط الجبار لہذا اولا برای دفع کفار از انجا تدبیری کرد کہ چنانکہ مردم بحسب عادت ہنگام گذشتن اکثری از شب بسوی ستارگان می بینند بسوی ستارگان نظر کرد تا کہ بمشاہدۂ این فعل اوحردمان بر سپری شدن شب پی بردہ بجا نہای خود روند این ست مراد قولہ تعالی فنظر نظرۃ فی النجوم و برای قیام خود دران مقام عذری پیش آورد کہ من بسبب بخوری خانہ نخواہم رفت فقال انی سقیم و در کتب مقدسہ صلا استعاری بر آن نیست کہ ابراہیم در آنوقت چیزی مرض نداشتہ باشد بلکہ گذاشتہ رفتن مردمان ورا در آنجا و پذیرفتن عذر وی دلیل قوی ست بر اینکہ او را در قیام بجا خود ور داشتند و بمجانستم ظاہری عذرش پذیرفتہ خود بدر شدند و او را گذاشتند چنانکہ فرمودہ فتولوا عنہ مدبرین ـ

جواب کیون جہوٹا رونا بار بار روتی ہو اور کسواسطی اپنا اعتبار کہوتی ہو ابراہیم نی تدبیر نہین کی بلکہ براہ تزویر تلقین کی اسیواسطی مؤلف قرآن نی آیت لاکیدن اصنامکم ترقیم کی اور دلالت بطرف فریب براہیم اب ابکار افکار مولوی صاحب بر سر جوش جوانی و دستانی ہین امرزادگان کعبہ کین آمادۂ کامرانی و گوہر افشانی ہین **قولہ** بسوی ستارگان نظر کرد تا بمشاہدہ این فعل الخ کسی مفسر نے فنظر نظرۃ فی النجوم کی یہہ تفسیر نہین کی اور آپکی طرح بیہودہ تقریر نہین اس سی عصمت خلیل باطل ہی اور ہمارا مدعا بدلیل حاصل کیونکہ مقصود تقریر جناب یہہ ہی کہ

خاتمہ

Marfat.com

ابراہیم نے ایسا بہانہ کیا کہ لوگوں نے چارناچار عزم خانہ کیا اور اوسجگہ سے قیام کے لیے دوسرا
عیان کیا کہ جھوٹ موٹ اپنے تئین بیمار و ناشکیب بیان کیا **قولہ** کس سبب تجویز خانہ
نیت الخ شاید کہ میاں جی نے بالائے خانہ سے بائے موحدہ محذوف کی ہے اور اپنی حماقت کا
فی الحقیقت ابراہیم مریض و بیمار ہوتا تو سوئے خانہ چارناچار گرم رفتار ہوتا کہ حالت بیماری میں
گھر کو یاد کرتا ہے اور بار بار مادر و پدر کو کیونکہ بہ نسبت باہر کے گھر آرام ملتا ہے اور بآسانی تمام
آب و طعام علاوہ اسکے اگر ابراہیم فی الواقع بیمار ہوتا تو وہاں سے لوگوں کو نکالنے کے لیے گھر
ٹھیرا رہتا کسواسطے کہ مریض کو تنہائی سے ہراس ہوتا ہے اسواسطے خویش و اقربا دوستوں کو اپنے
پاس رکھتا ہے ابراہیم نے شعور نہ تھا کہ رنجور ہوتا اور خود بخود خویش و اقربا سے دور ہوتا پس
نے مکاری بالیقین کی کہ اوسکو کوئی بیماری نہیں تھی **قولہ** در کتب مقدسہ نشان
الخ یہ تقریر جاہلانہ ہے اور تحریر ابلہانہ کہ انکار کے لئے ثبوت ضرور نہیں ہے ایسا کسی دیار و شہر کا
دستور نہیں ہے اگر حاکم کے سامنے مدعا علیہ بخلاف مدعی اظہار کرے اور دعوی مدعی سے قطعی انکار
کرے تو کوئی عاقل اوسکا اظہار رد نکریگا اور اوس سے ثبوت طلب نکریگا بلکہ مدعی سے کہیگا کہ گواہ لا اور ثبوت
دکھلا اگر تحصیل بلاری میں اسکے برعکس قانون ہے تو عدل و انصاف کا خون ہے اگر اوسوقت ابراہیم
رنجور ہوتا تو بلاشبہہ کتب مقدسہ میں مذکور ہوتا چونکہ کتابوں میں بیماری ابراہیم منقول نہیں ہے
بلکہ میاں جی منقول نہیں اگر کتب مقدسہ سے مراد حدیث و تفسیر ہے تو خلاف واقع آپکی تقریر
ہے کہ اکثر مفسرین و محدثین کی یہی گفتگو ہے کہ ابراہیم دروغگو ہے چنانچہ بخاری نے روایت کی ہے او
کذبات ثلاثہ ابراہیم سے حکایت پس ظاہر ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت ابراہیم بیمار ہوتی تو کیونکر
(انی سقیم) کی کذبات ابراہیم میں شمار ہوتی لہذا معلوم ہوا کہ وہ بیمار نہیں تھا
ہو نیز اگر نہیں اگر کتب مقدسہ سے مراد توریت و انجیل ہے تو کافہ انبیا گنہگار و ذلیل ہے کسواسطے کہ
میں سیئات انبیا کی اسطرح پر تشریح کی ہے کہ جس میں گنجائش تاویل نہیں ہے اور حاجت قال و قیل نہیں
قولہ بلکہ گذشتہ رفتن ہر وما ل ... آنجا دیدیرفتن عذر و وسیل توسیت الخ آپکی

آپ ہی کی گردن کا ہار ہی جسکا عمل اوسکی گردن پر سوار ہی کیونکہ اگر ابراہیم بیمار ہوتا اور محتاج تیمار
تو مردمان قوم اوسکو اکیلا نہ چھوڑتے اور اوسکی مرافقت سی منہہ نہ موڑتی کہ وی سب اوسکے رشتہ دار
تھے اور خویش و تبار کوئی اپنی مریض سی جدائی نہین کرتا اور اسقدر بیوفائی نہین پس جسوقت کہ
ابراہیم نی عیدگاہ کی جانی سے انکار کیا اور اپنی تئین مریض آشکار ا دکھون نی بخوبی جان لیا کہ یہ
رنجور نہین ہی لیکن اوسکو جانا منظور نہین اسواسطی زیادہ تر اصرار نکیا غلام نازپرورده کو آزاد دیا
اگر وی جانتی کہ ابراہیم خلاف آئین و دین کوئی کام کریگا یا گردن اصنام پر صمصام دہریگا تو
فورًا اوسکو گرفتار کرتے اور حوالہ تہانہ دار جو انصاف کرو کہ اگر ابراہیم رنجور ہوتا اور آمد و رفت
سے معذور تو بتون کو کیونکر توڑ سکتا اور دل کی پہپہولی کسطرح پہوڑ سکتا کسواسطی کہ اصنام
پر کوہا ڈا ابجانا آسان نہین ہی اور پہاڑ ڈانا کارنا توان نہین **قولہ** چنانکہ فرمودہ فتولوا
عنہ مدبرین فقط اس آیت سی یہہ نہین بر آتا کہ ابراہیم اوسوقت سقیم تھا اور ہمراہی قوم
اوسکو بیم تھا کیونکہ اوسکا ترجمہ یہی ہی کہ پس پہرے اوس سی پیٹہہ پہیرتے فقط مقصود آنکہ
جسوقت ابراہیم عذر خواہ ہوا طایفۂ قوم متوجہ عیدگاہ ہوا اس سی یہہ نہین نکلتا کہ ابراہیم
بیمار تھا اور معذور از رفتار غرضکہ عذر خلیل بدتر از گناہ تھا کہ وہ تندرست خاطرخواہ تھا اگر
آپکا سینہ صاف ہی اور دل مین انصاف تو آیت آیندہ پر غور کیجیو اور کذب ابراہیم پر یقین نی الفور
فراغ الی الہتہم فقال الا تاکلون مالکم لا تنطقون فراغ علیہم ضربا بالیمین یعنی پوشیدہ گیا طرف
بتون قوم کی پس کہا از روی استہزا کی کیا نہین کہاتی تم کہانا کیا ہی تمکو کہ نہین بولتی پس پہر
آیا اوپر اونکی مارتا ہوا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی فقط یہہ جملہ کام تندرست کی ہین اور چالاک و چست
کے اگر ابراہیم بیمار ہوتا تو ان مین سی ہر ایک کام اوسکو دشوار ہوتا یہان تک تفسیر آیت
(انی سقیم) ہوئی اور تقریر در رفع اول ابراہیم ابکلوی صاحب مقصود آیت بل فعلہ کبیرہم
بیان کرتی ہین اور در رفع دویم ابراہیم واضح رای اہل بیان **سموط التجار** چون نگاہ
او آنان خالی شد ابراہیم تبان را بشکست مگر بکی را کہ از آنجملہ بزرگ بود گذاشتن یکی برای

ن بود که بسبب این ترک مدعا او که اقرار بعجز که منافی الوہیت ست از جانب قوم بظہور رسید و
ہچنان شد که چون رجوع بسوی آن کردند او را سالم و دیگران را شکسته یافتند و از حال شکننده
بتشکن و ندو بسوی ابراہیم که سوگند بجا آکرده بود که تدبیر آن خواہد کرد گمان بردند و ابراہیم را حاضر
آوردند و پرسیدند که آیا تو کردی اینچنین با معبودان ما ای ابراہیم ازینکه باعتقاد فاسدهٔ آن تتمیر
پنہان بود که فاعل جملهٔ افعال ہمین صنم بزرگ ست و خیر و شر ہمه بدست اوست مطابق اعتقاد
آنها برای تبکیت و اتمام حجت و نیز بغرض آنکه اوشان را باقرار بعجز اصنام در آرد جواب داد
(بل فعله کبیرہم ہذا فسئلوہم ان کانوا ینطقون) **جواب** اس کلام مزخرف انجام کا حاصل
یہہ ہی ہے کہ جسوقت بیت الاصنام مردمان قوم سے خالی ہوا ابراہیم مرتکب بدسگالی ہوا یعنی
تبر سے بتون کو توڑا اور بڑے بت کو بجنسہ سلامت چھوڑا جبکہ مردم قوم عیدگاہ سے واپس آکر
حال بتخانه دیکھکر از بس گھبرائے بت توڑنیوالے کو تلاش کیا جن لوگون نے سوگند ابراہیم گوش
کی تھی راز فاش کیا کہ جسکا ابراہیم نام ہے اوسیکا یہہ کام ہے پس قوم نے ابراہیم سے دریافت استفسار کیا
اوس نے جھوٹا اظہار دیا کہ بڑے بت نے یہہ کام کیا ہے اپنے خردون کا کام تمام کیا ہے اگر ابراہیم
نے بتون کو چور چور کیا اور صنم بزرگ کا قایم رہنا منظور تو وہ عہد شکن ہے اور سوگند برہمزن کیونکہ
اوس نے یہی عہد و پیمان کیا تہا کہ تمہارے بتون کو نابود کرونگا اور تتمیر شرک مفقود اگر وہ
اسطرح سوگند کہا تہا کہ کل بتون کا سر شکسته کرونگا مگر ایک کی حفاظت پر کمر بسته تو اوسکا عہد کامل
ہوتا اور وہ اپنے قول پر آپ عامل ہوتا چونکہ ایسا نہین ہے عہد ابراہیم پورا نہین اگر کوئی کہے کہ
عہد ابراہیم یہی تہا کہ صنم بزرگ سے ترک تتمیره کرے اور باقی کو ریزہ ریزہ تو جواب یہہ ہے کہ اول
تو آیت (لاکیدن اصنامکم) مین یہہ تشریح نہین ہے دوسرے ابراہیم کو بت پرستان عالم پر ترجیح نہ
تہی بلکہ جیسے اور بت پرست بعضے بتون کی اعانت کرتے ہین اور بعضون کی اہانت اسیطرح ابراہیم
نے بڑے بت کو رب جانا اور وسیلہ بر آمد مطلب مانا ورنہ اوسپر بھی ہاتھ صاف کرتا کسواسطے عہد
و پیمان کے برخلاف کرتا ... ابراہیم کو عام اصنام سے تتمیر تہا نہ کہ مطلق بت پرستی

سے پرہیز تہا محمد صاحب کا ہی یہہ ہی شعار تہا کہ عہد نبوت مین بعضے بتون کا بلند اقبال تہا اور
بعضون کا خستہ حال چنانچہ جسوقت بعد فتح مکہ کے بیت الحرام مین مفخر اسلام آئے سوائے حجر الاسود
کے سیصد و شصت اصنام بائے گل کو زمین کا پیوند کیا حجر الاسود کو مرتبہ بلند دیا کہ اب تک اسکی
اسقدر تعظیم ہوتی ہے کہ اشک حسرت قوم ابراہیم روتی ہے مسلمان ہاتہہ مین پکڑ کر بوسے لیتے ہین
اور ایک دوسرے کو بہروسہ دیتے ہین کہ جو کوئی تقبیل حجر کریگا اوس سے شعلۂ نار حذر کریگا شاید کہ
بیت الحرام وہی بتخانہ ہے اور حجر الاسود وہی بت پرانہ ہے ابراہیم پر جسکی ہیبت چہائی تہی اور
دل ضعیف مین جسکی عظمت سمائی تہی ورنہ کسواسطے اوسکی توڑنے سے کنارہ کرتا بلکہ اورون کیطرح پارہ
پارہ کرتا بت پرستون کو اسقدر عقل و فرہنگ ہوتی ہے کہ ایک کو دوسرے بت سے جدائی جنگ ہوتی
ہے اپنے بت کی توقیر کرتے ہین اور صنم غیر کی تحقیر چنانچہ محمد صاحب نے سہ صد و شصت بت کو زیر و زبر
کیا اور حجر الاسود کو رتبہ برتر دیا ابراہیم نے تماثیل تراشیدہ قوم کو ناچیز و ذلیل بنایا اور بت بزرگ
کو عزیز و جلیل ٹہیرایا شاید کہ اوسیکا نام حجر الاسود ہے اور وہی معبود امت محمدیہ ہے **قوله** ابراہیم بتان
را شکست مگر یکے را کہ از انجملہ بزرگ بود فقط بلا شبہہ ابراہیم اوس صورت کو معبود جانتا تہا اور
مسجود گردانتا تہا کیونکہ اوسکو دماغ مین یہہ ہی سمایا تہا کہ جسکے تئین جسامت ہے اوسیکو لائق اسکے ہے
جو کوئی جسیم ہے وہی رب کریم ہے جسوقت تفسیر (ہذا ربی) آئیگی آپکی سمجھہ مین یہہ بات بخوبی
آئیگی **قوله** تا اینجا کہ بنائے الوہیت ست از جانب قوم بظہور رسید فقط آپکو مستند قرآن
و حدیث سے ہرگز ثابت نہین ہے کہ قوم ابراہیم بتون کو قادر جانتی تھی اور خیر و شر اونہی سے
[illegible] مانتی تہی ہرچند کہ روبرو اصنام طرح طرح کی ندا کرتی تہی اور جان و تن فدا مگر اونکو
خالق و مالک نہین سمجہتی تھی اور رازق و مالک نہین چنانچہ اہل اسلام حجر الاسود کے سامنے طلب
[illegible] کرتے ہین اور دعا پڑہتے ہین اوسکے چارون طرف پہرتے ہین روبرو صنم سجدہ کنان گرتے
ہین بناء علیہ [illegible] حجر الاسود [illegible] رو و راز کرتے ہین حضور سنگ ہمرنگ لنگ عجز و نیاز کرتے ہین پس قوم
[illegible] تضاد [illegible] مسلمانون [illegible] دونون سے عداوت ہے جبکہ حالت قوم

Marfat.com

سے اقرار الوہیت باطل ہے تو اقرار عجز خود تحصیل حاصل ہے **قولہ** وہیجان شد الخ میاںجی ارادہ کرتے
ہیں کہ مسلمانوں اور نادانوں کو باتوں میں پھسلا لیں اور جھوٹ کو سچ سے زیادہ جتا دیں قصبہ
بچھراؤں کو خانہ حرام بنائیں اور امرائے اسلام سے صلہ و انعام پائیں جیسے اونکے مخدوم قوم
منگلیہ جاد حسن شاہ نے بیگم بھوپال کو باغ سبز دکھلایا بیگم صاحبہ نے مانند بہول کی اپنے پیراہن
میں پھول کر در حال ایک پیرانہ دو شالہ و رومال دس بارہ روپیہ کا مال ڈہا یا کچہ وظیفہ پر
راضی کیا اور ریاست بھوپال کا قاضی بہو تو خلعت لطیفہ و لقب شریفہ پاکر ایسا باساز و برگ ہوا
کہ صبح و شام میں شادی مرگ ہوا جھوٹ کا انجام خیر نہیں ہے لائق جنت معتقد کہہ دیتے ہیں
میاںجی آخر عمر میں جھوٹ بولتے ہو اور ترازوی صدق میں سنگ ریزہ دروغ تولتے ہو جسوقت اپنی
مستندہ کتب سے ثبوت دوگے مبہوت ہوگے ہیجان شد کہہ دینا آسان ہے اور کارکام و
زبانی ثابت کرنا محال ہے بیہودن آب بغربال ہے **قولہ** از خیال شکنندہ تجسس کروند الخ
جسکو یہ میاںجی اپنے تئیں آپ معقول کرتے ہیں اور ہمارے سارے اعتراض قبول کیونکہ اگر قوم
ابراہیم بت بزرگ کو قادر سمجھتے تو کیونکر تجسس شکنندہ ضرور سمجھتے بلکہ اوسکو توڑنیوالا جانتے
اوسی سے برا و بھلا مانتے ابراہیم پر اعتساف نکرتے اپنے عقیدہ کے خلاف نکرتے شاید کہ قوم
ابراہیم مانند طایفۂ اہل سنت و جماعت ہے کہ یہی ہم کہتے ہیں کہ فاعل خیر و شر خدا ہے
اور نیک و بد وہی کرتا ہے مگر جسوقت اونکا خویش و برادر کوئی کام اونکے برعکس خطا کرتا ہے
خواہ صواب خواہ خطا کرتا ہے زمین سر پر اوٹھاتے ہیں خون برادر و بید بہاتے ہیں یہاں کی
مناسب ایک حکایت ہے ابو حنیفہ کی شکایت ہے مجالس المومنین میں لکھی ہے کہ امام ابو حنیفہ اپنے
شاگردوں سے کہہ رہا تہا کہ خالق خیر و شر خدا ہے بندہ کو قدرت خلق کجا ہے کہ [illegible]
امام کو اینٹ ماری امام دادخواہ ہوا حاضر درگاہ بادشاہ ہوا خلیفہ نے بہلول کو طلب کیا اور
[illegible] سبب بہلول نے کہا کہ خود عقیدہ امام ہے کہ خیر و شر خدا کا کام ہے پس مجہپر اتہام ہے
[illegible] ناحق الزام ابو حنیفہ سے کوئی بات نہ بن آئی بہلول نے رہائی پائی **قولہ** از انکہ تا [illegible]

Marfat.com

فاسدهٔ آن مشرکین چنان بود که فاعل جملهٔ افعال همین صنم بزرگ ست الخ جب تک که بالا کلام
ازین لفظ ابراهیم ایزاد نہوگا عالم معنی آباد نہوگا فاعل جواب وادعیان نہوگا اور مفہوم عبارت
شایان بیان نہوگا بر تقدیریکه قوم کو نزدیک بت بزرگ فاعل جمله کردار ہوتا تو ابراہیم کو
اوسکی توڑنے سے کسواسطے انکار ہوتا بلکہ اول اوسکو تہ وبالا کرتا اور قوم بیدین کا منہہ کالا
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ رای ابراہیم ہی مین فساد تھا اور بت بزرگ پر اعتقاد تہا کہ یہی فاعل
افعال زشت وخوب ہی اوسکا توڑنا معیوب ہی (بل فعل کبیرہم) کا یہی مقصود ہی کہ صنم بزرگ
ذہن ابراہیم مین معبود ہی ابراہیم جو کچہہ زشت وخوب کرتا تہا اوسی کی طرف منسوب کرتا
تہا پس تاویل محمد علی بیدلیل ہی اور خلاف عقیدۂ خلیل اگر ابراہیم تبکیت والزام قوم
منظور کرتا تو بت کلان کی توڑنی مین کیونکہ قصور کرتا بلکہ صرف اوسکو پارہ پارہ کرتا اور قوم
سی ساختہ آشکارہ کہ جو تمہاری نزدیک خالق اعمال ہی اوسکا یہہ حال بیحال ہی تا کہ قوم
الزام کہاتی او عقل لاکلام پاتی اگر قوم صنم بزرگ کو خالق اعمال جانتی اور سچا ہی ایزد
ذوالجلال مانتی تو اوسکی لئی کیونکہ مقام ندامت تھا کہ معبود مستقل تہا ابراہیم نے بیدرکو اوسکی
طرف نسبت دیکتے تہی ابراہیم سی گوی سبقت لیسکتی تہی مگر یہہ بالکل [illegible] ہی ہی مانا ہی
کہ ابراہیم بت کلان کو کردگار مانتا تہا اور فاعل جملہ کردگار جانتا تہا اسیواسطی اوسکی توڑنی
سی عذر کیا اور اسیواسطی مضمون (بل فعل کبیرہم) ازبر کیا اب مولوی محمد علی کا اسقدر [illegible]
کم کرتی ہین اور ترجمہ (بل فعلہ کبیرہم)

سوط الجبار

یعنی چونکہ پیوستہ برین اعتقاد اید
کہ رب اعلی واکبر این بت بزرگ را میدانید پس با من بہرچہ می آویزید اینچہ بظہور رسیدہ ازین
بت بزرگ بظہور رسیدہ یعنی بحسب اعتقاد شما

جواب

یہان بہی چونکہ بعد کہا شد افزون
ہی لاجرم ثمرۂ عادت دون ہی

س

کف پا عروج جبین شود تن خاک عرش برین شود
دزد وآنچنان جبین شود کہ علاج عادت دون کند یہہ ترجمہ سراسر خبط ہی اسکی الفاظ
آیت سی کچہ ربط ہی میانجی یہہ ترجمہ نہین ہی ایمان فروشی ہی دنیا کی لئی دین چشم پوشی ہی

کہ عامی لوگ جیسا کہیں اندھوں کی مقابلہ میں جا کہیں مراد اسلام نان و طعام دین بلا شبہ نعمت
والنعام میاں جی راہ راست پر آئی اور الفاظ ترجمہ و آیت مطابق کرا کر بل کا ترجمہ کیا ہی جون سے
معنی کا آیت میں نقطہ کونسا ہی باقی الفاظ کا بھی یہی طور ہی آیت اور اور ترجمہ اور تو اصلا
مطابقت اصل نقل نہیں ہی میاں جی کو معنی قرآن میں دخل نہیں اگر مزاج مبارک منشئ نہ ہوتا تو
ترجمہ بقدر انیز ہوتا اگر آپکو عربی میں چندان دستگاہ نہیں تھی تو ترجمہ رفیع الدین و عبد القادر
تک بھی راہ نہیں تھی اب مطالعہ ترجمہ رفیع الدین کیجئے او معنی آیت دلنشین بل فعلہ کبیرہم ہذا
فسئلوہم ان کانوا ینطقون یعنی بلکہ کیا ہی اسکو بڑی انکی نے کہ یہی پس پوچھو اوس سے اگر ہیں بولتے
فقط قولہم یعنی حسب اعتقاد شما فقط اعتقاد ابراہیم قوم پر عائد کر کے بہ معنی لفت شہادت شان
کرتے ہو تما یہاں آیت (بل فعلہ کبیرہم) ہو جسکی فہم معنی میں عقل محمد علی گم ہی ابراہیم ہی
اعتقاد نہ رکھتا تھا کہ وہ بت خالق شر و خیر ہو اور رازق وحش و طیر اگر نہ ایسا ہوتا تو ابراہیم کو
اوسکا لحاظ کیا ہوتا قائل آیت (بل فعلہ کبیرہم) کا ہرگز نہ ہوتا اصلا دروغ صریح پر قائل نہوتا
بہ مولوی محمد علی سخن تراشی کرتے ہیں ورنہ آتش نفتہ ابراہیم پر آپ باشتی سوء ادب الٰہی
و بحیثیت مناظرہ کہ بحالت لزوم فسادات و اشکالات میں بر معتقدات خصم از تسلیم مجرد
بر تسلیم بر تبکیت و تقریر بر آن مقدماتی متفرع میکنند کہ بجواب آن خصم بر فساد عقیدہ خود
مضطر و بحیرت مبتلی شود و بر اقرار می آید و در مقام مباحثہ این قسم صاحب مناظرہ را کسی از عقلا دروغگو
نمیگوید چہ تسلیم و تقریر مقدمہ معتقدہ خصم درین مقام برای اخبار از عقیدہ خود نمیباشد بلکہ محض
برای تفریع مقدماتی دیگر کہ موجب تبکیت خصم ست میباشد و بس و درین خصوص نیز بیجان بظہور
رسید کہ ہرگاہ ابراہیم بہمچونہ مناظرہ پیش آمد و لا در دلہای خود پشیمان شدند و باکی گرفتہ
چنانکہ فرمودہ فرجعوا الی انفسہم فقالوا انکم انتم الظالمون و سر خجلت بگریبان نہادہ بزبان
آوردند کہ تو خوب میدانی کہ اینہا ہیچ نمی توانند بہ نطق آمدن و چون مدعای ابراہیم ہمین بود
کہ اوشان قائل بعجز اصنام خود شوند چنانکہ بظہور رسید پس مقدماتیکہ بعجز متفرع میشدند بر آن

Marfat.com

تفریح کردہ حجت براو شان ... سہ چنانکہ فرمودہ اَفتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم ولا
... اُف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون **جواب**
در مباحثہ میں مسلمانوں کا یہی طریقہ ہے اور یہی سلیقہ کہ مساوات خصم تسلیم کرتے ہیں او
قصہ ابراہیم تو آپ بھی بپاس خاطر بندہ تسلیم کیجیے اور برے خدا یکدم تکلیم کیجیے کہ قرآن دروغ ہے
اور دعوی محمد پیغمبر دروغ اسکے بعد یہ بھی یقین کیجیے اور مسلمانوں کو تلقین کہ جھوٹ کی طوطی ہرگز نہ
بولیگی بلکہ ساری دنیا اوسپر زبان طعن کھولیگی انجام کار سب کو چپ رہتی گھیرتے ہیں و جھوٹ سے منہ
پھیرتے ہیں **ص** سنجالے کو صرف کاذب میں سائل نے ہو لیکن کل کا غدیہ مائل بزور عقل
و دانش سے کام لو کہ جس صورت میں مسلمان اعتقاد خصم تسلیم کریگا تو کس منہ سے پھر اوس میں
ترمیم کریگا مقالات ابراہیم اور آیات کریم سے یہہ ہی واضح ہوتا ہے کہ عقیدہ قوم و ابراہیم میں یہہ ہی تفاوت
تھی اور یہہ ہی وجہ عداوت کہ قوم کا تعظیم و تشریف تمام اصنام پر دار و مدار تھا اور ابراہیم صرف
صنم بزرگ کا پرستار تھا بعض قرائن سے یہہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بت تراشیدہ اوس ملک کا
تھا بلکہ ساختہ چین یا ماچین تھا رفتہ رفتہ یہہ ہی جان لیا تھا کہ وہ کہیں سے نہیں آیا اور اوسکو کسی نے
نہیں بنایا **قولہ** در مقام مباحثہ این ہمہ صاحب مناظرہ را کسے از عقلاء دروغگو نمیگوید فقط اس قول
سے لازم آتا ہے کہ محدث بخاری و مسلم عاقل نہیں تھے اور زمرہ عقلا میں داخل نہیں کہ اونہوں نے
اپنی اپنی صحیح میں کذب ابراہیم سے روایت کی ہے اور سند آیت دی ہے بلکہ خود ابراہیم بھی عاقل
نہیں تھا اور عقل و دانش سے بہرہ اوسکو حاصل نہیں کہ اوس نے اپنے تئیں آپ دروغگو شمار کیا اور
اسیواسطے شفاعت سے انکار کیا چنانچہ مسلم و بخاری میں روایت ہے کہ روز قیامت ابراہیم
اپنے گناہ پر اقرار کریگا اور شفاعت سے انکار کہ میں شفاعت کے لایق نہیں ہوں اور سارا انسان
سے فایق نہیں کہ آج خداوند تعالی نے اسقدر غضب کیا ہے کہ پہلے اس سے دوسرا نہ کیا ہے بلکہ مجھسے
میں نے جھوٹ تین بار بولا ہے اور اپنے منہ سے دربار کھولا ہے لہذا میں خود محتاج شفاعت ہوں دوسرے
کو کیونکر شفاعت کروں یہہ حدیث آیندہ بالتمام مشروح ہوگی ... ستان جہ کس پہ اقلیم

سلام مفتی ہوئی اس حدیث سے مولوی محمد علی پر یہہ بھی حالی ہے کہ خدای محمدیہ عقل سے خالی ہے
جہ عقل و ادراک ہوتا تو ابراہیم پر کسواسطے غضبناک ہوتا میانجی نے خوب کلیہ بنایا کہ
خدا و پیغمبر کو بھی احمق ٹہیرایا **۵** الغرض خوب ہی سوجہی ہے انہین جو سوجہی وہ جو خدا کو
بھی نہ سوجہی تہی سو انکو سوجہی **قولہ** چہ تسلیم و تقریر مقدمہ معتقدہ خصم درین مقام برای
خبار از عقیدہ خود نمیباشد الخ یہہ بات کہ بت کلان فاعل نیک و بد ہے اور اسی سے خیر و شر
مرزد ہی معتقد قوم ابراہیم نہین ہے اور آپکو سر مو فہمید آیات کریم نہین کیونکہ اگر یہہ عقیدہ
وم ہوتا تو ابراہیم کیونکر سزای لوم ہوتا بت توڑنیوالی کی تلاش نکرتی ابراہیم سے پرخاش نکرتی
بلکہ بڑے بت سے بات کرتی اوسیکے ذمہ اثبات کرتی حالانکہ جبوقت وہ واقف حال ہیت اصنام
ہوئے اسی پنجہ الم ہوئی تحقیقات کرنی لگے اور مشورہ مکافات یہہ تمام سرگذشت سے طرح گذری ہے
وگفتگوی میانجی جنگ زرگری ہے پس بالضرور ابراہیم نے اپنا عقیدہ بیان کیا اور راز نہان عیان
ہو کوئی اس بات سے انحراف کریگا بدون گوئی ابراہیم پر اعتراف اپنی عقیدہ سے عدول کرنا اور اعتقاد
خصم قبول کرنا قطعاً شعار اہل شعور نہین ہے اور ہرگز ارباب مناظرہ کا دستور نہین جس نے کہ اعتقاد
خصم مان لیا اوس نے اپنے ہاتھ سے ایمان دیا پس وہ کسیکا کیا ابطال کریگا دست بریدہ دو سے
کا کب گوشمال کریگا بر تقدیریکہ مسلمانون کا یہہ ہی معمول ہوتا ہے کہ مناظرہ مین اونکے عقیدہ
خصم مقبول ہوتا ہے تو آپ بھی بطلان قرآن و تکذیب فلان پر صاد کیجئے چشم ما روشن دل ما
شاد کیجئے جب تک کہ جناب بنا رفتار موافق گفتار نکرینگے ہم آپکی کسی بات پر اعتبار نکرینگے
قولہ و درین خصوص نیز ہیجان بظہور رسید کہ ابراہیم ہر گاہ بہ ہیچگونہ بمناظرہ پیش آمد و لا دو
دلہا خود پشیمان شدند فقط مولوی صاحب ایک ہی مطلب کی بار بار تکرار کرتے ہین الغرض
ملوا غرض اسکے یہہ ہے کہ میانجی کی سفید از مودے اور شک خدای بکر فکر تما یار یہ دلیل نہ ہو دی
قدیم الایام سے اہل اسلام کا یہہ ہی شیوہ ہے کہ اپنے خار کو تختہ گل بیان کرتے ہین اور تیرہ کو
تم مل عیان کرتے ہین مگر لاف سے کام نہین نکلتا ہے ساقی و بادہ جام نہین چلتا جیسے

Marfat.com

نبی و ولی نے تنویر کی ہو وہی مولوی محمد علی نے تدبیر سمجھی ہے **ص** سے خور کن شیخ و حافظ و مفتی و
مولوی چون نیک بنگری ہمہ تزویر میکنند ابراہیم اپنے نبوت دعوی پر کوئی دلیل نہ لایا
اور اوس نے کسطرح قوم کو دلیل نہ بنایا صرف یہہ ہی کہا کہ یہہ بت نہیں کہاتے نہیں پیتے نہیں جانتے
نہیں جیتے اسقدر تو طفل شیرخوارہ بھی جانتا ہے لیکن اوسکی فہمید کو کوئی نادرہ نہیں سمجھتا اور
[illegible] سحر کرنے [illegible] مناظرہ نہیں مسلمانوں کا طریق نرالا ہے درحقیقت یہہ فرقہ باولا ہے باوجودیکہ
ابراہیم نے [illegible] اصنام آشکار کی پہر اپنے قول کی آپ مخالفت اختیار کی بڑے بت
[illegible] ٹھہرایا سوا آدم و حوا نو بنایا مثلاً اگرچہ محمد صاحب نے خالی از اصنام بیت الحرام
کیا لیکن حجر الاسود کو امام سلام کیا اسقدر تعظیم کرائی کہ بت پرستی کے لئے ہفت اقلیم آئی
بت پرستوں کا یہہ ہی ڈھنگ ہے کہ اپنے بت سے الگ رنگ ہے اور بت غیر سے دل تنگ سر
بر سنگ ہے ہم نہیں جانتے کہ ابراہیم و محمد کو بت پرستان عالم پر کیونکر تفضیل و تجلیل ہے اور کعبہ
[illegible] مسلمان کی کیا دلیل و سبیل ہے پشیمانی قوم کا آپکے پاس کوئی ثبوت نہیں
ہے اور جس آیت میں آپ یاد [illegible] کرتے ہیں وہ قوی تر از تار عنکبوت نہیں ہے ہم عنقریب اوس
آیت کی تفسیر کرینگے اور آپکی غرق عرق تشویر **قوله** وبایدکہ مجادلہ کردند چنانکہ فرمودہ فرجعوا
الی انفسہم فقالوا انکم انتم الظالمون فقط قرآن میں کسی جگہ نہیں ہے کہ قوم نے باہم مجادلہ کیا
اور آپس میں مجادلہ آیت (فرجعوا الی انفسہم) آپکے لئے مفید نہیں ہے کہ آیت کے معنی اور
آپکے مقصود لایعنی میں تفاوت آسمان و زمین ہے کیونکہ معنی آیت یہہ ہی ہیں کہ مردمان قوم
نے اپنے نفس کیطرف رجوع کیا اور خود بخود یہہ کلام منہ سے نکلا کہ تم ہی حق اصنام میں ظالم ہو
اور تم ہی سیف صارم ہو مقصود آنکہ اگر تم دروغبافی ابراہیم پر یقین نکرتے تو وہ کیونکر
بدسگالی ہوتا اور بتوں کا کیونکر تباہ حال ہوتا پس تم اوس بیوقوف کی مانند ہو کہ جسنے
گرگ کو شبان ٹھیرایا اور دزد کو پاسبان بنایا معنی آیت یہہ ہی صاف ہیں گو منافی اسلام
ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ معنی تراشی مفسرین خلاف اقتضای مقام ہے بلکہ پدر و برادر ابراہیم نے

Marfat.com

تہا دم ہو کیونکہ اگر قوم ابراہیم پر ایمان لاتی اور اوسکو پیغمبر مان بناتی تو کسواسطی نار مین گراتی اور
پشت لب پہ خار مین پہراتی پس آیت کے وہی معنی ٹہیک ہین جو ہمارے نزدیک ہین **قولہ** سر خجالت
بگریبان نہادہ بر زبان آوردند کہ تو خوب میدانی الخ بلاشبہہ قوم ابراہیم اپنے کئے سے پشیمان
ہوئی اور سر در گریبان اگر کوئی ابراہیم پر اتنی کا گمان نکرتا تو وہ بیت الاصنام کو اصلا ویران
نکرتا پشیمانی قوم اپنی بد انتظامی پر تھی نہ اپنے دین کی خامی پر کیونکہ دین قوم بہتر از دین
خلیل تھا اور مشتمل بر برہان و دلیل تہا کہ ابراہیم بت کلان کو فاعل کل امور جانتا تہا اور اپنے تئین
مجبور اور قوم ابراہیم اصنام کو ذریعہ توسل گردانتی تھی نہ فاعل جزو کل جانتی تہی اسیواسطی
جس وقت ابراہیم نے قوم سے کہا کہ ہرگاہ تم نے معبد بتخانہ مین سر شام چھوڑا بڑے بت نے تبر سے سب
اصنام چھوڑا اگر تمہارے بت صادق ہین اور ناطق تو اون سے پوچھ لو کہ اونکا سر کس نے قلم
کیا اور کس نے اونکو راہی کتم عدم تب قوم نے جواب دیا کہ تو خود جانتا ہی کہ بت کلام نہین
کرتے بلکہ کوئی کام نہین کرتے فقط یہان سے واضح ہی کہ اگر قوم ابراہیم اصنام کو فاعل خیر و شر
سمجہتی تو اسطرح پر جواب دیتی کیونکر بہتر سمجہتی بلکہ سبب شکست بتان فی الفور ابراہیم کو نشانہ تہمت
اور خاطر خواہ اوس سے انتقام لیتی حالانکہ وہ گفتگو ابراہیم سے شاکی ہوئی اور اوسکے درپی
ہلاکی ہوئی بلکہ جواب معقول دیا اور عجز اصنام قبول کیا البتہ جس وقت ابراہیم نے کہا کہ پس
انکی عبادت بیجا ہی اور از اول تا آخر فضول کیونکہ ان سے نہ کسی کی حاجت رفع ہوتی
ہی اور نہ کسیکا بصورت نقصان و نفع ہوتی ہی تب ہی غضبناک ہوئے اور ابراہیم کے درپی ہلاک
فقط اس تقریر سے معلوم ہوا کہ دین قوم صرف توسل اصنام تھا اور باقی ابراہیم کا خیال خام
اور یہ نادانی سے گمان کرتا تہا کہ اوسکی قوم اصنام کو فاعل اعمال و افعال جانتی ہی اور
اقبال و زوال مانتی ہی یہ کہی جگہ جو قرآن مین ابراہیم کی زبان مین [illegible] من دون اللہ
آیا ہی [illegible] مصنف قرآن کو دل نشین ہوا [illegible] ابراہیم [illegible] بت کو اللہ و معبود
جانتا تہا [illegible] کہ جس صورت مین ان

بتون سے بلا نہین نکلتی اور صورت رنج والم اصلا نہین بدلتی توانکی تعظیم وتکریم محض بیکار
بلکہ سرمایہ عار ہے غرضکہ ابراہیم کو الوہیت صنم کلان مین تامل نہین تھا اور اصنام غیر سے تو سروکار
نہین اسواسطے ایک ایک کو نیست کیا اور بڑے کو حوالۂ تبر **قولہ** چون مدعا ابراہیم ہمین بود
کہ اوشان قائل بعجز اصنام خود شوند فقط بلا شک ابراہیم کی یہ ہی غرض تہی کہ مردم قوم
اپنے اصنام کے عجز کے قائل ہووین اور بعبادت بت عظیم یعنی صنم ابراہیم مائل ہووین اوسکو
حاضر وناظر سمجھین ور ہر ایک بات پر قادر سمجھین ابراہیم کی یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ قوم تمام اوثان خرد
وکلان کو یکسان عاجز سمجھین ورعاجز وناتوان نہین وگرنہ بڑے کے توڑنے سے کسواسطے حذر کرتا بلکہ سب
سے اول اوسکو زیر تبر کرتا اگر مقصود ابراہیم یہ ہی ہوتا کہ بڑے بت کا بہی عجز آشکار ہووے
اور سر بازار تو قائل آیت (بل فعلہ کبیرہم) نہوتا اور اسقدر راہ توحید مین گم نہوتا **قولہ** چنانکہ
بظہور رسید فقط البتہ قول وفعل ابراہیم سے اور سلامتی بت عظیم سے یہ ہی بات ظاہر ہوئی
اصنام خوار وذلیل ہے اور صنم ابراہیم یعنی بت جسیم بزرگوار وجلیل ہے وہی فاعل خیر وشر ہے اور وہی
اللہ اکبر ہے پس لوث شرک سے ابراہیم کہان پاک ہے اسیواسطے روز قیامت اوسے یزدان نعمتہ کہے
ہے **قولہ** مقدماتیکہ بعجز متفرع میشوند بر آن تفریع کردہ الخ تحصیلدار صاحب کو ابہی مقدمات کی
کیفیت معلوم نہین ہوئی اور ابراہیم کی نیت مجزوم نہین وہ مقدمات ابہی تحقیقات کے مفرین
اور بہتان کے مخبر ہین کہ بتان قوم تہیہ ہین ورخالی از نطق وبجز بت ابراہیم اللہ ہے اور فاعل
خیر وشر ہے اشتباہ آیات قرآن وابراہیم کے بیان سے یہ ہی پیدا ہے مگر انصاف درکار ہے
اگر مسلمانون مین انصاف ہوتا تو کسواسطے قرآن کے معنون مین اختلاف ہوتا جو کچہ فرقہ
حشویہ کی تفسیر ہے وہی بے تزویر ہے وہی راستی کے قرین ہے وہی سرمایہ تسکین ہے اگر مولوی محمد علی
سر پرستار انصاف ہوتے تو کیونکر گفتار خلاف کرتے اگر اب بہی طاعت آیات متین کرینگے اپنی
واہیات پر آپ نفرین کرینگے **قولہ** اتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم ولا یضرکم الخ میان تحصیلدار
نے قرآن مین تصحیف کی ہے یا دیدہ ودانستہ تحریف کہ بعد لفظ لا ینفعکم کے کلمہ (شیئا) قلم انداز کیا

Marfat.com

یدکہ عثمان سے ساز کیا مولوی جی نے علی کی نام کو شہرایا کہ اوسکی منکر کو سر چڑہایا فرقہ خشبویہ
ایسا ہی تفسیر ہے کہ ان آیتوں میں اللہ سے مراد بت کبیر ہے کیونکہ بت پرست بت کو اللہ جانتے
ن اور اپنے تئیں اوسکا بندہ گردانتے ہیں ابراہیم قوم سے یہی کہتا تہا کہ باوجود بت کلان
کسواسطے اپنے ساختہ بتوں کی گرد پہرتے ہو اور کسواسطے اونکے سامنے سجدہ کنان گرتے ہو
بلکہ قوم نے ہدایت ابراہیم نہ مانی اور لایق تسلیم نہ جانی کید پر کمر بندی کی اپنے بت کو بتان
دم پر سربلندی دی اسیطرح ہرچند محمد صاحب اپنی قوم کو نصیحت کرتے تہے کہ سواے حجر الاسود
کسی بت کی تعظیم نکرو اور مانند قوم ابراہیم نکرو مگر کوئی کان نہیں لگاتا تہا اور ایمان
نہیں لاتا تہا پس جبکہ ہمت قریش پست ہوئی او شکست بر شکست محمد صاحب نے بتان بیت الحرام
ا نظارہ کیا اور سواے حجر الاسود کی جملہ کو پارہ پارہ حجر الاسود کو کرامت دی امامت اسلام تا
یامت دی مسلمان سفر دور و دراز اختیار کرتے ہیں اور روبرو حجر عجز و نیاز آشکار جس شخص کو
ل میں ایک ذرہ برابر بہی عدل و انصاف ہوگا اوسکی راے خورشید ضیا دمیں واسن محمد غبار
بت پرستی سے کیونکر صاف ہوگا غرضکہ آیات سورہ بقرہ و ابراہیم سے او تفسیر شیخ سلیم سے یہہ
ہی معلوم ہوتا ہے کہ خلیل تا تولد اسماعیل نا مسلمان رہا اور اسلئے کہنے سے نفرت کنان رہا
جبکہ پیدا توان ہوا بت پرستی سے روگردان ہوا بہرحال اگر اوسنے (بل فعلہ کبیرہم) ازراہ اعتقاد
کہا تو وہ مشرک سیاہ رو ہے اور اگر برخلاف اعتقاد کہا تو وہ دروغگو ہے **قولہ** اتعبدون ما تنحتون
واللہ خلقکم وما تعملون فقط اس آیت کی کلمہ ما تنحتون سے واضح ہے کہ جن بتوں کو ابراہیم نے زیر و زبر
کیا وے تراشیدہ خود تہے اسواسطے واجب لوم تہے اور بت کلان مانند لنگ یا میان صنعت ایزد
کارساز تہا لہذا اسکے ممتاز تہا یا ساختہ ہند و چین تہا بنابریں ابراہیم کو یقین تہا کہ اسکو کسی
نے نہیں بنایا ہے وہ خود آیا ہے وہی فاعل خیر و شر ہے اور وہی مالک جبر و ہے اسکو کسواسطے
توڑتا اپنے عقیدہ سے کیونکر منحرف ہوتا الفاظ واللہ خلقکم وما تعملون سے ظاہر ہے کہ جیسے اللہ
نے بلا کسب بندہ جسم انسان کو بنایا ویسے ہی بکسب خلاف عمر کے اعمال مسلمان کو بنایا پہر

مسلمان مجبور ہی اور بالکل اوسکی خالق کا قصور ہی جبر موافق قرآن ہی اور کسب لایق ابطال
ہم نی رسالہ یادداشت اسلام مین معنی آیت ہذا کی اہتمام مین بہت سخن رانی کی ہی اور داد نکتہ دانی
دی ہی جو کوئی اوسپر نظر سرسری کریگا وہ دعوی سخن گستری کریگا یہہ تفسیر سورہ انبیا ہی ہم نی دو
انار سن بہ ہی یا جو کوئی اوسپر نظر انصاف ڈالیگا وہ حقیقت حال صاف پایگا یہان تک ہم نی ابراہیم
کی دو دروغ بیان کئی اور قرآن و حدیث سی عیان عبارت قرآن بجنسہ بالا مسطور ہی اب نقل
حدیث ضرور ہی اول روایت بخاری ہی اور جھوٹ کی لئی گدہی کی سواری ہی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراہیم الا ثلاث کذبات ثنتین منہن فی ذات اللہ قولہ انی سقیم
وقولہ بل فعلہ کبیرہم ہذا یعنی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جھوٹ نہین بولا ابراہیم نے
مگر تین جھوٹ تین بار دو جھوٹ اون تینون جھوٹون مین سی ذات خدا مین ہین ایک قول
اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق مین بیمار ہون اور دوسرا قول اوسکا یہہ ہی بلکہ کیا بڑی اونکی نی فقط
روایت کی عنقریب تفصیل کیجایگی اور دروغ ثلاثہ ابراہیم کی تکمیل یہان اسیقدر کافی ہی یار
باقی صحبت باقی ہی اس حدیث مین لم یکذب ابراہیم الا ثلاث کذبات سی ظاہر ہی کہ دروغگوئی
ابراہیم مین کلام نہین ہی اور مسلمانون کی لئی سخن تراشی کا موقع [illegible] اگر حدیث
بخاری کا حدیث ہذا سی کچھہ اور منصوبہ ہوتا تو کسواسطی ابراہیم پر اطلاق لفظ [illegible] ہوتا میان
محمد علی حصہ سوم سوط الجبار مین بخاری کی گفتار مین در تاویل باز کرتی ہین [illegible] آل عبا
سوط الجبار توڑ ڈالنا بتون کا جنکی کفار پرستش کرتی ہین اور اوس ضمن مین آتشکا
لا دینا بجز اونکی معبودون کا ہر آئینہ امر مستحسن اور مقتضای مصلحت ہی خود بہارت [illegible]
کہ ایک راجا مشرک بت پرست کی بیٹی نی جو موحد اور دیندار تھا سب مورتین توڑ ڈالین
اونکو جلوا کر اونکا چونا بنوایا اور اوس عمل کی سبب وہ مورد تحسین خداوند تعالی کی درگاہ
سی ہوا ایس اگر بالفرض ابراہیم نی واسطی حصول اس مدعا مستحسن کی توریہ و ایہام کیا تو خود
[illegible] مستحسن قابل تحسین ہی، لالہ جی کو اون [illegible]

Marfat.com

نہین باقی رہا یہ امر کہ جو حدیث مین آیا ہی کہ ما کذب ابراہیم الا ثلاث اکذوبات جو
اوسی حدیث سی ظاہر ہی کہ وہ اقوال ابراہیم کی محل صدق رکہتی تہی پس اطلاق اکذوبہ کا اونپر
بطریق مشاکلہ کی ہی اور یہ مشاکلہ کلام عرب مین بہت شایع ہی کہتی ہین جزاء سیئۃ سیئۃ
حالانکہ جزا بدی کی جو بواجبی دیجاوی بدی نہین ہوتی مگر بطریق مشاکلہ کی اوسکو عرف مین
بدی کرکے تعبیر کیا جاتا ہی اس بحث کو ہم بہت تفصیل سی کتاب سوط الجبار مین لکہہ چکی ہین
اوسکو دیکہکر جواب فہم فرماوین **جواب** میانجی نی الفاظ حدیث مین تغیر و تبدیل
کی ہی بخاری و مسلم کو اصلاح دی ہی بجای لم لفظ ما اور بجای کذبات کلمہ اکذوبات مکتوب کیا ہی
اور اپنی تئین استادان بخاری مین محسوب کیا ہی شاید کہ میانجی اسم با مسمی ہین و عین
مصطفی بہ مرتضی بحث لفظی اسیقدر بس ہی اور باقی درازی نفس ہی اب بحث معنی مدرکرتا
ہون ور آپکی فقرہ فقرہ پر نظر انصاف اثر **قولہ** توڑنا بتون کا جنکی کفار پرستش کرتی ہین
بجز تابعان وید اقدس کی کوئی توحید کا شایق نہین ہی اور مسلمان ہرگز اس منصب کی لایق
نہین کہ موحد اسلام شفاعت اصنام پر ایمان لایا تہا اور بزبان مبارک اوس نی نغمہ حمد و ثنا
گایا تہا غضب ہی اس بات کا اثبات ہوگا اور پیر اسلام فدائی عزی و لات اگر محمد صاحب
کو پرستش اصنام سی نفرت ہوتی تو کسواسطی سنگ رخام حجر الاسود نام سی رغبت ہوتی تمام
بتون کی ہمراہ اوسکو بہی چور چور کرتی بتخانہ قریش منہدم بالضرور کرتی تاکہ بت پرستی کا اصلا
رواج نہوتا حجر الاسود عزی ولات کا سرتاج نہوتا جبکہ مولوی صاحب کو شب و روز بوسہ حجر
کی آرزو ہی تو اظہار عجز اصنام کی کیا گفتگو ہی اسیطرح اگر ابراہیم کو پرستش اوثان ہی منظور نہ
ہوتا تو بدرجہ اولی صنم کا ان سی مستفیر ہوتا ... بتون کیطرح اوسکو بہی توڑ ...
جگہ مشرکین یہ کام کرتا حالانکہ ابراہیم نی طرف بت کا ادب کیا اوسی سی منسوب ...
شور و شغب کیا علاوہ اسکی سیر ست بازی ڈالی اور مشیر دروغ پردازی سنبہالی جبکہ آپکی
... مین بتون کا توڑنا مقتضای مصلحت دانہ مناسب ہی تو کسواسطی چومنا حجر الاسود کا فرض ...

Marfat.com

واجب ہے حتیٰ کہ آپ حجر الاسود کو لکد کوب نکرینگے اور بتخانہ قریش نادر تبر وچوب نکرینگے آپکو ہرگز نہیں ملیگا علم داد اور اک نہوگا اور واسن مسلمانی لوث بت پرستی سے پاک نہوگا خود بت پرستی کا سامان کرتے ہو اور قوم ابراہیم پر بہتان دہرتے ہو **قولہ** بہارت سے ثابت ہے کہ ایک حاکم بت پرست کے بیٹے نے الخ چونکہ موافق تحریر جناب کے اوس راجا کے بیٹے نے کسی بت کی حمایت نہیں کی اور اپنے باپ کی رعایت نہیں فاعل نیکی دہدی سوائے پرماتما کے غیر نہ ٹہیرایا اور روے توجہ بطرف غیر نہ لایا صنم بت شکنی مین دروغگوئی نہین کی اور راہ حیلہ جوئی نہین لی علانیہ بتون کا چونا کیا اور اہل توحید کا دل دونا کیا آپکو دلی کہنگرون کے چونے لگایا اور حجر الاسود کے چومنے والون کو منہہ نہ لگایا بلاشبہہ وہ گیانی تہا اور بانی مبانی معارف حقانی پس ابراہیم اور اوس راجا کے بیٹے مین تفاوت زمین وآسمان ہے اور عداوت کفر وایمان۔

ف تو مالکی ہیبت ومن ہدات بی ہمتا خوبہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا نہ ہم ابراہیم کو بسبب کذابی کے کیا دی کی ملامت کرتے ہین اور بسبب رعایت صنم کلان کے نشانہ تیر غرامت کرتے ہین بڑے بت کی رعایت کی اور واذ عوابیت دی اگر وہ بڑے بت کو سر بلند نکرتا تو کوئی تفضیل حجر بسینہ نکرتا ہماری نزدیک ابراہیم اسواسطے ملوم ہے کہ اوسکی بسبب عالم مین بت پرستی کی ہیونڈ ہوئی ہم ہے شاید کہ محمد حبیب نے غلط خلیل بگوش قبول سن لیا کہ تمام بتان قریش سے حجر الاسود کو چن لیا **قولہ** پس اگر بالفرض ابراہیم نے واسطے حصول اس مدعا مستحسن کے یہ ایہام کیا الخ اوس راجا مشرک کے بیرمین اور ابراہیم بن آذرمین کچہ نسبت نہین ہے اور اصلا مشابہت نہین کیونکہ ابراہیم نے احقاق حق کا التزام نہین کیا اور دفع شرک مین اہتمام نہین بلکہ دروغگوئی ومکاری کے سامان جوڑے اور جوڑ توڑ کے ساتھ قوم کے اوتان توڑ بڑے بت کو مالک دیر کیا اور اوسکی تفویض بنا شر وخیر کیا بت اعلیٰ کو بالا عزی دیا ایہام بہتر نہین ہے اور شایان شان نبی وپیغمبر نہین اگر ابراہیم اوسکو اپنا امام کرتا تو آپکو بہارت کا نام لینا ہی تہا

Marfat.com

تھا اور ہمکو الزام دینا واجب جبکہ اوس راجا کی بیٹی نے توریہ وایہام نہین کیا اور کار مکرو
فریب انجام نہین دیا تو مولوی جی کی ساری تقریر بیکار ہے بلکہ کشت زار حماقت کی پیداوار ہے
ابراہیم نے دعوت قوم کو ناشکیب کیا اور علانیہ مکر و فریب کیا کیونکہ (انی سقیم) اور (بل فعلہ
کبیرہم) کی ایک ہی معنی ہے جس سے ثابت ابراہیم کی خبث باطنی ہے اگر ان آیتون کے دوسرے
معنی ہوویں تو بیان کیجئے مفسرین سے گوے اسعان لیجئے غرضکہ پسر راجا حق جو تہا اور ابراہیم
دروغگو بس دونون مین فرق صلح و کین ہے اور تفاوت آفرین و نفرین ہے واسطے
دو نون ... توراست کذب و ریا و چہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا قولہ اولوالعزم
کو اون پر کوئی محل اعتراض نہین فقط میان جی کو بد سگالی دور و غہائی ابراہیم سے کہنا ضرور
واجب نہین ہے اور اعتراض مناسب نہین مگر تحصیل از تحصیل سمہ کاری جہوٹون اور مکارون
کی دروغ و مکر سے اغماض کریں تو کون اون پر انگشت اعتراض دہرے قولہ پہر کرو
مین آیا ہے ما کذب ابراہیم الا ثلاث کذبات فقط تمام حدیث سے ایک فقرہ مختصر لکھ کر
ابراہیم کی طرح تزویر کی ہے اس تصرف بیجا سے مقصود میان جی یہی ہے کہ دروغ کو فروغ
دین اور شعار ابنیا کا دروغ لیکن جہوٹ سے ناموری نہین ہوتی ہر آئینہ عکس یہی کا نہیں
ہوتی ہے کلام کذب سے شہرت ملی نہ انسان کو ہوئی بلند ہونہ صدا کاسہ سفالین کی
قولہ چونکہ خود اوسی حدیث سے ظاہر ہے الخ کیون بخاری و مسلم پر اتہام کرتے ہو کیون
اپنی تئین بدنام کرتے ہو اگر سچے ہو تو کسواسطے ایک فقرہ حدیث پر کفایت کی کیون نہیں حق ادا
قلم تمام روایت کی اگر نقل تمام حدیث کی نہین ضرورت تہی تو اپنے مطلب کے فقرہ سے
کدورت تہی لاجرم وہ زیب قرطاس کرنا تہا اور اپنی بات کا پاس کرنا تہا
ہین اور اپنے دعوی پر سچے ہو تو اب اوس فقرہ کو داخل کتاب کرین اور جیسا جواب ہے اجتناب
اوس حدیث سے ہرگز ظاہر نہین ہے کہ مقالات ابراہیم صدق پر محمول تہے اور کذبات خلیل
راستی پر مشمول حدیث مذکور کے بعض فقرات بالا مشروح ہوئے اور بدلائل قطعی مقدمہ

Marfat.com

بانی حدیث مرقوم ہوگی اور دروغگوئی ابراہیم بخوبی معلوم ہوگی **قولہ** پس اطلاق اکذب
کا اون پر بطریق مشاکلہ کے ہے فقط مفہوم صدق و کذب باہم نقیض ہے اور اوسکی بحث طویل
و عریض ہے و نقیض مین مشاکلہ ناممکن ہے اور مثال اوسکی رات اور دن ہے جیسے رات
اور دن مین مشابہت نہین ہے ویسے ہی صدق و کذب مین مشاکلت نہین اگر مولوی صاحب
کو بجانب عقل عدو النفس کچھ بھی التفات ہوتا تو کسواسطے اونکا ہر ایک معقولا واہیات
ہوتا **قولہ** اور یہہ مشاکلہ کلام عرب مین بہت شایع ہے فقط اگرچہ عرب قدیم الایام
سے جاہل ہین اور بیخبر از حقیقت حق و باطل لیکن آپکی طرح کوئی مرتکب معقولات لاطائل
نہوگا اور مشاکلت نقیضین کا قائل نہوگا روشنی و تاریکی مین مشاکلت نہین ہے اور اسطرح روشنی و
تاریکی مین مشابہت نہین اگر عرب ایسا کہین تو بھی وہ نہین ہے کہ اونکو چندان شعور نہین
ہے آپکی منطق خوانی و حکمت دانی پر کیا تہہرے کہ اسقدر بیہودہ گوئی پر اڑے اب کہ
ہین کہ مشاکلت صدق و کذب کلام عرب مین بھی شایع نہین ہے اور راسامی [illegible]
کلام عرب ذائع نہین **قولہ** کہتی ہین جزا سیئہ سیئہ فقط قید عرب غلط ہے یہہ ہی [illegible]
ایران و ہند ہے اور یہہ ہی مستعملہ بنگالہ و سندہ کہ برے کام کا بدلا بد ہے حنظل کا ثمر حنظل ہے
مثال فارسی نزدیک آئیگی اور اپکو خفیف و رکیک بنائیگی **قولہ** حالانکہ جزا بدی کی
جو بواجبی دیجاوے بدی نہین ہوتی فقط جاے تعجب کہ میانجی نے مدت مدید خوان عربی خوانی
سے طبیعت سیر کی اور ورق گردانی کتب فارسی مین عمر تیر کی مگر عقل و شعور آپکے نزدیک نہ
آیا اور مضمون جزا سیئہ سیئہ فہم مبارک مین ٹہیک نہ آیا حکما نے سچ کہا ہے کہ ہر جگہہ صحبت
علما کارگر نہین ہے اور تصویر کتب سخنور نہین **ع** لب خاموش تصویر دبستان فاش میگوید
[illegible] ہی اہل سخن نتوان سخندان شد ز مهربان من جزا بدی جو بواجبی ہے وہ بدی
[illegible] چونکہ وزدی بد ہے اسکی جزا واجب قطع ید ہے اسیطرح جو کہ زنا [illegible]
[illegible] سنگساری ہے ظاہر ہے کہ جیسی وزدی و زنا بد ہے ویسہ

ہی اوسکی جزا بدی ہی کیونکہ قطع ید و سنگساری کسی کے لئے خوب نہین ہی شاید کہ آپکے حق
مین یہ مضمون ہی جزاء سیئۃ سیئۃ کو جسے شاعر نے فارسی مین موزون کیا ہی اور خاقانی و
انوری کو [illegible] **رباعی** کمال از کمال رکنا دم خواند ز چراغ کذب را نبود فروغ
مسلمان کو ہمیشہ بہر مکافات ز دروغ را جزا باشد دروغ * البتہ جزاء بدی جو بیجا ہوگی
غیر بدی ہوگی چنانچہ طریقۂ خدای اسلام ہی اور سلیقہ ساکن بیت الحرام کہ بعض اوقات بدی کا
اچھا پہل دیتا ہی اور بجائے حنظل کٹہل دیتا ہی مثلا ایک شبان خدا محمدیہ کو منسوب بآلائش جسمانی
کرتا تہا اور معبود معیوب حیوانی و انسانی موسی پیغمبر نے اوسکو لایق احتساب قرار دیا اور
مورد عتاب شمار کیا آپکے معبود معہود نے اوس شبان کو واصل ٹہیرایا اور موسی کو فاصل سند یہان
نظم مثنوی ہی جو آپکے عقیدہ مین مجموعۂ اسرار معنوی ہی * تو برائے وصل کردن آمدی * نی
برائے فصل کردن آمدی * یہ روایت بالتفصیل اوپر مرقوم ہوئی اور اردو فارسی مین منظوم کتب
محمدیہ مین اس قسم کی صدہا مقالات ہین جو مخالف عدالت ہین یہان ایک کا ذکر کافی ہی
نمونۂ بے انصافی ہی سلاطین محمدیہ کا کہ یہی اندازہ ہی جن کی عدالت پہ تکونا ہی کہ بعوض
دشنام انعام دیتے ہین و در عوض سلام دشنام مثلا قول سعدی ہی جو آپکا ہادی ہی **فقرہ**
ازدون طبع بادشاہان بر حذر باید بود * گہی بسلامی برنجند و گاہ بدشنامی خلعت دہند *
قولہ اگر بطریق مشاکلہ کی اوسکو عرف مین بدی کہکر تعبیر کیا جاتا ہی فقط سیاہی صاحب
مشاکلت [illegible] ایک کیجئے اور ذکر مشاکلہ و عرف متروک کیونکہ درحقیقت سزا اوس بدی کی
اور جزا [illegible] یہی گفتگوی ابراہیم بالکل دروغ تہی اور بلا تامل بے فروغ چونکہ ابراہیم اوسکا
کو فریب [illegible] کا مصور کیا اسواسطے مسلم و بخاری نے اوسکے اقوال پر اطلاق اکذب کیا
مولوی محمد علی کا سارا عذر بدتر از گناہ ہی اور ابراہیم مرتکب اکذب [illegible] مصطفی ہی چونکہ
علیہ [illegible] قدر شمر رقابت ہی بخاری و مسلم مین تفصیل ہی کہ روز قیامت لوگ شفاعت
کے [illegible] پاس جاینگے اور [illegible] پاس کہاینگے تب [illegible] ابراہیم [illegible] کرینگے

Marfat.com

[illegible] ابراہیم اپنے گناہ کا انہا کریگا اور شفاعت [illegible] سے انکار کرے مجھکو شفاعت سے
[illegible] معصیت سے افاقہ نہین مین نہ آئینگا [illegible] باقی کی ہے اور جنکا ارادہ ہی انصافی
[illegible] یوم القیامۃ حتی یہموا بذالک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا فیریحنا
من مکاننا فیأتون آدم فیقولون انت آدم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد
لک ملائکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم
ویذکر خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض
فیأتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سوالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم
خلیل الرحمان قال فیأتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلاث کذبات کذبہن ولکن ائتوا
موسی عبدا آتاہ اللہ التوراۃ وکلمہ وقربہ نجیا فیأتون موسی فیقول انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ
التی اصاب قتلہ النفس ولکن ائتوا عیسی عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ فیأتون عیسی فیقول
لست ہناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر یعنی روکے جاوینگے مسلمان
دن قیامت کے یہان تک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے بسبب اسکے پس کہینگے مسلمان اگر طلب
کرین ہم کسیکو تا شفاعت کرے ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس چھڑا دیتا ہمکو اس مکان سے
پس آوینگے مسلمان آدم کے پاس کہینگے کہ تو آدم ہے باپ لوگون کا پیدا کیا اللہ نے تجھکو اپنے ہاتھ
سے اور ساکن کیا تجھکو اپنے بہشت مین اور سجدہ کرایا تیرے لئے اپنے فرشتون سے اور سکھلائے
تجھکو نام ہر چیز کے شفاعت کر ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے تاکہ راحت دے ہمکو اس جگہہ سے
پس کہینگے آدم کہ مین اس مرتبہ کے لائق نہین اور یاد کریگا وہ گناہ اپنے کو کہ پھل کھانا ہے درخت
ممنوعہ سے لیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی ہے روانہ کیا اسکو طرف لوگون زمین کے پس
آوینگے لوگ نوح کے پاس پس کہیگا وہ کہ مین اس مرتبہ کے لائق نہین ہون اور یاد کریگا نوح
[illegible] سوال اپنا ہے رب اپنے سے نجات بیٹے کے غرق سے بدون تحقیق کرکے یہہ سوال کرنا
[illegible] ابراہیم کے پاس کہ دوست [illegible] ابراہیم کے پاس

پس کہیگا وہ کہ باشبہہ میں اس مرتبہ کے لایق نہیں ہون وہ ذکر کریگا ...
انکو ولیکن جاؤ تم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ دی اللہ نے اوسکو توریت اور کلام کیا
نے اوس سے اور نزدیک کیا اوسکو پس آ وینگی لوگ موسیٰ کے پاس پس کہیگا کہ ...
کے لایق نہیں ہون اور یاد کریگا وہ گناہ اپنا کہ قتل کرنا قبطی کا ...
پاس کہ بندہ و رسول و روح و کلمہ خدا کا ہی پس آ وینگی لوگ عیسیٰ کے پاس پس کہیگا ...
اس مرتبہ کے لایق نہیں ہون لیکن جاؤ تم محمد کے پاس کہ ایک بندہ ہی بخشش ...
پچھلے گناہ انتہی اس حدیث سے کئی امور برآمد ہوتی ہین جن سے ہوش مسلمانی ...
ہین **امر اول** آنکہ خدای محمدیہ بیعدل ہی کہ اوسکی عدالت مین شفاعت کو دخل ...
دوم آنکہ راوی حدیث ہذا ناشاج ہی کہ خدای محمدیہ صاحب جوارح ہی یعنی جسم ...
حادث و فانی کیونکہ کتب فلاسفہ مین مذکور ہی کہ جسم کے لئے حادث و فنا ضرور ہی ... **سوم** آنکہ
مخلوق کے لئے سجدہ کرنا برا نہین ہی اور خلاف حکم خدا نہین اگر برعکس ... ہوتا ...
کیونکہ فرشتون کے لئے سجدہ آدم اولیٰ ہوتا **چہارم** آنکہ تمام انبیا عاصی ہین اور ...
معاصی ایک سی دوسرا فایق نہین ہی اور کوئی شفاعت کے لایق نہین ...
ہین کہ اکثر مسلمانون کے حق مین شفاعت کرین گناہ نوح یہ ہی کہ اونہون ...
کیا اور نجات کنعان کی باب مین ناحق قیل و قال کیا تفصیل اس ...
کی یہ ہی کہ جب پسر نوح آب طوفان مین غرق ہونے لگا تو نوح بطرف آسمان ...
لگا کہ یا رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ... اہل بیت کو خراب نہین کرونگا ...
نہین اب میرا بیٹا کنعان ڈوبا جاتا ہی تو کیون نہین بچاتا ہی ... سورہ ...
نوح ... ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق ...
کہا اے پروردگار میرے تحقیق بیٹا میرا اہل بیت ...
جناب باری نے نوح کا یہ مقولہ برعکس ... اور راستی کے خلاف ... کیونکہ ...

نوح کی اہل بیت سے نہین تہا بلکہ داخل کافرین تہا اسیواسطے اوتعالی نے نوح کو جواب دیا کہ کنعان
تیری اہل بیت سے بر کنار ہے اور تابع کفار ہے چنانچہ سورہ مذکورہ مین ہے قال یا نوح انہ لیس من اہلک
انہ عمل غیر صالح یعنی کہا اے نوح تحقیق وہ نہین ہے اہل تیری سے تحقیق اوسکا عمل ہے نالایق فقط اس
آیت کے بعد جو مصنف قرآن نے فرمایا ہے کہ سوال مذکور زبان نوح سے ناشایستہ [illegible]
ہے کیونکہ نوح اول ہی کفر کنعان سے خبردار تہا اور غیب کل اسرار دگر نہ کیونکر نوح [illegible]
کہا کہ اے بیٹے ہمراہ میرے کشتی مین سوار ہو اور رفاقت کفار سے بیزار چنانچہ سورہ مسطورہ مین ہے
یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین یعنی اے بیٹے میرے کشتی مین چڑہ ساتھ ہمارے اور مت ہو
ساتھ کافرون کے انتہی کنعان نے اس بات کا نوح کو یہہ جواب دیا ساوی الی جبل یعصمنی
من الماء یعنی شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہون مین طرف پہاڑ کی کہ بچا لیگا مجہکو پانی سے فقط یہان
سے واضح ہے کہ نوح بخوبی جانتا تہا کہ کنعان سرخیل کافرین ہے اور شریک رد زمین مگر دیدہ
وعدہ خدا مین خلاف ثابت کرتا تہا اور خدا کو بطریق اہل گزاف ساکت کرتا تہا اسیواسطے
نوح نے اپنے تئین گنہگار شمار کیا اور شفاعت مومنین سے انکار باوجودیکہ انبیا عیسی کی معصوم ہین لیکن
شفاعت سے محروم ہے شاید کہ یہہ راوی کی کذب بیانی ہے یا عیسی کی نادانی [illegible] شفاعت
سے دور ہوگا اور شریک اہل قصور علمار محمدیہ جو کہتے ہین کہ شفاعت سے توقف عیسی بسبب ہماری
کہ وہ نظر نصارا مین بن باری ہے سو محض غلط ہے کیونکہ وہ نصارا کا فتوی [illegible] گیا عیسی
ہے پس توقف عیسی مین یہہ سبب نہین ہو سکتا زید کے گناہ مین بکر [illegible]
پیرایہ شفاعت سے عاری ہوگا اور زیبا شرمساری کہ غلات شیعہ اوسکی خدائی کے [illegible]
اور سر توحید قلم کرتے ہین یہہ بہی منافی عدالت باری ہے اور سراسر طرفداری کہ [illegible]
گناہ آدم وغیرہ سے درگذر کرے اور گناہ محمدیہ بنظر آمرزش اثر معلوم نہین کہ مسلمان محمد کو کیونکر
انبیا سے مستثنی ٹہیراتے ہین اور کسطرح ترجیح بلا مرجح اپنے ذمہ سے مٹاتے ہین تجمیم آنکہ کلام [illegible]
دریافت ہوتا ہے کہ آدم و ادریس وغیرہ رسول لہ نہین تہی اور مقبول درگاہ نہین [illegible]

ہوا اوسی پر مدینہ نبوت مختوم ہوا **ششم** آنکہ سوائے محمد کے کسی پیغمبر کا گناہ بخشا نہوا اور
سبکا اندرونہ صاف نہوا ہر ایک تا دم مرگ گنہگار رہا اور اپنے کیے سے شرمسار ہیں قرآن میں
جو آمرزش گناہ انبیا مذکور ہے وہ سترگرفت ہے اور جائے شگفت ہے **ہفتم** آنکہ جیسے ہمارے زمانہ کے
مسلمان پیغمبروں کے راز دار نہیں اور انکے حسن وقبح سے خبردار ایسے انبیا پیغمبر کی کیفیت بر معاصیر
تھے اور ایک کو دوسرے کی حقیقت سے خبر اصلا نہین آفتاب نبوت پر اسقدر تاریکی چھائی تھی
کہ ایک نبی نے دوسرے کے گناہ سے یک ذرہ خبر نہ پائی تھی اگر آدم گناہ ابراہیم کا جانتے ہوتا
تو کسواسطے مسلمانوں کو ابراہیم کے پاس روانہ فرماتا جو کوئی نبوت انبیا کا پاس کرے آپ ہی
دوسروں کو قیاس نہ کرے **ہشتم** آنکہ انبیا افتادہ نظر خداوندی ہین اور انکے گناہ عام مسلمانوں
کی مانند مین گناہ انبیا اور گناہ برایا مین فرق کیا ہے یکسان حال برایا و انبیا ہے اگر گناہ انبیا
تاویل پذیر ہوتے تو کسواسطے شفاعت سے کنارہ گیر ہوتے پس مولوی محمد علی نے ناحق سیئات
انبیا کی تاویل کی اور بسبب وقعات ذیل یہان تک سمجھا معنی حدیث کی تفصیل تھی ازجملہ
معاصی انبیا کی تکمیل سب خصوصاً تفسیر کذبات ابراہیم ہے جس سے سینہ راستی مرکز الف ولام
وہم ہے اگر گفتگوے ابراہیم کذب حقیقی پر مشمول نہوتی تو کسواسطے شفاعت ابراہیم قبول نہوتی انکار
شفاعت سے یہی لازم آتا ہے کہ ابراہیم نے فی الحقیقت دروغ بیانی کی اور کید وشید مین صرف
زندگانی کی اگر کلام ابراہیم از اقسام توریہ و ایہام ہوتا تو اوسکو کیونکر اپنی شفاعت مین [illegible]
ہوتا کسواسطے کہ ہرچند توریہ و ایہام مثل دروغ بیفروغ ہے بلکہ عین خداع و دروغ مگر ہمارے عقیدہ
مین عیب طاعت نہین ہے اور مانع شفاعت نہین چنانچہ محمد صاحب ہمیشہ توریہ و ایہام کرتے تھے
اور دعوے شفاعت کرتے ہین مولانا شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ مین تصحیح کی ہے
عیسیٰ ترمذی نے شمائل ترمذی مین تصحیح کی ہے کہ ایک پیرزن نے محمد صاحب سے التماس کیا کہ میرے
حق مین دعا فرمائیے اور مجھکو بہشت عطا کرایئے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ کوئی پیرزن بہشت
مین داخل نہوگی چنانچہ انت عجوزا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان

Marfat.com

يدخلني الجنة فقال يا ام فلان ان الجنة لا تدخلها عجوز يعني آئی ایک پیرزن نبی کے پاس
پس کہا کہ یا رسول اللہ دعا کر اللہ سے کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین تب فرمایا کہ اے مان
فلانے کی بیشک بہشت مین نہین داخل ہوتی بڑھیا فقط یہ بات صدق و کذب دونون
کی محتمل ہے توریہ و ایہام کا بھی محتمل ہے کذب اس نقل کا عیان ہے کیونکہ عورت مومنہ البتہ
بہشت کی شایان ہے و البتہ جب تک پیرزن جوان ہو گی داخل جنان ہو گی اس معنی تو موہم
بہشت ہے اور ایک مکاست ہے محمد صاحب نے ایک شخص کو کولی بھر کر کہا کہ کون مول لیتا ہے
اس غلام زاہر بن حرام کو چنانچہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری ہذا العبد فقال الرجل
یا رسول اللہ اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد
یعنی پس شروع کیا نبی نے فرمانا کہ کون خریدتا ہے اس غلام کو پس کہا اس شخص نے کہ اے رسول
آپ قسم اللہ کی پاوینگے مجھکو ناکارہ لیکن یا رسول اللہ نے لیکن نزدیک اللہ کے تو نہین
ناکارہ انتہی حالانکہ وہ شخص نہ کسیکا غلام تھا اور نہ اوسکا خرید نا مقصود تھا اسکو اسی قول
سراسر دروغ ہے اور محض بیفروغ چونکہ بندگی خدا کے سبب سے اسکو انکار نہین ہو سکتا برین حدیث
کی جھوٹ مین شمار نہین ایک شخص نے محمد صاحب سے درخواست سواری کی آپ نے اوسکی جواب
مین بطریق مزاح گفتاری کی کہ تیرا سوال پورا کرونگا تجھکو اونٹنی کا بچہ دونگا عرض کی
تیری کیا سواری کرونگا اور تجھکو شتر لائق سواری دونگا چونکہ مقصود اونٹنی کا بچہ نہین
اسکو اس قول محمد سچا نہین ہے اور چونکہ اونٹنی کا بیٹا بچہ اونٹ نہین ہے لہذا یہ حدیث
نہین اس حدیث کی عبارت اصلی یہ ہے ان رجلا استحمل رسول اللہ فقال انی حاملک علی
فقال یا رسول اللہ ما اصنع بولد الناقة فقال رسول اللہ هل تلد الابل الا النوق یعنی تحقیق ایک
شخص نے سواری طلب کی رسول خدا سے کہا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجھکو بچہ
کا لیس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا کہا پیغمبر خدا نے نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی فقط
اس قسم کے صدہا اقوال ہین جو دروغی محمد پر دال ہین ... ابراہیم نے توریہ ...

یا تو محمد صاحب نے بھی اوسکو بخوبی انجام دیا پس ابراہیم پر محمد صاحب کو ترجیح نہیں [illegible]
محمد صحیح نہیں ہیں ذمہ سے ترجیح بلا مرجح دیتے ہیں یا ابراہیم کو دروغگو منظور کیجیے اگر ابراہیم نے [illegible]
دروغ پیدا نہیں کی اور داد رد بازی نہیں دی تو عار شفاعت [illegible]
سراسر چھوٹا ہے یعنی اگر دنیا میں کلام ابراہیم کذب تسلیم نہیں ہے تو شفاعت ابراہیم میں
کلام نہیں ہیں پس وہ مختصرہ کیونکہ اپنی تقصیر دروغگو قرار دیگا اور کسی شفاعت نہیں
سے راہ اعتذار لیگا شاید کہ آخرت میں دروغگوئی اختیار کریگا [illegible] اگر
روز قیامت ابراہیم کاذب ہے تو آپکی تاویل مناسب ہے اگر قیامت کے دن ابراہیم صادق
ہے تو تاویل مناسب نہیں [illegible] کہ دنیا میں بھی دو تین باتیں ایک جگہ
ابراہیم نے دروغگو نما لوگوں سے روایتیں [illegible] ابراہیم
لیگا کہ میں سزاوار شفاعت نہیں ہوں [illegible] آج [illegible]
خشمگین ہے کہ دوسرے [illegible]
میں خود شفاعت کا خواہاں ہوں قابل شفاعت غیر کا [illegible] فیاتون الی
الخلائق ابراہیم فیقولون انت نبی اللہ وخلیلہ من اہل الارض اشفع لنا الی ربک الا ترى الی
ما نحن فیہ فیقول لہم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ و
انی کنت کذبت ثلث کذبات فیذکرہا نفسی نفسی اذہبوا الی غیری [illegible] ہذا
ہمارا مدعا حاصل ہے اور آپکی تاویل باطل کیونکہ اگر ابراہیم نے صرف توریہ کیا ہوتا [illegible] انبیا
ہوتا کہ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے اور ایک بہانہ سے جام [illegible]
ابراہیم نے غضب کیا اور محمد کو شفاعت نہیں [illegible] یا خدا [illegible]
منہ پر [illegible] چراغ کے تلے اندھیرا ہے [illegible]
بھرا ہے اور خالد کو حدیث [illegible] ابراہیم [illegible]
[illegible]

پہنچتی ہی کلمۂ خیر جاری ہی ان بعض الحشویۃ روی عن النبی صلعم انہ قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات
فقلت الاولی ان لا یقبل مثل ہذہ الاخبار فقال علی طریق الاستنکار فان لم تقبلہ لزم تکذیب الرواۃ
فقلت لہ یا مسکین ان قبلناہ لزم الحکم بتکذیب ابراہیم وان رددناہ لزم الحکم بتکذیب الرواۃ
ولا شک ان صون ابراہیم اولی من صون طائفۃ من المجاہیل عن الکذب انتہی یہ کلام امام ہی
اور اسکا یہی خلاصۂ مرام ہی کہ صحیح بخاری تقویم پارینہ ہی اور مانند نامۂ ابراہیم سراسر آئینہ ہی جبکہ مضمون
بخاری دروغ آمیز ہی تو پیمانۂ مسلمانی لبریز ہی یہان تک ابراہیم کی دو جھوٹ مشتہر ہوئی اور مخالفین شنیع
اب دروغ سوم ابراہیم بیان ہوتا ہی جس سے علانیہ شرک عیان ہوتا ہی ستارون کو رب کہنا
دروغ صحیح ہی اور شرک فضیح یہ شان خلیل ہی جو مسلمانون کا ہادی سبیل ہی چنانچہ سورۂ انعام
مین ہی فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ہذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین فلما رای القمر بازغا قال ہذا
ربی فلما افل قال لئن لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین فلما رای الشمس بازغۃ قال
ربی ہذا اکبر یعنی پس جب اندھیری آئی اوس پر تو دیکھا ایک تارے کو کہا یہی ہی رب میرا پس جب چھپ
گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالون کو پس جب دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہی پروردگار
میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہ
سے پس جب دیکھا آفتاب کو روشن کہا یہ ہی پروردگار میرا یہ ہی ہی سب سے بڑا فقط اب مولوی
محمد علی آہ سرد بھرتی ہین اور مؤلف قرآن سے ارادہ نبرد کرتی ہین **سوط الجبار** از ہمین
قبیل ست آنکہ جناب خلیل اللہ برای سرزنش قوم خود در باب پرستش ستارگان مناظرہ پیش آوردہ
بوقت طلوع بحسب اعتقاد مشرکان ہذا ربی بر زبان آوردہ و از افول آنہا حجت عدم لیاقت الوہیت
در ایشان بر مشرکین تمام کردہ و این خود ظاہر ست کہ از کتب مقدسہ و اخبار موافق و مخالف
در ثبوت اینمعنی شکی نیست کہ آنجناب در توحید و معرفت آنچنان راسخ بود کہ خاندان خود را
گذاشتہ در راہ حق و تعلیم توحید از تعذیب ملامت قوم ہیچ اندیشہ نکردہ و ہمیشہ با قوم خود
بلا خوف و خطر در مباحثہ و مناظرہ ماندہ تا آنکہ قوم او را در آتش انداختہ [illegible]

نرسید وحق تعالی بسبب تجلد واستقامت که درراه او میداشت درکتب مقدسه [illegible]
مدح وستایش میفرماید وبلفظ حنیف وخلیل مسلم یاد میکند اگر اینچنین کفرکه نزد کافری [illegible]
جهلا هم ظاهرست ازدی صدوریافت مستحق لوم ازجناب باری میشد چه جای آنکه مستحق
مدح وثنا گشتی غرضکه لفظ هذا ربی که برزبان جد بزرگوار آنسرور مسلمان وارد شده نه
ازراه اعتقاد کفر بلکه محض براه سرزنش خصم واتمام حجت چنانکه داب مناظران [illegible]
متعصب ودرین مجال انکار نیست **جواب** سیاہی کیون جہوٹ بولتی ہو اور کس واسطی
اپنی مس زراندود کی قلعی کہولتی ہو تکذیب قرآن کرتی ہو اور اسکا نام تفسیر وبیان
دہرتی ہو تف ہی آپکے ایمان پر اور کام وہان پر کہ کچہ باتین ایسی ہی کہ اہل اسلام نہین کہتی
مقبول خاص عام نہین اب ہر فقرات کا جواب سنو اور گردن پیچ وتاب نہ دو **قولہ**
جناب خلیل پہ سرزنش قوم الخ سیہات قرآن وتفسیر [illegible] وہان تفسیرین
[illegible] تقدیر اول حوالہ سورہ پارہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] اعتماد ہو [illegible] **قولہ** [illegible]
[illegible] ابراہیم [illegible] ہذا ربی کہنے کے حقیقت [illegible] اور اسطرح
[illegible] چنانچہ سورہ انعام کی تفسیر [illegible] جسوقت زمانہ [illegible]
[illegible] کا بہانہ بنایا [illegible]
[illegible] بنایا وہان ابراہیم کو چہپا اور ایک [illegible] لپیٹ کر چہوڑا
[illegible] وہان جاتی تہی اور دودہ پلاتی تہی جبکہ حضرت ابراہیم [illegible]
[illegible] جوان [illegible] سال [illegible]
[illegible] نازل ہوا [illegible]
[illegible] آگاہ [illegible]
[illegible] خطا اور [illegible]

Marfat.com

قوله وازاقوال نہاجت عام الخ فلما جن علیه اللیل راکوکبا وغیرہ آیات موجود ہین
اون سے قول ابراہیم وقول مشرکین کی تفریق کیجیے اور حق و باطل کی تحقیق جب تک کہ اس امر کی
تنقیح نہوگی ایک قول کو دوسرے پر ترجیح نہوگی آپکا مدعا حاصل نہوگا اور مشرکین و ابراہیم [illegible]
اسی وقت تفریق قول مشرکین قول ابراہیم ہوگی کہ عبارت قرآن مین کچھ پتہ [illegible] ہوگی اگر آپکی
منشا یہی ہے تو علانیہ قرآن مین کمی بیشی کیجیے اور ابراہیم کی خیر [illegible] **قوله** [illegible]
کہ از کتب مقدسه اخبار الخ اپنی کتب مقدسه کے نام لیجیے بلکہ تفصیل [illegible] اگر کتب مقدسه سے
مقصود مجموعہ توریت و زبور و انجیل ہے تو آپکی بدحواسی کی دلیل ہے کہ جب ہم عبارات توریت
وغیرہ ایراد کرتے ہین تو آپ اونکو کتب غیر معتمدہ محرفہ جانتے ہین اور جب آپ اون پر استناد
کرتے ہین تو اونکو کتب مقدسہ و معتبرہ مانتے ہین یہ تناقض منافات قبل و مابعد اس بات پر
دال ہے کہ آپکو علم مناظرہ کا طریقہ معلوم نہین ہے اور فن مباحثہ کا قاعدہ معلوم نہین علاوہ
اسکے توریت وغیرہ مین کہین نہین ہے کہ ابراہیم نے راہ حق مین ترک خاندان کیا اور [illegible]
رد [illegible] آپکی [illegible] کی نہایت نہین ہے اور [illegible] اگر کتب
مقدسه سے مراد مجموعہ تواریخ و تفاسیر اسلام ہے تو آپکا خیال غلط ہے کیونکہ اکثر تواریخ و تفاسیر مین
اور آیات مذکور کی تفاسیر مین مذکور ہے کہ ابراہیم نے ستارہ [illegible] ٹھیرایا اور اونکی
جسامت کو الوہیت پر دلیل لایا [illegible] مفسرین و مورخین [illegible] محمد علی کا
یقین و ایمان ہے شیعہ و معتزلہ کا کیا ذکر ہے کہ شب و روز آپکے [illegible] مخالفت [illegible]
معتزلہ و شیعہ سے عناد کرتے ہین مگر ہمارے اعتراضات کا جواب [illegible] تفسیر [illegible]
کرتے ہین چنانچہ یہ سارا مضمون حسن شاہ نے تفاسیر شیعہ سے سرقہ کرکے خلعت الہنود مین داخل
کیا مولوی محمد علی نے حیا و شرم کو گنتہ کرکے اپنے تئین اوس سارق کا [illegible] مین شامل کیا
۵ ہے بہت معیوب ہے استعمال مضمون غیر کا [illegible] ہونیکا [illegible] اگر
سنیون کا یہی طریقہ آج کل ہے تو گربہ کشتن روز اول [illegible]

بلکہ بقول شخصی کالی پہلی سنیت شیعہ سنی دونون کا استیصال کرینگی اب قطع نظر
اس بات سے کہ لفظ اخبارات غلط ہے ہم آپ سے دریافت کرتے ہین کہ اخبارات سے آپکی مراد تواریخ
اسلام ہے یا قصص زوال وسام برتقدیر اول آپکی کتاب کا عجیب حال ہے کہ مخالفت ماقبل و مابعد
الامال ہے اپ اسکی تردید کرتے ہین اسی کی تائید کرتے ہین یہ وہی شنہ ہے کہ جس سے آپ کہتے
ہو کہ روضۃ الاحباب کتاب اخبار ہے اور ساقط از پایہ اعتبار ہے اب ہر کوئی سے سمجھتا ہے اور پہر کتب
اخبار کیطرف توجہ لانے کی تکلف ہے آپکی بنیتری ہے اور ہٹ دھرمی ہے جیسا آپ نے کیا ویسا ہی پایا
ہگا پانی کا منہ مین آیا برتقدیر دوم آپ پر غلبہ سرسام ہے اور تسلط خیالات خام از صبح تا شام
ہوا ستا کہ اول تو اخبار زوال سام در حال ابراہیم پیدا نہین سے اہل اسلام کے یہان ذکا
اعتبار نہین علاوہ اسکے ذرا یہ کہ لفظ مخالف [illegible] سے آپکا کیا مقصود ہے آیا فرقہ یہود یا ہنود ہے اول
غلط ہے کہ یہود مخالف ابراہیم نہین ہین بلکہ منکر تعظیم و تکریم نہین دوم بھی غلط ہے کہ مورخین
ہنود نے اصلا ذکر ابراہیم نہین کیا بلکہ [illegible] ترمیم [illegible] ہماری مقابلہ مین مولوی [illegible]
قولہ [illegible] زندگی وبال ہے ہر جگہ [illegible] رشتی کا [illegible] ہین
[illegible] آتش [illegible] ہوئی اور آتش
[illegible] ابراہیم [illegible] ست ہوئی تو [illegible] کرتا اور جور و کو کذب
[illegible] علیہم کرتا خود بھی بی بی کو بہشت بتاتا اور ملت مجوس کو اپنا ماسن نہ جتاتا بلکہ تابع
[illegible] ہوتا اور [illegible] کہتا کہ جس خداوند نے میرے لئے آگ کو گلزار کی
[illegible] کا قول بالا کیا اور مضمون [illegible] کا [illegible]
[illegible] کہ ایسا [illegible]
ابراہیم [illegible] نہین **قولہ** [illegible] تحلیل [illegible]
امداجابجا [illegible] [illegible] ہوان [illegible] گذار اور [illegible] تحصیل
سرکار [illegible] بیان [illegible] معلوم کہ لفظ [illegible] اسکو

Marfat.com

الٰہی خدایا بصیغۂ جمع بدہی اگر از اہم تعظیم و تکریم لوگی فقرۂ آیندہ کی لفظ یا دسیلند کی نسبت کیا
اوسکی قطع نظر ازین اگر کتب مقدسہ سی مراد توریت و انجیل ہین تو اون مین کہان ابراہیم
کی حق مین الفاظ حنیف و مسلم و خلیل ہین آپکا دعوی بالکل باطل ہی مطالعہ کتب مقدسہ گواہ
عادل ہی اگر کتب مقدسہ سی مراد مجموعہ قرآن و تواریخ و تفاسیر ہی تو خلاف محاورہ آپکی تحریر و
تقریر ہی کہ قرآن وغیرہ کو کتب مقدسہ کوئی تسمیہ نہین کرتا اور آپکی قول کی تائید نہین ہوتا
قولہ اینچنین کفر کہ بزرگ کاری نبود بر جہاں ہم ظاہرست الخ لاریب ابراہیم سی کفر صادر ہوا
اور خلاف رہنما خدا کی تھا در لاجرم ابراہیم مستحق لوم ہوا اور مثل سائر قوم مگر چونکہ قرآن ساختۂ
اولاد کثیر کثیرہ ابراہیم ہی اسی سبب سی جا بجا قرآن مین اوسکی مدح و ثنا و تعظیم ہی اگر ابراہیم
مشرک نہوتا تو تکرار ہذا ربی نکرتا ایسی بڑی غلطی نکرتا ستارون کو پروردگار نہ ٹہیراتا
اونکی جنبش کو الوہیت پہ دلیل اربابہ نہ لاتا **قولہ** غرض کہ لفظ ہذا ربی کہ بر زبان ص درخشان
الخ بلا شبہہ ابراہیم نی کفر کا بنا ڈہا یا اور اجرام فلکی پر اعتقاد جمایا ربوبیت ستارہ و ماہ و آفتاب
کو اپنی طرف مضاف کیا اور توحید پر ہاتھ صاف کیا ستارون کو اپنا رب کہنی سی تبکیت و زجر
عدو نہین ہو سکتی جیسا کہ ہم زید کی منا ابکر کو نہین ہو سکتی دانشمند طرین ایسا ہرگز نہین ہی کوئی اہل
مناظرہ اوسپر قائل نہین پس ابراہیم پر الزام ہی خصم پر آپکا اتہام ہی کہ ابراہیم ہی جگر توحید
پارہ پارہ کرتا تہا اور بطرف ستارہ اشارہ کہ یہ پروردگار میرا ہی اور یہی پرداز و مدار میرا ہی
سب سی بڑا یہی ہی پروردگار میرا ہوا اس پر ہی روز و شب ہی دار و مدار میرا ہی کوئی
دانا کلام خصم اپنی طرف منسوب کریگا اور دیدہ و دانستہ اپنی تئین معیوب نکریگا اگر ایسی کلام
کفر انجام مین کچھ عار نہین ہی تو ہاتھ کنگن کو آرسی درکار نہین آپ بہی دین ابراہیم یاد کیجئے
اور ہمارے دعوی پر صاد کیجئے ایک شعر رستی پر آئیے اور زبان مبارک سی فرمائیے کہ قرآن کتاب
آسمانی نہین ہی اور فرمان ربانی نہین نبوت محمد دروغ ہی اور چراغ مسلمانی بیفروغ طریق
بہشت و مسلمانیہ یا یقین یہی ہی اور دانشمند طرین یہہ کہ اپنی و خصم کی کلام مین فرق لا کلام کرتی مین

Marfat.com

ور دو لون کو جدا جدا نام دھرتی ہین حاصل آنکہ کوئی مسلمان با ایمان [illegible]
یہ اعتقاد ہی اور محمد پہ میرا اعتماد ہی وہابیون بھی عجیب ہین ہو کہ انکو [illegible]
لیا ہی اور اسلام کو سلام بعد لفظ لوکات بمعنی ہی اور نادانی جناب کی [illegible]
میہ فیان ہا زار جنی کو سائنہ کرائی اور محاک زمانیں پہ لگوائی خدا قلعی کہلجائیگی اور کیفیت حسن
قبح میزان امتحان مین قرار واقعی تل جائیگی اب مولوی محمد علی اہل اسلام [illegible]
کرتی ہین اور برخلاف آیات قرآن اور برعکس مسلمات اہل ایمان ہان بازکر [illegible]
بعضی از اہل اسلام بیباکانہ سخنان بر ثبات مخالف آیات و مسلمات [illegible]
انبیہ آنان را تفسیر آیات افتتاح و خاتمہ قصہ لازم آمد قولہ تعالی واذ قال [illegible]
اتتخذ اصناما الہۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین یعنی سزاوار نیست اتخاذ اصنام [illegible]
پس واضح شد کہ ابراہیم بیقین کامل بودند بہ ینکہ گرفتن غیر او تعالی [illegible] الوہیت است کہ
نمی شاید و ہمین سبب بطور استیناف آورد کہ انی اراک الایہ وچون [illegible]
مصرحیت مبالہ از افعال الیقین ست معنی آیت این ست کہ گمراہی تو و قوم تو بسبب [illegible]
می بینا رم پس مخفی نیست کہ بسیکہ از پرستش غیر خدا بر دیگران خصوصا بر پدر خود داشتہ انکار [illegible]
و پرستندگان غیر خدا را از گمراہان پندارد و در ہمان حادثہ از روی اعتقاد [illegible]
بر بوبیت خود کی خواہد گزید العیاذ باللہ ابراہیم کہ سفیہ و مجنون نبود کہ بر بت پرستی بر دیگران
انکار شدید کند و خود بستارہ پرستی برخلاف یقین خود متوجہ شود پس [illegible] راہ
خطا گفتہ کہ (ابراہیم قبل از شناخت واجب الوجود کواکب را دیدہ گمان رب خالق [illegible]
وحی خالق ارض و سما را بشناخت [illegible] لا احب الافلین بلند کرد) از [illegible]
انبیا از ابتدای فطرت از کبائر و شرک معصوم و مبرا اند و رتبہ [illegible]
و از معرفت ذات و صفات الہی ہیچگاہ جاہل نبودہ اند بنا بر تفسیر [illegible]

جواب بعضی اہل اسلام کو کیا ذکر ہی تمام مفسرین کا یہہ [illegible]

کی ایمان کہ ابراہیم نے ستارون کو معبود ٹہیرایا اور عدم غروب کو اونکی الوہیت پر دلیل ہے سود لایا جبکہ اونکو حسب غروب پایا بجھو خالق افعال زشت و خوب پایا تو اسی لا احب الآفلین بلند کی اور نہایت گویا کہ آسمان و زمین پیدا کی مفہوم نہ ہا میجا ہے شک نہین ہے اور کوئی حرف لائق جک نہین بیحس بی ثبات ہے نہ مخالف آیات و مسلمات آپ ہی نے تکذیب قرآن و تفسیر کی ہے اور مخالفت پیران پیراب جگر مولوی جی پارہ پارہ کرتا ہون اور اونکی بکر فکر کا آشکارہ [illegible]

قولہ [illegible] آیات افتتاح الخ آیات قرآن مین تخصیص افتتاح و اختتام نہین ہو سکتی اور نہین آغاز و انجام نہین ایک آیت ذکر آسمان مین ہے دوسری زمین کے بیان مین ہی ایک ایک مین تفصیل [illegible] ہے دوسری تاویل رحمت اسکی لا مال ہے آیات مین باہم ربط نہین ہے مناسبت [illegible] نہین ایک آیت مکی ہے دوسری مدنی قرآن ایک نثر پراگندہ ہی جسکا مضمون و معنی [illegible] ہے بعد فوت مصنف اسکی یارون نے جمع کی ہے اور نیک نامی کی طمع کی ہے [illegible] کی ہے اور حفاظت قرآن کی ترکیب نکالی ہے فقرات مین ربط نہین نہ قاعدہ ترتیب [illegible] نہین ہے ورنہ قصہ ابراہیم سورہ ابراہیم سے مربوط تہا یہی حال سرگذشت لوط تہا کہ دونون مین بہم رابطہ تہی اور بدرجہ غایت مناسبت کہ باہم سیر کرتی تہی اور آزمائش کعبہ و دیگر ماجرای ابراہیم کو سورہ انعام سے کیا کام تہا شاید کہ ربوبیت اجرام خدا محمدیہ کا انعام تہا

قولہ یعنی سزاوار نیست اتخاذ اصنام برای الوہیت فقط اس ترجمہ غلط کا یہی مدعا ہے کہ الوہیت کیلئے اتخاذ اصنام خطا ہے سوا اسکی ہر حال مین بجا و روا ہے اگر مسلمان بت تراشتی و [illegible] فروشتی و توسل صنام کرین تو داخل عصیان نہین ہے اور مخالف قرآن نہین شاید سیا بہی نے بی بی عائشہ کی حال پر نظر غور کی کہ جنکی آیت مین تقریر اوسی اور کی صدیقہ [illegible] کرتی تہی اور کاشانہ نبوت مین چہرہ پردازی حضرت تماشا کرتی تہی و [illegible] [illegible] سیا بہی [illegible] پرنہ عزا اور بازمست بت فروش و بت گر [illegible]

[illegible] تقیین کا [illegible] اصل آیت سے اصلا پیدا نہین ہے کہ [illegible] الوہیت

Marfat.com

کو سزاوار نہیں ہے نہ یہ مبین ہے کہ ابراہیم کا اثبات پر یقین ہے بلکہ حاصل آیت یہ ہی ہے کہ ابراہیم عبودیت اصنام سے متنفر تھا اور دین باپ سے منکر عبودیت اصنام سے انکار اور ربابت سے اور غیر خالق انام سے انکار اور رب ممکن ہے کہ ابراہیم نے الوہیت اصنام سے انکار کیا ہووے اور عبودیت اجرام پر دل نے دین نہ رکھا کیونکہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جو شخص عبودیت بت سے نفرت کرے وہ ربوبیت کل ماسواء سے وحشت کرے اکثر اشخاص کو ہم دیکھتے ہیں کہ وے ایسے قوم کو بت کی عظمت کرتے ہیں اور دوسرے قوم کی بت کی مذمت چنانچہ مسلمانوں کو تقبیل حجر بیت الحرام سے رغبت ہے اور انجیل تناسخ مذہب باطل سے وحشت جبکہ تہوارون کی تعظیم کرنیوالے ایک دوسرے کا ابطال کرتے ہیں اور آپس میں قتل وقتال اگر ستارہ پرست نے بتوں کی تکذیب کی تو کون سی بات عجیب کی کیونکہ بہ نسبت اصنام سنگی اجرام فلکی ممتاز ہیں بلکہ تمام عالم سے سرفراز ہیں اگر فرض کیا جاوے کہ ابراہیم نے الوہیت غیر خدا سے انکار کیا اور بت پرستون سے عزم ہجرت کیا تو فعل عبث ہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم رجوع بجناب پروردگار ہوا اور دین حق پر اوسکا عقیدہ استوار کیونکہ ربوبیت غیر خدا سے منکر ہونا اور چیز ہے اور یگانگی خالق و مالک میں مضر ہونا اور چیز **قوله** وچون ارنک زرویت بصر نیست بلکہ از انفعال یقین ست فقط بوجہی محض غلط ہے کیونکہ (ارنی ارناک) کے معنی ہیں تحقیق دکھاتا ہوں تجھکو فقط پس خرد و کلان پر ظاہر ہے کہ دیکھنا کار بصر ہے لہذا دعوی میاںجی باطل ہے اور ارنک رویت بصر میں داخل ہے ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو گمراہی میں دیکھا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے پس آپکی معنی تراشی لائق اباحت نہیں اگر آیت بدا الہی میں اہل سنت کے اعتقاد واہی میں تاویل بناتے یا اوسکے ثبوت میں کوئی دلیل لاتے تو البتہ تھی در دخل عقلیہ تھی وہاں آپ … [illegible] … بیت جہاں کہ کوئی بات … [illegible] … آ جائے تاویل کی جہاں کچھ ضرورت نہ تھی ~~ دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن گفتن بوقت خاموشی ؛ قطع نظر اسکے اگر ابراہیم اندھا ہوتا اور اوسنے اپنے باپ کو ایسا کہا

ہوتا کہ مین تجھکو اور تیری قوم کو گمراہی مین دیکھتا ہون اور بڑی تباہی مین تو البتہ یہ تاویل
روا ہوتی اور تباہی ابراہیم کی دوا **قولہ** یعنی آیت این ست کہ گمراہی تو و قوم تو بسبب
اتخاذ اصنام [illegible] آیت مین تکلف کرتی ہو اور نظم قرآن مین تصرف
[illegible] اصنام کس عبارت قرآن کا ترجمہ ہی اور کس مترجم کا مسئلہ ہی ذرا سی عبارت
[illegible] ترجمہ زیادہ بھی کرتے مین اور موافق قاعدہ مترجمین ہوا اسی آیت کی تحریر
[illegible] اور سماح معانی و بیان پڑہتا ہون اب معلوم ہوا کہ وہ لاف خلاف تہا
اور [illegible] کا طواف تہا قطع نظر ازین اتخاذ اصنام سبب گمراہی نہین ہی اور [illegible] و سیاہی
نہین [illegible] کا کیا نام دہرو گے کہ شب و روز لعبت بازی کرتی تھی اور اتخاذ اصنام
[illegible] بلکہ جسقدر مسلمان براہ حج قدم دہرتے ہین دونون ہاتھ سے اتخاذ صنم کرتے
[illegible] سنت اسلام نہین ہی اور مانند عظمت لنگ [illegible] نہین خود صاحب
[illegible] بنا کیا ہی بلکہ انکی شفاعت پر اقرار کیا ہی اسکی تفصیل [illegible]
[illegible] **قولہ** ایس مخفی نیست کہ ہر کسیکہ از پرستش غیر خدا برد [illegible]
[illegible] غلط ہی کیونکہ ابراہیم نے صرف پرستش [illegible]
[illegible] انا جو سے مشرکون کو طرح طرح کی دین و آئین سو سمجہتے ہین کوئی
[illegible] ستارہ کو پوجتے ہین انکار عبادت اصنام مانع الوہیت اجرام نہین
[illegible] اقرار نبوت خیر الانام نہین دراصل [illegible] علط
[illegible] سے انکار کیا اور باپ کو گمراہون مین شمار کیونکہ آیت
[illegible] بہی بت پرست تہا اور شراب شرک سے مست
[illegible] مین آمادہ التماس ہوا کہ اے پروردگار مجھکو
[illegible] خدا چنانچہ اذ قال ابراہیم رب اجعل
[illegible] ابراہیم نے اے رب میرے کر اس [illegible]

اگر مجھکو اور بیٹون میرون کو اس سے کہ عبادت کرین ہم بتون کی فقط ظاہر [illegible]
ہوتا ہے جیسے کہ اوڑھنا بعد سلنے کے پس یہی ثابت ہوا کہ ابراہیم تا وقت پیری [illegible] سے دل
ہٹا تھا اور توحید سے فضل خدا جانے کہ اوسکی درخواست منظور ہوئی یا نہین بت پرستی
دیکر دل سے دور ہوئی یا نہین لیکن دعا ابراہیم اوسکی اولاد کے حق مین نا جا بجا متفرد نہین
ہوئی اور وہ بندگی اصنام سے مضمون نہین کیونکہ آبا و اجداد محمد صاحب اولاد خلیل تھے اور سب
بت پرستی کے خواہ دلیل ہے **قوله** ابراہیم کہ سفیہ و مجنون نبود کہ بت پرستی [illegible] دیگران
انکار شدید کند الخ بعد لفظ ابراہیم کاف اور بعد کلمہ بت پرستی حرف ہے بے معنی ہین اور
منافی لسانی میانجی کی آنکھون مین سرسون پھولی ہے اور تخل بندی ترکیب دل سے بھولی
ہے علاوہ اسکی بجنسہ انکار کردن غلط صریح ہے بجای اوسکے از چیزی انکار کردن صحیح ہے اگر
آپ حصہ اول سوط الجبار بھی اردو مین تحریر کرتی تو اپنی لئے کس واسطے عرق عرق تشویر کرتے
قوله چونا آزمودہ کند کارہا [illegible] بدل از جور غم بارہا [illegible] نہین ہے کہ جو کوئی بت
سے بیزار ہوئی وہ الوہیت اجرام سے بھی دست بردار ہوئی کیونکہ اصنام و اجرام مین تفاوت
عیان ہے اور فرق از زمین تا آسمان بت از بس عاجز و ناتوان ہین اور ذہرہ از خواص جان
ستارون مین جداگانہ تاثیر ہے آفتاب سے ہمیشہ حرارت و برودت پذیر ہے [illegible] ستارون
کا بھی یہی حال [illegible] اعتقادات [illegible] منکہ ربوبیت اجرام و بت پرستی کے
خلاف نہین ہے اور اسکے دل مین سر مو انصاف نہین کہ آیت سورہ انعام سچی [illegible] اصلی
یہ ہی معنی ہے کہ جب وقت ابراہیم نے بتون کو عاجز و ناتوان از بس پایا اور ستارون کو اونکی
بہ نسبت بلند مرتبہ و صاحب دسترس پایا بتون سے عناد کیا اور ستارون [illegible]
اپنی طرف نہین کھینچے کہ اہل اسلام عامہ احجار کی تعظیم کرنیوالے اونکا [illegible] حجر الاسود
کی عظمت مین [illegible] اعتقاد اول کے منافی ہے یا نہین مسلمانون کی ذات انسانی
ہے یا نہین **قوله** کسیکہ درین باب [illegible] خطا گفتہ کہ ابراہیم [illegible] شناخت الخ مولوی محمد علی

Marfat.com

ذرا ابتدا سے آخر تک اپنی کتاب میں مؤلف اعجاز محمدی کی بتکرار تائید کی بلکہ اسیکی مضامین
سرقہ کرکے سوط البحار تسوید کی بیان صاحب اعجاز کا رد شروع کیا اور بطرف نمک خوردن و نمکدان
شکستن رجوع کیا اب چاہیے معلوم کرنا کہ آپکے ہدایت پناہ حسن شاہ مؤلف خلعت الہنود نے بھی
مصنف اعجاز محمدی کی تصدیق کی ہے اور اپنی تاویل سے دست بردار ہوکر انجام کار تحقیق یہ
کی ہے کہ (باتفاق جمیع ارباب تفاسیر این مقولہ خلیل در عین طفولیت بودہ است و بدیہی است کہ طفل
ہشت دہ سالہ بر ہیچ چیز مکلف نیست) انتہی بیان سے ظاہر ہے کہ کل مفسرین ابراہیم کو مثل اطفال
شمار کرتے ہیں اور انکی ستارہ پرستی پر بزبان قال اقرار ہیں مولوی محمد علی نے صاحب اعجاز اور
بت شکن کو ناسزا انہیں کہا یا کہ تمام اہل تفاسیر کو مفترین کہا یہ مولوی صاحب کا صریح حمق
ہے اور جو کچھ یہ مؤلف اعجاز محمدی نے کہا ہے وہ حق ہے کہ ترجمہ مشکات میں شیخ عبد الحق نے قول
ارباب تفاسیر کی تعظیم کی ہے اور تصدیق ستارہ پرستی ابراہیم عبارتہ ہکذا دروغ نگفتہ ابراہیم
مگر سہ دروغ سہ بار گفتہ و نظر بجمہور ہمہ راست اما راجح کہ ہذا ربی ست قبیل و صغر او کہ در آن
وقت مکلف نبود انتہی **قولہ** نفوس قدسیہ انبیا از ابتدای فطرت از کبائر و شرک معصوم
و مبرا اند فقط یہ بھی غلط محض ہے کوئی سنی مسلمان نبوت سے پہلے عصمت انبیا کا قائل
نہیں ہے اور مزخرفات جناب کی طرف مائل نہیں امام فخر الدین رازی نے سورہ یوسف
کی تفسیر کبیر میں فرمایا ہے اور مسلمانوں کی آنکھ سے پردہ تعصب اٹھایا ہے اسکی اصل عبارت
یہ ہے المعتبر عندنا عصمۃ الانبیاء فی وقت حصول النبوۃ فاما قبلہا فذلک غیر واجب فقط حسن شاہ
کا قلادہ اطاعت آپکی زیب گردن ہے وہ بھی صفحہ صد و چہل و چہارم خلعت الہنود میں سطر
ہفتم میں ہے عبارتہ ہکذا گناہ حقیقی آنست کہ قبح آن در حق خواص عوام محقق شود و مخصوص
خواص نبود مثل زنا و اغلام و دزدی و ظلم و غیبت و دشنام و مانند آنہا کہ در حق ہر یکے از
خواص عوام گناہ بودن آنہا متحقق ست و آنچہ در حق خواص قبیح افتد نہ در حق عوام گناہ
حقیقی نیست الخ و آنچہ خدا تعالیٰ نظر بدرجہ تقرب خاصگان درگاہ گناہ قرار دادہ اعتقاد

Marfat.com

اہل اسلام آنست کہ انبیای کرام بعد حصول نبوت از گناہ حقیقی معصوم اند گاہی از ذوات
ایشان گناہی چنین صادر نمی یابد و ازین تقریر توان دریافت کہ قبل از نبوت نزدیک جمہور اہل سنت
جایز آنست کہ گاہی گناہی حقیقی صادر شود و مدتی مدید تضرع و زاری و نالہ و اشکباری بکار رود
و صفائی کامل حاصل شدہ رتبہ نبوت دست دہد انتہی یہان سے ظاہر ہی کہ حصول نبوت سے پہلے
عصمت انبیا ضروری نہ اور بقول مولوی محمد علی ساقط از پایۂ اعتبار منصب رسالت سے پیشتر انبیا
اعلام دزدی و قتل ناحق و زنا کرتے ہین اور بیت الحرام ہوائے نفس حیا کرتے ہین جبکہ انکا
یہ عقیدہ ہی کہ قبل بعثت عصمت انبیا بکار رسیدہ ہی تو مخالفین نے واسطی تنزیہ انبیا کے جو کتابیں
لکھی ہین وہ محض تراشیدہ ہی بلکہ سراسر نکوہیدہ کہ عقائد اہل سنت کی خلاف ہی اور درانداز
حسنات کیا آفت آئی کہ مقدمہ اولی کہتے ہی کہ انبیا حصول نبوت سے پہلے زنا و دزدی و
اعلام کرتی ہین اور ارتکاب ظلم و غیبت و دشنام بعد از ان آدم وغیرہ ہر ایک پیغمبر کو معصوم
شمار کرتا ہی اور اپنے قول کی مخالفت آپ اختیار کرتا ہی اوسکی لیے یہی لازم تہا کہ یون کہتا
آدم نے رتبہ نبوت سے پہلے نافرمانی کی اور ابراہیم نے درجہ رسالت کے اول داد طغیانی دی محمد صلعم
نے چالیس سن شراب سیئات پی اور عبادت عزی و لات کی اب مین نخبہ عبارت شرح
نہج البلاغت تصنیف ابن ابی الحدید قلمبند کرتا ہون اور مولوی صاحب کو تاکید اکید خورسند
قال قوم من الخوارج یجوز ان یبعث اللہ تعالی من کان کافرا قبل الرسالۃ و ہو قول ابن فورک من
الاشعریۃ لکنہ زعم ان ہذا الجائز لم یقع و قال قوم من الحشویۃ قد کان محمد کافرا قبل البعثۃ
واحتجوا بقولہ تعالی ووجدک ضالا فہدی و قال برغوث المتکلم و ہو احد النجاریۃ لم یکن النبی
مومنا باللہ قبل ان بعثہ لانہ تعالی قال ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان وروی
فی قولہ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک قال الوزر الشرک فانہ کان علی دین قومہ
سنۃ و قال بعض الکرامیۃ فی قولہ تعالی حکایۃ عن ابراہیم قال اسلمت انہ اسلم یومئذ لم
یکن قبل ذلک مسلما ... رباب المتکلم الخوارج وحکی کتید من ار با

المقالات عن شیخنا ابی الہذیل و ابی علی جواز ان یبعث من قد اتکلب لتیرة قبل البعثة و
احد فی کتب صحابنا حکایة ہذا المذہب عن شیخ ابی الہذیل و وجدتہ عن ابی علی ذکرہ ابو محمد
بن متویہ فی کتاب الکفایة حاصل این عبارت در فارسی اینست کہ فرقۂ از خوارج و ابن فورک
از علمای اہل سنت قائل شدہ اند باینکہ جائز است کہ حق تعالی مبعوث کند پیغمبرے را کہ قبل از
بعثت کافر بودہ باشد و قومی از حشویۂ اہل سنت گفتہ اند کہ محمد مصطفی پیش از بعثت کافر بودہ و
این آیت را حجت گرفتہ اند ووجدک ضالا فہدی کہ دلالت بر گمراہی مخاطب کہ محمد ست میکند
و فرقۂ بجاریہ از معتزلہ گفتہ اند کہ محمد پیش از مبعوث شدن ایمان بخدا نداشت و این آیت دلیل
آوردہ اند ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان یعنی ای محمد تو نمیدانستی کہ کتاب ایمان چہ
چیز ست و از سدی کہ از علمای اہل سنت ست در تفسیر این آیت ووضعنا عنک وزرک الذی
انقض ظہرک منقول ست کہ مراد از وزر شرک ست زیرا کہ محمد چہل سال بر دین قوم خود بود است
و کرامیہ فرقہ از اہل سنت ست در تفسیر سلمت گفتہ اند کہ ابراہیم پیشتر مسلمان نبود وقتی کہ
این کلمہ گفت ہمان وقت مسلمان شد و بسیاری از ارباب مقالات از ابو الہذیل و ابو علی کہ
از مشائخ معتزلہ بودند حکایت کردہ اند کہ ایشان تجویز صدور کبیرہ از انبیا پیش از بعثت
کردہ اند فقط شارح مواقف و مقاصد نے لکہا ہے کہ اشاعرہ مین سے قاضی ابو بکر نے صدور کذب
انبیا سے جائز رکہا ہے چونکہ ان کتابون کی اصل عبارت بالا مذکور ہے یہان تکرار کی
کیا ضرور ہے یہان اہل سنت کی ترشتی دروغ ظاہر ہے اور مولوی محمد علی کا دروغ باہر جبکہ قبل
از بعثت انبیا سے زنا و لواطہ و دزدی و قتل وغیرہ گناہ صدور پاتا ہے تو خدا کی خدائی مین
قصور آتا ہے کہ اگر او تعالی حساب ضلالت لیتا تو کیونکر آدم وغیرہ کو منصب رسالت دیتا
قولہ در رتبۂ ولایت پیش از نبوت سیدا رند فقط کسی مسلمان نے ایسا نہین فرمایا یہہ جہوٹ
صرف آپ نے بنایا جناب نے نادانون کو خوب بہکایا جیسا آپکو سنا ویسا ہی پایا اگر آپکا
یہہ جہوٹ نہ ہو تو مجموعۂ قرآن و حدیث موجود ہے کہین لکہا دکہلائیے اور افترا پردازی سے باز

Marfat.com

آئی ۵ گر بہت سخن گوئی و در بند بیانی ہو بہ ازانکہ در دعوت دہان از بند رہائی و اہل
سنت کا تو یہی مقولہ ہے کہ انبیا بعثت سے پہلے نہایت غوایت رکھتے ہیں چہ جا آنکہ
ولایت رکھتے ہیں آپکے مخدوم مکرم جادو فن بت شکن کی توضیح تشریح ہے کہ منصب نبوت سے
پیشتر اوقات انبیا زنا و اعلام و دزدی و غیبت میں گذرتی ہے یا نالہ و اشکباری و زاری
بیصیبت میں اگر مولوی صاحب کی راے میں ایسکا نام ولایت ہے تو اونکو بدکارون کی
نہایت رعایت ہے شاہ عبدالعزیز کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ قبل از بعثت انکو عصمت انبیا
خوشیدہ ہے تفصیل اسکی آیندہ ہوگی جس سے تکذیب سوط الجبار پایندہ ہوگی رسالت سے پہلے
عصمت انبیا کی فکر نہ کیجیے اور اس بارہ میں داد فریب مکر نہ دیجیے کہ نہ قرآن
سند لایئے کہ چالیس برس تک محمد کا کیا دین تہا اور سوا آئین آبا و اجداد کے
تہا یا قرآن و حدیث سے ثبوت کامل کیجیے یا چہل سال تک حضرت کو کفار قریش میں مل
کیجیے کفر و شرک حضرت تو خود قرآن سے عیان ہے سورہ شوری و ضحی میں جسکا عنوان ہے
ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان و وجدک ضالا فہدی جبتک کہ محمد علی قرآن و حدیث
سے کوئی دلیل نہ لائے صحیح آیتیں تبدیل نفرمائے جلد تر تحقیق کرے یا فرقہ حشویہ کی تصدیق
کہ نبوت سے پہلے حضرت مانند بنی ہاشم کافر تھے اور توحید ذات و تحمید صفات سے [illegible]
انکے سیو تب بت پرستی سے انکار نہیں کیا اور مثل ابراہیم اپنی قوم سے عزم جدا نہیں چالیس
برس تک انکے نزدیک ہے ہر ایک کام میں شریک ہے البتہ بعد نبوت عصمت انبیا کی خیر منایئے
اور بنظر غور عماد ہند کی سیر فرمایئے عنقریب بعد از بندہ تکذیب عصمت ابراہیم ہوئی اور آیت
سورہ ابراہیم سند اگر تسلیم ہوئی محمد صاحب نے بہی حصول منصب نبوت کے بعد طرف
رجوع کی اور مجمع کفار میں حمد اصنام شروع کی چنانچہ ابن ابی حاتم و طبری و ابن منذر
و ابن مردویہ و بزاز و ابن اسحاق و ابو معشر وغیرہ نے سیرت میں اور موسی بن عقبہ نے مغازی
میں ابن جبیر نے تفسیر میں روایت کی ہے اور شرح بیان صاحب مواہب کی حکایت کا ایک روز محمد صاحب

نے قریب بیت الحرام تلاوت سورہ والنجم کی اور (افرأیتم اللات والعزی) اس آیت کی بعد جت
اصنام نظم کی بتون کی شفاعت پر اعتماد کیا اور یہ فقرہ ایراد کیا (تلک الغرانیق العلی و
ان شفاعتهن لترتجی) یعنی یہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید
کی گئی ہے انتہی اگر میان محمد علی کی طبیعت بطرف روایت مرفوع رجوع ہے تو اس بارہ مین ایک
حدیث مرفوع ہے جو کہ سعید ابن جبیر نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے اور جسکی سید احمد خان صاحب
نے تہذیب الاخلاق مین اشاعت کی ہے یہ وہی سید احمد خان ہین جنکی تعریف آپ نے حصہ اول
سوط الجبار مین تنقل صریح پر بیان اصرار کیا ہے اور جنکی راستی گفتار پر بار بار اقرار کیا ہے اب ان سے
اجتناب کیجئے اور انکی تہذیب کتاب ہے ومولوی محمد علی حصہ چہارم سوط الجبار مین محمد صاحب کو بہت بری سی
بری ٹھیراتے ہین یعنی یہ تین شعر موخین اسلام کو مفتری **سوط الجبار** رقیہ موضوع
اتفاق ان حادیث اسکے موضوع ہونیکو بتصحیح تمام بیان کر چکے ہین قاضی ناصر الدین انوار التنزیل
فرماتی ہین انہ مردود عند المحققین یعنی یہ روایت محققین کی نزدیک مردود ہے جسکا ... کبھی
مردود ہونے کی تصحیح کرتی ہین شیخ اجل محشی تفسیر بیضاوی لکھتی ہین کہ امام داعی الی اللہ نے فرمایا
کہ یہ روایت باطل ہے اور اسکے بطلان پر کتاب اللہ و سنت رسول و عقل دلالت کرتی ہے محمد بن
اسحق بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اس قصہ کا حال ان سے پوچھا گیا اوس نے کہا کہ زندیق لوگون کا
بنایا ہوا ہے اور کہا امام ابو بکر بیہقی نے یہ قصہ ثابت نہین ہے اور اس نے اسکے راویون مین گفتگو
شروع کی کہ وہ سب کے سب مطعون ہین اور کہا اس نے کہ بخاری مین مروی ہے کہ سورہ نجم رسول اللہ
نے پڑھی اور مسلمین مشرکین جن انس نے سجدہ کیا اور اسمین غرانیق کا قصہ نہین تھا جب اسی علما
اس قصہ کو موضوع بیان کرتی چلے آئی ہین اور جن کتابون کے نام لالجی نے لکھے ہین وہ کتابین
مستند نہین ہین پس اس قصہ موضوعہ کی بنا پر اعتراض کرنا عبث ہے **جواب** میان محمد علی
کی بدرجہ غایت سکسری ہے یا عبد العزیز و عبد الحق و قطب الدین خان وغیرہ محدثین و مفسرین
کی جماعت مفتری ہے کیا انہون نے روایت مذکور تسلیم کی ہے البتہ کچھ ترمیم کی ہے ہم نے صمصام

مین اونکی ترمیم کا اسطرح پر رد کیا ہی کہ سارا عذر لنگ ہوا اور بای انکار [illegible] آپ کو بھی سوا
خاموشی کی چارہ نہین دیکھا اور چون چرا کا گذارہ نہین آپ کی عقل ماری گئی [illegible] دعوی کرتی
ہی کہ نقادان حدیث اسکا موضوع ہونا بیان کرتی ہین اس دعوی پر دلیل یہ ہی کہ صاحب
انوار التنزیل و مصنف مدارک و محشی بیضاوی روایت مذکور کی تکذیب علان کرتی [illegible] مگر آپکو
فرق محدثین و مفسرین معلوم نہین ہی اور تفاوت آسمان و زمین مفہوم نہین صاحب انوار التنزیل و
صاحب مدارک و غیرہ فن مفسرین اور آپکی نزدیک گاہی معتبر اور گاہی نا معتبر ہین شیخ احمد [illegible] تفسیر
بیضاوی ہر چند علمای اسلام کی مسلم ہی ان مین سی کوئی محدثین مین شامل نہین ہی اور
علم حدیث مین کامل نہین لہذا آپکا دعوی مردود ہی اور یہ تمام سمع خراشی اور مغز [illegible]
آپ فتنا عبد اللطیف ہوتا اور ذرات نقرات جناب یہ دخل شہر ہوا **قولہ** نقادان حدیث
اسکی موضوع ہونیکی الخ محض غلط ہی کسی محدث نی تکذیب بات معلوم نہین کی اور آپ نی بھی
اوسی حدیث سند کا مفہوم نہین کی البتہ دو عبارتین نقل کی ہین وہ حدیث نہین ہین عبارت
اول تفسیر انوار التنزیل کی ہی اور عبارت دوم حاشیہ تفسیر [illegible] کی ہی **قولہ** قاضی
ناصر الدین انوار التنزیل مین فرماتی ہین الخ ہمکو آپکی نقل [illegible] آپکی
ہستی کی توقع نہین تھا کہ آپ نی خیانت کو اطلاع دیا ہو اور امانت کچھ [illegible] خیانت
ہو اور امانت آپکی ذات مین داخل ہو اور بزرگان سلف کی صفات مین شامل [illegible] عادت
نقل ہی اجتناب نکرو اور خدمت [illegible] مین [illegible] آپ [illegible] تا مل
عقل و فہم [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] نہین دیا اور [illegible]
[illegible] مین محسوب ہو اور قاضی ناصر [illegible]
کام [illegible] تمام ہوا [illegible] ناصر [illegible]
بکاراو کا نام [illegible] آپکو [illegible] قوم [illegible]

Marfat.com

خوب معلوم ہی ۔ نہین موقع ہی کوئی بات زبان پر آئے دیکون سی ورنہ خبر ہی کہ جو یارون
کو نہین دی قولہ یعنی یہہ روایت محققین کی نزدیک مردود ہی فقط لفظ یہہ روایت اصل عبارت
سی فاضل ہی اور آپکی غلط گوئی پر گواہ عادل ذرا سی عبارت کا ترجمہ آغاز کیا اوس مین بھی
باب خیانت باز کیا جبتک کہ ترجمہ مین کمی و بیشی کہین نہین ہوتی مولوی صاحب کی تسکین نہین ہوتی
اوپر ایلا و تقریظ تو آپکی اصل مین ہی اور ہر ایک نقل مین قطع نظر ازین لفظ یہہ روایت مین بھی کا
اشارہ کسطرف منظور ہی عبارت مین اوسکا ذکر کرنا ضرور ہی مولوی صاحب نے بڑی بھول چوک کی
کہ تصحیح مشار الیہ متروک کی غرض کیا ہم نے کہ قاضی ناصر الدین نے اس قصہ کا رد کیا مگر یہہ نکہا
کہ اوسکی اصل کیا ہی اور دوسرا قصہ کون سا ہی کہ جسکی مطابق آیات سورہ حج کی تفسیر کیجاوے پس
قاضی کی بیجا طرح ہی کہ مسلمانون کو فریب دینے کیلئے کہتا ہی کہ یہہ قصہ محققین کے نزدیک مردود ہی
خود اوسکی موافق تفسیر آیات کرتا ہی چنانچہ سورہ حج کی آیت کے الفاظ الا اذا تمنی کی تفسیر
اوسکا یہہ مقولہ ہی (الا اذا تمنی زور فی نفسہ ما یہواہ) یعنی اوس نے اچھا جانا اپنے نفس کی ہوا و ہوس
کو پہر اوسی آیت کی کلمات (القی الشیطان فی امنیتہ) کے معنی بیان کرتا ہی القی الشیطان فی
امنیتہ فی تشہیہ ما یوجب اشتغالہ بالدنیا کما قال علیہ السلام وانہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللّٰہ فی الیوم
سبعین مرۃ یعنی شیطان نے اوس رسول یا نبی کی خواہش مین وہ چیز ملا دی جس سے وہ کسی دنیا کی
بات کیطرف متوجہ ہوا جیسا کہ انحضرت نے کہا ہی کہ جب دنیاوی خواہش میرے دل مین جوش مارتی
ہی پس مین معافی چاہتا ہون خدا سی ستر بار ایک دن مین فقط مطابق اس تفسیر کے سورہ حج
کی چارون آیتون کا حاصل مطلب یہہ ہوا کہ جب کسی رسول یا نبی نے دنیاوی امر کی تمنا
کی تو شیطان نے اوسکی تمنا مین کچھہ ملا دیا پہر خدا نے اوس آمیزش کو دور کر کے اپنی آیات کو
محکم کیا اور اوس شیطانی ملاوٹ کو اس لئے خدا نے ہونے دیا کہ اچھے اور برے لوگون کا امتحان
ہووے یعنی اچھے لوگ اوسکو شیطانی آمیزش جانین اور برے لوگ دل مین شک کرین پس محمد
کی تمنا یہی تھی کہ قرآن مین کوئی ایسی آیت نازل ہووے کہ میرے [illegible] کو دور

محبت پیدا کری اور اوس مین آمیزش شیطانی یہہ تھی کہ (تلک الغرانیق العلی) یہہ فقرہ محمد صاحب
کی قرأت مین ابلیس نے داخل کر دیا فقط یہان سی محقق ہوا کہ قاضی ناصر الدین قصہ مذکور کو
تسلیم کرتا ہی مگر کچھہ ترمیم کرتا ہی کہ فقرہ تلک الغرانیق محمد صاحب نی داخل سورہ نہین کیا بلکہ
ابلیس نے موقع پا کر پڑہ دیا مگر یہہ محض غلط ہی وجوہ تا غلطی عنقریب کو ہونگی منجملہ اونکی ایک جہہ
معالم التنزیل مین مرقوم ہی فان قیل کیف یجوز الغلط فی التلاوۃ علی النبی وکان معصوما
من الغلط فی اصل دین قال جل ذکرہ فی القران لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
یعنی ابلیس **ترجمہ** پس کہا گیا کہ کیونکر جایز ہی غلطی نبی سی تلاوۃ مین کہ وہ غلطی سی
محفوظ تہا اصل دین مین اور کہا کہ ذکر کیا خدا نی قرآن مین کہ نہین آتا باطل اوسکی پاس آگی
سی اور پیچہے سے یعنی ابلیس محمد صاحب کی پیش ونہین آسکتا فقط جبکہ ابلیس محمد صاحب کی آگی
اور پیچہی آنی کی طاقت نہین رکہتا تو کیونکر اوس نی انہکی تلاوۃ مین فقرہ (تلک الغرانیق) پڑہا
سے معلوم ہوا کہ وہ فقرہ خود حضرت نی دیدہ و دانستہ زبان مبارک سی فرمایا کہ اونکی قرب وجوار
ابلیس کی آمد و رفت ممتنع و محال تھی پہر قاضی ناصر الدین لکہتا ہی ان القران ہو الحق النازل
من عند اللہ او تمکین الشیطان من القی ہو الحق الصادر من اللہ لانہ مما جرت بہ عادتہ فی الاکثر
من لدن آدم علیہ یعنی تحقیق قرآن حق ہی کہ نازل ہوا اللہ کی پاس سی یا ملا دینی کی قدرت شیطان کی
حق ہی کہ صادر ہوئی اللہ کی طرف سی کہ وہ جس کی اوسکی عادت ہی کہ وقت آدم سی آدمیون مین
کوشش کرتا ہی فقط قاضی کی اس تقریر کا حاصل یہہ ہی کہ روز ازل سی شیطان کو منجانب اللہ قدرت
حاصل ہی کہ اولاد آدم کو اغوا کری لہذا اگر کچھ تعجب نہین ہی کہ اوسنی محمد صاحب کی دل مین وسوسہ ڈالکر
اونکی زبان سی فقرہ (تلک الغرانیق) صادر کرا دیا ہو و یہین کون کہتا ہی کہ قاضی ناصر الدین
قدس سرہ کی تصدیق مین کلام ہی جو کوئی حقیقت انوار التنزیل جانیگا وہ دعوی محمد علی داخل
اباطیل مانیگا **قولہ** صاحب مدارک بہی اوسکو .... ہونی کی تشریح کرتے ہین فقط تشریح صاحب مدارک
کیون نہین تحریر کی کسواسطے نقل مطابق اصل نہین تا خیر کی شاید کہ کچہہ دال مین کالا ہی اسواسطے

مولوی صاحب نے نقل عبارت مین ہاتھ نہین ڈالا ہے آپ نے صاحب مدارک کا خوب داے حق نمک کا
اوسکا عیب خیانت کی ڈہکنا یا اگر آپ ویسی اندک عبارت بہی بیان کرتے تو ہم آپکو بہت پشیمان کرتے
بلکہ اسقدر شرمندہ کرتے کہ آپ بالکل بیخ بحث و مباحثہ برکندہ کرتے سیدہی دولتخانہ کی راہ لیتے یا شیعہ
کی پناہ لیتے **قولہ** شیخ اجل محشی تفسیر بیضاوی لکہتے ہین فقط کیون جہوٹی باتین بناتے ہو اور
آسمان کو لاتین چلاتے ہو شرم نہین آتی کہ دو مفسر اور ایک محشی کے پیچہے چاہ ضلالت مین گرتے ہو اور
قول صدہا مفسرین و مورخین اسلام سے پہرتے ہو آپکو خبر نہین اور آئین اسلام پر نظر نہین کی انہو
جستجوے وارد ضرب المثل ہے اور علماے محمدیہ کا اوسپر عمل ہے اسیکا نام تواتر ہے اور اسی پر اہل اسلام کو
افتخار ہے **قولہ** کہ امام داعی الی اللہ نے فرمایا کہ یہہ روایت باطل ہے فقط یہان لفظ باطل باطل ہے
اور حلیہ راستی سے عاطل صدہا مفسرین و محدثین کے سامنے اکیلا امام داعی کیا ہے ساحر مقابل انبیاے
علاوہ اسکے نقل امام داعی محشی بیضاوی کے پاس کیونکر آئی بوسیلہ رواۃ یا بحیلہ قلم و دوات ابرتقدیر
اول راویون کے نام بیان کیجیے اور اونکی راستی زبان و درستی حافظہ سے نشان دیجیے بر تقدیر دوم
سلسلہ رواۃ منقطع ہے اور روایت امام داعی موضوع اپنے قرار دادہ قواعد اپنے ہی کلام مین جاری کیجیے
لیجیے اور اپنا نامہ آپ ہی بہاری کیجیے اگر قائل ہے اپنے قول کی تکمیل نکریگا تو دوسرا ہرگز اوسکی تعمیل
نکریگا **قولہ** اوسکی بطلان پر کتاب للہ و سنت رسول و عقل دلالت کرتی ہے فقط محض غلط ہے
شاہ عبد العزیز نے کید ششم تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے کہ جب تک مدح غرانیق علا پر یقین نہوگا مضمون
آیت (وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی) الخ کرسی نشین نہوگا شاہ عبد العزیز نے اصل
روایت مین کچہہ افراط و تفریط بہی کی تہی جسنے رسالہ صمصام ہند مین جسکی تکذیب بہی کی تہی اگر مولوی صاحب
اوس مین کچہہ شک لائینگے تو بہت زک اوٹہائینگے جبکہ بقول شاہ عبد العزیز بدون مدح غرانیق علا مضمون
آیت (وما ارسلنا) چسپان نہین ہوتا تو قرآن سے ہرگز مدح غرانیق علا کا بطلان نہین ہوتا علماے
محمدیہ نے روایت ابن ابی حاتم وغیرہ مین از بس تبدیل و تغیر کی ہے او وہ تدبیر بارت پیغمبر بشیر و نذیر
کی ہے شاہ عبد العزیز نے لکہا ہے کہ بر وقت قرات سورہ والنجم کے شیطان نے اپنے تئین بصورت پیغمبر بنالیا

کفار کو فقرہ (تلک الغرانیق) الخ از بر سنایا کفار نے اوسکو مدح اصنام پر گمان کیا اور خوشی کا
سامان انتہی نقل عبارت شاہ عبد العزیز ہوتی ہے جس سے نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے **فقرہ**
در اثنای خواندن سورہ والنجم شیطان رجیم صورت خود را بصورت پیغامبر نمود چندی از کلمات
کہ دلالت بر مدح غرانیق علا کہ لفظ محتمل ست ملائکہ و اصنام را میکرد بلند خواند بوضعی کہ کفار آنرا شنیدند
بر مدح بتان حمل نمودند و راضی شدند انتہی سیانجی یہ وہی شاہ عبد العزیز ہے کہ آیت سے
ہیں جسکی بڑی تعظیم کی ہے اور جسکی تفسیر عزیزی بدل و جان تسلیم کی ہے اگر اب دستکار دکرو گو ہے
بدکردگی سر خیل ہا بیان قطب اللہ یخان مؤلف مظاہر حق نے بھی روایت ابن ابی حاتم و طبری وغیرہ
میں تبدیل تغیر کی ہے اور عجیب غریب تقریر کہ شیطان نے اپنی آواز حضرت کی آواز سے ملا دی
اور سورہ والنجم کی آیات میں (تلک الغرانیق العلا) الخ اسقدر عبارت بڑہا دی پس مشرکین نے
گمان کیا کہ محمد صاحب نے بتوں کو جب تعظیم مان لیا اصل عبارت مظاہر حق یہ ہے کہ سورہ والنجم
میں جب حضرت آیت سجدہ کو پہنچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر الہی کے اور مسلمانوں نے
واسطے متابعت حضرت کے اور سبب سجدہ کرنے مشرکوں کا یہہ تہا کہ جب حضرت ان آیتوں کو
پڑہتے پڑہتے افرایتم اللات والعزی و مناۃ الثالثۃ الاخری تک پہنچے تو شیطان نے اپنی آواز حضرت کی آواز کو
مشابہ کر کے پڑہا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بت مرغابیان بلند ہیں اور
تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہے پس مشرکوں نے گمان کیا کہ حضرت نے ہمارے بتوں کی
تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرت کے ساتھ سجدہ کیا انتہی حسین علی غلط و محرف جلال الدین
مؤلف تفسیر ... نے بھی اسیطرح تبدیل روایت کی ہے اور درست گوئی ابن حاتم وغیرہ کی نسکا
تفسیر حسینی ... تلک الغرانیق الخ اس آیت کی تفسیر از بر ساری ...
... تمام ... موقوف ہوجائیگی بعض ... ہے
کر جب ... اصنام ... مولوی ... کس کس کی تکذیب کرینگے اور واسطے
... اصل روایت اسکی ... نہیں ہے والمنتا ... سے

ریز نہین فرض کیا ہمنی کہ میانجی رد کل علمای اسلام کرین کی مگر کلام قطب الدین خان الہ
ہین کیونکہ کلام کرینگی کہ وہابیون کی نزدیک اوسکی قدر جلیل ہی اور وہ جانشین اسحاق و
اسماعیل ہی نجدیون کا پیر دستگیر ہی صاحب مظاہر حق و جامع التفاسیر ہی مولوی جی سی بعید
نہین ہی کہ اندرون سی جان بچانی کی لئی عقیدہ اسماعیل و اسحاق پر چار تکبیر مارین اور سر مبارک
سی دستار وہابیت اوتارین کہ اونکا کسی کلمہ کلام پر قیام نہین ہی اور کسی دین و آئین مین
مدام اعتصام نہین **ابیات** مرحبا ای فقیہ دانش ور شد ای تو مجموعہ کمال و ہنر و باخدا
ہست تعالی مقال و بارسولت گہی ست بحث و جدال و فقتار از کلاک تو آزار و در رحم
نشان از جدال تو بیزار و شافعی حنبلی دگر حنفی و باہمہ بحث داری از دغلی و مالکی خالی
از جدال تو نیست و خارج از حیطہ مقال تو نیست و ہست چون باہمہ ملل کینت و کس نداند
چیست آئینت و غرض کہ مولوی صاحب اکثر کتب اسلام کا رد کر چکی ہین اور ہماری تائید کلام
مین ساکہ تمام علمای اسلام سی نا اتفاقی ہی صرف وہابیت کا نام باقی ہی عنقریب وہابیون کو
بھی سلام کرینگی اور پیروی کعبہ کن مین تمام اب چاہئی معلوم کرنا کہ جسطرح روایت غرانیق
علاخلاف قرآن نہین ہی اوسی طرح برعکس سنت نبی آخر زمان نہین ہی وگرنہ کتب سیر و حدیث
مین مرقوم نہوتی اور محدثین مفسرین کو معلوم نہوتی متاخرین نی جسقدر اوسمین تغیر و تبدیل
کی ہی ہمنی صمصام ہند مین اوسکی تکذیب بادلیل کی ہی مولوی صاحب نی اوسکی جواب مین
ارتکاب نکیا کسی بات کا جواب یا قصہ غرانیق علاخلاف عقل بہی نہین ہی کیونکہ جس صورت
مین محمد صاحب نی چالیس برس تک بت پرستون مین اوقات بسر کی او صبح سی شام اور شام
سی سحر کی ابراہیم کی طرح رد بت پرستی مین زبان نہ ہلائی اور اصلا اپنی قوم کو ترغیب
ایمان نفرمائی برین تقدیر اگر بعد دعوی نبوت کی محمد صاحب نی حمد اصنام کی تو کیا بعید ہی بلکہ
مہارت چہل سالہ کی تائید ہی علاوہ اوسکی عقل کی نزدیک بتون کو مرغابی بلند کہنی مین دخل
کن کی وجہ کوئی نہین ہی اور اصلا کوئی کفر و شرک نہین اگرچہ شفاعت اصنام پر امید رکہنا

Marfat.com

منافی عقل عاقلان ہے لیکن محمد صاحب کا عین ایمان ہے چنانچہ روایت مشکات ہے اور نہایت
مومنین و مومنات قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیامۃ لہ عینان
یبصر بہما ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق مقصود حدیث یہہ ہے کہ جو کوئی سچے عقیدہ سے حجر الاسود
کو چومیگا اور اوسکے گرد گہومیگا اوسکے حق مین وہ پتہر خدا کے روبرو گواہی خیر دیگا پس وہ شخص کو
نجات خالق کعبہ و دیر دیگا فقط جبکہ اعتقاد حضرت یہہ ہے کہ کعبہ کا ایک پتہر مسلمانون کو سیآت
بخشوائیگا اور اونکو نجات دلوائیگا پس اگر محمد صاحب نے عزی و لات و منات سے آرزوی شفاعت
کی تو کونسی شناعت کی تہا اگر محمد صاحب واسطے تالیف قریش کے روبروے اصنام عجز و نیاز کرتے تھے
جیسے کہ تالیف یہود کے لئے بطرف بیت المقدس نماز کرتے تھے حاصل کلام یہہ ہے کہ حضرت گاہے شاغل
اسلام تھے اور گاہے مائل اصنام ۵ ادہر اسلام سے شاغل اودہر اصنام سے مائل نہ خواص و ہم
منح کبری مین ہے حرف مشدد کا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ تلک الغرانیق العلی قول شیطان ہے
تو بہی مسلمانون کا دین و ایمان ہے کیونکہ جیسے حجر الاسود صرف حجر ہے ایسے ہی لات و عزی
و منات ہر ایک پتہر ہے اگر پتہر سے امید خلاف قرآن ہے تو دونون جگہہ برابر و یکسان ہے اگر
شہادت حجر سے نجات مسلمان آسان ہے تو شفاعت لات و عزی مین کیا نقصان ہے کہ پتہر
پتہر ایک سا ہے خواہ مرمر خواہ سوسا ہے یہان سے یہہ بہی واضح ہوا کہ مشرکان عرب بتون کو شافع
مانتے تھے نہ کہ صانع جانتے تھے محمد صاحب کا بہی یہہ کلام ہے اور اسیکا نام دین اسلام ہے جیسے کہ
مشرکین روبروے اصنام عجز و نیاز کرتے ہین اور اونکے منکرین پر زبان طعن دراز اسیطرح محمد صاحب
منکر تقبیل و تبجیل حجر سے نافر رہتے تھے اور اونہین مرد خدا کو کافر کہتے تھے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح
مشکات مین ہمارے دعوی کے اثبات مین لکہا ہے فیہ امتحان للرجل فان کامل الایمان [illegible]
ولا یتردد وضعیف الایمان یتردد والکافر ینکر یعنی اوس حجر کے چومنے مین ایمان انسان کا امتحان ہے
پس تحقیق کامل ایمان والا اوسکو چومتا ہے اور متردد نہین ہوتا اور ضعیف ایمان والا اوسکے
چومنے سے متردد ہوتا ہے اور کافر اوسکے چومنے سے انکار کرتا ہے فقط جبکہ محمد صاحب نے مشرکین عرب کا

Marfat.com

ایسے ہی قال مقال ہے اور ایک ہی حال و قال تو ڈھونڈا جائے کہ کیونکر فیما بین نا اتفاقی ہے
اور کیونکر اسلی اجتماع شاید باقی ہے **قولہ** محمد بن اسحق بن خزیمہ سے روایت ہے فقط محشی بیضاوی خود
کہتا ہے کہ ابن خزیمہ کے زبان سے یعنی راویوں کے بیان سے جیسی اگر شق اول منظور ہے تو کتب محدثین سے اسکا
ثابت کرنا ضرور ہے جب تک ثبوت نہ ہو بحث و مباحثہ کی طرف منہ نکرے بر تقدیر دوم قلم و
دوات لیجیے اور تفصیل نام رواۃ کیجیے راویوں کی راستی زبان و درستی ایمان سے قیل و قال کیجیے اور
حوالہ کتب اسماء الرجال دیجیے **قولہ** اس قصہ کا حال اس سے پوچھا گیا فقط پوچھا گیا صیغہ
مجہول ہے فقط ساقط الاعتبار ہے قول محشی پر محمول ہے اس صیغہ مجہول سے آشکار ہے کہ قول محشی ساقط
الاعتبار ہے **قولہ** اس نے کہا کہ زندیق لوگوں کا بنایا ہوا ہے فقط اس سے یہی لازم آتا ہے
کہ ابن ابی حاتم و طبری و ابن اسحاق و موسی بن عقبہ و محدث جمال الدین حسین واعظ و
شاہ عبد العزیز و قطب الدین خان وغیرہ علمای اہل سنت زندیق ہیں اور یہ بحر زخار ناپیدا کنار کی
تفسیر میں بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی روم جو کہ میاں محمد علی کا پیر ہے
اور جس کا نام سوط العذاب میں جا بجا مرقوم ہے وہ بھی بقول محمد علی زندیق ہے اور ابن ابی
حاتم کا زندیق ہونا تحقیق ہے کہ اس نے دفتر سوم مثنوی میں قصہ غرانیق العلی داخل کیا ہے
اور شیعہ ... شامل چنانچہ **ابیات** مثنوی تا دکان وحدت است
... آن ... اندرین رہ بیگانہ جملہ رب وان لیقین
... خواندش اندر سورۂ والنجم زود
... آن فتنہ ... ساجد شدند ...
... حاصل ... یہ ہے کہ اس کتاب میں سرار حق کے سوائے جو مطلب کی ...
لیے لایا گیا ہے وہ تبعیت ہے یعنی مقصود بالذات نہیں ہے بلکہ اسواسطے ہے کہ عامہ لوگ مثنوی کے ...
... چنانچہ جس وقت حضرت نے صفت ... اصنام
... کی طرف توجہ کی اور ساجد ... وان ابیات

تشریح مین جو کچہہ کہ بحر العلوم نے لکہا ہے وہ یہہ ہے کہ ایشان گفتہ غیر وحدت ست در مثنوی آوردہ شدہ است
آنکہ عامہ متوجہ بمثنوی شوند و این توجہ ایشان را بتوحید رسا ند اگرچہ بتقلید باشد چنانکہ الفاظ افلا
العلی وان شفاعتہن لترتجی چون نزول سورۂ شد عامۂ مشرکان متوجہ شدند و ساجد اللہ گردیدند
واین قصہ متصل بانست چنانکہ مورخان آوردہ کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم میخواند چون
باین آیت رسید افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری بالقای شیطان برزبان
مبارک این الفاظ جاری شد تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی وچون مشرکان این شنیدند
خوش گردیدند و گفتند کہ محمد مدح الہہ ما کرد وایشان را شفاعت ثابت گردانید چون باخر سورہ سجدہ
کرد و مشرکان نیز سجدہ کردند پس جبرئیل آمدہ گفت کہ این الفاظ ازین سورہ نبود بلکہ از القای
شیطان بود واین ابیات مثنوی ظاہر درین ست کہ مذکور شد انتہی یہان سے ثابت ہوتا ہے کہ
جو حال مولوی روم کا ہوگا وہی حال بحر العلوم کا کہ بعقیدہ محمد علی دونون افترا پرداز ہین
اور دونون ہرزہ تاز دونون کی شان مین آیت لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور دونون کا
مقام اسفل السافلین شکر خدا کہ ہماری بحث ومباحثہ نے عجیب وغریب تاثیر کی کہ میان محمد علی نے
اکثر علمای اسلام کی تکفیر کی عنقریب خدا اونکو بالکل بری از غوایت کریگا اور اونکی راہ مین
چراغ ہدایت دہریگا پس بزبان قال فرمائینگے کہ قرآن سچا حق نہین ہے اور محمد رسول حق
نہین **قولہ** اور کہا امام ابوبکر بیہقی نے کہ یہہ قصہ ثابت نہین فقط غلط محض ہے اگر بیہقی نے
ایسا کہا ہوتا تو اوسکی کتاب سنن مین لکہا ہوتا چونکہ ایسا نہین ہے محشی بیضاوی جہوٹا بالتقصیر
ہے اگر بالفرض بیہقی کا یہہ ہی گفتار ہوتا تو صدہا مفسرین ومحدثین کے مقابلہ مین کیونکر لائق
اعتبار ہوتا سخن بیہقی ہی دروغ ٹہیرتی کا ہے کی تاویل کیونکر نہ ٹہیرتی **قولہ** اس نے
مین گفتگو شروع کی الخ بیہقی تین سو چوراسی ہجری مین پیدا ہوا اور چار سو چہپن ہجری مین فنا
ہوا تین سو چار سو برس کے راویون مین اوس نے کیونکر گفتگو آغاز کی اور کسطرح اون پر
زبان طعن دراز کی آیا اوسکے پاس کوئی دلیل تھی کہ جسکی اوس نے تعمیل کی اگر کوئی شخص

Marfat.com

حال راویان قصہ اگر جو ناگہ بیان کرے تو اوسکی بات پر کون دہیان ہو جبکہ ۳۰ سو چار سو برس کے لوگون کا حال دریافت کرنا وہم وخیال ہو تو بیہقی کی کیا مجال ہو کہ راویان ثبت بیبی حضرت کو مطعون ٹہہراوے لغو مضمون بناوے **قولہ** اور کہا اوسنے کہ بخاری مین مروی ہو الخ - مولوی صاحب کو کہان گنجایش حرف وحکایت ہو کہ خود روایت بخاری مین بطرف قصۂ غرانیق کنایت ہو چنانچہ عن ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس یعنی ابن عباس سے روایت ہو کہ کہا سجدہ کیا نبی نے سورۂ النجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اونکے مسلمانون ومشرکون وجنون وآدمیون نے فقط وہ کنایت یہ ہو کہ اگر محمد صاحب نے قرأت سورہ والنجم مین تعریف اصنام نہین کی تو مشرکین نے سجدہ مین کیونکر پیروی حضرت ومسلمین کی کہ وہی محمد ومسلمانون کے دشمن جانی تہے بلکہ بالتمام اوجہل نادانی تہے اصل وہی ہو کہ جب تعریف لات وعزی ومنات حضرت کے منہہ سے گوش زد مشرکین ہوئی باعث رفع خصومت کین قریش کو یقین تمام ہوا کہ پیغمبر اسلام بندۂ اصنام ہوا بس محمد صاحب کی باتون پر عامل ہوئے اور سجدہ میں شامل جو کوئی قصۂ غرانیق کو بے اصل مانیگا وہ بخاری کی روایت کو خلاف عقل جانیگا لفظ جن وانس اس روایت مین سرسبز اٹہا ہو اور اطلاق زیادہ لوی بخاری پر عاید ہو کیونکہ فرقۂ جن وانسان کی تقسیم اسطرح پر شایان تحسان ہو کہ کوئی کافر اور کوئی مسلمان ہو سو وہ لفظ مسلمون ومشرکون سے عیان ہو لہذا ابو الفضولی بخاری کا اظہار بیان ہو **قولہ** جب ہماری علما اس قصہ کو موضوع بیان کرتے چلے آئے ہین فقط غلط محض ہو اگر علماے اسلام اس قصہ کو موضوع بیان کرتے تو کیونکر اسکا ثبوت باعلان کرتے کیوں طرح طرح کی تاویل کرتے اور گوناگون تغیر وتبدیل بلکہ یون ہی لکہتے کہ یہ روایت کہیں [illegible] تراشیدہ مخالفین ہو مگر ایسا سواے آپکے کسی نے نہین کہا بلکہ علماے [illegible] تاویل [illegible] چلے آئے ہین محشی بیضاوی کو خمار بادہ ہو کہ اپنے بزرگون کی تکذیب [illegible] تا آسمان کو لاتمین نکلاتا جسطرف صدہا علماء دین ہین [illegible] بلاکم وکاست کہ محشی باغی کی کوتہ [illegible] ایام بہار ہین

Marfat.com

قولہ اور جن کتابون کی نام لالہ جی نی لکھی ہین الخ
یا ہی اس تقریر سی لازم آتا ہی کہ قول شاہ عبد العزیز و قطب الدین خان مستند نہین ہی اور
یہی رائی ہین لایق سند نہین اگر فی الحقیقت یہی بات ہی تو آپ نی سوط التجار مین اکثر
کسواسطی تفسیر عزیزی کی تصحیح کی ہی اور کیونکر اوسکو دوسری تفسیرون پر ترجیح دی گئی
ہدا جانی اب صاحب تفسیر عزیزی سی کسواسطی رنج و ملال ہوا عین ترقی مین یہہ کیسا زوال ہوا
شاید کہ شاہ عبد العزیز اوسیوقت تک آپکا پیر مغان تہا جب تک جناب جواب کتاب مستطاب
تحفہ اثنا عشریہ مخفی وپنہان تہا جسوقت آپ نی جواب کید مذکور سنا آتش تعصب سے
کلیجہ پہنکا اعتقاد شاہ عبد العزیز بالکل برباد ہوا علاوہ برآن زیادہ از حد عناد ہوا اصحی
یہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نی درمنثور مین اور شہاب الدین بن محمد قسطلانی نی مواہب لدنیہ
مین اور فضل روزبہان نی ابطال الباطل مین روایت غرانیق کی تصحیح کی ہی اور قول منکرین
کی بدرجہ غایت تقبیح اگر مولوی محمد علی بعد ازین اس روایت کی تصحیح مین چون کرینگی ہم
اک کتاب کا بجنسہ نقل مضمون کرینگی آپکو زیر بار ندامت کرینگی بلکہ مأخوذ گیر ودار قیامت
کرینگی یعنی جبکہ تم قول علمای اسلام سی انکار لاوگی روز حشر خدا کی سامنی گرفتار ہوگی اب ہم
مقولہ منقولہ شاہ عبد العزیز کی تفسیر کرتی ہین اور کچہ فہمی مولوی بن تمیمہ کی تشہیر کی بہی
محمد صاحب نی واسطی تالیف قلوب لیش کی بتون کی حمد کی جیسی کہ واسطی خاطر داری یہود
بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی جب تک یہہ بات تسلیم نکروگی سورہ حج کی آیت
مذکور کی تفسیر بطرز معقول ذہن نشین نہوگی وہ آیت یہہ ہی (وما ارسلنا من قبلک الخ
یعنی نہین بہیجا ہمنی پہلی تجہہ سی کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر جسوقت وہ رسول یا نبی
کوئی تمنا کرتا ہی ملا دیتا ہی کچہہ شیطان اوسکی آرزو مین پس منسوخ کرتا ہی اللہ جو ملا دیتا
شیطان پس محکم کرتا ہی اللہ آیات اپنی کہتی ہی آمیزش منسوخ کر اور اللہ دانا حکمت
والا تفسیر زاد الآخرت مین ہی **ابیات** اور نہ بہیجا تہا ہم نی ای مقبول تیری

آپ سے پہلے کوئی رسول نے اور نہ کوئی نبی کیا ارسال نے یہ لگا جبکہ باندہنے وہ خیال نے ڈالا
ایک بیک لگا ابلیس نے اوسکے باندہے خیال مین تلبیس نے پھر ہٹا دیوے خالق اوس شے کو جو
جو شیطان نے دل پہ ڈالا ہو نے پھر کرے حکم استوار خدا نے اپنی آیات اور نشانی کا نے اور خدا نے
علم والا ہے نے حکمت اوسکے بیان سے بالا ہے نے اسکا منشا کس طرح آیا نے اہل تحقیق نے یہ فرمایا نے کہ
ایک ٹہنی ایک دن رسول نے سورہ نجم کو جو بعد نزول نے جب یہ آیت زبان پہ لائے نے اک توقف
کے ساتھ پہ بیتر آئے نے دل مین ڈالا جو دیو نے وسواس نے بولی از راہ تہو خبر الناس نے افرایتم اللات
والعزی و مناۃ الثالثۃ الاخری تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی سنکے مشرک ہوئے
نہایت شاد نے سجدے حضرت نے وہ صفت کی یاد نے الغرض جب اخیر سورہ پہ پڑہ کر نے سجدہ لگے جو دے
سرور ہو آئے سجدہ مین جملہ اہل یقین نے اور ساتھ انکے مشرکان لعین نے کیسا غرض حال تا اسے
نے جبرئیل امین نے آکر سنکے حضرت ہوئے بسا محزون نے تب تسلی کو بھیجی آیت یون نے وما ارسلنا
من قبلک الخ غرض یہ ہے کہ اے محمد تو اندیشہ مت کر یہ نئی بات نہین ہے کہ تیری تمنا مین شیطان
کچھ آمیزش کی کیونکہ تجھ سے پہلے رسولون اور نبیون کا بھی یہی حال ہوا ہے کہ جب کسی رسول یا
نبی نے کوئی آرزو کی ملا دیا ابلیس نے کچھ تمنا اوسکی مین کوئی چیز اغوای شیطان سے بری نہین
ہے اب سنو یہ کچھ کہ تمنا حضرت کیا تھی اور آمیزش شیطان کیا وہ ایک قصہ مشہور ہے اور اکثر
مفسرین کی زبان پر ہے کو جیسا نچہ معالم التنزیل مین لکہا ہے قال ابن عباس و محمد بن کعب القرظی
وغیرہما من المفسرین لما رای رسول اللہ تولی قومہ عنہ وشق علیہ ما رای من مباعدتہم عما جاءہم بہ من اللہ
تمنی فی نفسہ ان یاتیہ من اللہ ما یقرب بینہ وبین قومہ لحرصہ علی ایمانہم فکان یوما فی مجلس لقریش
فانزل اللہ تعالی سورۃ والنجم فقرأہا رسول اللہ حتی بلغ قولہ افرایتم اللات والعزی ومناۃ
الثالثۃ الاخری القی الشیطان علی لسانہ بما کان یحدث بہ نفسہ ویتمناہ تلک الغرانیق العلی
وان شفاعتہن لترتجی فلما سمعت قریش ذلک فرحوا بہ الخ حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ ابن
عباس و محمد بن کعب القرظی اور سوا انکے جماعہ مفسرین نے کہا ہے کہ جب محمد صاحب نے دیکھا کہ انکی

Marfat.com

م قرآن کو تسلیم نہین کرتی تو اونہون نے اپنے دل مین تمنا کی کہ خدا کیطرف سے کوئی ایسی آیت
ران مین نازل ہووے کہ جو باعث اونکے اور قوم کے دوستی پیدا کرے پس ایسا ہی ہوا کہ ایک دن محمد صاحب
مجلس قریش مین حاضر تھے کہ خدا نے سورۂ والنجم نازل کی پس رسول اللہ نے اوسکو پڑھا جبکہ محمد صاحب
دیں سورہ کے اس قول (افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری) تک پہنچے تو شیطان
اونکی زبان پر وہ بات ڈالدی جسکی وے تمنا کرتے تھے یعنی یہہ فقرہ (تلک الغرانیق العلی وان
شفاعتہن لترتجی) یعنی یہہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی
ہے فقط پس قریش یہہ سنتے ہی خوش ہوئے الخ یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہی آیت تھی
کہ جسکو اوتعالی نے منسوخ کرنا فرمایا ہے کیونکہ ناسخیت و منسوخیت آیات قرآنی کی شان ہے جسکا
محمد صاحب کی تمنا یہ دلی یہہ تھی کہ قرآن مین کوئی ایسی آیت آوے کہ جسکے سبب سے قریش انکی
رسالت کے قائل ہووین اور قریش یہہ چاہتے تھے کہ محمد کوئی اور قرآن بناوے کہ جس مین انکے بتون
کی بھی حمد ہووے پس محمد صاحب کے دل مین اونکی تقریر اثر کر گئی کیونکہ بقول مرقومہ بالا ہمیشہ اونکی
خاطر حضرت مین نفسانی خواہشون کا غلبہ تھا لہذا اونہون نے آیات بتون کی تعریف مین
درج سورۂ والنجم کر دی ہر چند قریش وہ آیت سنکر محمد صاحب سے خوش ہوئے لیکن انکی رسالت
پر کوئی ایمان نہ لایا لہذا حضرت ندامت زدہ ہو کر پچھتائے چنانچہ معالم مین ہے فلما امسی رسول اللہ
اتاہ جبرئیل فقال یا محمد ماذا صنعت لقد تلوت علی الناس ما لم آتک عن اللہ عز وجل فحزن رسول اللہ
حزنا شدیدا وخاف من اللہ خوفا کثیرا فانزل اللہ ہذہ الآیۃ تعزیۃ وکان بہ رحیما مقصود آنکہ جسوقت
شام ہوئی محمد صاحب کے پاس جبرئیل آیا اور کہا کہ اے محمد تو نے یہہ کیا کیا تحقیق پڑھا تو نے لوگون کے سامنے
وہ کلام جسکی ساتھ اللہ عزوجل کیطرف سے تیرے پاس مین نہین آیا پس رسول اللہ نے [illegible]
کیا اور اللہ سے بہت ڈرے پس اونکی تسلی کے لئے اللہ نے یہہ آیت نازل کی وما ارسلنا من قبلک
اور بسبب اس آیت کے رحم کرنیوالا ہوا فقط جو کچھ کہ اس قول کی اصل ہے وہ یہی ہے کہ محمد صاحب نے واسطے
تالیف قلوب قریش کے بتون کی تعریف درج قرآن کر دی کہ وے خوش ہو کر حضرت کی رسالت

Marfat.com

پر ایمان لائین مگر بقول شخصی ؎ یکے از عقل می لافد دگر طامات می بافد ٭ بیا کین داوریہا
را بہ پیش داور اندازیم ٭ محمدی لوگ اسکو گوناگون تاویلین کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ شیطان نے
وہ فقرہ حضرت کی زبان پر ڈالدیا کسیکا قول ہے کہ سہواً حضرت کے منہہ سے سرزد ہوا کوئی حرف زن
ہے کہ شیطان نے مجسم ہوکر خود پڑھ دیا کسیکا قول ہے کہ قریش مین سے کسی نے موقع پاکر بول دیا۔
علیٰ ہذا القیاس ان مین سے دخل شیطان سے کوئی خالی نہین ہے پہر مسلمان یہہ بھی دعوی کرتے
ہین کہ جسجگہہ قرآن پڑہا جاتا ہے شیطان وہان سے مفرور ہوتا ہے ؎ دیو بگریزد ازآن قوم کہ قرآن
خوانند ٭ اگر شیطان ایسا ہی صاحب تاب و توان ہے تو جب جب محمد صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی
ہوگی ہر بار شیطان نے قدری عبارت بڑہائی ہوگی مگر چونکہ اسکی منسوخ ہونے سے کوئی خبردار نہین ہے
اسواسطے تصرف شیطان سے قرآن کی تنزیہہ رہا نہین جبکہ محمد صاحب کی قرآن خوانی کا یہہ حال
تہا تو آج کل کے مسلمانون کی تلاوت دخل شیطان سے کیونکر محفوظ ہوگی اب کہتا ہون کہ جو
کوئی اس قصہ کی تاویل کرتا ہے وہ آیات قرآن کو باطل کرتا ہے کیونکہ اگر خود محمد صاحب نے ستایش
اصنام کی آیت نہین پڑہی تو کسواسطے اونکو افسوس ہوا اور کیونکر اونکی تسلی و تشفی کے لیے
آیت (وما ارسلنا) نازل ہوئی کہ اے محمد تو آزردہ خاطر نہو یہہ نئی بات نہین ہے کہ تیری تمنا
مین شیطان نے اپنا تصرف کیا اور تیرے دل مین وسوسہ ڈالکر تجہہ سے بتون کی تعریف کرادی بلکہ
ہر ایک رسول و نبی کے ساتہ ایسا ہی معاملہ گذرا ہے اگر محمد صاحب مدح لات و عزی مین مصروف
نہین ہوئے تو کیونکر قریش اونکی بات پر مائل ہوئے اور سجدہ کرتے مین اونکے ساتہ شامل حقیقت
یہہ ہے کہ محمد صاحب اپنی عقلمندی سے اکثر کام ایسے ہی کر بیٹہتے تہے مگر جسوقت اونکے انجام سے
[illegible] نادم ہوتے تہے اس امر کی بہت نظایر ہین یہان ہم بطور نمونہ کے ایک نظیر
[illegible] کہ جسوقت محمد صاحب وارد مدینہ ہوئے تو وہان کے یہودون نے
[illegible] اور درپے اس بات کی ہوئے کہ محمد صاحب کو مدینہ سے خارج کرین
[illegible] تا ہے کہ یہہ زمین انبیا کے لایق نہین ہے تحقیق زمین نبیون

Marfat.com

کی ملک شام ہی ابراہیم وغیرہ اوسی سرزمین مین رہے ہین اگر تو بھی مثل ونکی نبی ہی تو ولایت
شام کی راہ لی پس محمد صاحب یہود کو فریب مین آکر آمادہ سفر شام ہوئے اور اصحاب کو ساتھ لیکر
مدینہ سے تین کوس کی قریب مسافت طی کی پس سورہ بنی اسرائیل کی یہہ آیت نازل ہوئی (و
ان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منہا واذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا) یعنی قریب ہے
کہ جلا دین تجکو اس زمین سے تا کہ نکال دیوین تجکو یہان سے اور اوسوقت نہ رہنگے پیچھے تیرے مگر تھوڑے
روز فقط اصل وہی ہے کہ محمد صاحب اول یہود کی بہکانے سے خیال باطل باندہ بیٹھے جبکہ اوسکے انجام
سے اطلاع پائی ندامت زدہ ہوکر بہانہ وحی و تنزیل کیا اور ارادہ سفر شام لو اپسی مدینہ تبدیل
کیا بر تقدیریکہ بتون کی تعریف کا فقرہ شیطان پڑہتا تو محمد صاحب کی بھی گوش زد ہوتا اور وہ بالضرور
سنتے ہی کہتے کہ یہہ کلام میرا نہین ہے [illegible] نہ کہ تمام دن بیخبر رہتے اور رات کو اوسکی منسوخ کرنیکی
فکر کرتے علاوہ اسکے اگر محمد صاحب نے وہ فقرہ نہ پڑہا تہا تو قریش نے کیونکر کہا تھا کہ محمد [illegible] سے
شرمندہ ہوا چنانچہ معالم مین مذکور ہے (قالت قریش ندم محمد علی ما ذکر من منزلۃ الہتنا عند اللہ فغیر
ذلک الحرفان اللذان القی الشیطان علی لسانہ و نزل اللہ) یعنی کہا قریش نے کہ نادم ہوا محمد اوس سے
جو اوس نے ذکر کیا تہا درباب مرتبہ بتون ہمارے کے نزدیک خدا کی پس [illegible] بدلا اون حرفون کو
ان حرفون سے کہ ڈالا تہا شیطان نے [illegible] زبان پر [illegible] یہان پر جو کچہہ مسلمانون نے جوابات دئے
ہین ونکو [illegible] نقل کرتا ہون اور [illegible] سے لفظ مسلمان لکھتا ہون اور بجائے
رد جوابات کی [illegible] لفظ جواب مسلمان جب صاحب معالم نے اس قصہ کو نقل کیا ہے وہی کہتا
ہے کہ فقرہ تلک الغرانیق العلی شیطان نے پڑہا تہا اصل عبارت معالم کی اسطرح ہے (وقال
بعضہم ان الرسول لم یقرء ولکن الشیطان ذکرہ ذلک بین قراتہ فظن المشرکون [illegible]
قرہ) یعنی بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول نے نہین پڑہا تہا لیکن شیطان نے آنحضرت کی اثنا قرات
مین ذکر کر دیا تہا مشرک سمجھے کہ خود آنحضرت نے پڑہا ہے یہان ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کلمہ آنحضرت
حضرت کی زبان پر ہرگز جاری نہوا جواب یہہ قول خود صاحب معالم کا نہین ہے بلکہ وہ

Marfat.com

بعض اشخاص کا مقولہ نقل کرتا ہی کہ بعض لوگ اسطرح کہتے ہین پس درحقیقت معالم التنزیل والی کے
نزدیک یہ روایت قابل اعتبار نہین ہی بلکہ غلط محض ہی کہ اشخاص مجہول کی جانب منسوب ہے (فقال
بعضہم) اوسی حکایت و قصہ کی نسبت کہا جاتا ہی کہ جسکا چندان اعتبار نہین ہوتا جو کوئی اہل علم
کی طرز سے آگاہ ہی اوسپر کوئی بات مخفی نہین ہے صاحب معالم کا منشا و مقصود وہی ہی جسکی صداقت ابن
عباس وغیرہ کی گواہی ہی اگر فرض کیا جاوے کہ شیطان نے محمد صاحب کی اثنای قرات مین فقرہ مذکور
ذکر کر دیا تو فرمائیے کہ شیطان نے یہ کام مجسم ہو کر کیا یا بغیر اوسکے بر تقدیر اول وہ ظہور بصورت عام
انام تھا یا بشکل سرور انام در صورت شق اول قریش کیونکر خوش ہوگئے کہ محمد ہمارے بتون کی شفاعت
پر ایمان لایا اور محمد صاحب نے کسواسطے افسوس کیا کہ اوتعالی کو اونکی تسلی کے لئے آیت وما ارسلنا کے
ارسال کی ضرورت پڑی اوس عامی کے قول کو فعل محمد سمجھنا طرفین کی عقل و دانائی سے بعید
ہی در صورت شق ثانی اوس مجمع مین دو محمد نمایان ہوئے اور کن کے لئے باعث حیرت نہ پایا
حالانکہ یہ کسی حدیث و تفسیر مین نہین ہی اور بیضاوی و کبیر مین نہین ہی علاوہ اسکے اہل سنت کا عقیدہ ہی
کہ شیطان حضرت کی صورت پر متمثل نہین ہوسکتا باوجودیکہ خدای محمدیہ کی شکل پر آنے کی قادر
رکھتا ہی جیسا کہ مظاہر حق مین مذکور ہی بر تقدیریکہ شیطان نے بدون جسم اختیار کرنے کے بتون کی
تعریف مین آیت پڑھی تو حاضرین مجلس نے کہ محمد و قریش تھے کیون نہین کہا کہ اس قول کا قائل
پیدا نہین ہی اور اس فعل کا فاعل ہویدا نہین بلکہ برعکس اسکے قریش نے شادمانی ظاہر کی اور
محمد صاحب نے ندامت و پشیمانی **مسلمان** چونکہ سب سے پہلے صاحب معالم نے (فقال بعضہم ان الرسول
لم یقرء الخ یہی قول نقل کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ صاحب معالم کا بھی یہی عقیدہ ہی کہ سب سے
اول اسی قول کو نقل کرنا صاف دلالت کرتا ہی کہ یہ اوسکے نزدیک پسند ہی ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم
آئیگی **جواب** پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ جس عبارت کی شروع مین (فقال بعضہم) آتا
ہی اوسکا عدم اعتبار سمجھا جاتا ہے پس حاصل یہ ہوا کہ صاحب معالم کے نزدیک قول مذکور چندان معتبر
نہین ہی اگر صاحب معالم اس قول کا قائل ہوتا تو اوسکو مجہول الاشخاص کی جانب منسوب

Marfat.com

نکرتا اور یہ بھی مسلمان کا خیال خام ہی کہ قول مذکور اقوال آیندہ پر مقدم ہونے سے مرجح ہی کیونکہ اگر تقدیم ہی باعث ترجیح ہوگی تو مصنف قرآن وحدیث پر ہزارہا الزام آئینگے سورہ انعام مین ہی (وجعل الظلمات والنور) یعنی پیدا کیا اوس نے اندہیرا اور اوجالا فقط اب بقول مسلمان لازم آتا ہی کہ صاحب قرآن کی رای مین اندہیرے کو اوجالے پر ترجیح ہی کہ ظلمات کو نور پر مقدم کیا پہر سورہ انعام مین ہی (یامعشر الجن والانس) یعنی ای جماعت جنون اور انسانون کی فقط اس آیت سی بقول مسلمان پایا جاتا ہی کہ خدا ہمارا پر جنون کو انسانون پر ترجیح دیتا ہی پس شرف انسان کہان رہا بلکہ انبیا کی بہ نسبت فضیلت شیطان ثابت ہوئی حق وہی ہی کہ صاحب معالم نے لفظ (فقال بعضہم) سی قول مذکور کی تکذیب مراد لی ہی اور جو کچھ کہ اوس نے پسند کیا وہ ادہر ہی تلبس کیا **مسلمان** لمعات مین لکہا ہی کہ وہ جو بعض نے روایت کی ہی کہ جب کہ حضرت نے اصنام قریش کی مدح کی تو اونہون نے سجدہ کیا اوسکو بہت وجوہات سی علمانے رد کیا ہی اور امام بیہقی نے کہا ہی کہ یہ قصہ باعتبار نقل کے ثابت نہین ہی کیونکہ اسکے راوی غیر معتبر ہین اور صحاح مین اسکا ذکر نہین ہی **جواب** جبکہ سورہ حج کی (وما ارسلنا) وغیرہ آیات کی معنی اس قصہ کی بغیر چسپان نہین ہوتی تو صاحب لمعات وغیرہ کی مغززنی فضول ہی کہ قرآن کی مقابلہ مین کسیکو سنوح نہین ہی اگر مؤلف لمعات اس قصہ کو نہین مانتا ہی تو اوسکو لازم ہی کہ وہ دوسرا قصہ بیان کری کہ جو آیات سورہ حج سی مربوط ہووے حالانکہ کوئی قصہ مسطور نہین ہی غایت آنکہ صاحب لمعات وغیرہ یہی خیال کرینگے کہ جب محمد صاحب نے درمیان قرات کے سکوت کیا تو شیطان نے اونکی قرات کے ساتھ بتون کی تعریف کا فقرہ پڑہ دیا لوگون نے یہ سمجہ لیا کہ خود محمد صاحب نے پڑہا ہی مگر یہ محض غلط ہی کیونکہ اگر محمد صاحب نے نہ پڑہا [illegible] تو کسواسطے خجالت سی اپنی خاطر غمگین کی جسکی تسلی کے لئے خدا ہمارا کو آیت (وما ارسلنا) کے [illegible] کی حاجت پڑی پس صاحب لمعات وغیرہ کی رای بالکل ناصواب ہی اور خلاف کتاب جسوقت مؤلف لمعات وجوہات علما کا ذکر کریگا بندہ کعبہ کن بھی اوسکو [illegible] کریگا۔

Marfat.com

امام بیہقی جو اس قصہ کے راویون کے معتبر ہونے مین شک کرتا ہے اوسکا تفصیلوار جواب دیا گیا
جس جگہ کہ رد سوط التجار بالاستیعاب کیا گیا پھر جو کوئی کہتا ہے کہ یہہ قصہ صحاح مین مذکور
نہین ہے اوسکو اصلا مطالعہ صحاح کا شعور نہین ہے کیونکہ صحیح بخاری مین صریحا قصہ متنازعہ کیطرف
اشارہ کیا ہے جسکا حوالہ کعبہ کن ذا ویرآشکارہ دیا ہے **مسلمان** یہہ قصہ جھوٹ ہے اور
جھوٹ رسول اللہ سے سرزد ہونا غیر ممکن ہے چنانچہ سورہ حم السجدہ مین ہے (لا یاتیہ الباطل من
بین یدیہ ولا من خلفہ یعنی نہین آتا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے نہ پیچھے اوسکے سے فقط
جواب اگر پتھرون کی تعریف کرنا اور اونکی شفاعت کا معتقد ہونا خدا ے محمدیہ کے نزدیک
جھوٹ مین داخل ہوتا توکسواسطے پیغمبر سلام حجرالاسود کی شفاعت کا قائل ہوتا کہ جو کوئی
اوس پتھر کو سچے اعتقاد سے چومیگا اور اوسکے گرد گھومیگا اوسکے حق مین گواہی بخیر دیگا پس اسکو
بہشت خانہ کعبہ و دید دیگا اب قریش و محمد صاحب کے عقیدہ مین فرق اسیقدر ہے کہ وہ متعدد
احجار کی شفاعت پر اعتماد رکھتے تھے اور یہہ صرف حجر اسود و رکن یمانی پر اعتقاد یہہ ہرگز نہین
ہے کہ قریش خدا کی خدائی پر قایل نہین تھے اور بجانب توحید مائل نہین بلکہ دعوی کرتے تھے
کہ خدا خالق و مالک ہے اور رازق و مالک چنانچہ سورہ حج کی معالم مین منقول ہے (وقالوا
قد عرفنا ان اللہ یحیی و یمیت و یخلق و یرزق ولکن لیتنا ہذہ تشفع لنا عندہ) یعنی کہا قریش نے
کہ ہم جانتے ہین کہ خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور پیدا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے لیکن یہہ ہمارے
اصنام شفاعت کرتے ہین ہمارے لئے خدا کے پاس فقط اب محمدی لوگ از روے ایمان کہین
کہ وہی خود کسطرح مومن و موحد ہین اور قریش کیونکر کافر و مشرک ہین کیونکہ دونون خدا کی
خدائی پر اقرار کرتے ہین اور دونون شفاعت احجار کا اظہار فرق ہے تو یہہ ہے کہ مسلمانون کا
شافع ایک حجر ہے اور قریش کے شفاعت کرنیوالے کئی پتھر ہین ایک فرق اور بھی ہے کہ مسلمان
محمد و ابوبکر و عمر کی شفاعت کے قائل ہین اور قریش کسی انسان کو شافع نہین مانتے پس اگر
کسیکی شفاعت کا مقر ہونا کفر و شرک ہے تو مسلمان کافر و مشرک ٹہرے ہین کہ انکے شافع

Marfat.com

حجر و پتھر مین **مسلمان** حضرت نے عمداً بتون کی ستایش نہین کی **جواب** بلاشبہہ محمد صاحب
نے دیدہ و دانستہ اصنام قریش کی مدح پڑہی اگر محمد صاحب بتون کی تعریف کفر صریح جانتے تو کس واسطے
حجر الاسود کی ستایش کرتے اور کیونکر اوسکی گواہی پر مسلمانون کی نجات محصور کہتے پس جیسے پتھر
ہے ایسے ہی لات و عزی وغیرہ پتھر مین اسکے کیا معنی کہ ایک سنگ کی صفت و ثنا تو ایمان مین
داخل ہووے اور ایک پتھر کی حمد و نعت کفر مین شامل اگر بتون کی توصیف و تعریف کفر صریح ہے تو
محمد صاحب کے کفر و شرک مین شک نہین ہے کہ اونہون نے سوائے ثنائے اصنام قریش کے حجر الاسود کو
خدا کا ہاتھ بھی بتلایا ہے چنانچہ اس بارہ مین جو کچھ تفسیر عزیزی مین آیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے وآنچہ از
روایات نبویہ معلوم میشود آنست کہ حق تعالی در خانہ کعبہ سنگ سیاہ را بجای دست راست خود قرار دادہ زیرا
کہ عادت آدمیان ہمین است کہ در اول ملاقات با دوستان خود دست راست را دست مصافحہ مینمایند الخ
حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ جو کوئی دنیا مین اس سنگ سیاہ کا کہ بجای دست خدا ہے مصافحہ و لمس
کریگا وہ آخرت مین خدا سے ملاقی ہوگا جو کوئی یہان اس پتھر کے لمس اور بوسہ سے محروم رہیگا وہ دار عقبی
مین ملاقات خدا سے مایوس ہوگا اصل عبارت شاہ عبدالعزیز نے سورۃ البروج کی تفسیر مین لکہی ہے والحجر الاسود
یمین اللہ فی الارض یجیء یوم القیامۃ لہ عینان یبصر بہما و لسان ینطق یشہد علی من استلمہ بحق اب
مسلمان ذرا تعصب سے باز آئین کہ سنگ سیاہ کے لمس و بوس پر نجات ماننے والا تو بھول کر [illegible]
ہوا اور لات و عزی کا مداح مشرک کہلایا افسوس کہ ان [illegible] پتھر کا دست راست [illegible] سنگ
سیاہ اور بیانہ ہی کہ حلقہ مین بستہ اوسی کے لمس بوس کی امید مین حاجی گہر سے نکلتے مین ورنہ [illegible]
[illegible] چلتے مین یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی راے مین بتون کی توصیف کفر نہین [illegible]
[illegible] بھی مذہب کا [illegible] بت کو فاعل [illegible]
[illegible] محمد نے کس واسطے بتون کو توڑا [illegible] الجواب اس طرح [illegible]
[illegible] بات نہین ہے بت پرستون کا [illegible] تعریف و تحسین کرتے مین
اور [illegible]

Marfat.com

وسلم برد تا حضرت عائشہ چنین آمدہ کہ انصاریان در جاہلیت منات پرست بودند و قاعدہ
جاہلیت آن بود کہ ہر کہ بتی را می پرستید ہرگز در مکان بت دیگر نمے رفت ازین جہت انصاریان
نزدیک صفا و مروہ نمیرفتند چون عمل اسلام آمد موافق عادت خود از رفتن صفا و مروہ اندیشناک
بودند حق تعالی این آیت فرستاد (ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح
علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم) انتہی اسیطرح ہمارے ملک کے لوگ ایک
دوسرے کے بت کو دیکھنا باعث عذاب جانتے ہین اور توڑنا بڑا ثواب مانتے ہین جیسے کہ جین اور بودھ
شیو اور بیشنوون کے اصنام کا انہدام کرتے ہین اور یہ اونکی مورتون کا کام تمام اگر بالتحقیق
محمد صاحب بتون سے بیزار ہوتے تو لات وعزی کیطرح حجر الاسود کے توڑنے پر بھی تیار ہوتے نہ کہ اپنے
بتخانہ کا تو بیت اللہ نام دہرتے اور دوسرون کے بتخانون کا انہدام کرتے جس شخص کا دل توحید حقیقی
کی طرف راجع ہوگا وہ بیشک شرک دوئی کا دافع ہوگا تمام پتہرون کو پارہ پارہ کریگا حجر الاسود
ولات وعزی کی گردن پر کوہاڑا دہریگا ٹھاکردوارہ وامام باڑہ کو یکسان جانیگا شوالا و بیت اللہ
کو ویران گردانیگا جس شخص نے کہ توحید اصلی کی راہ لی وہ آریہ ورت دیش کا ایک پنڈت نامی
ہمارے ساتھ ہے جسکا اسم گرامی **جگناتھ** ہے جو کوئی طریق وحدت مین اس خیر البشر کے قدم
پر قدم دہریگا وہ سر شرک و دوئی قلم کریگا ابراہیم ومحمد کی بت شکنی برائے نام ہے جسکا عین صنم پرستی
انجام ہے یہی حال سوامی دیانند سرسوتی سنیاسی کا ہے آج کل پتہرہ جنکی حق شناسی کا ہی
مفصل تذکرہ اسکا رسالہ گیان سار ماہوار مین ہوگا جسکا درس وتدریس خیار سردیا مین ہوگا
محمدی لوگ قدیم الایام سے دہی اپنی نفسی کی ہی ٹانگ ہانکتے ہین کہ اگر محمد صاحب بت پرست ہوتے تو
کسواسطے سیکڑون بتون کو ریزہ ریزہ کرتے ای بہائیو اس سے اونکی مراد یہی تہی کہ ایک سیاہ
پتہر کے سوا کوئی بت واجب تعظیم نہین ہے اور دست بدست خدای کریم نہین وہی واجب التکریم ہے
اور وہی سجود ومسجود اسماعیل وابراہیم ہے **مسلمان** صاحب عالم نے اس بارہ مین جو کچھ فیصلہ
کیا ہے وہ یہ ہے (فان قیل کیف یجوز الغلط فی التلاوۃ علی النبی وکان معصوما من الغلط وقال

Marfat.com

جل ذکرہ فی القران لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ) یعنی ممکن نہین ہی کہ آنحضرت سی
تلاوت مین غلطی واقع ہوا اور سہو لکر آپ نی وہ فقرہ پڑہ دیا ہو کیونکہ حضرت غلطی سی معصوم تھی کہ
خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ باطل اوسکی آگی اور پیچہی سی نہین آسکتا **جواب** دعویٰ مسلمان
کی وجہہ سی مردود ہی وجہہ اول یہہ کہ آیت مین لفظ باطل ہی اوسکی معنی ناحق ہین غلط نہین ہین کہ
باطل مقابل حق ہی اور غلطی مقابل صحت مسلمان یہہ کہہ سکتی ہین کہ امام اعظم غلطی پر ہین یہہ کوئی نہین
کہیگا کہ وہ باطل پر ہین پس غلط و باطل مین بہت بڑا فرق ہی یہہ بھی برخلاف قرآن و حدیث
ہی کہ حضرت غلطی سی معصوم تھی کیونکہ اون سی اکثر بار غلطی سرزد ہوئی ہی چنانچہ اپنی غلطی سی قسم کھائی تھی
کہ ماریہ قبطیہ کے نزدیک نجاؤنگا یا حفصہ کے گھر شہد نہ کہاؤنگا پس خدای محمدیہ نی وہ قسم تڑوائی اور
تحریم ماریہ یا شہد غلط ٹہرائی اسیطرح محمد صاحب اپنی غلطی سی تمام رات کھڑے رہتی تھی اور ناسمجھ عبادت کیا
کرتے تھے لہذا مصنف قرآن نی آیت سورہ مزمل نازل کی اور حضرت کی غلطی زائل اسیطرح رسالہ
تیرہوین صدی کی جلد اول کی پہلی پرچہ مین حدیث مسلم سی نقل کیا ہی کہ عرب مین ایام جاہلیت سی
دستور مروج تہا کہ درخت خرما نر و مادہ کی شادی کیا کرتے تہی جب محمد صاحب سی اولاً اس رسم
قدیم کے ادا کرنے کی اجازت چاہی تو حاصل نہوئی اوس سال خرما بہت کم پیدا ہوا سو وا
آنحضرت کی خدمت مین آکر لوگون نی پہر اجازت چاہی تو محمد صاحب نی فرمایا (انتم اعلم بامور الدنیا
یعنی دنیا کی کامون مین تم میری بہ نسبت زیادہ جاننی والی ہو فقط یہان سی ظاہر ہی کہ اول بار محمد صاحب
بسبب اپنی غلطی کے خرما نر و مادہ کی شادی سی مانع ہوئی جبکہ لوگون نی اونکی غلطی پر حضرت کو
اطلاع دی تب اپنی غلطی پر قائل ہوکر بدستور قدیم سکان مدینہ کو درختون کے بیاہ کرنیکا
فرمایا جیسی آریاورت دیش مین بغیر حکم وید و شاستر تلسی کی درخت اور [illegible]
ہوتا ہی ویسی ہی مدینہ منورہ مین بحکم شارع سی درخت خرما کی نر و مادہ کا نکاح کرتے ہین اگر فرض
کیا جاوی کہ یہان لفظ باطل بمعنی غلطی ہی تو صاحب رسالہ کی عبارت کا مطلب یہہ ہی ہوگا کہ محمد صاحب
سی بتون کی تعریف کا فقرہ سہواً سرزد نہین ہوا بلکہ دیدہ و دانستہ دہن مبارک سی نکلا کیونکہ

Marfat.com

بقول قرآن حضرت [illegible] الذ ینظر باطل ... [illegible] لیکھا کی وجیتا اتنہو زدہ
ہی تو عبارت سالکم [illegible] ہی تمام اصنام حق ہی بدونہ
کی زبان سے [illegible] ہین انہکا اچہم عبارت مذکور کا یہ ہی مقصود ہو کہ
کا ہاتہہ مجہو ہی لہذا آپ نے حجرالاسود کو خدا کا دست راست بتلایا اور فرمایا کہ جو کوئی دنیا مین
اوس ہاتہہ کا مصافحہ کریگا وہی آخرت مین خدا سے ملیگا اور ظاہر ہی کہ دست وغیرہ اعضا صاحب
سے غیر نہین ہوتی چنانچہ زید کا ہاتہہ زید کی ذات سے جدا نہین ہی پس جبکہ محمد صاحب کا یہ
ہی تو اون سے کہا ایسے ہی کہ لوگون نے بصدق دل بتان قریش کی تعریف پڑہی ہو جیسے کہ محمد صاحب
بتہر کو خدا جانا اسطرح آج تک کسی نے نہین کیا تمام اہل اصنام دو قسم پر منقسم ہین کوئی بتون کو قبلہ گردانتے
ہین اور کوئی شفیع مانتے ہین مگر اونکی حجیت مین کسیکو کلام نہین ہی یہ تو محمد صاحب ہی کی ساتھ ہی کہ حجر
خدا کا ہاتہہ ہی پس مسلمان کیونکر اونکو سید الموحدین کہتے ہین اگر آیات مستندہ بالا مین باطل سے شیطان
مراد لیا جاوے تو صاحب سالکم کی عبارت کا حاصل یہی ہو گا کہ خود محمد صاحب نے بصدق باطن بتون کی تعریف
کی شیطان نے مگر نہ پڑہی کسواسطے کہ لا بتحقیق صاحب کی کچہہ نہین آسکتا اور بروی ثبوت اسکا سکتا
ہی یہ کیفیت ہی حضرت مذکور ہوئی والسلام [illegible] شہر [illegible]
سوط التجار نامطبوعہ ہوئی اور [illegible] بکے
فکر نا سطور
فقط

قولہ

انبیا از معرفت ذات و صفات الٰہی ہیچگاہ جاہل نبودہ اند فقط اپنی کتابون مین لکھا دکھلا ہی طایفہ انبیا کی سطح پر بیان ذات پروردگار کیا ہے اور کس بات پر دار و مدار انبیا ہے اگر آدم عارف ذات و صفات حقانی ہوتا تو کسواسطے بائی سبائی نافرمانی ہوتا اگر ابراہیم کنہ ذات و صفات سے آگاہ ہوتا تو کیونکر ذلیفۂ حباست ستارہ و خورشید و ماہ ہوتا اگر محمد صاحب سے مست الست ہوتے تو کسواسطے چالیس برس تک تابع رسم و عادات قوم بت پرست ہوتے بلکہ خدا اسے محمد یعنی واقف حقایق ذات نہین ہی اور کاشف دقایق صفات نہین اگر وہ اپنی ذات و صفات سے خبردار ہوتا تو لازمہ جسمیت اوسکے لئے باعث عار ہوتا حالانکہ وہ لوازم جسمیت اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنی خدائی آپ عیوب چنانچہ شیخ عبدالحق نے مدارج النبوت مین حیات الحیوان سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صومعہ مین عبادت کرتا تھا اور روز و شب ریاضت جبکہ مینہ برسا اور سبزہ اوگا عابد نے بطرف مرغزار ایک حمار دیکھا کہ سبزہ چرتا ہے پس کہا کہ اے پروردگار میرے اگر تیرے پاس کوئی حمار ہووے تو اوسکو اپنے حمار کے ہمراہ چرا دون اور حق خدمت بجا لاؤن جسوقت پیغمبر وقت نے یہ ذکر سنا دل میں ٹھانا سخن بابدوکی اور دعا بد پس بس پیغمبر کے پاس جبرئیل آیا اور تنزیل لایا کہ مین بقدر عقل بندہ کے جزا دیتا ہون مولوی روم حاکی ہے کہ خدائے اسلام تنزیہ سے شاکی ہے یعنی دفتر دوم مثنوی معنوی میں اس مضمون کی حکایت منقول ہے کہ خدائے محمدیہ تنزیہ سے نہایت ناراض مذکور کی بعض ابیات انتخاب کرتا ہون اور اطناب سے اجتناب

ابیات

کو ہمی نالید و مے گفت اے الہ ٭ تو کجائی تا شوم من چاکرت ٭ چارقت دوزم کنم شانہ سرت

جامہ ات شویم شپشہایت کشم ٭ شیر پیشت آورم اے محتشم ٭ ور ترا بیماری آید بہ پیش ٭ من ترا

غمخوارت باشم ہمچو خویش ٭ وسلت بوسم بمالم پایکت ٭ وقت خواب آیم بروبم جایکت ٭
کجائی تا که خدمت ها کنم ٭ جامہ ات را دوزم و بخیہ زنم ٭ گر بدانم خانہ ات را من مدام ٭ شیر و روغن
آرمت ہر صبح و شام ٭ ہم پنیر و نانہائے رنگین ٭ خمہائے جغرات نازنین ٭ سازم و آرم
بہ پیشت صبح و شام ٭ از من آوردن ز تو خوردن تمام ٭ این نمط بیہودہ میگفت آن شبان
گفت موسیٰ با کہ ہستت ای فلان ٭ گفت با آنکس کہ ما را آفرید ٭ این زمین و چرخ ازو آمد پدید
٭ گفت موسیٰ ہائے خیرہ سر شدی ٭ خود مسلمان ناشدہ کافر شدی ٭ گند کفر تو جہان را گندہ
کرد ٭ کفر تو دیبای دین را ژندہ کرد ٭ شیر او نوشد کہ در نشو و نماست ٭ چارق او پوشد کہ او محتاج
پاست ٭ دست دیا در حق ما آسایش ست ٭ در حق پاکی حق آلایش ست ٭ گفت اے موسیٰ دہانم
دوختی ٭ وز پشیمانی تو جانم سوختی ٭ جامہ را بدرید و آہے کرد تفت ٭ سر نہاد اندر بیابان و
برفت ٭ وحی آمد سوی موسیٰ از خدا ٭ بندہ ما را ز ما کردی جدا ٭ تو برائے وصل کردن آمدی ٭
نے برائے فصل کردن آمدی ٭ ہر کسے را سیرتی بنہادہ ایم ٭ ہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم ٭
ما بری از پاک و ناپاکی ہمہ ٭ از گران جانی و چالاکی ہمہ ٭ **ترجمہ ابیات** ترجمہ سن اب اس منظوم
کا ٭ کہ ہے پیر مولوی روم کا ٭ راہ میں موسیٰ نے دیکھا اک شبان ٭ حق سے یہ کہتا تھا با آہ و
فغان ٭ تو کہاں ہے تا کہ ہوں چاکر ترا ٭ شانہ کش ہوں اور سیوں میں کفش پا ٭ دہوؤں
جامہ اور نکالوں سب سے جوں ٭ دودھ لاؤں روبرو آپ کے میں ٭ تو اگر بیمار ہو یا سینہ ریش
٭ ہوں ترا غمخوار و مونس مثل خویش ٭ ہاتھ چوموں اور لوں تیرے قدم ٭ ہوں نگہبان وقت
خفتن دم بدم ٭ تو کہاں ہے تا کہ میں خدمت کروں ٭ تیرے جامہ کو سیوں اور بخیہ دوں
٭ ہو مجھے معلوم گر تیرا مقام ٭ شیر و روغن لاؤں میں ہر صبح و شام ٭ شیرمال و نانہائے روغنی
٭ مسکہ و جغرات و شیر و انگبین ٭ لاؤں تیرے روبرو ہر صبح و شام ٭ شاد ہو کر کہا تو اسکو
تمام ٭ اس طرح کہتا تھا وہ ہرزہ درا ٭ کس سے تو کہتا ہے موسیٰ نے کہا ٭ بولا وہ جس نے مجھے
پیدا کیا ٭ جس نے یہ ظاہر کیا ارض و سما ٭ بولا موسیٰ ہائے خیرہ سر ہے تو ٭ تو نہیں مومن مگر کافر

Marfat.com

ے تو ٭ کفر نے تیرے جہان گندہ کیا ٭ بخت بد نے تجھکو شرمندہ کیا ٭ دودہ اوسے دیکھو ہو
سو دنما ٭ پاؤن ہون جیسے اوسی جوتا پہنا ٭ دست و پا زیبا ہے انسان کو لئے ٭ لیک آلائش ہو
دان کے لئے ٭ بولا وہ تو نے دہن میرا سیا ٭ میرے سینے کو جلا تو نے دیا ٭ الغرض اکبار ہی پہنچی
دس نے آہ ٭ کر گریبان چاک لی جنگل کی راہ ٭ آیا پس موسیٰ کو پیغام خدا ٭ میرے بندہ کو
یا تجھسے جدا ٭ وصل کرنیکے لئے آیا ہی تو ٭ یا برائے فصل رد لایا ہے تو ٭ ہر یکو مین نے سیرت دی جدا
پیشہ ہر کس جدا گانہ کیا ٭ ہم بری پاکی و ناپاکی سے ہین ٭ سخت جانی اور چالاکی سے
ہین ٭ اگر خدائے محمدیہ کو اپنی ذات و صفات سے آگاہی ہوتی تو کیونکر حمایت شبان الٰہی
ہوتی بلکہ گفتگوے شبان واہی سے دامن کش ہوتا اور موسیٰ سے خوش شبان پہ عذاب کرتا
نہ کہ موسیٰ پر عتاب **قولہ** آیتیکہ تفسیر کردہ شد شرح قصہ ایست فقط تفسیر کردن کا فاعل کون
ہے اور اس قول بیہودہ کا قائل کون ایراد صیغہ مجہول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تفسیر آپکے نزدیک
بھی معتبر نہین ہے اور نام و نشان مفسر سے جناب کو بھی خبر نہین اگر مولوی صاحب کی رائے
مین یہ تفسیر معقول ہوتی تو کسواسطے ضرورت صیغہ مجہول ہوتی اب لوی محمد علی آیات خاتمہ کی
تاویل و تفسیر کرتے ہین اور معنی اصلی مین تبدیل و تغیر **سوط الجبار** آیات خاتمہ قصہ ہم
بشنو (فلما افلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون) یعنی پس ہرگاہ کہ غروب نمود گفت ابراہیم
من بری ام از انکہ شما شریک میکنید ٭ ازین آیت بوضاحت تمام بثبوت رسید کہ این شرک
کواکب از مقولات بالا مفہوم شدہ متعلق قوم ابراہیم بود و ابراہیم صرف بطور حکایت آنرا بر زبان
آوردہ چرا کہ نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کردہ نہ بسوے خود و از اعتقاد خود باین کلام کہ (
انی بری مما تشرکون خبر داد و کلمہ بری کہ صیغہ صفت مشبہ ست مخبر ست از دوام برات [illegible]
[illegible] کہ ناطق ست بر تاکید و استمرار حکم برات و ہمین جہت بطریق [illegible]
مقولہ برای دفع مظنۂ نافہمان بیان کردہ (انی وجہت وجہی للذی فطر السماوات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین) افتتاح جملہ فعلیہ بلفظ انی دلیل بین ست کہ این توحید ابراہیم در

Marfat.com

زمان حال حادث نیست بلکہ در زمان ماضی ہم ہچنان بودہ و تذییل آن جملہ اسمیہ مفید
دلالت بر ثبوت و دوام میکند ناطق ست بر اینکہ انتفاء شرک از وی امر مستحدث نیست بلکہ المرید
ہونی ہی ستمراری پس از آغاز و انجام قصہ بخوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہذا ربی زنہار از رو اعتقاد
بر زبان نیاوردہ بلکہ این تقریر برائے تبکیت و الزام خصم بود و این معنی خود ظاہر ست کہ طلوع
و افول کواکب ہر روزہ بمشاہدہ ابراہیم مے آمد و او گاہے کواکب را و قمر خورشید را پروردگار خود نگفتہ
جواب جبکہ آپ تفسیر آیات افتتاح ہی مین حسن و خوبی عروس مسلمانی عیان نکرسکے
یا بقطع نظر از عیب بیانی عیب بیانی پنہان نکرسکے تو بقول شخصے اول باخر نسبتے دارد تفسیر آیات
ما بعد مین کیا کرینگے جو آگے آتے ہین کہ رو یا کرینگے **ع** پردہ ہفت رنگ را گذار ہ تو کہ در خانہ
ہرسیاہ و آن بود جواب ہمارا ارجاع ہر ایک رقم آپ کی ایک ایک نکتہ کا سیاس کرتا ہی اور رکار الماس
میانجی کے لیے بھی صلہ و انعام ملتا ہے اور خلعت سہ پارچہ سلتا ہے **قولہ** فلما افلت قال
یا قوم انی بری الخ اسی آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ جسوقت ابراہیم کے منہہ سے یہہ مضمون نکلا اوسیوقت
راہ توحید چلا اس سے پہلے ابراہیم شرک پرست تھا خواہ بت پرست تہا خواہ ستارہ پرست تہا
آپکی سمجھ بھی تو الٹی ہے اور اس آیت کی بھی یہی تفسیر ہے کہ جسوقت آفتاب چھپ گیا ابراہیم
نے اپنی قوم سے کہا کہ مین راہ توحید مین چالاک ہون اور شرک سے پاک فقط اس سے یہہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ جب تک خورشید آسمان پر موجود رہا ابراہیم کا وہی معبود رہا جسوقت غروب
ہوا ابراہیم کی نگاہ مین معبود نہ رہا پس ابراہیم نے اوس سے سرتابی کی اور اس گفتگو مین شتابی کر
کہ مین بندہ آفریدگار ہون اور شرک دوئی سے بیزار **قولہ** پس ہرگاہ کہ فرو رفت گفت الخ ایک
آیت کے ترجمہ مین دست اندازی کی اوس مین بھی خیانت پردازی کی لفظ یا قوم و کلمہ آن
کا ترجمہ چھوڑ دیا دیدہ امانت چھوڑ دیا جب تک میان محمد علی کے سینہ ذکینہ مین شورش افراط
و تفریط نہین ہوتی اور مزاج مبارک پر خیانت محیط نہین تفسیر آیات نہین کرتے اور تقریر روایات
نہین ہو سکتی آپکے اندازے عجب ہین ہمارے فقرات مخالف کے ساز ہین **قولہ** زین آیت

Marfat.com

بوضاحت تمام بثبوت رسید کہ این اشتراک کواکب الخ اشتراک اجرام کہ سورۂ انعام مین مذکور
ہے اور علماے اسلام مین مشہور متعقد قوم ابراہیم رہنا نہین ہے اور بکہ نکہ محمد علی صدق و راستی سے
باردار نہین بلکہ خود متعقد ابراہیم ہے یہی مفسرین اہل سنت کی تعلیم ہے اگر آپ تفاسیر شیعہ پر ایمان
لائینگے تو بغرض مخالفت ابوبکر و عمر و عثمان گائینگے خلافت ثلاثہ پر چار تکبیر مارینگے اور جیدہ تن پر پنجہ
تکفیر **قوله** و ابراہیم صرف بطور تبکیت آنرا بر زبان آوردہ فقط اگر اشتراک کواکب سے سرزنش
قوم منظور ہوتی تو لفظ ہذا ربی کے آخر یاء متکلم کیونکر مسطور ہوتی ابراہیم اشتراک اجرام کو اپنے ساتھ
منسوب نکرتا اور مؤلف قرآن ہذا ربی کو مقولات ابراہیم مین محسوب نکرتا ارباب مناظرہ اپنے
کلام مین اور کلام خصم مین تفریق بسیار کرتے ہین اور یہی طریق اختیار کرتی ہین کہ اپنے کلام کے
اول لفظ اقول یا نیگوئیم یا جواب لاتے ہین اور کلام مخالف کے اول کلمہ قال و اعتراض و
سوال داخل کتاب فرماتے ہین بقول آپکے ابراہیم نے بحث و مباحثہ مین عجب خیال خام کیا کہ
خواہ مخواہ اپنی گردن پر دشمنون کا الزام لیا ستارون کو اپنا رب قرار دیا اور شرک آشکار کیا
قوله چرا کہ نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کردہ نہ بسوے خود فقط کیون جھوٹ بولکر اپنا
اعتبار کھوتے ہو اور کسواسطے مرتکب مخالفت آفریدگار ہوتے ہو ابراہیم نے تو علانیہ ربوبیت
کواکب اپنی طرف منسوب کی اور بقلم زبان صفحہ بیان پر آیت (ہذا ربی) مکتوب کی آپ برعکس
نظم قرآن کے کہتے ہین کہ ابراہیم نے نسبت شرک علانیہ بطرف قوم کی اور اپنے خو نیتا و ہدون
کو سرزنش و لوم کی علماے محمدیہ کو اپنی عربی دانی کا امتحان دیجئے اور ترجمہ ہذا ربی بیان کیجئے
اگر ہذا ربی کا ترجمہ آپکی راے ناقص مین رب اونکا ہے تو جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب بجا ہی
اور اگر ترجمہ (ہذا ربی) رب میرا ہے تو چراغ کے نیچے اندھیرا ہے آیا دنیا مین کوئی احمق ایسا
ہے کہ آپکا ترجمہ تسلیم کرے اور تفسیر قرآن مین ترمیم آپکی تفسیر دیا ہے ہر ایک مسلمان کا دل ریگا بلبل
آتش غضب سے کلیجہ پھلکیگا آپکی کج مج زبانی کا ہمنے نقصان بیان کیا اہل اسلام کا جیسا کہ چاہئے
اطمینان کیا **قوله** دارا غنہ او خود باین کلام کہ (انی بری مما تشرکون) خبر داد فقط جسوقت

کہ ابراہیم نے آیت (انی بری مما تشرکون) از بر کی اوسیوقت کے اعتقاد سے اس آیت کے ساتھ خبر دی اور جسوقت کہ مضمون ہذا ربی منہ سے نکالا اوسوقت ربوبیت کواکب کا شائبہ ڈالا مفسرین سنی کا یہہ مقولہ ہرگز نہین ہر کہ ابراہیم براہ حق فائز نہین ہر بلکہ کل اہل سنت کی یہی رائے صائب ہے کہ ابراہیم قائل گونا گون مذاہب ہے اول اوس نے کواکب کو رب غفران ٹھیرایا اور پروردگار انس وجان بتلایا من بعد اوس نے ماہ کو رب خیال کیا اور ربوبیت کواکب کا ابطال بعدہ اوس نے آفتاب کو رب جلیل جانا اور اوسکی حباب کو الوہیت کی دلیل گردانا جبکہ آفتاب غروب ہوا اور حجاب مغرب مین محجوب ابراہیم اوسکی ربوبیت سے روگردان ہوا اور آیت (انی بری مما تشرکون) گویان اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ابراہیم کا ہمیشہ یہی مذہب تہا اور وہ اسی عقیدہ پر روز وشب تہا **قولہ** کلمہ بری کہ صیغہ صفت مشبہ است مخبر است از دوام برائت فقط اگر دوام سے مراد ماضی وحال واستقبال ہے تو خیال محال ہے کہ صیغہ صفت مشبہ پایا ہین مگر اس قسم کی دوام سے اکثر بلکہ یکسر برکنار ہین مثلا عطشان صیغہ صفت مشبہ ہے اور بمعنی تشنہ ہے مگر روے زمین پر کون ایسا ہوگا کہ تمام عمر پیاسا ہوگا اگر مولوی محمد علی بطرف امام حسین اس طرح کا گمان کرینگے تو مسلمان اونکا جلد تر ہوش پریشان کرینگے کیونکہ وے اگرچہ آخر وقت مین پیاسے تھے لیکن اول مین کب لیسے تھے لفظ جنب بھی صیغ صفت مشبہ مین مشمول ہر اور بمعنی ناپاک منقول ہر اب یہ شخص کہ اول سے آخر تک پاک نہین ہے معدوم روے زمین ہے شاید کہ مولوی صاحب کا یہی حال ہو کہ ایک ہی دہیرہ پر ماہ وسال ہووے کلمہ عریان بھی صفت مشبہ ہر اور بمعنی برہنہ ہے اگرچہ وحوش صحرائی مین دوام عریانی قرین قیاس ہے مگر مخالف کافۂ اناس ہے کیونکہ انسان جسوقت تن سے جامہ بدلتا ہے اوسیوقت برہنہ کہلاتا ہے چنانچہ جناب محمد مصطفی مین ہر اور حال موسی مین ذرا دہ عریانا یعنی بس دیکہا اوس جماعت نے موسی کو عریان فقط اب بقول آپکے یہی لازم آتا ہے کہ موسی اول سے آخر تک ننگا ہے مگر اصل یہہ ہر کہ جسوقت موسی نے لباس تن سے دور کیا اپنے تئین عور کیا کلمہ مجرد صیغہ صفت مشبہہ ہر اور بمعنی بیبرگ شبہ سے ہے حالانکہ دوام بیبری ہر ذات

مین دشوار ہے مگر بعد از جوانی جارنا چار ہے اسیطرح ابراہیم اول شرک کرتا رہا اور داس
اعتقاد مین گردہرتا رہا گاہی بطرف کواکب مائل رہا اور گاہی ربوبیت ماہ وخورشید کا قایل انجام کار
نفرسی برکنار ہوا اور تا حین حیات شرک سے بیزار رہی مقصود کلمہ بری ہی باقی آپکی سمجہ سے ہی
اگر سیاہی معنی لفظ بری مین مکر و ریا کرینگے ترجمہ کلمہ (اجعلنا مسلمین) مین کیا کرینگے کہ سورہ بقر
کی آیت مین ہے اور ابراہیم کی حکایت مین چنانچہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ
مسلمۃ لک یعنی ابراہیم واسماعیل نے کہا کہ اے رب ہمارے کر ہمکو مسلمان واسطے اپنے اور اولاد
ہماری سے ایک جماعت مسلمان کر واسطے اپنے فقط اس آیت سے جانا جاتا ہے کہ ابراہیم واسماعیل
مدت تک مشرکین مین شامل رہے اور مخالفت رب العالمین مین کامل جبکہ شرک کفر سے بیزار ہوئے
ملتمس بجناب آفریدگار ہوئے او تعالی نے اسماعیل کو کچھ جواب نہین دیا اور التماس ابراہیم اجابت
کے قرین کیا یعنی ابراہیم سے کہا کہ مسلمان ہو بندہ رحمان ہو پس وہ مسلمان ہوا اور صاحب ایمان
چنانچہ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین یعنی کہا ابراہیم کو رب نے کہ مسلمان ہو کہا
ابراہیم نے کہ مسلمان ہوا مین واسطے رب عالمون کے فقط یہان سے واضح ہے کہ جس وقت تک ابراہیم کے منہ
سے یہ کلمہ نہ بر آیا تہا نہال مسلمانی سے نہ بر کہایا تہا بلکہ کافر تہا اور دین وایمان سے نافر جبکہ
اسلمت زبان پر لایا راہ ایمان پر آیا اگر یہان بھی کوئی تاویل بناؤگے اپنے تئین ذلیل کراؤگے
کیونکہ اگر اسلمت کہنے والا اسلمت کہنے سے پہلے بھی صاحب ایمان تھا اور بندہ رحمان تو حضرت کو
بار بار ماجرا انقیاد کو راہ ایمان پر آنے اور اسلمت زبان پر لانیکا اول قرآن وحدیث مین
کسواسطے بیدین کہاہے اور کیونکر مشرکین کہاہے اگر یہ لوگ اوسوقت فی الواقع نقد ایمان
سے تہی دست تہے اور کافر بت پرست تو ابراہیم مین اور ان مین کیا فرق تھا دو ل...
ایک بایمین فرق تہا **قولہ** وجملہ اسمیہ مؤکدہ ناطق ست الخ جبکہ ... باطل ہوا
تو یہ فقرہ بھی لاطائل ہوا پس اس فقرہ کی رد مین دلیل لانا محض فاضل ہے او تحصیل حاصل ہے **قولہ**
وہمین جہت بطریق استینا الخ بلا شبہہ یہ جملہ بھی اسی امر کی تائید مین ہے اور اسی بات کی تاکید مین

Marfat.com

کہ اول وقت ابراہیم شرک سے نعوذ نہین تہا اور مشرکین سے رجوع نہین آپ نے لفظ نافہمان سے بطور تعظیم اپنی ہی ذات مراد رکہی ہے کہ فہمید سے دور ہو اور تقلید سے نعوذ اللہ اگر آپکو گونہ دانائی ہوتی تو بار بار یا حماقت پر کسواسطے جہپائی ہوتی مخالفت حدیث و قرآن نکرتے تائید کعبین کو جواب اندرین گمان نکرتے بندہ آپکے مکر و کید سے خوب آگاہ ہے سروئی بازارکنان مقابل یا ہے ہے ۵ مین خوب سمجہتا ہون تیری بہید کی باتین یہ اوس سے کہو جو کہ خبردار نہووے:

قوله انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض الخ بالیقین تحصیلدار صاحب نے ابراہیم سے رشوت کہائی ہے کہ ہر ایک جرم سے بلا تحقیق اوسکی رہائی فرمائی ہے ۵ قاضی کہ برشوت بخورد بیخ خیار دو ثابت کند از بہر تو دہ خربزہ زار: اسیواسطے تصدیق صاحب قرآن و حدیث کی پرواہ نہین ہے اور تحقیق مفسرین و محدثین رضی اللہ عنہم پر ذرا نہین تمام اہل تفسیر و حدیث تو کہتے ہین کہ ابراہیم نے دیدیے کو اب کور کہا ہے آپ فرماتی ہین کہ سب کے خلاف اور کہا شاید کہ کسی شیعہ نے آپ پر لنگوٹہ جہاڑ کر جا بجا جانب اہل سنت کا پردہ پہاڑا ہے از روے ایمان فرمائیے کہ آپکے نزدیک انی وجہت وجہی کی کیا تفسیر ہے اور برائت ابراہیم کی کیا تدبیر ہے دیکہیے شرک ابراہیم اسی آیت سے ثابت ہوتا ہے اور مخالف اپنے قول پر آپ ساکت کیونکہ وجہت فعل معلوم ہے اور فعل کے لئے توقیت مجزوم ہے اور توقیت تقدم و تاخر سے محفوظ نہین ہے لہذا برائت ابراہیم مین دوام ملحوظ نہین پس حاصل آیت کے یہی ہے کہ اول مین ابراہیم راہ توحید پر نہین آیا اور آخر الامر وبعد رب العالمین لایا **قوله** افتتاح جملہ فعلیہ بلفظ ماضی دلیل بین است کہ این توحید ابراہیم در زمان حال حادث نیست الخ اب بطرف حق مائل ہوجیے کہ جس صورت مین توحید مقید بزمانہ ہے تو حرف و حکایت دوام نے ٹہکانہ ہے حاشیہ صفحہ ۱۹۵ پر جو جملہ کہ آپکا کیا ہوا (انی وجہت) کا ترجمہ ہے اوسکا یہی کلمہ کلام ہے یعنی بدرستیکہ من متوجہ کردہ ام روی خود را خاص برای آنکہ پیدا کردہ است آسمانہا و زمین را فقط اب بیہودہ گوئی سے خدا کیجیے اور اپنے کئے ہوئے ترجمہ پر نظر کہ کردہ ام صیغہ ماضی قریب ہے جو کہ بالکل آپکی تکذیب ہے کیونکہ مقصود آیت یہی ہے کہ ابراہیم عنقریب رجوع بخدا ہوا اور عنقریب کفر و شرک سے جدا ہوا اب خود جان لو کہ زمانہ

Marfat.com

قولہ و تاویل آن جملہ معنی بعید مین ابراہیم شرک سے بری نہین تہا اور قابل پیغمبری نہین
اسمیہ منفیہ کہ دلالت بر ثبوت و دوام میکند ناطق ست برینکہ انتفای شرک از روے امر مستحدث نیست
الخ اوس جملہ اسمیہ منفیہ کا آپنے یہی ترجمہ کیا ہی (کہ نیستم من از مشرکین فقط) یہان دوام کہان ہی
آپکا غلط وہم و گمان ہی کیونکہ نیستم متعلق بزمانۂ حال مشہور ہے امر ثبوتی و استمراری سے دور ہے
پس حاصل جملہ اسمیہ منفیہ یہی ہوا کہ ایام ماضی مین ابراہیم کواکب پرست تھا اور یاوس ازلی است
البتہ زمانۂ حال مین اوس نے شرک سے انکار کیا اور توحید مین عقیدہ استوار پس یہان بھی ہمارا
ہی مدعا حاصل ہی اور آپکا دعوی باطل کیونکہ توحید ابراہیم امر ثبوتی و استمراری نہین ہے اور قابل سفر طی
و پایداری نہین جبکہ تم ابراہیم سے انتفای شرک کے خود قائل ہو تو کیونکر بدوام توحید ابراہیم
قائل ہو کسواسطے کہ انتفا یعنی نیست شدن ہے اور نیست شدن بعد ہست شدن کے ہوتا ہی جیسے
کہ ہوش آمدن بعد بست شدن کے پس اس سے خود معلوم ہوا کہ اول ابراہیم نے واسطے ہستی شرک
کے کمر بستہ کی اور خاطر توحید شکستہ گاہے کواکب کو رب العالمین ٹھیرایا اور گاہے ماہ و آفتاب کو
مالک آسمان و زمین جبکہ کواکب کو صاحب نزول و غروب پایا اور اس سبب سے معیوب آیا وہ انتفای شرک
ہوا اور دیر نشست و شوے چرک **قولہ** پس از آغاز و انجام قصہ بخوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہذا
ربی زنہار از رہ اعتقاد بر زبان نیاوردہ فقط ہے ہمنے قرآن و تفسیر کے لفظ لفظ سے اور آپکی تقریر
و بیان کے کلمہ کلمہ سے ثابت کر دیا کہ ابراہیم نے از روے اعتقاد ہذا ربی زیب زبان کیا اور کلمہ
کفر یک زبان ورد لسان شرک مین چار پہر کا دن چار پہر کی رات کٹی بیہودہ گوئی مین ساری
اوقات کٹی اگر ابراہیم تکرار ہذا ربی از روے اعتقاد نکرتا تو آخر مین یا متکلم ہرگز ادا نکرتا ایک
حاجی رشتہ دار میاجی کہتا تہا کہ مین نے میان محمد علی کی یہ تفسیر علما مدینہ کے سامنے پیش کی
نے کانون پر ہاتھ دہرا اور کلمۂ لاحول پڑہا کہ اس تقریر مین لب ... آتی ... سعادت کو
ستیاتی ہے نقیر مؤلف نے کہا کہ دو چار شخص نے مولوی صاحب کی تفسیر و بیان سے نفرت کی ہو گی
اور وہ کراہیت دی ہوگی وہ مرد خندا بولا کہ کل کا یہی حال تھا مجکو وہان بات کرنا مشکل

Marfat.com

تہا مولوی صاحب کی تلفیر پر اتفاق شرفاے مدینہ تہا ایک یک کا سینہ پر از کینہ تہا
بلکہ این تقریر برائے تبکیت والزام خصم بود نقطہ شاید کہ ابراہیم نے تحصیلدار صاحب کو شورہ
ہے اور شیرینی کہلائی ہے کہ بقول شخصے (ہمہ کس را ترشی دندان کند شوند و قاضیان را ز
آپکے دندان امصاب کند ہین اور سخنان رہے تین مگر وانا آپکی تحقیقات نہ مانیگا اور کوئی بات
اثبات نہ مانیگا ؎ بجائے کوچہ کا ذب مین دانا ٭ نہو بلبل گل کا غذ پہ شیدا ٭ اگر ابراہیم
نے (ہذا ربی) بنا بر الزام مخالفین کہا تو اون ہی کے الزام کے لئے (لا احب الافلین) کہا
بری مما تشرکون) کا بھی یہی حال ہوگا اور (انی وجہت وجہی) بھی مقولہ قوم بد افعال
کران مقولات کا شخص واحد قائل ہے خواہ ابراہیم خواہ قوم جاہل ہے ہر جگہ قال کا فاعل
ایک ہے خواہ بد خواہ نیک ہے جبکہ یہ تمام مضمون منسوب بخصم ہوگا تو اسکے برعکس براہیم کا عذر
ہوگا بس خود خیال کرو کہ مخالف توحید کون ہے اور پلید کون جو کوئی از روے غور سمجھیگا
فقرات کو ایک طرح سمجھیگا اگر مولوی صاحب اسیطرح جھوٹی بات کو جلا دینگے تو دفتر ہستی کو جلا دینگے
قطع نظر از ین فرمائیے کہ ابراہیم مضمون ہذا ربی اپنے اعتقاد کی موافق اگر کہتا تو کسطرح پر کہتا
اور خصم کے اعتقاد مین کسطرح امتیاز دیتا اور کسطرح راہ تشبیب و فراز لیتا قطع نظر از ین ستارہ پرستی
ابراہیم قرآن سے آشکار نہین ہے اور تواریخ محمدیہ پر آپکو اعتبار نہین پس تارون کی نسبت
ربی موافق اعتقاد قوم نہین ہوسکتا یا پانچ سوارون مین شامل ڈوم نہین ہوسکتا جسکے اعتقاد
کی موافق (لا احب الافلین) اور (انی بری مما تشرکون) اور (انی وجہت وجہی) ہے اوسکے
اعتقاد کی مطابق (ہذا ربی) ہے کیونکہ سب فقرات کا ایک ہی انداز ہے اور کل فقرات میں
بھی ساز ایک کو دوسرے پر تخصیص نہین ہے اور بند بحرک سے ابراہیم کی تخلیص نہین اگر تحصیلدار صاحب
نے ابراہیم سے رشوت نہین لی اور برخلاف واقعات کیفیت نہین لکھی تو وے اظہار محمد
بخاری پر کیون نہین پاک غور کرتے اور اپنی کیفیت کیون نہین چاک فی الفور کرتے اب
نقل اظہار بخاری کرتے ہین اور داخل تحصیل بلاری صحیح بخاری مین کذبات ثلاثہ ابراہیم کی

لم تفسیر کی ہے کہ اول ابراہیم نے کواکب کی نسبت کہا (ہذا ربی) دوم اپنی قوم کو
کہا (بل فعل کبیرہم) سوم کہا (انی سقیم) فقط چونکہ ابراہیم نے بصدق دل ربوبیت
ب پر اقرار کیا بخاری نے ہذا ربی کذبات ثلاثہ مین شمار کیا یہہ ہی اظہار بخاری ہوا اور منکر
بخاری ہے یہہ ہی قول قطب الدین خان ہے جو ہمایون کا پیر مغان ہے مظاہر حق کو رجوع
رم پر نگاہ کیجئے اور کلام صادق پیام قطب الدین پر واہ واہ بکذا عبارتہ حضرتین کا اسلئے
لے جو تھا جو کہا ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار
ین ہی انتہی اگر تحصیلدار صاحب ان دونون بزرگون کی گواہی سے اعراض کرینگے تو نفس
ملمانی پر اعتراض کرینگے پس ہماری مراد حاصل ہوگی اور عروس مدعا در آغوش **قولہ** واین معنی
د ظاہر ست کہ طلوع و افول کواکب ہر روز بمشاہدہ ابراہیم می آمد فقط کل مفسرین کا یہی
قول ہے کہ غار کے بیچ ابراہیم جوان ہوا اور بمجرد مشاہدہ کواکب ہذا ربی گویان ہوا ایسا ہی
یہ دعوی کہ ابراہیم ہر روز مشاہدہ طلوع و غروب ستارہ و ماہ و آفتاب کرتا تہا اور ربوبیت
کب سے ابدا اجتناب کرتا تہا خلاف قرآن ہے اور منافی ایمان **قولہ** واگاہی کواکب
در عمر خود پرستش گار خود نگفتہ فقط شکر خدا کہ ہماری مراد حصول ہوئی اور مولوی صاحب کو کذب
قبول ہوئی کہ مضمون قرآن سے انکار کرنے لگے اور اپنے کہے ہوئے سے استعفا اس واسطے ہم
کہتے ہیں کہ ابراہیم نے ازروے اعتقاد ہذا ربی زنہار نہین کہا کیونکہ اونہون نے عمر بہر ستارون کو ہرگز نہین دیکہا
سورہ انعام مین مصنف قرآن نے تین جگہہ قال ہذا ربی ترقیم کیا ہے تینون جگہہ فاعل
ابراہیم کیا ہے پس متکلم سے یہی لازم آیا کہ ابراہیم نے کواکب کو اپنا معبود ٹہیرایا اس انکار
صریح سے مولوی صاحب کی غرض یہہ ہے کہ قرآن لائق اعتبار نہین ہے اور کلام
نہین آن بحث و مباحثہ پانزدہ سالہ نے حضرات کے دلون [illegible]
نے تکذیب قرآن کی ترکیب نکالی اصل تو یہہ ہے کہ ابراہیم ابتدا سے بت پرستی مین مشغول تہا
ستارہ پرستی اوسکا معمول تہا آیات سورہ بقرہ و سورہ ابراہیم ہمارے دعوی کو اثبات کے لئے

کافی ہین اور حضرات کے اسکات کے لئے وافی تفسیر آیتون کی بالا کی گئی اور مشہور تاراعلی ...
ابراہیم جس وقت پیر فانی ہوا مرتکب مسلمانی ہوا ہشتاد سالگی مین اپنا آلہ تناسل قطع کیا نیا ...
وضع کیا چنانچہ بخاری مین مرقوم ہے اور بے ستری ابراہیم سے حکایت (اختتن ابراہیم النبی
وہو ابن ثمانین سنۃ) یعنی ختنہ کیا ابراہیم نے اس حال مین کہ وہ اسّی برس کا تھا ۵
زابراہیم آغاز گشت ایجاد مسلمانی ٭ یقینم شد کہ بر ۲۲۰ ست بنیاد مسلمانی ٭ ۵ تمت کرد ابراہیم
اکنون طے کنم ٭ اسپ خوش گام قلم را پے کنم ٭ اب مولوی صاحب ارادہ الزام ہنود کرتے ہین او
کلام بے سود **سوط الجبار** معترض صاحب جواب این بگویند کہ بشواشتر و گوتم و جمدگن و بہاردواج
و غیر آن حکماے ہند چہ قسم صاحب معرفت بودند کہ در اتہربن وید اکہی اپنکہد از اعتقادات شان
بدین طور خبر دادہ کہ آسمان و روشنی و تاریکی و برق و آفتاب را پروردگار قرار دادہ اند و دلائل
بر اقوال باطلۂ خود آوردہ اند و نیز معترض صاحب معرفت بانی وید از ین یک کلمہ کہ در اشلوک پنجم
سر اپنکہد مذکور ست دریابد (کہ تمہاری حقیقت پرلو یعنی نیم ماترا اوم سے بھی پائی نہین
جاتی تم نیست مطلق ہو) برین عقل و دانش بباید گریست۔ ذاتیکہ عین وجود مطلق و ہستی مطلق ست
او را نیست مطلق اعتقاد میکنند و نیز در جوگ سجا اپنکہد میگوید کہ (ست مہج و تم یہ تینون صفتین
اسکو ہر وقت مثل رسی کی جکڑے رہتے ہین اور ہر عضو کو پکڑے ہین جہل و نادانی سے اوسکو اونکی
کیفیت نہین معلوم ہوتی) و نیز جواب آن فرمایند کہ در ویدے کہ آن را در وید بلفظ رکہیشر
تعبیر کردہ اند چہ قسم عارف بود کہ اکثرے را از اجرام فلکیہ خدا اقرار دادہ و را جاجات شتردہ
ہرے انکار کردہ در برہدارنہ اپنکہد ملاحظہ کنند **جواب** کسو سطح کشتی مین خاک اڑاتی ہو
اور پانی مین آگ لگاتی ہو کسو لسطے زمین سر پر اوٹھاتے ہو اور آسمان کو لاتین چلاتی ہو تمہارے
وید سے متعلق دو شخص بیاس ہین اور بالکل مشہور عوام الناس ہین اون مین سے کسیکا نام اونکی
تصنیفات سے اور بحث مذکورہ کہین لکھی نہین ترجمہ الکہد ہاری اوپنت نہین ہے اور کلمہ مردم بازاری
سنا نہین جو کوئی ایسا کام کریگا وہ اپنے تئین بدنام کریگا خواہ محمد علی ہو اور خواہ اسد علی اگر

پ اپنے دعوی مین صادق ہین تو اصل عبارت اونپشد داخل کتاب کیجیو اور فی الحال
جواب باصواب لیجیے اگر آپکا زرکم عیار لایق محک نہین ہے اور رسائی جناب ونپشدات
ات نہین تو کسی عالم سنسکرت کو لائیے اور از اول تا آخر مجموعہ ستبرکہ دکہلایئے کہ مرادآباد نیز
قل اونپشد مین معہ تفسیر موجود ہین جن سے شکوک بہ نادیہ مفقود ہین مگر ایک التماس ہے کہ امکان
مطالعہ کتب قدس برمکان راجا جیکرشن داس ہے یا تما کہے وہ ذات بابرکات سلامت
باکرامت ہے کہ بدولت اوسکی مرادآباد مخزن جواہر ویدوشاستر ہے شرم نہین آتی کہ ہم تو اصل آیات
در روایات نقل کرتے ہین اور آپ عبارات اردو کا نام اونپشد دہرتے ہین اگر اسیکا بحث ومباحثہ
نام ہے تو میان جی کو ہمارا اسلام ہے کہ تراز خائی کسیکو پسند نہین اور یکی رایین حنظل شک قند
نہین ہے ہرزہ گوکی بات کا ہرگز نہین ہے اعتبار ۔ اہل دانش جانتے ہین لغو قول یاکسر دہ
پہر چہ ہمکو یقین ہے کہ آپ حق بات نہ مانینگے اور لغوبات الکہدہاری کو ترہات نہ جانینگے
لیکن چونکہ بندہ کو جناب سے گونہ الفت ہے اور اتفاق کدورت وکلفت آپکو نصیحت کرتا ہے اور
نصیحت جناب سے ڈرتا ہے ہ تنگی سینہ دلم را الفغان مے آرد ۔ ورنہ بانار تو خاموشی
فریاد کیجئے ست ہ گوتم کی ایجاد دنیا ہے ہے اوسی سے اوسکا اعتقاد جہرہ کتا ہے بہر دواج
کی شمرتی بھی صفحۂ عالم پر مرقوم ہے اوسکا عقیدہ بھی اوسی سے معلوم ہے مکاشفات بشنو اتر
وجدگن وغیرہ بھی اونپشد و اتہاس مین اندراج ہوئے ہین اور توریت وقرآن کے بلکہ
عرفان وگیان کے درہ التاج ہوئے ہین قطع نظر اس سے یہ لوگ ہمارے نزدیک نہ بدعا
ہین نہ پیغمبر خداے یکتا وواحد اگر غلطی کرین تو عجب نہین ہے اور منافی بشر نہین حضرت ابراہیم
کی نبوت پر کیسے ٹہہرایا ہے کہ شرک صریح کرنے لگے اب مین عنان قلم کو آٹ پتا ہون
باقی اعتراضات کا جواب باصواب **قولہ** ونیز معترض صاحب معرفت بانی وید از ین یک کلمہ
گرودشلوک ترجمہ ازاتہرب بیراینکہا مذکورست دریا بندالخ اونپشد اتہرب بید منظوم نہین ہے اگرچہ
حقیقت بید اکبر معلوم نہین مگر مضمون اونپشد منظوم ہوتا تو اوس مین شلوک مرقوم ہوتا چونکہ ایسا

Marfat.com

نہین ہے تعیین تسلوا بہم خالی از خطا نہین شکر خدا کہ بسبب تماری مخالفین تشنیع مین پڑی
نہین بلکہ بڑی رنج مین پڑے ہین قطع نظر ازین یہہ مطلب نیت داتہرب بید مین کہین نہین ہے
ساختہ مخالفین یا مترجم بیایین ہی اگر آپکو ننگ ناموس آبرو کار ہوتا تو کسو طرح قول
مترجمین پیدا دہ وار ہوتا ع نہ کچہہ ننگ و ناموس کا پاس ہے ؛ کسی بات کا کچہہ نہ
سواس کے ہے ؛ اگر آپ اپنے قول مین سچے ہین تو مضمون مذکور اونیت اتہرب بید مین لکہا
دکہلائیے اور اسی پر ختم بحث وساختہ ٹہرائیے اگر آپ عذر عدم دستیابی اصل کتاب
کرینگے تو ہم اونیشد مذکور خدمت مبارک مین روانہ مختاب کرینگے شان الٰہی ہی کہ حضرات
اپنی ساختہ عبارات کا نام اونیشد وبید دہرتے ہین اور تکفیر حکم جاوید کرتے ہین ہم اونکو
حقیقت آیات قرآن و روایات سید رسلام سناتے ہین اوسکے عوض مین دشنام کہاتے ہین
اگر یہہ کیا بحث و مباحثہ نام ہے تو آفتاب دین محمد بر لب بام ہے ہرزہ درائی سے بس کیجیے
اور عبارات مصنوعی واپس لیجیے ع کون سنتا ہی کہانی تیری اکریا غلط ؛ کیونکہ نقل مین
لوٹے ہوتا طومار غلط ؛ اب اجلا قرآن والکہد تاری کا بہتان یکجا انبار کیجیے اور جلد تر
فی النار ہمارے نزدیک دونون برابر ہین بلکہ گوز شتر و بانگ خر سا سر ہین ہم اسرار وید
خوب جانتے ہین جیسا کہ چاہیئے عشاق رموز محبوب پہچانتے ہین ع بہر نظرے من جلوہ
میکند لیکن ؛ کس آن کرشمہ نہ بیند کہ من ہمی نگرم ؛ البتہ اتہرب بید اونیشد مین ذکر پرنو آیا ہے
شاید کہ مترجم نے اوسی کو معنی مین دہوکا کہا یا ہی اسواسطے وہ عبارت زیب قرطاس کرتا
ہون اور خدمت مبارک مین التماس کہ جس کلمہ کا آپ نے ترجمہ لکہا ہی اوسکی تعیین کیجیے اور
جہوٹے پر نفرین ۔

हृदिस्था देवताः सर्वा हृदि प्राणा प्रतिष्ठिताः हृदि
त्वमसि यो नित्यं तिस्रो मात्राः परस्तु सः तस्योत्तरतः शि
रो दक्षिणतः पादौ य उत्तरतः स ओंकारः य ओंकारः स प्र

घोय: प्रणव: ससर्वव्यापीय:सर्वव्यापीसोनन्तोयोन
न्तस्ततारंयत्तारंतच्छुक्लंयच्छुक्लंतत्सूक्ष्मंयत्सूक्ष्मंतद्वै
द्युतंयद्वैद्युतंतत्परंब्रह्मयत्परंब्रह्मस एकोयएक:
सरुद्रोयोरुद्र:सईशानोयईशान: सभगवान्महे
श्वर:३ अथकस्मादुच्यतेओंकारोयस्मादुच्चार्यमाण
एव प्राणानूर्द्धमुत्क्रामयतितस्मादुच्यतेओंकार:३ अथ
कस्मादुच्यतेप्रणव: यस्मादुच्चार्यमाणएवऋग्यजु
सामाथर्वांगिरसंब्रह्मब्राह्मणेभ्य:प्रणामयतिनाम
यतिचतस्मादुच्यतेप्रणव:

عرضکہ اونیت مین پرماتما کو نیت مطلق کہین نہین لکہا ہی جیسے کہ قرآن مین خدا کو احمق کہین نہین کہا ہے یہ تعلیق محال بالمحال ہے نہ موجب رنج وملال ہی قطع نظر ازین پرنو اوم کا مرادف ہے پس اسکو نیم ماترا اوم کہنا محاورہ کی مخالف ہے کیونکہ جس صورت مین پرنو خود اوم ہے تو وہ نیم ماترا اوم نہین ہوسکتا جیسے کہ خود سوم کلاسے سوم نہین ہوسکتا اوم مین دو اور نیم ماترا آٹھ کا ہین اور اُنکے نام اکار اوکار مکار ہین مفہوم پرنو اور اوم کا یکسا ہے چنانچہ خود و خویش کا ایک عالم ہے اگر مولوی صاحب الکہدہاری وغیرہ کو مزخرفات کا بہروسا نکرتی اپنے تئین رسوا نکرتے اپنے ہاتہون اپنی کمبختی نہ لگاتے اپنے سر پر آپ بلا نہ بلاتے ؎ چو بجت بد کسے را پیش آید ٭ کند کارے کہ کردن را نشاید ٭ **قولہ** نیند سجا اپنکہا میکو یدکہ ست درج وتم یہ تینون صفتین اوسکو ہر وقت شامل رہتی ہی الخ اونیت جوگ سجا مین یہ مضمون زنہار نہین ہے اور الکہدہاری وغیرہ کی ترہات کا اعتبار نہین البتہ مثنوی شریف مین مرقوم ہے جو کہ تصنیف مولوی روم ہے **ابیات**

چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد ٭ موسی با موسی در جنگ شد ٭ چون بہ بیرنگی رسی کان

Marfat.com

داشتی ٭ موسیٰ و فرعون کردند آشتی ٭ یعنی جبکہ علم و قدم خدائے محمدیہ مقید حدوث
و جہل ہوا اپنے ہاتھ سے اپنا سر پھوڑ نا سہل ہوا اشکل موسیٰ و فرعون بر آگرا اور سامان
جنگ بہم پہنچا کر خود بخود لڑنے لگا آپ اپنی عزت و آبرو کے درپے پڑنے لگا جس وقت اس کشمکش
سے رہائی پائیگا بر سر یکتائی و تنہائی آئیگا یہ معبود محمدی کی تعریف ہے او تفسیر مثنوی میں
ہے شاید کہ آپ نے اسی بیہودہ مضمون اقتباس کیا ہے اور کتاب قدس کو اسی پر قیاس
کیا ہے کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے اور سخرے کو مسخرا آپکو مضمون فصوص
یاد آیا وہ بھی بحوالہ لوگ سمجھا دینے ایراد فرمایا اب ترجمہ عبارت فصوص سنئے اور گردن
دھنئے تنزیہ نزدیک ربا حقیقت عین تحدید و تقیید ست پس کسیکہ تنزیہ میکند حق تعالی
را یا جاہل ست یا سوء ادب نمودہ و مومن ہرگاہ تنزیہ کند و اکتفا بہ تنزیہ نماید پس او سوء
ادب نمودہ و خدا و رسول را دروغگو دانستہ و او گمان میکند کہ او را چیزے از معرفت حاصل
شدہ حال اینکہ او را ہیچ حاصل نشدہ و او بمنزلہ شخصے ست کہ ایمان آورد بہ بعض کتاب
و کافر شود بہ بعض کتاب و گفتہ است کہ خدا غایب ست از فہم ہر کس مگر از فہم کسے کہ عالم را صورت
خدا و ہویت خدا داند بعد از ان این رباعی نوشتہ **رباعی** فان قلت بالتنزیہ
کنت مقیدا ٭ و ان قلت بالتشبیہ کنت محددا ٭ و ان قلت بالامرین کنت مسددا ٭ و کنت
اماما فی المعارف سیدا ٭ پس اگر قائل شوی بہ تنزیہ خواہی شد قید کنندہ و اگر قائل
شوی بہ تشبیہ خواہی شد محدود کنندہ و اگر قائل شوی بہر دو امر خواہی شد راست گو
خواہی شد امام در معارف و سید انتہی **قولہ** در بیت کہ آنرا در وید بلفظ رکھنیتر تعبیر کردہ
اند چہ قسم عارف بود کہ اکثرے از اجرام فلکیہ خدا قرار دادہ الخ در بیت کسی شخص کا نام
نہیں ہے آپکی عقل ہی کا کام نہیں جس شخص سے راجہ اجات شترو کی گفتگو ہوئی تھی اوسکا
نام بلاکی ہے اور باقی آپکی چالاکی ہے ترہات الکہ باری یہ آپکا واہمہ مدار ہے جو کہ مانند
قرآن شایان ناز و سرمایۂ عار ہے آپکو وید ہی سے اصلا نسبت نہیں ہے اور بطرف فہم

ذکار بحث نہین لغت سنسکرت مین لفظ درپت بمعنی متکبر مشہور ہے اور یہان بطور صفت مذ
ہے برہدارنہ اونپشد مین بلاکی کو کہیں کہین نہین کہا آپ نے فرق آسمان زمین نہین کیا
پس طاما الکہدیاری سے روگردانی کیجئے اور دست داد استعداد اونپشدات مین جانفشانی
شرم نہین آتی کہ ہم تو بجنسہ آیات قرآنی ایراد کرتے ہین اور آپ وسکی عوض الکہدیاری
کی کہانی یاد کرتے ہین ہمارے نزدیک وہ قرآن سے بڑہکر نہین ہے اور مولف اوسکا محمد
عثمان سے کمتر نہین برہدارنہ اونپشد کی جس آیت کا ترجمہ الکہہ پرکاش مین آیا ہے اور سرکسبرا
وہ اس طور پر ہے۔

द्रप्त वलाकिः हानुचानो गार्ग्य आस सह्रो वाचा जानश
त्रुं काश्यं ब्रह्म ते ब्रवाणीति।

یعنی بلاکی گرگ گوتری متکبر نیز گفتار نے اجات شترو کاشی کے راجا سے کہا کہ مین تیرے سامنے
برہم کی تفصیل کرتا ہون فقط بلاکی نے اجرام فلکیہ کو خدا اقرار نہین دیا اور برعکس حقیقت
گفت نہین کیا یہہ آپکی غلط کاری ہے یا تقلید الکہدیاری بلاکی نے اجات شترو راجا کے
روبرو مظاہر دوازدہ گانہ کی تفسیر کی اور راجا نے ہر بار یہی تقریر کی کہ یہہ تو مین بہی جانتا ہون
اور اسطرح ہی مانتا ہون بعد بیان کرنے بارہوین مظہر کے بلاکی خاموش ہوا اور سارا
جوش وخروش فراموش ہوا تب اجات شترو بولا اسیقدر نہین ہے بلاکی نے کہا اسیقدر
بالیقین ہے اجات شترو نے جواب دیا کہ اتنے ہی سے تحقیقی عرفان نہین ہوتا اور بخوبی گیان
نہین فقط اسسے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ بلاکی نے جوکچہہ مظاہر کے باب مین بیان کیا اجات
شترو نے وہی تسلیم بدل وجان کیا مگر انجام کار یہہ کہا کہ اتنا ہی پرماتما نہین ہے
انتہا نہین ہے اس مقام کی اصل عبارت تفصیلوار سنئے اور گلشن راست کو سرسبز کیجئے

सहो वाच गार्ग्यो य एवासा वादित्ये पुरुष एतमेवाहं
ब्रह्मोपास इति स होवाचाजातशत्रुर्मा मैतस्मिन्संव

दिष्ठाऽतिष्ठाःसर्वेषांभूतानांमूर्द्धाराजेतिवाऽहमे
तमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेतिष्ठाःसर्वेषांभूता
नांमूर्द्धाराजाभवति॥२॥सहोवाचगार्ग्योयएवासौ
चंद्रेपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजात
शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाबृहत्पांडरवासःसोमो
राजेतिवाऽहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेह
हर्हसुतःप्रसुतोभवतिनास्यान्नंक्षीयते॥३॥सहोवा
चगार्ग्योयएवासौविद्युतिपुरुषएतमेवाहंब्रह्मो
पासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठा
तेजस्वीतिवाऽहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा
स्तेतेजस्वीहभवतितेजस्विनीहास्यप्रजाभवति॥४॥
सहोवाचगार्ग्योयएवायमाकाशेपुरुषएतमेवाहं
ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मामैतस्मिन्संव
दिष्ठाःपूर्णमप्रवर्त्तीतिवाऽहमेतमुपासइतिसय
एतमेवमुपास्तेपूर्यतेप्रजयापशुभिर्नास्यास्माल्लो
कात्प्रजोद्वर्त्तते॥५॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंवायौ
पुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाऽजातश
त्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाइन्द्रोवैकुंठोपराजितासे
नेतिवाऽहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेजि
ष्णुर्हापराजिष्णुर्भवत्यन्यतस्त्यजायी॥६॥सहोवाच
गार्ग्योयएवायमग्नौपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति

Marfat.com

सहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाविषा
सहिरितिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा
स्तेविषासहिर्हभवतिविषासहिर्हास्यप्रजाभव
ति॥७॥सहोवाचगार्ग्योयएवायमप्सुपुरुषएत
तमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मा
मैतस्मिन्संवदिष्ठाःप्रतिरूपइतिवाअहमेतमुपास
इतिसयएतमेवमुपास्तेप्रतिरूपꣳहैवैनमुपग
च्छतिनाप्रतिरूपमथोप्रतिरूपोऽस्माज्जायते॥८॥
सहोवाचगार्ग्योयएवायमादर्शेपुरुषएतमेवाहं
ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मि
न्संवदिष्ठारोचिष्णुरितिवाअहमेतमुपासइतिसय
एतमेवमुपास्तेरोचिष्णुर्हभवतिरोचिष्णुर्हास्यप्रजा
भवत्यथोयैःसन्निगच्छतिसर्वांस्तानतिरोचते॥
९॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंयन्तंपश्चाच्छब्दोऽनू
देत्येतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मा
मैतस्मिन्संवदिष्ठाअसुरितिवाअहमेतमुपासइ
तिसयएतमेवमुपास्तेसर्वꣳहैवास्मिꣳल्लोकआयुरेति
...कालात्प्राणोजहाति॥१०॥सहोवाचगार्ग्यो
यएवायं...पुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति
सहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाद्वितीयो
ऽनपगइतिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेव

मुपास्ते द्वितीयवान्ह भवति नास्माद्गणश्छिद्यते
॥११॥ स होवाच गार्ग्यो य एवायं छायामयः पुरुष
एतमेवाहं ब्रह्मोपास इति स होवाचाजातशत्रुर्म्मा
मैतस्मिन् संवदिष्ठा मृत्युरिति वाऽअहमेनमुपास
इति स य एतमेवमुपास्ते सर्वं हैवास्मिंल्लोकऽआयु
रेति नैनं पुरा कालान्मृत्युरागच्छति ॥१२॥ स होवाच
गार्ग्यो य एवायमात्मनि पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपा
स इति स होवाचाजातशत्रुर्म्मा मैतस्मिन्संवदि
ष्ठाऽआत्मन्वीति वाऽअहमेतमुपास इति स य एत
मेवमुपास्तेऽआत्मन्वी ह भवत्यात्मन्विनी हास्य प्रजा
भवति स ह तूष्णीमास गार्ग्यः ॥१३॥ स होवाचाजात
शत्रुरेतावन्नू इत्येतावद्धीति नैतावता विदितं
भवतीति स होवाच गार्ग्य उप त्वा यानीति ॥१४॥

دل چاہے جبر سے ترجمہ گوش کیجئے اور دل چاہے جس خم سے مدہوش پیجئے یہان تک
براہین متین سے اور قول مفسرین و محدثین سے ثابت ہوا کہ ابراہیم تادم آخر خدا کی خدائی
مین شریک کرتا رہا اور سلسلۂ شرک کی تحریک بس یقین نہین ہوتا کہ آگ اوسکے تابع
ہوئی اوسکی نمرود ضایع منصب ابراہیم خلیل ہوا اور لقب مبارک خلیل مشترک بلاوجہ
شورش زحمت ہوگی کب بارش رحمت ہوگی اے مولوی محمد علی بجارت ابراہیم کا سامان
کرتے ہین اور تیری کرشن پر بہتان کبھیا کو ڈہاتے ہین اور ملک خطا کو جاتے ہین
سوط الجبار ابراہیم این چنین عجب معرفت خدا شناس ست کہ چون کنعانی
او آتش عظیم برائے سوختن او افروختن اصلا ازان با عتنا دیدہ رد کار خدا با کسے در دل

او دراه نیابت وچون از کمال معرفت بدرجه رسیده بود که عناصر بحکم رب العزت تابع او شده بودند از آن آتش عظیم آزارے بجسد مبارک وی نرسیده نه اینچنانکه مطابق قول مهابهارت درون پرب هرگاه آتش از تیر اشوتهاما پیدا گردیده شری کرشن از دفع آن به لابه پتیس آتش آمدند و پانڈوان را امر فرمودند که از ارابه با فرود آمده و لباس شاهی را از تن برکشیده لباس تذلل وخواری در بر کرده بخشوع وخضوع تمام با آتش توجه کرده بنشینند و بهمه پانڈوان مطابق هدایت شری کرشن بجا آوردند **جواب** میان محمد علی نے میدان ساختہ سے فرار کیا اور بیابان بیحیائی مین قرار لیا مگر بقول **سعدی** هر که سنت از جان بشوید هرچه در دل دارد بگوید یہ بھی بیحیا پھر کر یہی کہتے ہین کہ ابراہیم شرک ستارہ پرستی سے بری ہے اور سزاوار نبوت و پیغمبری فی التحقیق ابراہیم نے اسقدر ستارہ پرستی و بت پرستی کی دہوم ڈالی کہ حقیقت معرفت و خداشناسی روئی کی طرح توم ڈالی چنانچہ اسکی کیفیت بالاحوالہ قلمبند من وعن ہوئی اور واضح رائے انسان وجن ہوئی اب ہمارا قلم ہر رقم مولوی صاحب کی اینکار افکار پر دست اندازی کرتا ہے نہین نہین ایک ایک کے لیے تجویز خلعت سرفرازی کرتا ہے **قوله** چون کفار عہد او آتش عظیم برا سوختن او افروختند فقط وہ آتش عظیم نہین تہی اور لایق سوختن ابراہیم نہین بلکہ کمتر از شرر تہی پس کیونکہ جا خوف وخطر تہی اسیواسطے ادنی جانور اوسکے پاس جا سکتا تہا اور اوسکو پہونک پہونک کر بہڑکا سکتا تہا چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہے کہ جب ابراہیم کو آگ مین ڈالا تہا تو سب جانور آگ کو بجہاتے تہے لیکن گہرگہٹ پہونک پہونک بہڑکاتا تہا اسواسطے اس بدذات کے قتل مین ثواب ہے فقط اگر وہ آتش عظیم ہوتی تو حربا وغیرہ حشرات کو اوسکے پاس جانے سے ہم جانور اوسکے گرد جمع تہے مثل پروانہ شمع تہی علاوہ اسکے ہر ایک بجہاتا تہا ایک گہرگہٹ بہڑکاتا تہا پس ابراہیم اسقدر آگ سے کسواسطے خوف کرتا اور کیونکر ڈرتا پس اس مین ابراہیم کے لیے نہ کچھ کرامت تہی نہ کوئی علامت **قوله** املا از آن باعتماد پروردگار خود باکے بدل

Marfat.com

اور راہ نیافت الخ محض غلط ہے کیونکہ اگر ابراہیم کو عنایت پروردگار پر اعتبار ہوتا تو کسواسطے
خوف بادشاہ جبار ہوتا ہرگز دروغگوئی گوارا نکرتا اور سارہ کو بطرف کذب لے جایا نکرتا
اپنی راستی سے انحراف کیا اور خلاف انصاف تو معلوم ہوا کہ وہ بندہ تدبیر تہا نہ تابع تقدیر
قولہ از کمال معرفت بدرجہ رسیدہ بود فقط اگر ابراہیم معرفت خدا مین کمال رکہتا تو
کسواسطے گفتگوی ہذا ربی مین استعمال رکہتا اس سے واضح ہوا کہ ابراہیم پیرایہ معرفت سے عاری
تہا اور ستارہ پرستی و شرک مین ہفت ہزاری **قولہ** کہ عناصر بحکم رب العزت تابع او شدہ بود
الخ اگر عناصر اطاعت ابراہیم کرتے اور قدم خلیل پر سر تسلیم و مرضی تو نمرود کیونکر اوسکو گرفتار
کرتا اور کیونکر فی النار کرتا کسواسطے بادشاہ مصر داد ابراہیم نہین دیتا اور کسواسطے اوسکی
چہین لیتا کیونکہ بادشاہون کی بہی عناصر سے سرشت ہے خواہ خوب ہے خواہ زشت
بر تقدیریکہ عناصر ابراہیم کے تابع ہوتے تو ضمائر انس و جان بجانب خلیل راجع ہوتے
عالم مین ایک دین ہوتا اور نبوت ابراہیم پر سبکو یقین ہوتا کیونکہ تمام دنیا کی عناصر ہی
بنیاد ہے اور سارے جہان کی اصل خاک و آب و آتش و باد ہے جس شخص پر حقیقت معرفت
ہے اوسکی راے مین پانچوان آکاش ہے چونکہ مسلمان واقف کار نہین ہین لہذا
اسرار نہین **قولہ** نہ آنچنانکہ مطابق قول مہابہارت درون پرب ہرگاہ آتشے الخ مہابہارت
مین کچھ بہی نہین ہے اور جہوٹے کی بات کا کسی کو یقین نہین یہ مطلب ہمکو مہابہارت اصلی
دکہلائیے ورنہ اپنی پشت پر حد اتہام لگوائیے اپکے سوا دروغگوئی کسی کا دین نہین
اونکی مستحق آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہین جو کوئی جہوٹ بولتا ہے وہ اپنے مس ر
ن نکلتی ہی بولتا، آیندہ کو اوسکی بات کا اعتبار نہین رہتا اور اوسکے قول پر کسی امر کا
یقین نہین ؎ جہوٹے آدمی دروغ نہین + شمع تصویر کو فروغ نہین ؛ اسنے تو تہا مل
تہا حسانہ کیا تہا اور پانڈون کو تیر آتشی کا نشانہ کیا تہا اوسکا ذکر درون پرب کے
صد و نود و ششم مین الخ پرہ کہ جسوقت وہ تیر پانڈون کو نظر آیا تو سری کرشن نے

سلاح تن سی کہولو اور سواریون کے نیچے ہولو یہی اسکی تدبیر اگر تمہاری تقدیر سے جو
بی برہماستر سے جنگ جدل کریگا وہ اپنے تئین نشانۂ خدنگ اجل کریگا جو کوئی اوسکے سامنے
بے ہتیار ہوگا وہ کامگار ہوگا سب شری کرشن کے حکم پر کاربند ہوئے اور خجل اسبات سے
ہو رہے شری کرشن نے یہہ حکم ہرگز نہین دیا کہ باس تذلل و خواری دربر کرو اور بخضوع و
خشوع آگ کی آگے سر دہرو اب اصل عبارت مہابہارت حوالۂ کلک گہربار کرتا ہون و ترجمہ
کاذب کو شرمسار کاذب اوسیوقت تک کامیاب ہے کہ آفتاب راستی درحجاب ہے ۵ بود آن
زمان تاب صبح دروغ ٭ کہ از صبح صادق نباشد فروغ ٭

एवं ब्रुवति कौंतेये दाशार्हस्वरितस्ततः निवार्य सै
न्यं बाहुभ्यामिदं वचनमब्रवीत् ॥१॥ शीघ्रं न्यस्यत श
स्त्राणि वाहेभ्यश्चावरोहत एष योगो चाविहितः प्र
तिये धे महात्मना ॥२॥ द्विपाश्वस्यंदनेभ्यश्च क्षितिं
सर्वेऽवरोहत एवमेतन्न वो हन्यादस्त्रं भूमौ निरायुध
न् ॥३॥ यथा यथा हि युध्यंते योधा ह्यस्त्रमिदं प्रति
तथा तथा भवंत्येते कौरवा बलवत्तराः ॥४॥ निक्षे
प्स्यंति च शस्त्राणि वाहनेभ्यो वरुह्य ये तान्नेतद
स्त्रं संग्रामे निहनिष्यति मानवान् ॥५॥ यत्वेतत्प्र
तियोत्स्यंति मनसापीह केचन निहनिष्यति तान
[illegible]रसातलगतानपि ॥६॥ ते वचस्तस्य तच्छ्रुत्वा
वासुदेवस्य भारत ईषुः सर्वे समुत्स्रष्टुं मनोभिः
करणेन च ॥७॥

یہہ مہابہارت کی عبارت ہے اور باقی ترجمہ بخسارت کی شرارت ہے اب دل چاہی جس سے

ترجمہ کرا ہے اور تمیز حق و باطل فرماتے اگر میانجی اتنے پر بھی سری کرشن پر اتہام کرینگے تو سچ
حیا و شرم کی تمام کرینگے ؎ منکران چون دیدۂ شرم و حیا برہم زنند ؛ تہمت آلودگی
بر دامن پاکم زنند ؛ **قولہ** از ارابہ تا الخ سوط الجبار مین کئی جگہہ لفظ ارابہ تارقم کیا ہے اور بہر
جگہہ املا اوسکا درہم برہم لکہا ہے کیونکہ اس لفظ کے آخر ہائے مختفی ہے اور وہ حالت جمع
مین قائم نہین رہتی ہے پس ارابہا چاہیئے آپکے لئے ذرا فہم و ذکا چاہیئے جبکہ مولوی صاحب
کا املا ہی نادرست ہے تو تقریر کب جست ہے ؎ تو جو سمجہا ہے وہ سرتا پا غلط ؛ خود غلط
انشا غلط املا غلط ؛ بحث لفظی لا یعنی ہے کہ سد راہ معانی ہے ؎ پائے معنی گیر د صورت
ناخوش ست ؛ صلح کل خوشتر کدورت ناخوش ست ؛ اب میانجی حصہ سوم سوط الجبار
مین اوتارون پر اتہام کرتے ہین اور نام محمد و علی کو بدنام ؛ **سوط الجبار** لالاجی جو
قصۂ نمرود کو غلط بتاتے ہین یہ اقوال اونکے سب ہیات ہین اگر ایسا ہی ہے تو ہم بھی کہہ
سکتے ہین کہ سیتا فی النار ہوئی اور جل مری کرشن جس نے صد ہا مرتبہ جہوٹ بولا او
فسق و فجور مین مبتلا رہا ممکن نہ تہا کہ کنس کو مار ڈالتا بلکہ وہ خود کنس کے ہاتہہ سے مارا گیا
بارہ اوتار نے جو باراوۂ فریب و دغا کے ارادہ جلاوطنی راجا بل کا کیا تہا بل کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور کچہہ اوس سے خرق عادت ظاہر نہین ہوئی علی ہذا القیاس سب حکایات کو ہم غلط
کہہ سکتے ہین اور اگر ہم ایسا کہین تو ہمارا قول ہر آئینہ گنجایش رکہتا ہے کیونکہ کوئی کتاب ہنود
کی بسند مرفوع متصل مروی نہین ہے اور مہابہارت تو بلحاظ حال رواۃ کے بے اصل محض
ہے **جواب** بلاشبہہ قصۂ نمرود کا کچہہ ثبوت نہین ہے اور مسلمانون کے پاس کوئی
دلیل غیر مسکوت نہین ہے بلکہ اوسکی ابطال مین دلائل بسیار ہین اور رسائل تیار جسوقت
بہی اوس قصہ پر نظر انصاف ڈالوگے غلطیان صاف نکالو گے اب ہم طبیعت حق طویت کو
تحقیق مدعا الہی مین لگاتے ہین اور آپکی ابکار افکار کو آب خجالت مین نہلاتے ہین **قولہ**
ایسا ہی ہو نعوذ باللہ ضرور ایسا ہی ہے اور آپکے بزرگون کی خطا ہے جسوقت تم انصاف

روگردانی خطا پر آپ اعتراف کرو گے **قولہ** ہم بہی کہہ سکتے ہین الخ تمہارے لیے چپ رہنا ہی بہتر [illegible]
کچھہ کہنا خطا کیونکہ سیتا ابراہیم و سارہ کی طرح جہوٹی نہین تہی اور اوس نے راہ راستی جہوڑی نہین
پس وہ کسواسطے جل مرتی اور کیونکر اوس پر آگ عمل کرتی بالیقین جہوٹے کو آگ جلائیگی اور اپنا
جوہر دکہلائیگی جو کوئی راہ حق پر چلتے ہین اون سے اربعہ عناصر کے پرچلتی ہین جو کوئی رستہ گار ہین
دے کامگار ہین جو کوئی گنہگار ہین وے ذلیل و خوار ہین **قولہ** کرشن جس نے صد ہا مرتبہ جہوٹ
بولا الخ راب میانجی بالعرض تسلیم ہوئے اور مرخیل مفترین اگر جہوٹ بولنا بہتر ہوتا تو کسواسطے
بدنامی کا ٹوکرا آپکے سر پر ہوتا کرشن نے دن مین سے کوئی کام نہین کیا آپنے کبہی راستی کے
ساتہہ کلام نہین کیا **ع** عمر گذری کی نہ حال راستی * تو گوئی مین بسر کی زندگی رہ جیسے
کہ ہمنے کذب شرک براہیم آیت و روایت سے مدلل کیا اور اپنا دعوی بشہادت قرآن و حدیث
مکمل اسیطرح اگر آپ بہی عبارت وید و بہارت داخل کتاب کرتے تو کسواسطے نہ تمین ہمنام
مسلمہ کذاب کرتے شری کرشن کا خلاف شریعت کبہی معمول نہین ہوا لہذا اونکے ہاتھ سے کنس بہشت
سا نگی مین مقتول بالیقین ہوا یہ معجزہ کرشن علیہ السلام ہے ورنہ پہلوان رستم تن کے سامنے اطفال
شیرخوارہ کی کیا طاقت ہے اگر آپ ترجمین کاذب کی تصدیق نکرتے تو ہم آپکی [illegible]
غرض آنکہ ہمنے حدیث و قرآن پر بخوبی دہیان کیا اور دروغ ابراہیم او جہہ جس [illegible]
نے وید و بہارت سے روگردانی کی اور واد دروغ بیانی دی [illegible] ہماری [illegible]
بسیار [illegible] عداوت آشکار **ع** خیال حق بسر دیرست سرسوانہ [illegible]
تا کجا **قولہ** باون اوتار نے جو بار ادہ الخ اول بار جو کلمہ [illegible] بعض زیادہ [illegible]
بار بار اغلاط فاضل لاتے ہین اور اپنے تئین سودائیون مین داخل فرماتے ہین علاوہ [illegible]
اور بہی غلطی در جو بادنی تامل ہمانی جاتی ہے ہم بحث لفظی کو طوالت [illegible]
نہین جیسے آپنے شری کرشن پر اتہام کیا ویسی ہی باون اوتار کے [illegible] کلام لیا [illegible]
آپکی سرشت مین ہے تعریف ابلیس بہشتون [illegible] دنگلو کے [illegible] آیت [illegible]

Marfat.com

نازل ہے جو کچھ تمنے ابراہیم کے حق مین لکہا وہ عین ثواب ہے اور موافق سُنت و کتاب جو کچھ آپنے
نے کرشن اور باون کی شان مین رقم کیا وہ سر بسر غلط ہے اور لایق رد ہر غلط **ہ** من غلط ہرگز نہ
بگویم آنچہ بسودم بارہا ؞ تو خود امروز آنچہ گوئی میشود فردا غلط ؞ **قولہ** علی ہذا القیاس فقط مقیس و
مقیس علیہ کا بیان کیجئے اور اپنی استعداد کا اعلان اگر آپنے آفتاب دانش سے نور اقتباس کیا ہے
تو فرمائیے کس چیز کو کس چیز پر قیاس کیا ہے تف ہے آپکے وہم و خیال پر اور قیل و قال پر کہ بار بار
دِرد دع پردازی باز کرتے ہو اور قصہ دم بازی آغاز **قولہ** سب حکایات کو ہم غلط کہہ سکتے
ہین فقط آپکی تو کیا اصل ہے اگر خود محمد و علی گور سے نکل آئینگے اور دستار علم و فضل افلاطون و ارسطو
سے بدل آئینگے تو بہت ندامت اوٹھائینگے اور بعلمہ ملامت کہائینگے اپنا ہاتھ قلم کرینگے اور بنام کرن
فتحنامہ رقم کرینگے کس کی مجال ہے کہ اہل حق کی کسی بات کو غلط کہہ سکے اور عزت و آبرو کسی
رد سکے **قولہ** اگر ہم ایسا کہین تو ہر آئینہ قول ہمارا گنجایش رکھتا ہے فقط مولوی صاحب کی عمر
ستائی مین تمام ہو دیگی اور بہر زہ رائی مین صبح سے شام ہو دیگی **ہ** صبح ہو دیگی شام
ہو دیگی ؞ عمر یون ہی تمام ہو دیگی ؞ چونکہ نادانون اور مسلمانون نے سوط الجبار پر گوہر تنا
نثار کئے ہین اور صلہ مین درم و دینار دئے ہین مولوی جی پیراہن مین پہولے ہین اور اپنی
اصل کو بہولتے ہین اپنی کتاب کو لاثانی جانتے ہین سراب کو پانی مانتے ہین مگر یہ اونکی نادانی
ہے اور حماقت کی نشانی ہے **ہ** مشو غرّہ بحسن گفتار خویش ؞ بتحسین نادان و پندار خویش
؞ **قولہ** چونکہ کوئی کتاب ہنود کی بسند مرفوع متصل مروی نہین ہے فقط یہ کس خر کا کلام ہے
اور مرفوع متصل کس جانور کا نام ہے اگر مرفوع متصل کوئی چیز ہے اور بخاری و مسلم کی تجویز ہے تو بہی
اوسکی کچھ اصل نہین ہے کہ مسلمانون کے پاس دو ہو تین سو برس کے راویون کو صدق بیان
و درستی ایمان کی کوئی سبیل نہین ہے پس روایات مرفوع متصل کو دوسری روایات پر ہرگز تفضیل نہین
تشریح اسکی کئی بار ہو چکی اور ہو دیگی مسلمانی زار زار رو چکی اور رو دیگی **قولہ** اور صحابہ
تو بلحاظ رواۃ کے ہی اصل محض ہے فقط آپکے اس دعوی کی مد اصل تکذیب ہو چکی بلکہ اس بحث

مین ایک فصل ترتیب ہو چلی اس کتاب کے اوراق بالا پر نظر کیجیے اور اپنی کرسوا وی چشم تر اگر
حیا تیرم مطلق نہین ہے کہ جواب دندان شکن پاتے ہو اور پھر سخن بناتے ہو آخر کتاب مین ہی ایک فصل
ترتیب دینگے مسلمانون کو تکذیب بخاری ومسلم کی ترغیب دینگے یہان تک براہیم کے تین جھوٹ واضح ہوئے
مخالفین ہوئے اور مولوی محمد علی کے سارے عدد تیرہ تین ہوئے اب جو تھے جھوٹ کا بیان کرتا ہون اور
جو اس حصہ مسلمان پریشان جبکہ جانے نمرود سے ابراہیم کو فکر ہوئی توجہ ملک مصر ہوئی پہلے
کو ساتھ لیا ماہ پارہ کے ہاتھ مین ہاتھ دیا دونون خچر پر سوار ہوئے اور آوارہ ہامون کوہ بادیہ
مصر مین داخل ہوئے اور بوقلمونی روزگار سے غافل کہتے ہین کہ سارہ بہت حسین تھی رشک لعبت
چین تھی وہان شہرت حسن سارہ دوبالا ہوئی گوش زد ادنی و اعلی ہوئی بادشاہ عاشق زار ہوا
تیر مژگان سے دل فگار ہوا حضار مجلس کو حکم دیا کہ سارہ کو حاضر دربار کرو اور روداد دل بیمار جبکہ
بادشاہی لوگ ابراہیم و سارہ کے پاس آئے یہ دونون بقیاس گھبرائے اول ابراہیم
بادشاہ مین داخل ہوا اور بادشاہ اوس سے سائل کہ یہ عورت تیری کیا لگتی ہے ابراہیم نے
کہا کہ خواہر میری ہے بادشاہ نے ابراہیم کو آزاد کیا اور سارہ کو یاد کیا ابراہیم نے سارہ کو راہ
حیا جوئی دکھائی اور دروغگوئی سکھلائی کہ جس وقت بادشاہ تجھ سے دریافت کرے کہ تیرا اور
ابراہیم کا رشتہ کیا ہے تو یہی کہنا کہ ابراہیم میرا بھائی ہے سارہ نے ہدایت ابراہیم پر عمل کیا اور
رشتہ زوجیت کو اخوت سے بدل دیا یعنی جب بادشاہ نے سارہ سے پوچھا کہ ابراہیم تیرا کیا لگتا ہے
سارہ نے کہا کہ بھائی میرا ہے یہان حدیث مسلم و بخاری کی سند کافی ہے جسکی کچھ عبارت تمام ہوئی اور کچھ
باقی ہے چنانچہ (وقال بینا ھو ذات یوم و سارة اذ اتی علی جبار من الجبابرة فقیل لہ ان ھھنا
رجلا معہ امرأة من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ عنہا من ھذہ قال اختی فاتی سارة
ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک یعنی فرمایا محمد نے کہ درمیان بیان
ابراہیم کے کہ ناگہان آیا ابراہیم ساتھ سارہ کے نزدیک ایک ظالم کے ظالمون مین سے

کیا اوس ظالم کو کہ اجگہہ ایک مرد ہے اوسکے ساتھہ ایک عورت ہے حسن وجمال مین بہترین لوگون
سے پس اوس نے کوئی آدمی ابراہیم کی طرف روانہ کیا پس گیا ابراہیم نزدیک اوسکے پس سوال
کیا اوس نے ابراہیم سے کہ کون ہے تیری یہہ عورت کہا ابراہیم نے یہہ بہن میری ہے پس آیا ابراہیم
سارہ کے پاس پس کہا سارہ کو کہ اگر یہہ ظالم جانیگا کہ تو بی بی میری ہے تو مجھہ سے تجھکو زبردستی
چہین لیگا پس اگر تجھہ سے دریافت کرے تو یہہ ہی خبر دینا کہ تو بہن میری ہے اسلام مین اور یہہ بات
ہے کہ نہین ہے روئے زمین پر کوئی مسلمان سوا میرے اور تیرے فقط یہہ حدیث اسی امر مین معتمد
ہے کہ ابراہیم کو دروغگوئی مین بڑا کد ہے ورنہ واجب ابطال ہے کہ غلط گوئی بخاری ومسلم پر دال
ہے مثلاً **قولہما** اختی فی الاسلام فقط غلط محض ہے کیونکہ دینی بہن کہنے سے مطلب ابراہیم حاصل
نتہا اور لوح دل سے نقش خوف وبیم زایل نتہا ابراہیم کی دینی بہن سے بادشاہ کو کب
اعتراض تہا البتہ حقیقی بہن سے اعراض تہا کیونکہ کسی کی سگی بہن چہیننا خلاف دین بادشاہ
تہا کہ وہ مجوسی بلا اشتباہ تہا شریعت مجوس مین یہہ ہی ہے کہ خواہر برادر حقیقی کی نکاح بندے
برادر حقیقی کے ہوتے کوئی بہن کا خواستگار نہین تہا اور کسی کے ساتھہ اوسکا عقد روا نہین
بنابرین ابراہیم نے خدا کی غداری مین تشکک کیا اور دین مجوس مین تمسک کہ بادشاہ اپنے
دین کے مسئلہ پر دہیان کرے اور ابراہیم کی مشکل آسان سارہ کی رہائی کرے اور ابراہیم کی
عقدہ کشائی یہہ توحید ابراہیم کا امتحان ہے جو مسلمانون کا پیرستان ہے **قولہما** لیس علی
وجہ الارض مومن غیری وغیرک فقط یہہ بھی غلط محض ہے کیونکہ اوسوقت لوط بہی مسلمان تہا
بلکہ پیغمبر حق سبحان تہا قرآن مین سورۂ عنکبوت ہے اوس مین غلط گوئی بخاری ومسلم کا ثبوت ہے
اگر یہہ محدث سورۂ عنکبوت پڑہے تو کیونکر امر خلاف قرآن گڑہتے یا ان محدثون کو یہہ مذکور
بر نہین تہا اور اوسکی تفسیر سے خبر نہین یہان سے بخاری ومسلم کی کمیت استعداد آشکار ہے بہر
سنیون کو بڑا انتقام ہے ان محدثون سے ہمارے وقت کے ندافہ ولوزباف بہتر ہین کہ اونکا
اکثر سورۂ قرآن از بر ہین اگر کوئی کہے کہ جہان یہہ ماجرا گذرا تہا وہان کوئی مومن سوا ابراہیم

Marfat.com

سارا اتنا تو جواب یہ ہے کہ وجہ الارض بمعنی روئے زمین ہے جس مین تخصیص کسی جگہ کی نہین ہے پس
علی وجہ الارض مومن غیری وغیرک کے یہی معنی ہین کہ روئے زمین پہ میرے اور تیرے سوا
کوئی مسلمان نہین ہے اور کہین یہان کا نشان نہین حالانکہ یہ خلاف قرآن ہے جسمین مسلمانون کا
بیان ہے کیونکہ سورۂ عنکبوت مین مرقوم ہے کہ جسوقت ابراہیم نے آتش نمرود سے امان پایا
لوط اوسپر ایمان لایا چنانچہ فامن لہ لوط وقال انی مهاجر الی ربی یعنی پس ایمان لایا واسطے اوسکے
لوط اور کہا تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف رب اپنے کے فقط اکثر مفسرین و مورخین کا یہی
قول ہے کہ لوط ہمراہ ابراہیم و سارہ سفر کرتا تھا اور محنت و مشقت مین عمر بسر کرتا تھا غرضکہ جن بخاری
مسلم پر مسلمانون کا اعتماد ہے اونکی خوب ستہ اوی کہ قرآن سے بہرہ نہین رکھتے اور مقابلہ کرین کا نہ
نہین آئے لوی محمد علی ابراہیم کا تیسرا دروغ تسلیم کرتے ہین مگر تعلیم کذب سارہ مین تسلیم کرتے ہین
سوط الجبار ہرگاہ ابراہیم در مصر رفت اتفاقاً آنجا بادشاہے جبار بود کہ ہر زن خوشرو را
بجبر میگرفت اگر شوہرش با وے بود او را میکشت و اگر برادر یا دیگرے از اقربا می بود ابقا میداشت
لہذا ابراہیم با سارہ گفت کہ اگر پیادگان آن جبار ترا نزد اوبردن تو بباید در آنحال من برسند
بگوئی کہ برادر من است کہ باعتبار دین برادر تو ہستم حق تعالی ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت
ناموس ما ہم ضایع نخواہد کرد چنانچہ سارہ مطابق ارشاد ابراہیم عمل فرمود پس معلوم شد کہ
سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخت ابراہیم کہ با پیادگان آن ظالم وانمود و بسبب معانی مضمرہ دروغ
نبود و بالفرض درین مقام اگر ابراہیم دروغ ہم میگفت موافق اصول مہدہ بالا روا بود **جواب**
چونکہ مولوی صاحب نے دروغ سوم ابراہیم مین کچھ عذر و حیلہ نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ
نے کذب ابراہیم یقین کیا **ع** عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است پس اگر ...
بالتو آپ حق و باطل کو جدا کرینگے اور ریشہ کیے ہوئے سے خدا ان الکرینگے اب ...
ناجواب گوش کیجئے ہیراب ہوش تیجئے **قولہ** ما دستش چنان بود کہ ہر زن خوشرو را بجبر میگرفت
مثلاً اگر وہ ہر عورت حسین بجبر لیتا اور زن بے سا و بجبر لیتا تو اوسکے ہزارہا عورت جمع ہوتین

Marfat.com

مانند پروانہاے شمع ہوتین پس ایسی عورتون کو وہ کیا کرتا تہا کہ ہمہ کی خاتم الانبیا کرتا فقط
نظر ازین بادشاہ مذکور صرف مسافرون کی عورات لیتا تہا یا اپنی رعیت کی بہی زوجات لیتا
تہا بر تقدیر اول وہ صفت اقلیم مین مشہور ہوتا ابراہیم کو اوسکی حال سے وقوف ضرور ہوتا پس کسو
اوسکی ملک مین جاتا اور کسواسطے ناحق لینے لئے بلا مین پہنستا اگر ابراہیم نے دیدہ و دانستہ اپنے تئین
آوارہ کیا تو سمجھ رنا کا یہ کیا بر تقدیر دوم ملک تباہ ہوتا کیونکر انتظام رعیت و سپاہ ہوتا سلطنت
مین زوال آتا اور خزینہ دولت مین ہال آتا سپاہ و رعیت اپنی راہ لیتی اور دوسرے بادشاہ کی
پناہ لیتی ظالم اکیلا ہوتا کون آتا اور کون جاتا ہوتا **قولہ** اگر شوہرش بادمے بود و در نگہداشت
الخ برادر ذخیرہ وارث ہے کسواسطے روگردانی کرتا تہا او شوہر بیچارہ کی کسواسطے تلف زندگی
کرتا تہا ترجیح شوہر بیان کیجئے ورنہ اس فقرہ کو بہتان جان لیجئے اگر آپ ترجیح بلا مرجح سے خبردار
ہوتے تو شتاب پر اس کلام سراسر اتہام کے جوہر نمودار ہوتے لہذا آپ کی بات تو
اوسل تار عنکبوت ناپایدار علاوہ اسکے امیر یا فقیر ہووے برنا یا پیر ہووے ہر ایک کو اپنے کا
کام ہے اور اپنے آرام سے دوسرے کی مخالفت مین کیا سود گناہ بے لذت مین کیا
ہے اگر بادشاہ اپنی عادت سے مجبور ہوتا اور نشہ شہوت مین چور تو عورت خوشرو سے صحبت کرتا
کسواسطے گناہ بی لذت کرتا قطع نظر ازین آپکا یہ قول قابل اطمینان نہین ہے کہ روایت صحاح
و آیت قرآن نہین ہے آپ تو صرف قرآن و حدیث پر اعتبار کرتے تھے اور تواریخ و تفاسیر کو
ردی النار آپ ہی کا قول آپکے اسکات کے لئے کافی ہے اور عہد شکنی جناب کے اثبات کے لئے
وافی **قولہ** کہ باعتبار دین برادر تو ہستم الخ ابراہیم نے جو سارا کو بہن بتلایا اور سارہ نے
جو ابراہیم کو بہائی بنایا تو اس سے غرض انکی یہ تہی کہ بادشاہ اخوت اسلامی و دینی سمجہے
یا مراد یہ تہی کہ اخوت حقیقی و عینی سمجہے شق اول خلاف مقصود ابراہیم و سارہ ہے اور محض فعل
ناکارہ کیونکہ ابراہیم کی خواہر دینی پر تصرف کرنا شریعت بادشاہ کے خلاف نہین تہا ا
و وعدہ انصاف نہین کسواسطے کہ بادشاہ مجتہد دین مجوس تہا لہذا اوسکے نزدیک

Marfat.com

یعنا کسنائی ناموس تہا پس بلاشبہہ ابراہیم نے شق دوم اختیار لیا اور سارہ کو ایسی خواہش کی
نمودار کہ بادشاہ اپنے دین پر خیال کرے اور ابراہیم کا رنج ملال یہی وجہ ابراہیم کی نجات
کے لئے مناسب تہی اور بادشاہ کی اسکات کے لئے واجب ابراہیم کو شعور نہ تہا کہ آپ اپنی
موت کی تدبیر کرتا اور سارہ کو دشمن کے ہاتھ مین اسیر پس سخن تراشی میانجی خلاف مدعای
ابراہیم ہے بلکہ خطاے عظیم ہے ہر ایک کام مین مشورہ عقل واجب ہے بعدہ دخل مناسب اصول
یہ ہن علم رادہ من عقل ہے بایدشل شہور ہے اور کتب فلاسفہ مین مذکور ہے اگر میان محمد علی گلشن کلمات
ہمارے گل نصیحت چنتے تو کسواسطے کارگاہ ہر زہ درائی مین گلیم فضیحت بنتے **قولہ** حق تعالی
ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت فقط اگر ابراہیم کے نزدیک خدا کی کچہہ حقیقت ہوتی تو کسو
تعلیم دروغ کی حاجت ہوتی اس کار ناکارہ سے یعنی تعلیم سارہ سے یہی معلوم ہوا کہ ابراہیم
کو حق تعالی پر اطمینان نہ تہا اور سواے دروغ اوسکی راہ مین کوئی نگہبان نہ تہا اگر ابراہیم کا
خدا پر تکیہ ہوتا تو کس لئے استدعا ہوتا یہان سے یہہ ہی جانا گیا کہ وہ قائل تدبیر تہا اور منکر
تقدیر اسواسطے یہہ دونون فقرے بخاری و مسلم مین نہین ہین ساختہ میانجی کوتاہ بین ہین یا
مورخین سے سنے ہین اور تواریخ محمدیہ سے چنے ہین اصل یہہ ہے کہ در باطن میانجی تواریخ محمدیہ
اعتماد کرتے ہین بلکہ بات بات مین اوس سے استمداد کرتے ہین بظاہر کہتے ہین کہ تواریخ محمدیہ
معتمد نہین ہے اور قابل سند نہین ہم مولوی جی کی عادت طفلی اور خصلت شغلی سے خبردار ہین
اور قدیم الایام سے محرم اسرار مگر لب پر نہین لاتے زبان نہین ہلاتے سعدی راز عالم ہرگز
بوے گل دل مین نہان ہے بیک مثل غنچہ گل بنہ ہی مرادہا ان بدو **قولہ** ناموس ابراہیم ضائع
نخواہد کرد فقط اگر بادشاہ اول ابراہیم کو قتل کرتا اور بعدہ سارہ پر دخل تو ناموس
تہی نہ جاے بے ناموسی کیونکہ شریعت اسلام مین بعد مرگ شوہر ... نکاح
اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے **قولہ** چنانچہ سارہ مطابق ہدایت ابراہیم ... ابراہیم کہا ...
آن ظالم را نمودہ سبحانی مضمرہ دروغ بود فقط بلاشبہہ سارہ نے تعلیم ابراہیم پر گوہر صدق

نثار کیا اور اپنے کو اوسکی خواہر حقیقی آشکار کیونکہ خواہر دینی کہنا بیفایدہ بات تہی خواہر حقیقی
کہنے مین اوسکی نجات تہی کہ شاید بادشاہ اپنے دین کے مسئلہ پر غور کرے اور سارہ کی رہائی
فی الفور کیونکہ دین مجوس مین خواہر حقیقی بہائی کے لئے مخصوص ہی چنانچہ مثلا ہرحق مین منصوص
ہے کہ اعتبار پر اعتراض کیا ہے علمار نے کہ کیون نہ کہا ابراہیم نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ
بی بی کو اسکے میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہین اور یہہ ہی ہے کہ ظالم کہان باک رکھتا
ہے کہ بی بی ہو یا بہن لیلیتا ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہہ ہی تہی کہ بی بی کو
میان سے لے لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی ہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا
بہائی احق و اولی ہے ساتھ اوسکے بہ نسبت غیر کے بس چاہا ابراہیم نے کہ تمسک کرے ساتھ
دین اوس ظالم کے باوجود اسکے اوسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
اوسکے لینے کا انتہی علاوہ اسکے آپکی عبارت مین لفظ معانی کیا تے ہے اور بصیغہ جمع
اسواسطے ہے شاید کہ کذب ابراہیم کے بہت معانی ہین مثل توجیہات قرآنی ہین لفظ سفر سے
بصفت معانی سے یہہ ہی بات جانی جاتی ہے کہ وے معانی بعیدہ ہین اور دیدہ فہم و فراست سے
پوشیدہ **قولہ** بالفرض درین مقام اگر ابراہیم دروغ ہم میگفت موافق اصول ممہدہ بالا
روا بود فقط اب مولوی صاحب راستی پر آئے اور اپنے کئے ہوئے سے پچہتائے آپکی یہہ ہی مثل
ہے اور اسی پر عمل ہے **ع** انچہ دانا کند ہمان نادان ٭ لیک بعد از قبول رسوائی ٭
اگر اول ہی آپ ابراہیم کو جہوٹون مین شامل کرتے اور مدینہ کذب کا عامل تو کسواسطے
دستہ طول کلام ہوتا اور ابراہیم رسواے خاص و عام آیندہ کو جہوٹی بات پر اصرار نکیجیے اور
برعکس قرآن و حدیث گفتار یہہ بحث و مباحثہ اوسیوقت رونق پائیگا کہ دل مین احقاق
حق سمائیگا جب تک کہ مدنظر ابطال باطل نہوگا مدعا حاصل نہوگا اب مولوی صاحب عقل و
دانش کو سلام کرتے ہین اور ارادہ الزام **سوط الجبار** توریہ ابراہیم و سارہ را
باکذب تعبیری کردن کہ برای گرفتن اسباب راجہ مدر الدیج گفتند موازنہ باید کرد و از رو انصاف

فت کہ این کلمات ابراہیم محمول بر حسن نیت و عدم مضرت و دیگرے محتمل صدق است یا
ا شری کرشن و نیز در دنگوئی باسدیو دیوکی با راجہ کنس ہو انما دختر جشودا کہ این دختر ابطن
تم دیوکی متولد شدہ است شہرہ ہند است و تعجب این ست کہ این فریب و دروغ راہنود دم
مایش و مدح باسدیو دیوکی با دف و نے میسر آید **جواب** ذرا دیر ہوئی کہ مولوی صاحب
دروغ ابراہیم کو دروغ کہتے تھے اب تو کہنے لگے ہم ہم آپکا قول و فعل اور ارادہ اور لائق غور
ہے **ع** ازین پیش بودی بجائے دگر ٭ کنون مسکنی خرم ہوئی دگر ٭ **قولہ** با کذب شری کرشن
ہ اس جھوٹ کا آپ جواب پا چکے اور ندامت بیحساب اٹھا چکے جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہر اور
بزرگوں سچا نہیں تحصیلدار سرکار دولتمدار اگر جھوٹ بولیگا اور شہرت ہو جائیگی تو سزا سے
عمال پائیگا اور قرار واقعی گوشمال کھائیگا اسواسطے آپکو خورشید روی چاہیئے اور صبح صادق کی
مانند راست گوئی **ع** بگیتی باید خورشید روئی ٭ چو صبح دومین کن راست گوئی ٭ **قولہ**
ر این کلمات ابراہیم محمول بر حسن نیت و عدم مضرت و دیگرے محتمل صدق است فقط دین جو کہ
ساتھ تمسک نا حسن نیت نہیں ہے اور آتش پرستی کی اصلا اصابت نہیں جو کوئی دین حق کا انکار
کریگا وہی حقیقت کلمات ابراہیم پر اعتراف کریگا البتہ جورو کو بہن کہنے سے ابراہیم کی رسوائی
تھی دوسرے کیا بڑائی تھی کیونکہ ابراہیم ہی بہن سے ہمبستر ہوا اور ابراہیم ہی غرق ندامت
ہوا دوسرے مسلمان کا نقصان نہیں ہے زید کی رسوائی سے بکر پشیمان نہیں ہم بہت دلائل سے
ثابت کر چکے کہ ابراہیم نے سارہ کو حقیقی بہن اپنا کیا اور اپنے تئیں آجروں سے مقترن قرار دیا
پس قول ابراہیم قطعاً صدق پر محمول نہیں ہو اور اصلاً مقبول ارباب قبول نہیں **قولہ**
گفتار شری کرشن فقط شری کرشن نے کہی ہے و دنگوئی نہیں کی بلکہ ہمیشہ کا
خوف خدا نہیں ہے کہ شری کرشن پر اتہام کرتے ہو اور ...
ہوتا تو کسواسطے لقب مبلغ کا کذاب ہوتا **ع** ...
حاصل نہو **قولہ** و نیز در دنگوئی باسدیو دیوکی با راجہ کنس ... نہیں

اس پر اتہام ہے اور باسدیو اسکا نام ہے تو آپ اس لائق نہین کہ بحث دینی کرین اور بزرگ
ہنود کی عیب بینی باوجودیکہ آپکو اہل دانش کی صحبت پر تربت رہی پہر بہی غباوت نہین گئی
کی اوسی جگہہ تاثیر ہے کہ جہان استعداد ہو اور لیاقت خداداد ہو **س** باران کہ در لطافت طبعش خلاف
؛ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ؛ مہربان من جن پر آپکا اتہام ہے اونکا بسدیو نام ہے
البتہ شری کرشن کا نام باسدیو ہے جو کہ دین و دنیا کا خدیو ہے جسکے بیم سے جن و ملک عزیو کرتے
ہین اور جسکی ہیبت سے دیو و فرشتے ترک مکر و ریو بہرحال یہہ آپکا افترائے عظیم ہے بلکہ برتر از کذب
ابراہیم ہے بسدیو دیوکی نے کنس کے سامنے ہرگز خلاف واقع کلام نہین کیا آپنے ناحق اپنا نام
شہرہ خیل مفترین کیا اگر آپ مفترین نہین ہین اور سرمایہ مدبری نہین تو کتب ہنود سے سند لائیے اور اپنی
برائت مین کد فرمائیے ورنہ خداوند تعالی اول آپکا نام کذاب ہوگا بعدہ حساب کریگا اوسوقت آپکی
دروغ پردازی کا گل کہلیگا سوا خار خار سرزنش کیا ملیگا **س** نہو دروغ سے جز سوزش جگر
حاصل ؛ سوا دودہ نہ آئے گل چراغ سے بو ؛ **قولہ** تعجب این ست کہ این فریب دروغ را الخ
یہہ بہی محض بے بنیاد ہے بلکہ سراسر بہتان ہے آپ نے صدق و راستی کا خون کیا اور اتنے زمانہ
کیا آج تک کسی ہندو کے دماغ مین یہہ خیال خام نہین سمایا اور کسی نے آپکی طرح دف اتہام نہین
بجایا میاںجی ہر زمان جنگ تہمت طرازی نکیجیے اور آہنگ افترا پردازی نکیجیے خلاصہ مقام اور حاصل
کلام آنکہ یہہ راگنی نہ تال کی نہ سُر کی ہے ایجاد محمد علی لڑکی ہے یہان تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا
کبہی جہوٹ نہین بولتے مردود ہوا اور انکا مولوی محمد علی بے سود اب عبید اللہ کے قول آیندہ کا
رد قلمبند کرتا ہون اور تھیلدار بلاری کا دم بند **قولہ** کسی پر ظلم کرین فقط اس قول کے یہی
معنی ہین کہ انبیا ستمگر نہین ہین اور یکے لئے باعث ضرر نہین مگر یہہ محض خطا ہے کہ ظلم انبیا مشہور ہین
وسماے ظلم آدم اور پرندگو ہے اب تفصیل ستم ابراہیم منظور ہے جیسے کہ ابراہیم جہوٹون کا بادشاہ تہا ویسے
ہی ظالمون کا پشت و پناہ تہا چنانچہ ہاجرہ پر اوس نے شمشیر ستم چلائی یعنی سارہ کے ہاتہ سے اوسکے
جا بجا خاص قلم کرائی پہر ابراہیم نے عدل و عقل کا طریق چہوڑا اور اسمعیل و ہاجرہ کو صحرا لق و دق میں

یق چہوڑا تفصیل اسکی سنّت وکتاب مین ہے اور روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب مین ہی بیان
ہے مین ہماری کوئی غرض نہین ہے انکار اوس سے خالی از علت مرض نہین میانجی کو چاہیے
علاج مزاج سقیم کرائین اور ظلم خلیل تسلیم فرمائین **سـ٥** نے عرض یا بی چو حرف نگفت رو
بہ حاجت مسواک کہ باشد وہان پاک را ٭ مولوی جی کی عقل پر کیا پتہر پڑے کہ اپنے بزرگون
کلام مین شک کرتے ہین اور لوح دل سے کلمۂ حق حک **سوط الجبار** این افترائیست عظیم
بیضاوی وکشاف وتفسیر کبیر و نیشاپوری و دیگر تفاسیر معتبرہ اینچہ نوشتۂ اصلا اندکو نیست داب
طرین نہ این ست کہ معترض برآن کار بند شدہ بلکہ دامن طرہ آنست کہ چنانکہ با اقوال پیشوایان
در از ہمان کتب بود کہ معترض اقرار اعتبار آن کردہ نقل میکنیم اینچہ درین باب در تفسیر فتح العزیز
بوم ست خلاصۂ آن این ست کہ ہاجرہ کنیز سارہ بود سارہ راچون آرزوی حصول اولاد
ابراہیم در دل جاگرفت ہاجرہ را با براہیم بخشید وچون اسمعیل از بطن ہاجرہ متولد شد روزے
براہیم اسمعیل را در کنار گرفتہ بود کہ سارہ را خوش نیامد واز ابراہیم خواست کہ او را و مادرش را
بجائے کہ نہ زرع و آب باشد برساند ابراہیم ازان انکار کردہ وبگفتۂ وے عمل نکرد آخر کار حکم
الٰہی رسید کہ ہاجرہ واسمعیل را درین چنین موضع باید رسانید ابراہیم آن ہردو را بحکم الٰہی در بیت
رسانیدہ وہا فرمود معترض کہ دیگر واہیات درین قصہ از طرف خود افزودہ سراسر افترا است و
دروغ **جواب** جو کچہ ہمنے اپنی کتاب مین رقم کیا ہے وہ بیان اصل حال براہیم کیا ہے
کہ مولوی جی اوسکا نام افترا دہرینگے تو ہم اونکو بہت رسوا کرینگے مخالف کی عادت ہے کہ اپنے بزرگون
و مفتری کہتا ہے اور اونکو دینے پردہ دری رہتا ہے ابراہیم نے سارہ کو گستاخ کیا اور سارہ نے
ہاجرہ کے کان مین سوراخ کیا ہاجرہ بے ستر کی اور اوسکی جا بنہانی کتر دی ابراہیم نے اسمعیل او
ہاجرہ کو بے قصور نکالا اور بیابان مین دور ڈالا یہ تمام حال تفسیر زاہدی وروضۃ الاحباب
مواہب علیہ وغیرہ مین منقول ہے اور سچے مسلمانونکے نزدیک مقبول ہے ناسے نامعتقد تو بسیار ہین اور سہیل
اسلام پر بیا ہین مگر کون اعتبار کرتا ہے ہر شخص بار بار کرتا ہے اب اپنے فقرات کے جواب پر کان

لگائیے اور مہر سکے تو جواب الجواب پر جان لڑائیے **قوله** اور بیضاوی وکشاف الخ فرض کی
نے کہ مطالب مذکورہ بیضاوی وغیرہ مفسرین نے ترقیم نہین کی مگر یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ انہون
تسلیم نہین کی کیونکہ ہمارا یہ باتین ہین کہ ان مفسرون کے نزدیک داخل دین ہین مگر انکی تفاسیر مین تاویل
نہین ہین مثلا احادیث بخاری و مسلم بیضاوی وغیرہ مفسرین کے عقیدہ مین بالکل معتبر ہین بلکہ
بعض امور مین قرآن سے بہی بڑہکر ہین حالانکہ اشخاص مذکور کی کتابون مین اول سے آخر تک
اصلا مذکور نہین ہین اور مرقومہ تفسیر بیضاوی وکشاف وکبیر ونیشاپوری نہین پس موافق کلیہ آپکے
ہم کہہ سکتے ہین کہ بخاری و مسلم کے اکثر مضامین و مطالب افترای عظیم ہین اور مانند اکاذیب
محمد علی [illegible] ہین علاوہ اسکے جسوقت کوئی مضمون آپکی موافق ان تفسیرون سے برآتا ہے اوسوقت
آپکے نزدیک مجموعہ معتبر نظر آتا ہے اور جسوقت کوئی مضمون ہمارے مطلب کا نکل آتا ہے اوسوقت اس مجموعہ
کا نقشہ بدل جاتا یعنی بے اعتبار ہوتا ہے اور مانند اوراق خزان قابل نار چنانچہ ہمنے حملہ [illegible]
[illegible] تہا کہ تفسیر کشاف کے ایک مقام سے ظاہر ہے کہ محمد سے جبرئیل بزرگ تر ہے اوسکے جواب مین یہہ قول
محمد علی ہے کہ صاحب کشاف معتزلی ہے ہمارے علما کا معتزلہ سے خلاف مشہور ہے اور حنفیہ [illegible] موافقت
[illegible] ہے غرض کہ مباحثی کے نزدیک ان تفسیرون کا معتبر ہونا اور غیر معتبر ہونا یکسان ہے
[illegible] ترجیح کہان سے یہہ معتزلہ قایل دیدار خدا نہین ہین اور اس مسئلہ مین شیعو سے
جدا نہین اگر آپکا کشاف پر مدار ہوگا تو دیدار الہی سے انکار ناچار ہوگا پہر صاحب
[illegible] شفاعت انبیا کا قایل نہین ہے اور اوسکی راے مین عدالت الہی لاطایل نہین ہے
صاحب کشاف کا عقیدہ ہے کہ نیکی خدا سے ہے اور بدی نفس دون سے پہر صاحب کشاف کہتا ہے
[illegible] انسان [illegible] ہے اور نہ کافر و مومن اسیطرح معتزلہ کے صدہا مسائل ہین کہ اہل
سنت کی [illegible] مین زہر ہلاہل ہین پس جو کوئی تفسیر کشاف پر یقین کریگا وہ ملت سنت
جماعت کو [illegible] نہین کریگا عجب معاملہ ہے کہ مباحثی [illegible] کے مقابلہ مین ہرگز جد وجہد نہین
[illegible] کا رد نہین کرتے اگر آپکی تحریر وتقریر کی یہی صورت ہے تو ہمکو رد اسلام

کی کیا ضرورت ہے **قولہ** داب مناظرہ نہ آنست کہ معترض بر آن کار بند شد و الخ معترض تو بات
بات مین قرآن و حدیث سے سند لاتا ہے اور رد مخالفین مین کد فرماتا ہے اگر ہمنے کہین آپکی طرح
غلط ترجمہ پیش کیا ہووے تو اول حوالہ دیجیے بعدہ گلہ کیجیے معلوم نہین کہ معترض نے آپکے ساتھ کیا احسان
ناکردنی کی ہے کہ ناحق اوس بیچارہ کو الزام دیتے ہو اور طرح طرح کے دشنام **قولہ** بلکہ بداب
مناظرہ آنست کہ چنانکہ ما اقوال الخ خود ستائی نکیجیے اور داد بیحیائی نہ دیجیے خود فروشی سے
مے نوشی بہتر ہے اور اس عقل و تحریر سے مدہوشی بہتر **ہ** ے خوار و رند باش ولی خود نما مباش
بنہ مے نوش و طریقت حق بہ رخ خود فروش ؛ مخالف اپنے تئین عالم ماہر جانتا ہے اور فاضل و کامل
مانتا ہے حالانکہ پیرایہ علم و فضل سے عاری ہے اور غریق دریائے نا داری لہذا اوسکی ساری شیخی بیکار
ہے بلکہ باعث عار ہے **ہ** زینت بانند و تقی و دیبا ؛ کہ بود بجز دس ناز یبا **قولہ** معترض اقرار
اعتبار ان کردہ الخ جھوٹ چند در چند نہ بولیے صراحی در دروغگوئی سر بند نہ کھولیے یہ جھوٹ آپکو
بہت خراب کریگا ہمنام و ہم انجام مسیلمہ کذاب کریگا کذب بڑا عیب ہے اور سب گناہوں کی بالطبع لازمی ہے
ہ چشم بینش کذب سے ہوتی ہے کور ؛ چشم کا گل چشم سے کہوتا ہے نور ؛ تم نے ہماری مستندہ
کتب سے ایک فقرہ بھی نقل نہین کیا کسی جگہہ وید و بہارت پیش نہین کیا اگر ہماری کتابون
سوا اپنے کوئی عبارت نقل ہووے اور اہل حق کو بشارت دی ہووے تو حوالہ دیجیے الکہد باری وغیرہ کی
واہیات وید و بہارت نہین ہے آپکو تمیز حق و باطل مین مہارت نہین جو کچھہ آپکی تحریر کردہ ہین
نز دیک ہماری مستندہ کتابون سے ایک کلمہ نہین ہے واہیات الکہد باری وغیرہ ترجمہ نہین جیسے
کہ ہمنے اصل آیت و روایت سے رد اسلام کیا ہے اور الزام مین جد و جہد تمام اگر اسطرح آپ
بھی سند وید و بہارت ہی پر کفایت کرتے تو ہم کسواسطے آپکی شکایت کرتے اگر معنی اوسکے
صحیح ترجمہ کرتا اور درست افراط و تفریط قلم تو بھی خالی از شناعت نہ تھا **قولہ**
اینجہ درین باب تفسیر فتح العزیز مرقوم ست فقط اگر آپ فتح العزیز کو قبول کرتے ہو تو سراسر جواب
و حبت بیستی ہاروت و ماروت کیونکر رد ول کرتے ہو اور طلب داد دیتے ہو کسواسطے احتراز کرتے ہو

اور خطاے یوسف کسواسطے قلم انداز کری ہو کیونکہ جیسے فتح العزیز مین حال سارہ و ابراہیم موجود
ہے ویسے ہی ذکر خیر ہاروت و ماروت و یوسف داؤد ہی بیان ہی وہی ماجرا ہے کہ اگر مضمون
تفسیر عزیزی ہماری حسب ہے تو افترا ہے اور اگر مولوی جی کی حسب ہے تو سزا کا اعتماد ہے مقصود
آنکہ میان محمد علی کو تفسیر عزیزی پر بہی اعتماد کلی نہین ہی اور اعتقاد کلی نہین **قولہ** خلاصہ اش
آنست الخ مولوی صاحب نے پردہ دری سارہ منظور نہین کی سواسطے بجنسہ عبارت فتح العزیز مسطور
نہین کی نقل مطابق اصل مین ابراہیم و سارہ کی ذلت ہے یہی ہی اس خلاصہ کی علت ہے اگر کچھ
دال مین کالا نہوتا اور مولوی جی نے شرائط امانت مین نمک ٹالا نہوتا تو حرف گاحرف نقل مدعا کرتے
کسواسطے عبارت غیر مین تصرف بیجا کرتے اصل تو یہ ہے کہ مولوی جی سے امانت داری دشوار
اور خیانت کاری انکا شعار ہے اگر آپ بلفظہ مضمون تفسیر عزیزی تحریر کرتے تو ہم جاہلونکو عالم مین
عصمت سارہ ٹہیر کرتے چونکہ آپنے متاع کاسدہ سارہ کی عیب پوشی کی اور گندم نمائی و
جو فروشی لہذا ہم بہی زیادہ تر توہین سارہ نہین کرتے پیشانی محمد علی پر چین آشکارہ نہین
قولہ ہاجرہ را با براہیم بخشید فقط یہان سے جانا جاتا ہے کہ ہاجرہ بہت شخصونکے پاس رہی تہی اور
آخر کار خدمت ابراہیم مین گئی تہی ابراہیم کے لئے بے نکاح مباح ہوئی تھی کب ترتیب بزم
نکاح ہوئی تہی حاصل آنکہ ہاجرہ بہت شخصون کی مدخولہ تہی اور ابراہیم کی مقبولہ یہ مسلمانون
کی دادی ہے اور مدینۂ اسلام کی آبادی **قولہ** و چون اسمعیل از بطن ہاجرہ متولد شد
فقط اس سے یہی مراد ہے کہ جد محمد کنیزک کی اولاد ہے پس محمد افضل انبیا بنی اسرائیل نہین ہے
کیونکہ شرفا پر اولاد پرستار زادہ کو تفضیل نہین ہے حس محمد کی شرافت پر مسلمانون کو اتنا غرہ ہے
وہ کنیزک زادۂ ابراہیم کا پوتا ہے **قولہ** روزے ابراہیم اسمعیل را در کنار گرفتہ بود الخ یہان سے
معلوم ہوتا ہے کہ خود سارہ حاسدہ تھی اور اوسکی نیت فاسدہ اوسکو اپنی بات کا پاس نہین تہا
اور مخالفت قول و فعل کا ہراس نہین کہ خود باعث آل ابراہیم ہوئی اور خود دشمن عیال ابراہیم
قولہ از ابراہیم خواست کہ اورا الخ اس فقرہ سے واضح ہے کہ سارہ نہایت بے ادب تہی اور

مغلوب غضب کا رنا کارہ کرتی تھی اور ابراہیم کو اشارہ کہ ہاجرہ کو آوارہ کرے اور قتل اسمعیل تیغ خونخوار
جبکہ سارہ عیارہ کے دل میں اسقدر فتنہ و فساد تھا تو کب اسکو سبق صلاح و سداد یاد تھا **قولہ**
ابراہیم از آن انکار کرد الخ یہہ محض غلط ہے کیونکہ ابراہیم دایما سارہ کی اطاعت کرتا تھا اور اوسکے
سامنے ہاجرہ بیچارہ کی شفاعت اوس سے ممکن نہ تھا کہ خلاف حکم سارہ کرتا اور بہ اتباع ظالم
گذارہ **قولہ** آخر کار حکم الہی رسید الخ یہہ ہرگز حکم الہی نہیں ہے اور مقتضی عدالت نامتناہی نہیں ہے
کہ معصوم کو ذلیل و خوار کرائے اور آوارۂ دشت و کوہسار شاید کہ ابراہیم نے وحی کا بہانہ بنایا ہووے
اور اپنی برائت کا ٹھکانہ لگایا ہووے تا لوگ جانیں کہ وہ فرمانبردار سارہ سے اور پرستار عیارہ
اگر یہہ حکم خدائے محمدیہ کی یہاں سے نازل ہوتا تو نظم قرآن میں داخل ہوتا یقین تو یہہ ہے کہ ابراہیم
نے ایسا نہیں کہا فرمانبرداری سارہ کو حکم خدا انہیں کہا شاہ عبد العزیز نے برائت ابراہیم
کے لئے بات بنائی ہے اور اپنے پیغمبر اولی العزم کی واہیات چھپائی ہے لیکن شاہ عبد العزیز نے
کام عقل نہیں کیا اور مطالعہ کتاب عقل نہیں کسواسطے کہ اگر مضحکات ابراہیم بطرف الہی منسوب
ہونگی تو ذات نامتناہی معیوب ہوگی کہ سارہ نے خدائے محمدیہ کو خرسند کیا اور اپنی رضا جوئی کا
پابند تہا اوسنے ابراہیم سے اسمعیل پر شمشیر ستم چلوائی اور سارہ کے ہاتھ سے فرج ہاجرہ قلم
کرائی اگرچہ شاہ عبد العزیز مسلمانوں میں ممتاز و مشہور ہوئے ہیں مگر ابراہیم سے بہ مدت دراز
و دور ہوئے ہیں اوسنے کیونکر جانا کہ ابراہیم نے اطاعت حکم رب العالمین کی اور خوشنودی سارہ
نہیں کی **قولہ** معترض کہ دیگر واہیات درین قصہ الخ مسلمانوں کا ہر ایک قصہ ثبوت ہے
اور قتل عصمت ہاروت و ماروت سے واہیات کی بنیاد ہے اور جعفر زٹلی کی ایجاد معترض
یہ بہتان نکیجے اور مخالفت حدیث و قرآن نکیجے معترض کو جو کچھہ سند [illegible]
اعتراض پایا اوسی پر اعتراض جمایا ابراہیم نے ہاجرہ کی کان میں سوراخ کر دیا اور اوسکے
اندام نہانی کٹروایا یہہ بات آپکی امام مؤلف خلعت ہنود و ہدیۃ الاصنام نے بہی تسلیم کی ہے
اور زبان ترہیم دونیم یعنی یہہ قصہ تحفۃ الاسلام نقل کیا اور چون و چرا کو دخل ندیا اس سے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اونہون نے بہی قبول کیا کہ ابراہیم نے عدالت سے عدول کیا اگر وہ نے ظلم ابراہیم
سے احتراز کرتے تو لاجرم گفتگو سے دراز کرتے چونکہ اونہون نے دم بند کیا اس سے ظاہر ہوا کہ
ہمارا اعتراض پسند کیا اب آپکو اختیار ہے خواہ یہہ جانین کہ ابراہیم نے بحکم خدا رسوائی ہاجرہ
کرائی خواہ یہہ مانین کہ برضاجوئی سارہ جانہائی بیچارہ کٹوائی اگر میانجی کو بحر سخن فہمی مین
عبور ہوتا اور نکتہ سنجی کا شعور تو ہم گوناگون نکات ترقیم کرتے اور اس کتاب کا نام نامہ ابراہیم
دہرتے ع آنکس ست اہل بشارت کہ اشارت داند ؛ نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست
ثواب مولوی صاحب کو حوصلہ اتمام ہے یہ دو آنجناب کا الزام ہے **سوط الجبار** ابراہیم ہاجرہ را
زنہار بپاس خاطر سارہ بہ بیابان نگذاشتہ آرے بحکم الہی آنچنان کردہ نہ آنچنانکہ شری رامچندر
محض از راہ جہالت باوجود ثبوت عصمت سیتا او را در بیابان پرخطر انداخت چنانکہ در شہہلیہ
پنہ تہل بہارت نوشتہ نہ آنچنانکہ درین مہابہارت مرقوم ست کہ راجہ دسرتھ بپاس خاطر کیکئی
رامچندر را بصحرانوردی تحریص داد **جواب** بلا تأمل ابراہیم نے بپاس خاطر سارہ اپنے عزیز
کو بیابان مین ڈالا اور یوسف ان سب کو چاہ فقدان مین ڈالا خدا لے تعالی ہرگز کسی پر ستم نکریگا
بیگناہ کے سینہ پر اصلا سنگ الم نہ رکہیگا اگر خدا ایسا کرتا تو دعوی عدالت کیسا کرتا ظلم سارہ
خدا اپر ڈالتے ہو سارے جہنمی ہاپر ڈالتے ہو یہہ آپکی نا انصافی ہے عدالت کی منافی ہے **قولہ**
نہ آنچنانکہ شری رامچندر الخ اشومید پرب مہابہارت مین اصلا ذکر رام نہین ہے بلکہ سیتا وغیرہ کا
نام نہین ہے یہہ آپکا اشومید پرب پڑا تمام ہے سحر آپکی تمام ہے جب تک مہابہارت کے اشومید پرب
مین یہہ بات نہ دکہلاؤگے مکافات دروغگوئی سے نجات نہ پاؤگے جہوٹ بولنا بہت برا ہے جہوٹے
پر لعنت خدا ہے دروغگو کے لئے دنیا و آخرت مین عذاب ہوگا محمد علی و مترجم کا ایک حساب
ہوگا اگر یہہ جہوٹ مترجم نے بولا تو آپنے اوسکے فقدان سے روزہ کہولا اسواسطے دونون کو
برابر گوشمال ہوگا مترجم و مولوی جی کا ایک حال ہوگا اس جہوٹ پر نہ رہیے گہوارہ مسیلمہ
مین نہ جہولیے ع دروغ پرہونا زان عجب خراب نبود ہمہ نے فطش سر آب نبود

اس قصہ کی نسبت جوکچھ بالمیک نے منقول فرمایا ہے یادداشت اسلام مین آپنے اوسکا جواب
منقول پایا ہے یہان اوسکی تکرار ضرور نہین ہے یادداشت اسلام بسیار دور نہین ہے **قولہ** آپ نے جناب
رام چندر جی کا ہمارے مرقوم ست الخ راجا دشرتھ نے رامچندر جی بن جانے کے لئے زنہار نہین کہا
بلکہ کیکئی کو مار ڈالنا نہین کہا پس آپکا الزام ٹھیک نہین ہے اور مطابق روایت بن پرب رامائن
بالمیک ہمین جھوٹ کا نام الزام نہ دھریئے خواہمخواہ موت حرام نہ مریئے کذب کا میاب نہین ہوتا
پیشا گلاب نہین ہ دروغ و کذب سے انسان کامیاب نہو ؛ گل چراغ سے پیدا کہین
گلاب نہو ؛ یہان تک بیان واقع ابراہیم ہے جس سے خاطر مخالفین دونیم کر ہر چند طول
کلام ہے مگر مقبول انام ہے اگر مخالفین سے عیب کرینگے مخالفت علمائے متبحر لاریب کرینگے ہ
دگر بطول مقالم لکن مخالف عیب ؛ نفس درازی عواص راہنر گیرند ؛ ظلم موسی اور پر ندکو
ہے سوختن خانہ مثل قتل قبطی مشہور ہے اس فعل زبون یعنی کشت و خون مین خضر تمام انبیا سے
ممتاز ہے جسکی عرفان و ایقان پر مسلمانون کو ناز ہے اس خضر کے ہاتھ سے ایک مسلمان
کا نونہال نذر تیر ہوا لہذا سر و عمر خضر پیلے پر ہوا ہ جو کہ ظالم کدوہ ہر گز پھولتا پھلتا نہین ؛
سبز ہو کی کھیت ہی دیکھا کہین شمشیر کا ؛ طائفہ انبیا مین ایک داؤد ہے جسکا ظلم مشہور راے
اہل سلام و یہود ہے با اہل مرقوم ہوا اور اعلی کو معلوم تکرار مضمون خوشنما نہین ہے اور
پسندیدہ فصحا نہین لہذا ہم مکرر ذکر نہین کرتے اور حنا بستہ کر بانڈہنے کی فکر نہین ہ بستن
مضمون رنگین بار دیگر خوش نیست ؛ رنگ ندہد اسے شبد حنا بستہ را ؛ اس داؤد کا سلیمان
نامی ایک پور ہے جو کہ طور ستم کا نور ہے چنانچہ حدیث و قرآن مین آیا ہے اور مفسرین کی زبان
مین سمایا ہے کہ ایک پویا الیس سے پائی پیکر خدمت سلیمان مین حاضر ہوا اور سلیمان
لطافت و خوبی پر ناظر اسی شغل مین سہ پہر سے تمام ہوئی اور ترک نماز عصر کا نام ہوا
سلیمان نے اس بات سے گھوڑون پر غضب کیا اور انکو ملک بیالیس تیغ ستم میان سے نکالی
بیگناہون کی جان ابدان سے نکالی بیچارون کی ساق و گردن قطع کرنی شروع کی

Marfat.com

روسیاہی دنیا و آخرت جمع کرنی شروع کی ظالم کی رسی دراز ہے ورنہ ناہی و کیفر الٰہی
بارج نمانے یہ سلیمان کا ظلم جہل ہو قتل فعل نا اہل ہے اب مولوی محمد علی فعل سلیمان کی تاویل
کرتے ہین اور معنی آیت تبدیل **سوط الجبار** اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد فقال
انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب ردوہا علی فطفق مسحا بالسوق والاعناق
یعنی ہستیکہ پیش کردہ شد بروے اسپان جید گفت دوست داشتم محبت اسپان از یاد رب خود
یا بسبب یاد رب خود تا آنکہ پوشیدہ شد ز دید حجاب باز گردانید اینہارا بسوی من پس شروع
کرد کہ دست مالیدن ساقہا و گردنہاے آنہا ظاہر معنی آیت این ست کہ حضرت سلیمان حال رفتار
اسپان ملاحظہ فرمودند اسپان را بنظر اینکہ این اسپان اعوان جہاد اند دوست داشتند
چون دور شدند از نظر فرمود کہ باز آورند اینہارا پیش من وحسب دستور مہتران دو دست از ندگان
اسپان دست خود بر گردن و ساقہا اسپان مالید و در آیت ذکر شمس و ذکر سیئت انکہ
ضمیر توارت بسوے شمس راجع شود ہمین طور تفسیر کردہ است آیت را امام متکلم فخر الدین
رازی و عارفین شیخ محی الدین ابن عربی و علی بن احمد بن سعید بن حزم و دیگر فضل
صحیح ترجیح سخنان لازم نمیشود **جواب** مولوی صاحب نے بنگ پی ہے اور اوسکی ترنگ مین ترک
عادت ہنگ کی ہے کہ ظلم و جہل سلیمان کے دو جواب دیتے ہین اور دونون متخیل مخالف
کتاب دیتے ہین اول کہتے ہین کہ سلیمان نے گہوڑون کو قتل نہین کیا اور خلاف عقل عام
نہین بعد ازین کہتے ہین کہ سلیمان نے گہوڑون کو حوالہ خنجر و صمصام کیا اور کار قتل و عدل
تمام کیا میان جی اس زبان مختلف بیان کو روکو اور جو کہتے ہین جہوٹے ایمان کو جہوکو اگر
آپکی عقل و دانش کا یہی انداز ہے اور اسی پر ناز بہ نازہے تو فقرہ گلستان کی ایک تصغیر
ہے شایان شان محمد علی تا یوم الدین ہے **فقرہ** ہر کہ دست از جان بشوید ہر
در دل دارد بگوید اب اپنے فقرات کا پاسخ سنئے اور ہمارا کلام راسخ **قولہ** تفسیر کبیر
شد بر سر اسپان جید فقط اس صیغہ مجہول سے واضح ہے کہ عظمت قرآن دانا اسرار نہین

بر گذارش ہذا سے خبردار ہین کہ وے گھوڑے کہان سے آئے تھے اور سلیمان کو کیسے دکھلائے گئے

بمصنف قرآن خدا کے مسلمان اس حال سے وقوف پاتا تو لاجرم صیغہ معروف لاتا **قولہ** گفت

ان دوست داشتم محبت اسپان را از یاد رب خود فقط اس فقرہ سے سلیمان کا ضعف ایمان

ظاہر ہے بایکہ خود شعر کہ سلیمان باہر کہ اوسنے یاد خدا سے گھوڑون کو دوست رکھا اور غیر پر مقدم

دوست رکھا اگر یہہ ہی پیغمبری انبیا ہے تو ماہر ہی کیا ہے اگر اسکا نام سلیمانی ہے تو کس کا نام

شیطانی ہے **قولہ** یا بسبب یاد رب خود فقط یعنی سلیمان نے کہا ہے کہ بسبب یاد رب اپنے کے

گھوڑون کو دوست رکھا اور اسکے دو معنی ہین اور دونون لائق ہین اول آنکہ گھوڑے یاد الٰہی کا

سبب ہین کہ صنعت رب ہین مگر یہہ غلط ہے کیونکہ صنعت الٰہی تمام اشیا ہین اور کل باعث یاد کبریا

ہین کسی چیز کے لیے ترجیح نہین ہے اور آپکی تقریر صحیح نہین یعنی دوم آنکہ سلیمان کہتا ہے کہ

چونکہ گھوڑے یاد ایزد متعال کرتے ہین اسواسطے ہم اونکو دوست خیال کرتے ہین مگر یہہ بھی

غلط ہے کیونکہ از روے قرآن ثابت ہے کہ کل تسبیح و تحمید انسان حیوان تسبیح کرتے ہین اور ایک دوسرے پر

کیا دفع ترجیح کرتے ہین پس سلیمان کو مناسب ہے کہ دوستی سگ و شغال و خوک کتا اور خنزیر

فیل و اسپ حمار کی کرے سب برابر ہین اور خدا کو یاد کرتے ہین **قولہ** تا آنکہ پوشیدہ شدند بحجاب

الخ اون گھوڑون کے ساتھ سانس تھرا یا نہین بتقدیر اول درست ہے کیونکہ خود بخود راہ کی انتہا

اور کسطرح اپنے محافظون سے گردان ثابت جھوٹا اور نا دیدہ ہوا اور آیہ سے سلیمانی کھوٹے ہوئے

تمہارا قول ہر صورت غلط ہے پر دروغ و کذب بہتان ہے خطا ہے بر تقدیر دوم دوبارہ اون

گھوڑون کو روبرو سلیمان کون لایا اور سلیمان نے کس کو فرمایا کہ باز گردانید اونہا را

بسوے من **قولہ** اسپان را نظر آنکہ این اسپان اخوان جہاد اند دوست

کہ آیت مین ذکر شمس سے نظر انہین آیا ویسے ہی نشان اسکا بھی نہین دیا اگر اسکا

الفاظ آیت ہی پر ہے تو ذکر اخوان جہاد بھی کرتے دوآتش وہ اسکی راہ لو اور مخالفت

تاقبل و ما بعد آگاہ ہو جاؤ اسکے بیان سے ظاہر ہوا کہ سلیمان نے گھوڑون کو بسبب وقت جہاد کے

درست رکھا نہ سیف کا یاد کے پس الفاظ عین ذکر رب اس تاویل کی مانع ہین اور الفاظ
مولوی صاحب ضائع **قولہ** چون درست نداز نظر فرمود الخ اس فقرہ کا ردیفتوای مفتی خز
ہوا انکو تحصیلدار فلان قاضی جونپور ہوا اگرچہ اوسکے لئے موت کا مقام ہے مگر حیا وشرم ہے کہ
مقام ہے **سہ** بھرکے کہ قضائے رسید جان لسپرد تعجب آنکہ بقاضی قضا رسید و نمرد **قولہ**
و در آیت ذکر شمس و ذکر سیف اصلا نیست الخ اگر انصاف مزاج مبارک مین ہو تو اسکا جواب تفسیر
مدارک مین ہے اگر وہ نظر جناب مین نہ آئیگا تو بندہ آپکو کتاب مین دکہلائیگا قطع نظر ازین
جیسے آیت مین شمس و سیف مذکور نہین ہے ویسے ہی اعوان جہاد کا کم وکیف سطور نہین ہو
پس تاویل سامی کیونکر صحیح ہو اور کس لئے اوسکے لئے ترجیح ہے **قولہ** ہمین طور تفسیر کرده
است آیت را امام متکلمین فخر الدین رازی مقتداء امام متکلمین تحصیل علم کلام سے ہوا نہ معرفت خالق
انام سے حالانکہ علم کلام محققین محمدیہ کے نزدیک نہایت مذموم ہے چنانچہ نفحات جامی مین ہے
از شیخ شہاب الدین سہروردی گفتہ کہ در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و چند کتاب در آن یاد گرفتہ
مرا از آن منع میکرد روزے عم من بزیارت شیخ عبد القادر در آمد و من با وے بودم مرا گفت
حاضر باش کہ بحضرت مردے در آئیم کہ دل وے از خدا تعالی خبر میدہد و منتظر باش برکات دیدار
بنشستیم عم من گفت یا سیدی برادر زادہ من بعلم کلام مشغول ست ہرچند ویرا میگویم از آن باز
نمے ایستد شیخ گفت کدام کتاب حفظ کردہ گفتم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک خود
بسینہ من فرود آورد واللہ کہ یک لفظ از ان کتاب حفظ من نماند و ہمہ مسائل آنہا بر خاطر
من فراموش گشت انتہی کتب محمدیہ مین علم کلام کی جسقدر برائیان دستیاب ہونگی عنقریب
رسالہ ہذا مین بیان بالاستیعاب ہونگے چونکہ محققین اہل اسلام متکلم سے راضی نہین ہین لہذا
فخر الدین رازی وغیرہ ناجی نہین ہین جنکی نجات کا کلام ہو اوسکی تحقیقات برا ناحق ہے
ازین اگر امام فخر الدین رازی نے تاویل کی تھی اور جنکی صورت تبدیل تو کسواسطے آپنے
فریب ہی کیا اور نقل عبارت اوسکی سی پہلو تھی بلاشبہ یہ آپکی خرابی دیانت ہی بلکہ عدم

Marfat.com

یانت اگر بالفرض یہ بکر فخر الدین رازی ہے تو بھی آپکے لئے کیا جا سرفرازی ہے کہ
یکی زشتی شہرۂ آفاق ہے اور جمیع مفسرین کی نگاہ مین لایق طلاق ہو اگر رستی رائے
فخر الدین پر اتفاق زاہد و رند ہوتا اور کوئی محدث و مفسر شاہد ہوتا تو بھی وہ سزاے التفات
نہین تھی اور سواے لغویات نہین کہ وہ آپکے مخدوم ملاے روم کے نزدیک مطعون ہے اور
انکی گردن پر عرفان کا خون ہے جسوقت مثنوی شریف کا اول دفتر دیکھو گے اپنے تئین
غرق ندامت سے تر دیکھو گے **قولہ** وقدوۃ العارفین شیخ محی الدین ابن عربی الخ اگر محی الدین
ابن عربی نے اپنی کسی کتاب مین تبدیل معنی قرآن کی اور تاویل ظلم و جہل سلیمان تو حوالۂ
باب و کتاب ضرور ہے ورنہ مولوی صاحب کی امانت و دیانت مین فتور ہی سوا اسکے محی الدین
ابن عربی وغیرہ مفسرین نہین ہین اور واقف رموز دین نہین پس انکی تاویل کا کیا اعتبار ہے
بولنے سے کار بنجار دشوار ہو آپنے اونکو کیونکر مفسرین مین شامل فرمایا اور کسواسطے کر مک
شب تاب کو ماہ کامل ٹھیرایا آپکو چندان عقل و شعور نہین ہو اور تمیز روز روشن و شب دیجور نہین
اب مولوی صاحب تاویل فخر الدین سے ہی عدول کرتے ہین اور ظلم و جہل سلیمان قبول **سوط الجبار**
برتقدیریکہ مطابق تفسیر بعضے از مفسران مراد گشتن اسپان باشد ہم اعتراضے وارد نمیشود چہ
نزد کاملین و عارفین آنچہ از یاد الٰہی میگرداند بر آئینہ ماند آن میگوشی **۵** آنچہ میگرداند
از یاد دوست ﴿ بالیقین میدان کہ طاغوت اوست ﴿ ہرگاہ در دل ... خطور کرد کہ محبت
این اسپان مرا از یاد الٰہی میگرداند اسپان را کشت و بمقابلہ یاد الٰہی التفاتے بر حسن
و خوبی و گران بہائی اسپان نکرد پس محل اعتراض نیست بلکہ ... ستائش ست
الا اعتراض بعض ... جاہلان ست ... چہ در مذہب ...
درنگ طاعت و عبادت غلطی است **جواب** اول آپنے ... سلیمان گھوڑون
سے پیار کیا اب انکی برخلاف اظہار کرتے ہو ... اپنی دروغ ... قرار کہ سلیمان
نے گھوڑون کا خون کیا اور روے زمین گلگون اگر گورنمنٹ ہند کو عدل منظور ہوگا تو کارو

Marfat.com

سرکار سے آپکا حلد تحصیل دور ہوگا سزای دروغ حلفی پاؤگے سات برس سے کم نجاؤگے اگر
حکام بالادست دانا ہوتے تو آپ سے دروغگو کیونکر تحصیلدار ہوتے اب کذبات مولوی صاحب کی
ترجیح کیجاتی ہے اور اونکے دروغگویان دنیا پر ترجیح دیجاتی ہے **قوله** مطابق تفسیر بعضی از مفسرا
ن آنجناب اسیان باشد فقط مختصر آپ ہی کی زبان سے ثابت ہو چکا کہ مفسرین مین سے
صرف فخرالدین رازی معنی آیت مین تبدیل و تغیر کرتا ہے اور برخلاف جماعۂ اہل تفاسیر تحریر
کرتا ہے لیکن آپ ایک فخرالدین کے بنا پا مین تمام مفسرین کو لفظ بعض کے ساتھ تعبیر کرنا مکر و فریب
ہے بائع الایمان سے سچ کہا ہے تا ثابت مسئلہ کذاب کر دیگا اور مخالفت سنت و کتاب دروغگو
ذلیل و خوار ہوتا ہے سچ کہا ہے انکا کیا اعتبار ہوتا ہے **ع** جو ہوئے کذب کا کوئی خریدار ہو گل کاغذ
کچھ و زینت ستارہ **قوله** ہم اعتراض وارد نمیشود فقط اگر قول سیان بذ نہین ہے اور سزاوار
نہین تو کسواسطے فخرالدین رازی اُس سے بیزار ہوا اور تاویل آیت پر تیار ہو جس حضور
و شعور ہوگا فعل سیان پر اعتراض بالضرور ہوگا چونکہ آپکو چندان عقل و ادراک نہین ہے سمجھ
کے جناب [illegible] سفاہت ہین **قوله** چہ نزد کاملین عارفین ایچہ از یاد الہی میگرداند الخ یاد
یاد الہی [illegible] اور تعلقات چند در چند چنانچہ قول سعدی ہے **ع** شب چو عقد
نماز بربندم چہ خورد بامداد فرزندم ہو آج تک ہمنے نہین سنا کہ کوئی عارف و کامل محمدیہ
در استیصال آل و عیال ہوا اور نفور از تلاش مال و منال بلکہ ہر ایک نبی و ولی تا وقت
مرگ [illegible] زن و فرزندان رہا اور جو آسائش جان و تن اگر قول محمد علی راست ہوتا تو حضرت
جدائی یوسف [illegible] کسواسطے روتا بلکہ یوسف سے جدا رہتا اور روز و شب یاد خدا کہ یوسف
اوسکے لئے مانع یاد الہی رہا اور باعث تعلقات خواہی نخواہی محمد صاحب کا بھی یہی حال تھا
جمال عائشہ مانع یاد [illegible] ذو الجلال رہا اگر حضرت حرکت سلیمان پر عامل ہوتے تو لابد انکے
کے قاتل ہوتے کہ یاد الہی سے باز رکھتی تھی اور مشغول راز و نیاز **ع** اے خامہ ختم کر
[illegible] قصہ ہے طول اسکی کہانی دراز ہے **قوله** ایچہ میگرداند از یاد دوست

حاصل بیت یہہ ہی ہر کہ یاد دوست سے روگردان کرنیوالا طاغوت ہے اور اہل جن اور بہوت عاشق
رب دوست سے باز رکہتا ہے اور منصور کو ذکر ہمہ اوست سے مگر یہہ تو فرماؤ ہے کہ دوست سے مراد طفل
نادام ہے یا زن دلارام کیونکہ صوفیہ محمدیہ رنڈی یا لونڈے کے عشق مین بیتاب ہتے ہین اور
ماہی بے آب اون ہی کے ذکر مین اشعار کہتے ہین اور مانند بلبل زاغ غزل سرائے گلزار منہی
ن بہرکیف اس بات سے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ یاد دوست سے باز دارندہ کو شیطان جاننا چاہیئے
دشمن دین وایمان ماننا چاہیئے مگر قتل شیطان برا ہے اور خلاف مرضی خدا کیونکہ خدا کی
مدیہ نے ابلیس کو زندگی ابدی دی اور مسلمانون کی جناب مین بدی کی سماوہ اگر کہوڑون
شیطان جانو گے قرآن کو بے بنیان مانو گے کہ مصنف قرآن نے نسل سیمان منظم ٹہیرائی
ہے حتی کہ اوسکی قسم کہائی ہے پس سلیمان نے کیونکر گہوڑون کو شیطان ٹہیرایا اور کسواسطے
بارہ مخالفت قرآن بجا یا قطع نظر از ین قتل شیطان ناروا ہے مخالف رضا خدا ہے اگر خدا
سا [illegible] قتل شیطان پسند کرتا تو کسواسطے اوسکی عمر عطا چنا کرتا **قولہ** ہرگاہ وردل حضرت
سلیمان خطور کرد الخ بلاشبہہ خطر سلیمان خطا ہے کیونکہ دین اسلام مین خیر وشر جناب الہی سے
عطا ہے فاعل نیکی وبدی آفریدگار ہے اور اسکی دست قدرت بہ خیر وشر کا مدار ہے پس سلیمان نے
کیونکر دین اہل سنت سے انکار کیا اور کیونکر محبت اسپان کو فاعل قدرت نما قرار دیا شاید کہ
داخل مذہب امامیہ ہوا ایک سنی شیعہ ہوا اگرچہ سلیمان نے سنیون کے مذہب کا انکار کیا اور اونکی دین
شیعہ پر اعتراف مگر گہوڑون کا کیا قصور ہے طویلہ کی بلا بندر کے سر اگر سلیمان عدل کرتا
اپنے تئین قتل کرتا کسواسطے کہ اپنا ہی فتور تہا گہوڑون کا کیا قصور تہا اگر دل سلیمان
حسن وخوبی اسپان پر مائل نہوتا وقت نماز زائل نہوتا سلیمان نے [illegible] کیا [illegible]
الوعوض جرم دیا **قولہ** وبمقابلہ یاد الہی التفاتے بر حسن وخوبی [illegible] اسپان
نکردند فقط یہہ سرلسر غلط ہے اور مخالف قرآن سراسر غلط ہے [illegible] آیات قرآن
سے یہہ ہی ثابت ہے کہ سلیمان نے حسن وخوبی اسپان پر التفات کیا اور اپنا [illegible] تضییع اوقات

کیا اسقدر مشغول حسن وخوبی اسپان رہا کہ وقت یاد الٰہی رایگان گیا پس میان جی کس
منہہ سے کہتے ہین کہ سلیمان نے حسن وخوبی اسپان پر نگاہ نہین کی اور سوائے یاد اللہ کسی
چیز کی چاہ نہین **قولہ** پس محل اعتراض نیست فقط بے شک فعل سلیمان محل اعتراض ہے اور
آپکی ہر ایک بات سے خاطر عدل ناراض ہے کہ آپ ظلم وجہل کی تعریف کرتے ہین کمینہ کا نام شریف
دہرتے ہین یہہ عجب ہے لایق غور کے علما کی نیت اور سے اور ہے رجیع بجا وجور ہے ٥
این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینیم ٭ ہمہ آفاق پُر از فتنہ وشر مے بینیم ٭ **قولہ** بلکہ محل ستا
ست الخ اگر اسیکا نام ستایش ہے تو مولوی جی کو فہمایش ہے کہ جن اشیا سے اونکو رغبت
ہے اور جن اشخاص سے محبت سب کو فی النار کرین اور حوالہ خنجر آبدار تاکہ سزا ستایش
ہووین اور جائے آزمایش **قولہ** اگر اعتراض محض کشتن جاندار است بیجا فقط سلیمان
اس سبب سے مورد ملام ہے اور خاص وعام کے نزدیک بدنام کہ اوسنے بے سبب
علم رجا بنداروں پر ستم کیا اور سلسلہ عدل برہم اسطرح کا کشت وخون اور فعل زشت
مخالف دین انبیا ہے اور برعکس رضا کبریا اگر کہین ایسا ہووے تو ثبوت دیجیے ورنہ سوط
پر ہوت دیجیے **قولہ** چہ در مذہب شرع کشتن اسپان درجائے طاعت وعبادت عظم آیہ
فقط بکیہ مین گہوڑون کا مارنا ہرگز عبادت نہین ہے بجا است جدا ایرا د لفظ اسپان
عبادت نہین مخالف عبی ہے اور یہہ اوسکی بے ادبی ہے اگر بکیہ مین کشتن اسپ طاعت
تو بہی مسلمان کے واسطے شناعت ہے کہ فعل سلیمان موافق مذہب مسلمان روا نہین ہے اور ظلم
جہل کے سوا نہین اسکا تو کیا ذکر ہے کہ طاعت ہووے اور قابل تباعت جو کہ میان ممد
کا پیر مخدوم مولوی روم ہے اوسکی مثنوی کے دفتر چہارم مین مرقوم ہے کہ سلیمان نے
شہوت پرستی اختیار کی اور کبہی آشکار اگر مسلمان شہوت رانی وکجروی سلیمان
انکار کرینگے ہم اونکے سامنے یہہ اشعار پڑہینگے **ابیات** باد بر تخت سلیمان شد
کژ ٭ پس سلیمان گفت باد اکژ مغژ ٭ باد ہم گفت ای سلیمان کژ مرو ٭ ور روی کژ از کژم

اسرار ہے وہ کیفیت حسن وعشق سے خبردار ہو کہ حسن دمبدم رنگ [illegible] ہزار [illegible]
اوہی افق سے نکلتا ہے شاید کہ اوسوقت حسن زینب نے انداز جلوہ [illegible] در دل پیغمبر
عشق مارا ہے وہ مشہور مرد وزن ہے کہ جوانی مین کنہیا یہی جو [illegible] اگر [illegible] اہل [illegible]
وسیر کا دین ہین تو آپ بہی اون ہی کے [illegible] ہین لیس [illegible] ونکا او [illegible] ایک [illegible]
لعنت برابلیس و دجال ہے اب [illegible] ملا قطب الدین [illegible] آتی ہین اور ہمارے [illegible]
اپنے تئین سرفراز کراتی ہین **قوله** حضر بحکم الہی راضی شد [illegible] اگر بحکم الہی [illegible] ہوتی تو [illegible]
قضیہ ماضی ہوتی پہر ہرگز کوئی کسی [illegible] ناراض نکرتا ایک دوسری [illegible] اعتراض نکرتا چونکہ بعد
نکاح میان وبی بی کے درمیان بڑی ناراضی ہوئی اور [illegible] پیش [illegible] ہوئی اسر
سے معلوم ہوا کہ وہ حکم الہی نہین تہا اور فرمان شاہی نہین [illegible] اور تراشیدہ حضر
خواہی نخواہی حاصل [illegible] اگر عقد زید وزینب بحکم خداوند ہوتا [illegible] کہ چند روز بعد قطع پیوند ہوتا
زن وشوہر مین پرخاش ہوتی دونون طرف سے صدا اور [illegible] ہوتی ایک دوسرے سے جنگ
نکرتا اور [illegible] عافیت تنگ نکرتا **قوله** و آخر چون خواستہ تقدیر این بود الخ اگر خواستہ تقدیر
یہی ہوتا تو کیونکر واسطے عقد زید وزینب کے نزول وحی [illegible] تا دونون مین سے ایک غلط ہے یا علم
قدیر نہین یا وہ خواستہ تقدیر نہین **سـ٥** ایک ہنگامہ [illegible] گھر کی رونق + نوحہ غم
ہی کبہی نغمہ شادی تہ ہی [illegible] خود سمجہہ لو کہ اگر خدا یہی چاہتا کہ زینب محل حضرت مین رونق
افروز ہووے اور ملازمت شریف [illegible] تو زینب کا زید کے ساتھ نکاح نکرتا اور اپنے
پیغمبر کے لئے فضلہ غلام مباح نفرماتا [illegible] اسلام کے دونون ارادہ مین تعقیض ہے اور
اسکی بحث طویل وعریض ہے **قوله** درمیان زینب زید ناراضی [illegible]
اس امر سے کہ زید وزینب کے درمیان رنجش [illegible] ہوئی آگاہ
تہا یا نہین برتقدیر اول کیونکر اسیطرح [illegible] زید وزینب کے آیت نازل ہوتی اور
اسواسطے زینب زید [illegible] خدا اسلام عالم الغیب نہین ہے اور بری از

عیب نہین **قولہ** اگر برتقدیر فرض محال آنحضرت با زینب تعشق بید اشتند الخ اصل یہہ ہے کہ
جسوقت محمد صاحب زینب کے طلبگار نہین تہے اور اوسکے تیر مژگان سے فگار نہین اوسوقت انہون
نے واسطے راضی کرنے عبداللہ و زینب کے آیت نازل فرمائی اور زینب محل خاص زید مین
داخل کرائی اور جسوقت زن زید پر فریفتہ ہوئے اور لیلی جمال زینب پر مجنون اوسوقت وحی
آیت ارسال کرائی اور زن فرزند اپنے لئے حلال فرمائی فی الحال اختراعات حضرت کا آسمان
تک غل گیا اور پردۂ دینداری بالکل کہل گیا **قطعہ** اے درونت برہنہ از تقوی بیرون
بردن جامۂ ریا داری پردۂ ہفت رنگ راگذار تو کہ در خانہ بوریا داری اگر حضرت مومن
ہوتے اور طلاق زینب سے ناراض تو کسواسطے آیات تصنیف کرتے اور تضیع اوقات فرماتے
کوئی ان آیتون کو جانب الہی سے گمان کرتا ہے وہ ذات الہی پر بہتان کرتا ہے **قول** با
دخول اور ازواج آنحضرت محض بارادۂ الہی واقع شد فقط اگر زینب بحکم الہی ازواج
مین شامل ہوتی اور بحیثیت ناامتناہی پرتو مہر نبوت سے مانند ماہ کامل ہوتی تو اول زید
مین نہ آتی ماہی آسمان صیاد زمین کے جال مین نہ جاتی مالکۂ ملک غلام نہوتی عروس
آوارہ لب بام نہوتی برتقدیریکہ حکم الہی یہی ہوتا کہ زینب داخل ام المومنین ہووے اور سر فراز
زمین تو اول اوتعالی اوسکو دیدۂ حضرت سے مستور رکہتا اور زوجیت زید پر مجبور نرکہتا تعمیر
سقف کعبہ دہلیز دیر نہوتی درصورتیکہ خواستۂ خدا ایسا ہی ہوتا کہ زینب زن عشق زید ہووے
آہوی حرم بائی بدیۃ الاصنام کا صید ہووے تو زید و زینب مین فراق نہوتا مارجدا تریاق نہوتا
واضح ہو کہ یہہ دونون حکم خود محمد صاحب نے بروقت حاجت کے سطور فرمائے اور از جانب الہی مشہور کر
قولہ ورنہ ہمین حتی دلالت میکند آیہ (واذ تقول للذی انعم اللہ) الخ جسوقت آپ
کی تفسیر قلمبند کرینگے ہم آپکا دم بند کرینگے فرمائیے کیونکر یہہ آیت اپکی مطلوبہ معنی پر دلالت
کرتی ہے کسطرح تمہید دعوی اصالت کرتی ہے جب آپ اس امر کی تفصیل کرینگے ہم آپکا رنگ
دیکہینگے چونکہ مولف اعجاز محمدی صاحب ہدیہ کا خوشہ چین ہے اور اس سے زیادہ اوسکی کتاب مین

Marfat.com

ت نہین ہی لہذا ہم اوسکا رد اثبات نہین کرتے صحرائے تفصیل حاصل مین تگ نہین کیونکہ
مصنف ہدیۃ الاصنام کی تکذیب مین اوسکی تکذیب ہی آقا کی تادیب مین مولا کی تادیب
ہے ابن حیق مغز مومنین مولف سوط الجبار جسکی ریش درازتر از دم حمار ہی **سوط الجبار**
قصۂ زید و زینب انچہ از کتب معتبرہ و قرآن ثابت است این ست کہ چون در زینب و زید موافقت
نبود و درمیان این ہر دو عقد ازدواج بموجب امر آنجناب منعقد شدہ بود ازین ناموافقت آنجناب
را ملالے بر خاطر میرسید و زید را از طلاق او مانع میشدند و چون میدانستند کہ باہم این ہر دو موافقت
صورت نخواہد بست و انجام کار نوبت بمفارقت خواہد رسید در دل مضمر میداشتند کہ بعد تطلیق زید
بپاس خاطر زینب او را در حبالۂ نکاح خود خواہم آورد چنانکہ خدا تعالی فرمودہ (اذ تقول للذی
انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ) یعنی وقتیکہ میگفتی با شخصیکہ خدا بر وے
انعام کردہ و تو بروے انعام کردی طلاق مدہ زوجۂ خود را و تقوی پیش آر (وتخفی فی نفسک ما اللہ
مبدیہ) یعنی میداشتی مضمر در دل خود آنچہ اللہ تعالی ظاہر کنندۂ اوست پس بعد این آیت آنحضرت
زید را اجازت طلاق زینب داد و زینب را بنکاح خود در آورد از ینکہ اولیای زینب پیش از عقد زید
تمنای آن داشتند کہ خود آنحضرت او را در نکاح خود آرند مانعے از ان نبود پس آنچہ معترض
تراز خابالفاظ تعشق و ہواکانہ دل خود سیاہ کردہ ہست در بطلانش خفا نیست **جواب**
اول اپنی کتب معتبرہ کا نام لیجئے بعد ازان کلام کیجئے حیلہ و حوالے سے کام نہین نکلتا صمصام چوبین سے
انتظام نہین چلتا اگر کتب معتبرہ سے مجموعۂ تواریخ و سیر و فقہ و حدیث مراد ہی تو تعشق حضرت رسول کا پہلے سے
استبعاد ہی کیونکہ اہل تواریخ و سیر وغیرہ نے تفصیلوار بیان کیا ہی کہ محمد صاحب نے زید کا عشق بدل
و جان کیا ہی اگر اس بات مین شک دامنگیر ہی تو با عبارت روضۃ الاحباب سند گا
اوسی سے حقیقت حال جان لیجئے اور اپنا اطمینان کیجئے نام قرآن نے لیجئے اہل ایمان کو پشیمان کیجئے
کیونکہ قرآن سے تعشق محمد بوضوح ثابت ہی او جماعت مخالفین مانند گلہ مذبوح ساکت اگر آپکو
حوصلۂ گفتگو ہی تو یہی چوگان یہی گوے ہے قرآن ہاتھ مین لیجئے اور مطلب آیہ (تخفی فی نفسک

Marfat.com

بیان کیجئے جس [illegible] کو حضرت اپنے دل مین چھپاتے تھے وہ کیا تھی میتری یا حیا تھی اصل یہہ ہے کہ
عشق زینب [illegible] تھا جسکے چھپانے سے کچھ مطلب تھا اب بکار اذکار مولوی محمد علی حوالہ کلمات الطلال
ہوتی ہین [illegible] نقل سیاحت بدحال ہوتی ہین **قولہ** چون در زینب وزید موافقت نبود
الخ یہہ مضمون قرآن مین ہرگز نہین ہی اور مخالف معنی و مطلب قرآن بیفائز نہین و گر بجنسہ ہمین
مذکور ہے آپ اور نقل بتو فرمائیے مولوی جی جو بدیر تو بہتان کرتے تھے قرآن کی بہی وہی شان
لیے فرقے لگے یس معلوم ہوا کہ جیسے اونکو ہماری کتاب مقدس سے آگاہی نہین ہی ویسے ہی علم قرآن کہا
نہین دونون طرف سے راندہ ہین محض ناخواندہ ہین گو بڑا نام محمد علی ہین مگر امی اصلی ہین
علاوہ اسکے جبکہ زید و زینب مین موافقت نہین تہی اور درمیان میان بی بی کے موافقت نہین
تو خدا ورسول نے کسواسطے دونون کا پیوند کر دیا اور کسواسطے ایسا رشتہ زوجیت [illegible]
پسند فرمایا شاید کہ تجویز خدا و رسول نا پائدار تہی اور محض فضول [illegible] **قولہ** [illegible]
آنجناب ملاقات بخاطر رسید فقط اگر حضرت کو ناموافقت زید و زینب سے فی الحقیقت [illegible]
[illegible] زینب بہی وہی حالت ہوتی حالانکہ جسوقت خانہ زید مین زینب کا [illegible]
[illegible] یا ہوا پہر تو حضرت دل مین یہی کہتے تھے کہ جب زید و زینب مین جدائی [illegible]
[illegible] ہوگی [illegible] سے [illegible] ہوگی اور عرس مطلب کہ خدائی بیان اسکا آیندہ
ہوگا اور منکر حق [illegible] زیادہ شرمندہ **قولہ** زید را از طلاق او مانع میشد فقط فی الحقیقت اسکا
ثبوت دشوار ہی اور ظاہرداری کا کیا اعتبار ہی البتہ ظاہر مین محمد صاحب زید کو طلاق زینب سے منع
[illegible] فی الواقع [illegible] دل سے یہی چاہتے تھے کہ زینب زید سے الگ ہو وے اور بیک
محفوظ از ننگ ہو اگر مولوی جی کی رائے صواب ہوگی تو رجوع بروضۃ الاحباب ہوگی کہ وہان
[illegible] زید و زینب کی [illegible] ہی اور [illegible] اسی مطلب کی تفصیل کی ہی چنانچہ چون رسول
[illegible] بخواست کہ
[illegible]
[illegible] طلاق زینب [illegible] اندیشید کہ مردم گو

Marfat.com

ن پسر خواندہ خود را میخواہد اتہی یہان سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب دل سے زید کو مانع طلاق نہین تھے اور حیلہ

و نفاق نہین بلکہ یہی چاہتے تھے کہ دونون مین فساد ہووے اور ہماری برآمد مُراد ہووے اگر زید پاس

خاطر حضرت بابرکت نکرتا اور زینب سے قطع محبت نکرتا تو محمد صاحب کسی ترکیب سے زید کو بدعمل کرا کے

زینب سے قتل کراتے جیسے داؤد نے اوریا کو فریب کا جان سے مروایا اور بطشا کی سیت نخدا آن سے کہا

قولہ چون دیدند کہ باہم این موافقت صورت نخواہد بست الخ اگر محمد صاحب جانتے تھے کہ زید

زینب مین میل نہین رہیگا اور چراغ آشنائی مین تیل نہین تو اونہون نے کس واسطے دونون

مین یگانگت کرائی اور کس لئے زید کو طلاق سے ممانعت فرمائی شاید کہ افعال واقوال حضرت

بے میل تھے اور بیکار تر از حنظل **قولہ** در دل مقرر داشتند کہ بعد تطلیق زید بپاس خاطر زینب

او را بحبالۂ نکاح خود خواہم آورد الخ اگرچہ آپکی بے انصافی سابقہ سے ہماری خاطر ملول تھی مگر

ف چونکہ یہان آپنے گفتگو سے معقول کی سب ملال رفع ہوا اور دل پریشان حال جمع

ہرچند کہ از جور تو ام خون رود از دل ؛ از درد جدائی ہمہ بیرون رود از دل ؛ شکر خدا کا ہے مولوی صاحب

نے انصاف فرمایا اور اونکی زبان مبارک سے صاف بر آیا کہ محمد صاحب کا طریق یک رنگ نہین تھا اور ظاہر و

باطن ایک نہین بظاہر زید سے کہتے تھے کہ زینب پر شمشیر تطلیق نہ چھوڑ اور اوس سے رشتۂ تعلیق نہ

توڑ دل مین یہی مخفی کہتے تھے کہ کب زید و زینب مین جدائی ہووے اور ہماری اوس بحر حسن سے آشنائی

مقصود آنکہ محمد صاحب دل سے زینب پر عاشق تھے خواہ کاذب خواہ صادق تھے مولوی صاحب کی تقریر

کا یہی مطلب ہے کہ پیغمبر اسلام دل سے عاشق زینب تھے ایسے شخص پر جو کوئی ایمان لائیگا اپنی

بطالت آپ جان جائیگا **ف** باطلان را چہ رباید باطلی ؛ عاقلان را چہ خوش آید عاقلی ؛

قولہ طلاق مدہ زوجہ خود را فقط یہان سے جانا جاتا ہے کہ محمد صاحب نے باحیا و شرم زیر ننگ

اور ننگ ناموس سے جنگ کر کے برائے نام زید سے کہتے تھے کہ اپنی بی بی سے جدائی نکر اور ترک

آشنائی نکر در باطن یہی چاہتے تھے کہ زید جو چاہے سو کرے یہی کرے

مطلب آنکہ حضرت کا باطن صاف نہین تھا اور وہان کان انصاف نہین **قولہ** تقوی پیش آر

Marfat.com

فقط اس سے واضح ہوتا ہے کہ زید پیرایۂ زہد و تقویٰ سے برہنہ تہا اور اوس نے جامۂ رندی و اوباشی
پہنا تہا اسیواسطے اوسکو حکم ہوا کہ توبہ پیشہ گار ہو اور رندی و اوباشی سے دست بردار ورنہ اس حکم
کی کیا ضرورت تہی اور اسکی صحت کی کیا صورت تہی **قولہ** یعنی سید آنچہ مضمر در دل خود انچہ اللہ
تعالی ظاہر کنندہ اوست الخ فرمائیے محمد صاحب سوائے عشق زینب کے کیا چیز دل مین پنہان رکہتے تہے
اور کس سے نہان رکہتے تہے جسوقت آپ اپنے قول کی تفسیر کرینگے لابد کلمہ آنچہ کو بلفظ عشق تعبیر کرینگے
برائے خدا احقاق حق کیجئے اور جگر حیلہ جوئی اور بیہودہ گوئی شق کیجئے مولوی صاحب کی اس گفتگو سے ثابت
کہ حضرت دل مین یہی مضمر رکہتے تہے کہ جب زید زینب سے دوری کریگا ہمارے دل سوختہ پر مرہم کا
دہریگا ہم اوس سے عقد پیوند کرینگے اور اپنا دل پژمردہ خرسند کرینگے جو کچہ اصل مطلب تہا وہ
عرض کر دیا اور فقرہ فقرہ کی تفسیر سے کاغذ بہر دیا زیادہ فرصت کلام نہین ہے اور اقتضا مقام نہین
پس بورود این آیت آنحضرت زید را اجازت طلاق زینب داد الخ مولوی صاحب کا اس
ظاہر ہے کہ جب حضرت نے اس آیت کی بنا ڈالی اپنے سر سے بلا ٹالی پہر تو خالد و بکر کا
نہ رہا اور اندیشۂ عمر بن خطاب و عبدالرحمان بن عوف نہ رہا اگر زید محمد صاحب کی بات نہ مانتا او
اطاعت سجا نہ لاتا تو بالیقین حضرت نشان داؤدی دکہلاتے اور قتل زید بروی کراتے جان زید
رہا جاتی اور قربت روح اوریا پاتی **قولہ** از ینکہ او نیافت زینب پیش از عقد زید تمنا آن
الخ اس فقرہ کی بندش مضبوط نہین ہے اور کلمہ ازینکہ ما قبل و ما بعد سے مربوط نہین ہمارا اوہی
کہ مولوی جی جسقدر الفاظ زائد لائے ہین اپنی تائید اصل پر شاہد لائے ہین اگر ہندو مسلما
مولوی صاحب کے شاہد قبول کرینگے تو جناب کو کوچہ بکوچہ مقبول کرینگے پس مولوی محمد علی جیسے
ہونگے نہین نہین ننگین ہونگے **قولہ** و مانعے ازان نبود فقط اوسوقت محمد صاحب کو مد
زینب نہین تہی اور خاطر عاطر زنجیر گیسو مین قید نہین لہذا اوسوقت زینب کی چاہ نہ کی ا
مطلب کی راہ نہ لی جبکہ خانۂ زید مین زینب پر نگاہ ڈالی دل سے آہ نکالی پس فوراً آ
ہوئے اور شائع کس سیاکجے خریدار **قولہ** پس انچہ متعرض ترا شخاص بالفاظ عشق وہ

Marfat.com

نے تو تمہاری کتابوں سے مطلب و مضمون حرفاً حرفاً لیا ہے اور چراغ سے چراغ روشن کیا ہے یا
کور سوادی سے دشنام دیجیے اور سیاہ درونی سے سخت کلام نہ کیجیے اگرچہ مولوی صاحب بسبب کبرسنی
کے تحصیلداری سے معزول ہیں مگر ہنوز سخت کلامی سے مشغول ہیں سے گذشت عمر و نکردی کلام
خود بانام چہ حاصل ازین آسیا دندان ست اپنے مفسرین و محدثین سے جنگ کیجیے اور اون ہی کا
کا قافیہ تنگ کیجیے بندہ معذور ہے بالکل اون ہی کا قصور ہے جو بات اونہوں نے مذکور کی ہے اسکی
ہمنے نقل بدستور کی ہے تفسیر احمدی وزاہدی دیکھیے اور تقریر قرطبی و واحدی دیکھیے مطالعہ روضۃ الاحباب
کیجیے اور مصنف حیات القلوب کو جواب دیجیے شیعہ و سنی کا یہی دین ہے گو مؤلف سوط العذاب جیسے بے دین
عشق زینب سے دل حضرت کا حزین ہے یہی مذہب فریقین ہے اگر کاغذ و دل سیاہ کرنا اسکا نام کم
نور و ذوادل ہے علمائے اسلام کا یہی کام ہے کہ بالفاظ تشنیع و ہوا کاغذ و دل سیاہ کرتے ہیں اور رد یہ
عصمت تباہ آپنے مطالعہ روضۃ الاحباب کیا ہوگا اور دریافت حال متقدمین بالاستیعاب متاخرین
میں ہے ایک مولوی رحمت اللہ مؤلف ازالۃ الاوہام ہے وہ بھی اسی شراب کے سرمست مدام ہے نسخہ
ازالۃ الاوہام دیکھیے اور عبارت صفحہ سہ صد و ہفت و ہشتم بغور تمام دیکھیے لہذا عبارتہ عینہا رقم کرتا
انبیا بشر اند ہر آئینہ لوازم بشریت از ایشان منفقود نہ اند چنانچہ مسیحیان ہم با وجود دعویٰ اتحاد ذات
مسیح بذات خدا اعتراف دارند کہ آنجناب نان میخوردند و شراب می نوشیدند و بول و براز کردند و غمگین
و حزین میشدند و دعا از جناب الٰہی مے نمودند و گاہے از علم و قدرت بعض اشیا انکار میفرمودند
و تکلیف برداشتہ مصلوب شدہ جان دادند و امثال آن الی لا نہایہ چنانچہ در فصل اول باب دوم این
کتاب مشرحاً حوالہ قلم شدہ اند میل خاطر انحطاطاً بعض بسوی زنان ہم از قبیل لوازم
بشریت ست و درین امر اضطراری معذور اند [illegible]
و ہمچنین از ارتکاب محرمہ شریعت ایشان ثابت [illegible]
ازالۃ الاوہام میں اس مطلب کی تفصیل [illegible]
اینست کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بودند چرا [illegible] انبیا بتقنضا

بشریت اضطراراً محل کدامی طعن نیست چنانچه در امر چهارم داشتی آری صدور زنا و دیگر افعال
محرمه مثل بوس و کنار از زن اجنبیه یا ارادهٔ جازمهٔ این امور در دل داشتن قابل مواخذه است
و غیر شایان منصب نبوت و آن بفضل الهی هرگز بظهور نیامده بلکه زید رضی الله عنه را از طلاق
دادن منع میفرمودند آری بعد طلاق و انقضای عدت خواستگار زینب گردیدند درین هیچ
قباحت نیست بخلاف داؤد و سلیمان علیهما السلام که نزد اهل کتاب ازین گذشته نوبت بزنا
و بت پرستی و بنا سازی بتخانها رسانیدند و خیال کنند که هرگاه از برادران کلان جناب
که فرزند خدا اند بعضے زنا کردند و بعضے عشق و محبت زنان گفتن شان نوبت به بت پرستی
رسانیدند پس اگر دل محمد که عبد الله و بن عبد الله است اضطراراً بزنی رود و ناهم صادر
اگرچه رود ذریعه طعن میشود انتهی یہان ظاہر ہے کہ جیسے داؤد زن اوریا پر مشتاق ہوئے ایسے ہی
زوجه زید کا اشتیاق ہوا جو کوئی کلام صادق پیام ازالة الاوہام سے پھر جائے اوسکا
سے کریگا اگر تصدیق مؤلف ازالة الاوہام سے انکار کرو گے تو نام اعتبار ... گے کہ
کی صفحہ دو صد و ہشتاد و ہفتم مین آپ نے اوسکو اپنا مولا قرار دیا ہے اور اپنی عقیدت اور اوسکی
کا اقرار باصرار کیا ہے وہان کی اصل عبارت یہہ ہے (اگر کسی شخص کو شوق اونکے دیکھنے کا ہو کہ
مباحثۂ اہل اسلام و نصاریٰ کو ملاحظہ کرے علی الخصوص استفسار مولانا آل حسن اور ازالة
مولانا رحمت الله اور اعجاز عیسوی ڈاکٹر وزیر خان کو الخ) اگر آپکا مولا راستی پسند ہے تو
خاطر عاطر حضرت محو زوجۂ فرزند ہے اگر مولوی محمد علی بعد ازین تعشق حضرت سے انکار کرینگے
متقدمین و متاخرین اختیار کرینگے یہان تک تکذیب سوط الجبار ہوئی گلزار اسلام کی خر
ہوئی یہہ فقیر اندرین کی حق بیانی ہے اس سے سنگ بر سینۂ مسلمانی ہے اسکو پتھر کی لکیر جا
اور آیہ (تخفی فی نفسک ما الله) الخ کی تفسیر لکھنے اب مولوی محمد علی کو حوصلہ الزام ہوا ہے
لو نرکام ہوا ہے **سوط الجبار** ہوا و تعشق آنست که تری کردن از طرف رگہنی و ...
در دل داشتند چنانکه در او مبائیسنه ۵ ہباکوت مرقوم ست که جناب رد منی سے تری کرشہ

Marfat.com

یہ آپکا افترا ہی حوالہ بہاگوت **جواب** دیا لگا دیا اوسپر اپنا دل راتدن تب ہی سے رکمنی کی
ہے بہاگوت ایسی کتاب نہین ہی کہ دستیاب نہین ہی جسوقت نسخہ بہاگوت نظر دوربین درآئیگا
یہجگہ یہ مضمون نہین پر آپکا مولوی جی مفتری ہین اور شرم وحیا بری اسیواسطے اونکی سچی
بلو نہین ہوتی اور بکر فکر مشہور نہین ؎ نمیشود سخن بیست فطرتان مشہور ﷺ بلند نیست
ہاکاسہ سفالین را ﷺ اگر رکمنی نے شری کرشن کے پاس قاصد خوشخرام بہیجا ہو اور پیغام محبت انتیام
ہم آپکے طلبگار ہین اور شری کرشن نے اوسکے جواب مین کہا ہو کہ ہم بہی تمہارے خواستگار ہین تو جائے
باحت نہین ہی اور مقام قباحت نہین کیونکہ رکمنی کسیکے ساتھ بیاہی نہین گئی تھی بلکہ کسیکے گھر
بہی سگائی نہین گئی تہی بخلاف زینب کہ وہ مدخولۂ زید تہی اور بحبالۂ نکاح قید محمد صاحب نے مدخولہ
منکوحۂ غیر کے عشق مین پیچ وتاب کہایا اور دیدۂ دل سے خون ناب بہایا پس سرگذشت رکمنی
سزاے الزام نہین ہی اور اوسکو قصۂ زینب سے مناسبت برائے نام نہین علاوہ اسکے روایت رکمنی پران
مین ہی جو تمہارے نزدیک باستیعاب کہانی ہی اور حکایت زینب قرآن مین ہی جو تمہارے نزدیک کتاب
آسمانی ہی یہان جسقدر اعتراض محمد علی نے بہاگوت پران پر کئے تھے تمام قرآن پر عاید ہوئے اور
مذہب دین محمدی مین مسلمانون کے قاید ہوئے ؎ شد غلامی کہ آب جو آرد ﷺ آب جو آمد و غلام ببرد
یہ داستان تعشق حضرت پوری ہوئی اور اوسکی برکت سے طوطی قلم نوری ہوئی ؎ زان دم کہ ز
عشق نبی حق سخنے راند ﷺ چون شعلہ بیک بال پرید نوری کا قلم ﷺ اب ایک حکایت عجیب کو ہوتی ہی
اور نبوت حضرت کی تکذیب بدستور ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ محمد صاحب نے عشق ماریہ جاریہ مین کمر بمخالفت خداوند
بستہ کی اور اپنی سوگن شکستہ چنانچہ مفسرین نے لکہا ہی کہ ایک روز محمد صاحب حفصہ کے گھر گئے اور
کچھ دیر تک وہان پر رہے اتفاقاً حفصہ کسی کام کے لئے اپنے باپکے گھر گئی اور اپنی متاع خانگی
کی سپرد گرگئی وہان ماریہ قبطیہ حاضر تھی جو کہ مقبول خاطر عاطر تھی حضرت فرصت کو غنیمت جانکر
اوسپر سوار ہوئے اور ابنیسان کیطرح صدف کشادہ ہان پر گوہر آبدار ہو جبکہ حفصہ اس حال سے خبردار ہوئی
آتش غضب مانند شعلۂ شرربار گرم گفتار ہوئی کہ یہ نوبت کردن قربت کنیزک زیبا نہین ہی

Marfat.com

باوجود اشرفی محمد شاہی و مہر الہی خواہش تمیز کے زیبا نہین جسوقت حفصہ نے گفتگو پوری کی اور
لاچاری کی حضرت نے انصاف فرماکر اور اپنا قصور معاف کرا کر قسم کہائی کہ آج سے مین نے ماریہ
قبطیہ اپنے اوپر حرام کی اور توسن تیز گام نفس امارہ کی لگام تہام لی بعد چند روز کے اس آیت کے
نزول فرمایا اور دوبارہ حضرت سے ماریہ قبطیہ کو قبول کرایا (یا ایہا النبی لم تحرم) الخ یہ آیت سورہ
تحریم مین ہے اور ماریہ جاریہ کی تکریم مین اصل اس سرگذشت کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ محمد صاحب نے بپاس
خاطر حفصہ ماریہ اپنے اوپر حرام کی سحر کامرانی کی شام کی جبکہ اوسکے بغیر صورت تسکین نہ دیکہی اور بہتری
دنیا و دین نہ دیکہی تو یہ آیت بنائی اور حفصہ کی شکایت مٹائی اب ہم کارنامہ زبان بدہدیۃ الاصنام
کرتے ہین اور تصدیق مثل مشہور اول طعام بعدہ کلام کرتے ہین **ہدیۃ الاصنام** چرا
اینمعنی خیال نمیکنند کہ چون آنحضرت بجہت خوشنودی حفصہ تحریم ماریہ قبطیہ برخود نمودند این معنی
پسندیدہ جناب الہی نشد لہذا حکم شکستن آن تحریم صادر شد کہ چرا حرام میکنی آن را کہ حلال کردہ
است خدا تعالی بر تو حاصل اینکہ این تحریم پسندیدہ جناب الہی نشد و ازین معنی ہیچ نقصان
عصمت نبوت لازم نمی آید چہ این قسم از ترک اولی بود نہ ارتکاب حرام مثل زنا و ہیچ در کلام الہی نیامدہ
ست کہ (اطیعوا اللہ والرسول) لہذا اطاعت رسول بر ہمہ مومنین و مومنات واجب فرض گردید
پس ہمین آیت کافی ست حاجت وارد کردن کدام آیت دیگر بر احضہ و ماریہ چہ باقی ماند **جواب**
اگر کلام مؤلف ہدیۃ الاصنام قبول کیا جاوے تو محمد صاحب کو کئی طرح پر معقول کیا جاوے اول آنکہ حضرت
آپ کی خوشنودی کے لئے دوسرے پر ظلم و جبر فرماتے تھے اور مظلوم و مجبور سے اپنی بے انصافی پر صبر
کراتے تھے پس محو تعصب طرفداری تھے اور معروف جباری و مردم آزاری دوم آنکہ حرکات و
سکنات حضرت پسندیدہ جناب کبریا نہین تہین بلکہ خالی از نکو [illegible] نہین پس افعال پیغمبر مرحوم
اعمال ابلیس [illegible] شباہت نہین تہی کہ دونون پسند خدا نہین اب مخالفین کا دہ دعوی کہ جو
منطق [illegible] خدا کرتے تہے باطل ہوا اور علیہ [illegible] سے باطل کیونکہ اگر اونکی حرکات
فوق [illegible] تو کیونکر ناپسند جناب الہی ہوتین شاید کہ خدا نے محمد اپنے حکم کو آپ ہی [illegible]

رتا ہے اور پیغمبر پر نا حق الزام پیدا دیدہ مرتا ہے سوم آنکہ یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ خالق افعال
بندہ ہے نہ آفرینندہ کیونکہ اگر حرکت حضرت خلق خدا ے کریم ہوتی تو کسواسطے لائق تحریم ہوتی بلکہ
الخدا افعال و اعمال محمد پر قادر ہوتا تو کیونکہ حضرت سے برعکس رضا ے خدا فعل صادر ہوتا جو کوئی
برعکس رضا ے خدا ہے وہ ہی ناسزا۔ اس سے یہہ بات شائع ہے کہ عصمت نبوت ضائع ہے قطع
نظر اس سے تعجب ہے کہ جسوقت محمد صاحب صحبت کنیزک سے دست بردار ہوے تو اول تو اعتراض پیدا
ہوے تحریم کنیزک خدا ے محمدیہ پر اسقدر گران گذری کہ اسکی شکایت مین آیت قرآن اتری
اور جسوقت حضرت اپنی منکوحہ سودہ سے واسن چین ہوے اور ہمبستری ضعیفہ سے چین بچین ہو
کسی آیت نے نزول نفرمایا اور حضرت کو معقول نہ کیا جدائی منکوحہ ناپسند خدا نہین ہوئی اور
باعث پند مصطفی نہین اس سے معلوم ہوا کہ جب محمد صاحب کو ماریہ جاریہ کے بغیر آرام جسمانی نہین ملا اور
چارہ شادمانی نہین تو آیت (لم تحرم) ارسال فرمائی اور از سر نو ماریہ اپنے لئے حلال فرمائی چونکہ
سودہ پیرزن تھی اور اخیر جوانی حضرت کو اسکی چاہ نہین تھی اور بڈھی ضعیفہ پر نگاہ نہین اسواسطے
اسکی باب مین کوئی آیت ایزاد نکی اور سودہ کی داد نہ دی **قولہ** پس این قسم ترک اولی بود
الخ بر تقدیریکہ محمد صاحب نے ترک اولی کیا تو لاجرم مخالف حکم مولی کیا گو ارتکاب زنا نہین کیا اور
پنجہ رسوائی کو رنگ حنا نہین دیا اگر آپکے نزدیک صحبت کنیزک اولی ہے تو لاجرم مانند عبادت
مولی ہے پس تادیب صحف عزیز مین اور دیت کنیز مین فرق نہین ہے اور ایک کی بہ نسبت دوسرے
کے لئے زرق و برق نہین قطع نظر اس سے اگر ترک اولی نزدیک مولی ارتکاب حرام نہین ہے تو
تارک روزہ و نماز سزاے خطاب الزام نہین **قولہ** صریح در کلام الہی مذکور ست کہ (اطیعوا اللہ
والرسول) الخ جبکہ قرآن مین یہہ آیت موجود ہے اور مومنین و مومنات کے لئے ہدایت ہے
کسواسطے حفصہ نے اس آیت سے اعراض کیا اور کیونکہ فعل حضرت پر اعتراض لایا حفصہ کا فرمودہ کوئی
آیت سے نافذہ ہوئی ہے آخر ایمان حفصہ کہیے اور [illegible] دیکھیے میان قطب الدین
نے حفصہ کو الزام دیا کون کہتا ہے یہ جواب تحفۃ الاسلام دیا **قولہ** حاجت وا کردن کدام

Marfat.com

آیت بہ حفصہ و ماریہ چہ باقی ماند فقط آیت (اطیعوا اللہ والرسول) سے حرام حلال ہین ہوسکے
اور شراب گلفام زلال نہین اسواسطے حضرت نے (آیت لم تحرم) کی بنیاد ڈالی اور حرام کو حلال
کی ایجاد نکالی اگر آیت (اطیعوا اللہ والرسول) مین حرام کو حلال کرنے کی کوئی صورت ہوتی تو آ
(آیت لم تحرم) کی کب ضرورت ہوتی قطع نظر اسکے اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے نہ بذات
خود جدا ہے پس آیت مین لفظ رسول فاضل ہے اور مصنف قرآن پر بالکل لغو گوئی نازل مخفی نہ رہے
کہ مصنف اعجاز محمدی نے تفسیر حسینی سے اور ہی سبب ورود آیت تحریر کیا ہے اور بدرجہ نہایت زور دیکر
اصل مضمون پوشیدہ کیا ہے اور غنچہ شگفتہ خوشبو داد افراط و تفریط دی ہے اور بدرجہ نہایت اغلاط
و تغلیط کی ہے لہذا بندہ اول نقل عبارت مین واغط حرفا حرفا کرتا ہے اور علاج مکر مخالف یعنی
رعایت قافیہ و ردیف ضرور نہین ہے اور اصل مطلب مین تبدیل و تحریف منظور نہین عبارتہ ہکذا
نقل است کہ حضرت پیغمبر شربت عسل را دوست داشتی و قتیکہ زینب مقداری عسل داشت کہ
آنحضرت بخانہ وی آمدی زینب ترتیب شربت فرمودی و آنحضرت را در خانہ وی بجہت آن توقفی
واقع شدے آن حال بر بعضے ازواج طاہرات گران آمد عائشہ و حفصہ اتفاق نمودہ مقرر کردند
کہ آنحضرت بعد از آشامیدن شربت عسل در خانہ وے نزد ہر کدام از ما کہ در آید گوئیم از تو بوئے مغا
مے آید مغفور صمغ درختے ست کہ عرفط خوانند و رایحہ کریہہ دارد و حضرت بوئے خوش را دوست مے
داشتی و از رایح ناخوش محترز مے بود پس آنحضرت روزے شربت عسل آشامیدہ نزد ہر کدام آمد گفتند یا
رسول اللہ از شما رایحہ مغفور مے آید وایشان در جواب فرمودند مغفور نخوردہ ام اما در خانہ زینب
شربت عسل آشامیدہ ام گفتند زنبوران عسل از شگوفہ عرفط چیدہ بودند ازان رایحہ آوردہ کہ بار
این صورت مکرر وجود گرفت حضرت فرمود حرمت العسل علی نفسی فو اللہ لا اکلہ ابدا آیت آمد یا ایہا
النبی لم تحرم الخ یہان سے ظاہر ہے کہ جسقدر اعتراض روایت ماریہ پر آتے ہین اس پر اوس سے زیادہ
آتے ہین جسقدر اعتراض کہ دونون جگہ مساوی ہین فقرات بالا اونکے حاوی ہین اب یہ
اعتراضات تازہ ہے رخسارہ سخن کا غازہ ہے اول آنکہ حفصہ و عائشہ حاسدہ تہین اور اونکے

عادات فاسدہ دوسری ازواج پر حسد کرتی تہین بہت بد کرتی تہین سے بمیر تابرہی اے حسود کاین رنج ست کہ از عقوبت آن جز بمرگ نتوان رست ؛ دوم آنکہ حفصہ و عائشہ عیارہ تہین اور صحرائے مکر و تزویر مین آوارہ ہر چند محمد صاحب مرد ہوشیار تھے لیکن اونکے دام فریب کے شکار تھے سوم آنکہ حفصہ و عائشہ کی دروغگوئی پر اسطرح کمر بستہ تہی کہ جس سے دل راستی شکستہ و خاطر صدق خستہ تہی بالیقین یہ دونون بیبیان مسیلمہ کذاب کی رازدار تہین اور سجاح کی کذب آرائی کی دیوار تہین چہارم آنکہ حضرت حفصہ خرد سے سیراب نہین تہین اور خزینہ عقل سے بہرہ یاب نہین حفصہ عائشہ اونکو دن رات بناتی تہین اور برعکس واقع صد ایک بات سمجہاتی تہین حضرت اونکی جہوٹی باتون پر یقین کرتے تھے اسی فہم و فراست پر رسالت رب العالمین کرتے تھے اگر محمد صاحب کچھ بھی قوت عقل کہتے اور حسن خطا ب رد جواب مین دخل کہتے تو ہر آئینہ ازواج کو قائل کرتے کس واسطے اونکی اطاعت مین لاطائل اوقات زائل کرتے اونکا فریب کہا کر اپنے اوپر شہد کو حرام ٹہیرا دیتے اور تا ابد ہمارا الزام نہ کہلتے پنجم آنکہ قول امام زاہد سے معلوم ہوتا ہے کہ دروغگوئی و فریب دہی عائشہ حفصہ ذکی تہی بار بار ظہور پاتی اور درِ مبارک حضرت مین وہ صدق سے راستی قرار پاتی حتی کہ محمد صاحب نے اسی بنا پر سوگند کہائی کہ والدجب تک مین جیونگا شربت عسل [illegible] آیت (لم تحرم) کی یہی شان نزول ہے اور یہی صاحب اعجاز کو مقبول ہے [illegible] عائد ہوتے اور [illegible] مولف اعجاز محمدی نے کیا فائدہ تصور کیا کہ [illegible] کیا حالانکہ اس [illegible] مین الزامون کی کثرت سے طوق گردن ازواج حضرت ہے اکثر کا [illegible] باقی کا [illegible] یعنی ہم کہہ سکتے ہین کہ اول محمد صاحب نے عائشہ و حفصہ کا فریب کہا کر اور [illegible] دروغ پر یقین [illegible] نہین کیا اور برعکس مدعا ظاہر کیا حالانکہ دفع [illegible]

آیت (لم تحرم) تصنیف کی اور شہد سے [illegible] ناظرین [illegible] [illegible] کی [illegible] مین [illegible] بعض فقرات مین ترمیم [illegible] مولوی [illegible] کی [illegible] نظر بازی [illegible] نے نعیب کے منہہ پر کلوخ اندازی سوط الجبار [illegible] سوگند [illegible]

نوع است اول آنکه باکسے عہد بندد دوم آنکه از دو امر که در اصل مباح باشند بر ترک یکی قسم کند
و بعد از ان ظاہر شود که در حقیقت امر یکه بر ترک و تحریم آن سوگند کرده است بہتر است قسم اول واجب
الایفاست و نقض آن معصیت کبیره است چنانکه فرموده (اوفوا بالعقود) و نیز وارد شده (ان
العہد کان مسئولا) و اثم آن از کفاره مرتفع نشود و در قسم ثانی جائز است که کفاره داده سوگند
بشکند چنانکه در سوره تحریم واقع شده (یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک) و این حکم مخصوص بآن
حضرت نیست بلکه عام است برائے کافه مومنین و ہیچگونه عقلاً مذموم نیست چه درین نقض عہد نیست
و بلحاظ احترام اسم الہی ادائے کفاره واجب شد پس ہیچ جائے اعتراض باقی نماند **جواب** اگر
مولوی صاحب کے نزدیک روایت ماریه مخالف اسلام ہوتی اور برعکس وحی و الہام تو بالضرور کچھ
گفتگو کرتی اور تکذیب محدثین مفسرین دو بد دیتی چونکه اونہوں نے گوشہ خمول لیا ہمارا اعتراض
قبول کیا اقسام سوگند شکنی بیان کرنے لگے اور اختلاف آیات عیان سوط الجبار کے
صفحہ سے تکذیب قرآن و حدیث نظر آتی ہے مولوی محمد علی کی تہہ چھپاتی ہے جو کچھ اونہوں نے جسم
و حوالا کیا ہے اور مطلب مضمون قرآن تہ و بالا اوسکے رکیطرف زبان حق بیانی بہرتی
ہے اور عظمت سوط الجبار شراشک کیطرح نظر سے گرتی ہے **قوله** این قسم سوگند بر دو نوع
است الخ اگر این کا مشارالیه پیغمبر کی سوگند ہے تو حماقت چند در چند و مقام تشنیع ہے کیونکه
سوگند پیغمبر مین تعدد نہین ہے پس دو نوع ہونا اوسکا خالی از تردد نہین شاید که محمد صاحب نے کبھی بار بار
قسم توڑی ہو اور مصنف قرآن نے اوسکی تشریح یکقلم چھوڑ دی ہو و اگر مشارالیه این کا سوگند عام ہے
تو کلمہ این قسم کا کیا کام ہے صرف اسیقدر عبارت کی ضرورت ہے که سوگند بر دو صورت ہے
اصل وہی ہے که لفظ این قسم فاضل ہے اور مولوی جی کی ترایدا اصل پر گواه عادل ہے قطع نظر ازین
قرآن و حدیث مین دو نوع پر ہرگز سوگند کی تقسیم نہین کی گئی بلکه یه بحث لوح محفوظ مین
بھی تقسیم نہین اختراع محمد علی ہے لہذا اغلاط فاحشه سے ممتلی ہے **قوله** اول آنکه باکسے عہد
بندد فقط لاریب سوگند حضرت قسم اول مین داخل ہے اور اس تقریر کا یہی حاصل ہے که اول

محمد صاحب نے حفصہ سے عہد کیا اور بعدہ برخلاف اوسکے جہد کیا یعنی کہا کہ مین نے اپنے نفس پر ماریہ کو حرام
کی توبہ نصوح از شراب گلفام کی چند روز بعد یہ عہد توڑا اور از سر نو ماریہ سے رشتہ الفت جوڑا پھر
مولوی صاحب کی نگاہ مین بھی حضرت لایق الزام مین اور بانی مبانی فعل حرام **قولہ** دوم آنکہ ان
دو امر کہ در اصل مباح باشند بر ترک یکے قسم کنند فقط اس فقرہ مین دو کی قید بیفایدہ ہے اور محض
زائدہ اسیقدر عبارت چاہیے کہ امر مباح کے ترک پر قسم کہا دے اور زید خلاف شریعت سے الم اوٹھاوے
چونکہ مولوی صاحب کو لغو گفتاری سے ملال نہین ہے اور اپنی تضیع اوقات پر خیال نہین لہذا
اونکا کوئی فقرہ غلطی صریح سے خالی نہین ہے اور سوا بوالفضولی کے گفتگو عالی نہین **قولہ** د
بعد از ان ظاہر شود کہ در حقیقت امر یکہ بر ترک تحریم آن سوگند کردہ آن بہتر است فقط یہان سے ظاہر
ہوتا ہے کہ جسوقت محمد صاحب نے ماریہ قبطیہ اپنے اوپر حرام کی اور توسن شہوت کو لگام دی اوسکے
بعد اونکو معلوم ہوا کہ کنیزک سے صحبت بہتر ہے بلکہ بر تر از حج اکبر ہے اوس سے پہلے مسائل حلال و حرام سے
آگاہ نہین تھے اور واقف از حلت و حرمت واہ نہین پس اوسوقت حضرت نے ماریہ سے جسقدر
بے مباشرت ڈالی ہوگی تخفیص حرمت و حلت سے خالی ہوگی اے علم و فضل کے بہرہ سے سرور انبیا و
پیغمبر کبریا **قولہ** قسم اول واجب لایفاست و نقض آن معصیت کبیرہ است فقط ہم اوپر بھی
ثابت کر چکے کہ فعل محمد صاحب قسم اول مین داخل ہے اور عند مولوی جی لا حاصل ہے لا ریب حضرت مرتکب
معصیت کبیرہ ہوئے اور تابع رسالتمآب کے تاریک تیرہ جو کوئی سطح قول امام زاہد ہے اوسکے نزدیک محمد صاحب
پر دونون طرح کی سوگند شکنی عاید ہے کیونکہ اول اونہون نے ترک عسل کا عہد کیا اور بعدہ برعکس
اوسکے شہد پیا استواری عہد کرلئے سوگند اللہ کہائی اور عنقریب شکستہ [illegible] جو کوئی
ماریہ قبول کریگا [illegible] مولوی جی کو اسیطرح ملول کریگا کہ محمد صاحب نے عہد [illegible]
سوگند [illegible] امام زاہد نے جو یہ عہد و سوگند حضرت کی نسبت تقسیم کیا [illegible]
روایت ماریہ [illegible] تسلیم کیا ہے فرق بہت کم ہے [illegible] لفظ ماریہ [illegible] قلم ہے اگرچہ عبارت
امام زاہد [illegible] مگر پاس خاطر تفصیل اردو بارہ بھی زیب تحریر عبارت بکذا چون

این صورت مکروہ چہ گرفت حضرت فرمود حرمت العسل علی نفسی فو اللہ لا اکلہ ابدا فقط **قولہ**
چنانکہ فرمودہ اوفوا بالعقود فقط البتہ یہ آیت قرآن مین ہی اور وے قاعدہ کو بیان مین اس قول
کریم مین اور آیہ سورہ تحریم مین اختلاف ہی مثل تناقض جو بدانصاف ہی کیونکہ اس مین ایفاے سوگند
کے لئے اشارت ہے اور آیت (لم تحرم) مین سوگند شکنی کی اجازت ہی اسیکا نام ضعف تالیف
ہے نہین معلوم کہ قرآن کس کی تصنیف ہی مولوی محمد علی نے جو سوگند کو دو نوع قرار دیا ہے جان انصاف
کو آزار دیا ہے کیونکہ قرآن مین کہین نہین کہا ہی کہ سوگند واجب النقض و واجب الایفا ہی وگرنہ حوالہ
پارہ و سورہ دیجیو اور قرآن سے تشریح مطالب مذکورہ کیجیے اصل یہ ہی کہ علماے محمدیہ نے قرآن کو کتاب
آسمانی مشہور کرنے کے لئے اور اختلاف آیات دور کرنے کے لئے یہ بات بنائی ہی اور مخالفت
آیات چھپائی ہے **قولہ** و نیز وارد شدہ الخ فرمائیے حدیث و قرآن مین وارد ہی یا کتنی کے
کلام و وہان مین کتاب کا نام لیجیے و فصل و باب اعلام کیجیے نیز وارد شدہ اس قسم کے فقرات
مہمل کا منھہ سے نکالنا بہت آسان ہے فعل زبان و لسان ہے ثبوت دینا دشوار ہی مانند تنکا کو
بحر ذخار ہی یہ مضمون مندرجہ حدیث شریف و مصحف عزیز نہین ہی اور ریختہ کلک علما کی باتمیز نہین
لا کلام تراشیدہ مولوی محمد علی سے خرزمرہ کی تذویر کی کلی ہے یہ تقریر بطرز مؤلف سوط الجبار
ہے وگرنہ بندہ کتب محمدیہ سے بخوبی خبردار ہے **س** کوئی بات یارون پہ مخفی نہین ہی دلی
گفتگو اس مین اچھی نہین ۰ **قولہ** دوم قسم ثانی جائزست کہ کفارہ دادہ سوگند بشکند فقط
اگر فرض کیا جاوے کہ محمد صاحب کی سوگند شکنی از قسم ثانی ہی تو بھی مؤلف سوط الجبار کی جہالت
و نادانی ہی کیونکہ کفارہ کے لایق کام کرنا بھی نشان نبوت سے دور ہی صبح عصمت کی شب
دیجور ہی علاوہ اسکے قرآن و حدیث مین کہین نہین لکھا کہ جسوقت محمد صاحب نے کار ناکارہ
کیا تو اسکے بدل کفارہ دیا بلکہ تفسیر سورہ تحریم سے یہی ثابت ہی کہ محمد صاحب نے خواہش
ماریہ یا شہد کی اور براہ مخالفت سوگند و عہد لی وہان علانیہ ذکر کفارہ نہین ہی بلکہ بطور
کنایہ و اشارہ نہین **قولہ** چنانکہ در سورہ تحریم واقع شدہ الخ اگر آپکی خاطر اسقدر پراگندہ نہوتی

راہ مدد و مکوئی مین خراسندہ ہوئی وہ بدیہ نوافقہ اگر دی تھے قرآن مین بھی خطا کر دیتے جب تک
سورہ تحریم مین کچھ اپنی ایجاد نکرو گے اور مضمون وجوب کفارہ ایزاد نکرو گے کوئی آپکو صادق نجانیگا
اور آپکی دلیل کو دعوی کی مطابق نہ مانیگا اگر کچھ شرم و حیا ہے تو ابھی وقت نہین گیا ہے فرمائیے
مصنف قرآن نے سورۂ تحریم کے کون سے لفظ مین اشارہ کیا ہے کہ محمد صاحب نے کفارہ دیا ہے **قولہ** در
یعنی مخصوص بآنحضرت نیست بلکہ عام ست برای کافہ مومنین فقط بلاشبہہ جس کام پر پیغمبر اسلام قائم
ہے وہ امت کے حق مین لاکلام جائز ہے یعنی جبکہ سوگند شکنی فخر انام ہے تو مریدون کے لئے اوس سے
لیا الزام ہے **قولہ** ہیچگونہ عقلاً مذموم نیست فقط بلاشک سوگند شکنی و عہد بر ہم زنی عقلاً مذموم ہے
مولوی محمد علی کو کیا معلوم ہے کہ عقل سے بہرہ ہین اور خم حماقت سے مخمور اگر اونکو عقل دور بین ہوتی
ترک طاعت جہال عرب نے اونکا ایمان و دین ہوتی **سہ** بعض و کینہ مرد را احمق کند و عقل را
بے نور و بیرونق کند **قولہ** چہ درین نقض عہد نیست فقط بالیقین محمد صاحب نے نقض عہد کیا خواہ
قربت ماریہ مین جہد کیا خواہ شربت شہد پیا کیونکہ محمد صاحب نے حفصہ سے یہی کہا کہ مین نے فلا کام
اپنے اوپر حرام کیا اور توسن نفس کو رام کیا واللہ مین ابداً فلانی چیز استعمال مین نہین لاونگا
اور فلانا صید جال مین نہین اصل مضمون یہی ہے اسکو عہد کہیے یا سوگند دونون کا ایک مفہوم ہے مانند
لفظ بخیل و کلمہ شوم ہے اگر آپکو اس مین گفتگو ہے تو یہ کہیے جو کان و گوہے تعریف عہد و سوگند کیجئے اور فیما بین
تفاوت قلمبند **قولہ** بلحاظ احترام اسم الہی ادای کفارہ واجب شدہ فقط اگر ادای کفارہ واجب ہوتا
تو حضرت کے لئے بدرجہ اولی مناسب ہوتا حالانکہ حضرت نے کفارہ نہین دیا اور بدل سوگند شکنی
گوارا نہین کیا جبکہ حضرت نے اسم الہی کا احترام نہین کیا اور بدل مناہی کا التزام نہین تو آپکی سار
گفتگو ناکارہ ہے اور نامناسب تر از کلام ابراہیم و سارہ ہے اگر حضرت نے سوگند شکنی کا کفارہ
اور کسی محدث و مفسر نے اوسکی جانب اشارہ کیا ہے تو حوالہ دیجئے اور چشم
قولہ پس جای اعتراض باقی نماند فقط بلاشبہہ جب تک انصاف دور و حوالہ ثاقی ہیگی سوگند
شکنی حضرت کی شکایت باقی رہیگی ہمدینا گفتگو سے طویل ہوئی اور معنی آیت و روایت مین تاویل

Marfat.com

برائت حضرت پھر بھی دشوار ہے مانند اجتماع آب و نار ہے اب مولوی محمد علی کو حوصلہ الزام
ہے کہ کل حرز پر طعنہ زن چمن ہے **سوط الجبار** چہ نقض این قسم قسم چنانکہ در مذہب
بطور تحسن یا سے وا کفارہ جائز ست در دین ہنود بطریق مستقبح واجبست بر نقض این چنین عہد در
تا کفارہ واجبست در ہنود کفارہ ہم نیست و بر عدم لزوم کفارہ ہم اکتفا نکردہ حکم ارتکاب امر یکہ بر
خلاف شرع ست بر تحلیل این قسم نافذ شدہ چنانکہ در مہابھارت کرن پرب قوم ست کہ ارجن قسم خورد
برائے کشتن راجہ جدہشٹر برادر کلان خود کشیدہ باسری کرشن گفت کہ کسیکہ بمن گوید کہ کمان گانڈیو
بدیگرے بدہ عہد کردہ ام کہ آنرا بکشم و راجہ جدہشٹر در حضور تو مکرر بمن گفت کہ کمان گانڈیو خود را
بدیگرے بدہ پس راجہ را بکشم سری کرشن گفت کہ لعنت بر تو باد انچہ تو عہد کردی از روے نادانی
ست راست گفتن ہیچ ست جائے باشد کہ دروغ گفتن مانند راست باشد ارجن گفت کہ انچہ گفتی راست
ست اما علاج عہد من چیست سری کرشن گفت کہ تو عہد خود را درست ساز بدین طور کہ راجہ
جدہشٹر را لوح کوئی ہمین قدر بے حرمتی کہ از تو نسبت او واقع شود عہد تو درست خواہد شد بس
الفاظ بے ادبانہ کہ گوئی ہمانا کہ او را کشتہ باشی ارجن زبان بکشاد و طعن بر قمار بازی او کرد بعد ازان
ارجن از نا سزا گفتن جدہشٹر در ندامت غلطیدہ قصد قتل خود کرد سری کرشن گفت کہ اگر خود را بکشی
بدوزخ میروی پس علاج آنست کہ خود را بستائی کہ ہر کہ زبان بمدح خود کشود ہمانا کہ خود را
کشت انتہی حالیا لالہ صاحب فرمایند کہ طریق تحلیل قسم کہ در شرع ما چنین ست بہتر ست یا این قول
بیہودہ موضوعہ سری کرشن **جواب** جبکہ ارجن نے سوگند شکنی نہیں کی اور وہ عہد برہم
نہیں ہوئی تو وہ کیونکر کفارہ دیتا اور کسواسطے مدینہ فضول خرچی کا اجارہ لیتا باوجودیکہ محمد صاحب نے
برعکس یہ نہیں کیا پھر بھی کفارہ نہیں دیا اگر دیا ہووے تو سوگند کھائیے اور اپنی زبان دروغ بیان نہ
گرند ہونے دیجیے یہ بات کہ ارجن نے عہد شکنی نہیں کی عنقریب واضح رہے اہل ادراک ہو گی اور روح
محمد علی سنتے ہی ہلاک ہو گی **قولہ** و بر عدم لزوم کفارہ ہم اکتفا نکردہ الخ محمد صاحب ہی نے مسائل کے
مآثر الحنفیہ کی رعایت نہ کی اور [illegible] عدم لزوم کفارہ پہ کفایت نہ کی اور کیا امر خلاف شریعت پر آمادہ

Marfat.com

یا اور شراب شرک سے اخادہ دیا چنانچہ کفایۃ الشعبی مین ہے ان رجلا جاء الی النبی فقال یا رسول
ندا نی حلفت ان اقبل عتبۃ باب الجنۃ وحور العین فامر النبی ان یقبل وجہ الاب و ایدی الام
ال یا رسول اللہ ان لم یکن لہ ابوان فقال قبل قبرہما قال ان لم یعرف قبرہما قال خط خطین فاجعل
واحد قبر الام والآخر قبر الاب فقبل ہما ولا تحنث فی یمینک انتہی یعنی آیا ایک شخص محمد صاحب کی پاس
پس کہا اوس نی یا رسول اللہ مین نی قسم کہائی ہی کہ چومون دروازہ بہشت کی چوکہٹ کو اور
ور العین کو پس حکم دیا اوسکو پیغمبر نے اپنے باپ کے منہہ اور اپنی مان کے ہاتھ چومنے کے لئے کہا اوس
شخص نی کہ اگر ہون مان باپ اوسکے پس فرمایا کہ چوم قبرین اونکی اوس نے کہا کہ اگر نہ جانتا
ہووے اونکی قبرون کو حضرت نی فرمایا کہ کہینچ دو خط ایک کو مان کی قبر ٹہیرا اور دوسرے کو باپ
کی قبر پس چوم اون دونون کو اور گنہگار نہو اپنی قسم مین فقط موافق تحریر عبید اللہ نومسلم کے
قبر کا چومنا اور اوسکے گرد گہومنا شرک فضیح ہے اور بدتر از جرک صریح محمد صاحب نی سوگند شکنی کے
لئے جہوٹا بہانہ کیا اور مسلمانون کو تیر شرک کفر کا نشانہ کیا حاصل آنکہ حضرت نی عہد و سوگند وفا نکرا
ور عدم لزوم کفارہ پر اکتفا نفرمایا کر امر خلاف شریعت مین مشغول کیا اور عہدہ توحید و ایمان سے
معزول پیغمبر اسلام کا طرز و انداز ہے جس پر مسلمانون کو فخر و ناز ہے معترض انت لہ دان اور
مانند اہل درید دہن کہ مخالفت عادل وعقل کرتا ہے یعنی قرآن کے مقابلہ مین ترجمہ مہابہارت
نقل کرتا ہے ہمارے نزدیک مہابہارت فرمان یزدان نہین ہے اور کتاب آسمان نہین بلکہ تاریخ
ہندوستان ہے اور مشتمل بر گذارشات باستان مقابلہ تاریخ و کتاب آسمانی لایق نہین ہے کل
خزنبرد ہمرنگ نتایق نہین اگر مولوی جی عقل معنی رس سے کام لیتے تو ویدا قدس سے الزام
دیتے علاوہ اسکے اصل عبارت مہابہارت سے گفتگو نہین ہے اور ترجمہ ہو بہو نہین افراط و تفریط
حاوی ہے کب معنی و مطالب ساوی ہے مخالف نہین دیکہتا کہ ہمنے بجنسہ عبارت حدیث و قرآن
رقم کی ہے اور مسلمانون سے گوی سبقت بیچگان قلم لی ہے جن نے کسی سے عہد و پیمان نہین کیا اور
زبد و پیران درمیان نہین دیا بلکہ اپنے دل مین کہا کہ جو کوئی یہہ کلمات مجہہ سے کہیگا کہ دوسرے کو

اپنی کمان دیدی اور جو کوئی دریئی اس بات کے رہیگا کہ ارجن سی میدان لی اوسکو جان سی مارنے
اور بار گردن اوسکے تن سے اوتارو نگا کرن یہ کہکے دہیا ۹۴ مین کلمہ اوپانشو برت آیا
اور لفظ عہد و پیمان معترض نی اپنی طرف سے بنا یا ۱ ہے اوپانشو برت اوس کلمہ و کلام کو کہتی ہین
کہ جسکو دوسرا شخص نزدیک والا نہ سنے گوش ہی گلشن زبان کا غنچہ مقالا جنی پس فعل محمد و
ارجن مین مناسبت نہین ہی اور ان دونون میگن مین مشابہت نہین محمد صاحب نی ہوائے نفس کے لیئے سوگند توڑی
اور بپاس خاطر ماریہ جاریہ رضا خداوندی چہوڑی سری کرشن نے ارجن سے اوسکے برت پر عمل کرایا
البتہ اوسکا بدل فرمایا اور یہہ حکمت سے خالی نہین ہی اور یہ جز مشیت لایزالی نہین **قولہ** راجہ جدہشٹہر
راستگو کی الخ اگرچہ بظاہر گفتگو سے ارجن برعکس طریقت تہی مگر در اصل عین حقیقت تہی پس
مولوی جی اوسکو کیونکر خلاف شریعت قرار دیتے ہین اور کسواسطی اپنی گردن پر عذاب نار لیتے ہین
ارجن نے جو اپنی تعریف کی اوسکا بھی یہہ ہی حال ہی اور راستی سی مالا مال ہی ذرہ برابر بھی
نہین ہی صبح صادق بفروغ نہین پس اوسکو شرع کے خلاف نہ کہئیے اور محض لاف و گزاف
نہ کہئیے **قولہ** جالیالالہ صاحب فرمایا کہ طریق تحلیل قسم کہ در شرع ما معین ست بہتر ست فقط
حق سے انحراف نہ کیجئے اور داد لاف نہ دیجئے محمد صاحب نے سوگند شکنی شروع کی اور مسلمانون سے
رسم کفارہ موضوع کی سری کرشن نے ان مین سے کوئی کام نہین کیا کار سوگند شکنی و عہد
بر ہم زنی انجام نہین دیا لہذا کار و بار پیغمبر اسلام مین اور فعل کرشن عالی مقام مین برابری نہین
ہے بلکہ مشابہت ذرا بھی نہین اگر حقیقت حیلۂ ابراہیم و ایوب مذکور ہوتی تو سنی مولوی جی
مشکور ہوتی اسواسطے ہم بطور اختصار رقم کرتے ہین اور دست مؤلف سوط التجبار قلم کرتی ہین
دفتر اول روضۃ الاحباب مین ہی کہ جسوقت ہاجرہ نی نطفۂ ابراہیم سے اسمعیل جنا دامن دل
سارہ چاک رشک مین سناختی کہ سارہ نے سوگند کہائی کہ جب تک مین عضو ہاجرہ قطع نکرونگی
خاطر جمع نکرونگی ہاجرہ بیچارہ پر خوف ستمگار سے اسقدر بیقراری طاری ہوئی کہ بحالت آہ و
زاری متواری ہوئی پس ابراہیم نے سفارش ہاجرہ مین سعی مبذول فرمائی اور یہہ بات قبول کرائی

که ساره دونون گوش ہاجره مین سوراخ کردی اور قدری عضو خاص ہاجره کتر لے اسطرح برائی
سوگند پوری کرلے اور کار ضروری کرلے ساره نے حکم ابراہیم پر عمل کیا اور مضمون سوگند بدل دیا
فقط حالیا میان محمد علی غور کرین که طریق شری کرشن سچا ہے یا قاعدہ موضوعہ ابراہیم اچھا ہے اگر
قصہ بکھیڑا اُن مین دکان حیا گرم ہوگی اور مولوی جی کے گھر قدرے متاع شرم ہوگی تو ہماری
طرف رو نکرینگے بلکہ بمقابلہ عام ہندو نکرینگے بر تقدیریکه مذہب ابراہیم و محمد ایک ہوتا تو محمد صاحب
کے نزدیک وفاے عہد نیک ہوتا مگر ہرگز سوگند نہ توڑتے دوبارہ ماریہ سے پیوند نہ جوڑتے سورہ صاد کی
تفسیر زاہدی مین ہے که جن دنون ایوب پیغمبر مبتلاے بلا تہا اور جگر مبارک آتش مصیبت سے جلا تہا زوجہ
ایوب دن رات مزدوری کرتی تھی اور جو کچھہ ملتا تہا اوس سے اخراجات ضروری کرتی تھی اس اثنا
مین ابلیس نے شکل عجیب بنا کر اور بصورت طبیب بر آکر اوس سے کہا که اگر تجھکو اپنے شوہر کی تندرستی
منظور ہے تو اوسکی دوا گوشت خوک شراب انگور ہے جسوقت ابلیس نے یہہ تدبیر بتلائی وہ بیچاری کہین
سے شراب انگور و گوشت خنزیر لائی ایوب نے یہہ چیزین دیکھکر پیش خداوند فریاد کی اور سوگند یاد
که جسوقت صحت پاونگا اس بی بی کے صد چوب لگاونگا جبکه ایوب نے صحت کامل پائی حقیقت
حال سے آگاہی پائی که بی بی معذور ہے اور بالکل ابلیس کا قصور ہے پس اپنی سوگند شکستہ
کرنی چاہی فی الحال آسمان سے وحی آئی که بنیت زوجه یه سو تنکے مار اور اپنے سر سے بار
سوگند اوتار مخالفت عہد نکر اور شکست سوگند مین جہد نکر چنانچہ سورہ صاد مین ہے (وخذ
بیدک ضغثا فاضرب به ولا تحنث) یعنی لے اپنے ہاتھ مین جہاڑو پس مار ساتھہ اوسکے اور مت
چہوڑ اپنی قسم فقط حالیا میان محمد علی انصاف فرمائین که کلام شری کرشن پسندیدہ ہے یا
گفتار خداے ایوب سنجیدہ ہے اگر میان صاحب غیرت رکہتے ہون تو ہمارے سامنے
اہل حق سے ارادہ گفتگو نکرین کیا کیجے که زمانہ تنگ ہے اور مضمون [illegible] وقت
ملیگا تو خاطر خواہ نتیجہ تفصیل کیا جائیگا ۵ اشتہر [illegible] دل تمام شد ۔ باقی داستان بعد
شب ہے جو کچھہ درباره ماریه قبطیه مخالفین نے گفتگو کی تھی اور درباب حضرت حسین جو بعض نا صواب

Marfat.com

گویا دیوان جعفر زٹلی کا انتخاب ہی لہذا عشق و شہوت پرستی حضرت لاجواب ہے اور مسلمانون کے
لئے باعث سرافگندگی تا روز حساب ہے اکثر احادیث بھی بوالہوسی و نفس پروری حضرت پر
دلالت کرتی ہین اور رو جلالت صاحب رسالت لہذا اب ہم نقل مضمون حدیث شریف کرتے
ہین اور قطع نظر از قافیہ و ردیف مدارج النبوت مین صحیح بخاری سے نقل کیا ہی کہ جب
محمد صاحب بطرف مباشرت رغبت کرتے تھے تو ایک رات مین اپنی ساری عورتون سے صحبت
کرتے تھے اور وے گیارہ تھین فقط اس حدیث کے راوی انس سے دریافت کیا کہ آیا محمد صاحب
کو اتنی قدرت تھی انس نے جواب دیا کہ کیا جانے قدرت تھی اونکو اللہ تعالی نے تیس مرد کی قوت
مرحمت کی تھی اور دست مبارک مین کلید فتح الباب شہوت دی تھی ابن سعد نے طاؤس و
مجاہد سے نقل کی ہی کہ محمد صاحب کو جماع مین قوت چہل مرد کی دی گئی تھی بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مردان
بہشت سے چالیس مرد کی قوت رکہتے تھے ایک حدیث مین ہی کہ ہر مرد جنت کے لئے اکل شرب
و جماع مین سو مرد کی قوت دیجاتی ہے پھر ایک روایت مین ہی کہ محمد صاحب نے فرمایا کہ میرے
لئے جبرئیل ایک طرح کا طعام لایا مین نے اوس مین سے قدرے برائے نام کھایا پس جماع کرنے
مین مجھکو قوت چہل مرد حاصل ہوئی پھر عائشہ سے مروی ہی کہ محمد صاحب نے جیتے جی جس عورت
کی تمنا کی خدا نے وہی اونکے لئے عطا کی عورتین حضرت کو بہت عزیز تھین خواہ حرہ خواہ کنیز
تھین فقط حاصل حدیث یہ ہی کہ بعد بعثت حضرت نے جس عورت کی شراب عشق سے صراحی خاطر
مالامال کی اللہ تعالی نے اونکے لئے وہ فوراً حلال کی دوسرے فقرہ کا حاصل یہ ہی کہ حضرت
کو عورتین بہت پیاری تھین خواہ بیاہی خواہ کنواری تھین اسیواسطے حدیث احمد مین ہی کہ
رسول خدا نے فرمایا کہ مجھکو دنیا سے تین چیزین پسند ہین طعام و نساء و طیب پس پایا دو چیز کو
اور نہ پایا ایک چیز کو پایا نساء و طیب کو اور نہ پایا طعام کو انتہی مقصود حدیث یہ ہی کہ محمد
صاحب نے عورات و خوشبو سے خوب لذت اوٹھائی اور دیدہ و دماغ کو خاطر خواہ طراوت
پہنچائی مگر جیسا کہ چاہیے طعام نہ ملا اگر صبح ملا تو شام نہ ملا پھر حدیث ابن مسعود مین ہی کہ محمد صا

Marfat.com

طیب سے محبت بدرجۂ کمال رکہتے تھے اور اکثر اوسکا استعمال کرتے تھے دوسرون کو اوسکی ترغیب
دلاتے تہے اور ترکیب بتلاتے تہے فقط ان حدیثون سے واضح ہوتا ہی کہ خواہش نفس نے حضرت کو
مغلوب کیا تہا اور دائم شہوت پر مغلوب اسیواسطے شرارت عائشہ کی برداشت کرتے تھے اور اوسکی
رضاجوئی مین شام سے شتاب چنانچہ جلد اول مدارج النبوۃ مین آیا ہی کہ ایک بار محمد صاحب عائشہ
کے گہر تھے کہ اس اثنا مین ام سلمہ نے اونکے لئے طعام بہیجا عائشہ نے کاسہ مین ایسا ہاتھ مارا کہ
کاسہ ٹوٹ گیا اور طعام ہاتھ سے چھوٹ گیا محمد صاحب نے پیالہ کے ٹکڑے جمع کرکے اور اون مین طعام
دھر کے حاضرین کے سامنے عائشہ کیطرف سے عذر کیا اور کہا کہ تمہاری مان کا غیرت نے تحمل سے
منہہ موڑا لہذا اوس نے پیالہ توڑا پس عائشہ کے گھر سے درست جام لاکر اور اوس مین طعام لگاکر
خادم کے حوالہ کیا کہ تاوان جام جام ہو اور تاوان طعام طعام انتہی شیخ عبد الحق کہتے ہین
کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر عورت سے حالت غیرت مین کوئی حرکت خلاف ہووے تو مواخذہ معاف
ہووے سو ۵ وہ بی بی پیمبر کے تھی منہہ لگی دبجادہ ہوئی اوس نے حرکت جو کی بغرض کہ محمد صاحب
رضاجوئی عائشہ مین عمر تیر کرتے تھے اور اوسکو حرکات واہیات پر دلیر دختران انصار کو حکم تہا کہ واسطے
دلداری عائشہ کے لعبت بازی کرین اور لوح بازیچہ پر نقش طرازی اگر عائشہ کسی برتن سے پانی پیتی
تو محمد صاحب اوسکے منہہ کی جگہہ اپنا دہان لگاتے اور مزہ شربت دو دو شیرہ جان پاتے اگر عائشہ گوشت
کہاتی اور استخوان منہہ مین دباتی حضرت اوسکے ہاتھ سے استخوان لیتے اور اپنے منہہ مین رکہکر اوس
جس جگہہ سے عائشہ کہاتی تہی حضرت کو اوسجگہہ سے لذت آتی تہی اگر محمد صاحب کو مسواک کی ضرورت ہوتی
تو اوسکی یہ صورت ہوتی کہ اول عائشہ اپنے آب دہان سے تر کرتی بعدہ محمد صاحب کے منہہ مین دیتی پس
حضرت مسواک کرتے اور دہن مبارک پاک باوجودیکہ حضرت روزہ دار ہوتے مگر عائشہ
کا لگاتے پہر محمد صاحب نے عائشہ کو کاندہے پر چڑہایا اور حبشیون کا ناچ دکہلایا اگرچہ
عائشہ حایض ہوتی اور تارک فرایض مگر حضرت اوسکی بغل مین سر دہرکر تلاوت قرآن کرتے اور
روئیت صورت رضا جانان ہماری آمین محمد صاحب کی یہ حرکت برعکس قرآن تہی اور مخالف ایمان

چنانچہ سورۂ بقر مین ہی کہ حالت حیض مین عورات کے نزدیک نہو اور کسی بات مین اونکا شریک نہو مثلاً فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن فاذا تطہرن فاتوہن یعنی پس کنارہ کرو عورتون سے حالت حیض مین اور مت جاؤ نزدیک اونکے یہان تک کہ پاک ہووین جبکہ غسل کرلین پس پاس جاؤ اونکے فقط بلبل روح حضرت گل رخسار عائشہ پر اسقدر دل باختہ تھی کہ وقت مرگ بہی اوس سرو کی فاختہ تھی چنانچہ مدارج النبوت مین مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ محمد صاحب نے مرض الموت مین عائشہ سے کہا کہ میرے لئے مسواک حاضر کر اور اول تو اوسکو اپنے آب دہن سے طاہر کر پس مجکو دے کہ لذت بوسہ بے پیغام پاؤن اور بزعست تمام چباؤن تاکہ تیرا اور میرا اختلاط آب دہان ہووے اور مجہہ پر تلخی موت آسان ہووے ؎ رنگ مسیحا لگا میری زبان کو زبان پہ مجکو لعاب دہن شربت اعجاز ہے ۔ عائشہ کے تہوک کی برکت سے محمد صاحب پر کار موت آسان تھا اور جلاد اجل مہربان مسند مین عائشہ سے مروی ہی کہ محمد صاحب نے مرض الموت مین فرمایا کہ مجہہ پر موت آسان ہوئی کہ سفیدی کف دست عائشہ مجکو معائنہ درمیان جنان ہوئی اس حدیث کے معنی شیخ عبد الحق نے لکہا ہے کہ محمد صاحب کو عشق عائشہ بدرجۂ کمال تہا کہ اوسکی بدون صبر محال تہا لہذا جنت مین صورت صدیقہ بنائی گئی اور صورت رفیقہ لائی گئی تاکہ حضرت پر موت آسان ہووے بلکہ مانند یار مہربان فیض رسان ہووے کیونکہ دوستون کے اجتماع مین لطف زندگانی ہی اور ہر ایک بات کی آسانی ہی ؎ بہار عمر ملاقات دوستداران است ۔ بہ حظ کند خضر از عمر جاودان تنہا ۔ حاصل تقریر شیخ صاحب یہہ ہی کہ عائشہ کی بغیر محمد صاحب دنیا سے انتقال کرنا نہ چاہتے تہے اور بہشت عنبر سرشت کو اوسکے بدون ایک کشت سراے ہشتنا تہے ؎ نجاؤنگا کبھی جنت کو مین نجاؤنگا ۔ اگر نہو گا کوئی وان تمہاری صورت کا ۔ گاہے گاہے حضرت عائشہ کے ہمراہ دوڑا کرتے تہے اور عالم طفلی کا دورا کرتے تھے صحاح اہل سنت مین روایت ہی کہ ایک بار حضرت نے بطرف لہو ولعب رجوع کیا اور عائشہ کے ساتھ دوڑنا شروع کیا عائشہ اس سرعت سے تیز گام ہوئی کہ حضرت کی تیزی تمام ہوئی ؎ بڑھ گئی وہ نوجوان وہ پیر پیچھے رہگیا

Marfat.com

ہلیر دن کو کھان وپیر کا دھو کہا ہوا بعد مدت جبکہ بدن عائشہ فربہ ہوا اور اسی امر کا
یہ ہوا پس محمد صاحب نے دوڑنے مین اسقدر سرعت کی کہ فوراً عائشہ سے گوی سبقت لی
فرمانے لگے کہ اب درمیان ہمارے اور تمہارے مساوات ہوا کہ ایک بار ہمکو اور دوسری
بمکافات ہوا فقط یہان سے ظاہر ہے کہ جبتک اوقات حضرت واہیات مین تیز ہوتی تھی کسی کی
طبیعت عالی سیر نہوتی تھی مخالفین نے اس اعتراض کے جواب مین گفتگو سے حماقت کی ہے
درمیان محمد علی نے کل سے گوے مسابقت لی ہے مؤلف ہدیۃ الاصنام واعجاز محمدی و
لمعت الہنود کہتے ہین کہ حضرت عائشہ کے ساتھ ملاعبت و بازی کرتے تھے یا اوج ورزش
پہ سرفرازی کرتے تھے محمد صاحب کے دوڑنے سے کسیکو انکار نہین ہے اور تکذیب نقیر اندرین ہے
اصرار نہین میان محمد علی نقد عقیدت صاحب ہدیہ وغیرہ یا ابطال پر نثار کرتے ہین اور اپنے
پیران پیر کو کاذب شمار کرتے ہین اب ہم میزان انصاف لیتے ہین اور ہر ایک کا جواب سنجیدہ
دماد دیتے ہین اس قسم کی بازی و ملاعبت کسیکے لیے بہتر نہین ہے اور ہرگز شان پیغمبر نہین کیونکہ
ایسے کار مخصوص بہ طفلان نے سواہے اور ولی نبی کے لئے باعث عار ہے علی الخصوص بحالت پنجاہ
سالگی زن دوازدہ سالہ کے ہمراہ دوڑنا اہل ادراک کی راے مین ملاعبت و بازی نہین ہے
اور سوا خاصہ ترکی و تازی نہین ملاعبت و بازی دو قسم ہے ایک متروک ممنوع اور دوسری
مروج و مشروع اول حرکت حضرت ہے کہ مضحکۂ اہل غیرت و خبرت ہے دوم اللہ کے نزدیک
مردود نہین ہے اور معیوب اہل اسلام و ہنود نہین چنانچہ خلعت الہنود مین ہے کہ گاہے اپنی منکوحہ
کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالتے ہین اور ساری کلفت ایکساتھ نکالتے ہین گاہے اوس سے دست
بدست ہوتے ہین اور شراب شوق سے مست گاہے اوسکے سینہ سے سینہ ملاتے ہین اور ہاتھ
ویرینہ ولاتے ہین گاہے اوس سے دوش بدوش ہوتے ہین اور شریک ...
اگر کوئی اس قسم کی ملاعبت اپنی بی بی سے کرے تو مخالف رضاے کبریا نہین ہے اور ہوا دوکو ساتھ
لیکر دوڑنا شیوۂ انبیا نہین اگر انبیا سے یہ پیشین ہے کوئی بی بی کو ساتھ لیکر دوڑا ہوگا تو اوس

عہا خدا سے محاربہ ٹوٹا ہوگا اگر دوڑنا ورزش مین شامل ہوتا تو ہر ایک پہلوان اس
مین کامل ہوتا آہوان صحرا سے کوئی سبقت لیتا اور اپنے فعل اور مؤلف اعجاز محمدی کے
قول مین مطابقت دیتا حالانکہ کوئی کشتی گیر دوڑنے کو ورزش نہین جانتا اور حرکت حضرت کو
قابل ستایش نہین جانتا علاوہ اسکے ورزش ایسا کام ہوتا ہے کہ جسکی مشق مین سحر و شام
اہتمام ہوتا ہے اگر محمد صاحب کے نزدیک جورو کے ساتھ دوڑنا کسی طرح کی ورزش ہوتی تو سب
روز اسکی مداومت بلا نقض ہوتی حالانکہ حضرت نے تمام عمر مین دو بار یہ کام کیا ہے ہر آئینہ خلاف
رائے عاقل و عام کیا ہے بنابرین دوڑنا ورزش نہین ہے اور یہ شیوہ دانش و بینش نہین اگر بالفرض
دوڑنا ورزش فرض کیا جاوے اور برخلاف واقع عرض کیا جاوے تو بھی یہ طرز رسالت مآب کے
لایق نہین ہے اور عروس نبوت تمسخر کی شایق نہین شاید کہ حضرت نے اسواسطے دوڑنے کو
ورزش تسلیم کیا ہو وے اور بی بی عائشہ کو تعلیم کہ جسوقت دست دشمن سے دہان ہو ...
ہے تو چار ناچار آمادہ فرار ہو وے گوشہ عافیت مین متواری رہے اور محفوظ از درد زخم کاری آل...
کہ اگر ورزش انبیا کے لایق ہوتی تو عروس سلمانی کل پہلوانون سے فایق ہوتی گردان ...
و ... بازی لیتی بلکہ مردان جہان سے دولت سرفرازی لیتی پیغمبرون کا کام پیغام رسالی
ہے اور پہلوانون کا کام پہلوانی اب منشی خامہ در آستین مولف سوط الجبار ہے اور اسکی
بکواس کا خواستگار **سوط الجبار** در سنن ابی داود این حدیث از عائشہ باین مضمون
مرویست کہ روزے در سفرے در رسالت مآب تیز قدمی من در گذشتم بعد ازان کہ جسیم شدم ہمان
تیز قدمی آنحضرت در گذشت الحدیث درین ہیچ امرے نیست کہ عقلا یا نقلا مذموم باشد بلکہ
در آن امیاں بیت تجارت ... اعتراض می آمد ناعتیاد مسابقت بمعجزات لازم بود کہ خالی از مصلحتہا
نباشد ان ... **جواب** جیسے مولوی صاحب نے کوئی کتاب نہ وہ نہین دیکھی ایسے ہی اب تک حدیث
ابو داود بھی نہین دیکھی اگر اونکو گذارشات صحاح سے وقوف ہوتا اور بدولت مبارک سے حجاب
... مانی کا شوق ہوتا تو ترجمہ حدیث مین غلط کاری نکرتے اور دوڑنے کا نام تیز رفتاری نہ رکھتے

بکا ایک دوستدار واقف اسرار کہتا ہی کہ جبدن سی مسلمانون نی سوط الجبار پر نظر ڈالی ہی
مخالفت قرآن و حدیث اکثر نکالی ہی اوسدن سی کیا مؤلف سوط الجبار کی بات کا اعتبار
رہا اور کوئی اونکی بکر فکر کا خریدار نہ رہا اگر مولوی صاحب ترجمہ حدیث مین خیانت نکرتے تو مسلمانان
کی اہانت نکرتی ؎ چو آہنگ بربط نبود مستقیم * کے از دست مطرب خورد گوشمال [illegible]
ال بعض فقرات محمد علی ہی او تشریح اغلاط خفی جلی **قوله** روز ہو و در سفر مین دوڑنا بدرسات
سبقت تیز خرامی فقط مقصود ابو داؤد تیز رفتاری نہین ہی اور مصدق دعوی محمد علی خانگی دربار اری
مین اپنے اسلام سی ایک امام غزالی ہی جسکی تحریر دخل آہو گیر سے خالی ہی اوسنی کیمیای سعادت
مین قول حدیث مذکور بدستور کی ہی اور مولوی محمد علی کی لئے تجویز قضا جون پوری کی ہی عبارت یکبار
بمجلس اہل نو چندان طیبت نکردی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تا آنجا کہ با عائشہ رضی اللہ
عنہا بہم دوید تا کہ و پیش شود رسول صلی اللہ علیہ وسلم در پیش شد دیگر بار بدوید عائشہ
در پیش شد رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت یکے بیکے این بآن بشود یعنی اکنون برابر هم انتہی
یہان بھی ذکر تیز رفتاری نہین ہی او شگوفہ زار نخلبند سوط الجبار کے لئے باد بہاری نہین بلکہ
لفظ دویدن مذکور ہی جسکا ترجمہ دوڑنا مشہور ہی جو کوئی دویدن و تیز رفتن مین تمیز نہین کرسکتا
اور فرق شرق و غرب تجویز نہین وہ حیوان جنگلی ہی خواہ شیر خدا خواہ اسد علی ہو علاوہ اسکے
مخالف [illegible] واقف ہین اور محدث و مفسر کاشف کہ محمد و عائشہ تنہا سفر نہین کرتی ہی اور
بے لشکر کسی سفر [illegible] نہین گذرتے تھے پس اگر کسی سفر مین دوڑنا اختیار کیا تو جناب [illegible]
تار کیا [illegible] اگر [illegible] لشکر سفر مین بی بی کے ہمراہ پیادہ ہوگا اور دوڑنے پر آمادہ تو [illegible] مین
لشکر ابھی بی بی کو حجاب نہ کیے شاید کہ جسوقت لشکر کے ہمراہ عائشہ نے بنا پاوں [illegible]
ہوگی تو [illegible] سنبھالی ہوگی مولوی محمد علی نے ہرچند جواب اعتراض دیا لیکن [illegible]
ام المؤمنین [illegible] کیا حدیث ابو داؤد یہ ہی [illegible] عن عائشة انها کانت
مع رسول اللہ فی سفر قالت فسابقته فسبقته علی رجلی فلما حملت اللحم سابقته فسبقنی قال هذه

Marfat.com

فتبلک السبقۃ یعنی روایت ہے عائشہ سے یہ کہ تھی وہ ہمراہ رسول خدا کے سفر مین کہا عائشہ
پس دوڑی مین ساتھ حضرت کے اپنے پاؤن پر یعنی پیادہ پا نہ سواری پر پس بڑھ گئی مین
اسے پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ہمراہ پس بڑھ گئے حضرت مجھ سے فرمایا یہ
جانا بدلے اوس بڑھ جانے کے ہے کہ پہلے تو مجھ سے بڑھ گئی تھی **قولہ** درین قصہ امرے
کہ عقلا و نقلا مذموم باشد فقط اگر آپکو قدرے عقل و ادراک ہوتا اور وقوف پاک ناپاک
اس قصہ کی قباحت معلوم ہوتی اور گندگی مسلمانی مشموم ہوتی خدا آپکے حال پر عنایت
اور عقل متاع ہدایت **قولہ** بلکہ در آیا سیکہ مبتنیر محاربات با اعداء پیش می آمد اعتیاد مبا
بر عورات لازم بود الخ شکر الٰہی ہے کہ اب ہمارے مولوی صاحب کی قول مین مطابقت ہوئی کہ اونکا
قبول محمود عائشہ کی مسابقت ہوئی یعنی اب ہمارا اور مولوی جی کا عقیدہ مساوی ہے کہ لقا یا
دوڑنے پر حاوی ہے اگر اول ہی آپ محمود عائشہ کا دوڑنا قبول فرماتے تو کب بات تا
نہین طول کرتے مخالفین کا یہی شیوہ ہے کہ اول ہر ایک مقدمہ سے انکار کرتے ہین بعدہ چار
قرار کرتے ہین سے آنچہ دانا کند کند نادان لیک بعد از ہزار رسوائی بعد اب مولوی صاحب
خود انصاف کرین کہ گھر مین یا سفر مین جورو کو دوڑانا اور خود دوڑنا محمود یا مذموم ہے اور سو یا
معلوم ہے قطع نظر ازین بر وقت محاربات سومنات کیلئے دوڑنا آپ ہی کی تجویز ہے یا بحکم حدیث
و مصحف عزیز ہے بر تقدیر اول آپکی بات کا اعتبار نہین ہے کہ جناب کو عائشہ سے پر داری اہل
سے عار نہین ہے بر تقدیر دوم مفہوم حدیث و قرآن آشکار کیجئے اور حوالہ سورہ و پارہ دیجئے
قطع نظر ازین محاربات مین دوڑنا نامردون اور بھگوڑون کا کام ہے یا گھوڑی اور گھوڑون کا
کہ حضرت بی بی کو تعلیم فرار کرتے تھے اور نبرد آزمائی و صف آرائی سے عار کرتی تھی اگر غیرت
رکھتے و اندیشہ تعرض بیگانہ تو ہر آئینہ عائشہ کو تیر زنی سکھلاتے اور شمشیر افگنی بتلاتے تا کہ
ہاتھون سے ہتھیار پکڑتی اور حریف سے میدان کارزار بگڑتی کمان ابرو سے تیر مژگان چلاتی اور
دونون آبرو کی مردان ملاتی بعضون کو آب خنجر پلاتی اور بعضون کو سینہ پہ گل زخم ترکر

ہے ۱۲ … [illegible] ۱۲ … [illegible] ۱۲

اب مولوی محمد علی آمادۂ الزام ہین ہین ہین مرتکب اتہام ہین **سوط الجبار** عجب است از معترض کہ بربنای این قصۂ اعتراضی گردیدہ واز حکایت رقص شری کرشن با گوپیان وسخر وملاعبت با آنان چشم پوشید اگرچہ تشریح این قصۂ موجب تطویل ست لیکن مقتضای مقام آنست کہ آنرا از بہاگوت کہ از کتب معتبرۂ ہنود ومسلم الثبوت معترض ست بالفاظ ترجمۂ للوجی نقل کنم **جواب** آپکے منہہ سے [اعتراضی گردیدہ] اچھی ترکیب بر آئی ہی جس سے جناب کے دعوی یکتائی ودانائی کی بخوبی تکذیب نظر آئی اگر مولوی صاحب عقل ودو زبین سی مشاورہ کرتی تو کیونکر مخالفت محاورہ کرتی یہ فقرہ اوسوقت کرسی نشین ہوگا کہ اعتراضی بمعنی معترض کہین ہوگا مگر یہہ دشوار ہی مانند کبریت احمر ناپیدار ہی مولوی جی کو شرم نہین آتی کہ اپنی اغلاط فاش نے سے اغماض کرتی ہین اور ہمارے الفاظ پر ناحق اعتراض اب بحث دیجۓ اور کلام سے گلچینی ہی حکایت رقص شری کرشن جھوٹ دروغ ہے مانند صبح کاذب بیفروغ ہی **س** دروغ ای مخالف مگو زینہار ؛ دروغ آدمی را کند شرمسار ؛ کتب ہنود مین اس روایت سے اشارت نہین ہی اور مندرجۂ بھاگوت و بھارت نہین پس مولوی صاحب کو لازم ہی کہ ہرزہ گوئی سے احتراز کرین اور باندازۂ گلیم پا دراز کرین — **رباعی** اے ناسپاس دیدۂ ادراک باز کن ؛ وز اتہام وتہمت وکذب احتراز کن ؛ بگذر ز ہرزہ گوئی و بر جای خود نشین ؛ اندازۂ گلیم خودش پا دراز کن ؛ اب محسن وخوبی ابکار افکار جناب داخل کتاب ہوتی ہین اور ہر ایک صفحہ وسطر افق ماہ و آفتاب ہوتی ہین **قولہ** آنرا از بہاگوت کہ از کتب معتبرۂ ہنود ومسلم الثبوت معترض ست فقط بہاگوت کو کتب معتبرہ سی آپ عرض کرتی ہین یا ہنود ذکر کرتی ہین برتقدیر اول آپکی بات کا اعتماد نہین ہی اور قیل وقال زمان البماء ارتقاء نہین آپکی ہر ایک بات جھوٹی ہی اور مسلمہ کذا بنے جناب کی راہ لوٹی ہی برتقدیر دوم بی اعتباری بہاگوت مین اسقدر اصرار کیا ہی کہ اوسکے رد مین رسالۂ طویل تیار کیا ہی بلکہ یہہ مال علم تو اعتبار بہاگوت محال ہوا اصل وہی ہی کہ کتب متداولہ مین جسقدر روایات قدیم ہین وہ واجب التسلیم ہین اور جسقدر جدید وعجیب ہین وہ سب لائق تردید وتکذیب ہین یعنی جتنی گذارشات بایقہ

کے مطابق ہین اور موافق شرع علماے سابق ہین وے صحیح ہین اور باقی غلط ہیں یہی
عقیدہ ہنود ہے اور باقی مکیدہ حسود ہے اب آپ فرقان عظیم اوٹھائیے اور سوگند یزدان کریم کی کہ
کہ فقیر اندرین نے کسجگہہ معتبری بہاگوت مین ثبوت دیا یا کہ کس جگہہ وہ کی معتبری پر سکوت کیا مولوی
صاحب خود غور کرین کہ اونکا کتنا بڑا افترا ہے اور فقیر مولف کو حق مین اونکی زبان پر کیا کیا گذرا ہے
علاج سخن چین آسان ہے اور چارہ کار مفتری بیرون از طاقت جن و انسان ہے **قطعہ** سخن
چین را علاج می توان کرد ٭ کہ من چیزے نگویم او چہ چیند ٭ ولیکن مفتری را چارۂ نیست ٭
کہ او از خود سخن می آفریند ٭ **قوله** بالفاظ ترجمہ للوجی نقل کنم فقط اول تو بہاگوت ہی لائق عمل
نہین ہے دوسرے ترجمہ للوجی خالی از فساد نہین آیا تو کریلا اور دوسرے نیم چڑہا حق تو یہ ہے کہ جسکا
نام پریم ساگر ہے وہ قابل غرق آب سراسر ہے اوسکو بہاگوت سے مناسبت نہین ہے تلخی کو حلاوت
سے مناسبت نہین ہے ہم سچ کہتے ہین کہ جسوقت مولوی محمد علی پریم ساگر کا ایک صفحہ بھی
سے ملا دینگے تو ہم اوسکے آئینہ آبرو کو بہت جلا دینگے سو بار سلام کرینگے بسیار اکرام کرینگے
سرخیل اوباش تھا اور لڑکون کو نچانا اور سوانگ بنانا اوسکا طریق معاش تھا زبان سے کہہ سکتے
بہرہ نہین رکھتا تھا اور نہ بہاگوت کا زہرہ نہین یا بقیں اوس کا نہین دشم بہاگوت کی کتھا سنکر
اور اوس مین بہت قدر اپنی طرف سے ملا کر اور روح مصنف قرآن جلا کر پریم ساگر بنایا ہے
اور جہلا اور حمقا کو دام فریب پہنایا ہے مصنف پریم ساگر کی حقیقت ہے جسکی جناب مولوی
محمد علی کو عقیدت ہے قطع نظر ازین للوجی نے سری کرشن کے لڑکپن کی سرگذشت لکہی ہے اور
حالت غیر مکلفی کی سیر و گشت وہ قابل الزام نہین ہے کہ برعکس شریعت ہنود و اسلام نہین بلکہ غیر
مکلف کی حرکت کسی مذہب مین برعکس و مرم نہین ہو سکتی اور خلاف حیا و شرم نہین تمام مومنین
ہنود کا اتفاق ہے اور مشہور آفاق کہ سری کرشن جب تک کم سن ہے گوپیون مین ساکن رہے
جبکہ آثار سن سالی کا ظہور ہوا گوپیون سے کنارہ منظور ہوا پہر آج تک ملاقات نہین ہوئی
بالکل نوبت ملاقات نہین اسکا تو کیا ذکر ہے کہ میل ہو اور نوبت ملاعبت اور کھیل اگر ترجمہ للوجی

اگر یہ دہلوی صاحب کا عقیدہ ہی تو ملاعبت و معاشرت شری کرشن پر اوت نکو پیارہ ہی جب
مولوی صاحب سر مو انصاف کرینگے تو قضیہ نبوت حضرت صاف کرینگے کہ جسوقت محمد صاحب پنجاہ
سالہ ہوئے اور دندان ودہان پیری کے نوالہ ہوئے تو بی بی عائشہ کو اپنے کاندہے پر بٹھایا اور
مردون کا ناچ پیٹ بھر کر دکھایا چنانچہ کیمیائے سعادت مین ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا گوید آنکہ روز
روز عید زنگیان در مسجد بازی میکردند رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرا گفت خواہی کہ بہ بینی گفتم خواہم بر
در ایستاد و دست فرا داشت تا من زنخدان بر دست وی نہادم چندان نظارت کردم کہ چند بار
از انکہ گفت بس نباشد گفتم نہ و این خبر در صحیح ست و ازین خبر پنج رخصت معلوم شد یکے آنکہ بازی
ولہو و نظارت چون گاہ گاہ بود حرام نیست دوم بازی زنگیان رقص و سرود بودہ سوم آنکہ در
مسجد بود چہارم آنکہ در خبر است کہ رسول اللہ علیہ وسلم در آن وقت کہ عائشہ را آنجا بدید گفت دونکم
یا بنی ارفدہ یعنی ببازی مشغول شوید و این فرمان باشد کہ اگر وے نظارت کردے وے خاموش
شدے روا بودے کہ کسے گوید کہ او ابجا نیارد آن از بدخوئی باشد پنجم آنکہ خود با عائشہ
بایستاد دراز بایستاد با آنکہ نظارہ بازی کار او نبود و باین معلوم شد کہ بر موافقت زنان و
کودکان تادل ایشان خوش شود چنین کار ہا کردن از خلق نیکو بود انتہی لیکن عرض کرتا ہون
کہ جو کچھ امام غزالی کی راست گفتاری ہے وہ انتہائے عبارت صحیح مسلم و بخاری ہے مولوی سلام اللہ
نبیرہ شیخ عبد الحق دہلوی نے جواز غنا مین ایک رسالہ بنایا اور محمد علی خان مراد آبادی نے اوسکا
عربی سے اردو مین ترجمہ کرایا ہے اوس رسالہ مین بھی اس قسم کی حکایتین ہین اور زبان عائشہ
سے روایتین ہین اون مین سے ایک یہ ہے کہ روز عید چند اشخاص سیاہ رنگ سپر و نیزہ سے
بازی کرتے تھے پس حضرت نے مجھسے فرمایا کہ آیا تو چاہتی ہے کہ دیکھے مین نے کہا ہان
پس مجھکو پس خود استادہ کیا کہ میرا رخسارہ اونکے رخسارہ تلے تھا اور وہ فرماتے تھے
اے بنی ارفدہ تم کھیلا یعنی بازی کئے جانا ہر گاہ مجھکو ملال ہوا فرمایا تجھکو کفایت کرتا ہے مین نے کہا ہان
پس ارشاد کیا تو روانہ ہو فقط مولوی سلام اللہ نے بھی مسلم و بخاری ہی سے کچھ مضمون لیا ہے اور اہل غنا

کو احسان مند و ممنون کیا ہے صحیح مسلم و بخاری مین زبان عائشہ سے ایک وہی نقل ہے جو اجیائے
مثنوی اصول دین احمد کی اصل ہے چنانچہ ان الحبشۃ کانوا یرقصون یوما وکان کثیر من الخلق مجتمعا
فقام الرسول ویری الرقص وقال لی یا عائشۃ اترغبین الی اللھو فقمت ووضعت الید علی کتف الرسول
فاری الرقص فقال الرسول ثلث مرات الم تشبعی فقلت لا وکان مقصودی من ہذا ان اعلم منزلتی
عند رسول اللہ فاذا جاء عمر فتفرق الخلق وہربوا فقال الرسول انظر شیاطین الجن والانس ہاربین
من عمر یعنی عائشہ میگوید کہ بدرستیکہ حبشہ بودند کہ رقص میکردند در روزے و بود خلق کثیر مجتمع پس برخاست
پیغمبر خدا و دید رقص را پس گفت رسول خدا مرا کہ اے عائشہ آیا رغبت میداری بسوے بازی
پس برخاستم و نہادم دست را بر شانہ رسول خدا پس دیدم رقص را پس گفت رسول خدا
سہ بار کہ آیا نہ سیر شدی یعنی سیر نشدی پس گفتم نہ و بود مقصود من ازآن اینکہ بدانم مرتبہ خود را
نزد رسول خدا پس ناگاہ آمد عمر پس متفرق شد خلق و گریختند پس گفت رسول خدا می بینم شیاطین
جن و انس را گریزان از عمر فقط فتح الباری شرح صحیح بخاری مین مرقوم ہے کہ جسوقت محمد صاحب
عائشہ کو شانہ مبارک پر چڑھایا تھا اور رقص مردان کا دکھایا تھا عمر عائشہ پانزدہ سالگی کو
پہنچ چکی تھی اور آیت حجاب اوتر چکی تھی پس جو کوئی کہتا ہے کہ اوسوقت عائشہ مکلف بتکلیف
شرعی نہین تھی اور رسم حجاب کی نہین اوسکی دروغ گفتاری عیاں ہے اور مخالف فتح الباری
درمیان اسی مضمون کے بخاری مین ایک روایت اور ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا اور اوسکا
مضمون واحد ہے اور دستکاری کیجئے مین شاہد ہے ان عائشۃ قالت لقد رأیت رسول اللہ یوما
علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون فی المسجد ورسول اللہ یسترنی بردائہ انظر الیہم والا تھم یعنی ام
المومنین کہتی ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ کو در حجرہ پر اور زنان حبشیہ لہو و لعب مسجد مین کر رہی
تہین اور رسول اللہ مجھکو ردائے مبارک مین چھپا کر اونکا رقص اور بجانا آلات غنا کا دکھاتے تہے
ودیکھا ایک اور بھی روایت جامع ترمذی ہے جو کہ مولف مشکات نے نقل کی ہے چنانچہ عن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ فاذا حبشیۃ

Marfat.com

فن والصبیان حولہا فقال یا عائشہ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول الله
علت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر
منزلتی عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول الله انی لانظر الی شیاطین الجن والانس
قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذی یعنی عائشہ کہتی ہین کہ رسول الله بیٹھے تھے کہ مین نے
ایک شور اور آواز لڑکیون کی سنی کہ رسول الله اوٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ زنان حبشیہ دو
لڑکیان گرد پیش اوسکے ہین فرمایا کہ اے عائشہ آؤ اور دیکھو تماشا مین آئی اور مین نے ٹھوڑی
اپنی کاندہے رسول الله پر اور تماشا دیکھا پس حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ سیر ہوئی مین نے
کہا کہ نہین اس غرض سے کہ دیکھون کستقدر رسول الله کو مجھ سے محبت ہے ناگاہ عمر وارد تماشا
ہوئے اور بہاگی فرمایا رسول الله نے کہ ہم دیکھتے ہین کہ شیاطین جن و انس سب عمر سے بہاگے
ہین پس مین حضرت کے کاندھے سے اوتر آئی … اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ محمد
کی بہ نسبت عمر صاحب کمال ہے کہ محمد صاحب نے … کیا اور عمر نے
منافقین کی … نظر ہوتی تو کب صحیح بخاری … پیغمبر سے بڑھکر ہوتی …
… اور پیغمبر سا گر بزبان طعن دراز کرتے اگر پیغمبر سا گر این ملاعبت و بازی …
… قدسی جناب مذکور ہے تو صحاح ستہ مین پا کوئی ورقص صحابہ رسالت مآب …
امام غزالی نے کیمیائے سعادت مین رقص صحابہ کی حدیثین جمع کین ہین اور بزعم صوفیہ اسلام کی
تشنیع کین ہین چنانچہ اگر کسے از خود حالتے اظہار نکند رقص کند روا بود چہ رقص مباح ست کہ
زنگیان در مسجد رقص میکردند عائشہ رضی الله عنہا بنظارت رفت و رسول صلی الله علیہ وسلم با
علی رضی الله عنہا گفت کہ تو از منی و من از تو علی از شادی این رقص کرد چند بار پای بر زمین زد
چنانکہ عادت عرب باشد کہ در شادی و نشاط کنند و با جعفر رضی الله عنہ گفت …
خلق از غیر از شادی رقص کرد و زید بن حارثہ رضی الله عنہ … او ہوکا ماسی اور اور
شادی رقص کردبس ہے کہ گویا این حرام … لکن غایت این است کہ بازی باشد

Marfat.com

دبازی بھی حرام نیست انتہی اگر مولوی محمد علی ان حدیثون پر انصاف سے نظر کرینگے اور
ست یہ ہم ساگر کی توقیر زیادہ تر کرینگے سو فیہ محمدیہ بھی رقاصی مین کامل گذرے ہین اور محمد
فعل پر عامل چنانچہ نفحات الانس کے صفحہ ۹۴ مین ہے کہ عبد اللہ الواحد بن علی السیاری نے
کی دعوت کی دے رقص کرتی تہے اون مین سے ایک درمیان رقص کے ہوا پر چڑہا اور غائب ہوا
کتاب کے صفحہ ۱۳۴ مین ہے کہ ایک وقت ابو الحسین بنان ولی وجد و رقص مین مشغول تھا اور ابو سعید
دستک نی کرتا تھا پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۶۰ مین ہے کہ خواجہ احمد غزالی وغیرہ چند اولیاء اللہ رقص
کرتے تھے اور ابو سعید ترمذی بہتک کہتا تہا فقط تذکرہ الاولیا کے صفحہ ۳۵۰ مین ہے کہ شبلی و نوری ج
وغیرہ اولیا سرود گاتے تھے اور ناچتے تہے پہر اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۶ مین ہے کہ ابو الحسن خرقانی نے سماع
و رقص کیا فقط پہر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰۹ مین ہے کہ شبلی چند شبانہ روز زیر درخت رقص کرتا
اور ہو ہو کہتا تہا لوگون نے کہا کہ حال کیا ہے جواب دیا کہ اس درخت پر فاختہ کو کہتی ہے
ہمراہ ہو ہو کہتا ہون جب تک شیخ خاموش ہوا فاختہ بھی چپ رہی **ابیات** مسلمانون
پیر طریقت وہ جو ہے شبلی صوفی با حقیقت بکہی ہے اوسکی یہ طرفہ کرامت وہی درخت اوپر ناچا کیا گت
کہ اتا تہا ہو ہو شجر پر فاختہ کرتی تھی کوکو رہا جب تک کہ اس رقاص کو جوش وہ ہوئی وہ
پہر انہ خاموش وہ درختون پر آدم سے تھا ذکر قمری وہ ادہر شبلی ہوا مشغول ٹہری وہ مشکاۃ
ہے مسلمانون کے لئے لہو و لعب کی ہدایت ہے وعنہا قالت واللہ لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ
یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی
انظر الی لعبہم بین اذنہ وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر
الجاریة الحدیثة الحریصة علی اللہو متفق علیہ حاصل حدیث یہ ہے کہ عائشہ نے کہا قسم ہے اللہ کی دیکھ
نبی کو کھڑے ہوئے اوپر دروازہ حجرہ اپنے کے اور حبشی کہیلتے تھے ہتیاروں سے مسجد مین
رسول نے اپنی چادر سے میرا پردہ کر رہے تھے تا کہ دیکھون مین کھیل اونکا درمیان کان
اور مونڈہون حضرت کے پہر کھڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہان تک کہ مین سیر ہو

Marfat.com

ہو کہ لڑکیان خرد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کہیل کے دیکہنے پر ہین اوسقدر کہڑی رہی
ت بہی میری خاطر کہڑے رہے غرض کہ دیر تک تماشا دکہلایا کئے فقط مولوی محمد علی کہ
عصام ہند مین اس حدیث سے انکار کرتے ہین اپنی جہالت پر اصرار کرتی ہین اگر اونہون
ح مسلم و بخاری پڑہی ہوتی اور اونکے دل مین محدثین کی راست گفتاری گڑی ہوتی تو اعانت
رآن سے بیزار ہونے اور رد اسلام مین ہمارے مددگار اب اونکو یہی مناسب ہے کہ حضرت کے
ن ہاتہ دین اور اس کار خیر مین اونکا ساتہ دین جورو کو کاندہے پر سوار کرین اور جو بات
ن کا حضرت کی طرح تابع حکم زن رہین اور خوشنودی بی بی مین حاضر بجان و تن رہین
٥ حکم بی بی صاحبہ حکم خداست ❊ آنچہ بی بی صاحبہ گوید درست ❊ ترمذی مین ابن عباس
روایت ہے کہ محمد صاحب نے امام حسن کو اپنے دوش پر سوار کیا اور بطور مرکب رفتار کسی شخص نے کہا
ے حسن مرکب خوب ہے حضرت نے جواب دیا کہ راکب بہی خوب ہے ایک مسلمان نے یہ حدیث اردو مین
مرکی ہے اور قطع نظر از حیا و شرم کی ہے ٥ اونکو کاندہے پر چڑہا ہر بار ❊ اونٹ بنتے تہے
رمختار ❊ مولف ہدیۃ الامہ ... و اعجاز محمدی نے ہمارا اعتراض قبول کیا او ر منقبت امام حسن
ول کیا مصنف خلعت الہنود و سوط الجبار کہتے ہین کہ حضرت بطرز مرکب تیز رفتار ہین ہو کر
بیٹہاکر ... کیا ہے ... اتنی حدیث حق ہے اور ہری از دق کعبہ کن عرض کرتا ہے کہ ہر چند ان
نی ... ... ہے اور مولف خلعت الہنود و سوط الجبار کی صدق مقالی ہے مگر ہم نے ...
... حدیث ترمذی سے وجہہ ثبوت معنی مذکور نکالی ہے کیونکہ اگر حضرت
مرکب کی پیال نہ چلتے اور انسانیت کو حیوانیت سے مانند نقال نہ بدلتے تو وہ مسلمان اونکو
مرکب حسن اور راکب ... ہتا اور گفتگو سے خلاف واقع اختیار نکرتا قطع نظر ازین اگر محمد صاحب بطرز
مرکب رہواری نکرتے اور امام حسن اونپر سواری نکرتے تو جناب رسالت ...
اونکو راکب ... کرتے اور اوس مسلمان کے جواب مین ناسناسب تکلیم ہے ❊ حالانکہ محمد صاحب نے
اپنے ... قرار کیا اور ذات بابرکات کو ... پانتہ قرار دیا کیونکہ ...

مرکب یعنی اسپ یا شتر ہے ایک نعل مشہور ہی جسمین غذاے محمدیہ کی آزمایش عقل مذکور ہی چنانچہ قول نعمت خان عالی ہے حسب ذیکر فکر عالی اپنی نقل مین پائی ہی عبارتہ یکے از زاہدی در سفر پیادہ میرفت پایش بدرد آمد دست برداشت و گفت اللہم اعطنی مرکبًا قدمی چند نرفتہ بود کہ ترکی مادیان سوار عنان گسیختہ توسن نفس مردم آزار برخورد کرہ از مادیانش ہماندم زادہ برخاک راہ از رفتار عاجز افتادہ عزیز مستجاب الدعوات را بزیر تازیانہ کشید کہ زود کرہ را بر دوش گیر و باماد بیا بیچارہ مید وید و باشک گرم و آہ سرد می نالید کہ الہی منی ما صحت من الحمل اعطنی مرکبًا یحملنی نا عطانی اللہ مرکبًا حملتہ انتہی یہان بجز سوا اسکے کہ مرکب یعنی سواری جانور یہ بھی اظہر ہی کہ غذاے محمدیہ راز دل نہین جانتا او حقیقت آب و گل نہین پہچانتا ورنہ زاہد کو سوار کرتا نہ کہ زیر بار کرتا اگر صاحب فکر و غور ہوتا تو کیونکہ مضمون دعا او سے او ہوتا یقین تو یہ ہی کہ امام حسن حضرت کی پشت پر سوار ہوئے ہونگے اور حضرت اونکے نیچے مثل راہوار گرم رفتار ہوئے ہونگے کیونکہ حسن کی طبیعت بڑہی ہوئی تھی بلکہ عادت پڑی ہوئی تہی کہ گاہ گاہے پشت حضرت پر سواری کرتے کوہان شتر پر عماری وہ تہے چنانچہ صحاح ستہ مین روایت ہی کہ ایک بار جب نماز مغرب مین سجدہ کرنے کے لئے زمین پر پہونچے تو امام حسن اونکی پشت پر چڑہ جب تک ایسی راضی سے نہ اوترے انفاس حضرت پڑے ہی پڑے رہے بخیال مآل از خود رفتگی و رفتار غذا مہر و وفا جانا بلکہ عین قہر و جفا مانا فقط جو کوئی اسطرح گرفتار آل و عیال ہی اوسکو خواب میں بھی خیال آزادی محال ہی ٥ اگر گرفتار پابند عیال ہو گر آزادگی مبند خیال ہو جن لوگون پہ حالت جہالت طاری ہوتی ہی اون پہ گاہ فرزند و گاہے زن کی سواری ہوتی ہی افسوس جس روز بندہ کعبہ کون ہوگا یار دہ اسلام میں قدغن ہوگا کون اسقدر تلاش کریگا اور عصمت عرض سلام فاش ٥ چاک کرتا ہوں اسی غم سے گریبان اپنا ہو کون کہولیگا ترا بند قبا میرے بعد ہو اب بیان چند روایات عشق انگیز فسق خیز ہے اور تنگنائے قافیہ و ردیف گریز ہے مدارج النبوۃ وغیرہ مین ہی کہ جسوقت محمد صاحب نے معوان خیبر کو زیر و زبر کیا اور طعمۂ شمشیر و خنجر اہل خیبر ہوا

ناہیٹی صفیہ جو کہ ہفدہ سالہ دو عروس تہی محمدیون کی ہاتہ لگی بقول شخصے ﷺ نذارشین زین الا
ہارے ہوکہ گویہ قصہ زیبا نگارے مسلمانون نی اوسکی حسن و جمال کا ذکر روبرو سردار انام کیا
ونہون نے فی الفور جام عشق خون آشام پیا نہایت بیتابی کی اور داد اضطرابی دی ﷺ
در آید جلوہ حسن از رہ گوش بدہ زجان آرام بر باید ز دل ہوش روایت ہی کہ صفیہ دحیہ کلبی کے
حصہ مین آئی تہی محمد صاحب نے دحیہ کلبی کو صفیہ کی عوض مین دوسری زن دی اور خود وہ رشک
چمن گلبدن لی فقط کہہ کن عرض کرتا ہی کہ حصہ کلبی لینا تہی عقل و ادراک نہین ہی اور نیم خوردہ
سگ خوراک انسان پاک نہین ہی رسالہ صبحیہ مین ہی کہ عورتون کے لئے زیارت قبر کی رخصت نہین
ہے اور واسطے زیارت قبر حضرت کے ممانعت نہین فقط واہ واہ بعد مرگ بہی حضرت کا حجرہ عورتون
کے مجمع سے خالی نہین ہی مست الست کو بدون شراب گلفام بحالی نہین جلد اول مدارج النبوت
کے باب پنجم مین ہی کہ اجنبی عورتون پر نظر کرنا اور اونکے ساتہ خلوت مین بسر کرنا حضرت کے لئے
مباح ہے اور دوسرون کے حق مین سفاح پہر مدارج النبوت کے اوسی باب مین ہی کہ اگر
محمد صاحب کو کسی بیوہ سے مناکحت منظور ہوتی تہی تو اوس عورت پر اجابت ضرور ہوتی تہی دوسرون پر
اوس عورت کی خواستگاری حرام ہوتی تہی اور ممانعت ارسال رسول و پیغام ہوتی تہی اگر
خاطر عاطر حضرت کسی خاوند والی عورت سے نکاح کی طالب ہوتی تہی تو اوسکے شوہر پر اپنی عورت کے
طلاق دینی واجب ہوتی تہی فقط خدا جانے حضرت نے کس کس کی عورت پر نگاہ ڈالی تہی اور روائے
ہوائے نفس کی کیا کیا راہ نکالی تہی آداب الصالحین مین ہے کہ محمد صاحب و عائشہ کے درمیان ایک بات
تہی اس اثنا مین ابوبکر آیا حضرت نے اوسکو ثالث ٹہیرایا پس عائشہ سے کہا کہ اول تو بات
کہتی ہی یا مین کہون عائشہ نے کہا آپ ہی کہئے مگر جہوٹ نہ کہیئے ابوبکر نے عائشہ کو
زور سے طمانچہ مارا کہ اوسکے منہہ سے خون جاری ہوا پس عائشہ نے محمد صاحب کی پناہ لی اور اونکی
پس پشت جا بیٹہی اوسوقت حضرت نے ابوبکر سے کہا کہ مین نے تجکو اسواسطے نہ بولایا تہا انتہی
اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ عائشہ ابوبکر کی سگی تہی اور حضرت کی منہہ لگی تہی ﷺ دہ بی بی ہیہ

کی میباک تھی ‌‌: فرزندہ شاہ لولاک تھی ‌: علاوہ اسکے حدیث ہذا سے یہہ بھی واضح ہی کہ
جیسے محمد صاحب عورتون کی رضاجوئی پر مرتے تھے ویسے ہی دروغگوئی اکثر کرتے تھے بر تقدیریکہ
حضرت کے یہہ طرز و انداز نہوتی تو اون پر زبان عائشہ اسطرح دراز نہوتی یہان عائشہ کی
بات کا بہت اعتبار ہی کیونکہ وہ دختر یار غار اور حضرت کی راز دار تھیں پس ثابت ہی کہ ایک
بی بی نے خفا ہو کر حضرت کی چھاتی مین مکا مارا اور اس عورت کی ماننے اوس سے درشتی کی کہ
تمنے کسواسطے اسقدر شوخی کی حضرت نے فرمایا کہ تو مت اسلیے کہ وہ تیری اس سے زیادہ خلاف
کرتی تھی ہم معاف کرین پھر فرمایا کہ تم مین بہتر وہ ہی کہ اپنی عورتون کے ساتھ بہتر ہو
اور مین تم سب سے بہتر ہون اپنی عورتون کے ساتھ فقط اس حدیث سے لازم آتا ہی کہ محمد صاحب
کے خیر البشر ہونے کا باعث یہہ ہی کہ عورتون سے ہمراہ حرکات واہیات کرتے تھے اور اسی شغل
مین تضیع اوقات کرتے تھے پھر اوابل الصالحین مین حدیث ہی کہ کوئی تم مین سے اپنی عورت سے
حیوان کی طرح نہ گر پڑے بلکہ اول رسول رکھے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رسول
سے کیا مراد ہی فرمایا کہ بوسہ و کلام اس حدیث سے منکشف ہوتا ہی کہ حضرت وافف
شیب و فراز عیاشی تھے اور ماہر طرز و انداز اوباشی پھر اسی کتاب مین جابر سے روایت ہی کہ
محمد صاحب نے ایک عورت دیکھی پس اپنے حرم مین جاکر حضرت سودہ اپنی عورت سے صحبت
اور فرمایا کہ جسوقت عورت روبرو آتی ہی بصورت شیطان کے آتی ہی پس ہر گاہ تم مین سے کوئی
کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور خوش آئے تو چاہی کہ وہ اپنی بی بی سے صحبت ہووے یہی
حدیث دال ہی کہ محمد صاحب بیگانی عورتون کو دیکھکر مانند بلبل زار بیقرار ہوتے تھے بلبل
بیچارا کہہ رہا تھی چاہتے تھے کہ امکے سینہ نخدان و نار پستان کے پہل کہاوین اور شمع
رخسار کی پروانہ مشعل رہا ہو وے بلکل حالات افسوس جو کوئی مہبط جبرئیل تھا اور راز دار جبرئیل اوسکا آب
دل شراب تھا اور دل ہمیشہ بیتاب تھا سے جو ہر نست ارزان رود دل وتہائی
ایسا ہی تھی یہان سے ظاہر ہی کہ پیغمبر اسلام صاحب اعجاز نہیں ہی بلکہ وہ کہ سمجھتا نہیں

کیونکہ جیسے خوبصورت عورتون کو دیکھکر ان لوگون کا دل مضطرب ہوتا ہی اور پیچ و تاب کہاتا ہے محمد صاحب کا بھی یہی آئین تہا اور برعکس دنیا و دین تھا غرض آنکہ حضرت گاہ گاہ براہ شہوت بیگانہ عورت پر نگاہ کرتے تھے اور بیت الحرام عصمت تباہ کیونکہ ربع اول مشکات مین روایت ہے کہ جو آنکھ شہوت سے بطرف اجنبیہ نظر کرتی ہے وہ راہ زنا سر کرتی ہے یقین تو یہی ہے کہ جب عورت کے نظر آتی ہی حضرت نے اپنی بی بی سے ہمبستری کی اور دوا اپنی پی وہ ایسی عورت کہ جسکی خوبستگاری کی ممانعت تھی شاید کہ نا کتخدا و ہمشیرہ وغیرہ مین سے ہو یا آمنہ و حلیمہ فاطمہ مین سے ہو گر نہیں محمد صاحب اوسکی خواستگاری کرتے اور عناب لب و گل رخسار سے علاج تپ بیقراری کرتے مگر دل نہ ترستا اور دیدہ باطن ہوا ستکی سیری نہ ہوتی کیونکہ جس عورت کیطرف خاطر حضرت راغب ہوتی تہی اوسپر اجابت واجب ہوتی تھی اگر شوہر دار عورت سے حضرت کو حظ نفس منظور ہوتا تہا تو اوسکا شوہر طلاق دینے پر مجبور ہوتا تہا بہر حال حضرت کی عمر نئی نئی عورتون کی خواہش مین تیر ہوتی تھی اور طبیعت مقدس کما حقہ صحبت عائشہ سے سیر ہوتی تھی

عمر حضرت اگرچہ عیاشی مین گذری تہی تمام تر عیش اونکو عائشہ کے ساتھ تہا لیکن مدام جو کوئی اسقدر پابند ہوا و ہوس ہوا اوسکی کوئی باطن لاد وادہ زیادہ از حد نالایق ہے اور بدترین خلایق ہے دیکھو حضرت مسیح نے باوجودیکہ کسی عورت کی چاہ نہین کی اور تحصیل حشمت جاہ نہین لیکن ایک سوزن کہ محض ناچیز ہے اور کمتر از نشتر ہے قربت الٰہی کی سد راہ ہوئی اور باعث حرمان درگاہ حالانکہ مسیح نے وہ سوزن عمداً نہین لی تہی او زینت دستی پر انہین تو پھر اون کی کیا حال ہوگا اون صاحب کا جن کو جور دسکے بغیر نعمت جنت گوارا نہیں ہے اور کہیں آرام کا سہارا نہین بی بی کا تہوک دوائے نجات ہے دہن عائشہ چشمہ آبحیات ہے یہ عقیدہ ہے و کا مقام ہے جبکہ عائشہ بیرائیہ پاکی سے عاری ہوتی اور طبیعت حیض آلودہ سے عاری ہوتی حضرت اوس سے اپنے سر مین شانہ کراتے تھے اور دست عائشہ حائل گردن دیا نہ چنانچہ شمایل ترمذی مین ہے قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا حایض

یعنی عائشہ ڈ کہا کہ تہی مین کنگہی کرتی سر رسول اللہ کو اور حالانکہ مین حیض سی ہوتی فقط تیسرے
یہ ہے کہ محمد صاحب کو مفہوم آیت سورہ بقر یاد نہ رہا اور اوسپر اعتقاد نہ رہا اگر حضرت قرآن کا دور کرتے
ورمعنی آیت مذکور مین غور کرتے تو حالت حیض مین دست عائشہ اپنے سر پر نہ لگواتے کالی پہاڑی
سیر نتاخ صنوبر نہ لگواتے محاسن ابن قیم نے تعدید الشیطان کے تیرہوین باب مین حدیث
نقل کیا ہی کہ محمد صاحب حیض کے دنون مین عائشہ سے نزدیک تر ہوتی تہے اور اوسکے ساتھ
ایک بستر پر سوتی تہے اصل عبارت ابن قیم یہ ہی وقالت عائشہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبہ وانا حائض وعلی مرط وعلیہ بعضہ رواہ ابو داؤد وقالت
کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا طامث فان اصاب
منی شئی غسل مکانہ ولم یتعدہ وصلی فیہ یعنی عائشہ کہتی ہی کہ رسول اللہ نماز پڑہتے اور مین حالت
حیض مین اونکی برابر ہوتی اور مجہپر ایک چادر ہوتی جس مین سے کسیقدر حضرت کے اوپر ہوتی
روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے اور عائشہ کہتی ہی کہ ایام حیض مین مین اور حضرت ایک
کپڑے مین سوتے اگر کچہ مجہ مین سے اوس کپڑے کو لگجاتا تو آپ وسیقدر کو دہو ڈالتے اوس سے
زیادہ نہ دہوتے اور اوسی سے نماز پڑہتے فقط اکثر اوقات محمد صاحب آرائش جسمانی کرتی تہے
نہین بہین نمائش صفائی کرتے تہے چنانچہ شمائل ترمذی مین عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت
کثرت سے سر و ریش مین شانہ کرتے تہے اور رخسار مبارک سے اوس کنگہی کیا کرتے تہے اکثر
سر مین روغن سیاہ ڈالتے تہے اور بیچ دال شانہ کالی پہاڑی مین راہ نکالتے تہے مراد اوس
سے مانگ ہی جو عورتون کا سانگ ہے اصل عبارت حدیث ترمذی کا یہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یکثر دہن راسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع یعنی تہے رسول اللہ کثرت سے تیل لگاتے
سر مبارک مین اور بہت کنگہی کرتے اپنی ڈاڑہی مین اور بہت رکہتے تہے قناع فقط مولوی محمد علی
یہی کہین گے کہ سر اور ڈاڑہی مین شانہ کرنا اور تیل ڈالنا صفائی بالون کی ہے اور چکنائی
گالون کی اور جو چیز کسی فائدہ کے واسطے موضوع ہی وہ مشروع ہے ہم مولوی صاحب کو

جواب دینگے کہ ایکدن مین دو بار فتانہ کرنا اور ہفتہ یا عشرہ کے ابتدیل لگانا منافی عقل نہین کہ
اور قابل وخل نہین اکثر اوقات ان کا استعمال خود آنائی مدعنائی ہو اور برعکس شریعت عقل
انائی بلکہ شیوۂ زنان بازاری ہو جنہون نے سر سے چادر حیا اوتاری ہو ۵ اللہ سے مجھ
بیدکی اوس حور کو خوشی ہو نشانہ تھا اور زلف عنبر تمام رات ۶ شمایل ترمذی مین ہی کہ حضرت کے
سر مین گوندی ہوئی چار چوٹی تہین نہ بہت بڑی نہ بہت چہوٹی تہین چنانچہ عن ام ہانی بنت
ابی طالب قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا مکۃ قدمۃ ولہ اربع غدایر یعنی ام ہانی بیٹی
ابی طالب کی نے کہا کہ آئے رسول اللہ ہمارے پاس مکہ مین ایکبار اور اونکے تہین چار چوٹیان
گندہی ہوئین فقط اگر اصحاب حضرت ذکر دنیا کرتے تو حضرت بہی وہی تذکرا کرتے اگر اصحاب ذکر عقبی
کرتے تو حضرت بہی وہی چرچا کرتے اگر اصحاب ذکر طعام کرتے تو حضرت بہی وہی کلام کرتے چنانچہ شمایل
ترمذی مین ہی فکنا اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الآخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام
ذکرہ معنا یعنی تہے ہم لوگ جب ذکر کرتے دنیا کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بہی ہمارے ساتھ اور جب
ذکر کرتے ہم لوگ آخرت کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بہی ہمارے ساتھ اور جب ذکر کرتے ہم لوگ کہانے
کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بہی ہمارے ساتھ فقط اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت دلداری صحابہ مین
اوقات گذاری کرتے تہے اور ان ہی حیلون سے لشکر عرب کی سپہ سالاری کرتے تہے اگر اسطرح
مداومت مکاری وعیاری نہوتی اور خاطر خواہ ہر ایک کی دلداری نہوتی تو وہ ہادین اسقدر جان
نثاری نہوتی اور صورت کاربراری نہوتی تخت سلطنت و دولت نہ ملتا اور خلعت حشمت و صولت
نہ سلتا اگر صحابہ رضی تحصیل آخرت پر قانع ہوتے تہے تو حضرت مانع ہوتے تہے کہ جماعت ہمارے نہ ہووے
اور عقل کم ہووے کیونکہ جو کوئی معرفت پیدا کریگا ہوگا وہ لوٹ مار فساد و جہاد
ہوگا صحاح ستہ مین روایت ہی کہ ابوبکر و علی وغیرہ نے ذکر قیامت سنکر اور
کہائی کہ گوشت و چربی و حلوے سے حذر کرین اور عبادت و ریاضت مین عمر بسر کرین جسوقت
محمد صاحب نے یہ حال گوش کیا بہت جوش کیا اور کہا کہ تمنے صلاح کی ہے وہ موافق رضا ہمارے نہین

ہے اور مطابق سنت و کتاب نہین ہے یہ سوگند توڑ دا اور مخالفت خداوندی چھوڑ دا اون بیچارون کی
چار ناچار سوگند شکستہ کی اور انہون لذات نفسانی پر کمر بستہ کی فقط عبادت سے ہٹانا اور سوگند
توڑ دانا بہتر نہین ہے اور لائق سنیہ نہین اب مولوی محمد علی تفریح طبع مسلمانی کرتے ہین اور بہ آیت
حظوظ نفسانی **سوط الہیا** را اصل این آیت از صحیح مسلم نقل میکنم تا بہ مخالف و موافق
ہرزہ گوی معترض آشکارا گردد قال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینک
حظا ولنفسک حظا ولاہلک حظا فصم وافطر وصل ونم یعنی فرمود حضرت بعبد اللہ بن عمرو العاص کہ
آیا بمن خبر رسیدہ است کہ روزہ میداری وافطار نمیکنی وتمام شب نماز میگذاری پس مکن آنرا
چہ برای چشمان تو حظے ست و برای نفس تو حظے ست و برای اہل تو حظے ست پس روزہ دار و افطار
ہم بکن و نماز ہم بگذار و خواب ہم کن و نیز در صحیح مسلم مرویست فقال بعضہم لا اتزوج النساء و
قال بعضہم لا آکل اللحم وقال بعضہم لا انام علی فراش فحمد اللہ واثنی علیہ فقال ما بال قوم قالوا
کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی
بعضی گفتند کہ نکاح با زنان نخواہیم کرد و بعضی گفتند کہ گوشت نخواہیم خورد و بعضی گفتند کہ نخواہیم خفت بر بستر پس حمد خدا کرد و
ثنا گفت بر وے پس فرمود کہ چہ حال قومہاست کہ چنان و چنین گفتند لیکن من نماز ہم میگذارم
و ہم مے خسپم و روزہ ہم میدارم و افطار میکنم و با زنان نکاح میکنم پس ہر کہ بازگشت از سنت
من نیست از من بر اہل انصاف پوشیدہ نیست کہ این نصیحت آنحضرت موافق جمیع ملل و ہم
مطابق عقل ست چہ بیداری تمام شب و صیام ہر روز سالہا و ترک نکاح و ترک ماکولات زیادہ
مقتضائے مصلحت نیست یا رہبانی ترک این چیزہا نیست **جواب** آپکا مخالف تو ابدا ہرزہ گوئی
سے یکسو ہی البتہ بے شک آپ جناب ہرزہ گوئی خدا ز پا تو عنقریب آپکو اوسکی ہرزہ گوئی تسلیم
ہوگی یا کا مشہورہ [illegible] ہوگی اب آپکو ہٹ دھرمی کی پاداش دیجاتی ہے اور [illegible]
جناب کی ہرزہ [illegible] اگر وہ ہرزہ در [illegible] تو دیکھے حق مین زبان عمر بھر
کلمہ [illegible] کو فقط عبادت ہٹاتے اور حظ نفس مین لگائے وہ

Marfat.com

… ہی یا حق گرائی حاصل آنکہ حضرت نے صحابہ پر حفظ نفس مانند عبادت … واجب کیا اور
اونکو بطرف حفظ نفس … آیا اب لقمان طبیعت نسخہ صحت و مباحثہ اکرا …
اونکے مرض نسیان کی دوا کرتا ہے **قولہ** فان لعینک حظا و لنفسک حظا … نفس کا حظ
مذکور کیا اور مسلمانون کو حفظ نفس پر مامور کیا تو ایراد کلمہ لعینک کس واسطے … وجوہ ذکر …
ذکر تابع کس واسطے … ہوا الا کلام … تحصیل حاصل ہی اور ناقل حدیث ناقابل ہی کیونکہ جس وقت
نفس محفوظ ہوگا تو حفظ گوش و چشم وغیرہ عضو ملحوظ ہوگا علاوہ اسکے لنفسک پر لعینک کو مقدم
لانا خلاف قانون ہے اور ناقل ہے ذرع کو مقطع ٹھیرانا بہت نادان ہی فی الحقیقت جاہل عرب
… ہے اور … عقل و دانش سے بہت دور تھے **قولہ** پس فرمود حضرت عبد اللہ
بن عمرو العاص … کہ اس عبد اللہ کی اصل بنا و نطفہ زنا ہی اس امر کا بیان ہماری کتاب
مین … ہوا اور روایات صحیحہ سے یہ مباحثہ طے ہوا اس رسالہ مین بھی زنا زادگی عمرو
العاص کا اشتہار ہوگا جس وقت حصہ دوم … طیار ہوگا اصلیت صحابہ کھل جائیگی آبروی
محمد علی … عرق … مین گھل جائیگی اگر مولوی صاحب اسی قبیل … ہم بھی
سب احوال مین … حسب و نسب صحابہ مین نقل کرین گے مین عصمت و شرافت مین
نکل جائینگے **قولہ** دیدہ ہای چشمان تو حظ … خط چشم و نفس …
ہے اور کتابون مین مرقوم ہے **س** بازوی … آواز خوش … خط نفس
واین قوت روح **س** حظ دیدہ دیدن … شنیدن حظ گوش …
بینی ہم … عبد اللہ سے یہی کہا کہ بطرف چین …
وصورت مرغوب بنظر کر چشم و بینی … راہ … شیاطین
کرتے ہین جن کی مسلمان شب و روز شکایت کرتے ہین …
رسالت … مین اور جستجو سے شیاطین کو … ان تعصبات کا کچھ …
… عہد … مین … اگر اہل اسلام کسی …

تو یہی جواب دینگے کہ حضرت نفس پروری و حق پرستی دونون کے لئے ارشاد کرتے ہین اور
انبیاء صرف کاشانہ نفس پرستی آباد کرتے ہین فیمابین فرق باریک ہی دونون کی راہ تیرہ
و تاریک ہی عجیب ماجرا ہی کہ محمد صاحب نے مسلمانون پر حظ جسم واجب کیا اور کنارہ از اطراف و
جوانب لیا یعنی صرف حظ جسم سے آگاہی دی اور بیان گوشت وغیرہ سے کوتاہی کی تیسیر صحیح
بلا مرجع عائد ہی اور بطرف سبکی رائے حضرت عائد ہے **قولہ** وغیرہ در صحیح مسلم مرویست فقال
بعضہم لا اتزوج النساء الخ اس روایت سے ثابت ہے کہ اصحاب مین سے کسی نفر نے ایک
ایک امر پر عہد کیا تہا کسی نے ترک نکاح اور کسی نے ترک گوشت مین جہد کیا تہا اور یہہ دشوار
نہین ہی اور چندان صعب گذار نہین بلکہ بہت آسان ہی اور باعث عزت و شان ہر دو جہان
ہے ترک لذات حرام تو ہر ادنی و اعلی کے لئے عموماً ضرور ہی اور استعمال انکا باعث فتور ناموس ہے
جسکا نام دنیا مشہور ہی اور جسکی ترک پر طائفہ اولیا مامور ہی وہ لذت حرام نہین ہی اور شراب خواری
و زناکاری وغیرہ سرا کام نہین بلکہ لذت حلال ہی مانند پلاؤ و شیرمال ہی اگر ترک دنیا سے مراد
ترک لذت حرام ہووے تو کون خاص اور کون عام ہووے کیونکہ واسطے ترک حرام کے سب کو
برابر تاکید ہی بلکہ یہی بنیاد اکثر وعدہ و وعید ہے غرضکہ جو کوئی تارک لذت حرام ہی وہ
داخل عوام ہی اور جو کوئی تارک لذت حلال ہی وہ اہل کمال ہی تجرد اسیکا نام ہی کہ لذات
دنیاوی سے کنارہ کرے اور برگ درخت و بیخ گیاہ سے گذارہ خواص عارفین کو ترک
دنیا کے لئے حکم ہی یا نہین بر تقدیر اول دنیا سے مراد کیا ہے اور اس باب مین تحقیقات
عارفین ورنا و کیا ہے بذاتہ ترک دنیا خود ناممکن و محال ہی اور مانند اجتماع امسال یا بسال
ہے اگر دنیا سے مقصود لذات فانی ہین اور خواہشات نفسانی تو حضرت نے صحابہ کو کسواسطے
ترک دنیا سے روگردان کیا اور صحابہ نے کسواسطے انکا کہنا مان لیا فی الحقیقت دونون
کی غلطی ہی جہالت طرفین پر عقل و فہم دست افسوس ملتی ہی بر تقدیر دوم یہہ مدعیین محمد صاحب کی
زبانی ہین یا نہین اور انکے کچھ معانی ہین یا نہین قال رسول اللہ الا ان الدنیا ملعونہ ملعون

Marfat.com

فیہا الا ذکر اللہ یعنی کہا رسول خدا نے کہ آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہے وہ
چیز کہ اوس مین ہے مگر ذکر اللہ کا فقط قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک
الناس یعنی محمد صاحب نے کہا کہ بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجھکو اللہ اور بے رغبتی کر
اوس چیز مین کہ لوگون کے پاس ہے دوست رکھینگے تجھکو لوگ فقط نام علی حصیر فقام وقد
اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا
ما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا یعنی محمد صاحب [illegible] پس
اوٹھے اور حالانکہ نشان پڑ گئے تھے بدن اونکے مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ
کاش کہ تم حکم کرتے ہمکو کہ بچہاتے ہم بستر نرم واسطے تمہارے اور کرتے پس فرمایا مجھکو ساتھ
دنیا کے کیا ہے اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند اوس سوار کی کہ آرام لیا سایہ درخت
مین پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فقط یہان سے ظاہر ہے کہ جسوقت حضرت سبق اونکے یاد کرتے
تھے تو صحابہ کو ترک لذات کے لئے صاف ارشاد کرتے تھے اور جسوقت مجوزہ دنیا ہے
از دنیا رکہتے تھے تو صحابہ کو ترک لذات سے باز رکہتے تھے ؏ زال دنیا تنگ کرتی
ہے نہایت ہی اونہین نہ ہے مگر اوس پیرزن کا کیا بدن فولاد کا۔ **قولہ** پس فرمود
چہ حال تو خواست الخ یہان سے ثابت ہے کہ محمد صاحب اون امور مین سے کیسے چھوڑ دی کی تاب
نہین رکھتے اور طاقت ترک خورد وخواب نہین اگر ترک لذات نفسانی کر سکتے اور اون
امور سے روگردانی تو یارون کو عبادت کے بارج ہوتے اور سد راہ مدارج ہوتے اپنی
شکم پروری وشہوت پرستی کو بطور تمثیل نہ لاتے اور تعلیم شہوت رانی ولذاید نفسانی
مین دلیل نہ ٹہیراتے اگر محمد صاحب سمجہا گوشت وزن وغیرہ ایک سی ہی اس کے نہ ہوتے تو
اوسکے تارک سے پیراہن خوش ہوتے حالانکہ اونہون نے سب یارون پر برابر
بنایا کہ تمنے کس کے کہنے سے ترک زن وگوشت وخورد وخواب کیا مقصود عبادت ہی تہا
اگر کسی کے دل مین خوبی عبادت وریاضت ہے تہا اور کوئی مجہ سے کوے سبقت نہ کیجائے **قولہ**

Marfat.com

دہم مے حسیم دروزہ میدارم فقط یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت یارون کا مدعا عنہ نہیں
سمجھے اور بناے جہد نہین وگرنہ اسطرح بیہودہ گفتار نکرتے اپنے خواب کا اظہار نکرتے کیونکہ
نے ہرگز ترک خواب کیا تھا نہ کہ مطلق نوم کو جواب دیا تھا اسیواسطے اونکے کلام میں
(ما نام علی فراش) ہے جس سے جواب حضرت کی مخالفت فاش ہی اگر حضرت اس
مقولہ کے معنے ہی بالاستیعاب آگہی پاتے تو اسطرح جوابدہی فرماتے کہ مین بر فراش نوم
نہین کرتا اور بے افطار صوم نہین برتتا پر کہ صحابہ کی مطلق خواب سے روگردانی ہوتی تو
انکی نصیحت حضرت با معانی ہوتی حالانکہ صحابہ کا مطلق نوم سے حذر نہین ہی لہذا نصیحت حضرت
بہتر نہین **قولہ** پس ہر کہ باز گشت از سنت من نیست از من فقط اس سے لازم آتا ہی کہ
[illegible] حضرت داؤد کیا امت تست پیغمبر سے دور تھے بلکہ ہدایت حضرت سے لفو [illegible]
مولوی [illegible] ملاحظہ [illegible] کرینگے ہماری بات کی تصدیق البتہ کرینگے اب [illegible]
احادیث اشارہ ہی قرآن رستی کا بارہ ہی نمرقوم مین [illegible] شاۃ مصلیۃ [illegible]
ان [illegible] خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا لم یشبع من خبز الشعیر حتی [illegible]
گذرا ایک قوم [illegible] ایک بکری بریان رکھی تھی پس بلایا اونہون نے
کو پس [illegible] کیا اور کہا کہ پیغمبر نے دنیا سے کوچ کیا اور نان جو سے
سیر نہوا [illegible] تعالی انہ یطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل
علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف ان تکون
حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ یعنی پانی مانگا ایکدن حضرت عمر نے پس حاضر کیا گیا
ملا ہوا شہد [illegible] کہ [illegible] خوب ہی لیکن مین نہین پیتا اسواسطے کہ مین نے سنا ہی کہ
عز وجل نے عیب کیا ایک قوم کو اونکی خواہشون کا پس فرمایا اللہ نے لیگئے تم خواہشوا
زندگانی دنیا مین اور فائدہ اوٹھایا تم نے اون سے پس ڈرتا ہون مین کہ ہماری نیک
کے ثواب ہمکو جلدی دے گئے ہوویں ہمارے لئے پس نہ پیا وہ پانی فقط ہر چند کتب احادیث

صحاب کی حکایت مذکور ہی لیکن یہان اسیقدر یہ کفایت منظور ہی لیس لازم آتا ہی کہ
ابوہریرہ وغیرہ اصحاب سنت حضرت سے خارج تھے اور سنت حضرت کے خارج کہ مدام
ات چھوڑتے تھے اور مدام خواہشات توڑتے تھے **قولہ** بر اہل انصاف پوشیدہ نیست کہ
نصیحت آنحضرت موافق جمیع ملل و مطابق عقل ست فقط خیال خام نہ یکائیو اور
ملل کا زبان پر نام نہ لائے ہدایت حضرت خود برعکس عقیدہ اسلام ہی و برخلاف
یحیی و عیسی علیہما السلام ہی چنانچہ خود محمد صاحب نے فرمایا ہے واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا و لبکیتم کثیرا و ما تلذذتم بالنساء علی الفرشات و لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ
یعنی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم
اور نہ لذت اوٹھاؤ تم عورتون سے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون اور
ٹیلون کی فریاد کرتی ہوئے طرف اللہ تعالی کی فقط یہانسے ظاہر ہے کہ جو کوئی اسرار حضرت
سے خبردار ہی دن کو اشکبار اور رات کو ستارہ شمار ہی حظوظ نفسانی پر لات یا مارتا
ہے روز خدا خدا پکارتا ہے ترک فرزند و زن کرتا ہے کہ خواہش کمخاب و گلبدن
ہے جنگل کی راہ لیتا ہے اور داد فریاد و آہ دیتا ہے ہرچند اس حدیث کے الفاظ
ات کی کچھ اصل ہی مگر یہہ فقرہ کہ (جو کچھ مین جانتا ہون) منافی عقل ہی کیونکہ اگر ...
... اسرار ہوتی تو حظوظ نفسانی سے بیزار ہوتے **رباعی** خوش آنکہ تو ترک ...
فانی بکنی ٭ تدبیر بقا جاودانی بکنی ٭ کوشش بکنی و ہر دو نتوان دانست ...
ازان ہرچہ ندانی بکنی ٭ اب سند کیمیا سعادت ہی اور اس بات کی شہادت ...
صیت محمد صاحب برعکس طریقہ اسلاف تھی اور عقیدہ یحیی و عیسی کی خلاف ...
یحیی ابن زکریا علیہما السلام پلاس پوشیدی تا نرمی جامہ تن ... او ...
حظوظ نفس ست لیس مادر وی از وی درخواست تا جامہ ... شد کہ تن او از پلاس
خراش شدہ بود در پوشید لیس وحی آمد لیست کہ یا یحیی دنیا بر من اختیار کردی بگریست

Marfat.com

و بازپلاس در پوشید فقط یہہ اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام گفت خود با برہنہ و
گرسنہ دارید تا باشد کہ دلہای شما حق را بہ بیند فقط یہہ اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام
را گفتند اگر دستوری دہی تا خانہ کنیم چند انکہ عبادت کنی دران گفت بروید بہ آنجا نہ
کنیا گفتند بہ آنجا نہ چون توان کرد گفت با دوستی دنیا عبادت چون توان کرد فقط
یہہ اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام گفت کہ ہر کہ طلب فردوس میکند او را خوردن نان
جوین و خفتن در سرگین دان باسگان بسیار بود فقط یہ تحقیقات امام غزالی ہی جسکا دل
دوستی زن و فرزند سے خالی ہی محمد صاحب نے جیسے کہ مخالفت یحیی و عیسی اختیار کی تہی ایسی
ہی خدا سے اسلام نیت کا نزاکی تہی چنانچہ صحاح ستہ مین ہی قال رسول اللہ اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء یعنی کہا رسول خدا نے کہ جب دوست کہتا
ہے اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیای فانی سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا
روکتا ہی بیمار اپنے کو پانی سے فقط اس حدیث کا یہہ ہی مدعا ہے کہ او تعالی جس
سے محبت فرماتا ہی اوسکو دنیا سے نفرت کراتا ہی یعنی جو کوئی دنیا سے دست بردار
ہوتا ہی خدا اوسکا یار و مددگار ہوتا ہی چونکہ محمد صاحب تارکان دنیا سے رنجور ہوئے فیما بعد
او تعالی بالضرور ہوئے بہ تقدیر یکہ حضرت مخالفت کبریا شروع نکرتے تو یاردن کو جبراً لطف
دنیا رجوع نکرتے ما حصل آنکہ جو کوئی محو لذات فانی و حظوظ نفسانی ہی وہ بانی ربانی
نادانی ہے **رباعی** جمعے کہ بخواب خور چو حیوان ماندند ٭ در بادیہ تحیر پریشان
ماندند ٭ نادیدہ جمال حق در آئینہ جان ٭ چون دیدہ ز دید خویش پنہان ماندند ٭
اب جاننا چاہئے کہ جیسے نصیحت محمد صاحب مطابق نقل نہین ہی ویسے ہی موافق عقل نہین
کیونکہ جس شخص کی عقل بیدار ہے اوسکا یہہ ہی گفتا ہی کہ ترک دنیا سے مرتبہ کمال ملتا ہی
او تقرب ایزد متعال چونکہ مولوی صاحب کا چراغ عقل گل ہی او قصہ بحیرا اون مین
انہیں بالکل حصہ ... مخالفت عقل اختیار کرتے مین اور رد رد و تشن کو نسب ...

Marfat.com

[illegible] تے ہین **قولہ** پارسائی ترک این چیز ہا نیست فقط بلاشبہہ ترک لذت پارسائی [illegible]
ترک نعمت گدائی ہی اگر آپکو ترک لذات منظور نہین ہی اور طبیعت جناب دنیا سے نفور نہین [illegible]
[illegible] ہی فرمایئے کہ پارسائی کسکا نام ہی اور پارسا کا کہان مقام ہی آپکی تقریر سے ظاہر ہی کہ پارسا [illegible]
[illegible] شہوت ہے مگر ترک حظ نفسانی سے دور ہی لہذا زبان صراحت بلایئے اور بلا ردو رعایت
[illegible] ہے کہ وہ کیا چیز ہی آیا مال منکوحہ کنیز ہے یا اجتماع درم و دینار و فلس لشیر ہی یا زیا
[illegible] و عیاشی ہے یا تمرا نجواری و بدمعاشی ہے بیان نفی سے سراغ نہین چلتا یانی سے چراغ [illegible]
[illegible] تا اگر سچے ہو تو تشریح کرو کہ پارسائی فلانی شی ہے اور یہہ بحث و مباحثہ اسطرح پر طی کرو **سوط الحبل**
[illegible] پنا نکہ آوردہ **ع** ترک دنیا و شہوت ہست و ہوس ✤ پارسائی نہ ترک جامہ و بس ✤ **ع** بیت
[illegible] نیا از خدا غافل بودن ✤ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ✤ **جواب** بیت اول میں کہین یہ
بات نہین ہی کہ پارسائی ترک لذات نہین ہی اگر دقیقہ رسی آپکا طریقہ ہوتا اور بیت سعدی کے
سمجھنے کا جناب کو سلیقہ ہوتا تو ترک حظ نفس سے انکار نکرتے یہ تتمہ درویشی و زندگیشی سے عارکر [illegible]
سعدی نے ترک دنیا و شہوت و ہوس پارسائی قرار دی ہی اور قول و فعل حضرت کی [illegible]
اختیار کی ہے چونکہ محمد حسین خود ترک دنیا پر قادر نہین ہی اور حظ نفس سے دور نہین [illegible]
بھی ترک دنیا سے باز رہا اور حظ نفس میں اپنا انبار رکھا کہ مبادا آنحضرت [illegible]
ہووے اور ہمارے حق مین دور باش ایزالی ہووے یا حضرت کو گمان ہوا کہ جسوقت ہماری [illegible]
و فرزند کو چھوڑینگے اور گوشہ تنہائی مین نشیمن پسند کرینگے تو لوٹ مار کون کریگا اور یہود و نصا[illegible]
[illegible] ہے کا [illegible] کریگا ہملو رسول کون جانیگا کلمہ تارن رسالت کا بھول کون مانیگا
مولوی جی ترک [illegible] شہوت [illegible] کو [illegible] آلہ [illegible] سعدی کی [illegible]
تو ایک بات بھی [illegible] بحث و مباحثہ کی کہات [illegible] آپ نے بیت [illegible]
قول [illegible] طبیعت دی تو نسبت محمد حسین [illegible] بات پارسائی کیونکہ
[illegible] و شہوت وغیرہ [illegible] حظ نفس [illegible] جبکہ محمد حسین نے قناعت

Marfat.com

صحابہ حظ نفس پر مامور کی لو مخالفت بیت سعدی بالضرور کی دنیا سے حظوظ نفسانی مراد
رکھنا شک سے خالی ہے چنانچہ کیمیاے سعادت مین تحقیق امام غزالی ہے عبارتہ بدانکہ دنیا عبارتست
از حظوظ نفس از مال وجاہ وخوردن و پوشیدن وگفتن وخفتن و با مردم نشستن و در پیش
مجلس رفتن و حدیث و ہر چہ برای شرف نفس بود ہمہ از دنیاست الا آنکہ مقصود او دعوت
بود بخداے تعالی ابو سلیمان دارانی گوید در زہد سخن بسیار شنیدم لاکن زہد نزد ما آنست
کہ ہر چہ ترا از خداے تعالی مشغول کند بہ ترک آن بگوئی و گفت ہر کہ بنکاح وسفر و بحدیث
نوشتن مشغول شد روی بدنیا آورد فقط اب مولوی محمد علی خود انصاف کرین کہ جو شخص لوگون
کو زہد و پارسائی سے ہٹا کے اور حظ نفس مین لگا دے اس مین اور ابلیس مین کیا فرق ہے اور دونون
مین سے کس کے لئے زرق و برق ہے **قولہ** چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن فقط اس بیت مین بھی یہہ معنی نہین ہے کہ پارسائی ترک
نفسانی نہین ہے بلکہ مقصود یہہ ہے کہ خدا سے غافل ہونا دنیا ہے اور سد راہ معرفت کبریائی ہے چونکہ
قماش وغیرہ خدا سے عین بیخبری و غافل ہونا نہین ہے لہذا بذات خود دنیا نہین ہے البتہ
ان چیزون کی طرف مشغولی خدا سے غافل کرنیوالی ہے اور جہنم مین داخل کرنیوالی ہے پس
مفہوم بیت ہذا و بیت بالا مین اتحاد ہے اور مدعیہ برأت حضرت بے بنیاد ہے ان بیتون کی ایراد
سے یہہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب میانجی قرآن و حدیث سے اپنا مدعا ثابت نہ کر سکے اور اسیطرح
فقیر اندرین کو ساکت نہ کر سکے تو حقیت مثنوی و گلستان پر اقرار کرنے لگے اور انکو حدیث
و قرآن کی برابر شمار کرنے لگے پھر نہ کہنا کہ گلستان مذہبی کتاب نہین ہے اور بحث دینی مین
داخل حساب نہین اب مولوی محمد علی فقیر اندرین کو دشنام دیتے ہین اس احقاق حق
ابطال باطل کی عوض یہہ ہی صلہ و انعام دیتے ہین **سوط الجبار** حیف کہ مفتی
فقیہ در پیشوایان خود ہم نظر نمے کند آن کیست کہ زن و فرزند داشتہ باشد و آن کیست کہ
[illegible] بودہ آیا گرشش چنین بود یا ر ... **جواب** ہم سفیہ کہنے کو برا نہین

جانتے اور صعب تر از لو و ترا نہین مانتے ھ اہل دل از احمقان رنجیدہ نیست
معذور ست کور ادیدہ نیست ہمکو صلح کل حاصل ہے اور ہماری راہ مین حق حق اور باطل
باطل ہے مولوی جی کی زبان اون ہی کی حق مین تلوار ہے بلکہ تیز تر از خنجر آبدار ہے ھ
بہوش باش کہ سر در سر زبان نہ رود زبان سرخ سر سبز میدہد برباد ہمارے پیشواؤن مین سے
اکثر نے تجرد اختیار کیا ہے اور تفرد آشکار [illegible] اوتار نے ہنوز عورت کی جانب نہین کی اور
کسی نے کتخدائی کی راہ نہین لی گندہ ماون پربت پر تپ کرتے ہین شب و روز جپ کرتے
ہین نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین لوگ کے بل جیتے ہین روز اول سے صائم الدہر ہین اور
سپہر ریاضت کے مہر ہین ہادن اوتار بہی برہمچاریون مین سرنام ہین اہل تجرد کے امام ہین عقد
دیوبند سے بری ہین اور زن و فرزند سے بری اکثر رشیون نے ترک زن کی ہے اور راہ بن
لی ہے حظوظ نفس پر پشت پا ماری ہے اور زہد و ورع مین عمر گذاری ہے خورد و خواب سے
کنارہ کیا ہے بے آب و شراب گذارہ کیا ہے شدید قلم جولانی پر ہے بحر طبیعت طغیانی پر ہے دیکہو کے
سے کب رکتا ہے اسلئے سلام اہل تجرد جہکتا ہے ھ ہوا حال اہل ریاضت تم نے جہکا
جن کی گردش کو اپنا قلم اب مولوی محمد علی بہ نسبت گیتا گفتگو ے خلاف کرتے ہین و
دیدہ و دانستہ خون انصاف **سوط الجبار** شری کرشن و شلوک ۹۴۲ گیتا میکو ہے
جو بہت کہاتا ہے یا فاقہ کرتا ہے یا بار بار کہاتا ہے یا بہت سوتا ہے وہ جوگ کرنے کے لایق نہین
ہے **جواب** تمہارا شلوک جہا ہے غلط گوئی شعار آپکا ہے ھ غلط گواہی بدنامی
سے ڈر تو [illegible] حق [illegible] ہر گز نہ کر تو البتہ گیتا مین یہ مطلب کہ کم و بیشی کے ساتھ
بیان کیا ہے اور اوس [illegible] عیان کیا ہے کہ جو کوئی خواب و بیداری وغیرہ مین میانہ روی
اختیار کرتا ہے وہ [illegible] لوگ کی سزاوار کرتا ہے [illegible]
معراج [illegible] تو اوسکے لئے صائم الدہر ہونا [illegible] سرد مہر ہونا مشکل
نہین ہے اور [illegible] آن گل [illegible] البتہ [illegible] ترک خورد و خواب وغیرہ دشوار ہے

Marfat.com

اور مانند عبور دریای ناپیدا کنار ہی شلوک گیتا کا یہ مطلب نہین ہی اور شری کرشن کا یہ مذہب
نہین کہ کوئی ترک حظوظ نفسانی کی لائق نہین ہی اور سنیاسی گرہستی سی فایق نہین اگر شری
کرشن صرف گارہستھہ ہی دہرم پر کفایت کرتے تو کسواسطے سنیاس کی ہدایت کرتے حالانکہ
گیتا مین کئی جگہ سنیاس کی تشریح کی ہی اور اوسکو سب آشرمون پر ترجیح دی ہی ماحصل آنکہ
شری کرشن نی یہی حکم دیا کہ مبتدی ابتدا ہی مین میانہ روی آغاز کرے اور افراط و تفریط
سے احتراز کرے نہ حد سے زیادہ خفتہ و بیدار رہے نہ دہماں مشغول صیام و افطار رہے نہ شب و روز
بھوکا مرے نہ لیل و نہار پیٹ بھرے پس ہدایت شری کرشن و روایت حضرت مین مناسبت
نہین ہی اور وحدت و کثرت مین مشابہت نہین ہے کب برابر ہون گلیم و طیلسان
ایکسا کیونکر ہو کاہ و کہکشان کیونکہ شری کرشن نے کوئی حکم نامناسب نہین دیا اور مانند حق
سولی حق نفس واجب نہین کیا راہ عبادت و ریاضت مسدود نہین کی اور اجازت نقض پیمان
دعہد نہین دی بخلاف محمد صاحب کہ اونہون نی صحابہ کو زہد و ریاضت سی روکا اور کلمن نقض
خاطر خواہ جہوکا صحابہ پہ نماز و روزہ کی مانند حق نفس لازم کیا اور او نکو مستثنی پیمان
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اصل وہی ہی کہ حضرت کی دل مین حسد نی جوش
مارا اور اونکا نیت بدنے ہوش لگایا لہذا یارون کو ریاضت سی سیر کیا اور حظ نفسانی
پر دلیر اب مولوی محمد علی اپنے ہمنا م کی تعریف سر کرتے ہین اور مہر آتی جو اوخبر کرتے
ہین سوط الجبار رضو مگا مرتبہ خاتم النبیین کہ کسے حاصل نہ نی ہی یہ
علو مرتبت منحصر بریاضت و عبادت نیست بلکہ محض موہبت واہب عطیات جواب
محمد صاحب بھی اپنی تعریف کرتے کرتے مر گئے اور اسی مضمون سی اوراق قرآن و حدیث بہر
گئے تم بھی جب تک جیتے رہو گے مدام یہی خرپیتی رہو گے جس کی تعریف مین تم اسقدر ابرام
کرتے ہو کہ رہبر کا تریاق کر تم ہو اوسے لیے نی بصیرت تھے کہ اپنے اور تمہارے اقوام کی خبر
تہو ڈیا پہ صحاح ستہ مین خود اونکی زبانی مذکور ہی کہ مجہہ پر انجام مسلمانی مستور ہی عبادت کیا

قال رسول اللہ واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم یعنی کہا رسول اللہ
نے قسم ہے اللہ کی نہین جانتا مین قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون اور مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا
کیا جائیگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے فقط اپنے انجام کی بیخبری مین صرت کی برابر
بلاشبہہ دوسرا نہین ہے اور اسقدر منزلت علم مبہم سو کوئی گرا نہین اگر مولوی صاحب کی فقرہ کے یہی
معنی ہین تو ہمارے نشانے پر ہے اور بکل لک ردستر احک نہین خدا کرے کہ اونکا یہ معنی ان
ہی کو مبارک ہے اور یہ تیز بیانی اون ہی کی سمجھ میں چوہین کا یلارکت دبان حسن
مسلمانی پیدا کی سیر خاطر مولوی صاحب اسقدر شدید ای **قولہ** این عادم ترتیب نعمت یاد آ
نیست الخ مولوی جی کی عقل پر یہ پردہ پڑا خدا محمدیہ کے یہان اندھیر کہ سیلو ذی استحقاق
منزلت عالی دیتا ہے اور اسکی ہاتھون ذی سبب نسفالی دیتا ہے یہ تعجب خالی نہین
اور ترجیح بلا مرجح ہے اور اسکی لئے فارغ البالی نہین اب مولوی محمد علی تر از الزام گاڑی مین
نہین نہین دف اتہام ہجاتی ہین **سوط الجبار** رحسد بردن برعبادت عابدان کہ
کار دیوتایان ہنود است علی الخصوص کار دیوتا ہمنام حضرت ست **جواب** لنیا محمد علی
کی بیتیری ہی کہ بصیغہ جمع کل دیوتون کے حاسد ہونے کی ادعا کرتے ہین اور صدقت ثبوت
صرف اندر دیوتا کے نام پر اکتفا کرتی ہین اگر اول ہی ایک نام پر اکتفا فرماتے تو اسوا طلی
اپنے تئین رسوا کراتے **ف** خم دہان شکوہ نمایان نمیشود و مردم بقدر حاجت اگر اکتفا
کنند الا نام کسی کی مرتبہ و منزلت پر حسد لیو یا صرف مولوی صاحب کے ہمنام خمیر کا کام ہی بن
حضرت کا بیت الحرام مقام ہے کر اونہون نے صحابہ کو عبادت و ریاضت دیکھا یا اور خلوت النفس
نین پہنچا یا کہ مبادا وے منصب اعلی پاوین اور بالا بالا جائین ہم شہوت سینی ہے
اور اسی کام مین سحری شام اور شام سے سحر کرین لیس خمیر صاحب ہی حاسد تھی اور در پردہ عدد
یاران عابد و زاہد تھی اندر دیوتا کا فعل اپنی حفاظت کے لئے ہے نہ دوسرے کی معصیت کے لئے
گمان حسد خطا ہی اور بیان حقد ناسزا کیونکہ پہلے نامین اکثر دیتیہ در کشش دیوتون کی ستانی

Marfat.com

کے واسطے بنائے عبادت ڈالتے تھے اور پرانی عداوت نکالتے تھے اس قسم کی عبادت سے مسجد کو
ہٹانا گناہ نہین ہے اور بیجا نہین بلکہ عین ثواب ہے اور مسئلہ اجماعی ہے مثلاً ہر چند مسجد خدا کا گھر ہے اور
مقام برتری گرانا اسی لئے مقام کا اور ڈہانا بیت الحرام کا جس شخص سے سرزد ہوگا وہ سزای حد ہوگا
لیکن جس مسجد سے دشمنان دین کو تقویت پہنچے اور مسلمانون کو اذیت اوسکا ڈہانا جرم نہین ہے
اور گرانا ظلم نہین چنانچہ تفسیر سورۂ توبہ مین مرقوم ہے اور مثنوی شریف مین منظوم کہ محمد صاحب نے
اس قسم کی ایک مسجد کو جلوایا اور وہان بول و براز اہل مدینہ ڈلوایا ٥ پس نبی فرمود
کان را بکنید مطرح خانۂ خاکستر کنید۔ اور گیتا کے ستروین ادھیائے مین ہے کہ جو کوئی دوسرے
کے ستانے کے لئے تپ کرتا ہے یا بلنے جپ جپتا ہے اوسکا فعل تامس ہے اور عذاب جہنم اوسکی
در لیے وہی ہے ایسی عبادت و ریاضت سے مسجد کو ہٹانا نافرمانی نہین ہے اور منافی حکم ربانی
نہین وگرنہ جو مقام بخت نصر بابلی کا ہوگا وہی قیام پیغمبر عربی کا ہوگا کہ مسجد ڈہانے مین دونو
بے نظیر ہین بلکہ محمد صاحب بخت نصر کے بھی بڑے ہین کہ اونہون نے مسجد کا بیت الخلا بنوایا او
صرودزن سے بہلا ہکوایا دشمن سے ڈرنا اور خوف کرنا خلاف ہوشیاری نہین ہے اور برعکس
دینداری نہین خواہ اوسکی دشمنی عیان ہو خواہ اوس سے دشمنی کا گمان ہووے کیونکہ اندر دیوتا
غیب دان نہین ہے اور اوس پر ہر ایک کا ہنر و عیب عیان نہین ہے آپکو بھی معلوم ہوگا کہ جسوقت
فرشتے داؤد کے بالاخانہ پر اوترے اونکو دیکھکر اوسکی خاطر مین کیا کیا خطرے گذرے دشمن جانا
اور راہزن مانا اگر مولوی محمد علی کو قرآن و حدیث سے سرمو بھی آگاہی ہوتی تو کیونکر اونکی
تقریر اسقدر رواہی ہوتی اسواسطے اونکو لازم ہے کہ کسی عالم کی خدمت مین حاضر ہوکر مطالعہ
قرآن و تفسیر کرین بعدہ ہمارے رسالے سے بیان و تقریر کرین اب جاننا چاہئے کہ جو کوئی اندر دیوتا
کو باعث ضلالت کہیگا وہ محمد صاحب کو بھی سبب ضلالت کہیگا کہ اونھون نے خانہ خدا سے مسجد
کیتے انکار کیا کہ اوسکو مزبلہ اہل مدینہ قرار دیا اگر کوئی کہے کہ اوس مسجد کی بنا فساد پر تھی تو ہم
کہین گے کہ لشور دیو غیرہ کی بنا ریاضت بر عناد تھی لہذا مخالف سیاہ باطن کو مناسب

Marfat.com

یہ انصاف سے اغماض نکرے اور اندر دیوتا پر اعتساف سے اعتراض نکرے ۵ ذی ادب گفتہ
ہمین با خاص حق ؛ دل ہمیر اندیشہ گردد ورق **سوط الجبار** در ادوم پرب مہابھارت
مذکورست کہ چون بشوروپ بعبادت مشغول شد اندر دیوتا از و ترسید کہ مبادا از کمال عبادت
رہا ستولی شود و خواست کہ او را از ان عبادت باز دارد زنان صاحب جمال پیش او فرستاد
سبحان اللہ قطع از ینکہ دیگر گمراہ کردن و باز داشتن از عبادت گوی سبقت از ابلیس بردہ بودند
این شاہنشاہ دیوتایان در فن دلالی و مشاطہ گری ہم بے نظیر بودند **جواب** اس بار دے کے
کے شروع مین یہ بھی مذکور ہے کہ تو شتا پرجاپتی نے اندر دیوتا کی خصومت سے بشوروپ کو پیدا کیا
کیا تھا اور واسطے مخالفت خازن جنت کے خود مقرر دیا تھا پس وس نے پیدا ہوتے ہی اندر دیوتا
کی دشمنی پر کمر باندہی اور بحیلہ عبادت و ریاضت لڑنے کے لئے شمشیر دسیر باندہی اصل عبارت مہابھارت یہ ہے

त्वष्टा प्रजा पतिर्ह्यासी द्देवश्रेष्ठो महातपाः स
पुत्रं वै त्रिशिरसमिंद्रद्रोहात्किलासृजत्॥१॥
ऐंद्रं स प्रार्थयत्स्थानं विश्वरूपो महाद्युतिः तैस्त्रि
भिर्वदनैर्घोरैः सूर्येंदुज्वलनोपमैः २

اس صورت مین اگر اندر دیوتا نے بشوروپ کو قتل کیا تو کیونکر خلاف شرع و عقل کیا جو
قولہ کچھ یہان آپ نے براہ عناد بے ادبانہ گفتگو کی ہے وہ محض اتہام ہے اور اوسکا برا انجام ہے
چون بشوروپ بعبادت مشغول شد فقط بشوروپ کا فعل عبادت نہین ہے اور زہادت نہین بلکہ
اوسکا آغاز عداوت ہے اور انداز شقاوت کہ وہ ایک منہہ سے وید خوان تہا اور دوسرے
منہہ سے کشان تیسرے منہہ سے جو نشان دخوشان تھا اور ہر طرف نظر ڈالتا تھا
عبارت مہابھارت اسطرح پر ہے۔

वेदानेकेन सोऽधीते सुरामेकेन चापिबत् एके
न च दिशः सर्वाः पिबन्निव निरीक्षते॥१॥

Marfat.com

دیکھو جو کوئی ایک ہاتھ مین کتاب خدا رکھیگا اور دوسرے ہاتھ مین شراب تو فساد وہ بدرجۂ غایت ہیچ ہی اور بالفرض سزاے حد ہی جو کوئی ایسے شخص کو ملامت شمار کریگا وہ شاہراہ راستی سے فرار کریگا کوچۂ جہالت مین آرام لیگا اور عدالت کو الزام دیگا **قوله** اندر دلو تا از و ترسید الخ مکائد دشمن سے ڈرنا اور اپنی حفاظت کرنا عین حزم و ہوشیاری ہی اور مقتضای امارت و سرداری ہی حرف گیری نہین ہی اور منافی امیری نہین مولوی صاحب کی عقل مین فتور ہی اور فہم و فراست مین قصور و گرنہ ایسی باتون سے احتراز کرتے اور خیال تشنیع فراز کرتے **قوله** وخواست کہ ورا از ان عبادت باز دارد فقط چونکہ فی الحقیقت وہ عبادت نہین ہی لہذا اوس سے باز رکھنا بلاغت نہین بلکہ جس فعل سے کوئی خاص و عام ستایا جاوے اور امن و آرام بر آیا جاوے اوس سے روکنا خالی از لطافت نہین ہی اور بعید از شرافت نہین پس اندر دلو تا پر طعن کرنیوالا پیرایہ انصاف سے عاری ہی اور تلمذ و انطلاک سے دور **قوله** زنان صاحب جمال پیش او فرستاد فقط ہر چند تشور وپ کا فعل از روی عقل عبادت نہین ہی اور در اصل زہادت نہین لیکن چونکہ راجہ تامس عبادت کی صورت رکھتا ہی اسواسطے جزا کی ضرورت رکھتا ہی پس تشوروپ کے ستانے زنان بہشت کا روانہ کرنا بجا ہی اور عین جزا ہی بنابرین اندر دلو تا پر زبان طعن دراز کرنا خطا ہی اور در تشنیع باز کرنا ناروا **قوله** قطع نظر ازینکہ در گمراہ کردن و باز داشتن از عبادت گوی سبقت از ابلیس بردہ بود فقط کسیکو عبادت سے باز رکھنا غیر ہی اور گمراہ کرنا غیر اندر دلو تا نے تشوروپ کو صرف عبادت ریائی سے باز رکھا اور محمد صاحب نے صحابہ کو عبادت خدا سے باز رکہکر گمراہ کرنا آغاز رکھا کہ اونکے ذمہ حق مولی کی مانند حق نفس واجب کیا اور جبرا دکرنا بطرف خطوظ نفسانی و لذات جسمانی راغب کیا حتی کہ خفا ہوکر فرمایا کہ اگر تم خط نفس سے دور ہوگے میری شفاعت سے مہجور ہوگے پس لا کلام حضرت نے ابلیس سے گوی سبقت لی کہ بطرف خطوظ نفس یارون کی دعوت کی عبادت و ریاضت سے یارون کو الگ کیا اور تابع ہوا نفس مانند سگ کیا پس محمد صاحب کا ابلیس سے بڑھ جانا نہین ہی اسکا ثمرہ ترک و بدانجام تک پہنچے **قوله** این شاہنشاہ

دیوتایان درفن دلالی وشناطہ گری ہم ز نظیر بودند فقط اگر مولوی صاحب کو غلط و صحیح کی تمیز
ہے تو فرمائین کہ شناطہ کے آگے گر کیا چیز ہے اسی استعداد پر دعوئی دبیری ہے شاید کہ ملایان
بچہاون کی گھر کی پیری ہے مولوی صاحب باوجودیکہ لفظ مشاطہ وگر کے معنی نہین جانتے مگر عربی و
فارسی مین کسیکو اپنا ثانی نہین مانتے یہہ کیسی بیحیائی ہے لاجرم آپکے دماغ مین خمر حیرتی کی
بو سمائی ہے کہ اسیکا نام عربی خوانی وفارسی دانی ہے تو پھر ایک نداف ولد ربا مولوی جی
کا ثانی ہے آپ ہی کے حق مین آسمان زبان سے یہہ وحی نازل ہے کہ ٹیپو نے بلکھی نام محمد فاضل ہے دھرنا
من کتب لغت سے سمجھو بی اظہر ہے کہ خود لفظ مشاطہ بمعنی زن آرایش گر ہے اوسکے ساتھ احتیاج
کلمہ دگر نہین ہے آپکو سیاہ و سفید کی خبر نہین قطع نظر ازین اگر اسیکا نام دلالی ومشاطگی
ہے تو خدای محمدیہ بھی دلالی وشرمساقی کی ہے کہ حوران جنت کو سرین شانہ کرتا ہے اور جنت
اہل اسلام مین روانہ کرتا ہے علاوہ زنان سیمبر کے غلمان پری پیکر بھی عنایت کرتا ہے اور
متوسلان خاندان مولی کی زیادہ تر رعایت کرتا ہے اب مولوی صاحب برای خدا اندک
شرمائین اور بزبان مبارک فرمائین کہ جو کوئی اونکا ایذ ستعال ہے پس وہ رنڈی اور بونڈکر
دولون کا دلال ہے اگر کہو کہ یہہ نتیجہ وثمرہ روزہ ونماز ہے تو اندر دیوتا یہ آپکی زبان طعن کہ سے ہوتا
دراز ہے مشکات کے باب عشرة النسا کی ایک حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانون کی عورتین
خدا کی لونڈیان ہین اب خود خیال کرو کہ مشاطگی انکا کام ہے اور دلال اسکا نام ومشاطگی
ودلالی وہ ہے کہ لوط پیغمبر نے قوم سنا لوم کی نذر اپنی دختران نیک اختر کین زعفران کی
کیاریان حوالہ کین پھر قوم کو بشارت دی کہ ان سرو قدون سے دبر کہاؤ اور بمقام عیش مین
بستر لگاؤ دلالی ومشاطگی پیشہ اہل فلاک ہے جن کا لقب بان عربی مین ملک
حضرت عورتون کو مردون کے قریب لاتے ہین احد آنت نائی کی ترکیب بتا دیتے ہین چنانچہ
صحیح بخاری مین مذکور ہے کہ ایک فرشتہ بی بی عائشہ کو ریشمی سبز چیرہ لایا اور پسند ضمیر انور
کرایا اصل عبارت بخاری یہہ ہے (عن عائشہ قالت قال لی رسول اللہ اریتک فی المنام ثلاث

Marfat.com

لیا اس یحیی بن اسالک فی سرقة من حریر فقال لی ہذا امرأتک فلشفت عن وجہک الثوب فاذا
انت ہی فقلت ان یکن ہذا من عند اللہ یمضہ) یعنی عائشہ کہتی ہی کہ مجہ سی محمد صاحب نی فرمایا
کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا مجکو فرشتہ درمیان ایک ٹکری حریر کے پس کہا
فرشتہ نی یہہ بی بی تیری ہی پس اوٹہایا مین نی تیرے مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اب ہی
ہی کہ دیکہی تہی مین نے پس کہا مین نے یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکہا جانب خدا
سے جاری کریگا اوسکو فقط دلال وسیاحی حامل وحی وتنزیل ہی جسکا نام مبارک جبرئیل
ہے سنا جامع ترمذی مین روایت ہی کہ جبرئیل نے محمد صاحب کو عائشہ کی تصویر دکہائی اور
واسطے جذب دل کی نئی تقریر بنائی کہ یہہ صورت عورت کی اور دنیا و آخرت مین تیری جورو ہی
اصل عبارت ترمذی یہہ ہی (عن عائشہ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقة حریر خضراء الی رسول
اللہ فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والاخرة یعنی عائشہ سی روایت ہی کہ جبرئیل لایا صورت اوکی
درمیان کپڑے ریشمین سبز کے طرف رسول خدا کی اور کہا یہہ بی بی تیری دنیا و آخرت
مین فقط یہان سے ثابت ہے کہ ملائکہ مرد و زن مین آشنائی کراتے ہین اور دلالی کی کمائی
کہاتے ہین عاشق کو دیدار معشوق دکہاتے ہین اور اپنی قرمساقی کا شہرہ تا عیوق پہنچاتے
ہین اگر جبرئیل سنا طلگی و دلالی نکرتا تو شتق عشق عائشہ سی لوح خاطر حضرت کالی نکرتا تہی
نہی کہ اس حدیث سی اون احادیث کا ابطال ثابت آتا ہی کہ جن مین فرشتون نے اقرار کیا ہی
کہ ہمکو اوس جگہہ آنے سے نفرت ہی جہان سگ و صورت ہی اگر ملائکہ کا یہہ تصور لایق یقین
ہوتا اور منظور رسانین تو حامل وحی و تنزیل حضرت جبرئیل تصویر عائشہ روبروی پیغمبر
لاتی اور دحیہ کلبی کی صورت پر نہ آتی جبکہ عمدہ ملائک تصویر سی انکار نہین رکہتے اور صورت
کلبی سی عار نہین تو دوسرے فرشتے کیونکر تصویر سی بیزار ہونگے اور کسواسطی اختیار صورت کلبی
سے شرمسار دگرنہ جسوقت مسلمان بہت بیمار ہوئی اور نتیجہ موت کا گرفتار تو اوسکی ارثون
کو چاہیے کہ چارون طرف اوسکی تصویرین لگوائین اور کتے بندہوائین اس صورت مین

اگر ملک الموت اسکی مار ڈالنے پر قادر نہووے اور قبض روح اوس سے صادر نہووے تو اللہ
ہووے کہ فرشتے کتّون کے مکان مین نزول نہین کرتے اور تصویر وان کے دالان مین
قبول نہین علاوہ اسکے جو مسلمان کہ کتّے پالتے ہین یا کانسی و پیتل نجس ذات
ہین اونکے داہنے اور بائین ملائکہ کاتب اعمال قرار دیتے ہین یا داخل دیتے ہین بتقدیر اول
فرشتے کتّون کی جگہہ سے گریز نہین کرتے اور ہمارا تصویر سے پرہیز نہین ہین مفہوم حدیث مذکور
باطل ٹہیرا اور اوسکا ناقل جاہل بتقدیر دوم ثبت گروسگ پرور کہ کاتب اعمال انسان
ہین یا شیطان شاید کہ ایسے لوگون کے لئے حساب اعمال نہین ہے اور بازپرس احوال نہین
مولوی جی کو مناسب ہے کہ ان سوالات کا جواب جلد تر تحریر کرین ورنہ قریب ہے اونکو عرق
عرق تشویر بہان تا جان والی و قرمساقی ملائکہ بیان ہوا اور شرم سے سر مخالفین در گریبان
دلال و قرمساق نائبان خیر الانام ہین اور بادشاہان اسلام چنانچہ فرید الدین عطار نے
تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ خلیفہ نے جنید کی زہد چہل سالہ مین خلل ڈالنے کے لئے اور اوسکو
زمرۂ زہاد سے نکالنے کے لئے ایک قحبہ آراستہ و پیراستہ کرکے روانہ کی شمع مہر فروغ کا
پروانہ کی قحبہ نے ہرچند عشوہ و کرشمہ دکہایا مگر کوئی کارگر نہ آیا جسوقت جنید نے سر بالا کرکے
اوسکی طرف ایک نگاہ کی قحبہ نے جان شیرین ناگاہ دی جبکہ خلیفہ نے یہ ماجرا سرسری سنا
بے انتہا سر دہنا اصل عبارت تذکرۃ الاولیا یہ ہے جنید ہمہ شب اللہ اللہ میگفت و میخورد
ونمیخفت مخالفان در کار او زبان دراز کردند و قصۂ او با خلیفہ گفتند خلیفہ گفت او را
بے حجتے منع نتوان کرد گفتند خلق بسخن او در فتنہ می افتند خلیفہ کنیزکی داشت کہ بہ ہزار
دینارش خریدہ بود بجمال او کسی نبود در عہد خویش آیتی بود در زیبائی و ملاحت و خلیفہ
عاشق او بود فرمود تا او را بزر و زیور بیاراستند و جواہر نفیس بر وے بستند و او را گفتند
کہ ترا فلان موضع پیش جنید مے باید رفتن و نقاب از روی برداشتن و خود را بر وی عرضہ
کردن و با او گفتن کہ مال بسیار دارم و مرا از کار عالم دل گرفتہ ست آمدہ ام تا مرا بخواہی

ودر صحبت نوری بطاعت آرم کردلم با اهل دنیا قرار نمی گیرد جز با تو وچند انکه توانی جهد کنی و
چاپلوسی نمائی پس خادمی را با کنیزک روان کرد تا حال را مشاهده کند پس کنیزک پیش
جنید آمد و نقاب بر انداخت جنید را ز اختیار نظر برو افتاد چون او را بدید در حال سر
در پیش افگند کنیزک زبان بکشاد و هر چه او را تعلیم داده بودند باز گفت و زاری کرد و بگفت تا زهد در گذشت جنید
خاموش می بود ناگاه سر بر آورد و گفت آه آه در کنیزک دمید در حال بیفتاد و جان بداد خادم
و برفت و خلیفه را خبر کرد و آتشے در جان خلیفه افتاد و پشیمان شد فقط قرساق و دلال بانیٔ
اسلام ہے جسکی حقیقت حال باب سوم گلستان مین بسط تمام ہے کہ اوس نے ایک عابد کو جنگل
سے اپنے گھر بلایا اور شیرمال و قلیہ کہلایا لباس اطلس و کمخواب پہنایا اور سرخ و سفید
بنایا پس ایک کنیز و غلام خدمت عابد مین روانہ کیا اور بیگناہ کو تفنگ و تیر کا نشانہ کیا تمام
رات غلام و کنیزک مین نظر کرنے لگا اور دامن زہد خشک پاک تر شہوت تر کرنے لگا فقط یہان سے
ظاہر ہے کہ سلاطین محمدیہ رنڈی و لونڈے دونون کی قرساقی کرتے ہین اور فن دلالی اور
سنا ملکی کی مشتاقی آمدم بر سر مطلب اصلی کہ اندر دیوتا کام ایک کام مشتمل بر اسرار ہے مگر عقل رسا
چشم بینا در کار ہے جس شخص کی عقل مین فتور ہے اور دیدہ باطن بے نور وہ کسیکو حور عین دینا
اور کسی کو عیش و سرور چہین لینا کسیکو زہد مین لگانا اور کسیکو ریاضت سے ہٹانا بالتمام بر یا تما
کے اختیار ہے اور اندر دیوتا اوسکا ایک ستارہ فرمانبردار ہے موافق اعمال بندون کے جو
حکم جناب باری سے نازل ہوتا ہے اوسپر بچشم عامل ہوتا ہے اندر کسیطرح کا الزام نہین ہے
سوا اپنے کی و پرستندگی کے اوسکا کام نہین یہان تک تکذیب عبارت حصہ اول
سوط الجبار ہوئی اور عنایت ایزدی کعبہ کن کی مددگار ہوئی **رباعی** شکر کہ امروز
شد دولت فرداے ما رتبہ عالی گرفت ہمت والاے ما روشنی دین ما ظلمت اسلام خوست
پس تا چہ رنگ بر سر وگر بحبہ آرایا ماہ جو کچھ مولوی محمد علی نے حصہ چہارم سوط الجبار مین اندر دیوتا
کے کاروبار مین زبان درازی کی ہے اور داد افترا پردازی دی ہے اب اوس تمام کی

Marfat.com

ملذ بیکرتا ہون اور مدینۂ اسلام کی تہذیب **سبوط الجبار** آپ نے بعد قیل وقال طویل
کے اقرار کیا کہ ریاضت سے ہٹانا بھی پروردگار کا حق ہے جسقدر اعتراضات واہیات آپ
نے ہمارے عقیدے (مہدی سن یشار) پر اپنی مصنفات مین کئے تھے آپ ہی کے اقرار سے مندفع
ہوگئے لیکن ہنوز مقام تحقیق سے آپ بمراحل دور ہین **جواب** ہمارا ابتدا سے یہی قول ہے
کہ جیسے ریاضت مین لگانا پرماتما سے مراد ہے ویسی ہی ریاضت سے ہٹانے پر بھی قادر ہے
اس عقیدۂ حمیدہ کی مخالفت تو آپ ہی منظور رکھتے ہین کہ شر و فساد وجود ابلیس پر محصور رکھتے
ہین ہمیشہ کہتے ہو کہ شیطان نے زید کو گمراہ کیا اور مدینۂ عصمت بکر تباہ کیا اسی سبب شیطان
پر لعنت کرتے ہو فی الحقیقت عدالت الٰہی کی اہانت کرتے ہو **سہ** کیا ہنسی آتی ہے ہمکو
قوم بے ایمان پہ فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پہ جسقدر اعتراضات ہم نے
آپکے عقیدہ (مہدی سن یشار) پہ وارد کئے ہین وے ہمارے اعتقاد کے برخلاف نہین ہین اور
خدائے حقیقی کے ارشاد کے برخلاف نہین پس ہمارے اقرار سے ہمارا اُنکا مندفع ہونا آپکا خیال
خام ہے بلکہ یہ کن کے حق مین اتہام ہے کیونکہ ہمارا یہی اقرار ہے کہ ریاضت سے ہٹانا بندون کے
اعمال کے موافق فعل کردگار ہے اگر آپ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین تو کسواسطے تناسخ سے انکار
رکھتے ہین اب ہم اندک عبارت مین سب مطلب تمام کرتے ہین اور مخالف متعصب کی کتا
مین سزای اتہام دہرتے ہین فرمائیے کہ عبادت مین لگانا اور ریاضت سے ہٹانا موافق اعمال
بندہ ہے یا بے سلسلۂ اعمال بخواہش آفرینندہ ہے اگر شق اول پسند ہے تو مصنف قرآن تناسخ کا
پابند ہے شکایت شیطان بیجا ہے اور حکایت بنی الجان خطا اگر شق دوم پر مدار ہے تو لا کلام عقیدۂ
(مہدی سن یشار) جملہ اعتراضات کے سزاوار ہے **قوله** لیکن ہنوز مقام تحقیق سے آپ بمراحل
دور ہین فقط بلا شبہہ تم مقام تحقیق سے دور ہو اور اپنی حماقت پر مصر ہو اگر [illegible] ہوتے
تو اس عقیدہ سراسر نکوہیدہ سے بسیار اعتراض رکھتے بلکہ سالہا سال در توبہ و استغفار باز
رکھتے بطرف دین اسلام مائل ہوتے عدالت الٰہی کے قائل ہوتے مسئلہ تناسخ سے انحراف

نکرو دوستان کعبہ کن سے اختلاف نکرو **سوط الجبار** سمجھ لیجیے کہ لوامع ہدایت
ضلالت دونون اوسیکے ارادہ اور مشیت سے ہین اور عالم اسباب ہین اسباب ہدایت و
پیدا کیے ہوئے اوسی کے ہین جو اسباب ضلالت ہین اونکا نام شیاطین ہے پس جو شخص عالم
مین عبادت و ریاضت سے ہٹا کر باعث گمراہی اور موجب ضلالت ہو وہ شیطان ہے چنانچہ
امر تصریح تمام ہر بار نہ آپکے ہدین مرقوم ہے کہ سرا اور دیوتا اور نیک افعال مترادف ہین اور اونکے
افعال برعکس سرا اور شیاطین کے ہین کہ سرا و دیوتا عوام کو نیک راہ سکہلاتے ہین **جو آ**
اس امر مین کہ خیر و شر خدا نے پیدا کئے ہین اور انکے اسباب بھی اوسی نے ہویدا کئے ہین ہمارا اور
آپکا کلام ایک ہے اور مرام نیک ہرچند یہ بات آپکو منظور ہے مگر ہنوز دلی دور ہے کیونکہ جب تک
پیدائش خیر و شر مین کوئی سبب صحیح نہ مانوگے مورد قہر و غضب صحیح نجانوگے ہمارا عقیدہ سے
آپکا اختلاف یہی ہے اور جانب حق سے انحراف یہی کیونکہ اگر او تعالی بے سبب کسیکو
شر اور کسیکو مظہر خیر کریگا تو مذہب تعصب طرفداری کی سیر کریگا فرق انصاف و اعتساف دور کر
اور اتحاد و ترود و صاف منظور بے سبب زید کو وسیلہ ہدایت کرنا اور بے سبب بکر کو بسیلہ غوایت
کرنا نہال عدل و داد کو اوکہاڑنا ہے اور باغ صلاح و سداد کو اوجاڑنا چونکہ مخالفین
کی عدالت الہی پر نگاہ نہین ہے لہذا اونکا عقیدہ سزاوار ہے وہ انہین خدا حقیقی کو ظالم و جابر
و جاہل و نادان جانتے ہین آسمان کو بسمان مانتے ہین **قولہ** جو اسباب ضلالت کے
ہین اونکا نام شیاطین ہے فقط جیسے کسی کو ضلالت مین ڈالنا برا ہے ایسے ہی کسی کے
تن سے جان نکالنا برا ہے پس کیا سبب ہے آپکے نزدیک واسطہ ضلالت کا نام شیاطین
ہے اور واسطہ ایذا دہی کا نام مومنین ہے حالانکہ دونون کا کام ایک ہے اور انجام ایک
جیسے کہ عزازیل گمراہی انسان پر آمادہ ہے ویسے ہی عزرائیل تباہی جان پر آمادہ ہے اگر
مولوی صاحب کا عقیدہ راسخ ہے تو اسکا کیا پاسخ ہے کہ باوجود اتحاد فعل ایک ناری ہے اور
دوسرا مقرب باری خضر بھی واسطہ خون معصوم ہے کیونکہ آپکی ذات بن مرحوم ہے جس کے لئے

وقتل کرایا ہی اور جسکا قصہ مولوی روم نے شروع مثنوی مین نقل فرمایا ہی وہ اسطرح آپکی را
ن حق آگاہ ہی اور کیونکر آپکے مخدوم ملّاے روم کی راے مین ولایت پناہ ہی جاے تعجب ہے واسطے
لالت ملعون ہووے اور واسطہ زنا وخون مقبول بیچون ہووے جو کوئی اہل انصاف ودانا ہی اوسکے
دیک ان سب کا ایک معادی حملہ کا ایک انداز اور ایک کام ہی اور ایک آن غاز اور ایک انجام
ہے کیونکہ ضلالت وزنا وقتل گناہ کبیرہ ہین اور اونکے وسائل کی بواطن تاریک وتیرہ ہین اگر اس
خاص کے افعال کو عامل اسرار کہو گے تو اعمال ملعون ابلیس کے بھی واسطے بر سر انکار رہو گے مولوی صاحب
لازم ہے کہ جب تک کسی سے آصوات لین اور ہمکو ان باتون کا جواب دین مانند بلبل تصویر خاموش
ہین اور مثل گل خندان ہمہ تن گوش رہین **قولہ** پس جو شخص عالم اسباب مین عبادت وریا
یاضت سے ہٹا کر الخ پیغمبر صاحب ہی اون وصفون کے لایق ہین اور وہی حظوظ نفسانی ہین
گانے کے شایق ہین پس بلاشبہہ وہی شیطان ہین اور وہی غارتگر ایمان ہین کہ انہون
نے صحابہ کو پایگاہ عبادت وریاضت سے گرایا اور تلاش ہوا وہوس مین دربدر پھرایا حق مولی
نے مانند حق نفس اون پر لازم کیا اور ایک ایک کو مدینہ شہوت پرستی کا ناظم کیا **قولہ**
چنانچہ یہ امر بتصریح تمام بربہارنہ اینکہ مین مرقوم ہی الخ ہم اونپشد مذکورہ مین مضمون ہذا کی
تلاش نہین کرتے اور آپکی غلطی فاش نہین اگر بالفرض وہان یہ باتین مرقوم ہین تو جہان دیوتا
گناہ سے معصوم ہین عوام کو نیک راہ دکھلاتے ہین اور مقبول درگاہ کراتے ہین پس اندر دیوتا
کو برا کہنا بدعت ہے اور مخالف بربہارنہ اونپشد ہے **سوط الجبار** اس صورت مین راجہ
اندر نے جو از راہ حسد کے بشوامتر وغیرہ کو ریاضت سے ہٹا کر زناکاری پر لگایا اور اوسکی ذلیتہ
لڑکے کے واسطے ایک قحبہ کو امر فرمایا بلاشک شبہہ شیطانی کام اوس سے ظہور مین آیا **جواب**
اندر دیوتا راضی برضا ہے اور تابع حکم قضا ہے مولوی صاحب سخت بیوقوف ہین اور [illegible]
اونکو حماقت پر توقف ہے مین ہرگز راستی پر نہین آتی اور [illegible] بالفرض حماقت تسلیم [illegible]
نہین جانتے کہ جس زناکاری مہابہارت مین کہان ہے بالکل تمہارا بہتان ہے جو کوئی اہل انصاف

Marfat.com

آپکی اس تحریر پر نظر کریگا پاداش افتراپردازی گردن جناب پر دھریگا وہان تو اسیقدر
مذکور ہی کہ اندر دیوتا کو اپنی حفاظت منظور ہی محمد صاحب نے بخیال فساد مسجد کو مسمار کرایا اور اوسکی
جگہہ بیت الخلا طیار کرایا اگر باطن حضرت بد نہین تھا اور نیت مبارک مین جوش حسد نہین تو
کسواسطے مسجد کو گروا یا اور اوسکی زمین پر پاےخانہ پھروایا اگر بالفرض وہان گمان ضرر تھا تو
دروازہ مسجد مین کواڑ ڈالنا مناسب تھا ڈھوانے اور پھکوانے سے وہان کیا مقصد تھا سواے اسکے
کہ علت تعصب و حسد تھا اسیطرح اگر عبادت باری اور دنیاداری مین میانہ روی منظور تھی تو
تقریر (لنفسک خطام) کیا ضرور تھی بلاشبہہ حضرت نے اداے حق نفس دون کی تاکید کی اور لاجرم
شیطان ملعون کی تائید شیطان بھی اسی قسم کی نصیحت کرتا ہی اور بعبارت حظوظ نفس نصیحت
کرتا ہی حضرت نے حظ نفس کو اسطرح کا امتیاز دیا کہ برابر حق خداے بے نیاز کیا بلکہ حق مولی سے حق نفس
کی زیادہ تر تعظیم کی کہ اوسپر اسکو تقدیم دی جس شخص کو ہماری بات مین شک ہو تو وہ
الفاظ حدیث لعینک خطا ولاہلک خطا پر غور کرے اور شیطانی حضرت پر یقین فی الفور کرے
یہہ ترجیح و تقدیم دو علت سے خالی نہین ہی یا انتظام جہاد مراد ہی یا بنیاد فساد و حسد و عناد ہی
تقریر شق اولی یہہ ہی کہ اگر اسیطرح صحابہ ریاضت و عبادت مین جانفشانی کرینگے تو چار
ناچار جہاد سے روگردانی کرینگے پس لوٹ مار مین تغافل بجا لائینگے اور فتح تبت و تاتار مین
تکاہل تقریر شق دوم یہہ ہی کہ مبادا اصحاب مراتب علیا پائین وہ ہم بندہ خدا کہلائین اسواسطے
اونکی شب بیداری سے رنجیدہ اور ترک دنیاداری سے کشیدہ ہو کر فرمایا کہ ہماری
سنت پر عامل رہو اور حظوظ نفس مین شامل قصہ کوتاہ جیسے کہ ریاضت و عبادت سے ہٹانا حضرت کی
عادت ہے ویسے ہی زناکاری مین لگانا بھی اون کی سعادت ہے کہ روز فتح مکہ تک صحابہ سے
متعہ و موقت کی بنا دھروا کر رہے اور علانیہ زنا کرواتے رہے تفصیل اسکی مسلم و بخاری مین ہے
بلکہ صحاح فرقہ چار یاری میں ہے کہ متعہ عین زنا ہی اور یہ بدکاری کی صنعت ہے کیونکہ مولوی محمد علی
نے صحبت حلال مین مملوکیت عورت کی قید لگائی ہی اور مقصد آزما حضرت و صحابہ بگوش نکردند

Marfat.com

بھی ای ہی کہ عورت حربی مرد کی مملوک نہین ہو سکتی اور زن منکوحہ کی مانند تساویان سلوک مین
عورت متمتعہ ملک مرد ہی یا نہین بر تقدیر اول متعہ ہرگز حرام نہین ہی اور جو وقت مراد از اعمہ نہین
جیسے کہ عہد حضرت مین روا تہا اور مرض شہوت کی دوا تھا ویسے ہی اب بھی مباح ہونا چاہیے
اور دعوی انکاح بر تقدیر دوم ہر وقت زنا ہے اور قیامت عصمت کی انتہائی پس فعل صحابہ
بلا شبہہ زنا تہا اور عقلا از حضرت کو مثل ابلیس وسیلہ اغوا گنا تہا مولوی صاحب ذرا ادھر
دھیان کرین اور از روی ایمان بیان کرین نہ حصہ چہارم سوط الجبار کے صفحہ بست و پنجم
مین کس طرح صحبت حلال مین مملوکیت عورت کی ضرورت سمجھی ہی اور حلت زن متمتعہ کی کیا
صورت سمجھی ہی اگر بغیر ملک ہونے عورت کو متعہ کی حلت ہی تو تو نیک کیونکہ خلاف ملت ہی اگر
عورت متمتعہ مرد کی مملوک ہوگی تو سنت متعہ فی زمانہ کیونکر متروک ہوگی اگر حلت کا حکم بہ نسبت
ہی پیدا ہی تو ایسے صحبت کرنیوالا کیونکر زناکار ہی حاصل آنکہ مولوی صاحب کی رای مین
بغیر ثبوت مملوکیت عورت کے جماع داخل جواز نہین ہی اور مرد متمتع زانی سے ممتاز نہین پس
اکا ہم حضرت ذی لشکر اسلام مین قحبہ ہوائین اور کنجشک روح صحابہ دام زنا مین پہنسوائین
لہذا بلا شبہہ بے شک حضرت سے شیطانی کام ظہور مین آیا یا نعوذ آپکی ادراک و شعور مین آیا
و حکم شارع یہ تحکم ... ہوا و سنت پیغمبر تبسم **سوط الجبار** جب آپکا عقیدہ یہی ہی
کہ ریاضت و عبادت سے ہٹانا صرف پروردگار ہی کے اختیار ہی تو جو شخص کہ موجب گمراہی اور
باعث ضلالت ہوگا لامحالہ بحکم تکوینی اسی حاکم مطلق کا ہوگا پس اندکو اگر شیطنت سے
اس بنا پر ہٹایا ہو تو کس واسطے ابن وغیرہ اشرار کو کیون برا بتاتی ہو وہ بہی جو کچہ افعال کرتے ہی
اور افعال ... کرتی تھے اور خدا کی عبادت سے ہٹاتے تھے بحکم تکوینی ہی تھا ان کا اور افعال
مین اصلا ... تہا **جواب** قرآن و حدیث مین حکم تکوینی و تشریعی کی تعریف
خفی و جلی نہین ہی پس کوئی امر سوا تردید محمد علی نہین ہی بناوٹ سے کام نہین نکلتا لطفہ
حرام زادہ نہین چلتا اگر آپکو اپنی بات کا پاس ہی اور بغیر مخترعات ذاتی کامیابی سخت

مباحثہ سے پاس ہے تو قرآن مین اصلاح دیجیے اور بارہ سو برس بعد روح عبداللہ بن
سعد ابی سرح کو انشراح دیجیے جبتک کہ قرآن مین تصرف نکرو گے اور روح عبداللہ مذکور سے
تعرض نکرو گے حکم تکوینی و تشریعی کی تفصیل نہ کہلاؤ گے اور انکے ثبوت مین کوئی دلیل نلاؤ گے آپکی
[illegible] برابر نہ آئیگی اور صورت کامیابی نظر نہ آئیگی جو کچھ مولوی صاحب نے حصہ اول سوط الجبار
کے صفحہ ہشتم مین امر تکوینی و تشریعی کی تشریح کی ہے وہ صرف یہی ہے کہ امر بر دو نوع ست یکے
تکوینی کہ ہیچگونہ مخالفت ازان ممکن نیست چنانکہ فرمود (لا معقب لحکمہ) وانچہ بظہور می آید
ہمہ مقتضاے آن ست [illegible] ہست مقتضاے آنہم مثلاً خدا نکردہ با [illegible] ست کہ ہر چہ تقدیر بودہ ہمان
[illegible] آید دوم تشریعی کہ بندگان را امر بودہ کہ چنان کنید و چنان مکنید در امر تشریعی مخالفت
ممکن ست [illegible] چنانکہ از شیطان بظہور آمد [illegible] اول [illegible] مولوی صاحب
[illegible] سے [illegible] بیہودہ اعتراض کا جواب بنا ہے امر تکوینی سے مخالفت نا ممکن [illegible]
[illegible] امر تکوینی [illegible] تقدیر اول [illegible] واسطے [illegible] خدا [illegible] امر تکوینی کی غرض تشریعی [illegible]
[illegible] اسکے واسطے فعل [illegible] محال [illegible] تقدیر دوم [illegible] عالم [illegible]
اور [illegible] قطع نظر [illegible] اسقدر [illegible] کی مخالفت [illegible]
[illegible] شیطان لعین [illegible] تقدیر اول [illegible]
[illegible] امر تشریعی [illegible] اپنی قدرت کو باطل کرتا [illegible]
[illegible] امر تکوینی [illegible] اور [illegible] تعالی [illegible] تقدیر
[illegible] اور خدا کی خدائی مین [illegible] کو بھی دخل [illegible] اسکا
[illegible] ہوتی ہین ورنہ [illegible] عمل [illegible] ہین **قولہ**
[illegible] قرآن [illegible] قول مصنف کی امتحان مین کہ اس آیت مین
[illegible] ہے کہ [illegible] تقدیر [illegible] متناہی نہین [illegible] یعنی اسکو کوئی [illegible] نہین کر سکتا
[illegible] وغیرہ مین اسکی برعکس کہتا ہے کہ [illegible]

Marfat.com

خلاف کیا اور سجدہ آدم سے انکار نہ کیا اسیطرح آدم نے مخالفت حکم کردگار کی اور اتباع
شیطان اختیار کی شجرہ ممنوعہ سے ثمر کھایا اور بعد عصمت اپنے ہاتھ سے کھو دیا غرض کہ اس آیۃ
سے آپکی مراد نہیں برآتی اور بطور تشریح امر تکوینی نہیں نظر آتی **قولہ** اسیطرح بطور [illegible]
انت الخ یعنی جو کچھ کہ بندہ سے صادر ہوتا ہے تمام بحکم خدا ادا ہوتا ہے فقط حیاتک [illegible] نیکی و بدی
بحکم خدا ہے تو کس باعث بندہ کے لئے جزا و سزا ہے کیونکہ جو کوئی مجبور ہے وہ ہر حال میں معذور
ہے مجبور کو جزا و سزا دینا عدالت سے دور [illegible] خدا سے محمدیہ کی علم و عقل میں [illegible]
بندہ سے فعل خوب و زشت کرتا ہے [illegible] دوزخ و بہشت فرماتا ہے اگر [illegible]
خود دوزخ و بہشت میں داخل ہو [illegible] فعل نیک و بد سرزد ہوگا [illegible]
[illegible] ہوگا **قولہ** چنانکہ در مہابھارت ست [illegible] تقدیر [illegible]
اس کتاب میں نہیں ہے کہ بے وسیلہ اعمال تقدیر ہوتی ہے اور بغیر نیکی و بدی کی [illegible]
ہوتی ہے [illegible] اعتقاد ہے [illegible] کا ارشاد ہے کہ [illegible]
ہے اور رسائی و کوتاہی تدبیر پامال ہے پس سند مہابھارت آپکے [illegible]
ہے اور نزاع معلومہ کی ہرگز دافع نہیں **قولہ** دوم امر تشریعی کہ بندگان را فرمود کہ
چنان کنید و چنان مکنید فقط تعطیل [illegible] امر تشریعی تقدیر میں شامل ہے یا نہیں اور
مانند امر تکوینی لوح محفوظ میں داخل ہے یا نہیں بتقدیر اول امر تشریعی امر تکوینی [illegible]
اور فیما بین تفاوت مانند [illegible] بتقدیر دوم یہ ہی حاصل ہوگا کہ [illegible]
باب الالہیات بالقدر باطل ہوگا کیونکہ وہاں یہ ہی مذکور و مسطور ہے کہ بندہ مجبور [illegible]
تعالیٰ نے پیدائش انسان سے پہلے ہی اوسکا احوال رقم کیا ہے [illegible]
آدم کیا ہے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ درمیان [illegible] آدم [illegible]
ہوئی اور آخر الامر روح موسیٰ علیہ [illegible] حاصل [illegible]
آدم سے کہا کہ خدا نے تجکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور باغ جنت میں بسایا پھر تونے [illegible]

کی اور حرکت شیطانی آدم نے جواب دیا کہ تو وہی موسی ہے کہ خدا نے تجھ سے بلا واسطہ بات کی اور تجکو
توریت دی پھر آدم نے موسی سے کہا کہ تجکو یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ میری پیدائش سے کتنی
مدت پہلے توریت مرقوم ہوئی موسی نے کہا کہ تیری پیدائش سے چالیس برس پہلے توریت مکتوب
ہوئی اور اوس مین تیری طرف علانیہ نافرمانی منسوب ہوئی آدم نے کہا کہ پس مجھکو کسواسطے
ملامت کرتے ہو ایسے امر کی نسبت کہ جو خدا تعالی کو منظور ہوا اور میری پیدائش سے چالیس برس پہلے
توریت مین مذکور ہوا فقط یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ امر تشریعی عین امر تکوینی ہے اور غلطی محمد علی
یقینی ہے بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت کا امر تکوینی پر مدار ہے امر تشریعی
محض بیکار ہے چنانچہ بخاری و مسلم مین روایت ہے قال رسول اللہ ان العبد لیعمل عمل اہل النار
وانہ من اہل الجنۃ ویعمل عمل اہل الجنۃ وانہ من اہل النار وانما الاعمال یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ تحقیق
بندہ کرتا ہے کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون
کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا فقط یہان سے ثابت ہوا
کہ امر تشریعی کوئی بات نہین ہے اور اوس سے کسی امر کا اثبات نہین بہشت و دوزخ کا امر تکوینی
پر قیام ہے اور مولف سوط الحق ایسے لوگون کا امام ہے بندہ مقید ہے بالکل تقدیر کا مجبور ہے
اعمال نیک و بد کی احتیاج نہین ہے اور تعصب متعصب محمدیہ کا علاج نہین قولہ در امر
تشریعی عصیان ممکن ست بل واقع فقط جبکہ بقول آپکے امر تشریعی مین عصیان واقع ہے اور
امر تکوینی اوسکی تعمیل کا مانع ہے تو خود سمجھ لو کہ عاصی کون ہے اور بانی معاصی کون ہے جس
صورت مین خدا خود جانتا ہے کہ ابو بکر کی سرشت مین بدی کی اساس ڈالی ہے اور عمر کی
بغل مین روح خناس پالی ہے پس کیونکر ابو بکر و عمر کو حکم خیر کرتا ہے اور کسواسطے دشت مکاری
مین سیر کرتا ہے غرض کہ جس حال مین بقول تمہارے مخالفت امر تکوینی دشوار ہے تو امر تشریعی
محض نسبت بیجا ہے قولہ چنانکہ از شیطان بظہور آمد فقط جبکہ مولوی صاحب نے حکم سجدہ
آدم کو امر تشریعی ٹھہرا دیا تو شرک صریح ملائکہ اسلام پر اقرار کیا اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ

Marfat.com

بجائے محمدیہ ملائکہ کو فعل حرام پر مامور کرتا ہی اور بدنیہ ضلالت ... شرک معمول کرتا ہی جس
مذہب مین سجدہ انسان کے لئے حکم شرع ہی وہ مغل جہالت کی شرع ہی یہان تک مغائرت
علم تکوینی و تشریعی کا ابطال ہوا بحث و اقبال کعبہ کن کی شفا ملحال ہوا اب جواب اعتراض دیا
جاتا ہے اور یہ وہ باریک مسلمانی جوالہ معتراض کیا جاتا ہے **قولہ** شخص کہ موجب گمراہی
و باعث ضلالت ہوگا الخ اندر دلیتا فی اصلاک یک گمراہ نہین کیا اور کوئی حکم مخالف کتاب اللہ
نہین دیا عبادت سے ہٹانے اور گمراہ کرنے مین بہت فرق ہی محمد عرب نے شرق ہی اندر دلیوتا نے
بشور و غیرہ کو عبادت ربانی سے ہٹایا او محمد صاحب نے صحابہ کو ہوائے نفس کا گمراہ کیا
۵ پس خود سمجھ لو کہ محمود رضا سبحان سچون کون ہے او تابع شیطان ملعون کون ہے
راستان دکا زبان مین فرق ہی بنرگس و چشم بتان مین فرق ہی کچھ کہ مولوی صاحب
کی بیبانی ہی کہ باعث ضلالت کو مردود مانتے ہین اور سبب قتل و غارت و زنا کی مقصود جانتے
ہین جیسے ابلیس موجب ضلالت و شرارت ہین ویسے ہی حضرت محمد ... قتل و زنا
و غارت ہین جنکی روایت مثنوی شریف مین مذکور ہے وہ وسیلۂ فسق و فجور ہی کہ اوس نے بہیج
نبینے تک زرگر سے فعل حرام کروایا اور اوس کا نام الہام و مروایا حیلہ قتل ... حضرت
و عزرائیل ہین کیونکہ ممتاز ابلیس و عزازیل ہین محمد صاحب باعث رہزنی و قزاقی و کشت و
خون ہین بلاشبہ مانند شیاطین تابع نفس دون ہین اگر مولوی صاحب کو تشکیک ... ہے
تو سوگند مصحف عزیز ہو فرمائین کہ حضرت و ابلیس مین تفاوت کیا ہی اونمین باہمی سبب...
و عداوت کیا ہی **قولہ** پس اگر اندر کو شیطنت اس بنا پر ہے ... ہو ...
کو کیون ٹہرایا تے ہو فقط عمل کر ... وہ ... اور ... ملعون ... وہ ...
رضا خدا سے دور سمجھا ہوا ہین اور حقیقت نیکی و بدی محمد احمد جانتے ...
بغیر رضا جوئی نہین ہی اور اوسکا اصلاح ... جو حکم ... ایذی ... کو مرد و لگاتا ہی
ان ... قبول کرتا ہی حسد و عداوت ... اور ... اوسکو ہر ایک کام مین

Marfat.com

بسیدھا [illegible] ہر امر مین تابع وید ہو جو کوئی اوسکو الزام دیتا ہی وہ راہ اتہام لیتا ہی ہر ایک ولی
کے کہنے کا یہی حال ہی ہر ایک محو تمنا ایزد ذو الجلال ہو ہر چند جہاد [illegible] فنا مین مگر نشان
صفت و ثنا مین نہین مرین گذشتہ ولی کبریا ہوا محو ملا لکن انبیا کو وصم آنکہ ہر ایک کام مین
تعصب طرفداری کرین اور تابعون [illegible] کرین چنانچہ محمد صاحب نے اپنی غرض کے لئے
اکثر لوگون سے ہو [illegible] اور اکثر کے منہ پر باب فریب کہلوا یا خضر نے قتل معصوم کیا اور اپنی
گردن پر خون [illegible] مگر کیا چھوٹ کر [illegible] لوگون [illegible] نہین [illegible] انکے اقوال و افعال
قابل [illegible] نہین [illegible] انکے [illegible] حضرت کی گفتار و رفتار
خیال [illegible] اور ایک [illegible] سب کا [illegible] تو دانا ہی [illegible] اور ابتاع
حکم [illegible] دھرم [illegible] ہر ایک کام [illegible] اپنی
اندیشہ مین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آگ [illegible] معروف ہین [illegible] سے اپنے اپنے کام مین
مصروف ہین [illegible] مطلب تیری اندیشہ مین [illegible] چنانچہ

[illegible]

[illegible]

سوط الجبار [illegible] امر آیا [illegible] اندر سے مطابق حکم تشریعی کے ظہور مین
آیا [illegible] ہرگز ممکن نہین کیونکہ تکذیب اسکی خود عبارت واضح ہی کہ منشا اسکا حسد تھا نہ
حکم تشریعی علاوہ برآن کسی شریعت مین خدا تعالی نے ایسی بیحیائی و اضلال کا حکم نافذ
نہین کیا اگر [illegible] شریعت مین [illegible] حق مین یہہ امر الزر کہا گیا ہی کہ مخلوق کو عبادت
[illegible] وقتی [illegible] تو بالیقین سمجھ لیجئے کہ وہ شریعت نہین ہی بلکہ دفتر جہالت

جواب مخالفت امر تکوینی و تشریعی لازم وجود ہوئی اور مشہود آسمان [illegible]
[illegible] راوسکا ذکر تحصیل حاصل ہے اور آپکے جملہ اقوال کی مانند ناحق [illegible] [illegible]
[illegible] فکر لائیے جس سے تسکین دل کی کینہ ہوئے اور نا سمجھی سیا آگئی تا [illegible] [illegible]
[illegible] لیجئے اور رو [illegible] پر اہتمام نہ کیجئے دیوتون کا کوئی کام خالی از اسرار نہیں [illegible] بلکہ
[illegible] نہیں مگر دیدہ بینا چاہئے اور دل [illegible] **قوله** خود ہمارا بہار سے [illegible] ناحق
[illegible] لقمہ حرام سے [illegible] جھوٹے کا اعتبار نہیں [illegible] ہوا نہیں
[illegible] جھوٹ سے [illegible] صبح کا ذب کا اعتبار نہیں [illegible]
[illegible] لیکن
[illegible] **قوله**
[illegible] کسی شریعت [illegible]
[illegible] سے ثابت ہو کہ [illegible] شرارت [illegible] خدا سے
[illegible]
[illegible] کوئی [illegible] الا
[illegible]
[illegible] اللہ کے
[illegible] مسلمانوں کا [illegible] خدا
[illegible] شریعت اسلام میں حکم [illegible]
[illegible] خرابی کیا میاں محمد علی [illegible]
[illegible] ہماری شریعت میں خدا [illegible] عیسائی
[illegible] نقل کیا
[illegible] اور کی [illegible] الٰہی

نے فرشتون پر سحر نازل فرمایا اور بواسطے اونکے اکثر لوگون کا ایمان زائل کرایا پس خود تمہاری زبان اور آیت قرآن سے ثابت ہوا کہ خداے اسلام حکم اضلال دیتا ہے اور بنی آدم کو زمرۂ اہل ایمان سے نکال دیتا ہے اگر آپکا قرآن پر راستا ہے تو حکم اضلال سے کیونکر انکار ہے پہر تم کہتے ہو کہ حضرت موسی کو شریعت کی بطفیل [illegible] کو کافر شمار کیا اور اسکے سینہ سے خنجر آبدار پار کیا پہر تم کہتے ہو کہ [illegible] مطابق حکم شرعی کے تمام بنی آدم کو جان سے مارتا ہے اور انا الہوا اپنے زبان سے پکارتا ہے پہر تم کہتے ہو کہ محمد صاحب نے موافق حکم شرعی کے [illegible] تاجر وغیرہ کا خون کیا اور سینہ مین درمیان عجم عرب [illegible] کو قتل وغارت پر مامور کیا اور آباد و تاراج نزدیک و دور کیا خون ریزی [illegible] پر کمر بنا دہر باندہی پہر تمہارا پیر [illegible] مولوی [illegible] حکم شرعی [illegible] سے کئی [illegible] اور بیابان [illegible] بیچارہ کو آوارہ پہر اپنا مولوی محمد [illegible] کہتے ہین کہ خداے تعالی نے حکم اضلال نہین فرمایا اور بیچا کی کا استعمال نہین کیا آخر نکہ اب آپ ہی کے قول سے ثابت ہوا کہ شریعت محمدی [illegible] نہین ہے بلکہ [illegible] ہے کہ وہان اضلال خاص عام جائز ہے اور اوس پر پیغمبر اسلام قائم ہے کہ اون حضرت نے صحابہ سے عبادت و ریاضت ترک کرائی خوب حقیقت [illegible] ترک فرمائی سقوط التجبار بعض اصحاب نے یہ عہد کیا کہ مدت العمر روزہ رکہین اور تمام رات جاگین اور عورات کے پاس نجاوین تو چونکہ یہ امر شارع کو پسند نہین اور [illegible] سے تجربہ متواتر کے تحقیق ہوا ہے کہ انجام ایسی ریاضت شاقہ کا اچہا نہین ہوتا **جواب** زیادتی نے مولوی جی کی سرشت مین حلول کیا ہے یہین نہین اندرون دخول کیا ہے کہ جابجا الفاظ زائد لاتے ہین اور لقب بوالفضولی اپنے اوپر عائد کراتے ہین شاید کہ ترنگ نشہ مین ہے ورگرنہ نجاوین کے بعد لفظ تو کسواسطے

ہے اس سرشت زیادتی اسرار سرشت سے گریز کیجیو یا پیمانہ بوالفضولی لبریز کیجیے ف بوالفضول [illegible]
میانہ بیرون برد گوش خرد درست باسر حرف ہم نے یہ شعر تفضیلا صاحب کو بطور نصیحت کہا ہے
آئینہ اختیار او نکاہ ہے ف زان دلربائے جانی با آنکہ سیار حرفی بر مز گفتم باقی دگر بیا
قطع نظر ازین یہان یہ ظاہر ہے کہ جیسے ارتیقبلیہ کے باب مین خود حضرت نے سوگند شکنی کی ہے
ہی یارون کو بھی اجازت عہد شکنی دی مگر دونون مین سے کسی کو کفارہ نہین دیا اور از الہ
گناہ نہان و آشکارہ نہین کیا شاید کہ ایسے عجیب صحابہ مین سوگند شکنی و عہد شکنی گناہ [illegible]
کہ کفارت حضرت و اصحاب ازراہ تاہی کرنی آگاہ نہین ہو [illegible] سرشت [illegible] کیجیے اور حساب کم و بیش دیجیے قولہ از روے تجربہ متواترکے تحقیق ہوا الخ خود حضرت نے تجربہ
کیا یا صحابہ نے بر تقدیر اول محمد صاحب کو تحمل فقر و فاقہ ہوا یا نہین اور صرف [illegible] ناقہ ہوا یا
نہین در صورت اول ریاضت شاق دشوار نہین ہے اور [illegible] نہین
در صورت ثانی حضرت نے صحابہ کو اپنے اوپر قیاس کیا او [illegible]
کیا حالانکہ ہر انسان یکسان نہین ہے اور ہر کس مخلوق حادث دوران نہین ف آدمی
آدمی مین انتر ہے کوئی ہیرا ہے کوئی پتھر ہے پس بایقین خاطر حضرت مین یہی خطرہ
گذرا ہوگا کہ اگر صحابہ متحمل ریاضت و عبادت ہونگے تو فیضیاب نیکبختی و سعادت ہونگے
لہذا اونکو ریاضت سے مانع ہوئے اور خارج معرفت صانع اسیکا نام [illegible]
محمد صاحب پر ہمارا الزام تابہی بر تقدیر دوم اگر صحابہ امتحان مین کامل تھا اور ریاضت
شاق کے حامل تو حضرت کسواسطے اونکو مانع ریاضت شاق ہوئے اور کسواسطے فرمان
برداری ابلیس پر شتابان ہوئے کیونکہ کسیکو ریاضت سے ہٹانا طریق ابلیس [illegible]
تلبیس اگر از اصحاب کمال امتحان پر نافہم عیار نکلا تھا اور قدم [illegible]
باہر نکلا تھا تو حضرت کو یہی لازم تھا کہ یارون کی دستگیری کرتے اور آداب حق پیری
نہ کہ اونکو معراج عبادت سے گراتے اور تلاش ہوائے نفس مین دربدر پھراتے لہذا نبوت حضرت

Marfat.com

مین کلام ہی اور تا قیامت اونپر ہمارا الزام ہی **سوط الجبار** اور کچھہ مضمون عقلی
ہی شریعت مین نہین ہی اکابر ہنود بہی اسکو تسلیم کرتی ہین چنانچہ بہرت بلی آپنکہہ مین اس
مدعا کو مدلل کیا ہی کہ ریاضت کرنیوالے کو چاہیئے کہ ہر فعل مین حفاظت اعتدال کرے اور افراط
و تفریط عمل مین نہ لاوے الخ **جواب** اگر اونپشد مین کہین یہہ مطلب لکہا ہی تو اوسکا
یہی مدعا ہے کہ عابد ابتدائے عبادت مین تمامے اعتدال سے محفوظ رہی اور بلائے افراط و تفریط
سے محفوظ جبکہ گرسنگی و تشنگی کا تحمل ہووے اور عنایت ایزدی پر توکل تو عبادت شاقہ کا
ختیار ہی اور سنیاس اور بان پرستہہ کا ادہکار ہی اگر وید مقدس مین سب کے لئے عموماً تیاگ
بیراگ ممنوع ہوگا تو برہمچریہ و سنیاس کس کے لئے مشروع ہوگا ایک گرہستہہ آشرم ہی
قایم رہیگا ادنی و اعلی البتہ غفلت پر قایم رہیگا حالانکہ بدون برہمچریہ کے گرہستہہ کا
وجود ناممکن ہی جیسے کہ بغیر آتش کے ظہور دود ناممکن ہی خواص کو عبادت شاقہ سے منع
کرنا کسیکا وتیرہ نہین ہی محمد صاحب کی مانند کسیکی عقل و ذکا تیرہ نہین کہ اونہون نے محمدی اصحاب
کو عبادت و ریاضت سے نفور کیا اور شراب ہوا و ہوس سے مخمور قطع نظر ازین مولوی
محمد علی حصہ چہارم سوط الجبار کے صفحہ شصت و چہارم مین خود کہتے ہین کہ نفوس قدسیہ
کو اس عالم کے عیش و عشرت کی پروا نہین ہی اور رنج و تکلیف سی زبان پر وا نہین
اصل عبارت آپکی بلفظہ یہہ ہی جو نفوس قدسیہ کہ اس عالم کی لذائذ و نعمتون کو حقیر مانتے
ہین اونکے نزدیک عیش و آرام اور تکالیف و آلام دنیویہ سب برابر ہین بلکہ بسا اوقات
اس سے متنفر ہوکے خدایتعالی سے آرزو فقر و مسکینی کی کرتے ہین انتہی اب آپکی
کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ حضرت و اصحاب نفوس قدسیہ مین شامل نہین تہے اور جناب
کے اس قول پر عامل نہین پہر آپ نے خو شروح الکہد باری کا حوالہ دیا ہے جگر حیا و شرم
پر کالہ کیا ہی وہ ہمارے مذہب کا عالم نہین ہی او محمد علی کیطرح اوسکی رائے سالم نہین
چونکہ وہ دشت ضلالت مین آپکا رہبر ہی اسواسطے اوسکی رائے آپکے مدنظر ہے **سوال**

Marfat.com

ادان را بہ از نادان نمیداند کسے ۞ گرچہ در دانش فزون از بوعلی سینا بود ۞ الغرض
ایکا پیر سچا ہی تو کسو سطر ترجمہ پر قلم ہنس اونیت مین اسکی برخلاف تحریر کرتا ہی چونکہ اوسکی
تحریر مین باہم میل نہین ہی لہذا آپکے چراغ مقصود مین تیل نہین جو کوئی ان چند اوراق
پر کہ برائت اندر دیتا مین مکتوب کی گئی ہین اور حصہ اول عماد ہند مین محسوب ہین نظر ڈالیگا
لیگا بالضرور یقین کریگا کہ نیت حضرت بد ہی اور دل مین جوش حسد ہی کیونکہ جب ثبوت نہو
نے دیکھا کہ مجکو ترک لذت کی طاقت نہین ہی اور اسقدر عبادت و ریاضت کی لیاقت
نہین تو واسطے اغواے صحابہ کی تعجیل آئے اور اپنی عدم استطاعت کو دلیل لائے
اب میان محمد علی کی زبان پر گالی ہی جو کہ بیت الخلاے سقط گوئی کی نالی ہی —

سوط الجبار لالہ جی تم سخت احمق ہو عدم استطاعت کا لفظ حدیث مین کہان
ہے **جواب نمبر ۵** کن احمق کے کہنے سے آزردہ نہین ہوتا شگوفہ شگفتہ ہوا کو گرد
پژمردہ نہین ہوتا ہمین کیا غم ہی حرف بد زبان سے بلکہ گل خبر کہ نہین ہوتا ان
خزان سے ۞ اگر تمام باتون کا الفاظ ہی پر مدار ہوگا تو موافق حدیث مسلم کے ہر ایک مسلمان
زنا کار ہوگا کیونکہ حدیث مین نطق و بصر کو بھی زنا شمار کیا ہی اور بولنے والے اور دیکھنے
والے کو زانی قرار دیا ہی وہ حدیث یہ ہی (العینان زناہما النظر والاذنان زناہما
الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا الخطی) یعنی
دونون آنکھین زنا اونکا دیکھنا اور دونون کان زنا اونکا سننا اور زبان زنا
اوسکا بات کرنا اور ہاتھ زنا اوسکا پکڑنا اور پاؤن زنا اونکا چلنا فقط اگر الفاظ
ہی پر ساری باتون کی بنا ہی تو بصر نطق وغیرہ بھی سامان زنا ہی پس کوئی مسلمان
زنا سے بری نہین ہی اور کسیکے لئے بہتری نہین البتہ جو کوئی مثلاً گونگا اندھا بہرہ ہو
وہی زنا سے بری ہوگا پس پیغمبر اسلام کہ تمہاری ... صاحب لولاک ہین کیونکر زنا سے
پاک ہے کہ وہ اندھا و بہرا نہین تھا اور بعد وقت سے گونگا بھی نہین بتاکید کیفیت

Marfat.com

معنی کا الفاظ ہی پر حصر ہی تو ابلیس کو واسطۂ ضلالت کہنا غلط ہی کیونکہ آیات اضل منکم جبلا کثیرا وغیرہ مین لفظ واسطہ نہین ہے اور قول و فعل جناب مین رابطہ نہین بلکہ یہ ابلیس خالق ضلالت و گمراہی ہی اور آپ ہی کے قول سی آیکا رد خواہی نخواہی ہی بر تقدیریکہ میان محمد علی کو معنی سے کام نہین ہی اور اونکی راے مین کوئی چیز قرینہ مقام نہین تو اپنی شکست فاش کے صفحہ ۳۰۱ کو دیکھین جسکو حمق فطری سی ظفر مبین سمجھی ہین اگر وہ خود اپنے قول کی تصدیق سے انکار ہی اور اندر مین کی خوف سی لب پہ کلمۂ زنہار تو نہ لاوے کسی کسی جگہ اوسکا خلاصہ کم وبیش پیش کریگا اور خاطر خاطر مخالف بداندیش پر نشیر اگر لفظ ہی پر حجت معنی موقوف ہی تو محمد علی نہایت بیوقوف ہی کہ جا بجا سوی عام چھوڑ کر کوچۂ تنگ تیرہ کا ارادہ کرتا ہے یعنی تفسیر آیہ انی شستم مین اپنی جانب سے لفظ فرج زیادہ کرتا ہی مسلمانون کو چاہیئے کہ اسکے قول اول کو مدلل سمجھکر اپنی عورتون کے تمام جسم پر ملہ رانی کرین اور اونکی چشم و گوش و بینی و دہن وغیرہ اعضا مین تخم افشانی یا بند و بر فرج نہین اور اسقدر تنگی و حرج نہ ہین کیونکہ آیت مین تخصیص کا نشان نہین ہی اور اندام نہانی کا بیان نہین پھر قرآن مین آیت رحمۃ للعالمین ہی وہان تخصیص کی معنی کا کوئی کلمہ نہین ہی لہذا ابلیس بھی منظور رحمان ہوگا اور انجام کار تمہارا اور اوسکا ایک مکان ہوگا کیونکہ محمد صاحب کے طفیل تمام عالم پر رحمت نازل ہی اور تمام عالم مین ابلیس بھی شامل ہی اگر محمد علی ابلیس وغیرہ اشرار کو جملہ عالم سی جدا کریگا مخالفت آیہ خدا کریگا اسیطرح صحیحہ معنی فی ذکان الانسان قتورا وغیرہ آیات مین جہان جہان عام کو خاص اور خاص کو عام کیا ہی اپنے تئین آپ الزام دیا ہی کیونکہ اون آیات مین خاص یا عام کے معنی کا کوئی لفظ مرقوم نہین ہی یہان تک حدیث (لنغسک خلقا) کی تفسیر ہوئی اور سموع امیر و حقیر ہوئی اب بیان قرآنی و راہزنی حضرت و صحابہ سر کرتا ہون اور افراط و تفریط سے حذر دفتر اول روضۃ الاحباب مین ہی کہ محمد صاحب نی عبد اللہ ابن جحش کو چند اشخاص

(حاشیہ:) ع بنہ حاتما ... لفظ عدم تبینت مین ... کو بیان ... [illegible]

Marfat.com

کے ہمراہ روانہ کیا اور اوسکے ہاتھ مین ایک نامہ دیا کہ آج سے تیسرے دن اس خط کو کھول کر
پڑھنا اور جو کچھ کہ اس مین لکھا ہے اوسپر عمل کرنا عبداللہ نے تیسرے روز وہ خط پڑھا اور اوسکے
مضمون کی مطابق بطن نخلہ کیطرف بڑھا وہان پہنچکر قافلۂ قریش کا انتظار کرنے لگا صیاد کی طرح
جستجو سے بلبل زار کرنے لگا اس اثنا مین طایف کی طرف سے ایک قافلہ ناگاہ آیا گویا وہن
راس و ذنب مین ماہ آیا جسوقت اہل قافلہ کو یاران محمد نظر آئے سہم جان سے تھرتھرائے
آپس مین کہنے لگے کہ یہہ جگہہ سزاے مقام نہین ہے اور جاے امن و آرام نہین جلد اس مقام خطرناک
سے چلنا چاہیے اور جاے ہلاک سے نکلنا چاہیے ایسا نہووے کہ مسلمان ہم پر حملہ کرین اور قتل جملہ
کرین مسلمانون نے بفراست یہ معلوم کیا کہ اہل قافلہ ہمارا ڈر کرتے ہین اور بھاگنے کی فکر
کرتے ہین پس اونکو فریب دینے کے لئے عبداللہ ابن جحش نے اپنے ہمراہیون کا سر منڈوا دیا
اور ایسا ظاہر کیا کہ گویا حج کو جانیوالے ہین اور یہان بقدر ضرورت ٹہرگئے ہین اور اوس
روز ماہ رجب کی تاریخ اول تھی یاران محمد اونکے سنانے کے لئے باہم کہنے لگے کہ آج
رجب کی پہلی ہے یا جمادی الاول کی پچھلی ہے تاکہ وہ سمجھین کہ انکو فکر حج درپیش ہے
اور ہمارا اور اونکا ایک ہی کیش ہے چنانچہ یہہ حال دیکھکر اون لوگون کی خاطر جمع ہوئی
اور مسلمانون کیطرف سے تشویش مندفع ہوئی پس مسلمانون نے قتل و غارت کو غنیمت
جانا متاع مسلمانی کی قیمت مانا یعنی قریش مین سے ایک کو نشانہ تیر کیا اور دوسرے کو اسیر
کر ایک بھاگ گیا جسکا نوفل نام تھا کہتے ہین کہ یہہ تینون قریشی بڑے عزت دار تھے اور
نامور دیا تھے غرضکہ عبداللہ بن جحش نے متاع قافلۂ قریش غصب کی اور معہ قیدیون کے راہ
یثرب کی جگہہ مدینہ کے نزدیک آیا تو اپنی راے کی موافق پانچوان حصہ مال
محمد ٹہیرایا باقی مال اپنے یارون پر تقسیم کیا اور یہہ ... تسلیم کیا کیونکہ
آج تک یہہ حصہ ... کے لئے خمس قرآن مین داخل نہین ہوا تھا اور بواسطہ جبریل نازل نہین
ہوا یہین وحی قرآن ہوا اور شتاب مسلمان جبکہ قریش حرکت عبداللہ سے خبریاب ہوئے

طعنہ زن تمہارے اصحاب ہوئے کہ محمد نے ماہ رجب مین جدال و قتال کرایا حرام کو حلال فرمایا
کیونکہ عرب ماہ رجب مین قتل و خونریزی کو برا جانتے تھے اور مسلمان بھی مخالف حکم خدا مانتے
تھے جبکہ محمد صاحب نے طعن قریش کا سنا غصہ کیا عبداللہ بن جحش پر خروش کیا کہ مین نے تجھسے نہین کہا
کہ ماہ حرام مین لڑائی کیجیو ایسے سریہ بھائی یہ بھیجو اصل تو یہ ہے کہ محمد صاحب نے عبداللہ کو اسی کام
کے لئے روانہ کیا تھا اور اسی مضمون کا اوسکے ہاتھ مین پروانہ دیا تھا جبکہ اپنے اوپر الزام
آیا تو اوس پر اتہام لگایا کہ تو نے خلاف آئین کیا اور ہمکو بدنام میان مومنین و کافرین کیا
اسیواسطے محمد صاحب اوس مال کے خمس لینے سے اجتناب کرنے لگے اور حرکت عبداللہ بن جحش پر
لعن و صلوات ہاکرنے لگے عبداللہ اس بات سے پشیمان ہوا ساتھیون کا روبار حضرت مین حیران
ہوا پس محمد صاحب نے سورہ بقر کی ایک آیت بنائی اور ساری شکایت مٹائی حاصل آیت
یہ ہے کہ [illegible] ماہ حرام مین قتل و جدال گناہ کبیرہ ہے اور عمرہ راستہ بتاریک شیرہ (؟) مسلمانون کو
[illegible]
ہے کہ اہل سنت کے نزدیک معتبر سیرت کی کتاب ہے ہم نے اپنی طرف سے کوئی بات نہین بنا
لی ہے الغرض یہی مضمون بلا کم و بیش عبارت آرائی ہے مصنف اعجاز محمدی و ہدیۃ الاصنام و طلعۃ الهنود
وغیرہ ہر ایک مخالف اسی بات کا قائل ہے کہ عبداللہ بن جحش بلا اشتباہ ماہ حرام مین قتل و
غارت کا قائل ہے کہ اوسنے بسبب عدم رویت ہلال کے جمادی الآخر کے تیس دن گنے
اور واقع مین اوسکے انتیس دن تھے اسواسطے ماہ رجب مین جنگ کی اور قدح غفلت سے سنگ
کی اس امر سے کہ محمد صاحب نے عبداللہ کو نامہ دیا اور قتل و غارت پر آمادہ کیا اور عبداللہ نے
اپنے ہمراہیون کا سر منڈوایا اور انکو عمداً حاجی بنوایا تسو آسو لوی محمد علی کی کسیکو
اطلاع نہین ہے اور کوئی اونکی بلاوقت پسند نہین فی الحقیقت یہ مضمون تو قرآن شریف سے انکار آچکا ہے
اور منکر روضۃ الاحباب نہایت بچا نہین جسکی سند مسلمان اوسکو صحت روضۃ الاحباب پر صرف ہے وہ
تنازع طرف ہے ہم صحت روضۃ الاحباب مین اسقدر ثبوت دینگے کہ مولوی محمد علی جانا جاہا

Marfat.com

نوشتہ سکوت لینگے علاوہ اسکے جس صورت مین مولوی صاحب نے مؤلف ہدیۃ الاصنام
خلعت الہنود وغیرہ کو اپنا امام قبول کیا اور اونکی تائید مین کلام طول کیا تو اونکو مسلم و مستند
مضمون سے کسواسطے انکار کرتی ہین اور کیونکر اپنے پیران پیدا کرتے ہین مؤلف ہدیۃ الاصنام
وغیرہ نے مضمون ہو تراشی اپنی کتابون مین تحفۃ الاسلام سے بجنسہ رقم کیا ہے اور بلکہ بقلم دست
خود قلم کیا ہے اصلاح چون و چرا نہین کیا اور عذر و حیلہ ذرا نہین پس تم کیونکر اپنے پیرون کی
تکذیب کرتی ہو اور کسواسطے اونکے عقیدہ سے برگشتگی کی ترکیب کرتے ہو مولوی صاحب کا عجب
حال ہے کہ امر جسکے مادح ہین خود اوسکے قادح ہین اب یہ امر ثابت کیا جاتا ہے کہ محمد صاحب نے
عمداً عبد اللہ بن جحش کو واسطے مار اور لوٹ کے اشارت کی اور عبد اللہ نے قصداً ماہ حرام
مین داد قتل و غارت دی اگر معاملہ عبد اللہ مذکور از راہ اشتباہ ہوتا تو آیت مرقومہ مین یہ
ہی ذکر خواہ مخواہ ہوتا کہ تجھ سے دریافت کرتے ہین کہ اگر ماہ حرام مین براہ اشتباہ قتل و غارت ہووے
تو اوسکی کیا کفارت ہووے حالانکہ آیت مین گشت و خون ماہ حرام کی نسبت سوال و جواب
ہے اور مطابقت مطالب مندرجہ روضۃ الاحباب ہے چونکہ آیت مین ذکر اشتباہ نہین ہے لہذا
جواب مخالفین من جانب اللہ نہین سوا اسکے جسوقت محمد صاحب نے عبد اللہ بن جحش کے ہاتھ
مین نامہ دیا ہوگا اور اوس سے یہ کلام کیا ہوگا کہ اسکو آج سے تیسرے دن کہولنا اور میزان عمل
مین من وعن تولنا تو بالضرور اوس مین تاریخ بھی تحریر کی ہوگی اور شمار اتیوار اور پیر کی
ہوگی پس عذر اشتباہ لنگ ہے اور فساد نیت محمد و عبد اللہ بیدرنگ ہے اب اس روایت مین
اختصار کرتا ہون اور محمد صاحب کی دوسری لڑائی کا بیان تفصیل وار جلد دوم مدارج النبوت
مین ذکر ہجرت کے تیسرے سال محمد صاحب نے سنا کہ قافلہ قریش عراق کے راستہ
بطرف شام ہے اور اوسکے ساتھ مال و منال فراوان ہے اگرچہ سالق مین قریش حجاز
کی راہ سے بطرف شام جاتی تھے اور اوسی راہ سے اپنے گھر لوٹ آتے تھے کسی کا خوف نہین تہا
اور اندیشہ عمر بن خطاب و عبد الرحمن بن عوف ہین جبکہ محمد و قریش کے درمیان فتنہ

Marfat.com

غفلت بیدار ہوا اور متقاصم بدر مین سامان کارزار ہوا تو قریش نے وہ رستہ ترک جانا پار کیا
اور راہ عراق اختیار کیا اوس قافلہ مین قماش نفیس و ظروف نادر تھے اور ابو سفیان بن
حرب و صفوان بن امیہ وغیرہ رئیس مکہ بھی حاضر تھے محمد صاحب نے واسطے غارت کرنے اوس
قافلہ کے سو سوار کے ہمراہ زید بن حارث کو راہی کیا اور قرادی وا منزل مین سعی مساعی
کیا وہ جس جگہ قافلہ قریش غارت کر لایا اور حضرت کے سامنے تمام مال ڈال دیا محمد صاحب
نے خمس اوس مال کا آپ خود و برد کیا اور باقی حصہ واسطے زید بن حارث اور اوسکے
یارون کے تقسیم کیا روایت ہے کہ وہ مال سوا بیس ہزار درہم تھا نہ زیادہ نہ کم تھا جبکہ
مسلمانون کے ہاتھ اس قسم کے مال و زر آنے لگے تو یہود و نصارا بھی اپنی مرضی سے
مسلمانی پر آمادہ ہونے لگے محمد صاحب کو گوش گذار کیا کہ بنی سلیم و غطفان قرقرۃ الکدر مین اجتماع رکھتے ہین
اور ارادہ فساد کا رکھتے ہین حضرت نے اپنے ہمراہ دو سو مسلمان لیے اور قتل و غارت بنی سلیم
و غطفان کو سوار ہو کے چلے جبکہ اوس جگہ پر لشکر اسلام آیا تو حضرت نے شتربان و یسار نامی غلام
پایا محمد صاحب نے اوس سے دریافت کیا کہ بنی سلیم و غطفان کہان قیام رکھتے ہین اور کیا کام
کرتے ہین اوس نے جواب دیا کہ جنگل کرتے ہین اور پانی کے کنارہ [illegible] کرتے ہین
اب معلوم نہین کہ کہان ہین زمین پر یا آسمان پر ہین پس حضرت نے اونکے شتر غارت
کرنے کے واسطے حکم دیا [illegible] لیا اور کیا بنی سلیم و غطفان کے شتر مدینہ کی طرف ہانک
لائے روایت ہے کہ وہ شتر پانسو تھے محمد صاحب کو خمس مین آئے اور فی نفر دو دو شتر
صحابہ کو ملے یسار غلام بھی محمد صاحب ہی نے لیا فقط ہجرت کے چھٹے سال محمد صاحب نے
دومۃ الجندل کے لوٹنے کا ارادہ کیا اور اپنے ہمراہ لشکر سوار و پیادہ لیا رات کو روان
ہوتے تھے اور دن کو نہان راہ سے منحرف ہوکر نزول کرتے تھے اسیطرح قطع راہ
دراز و طول کرتے تھے جبکہ ایکدن کی راہ باقی رہی جاسوس نے خبر دی کہ وہان کے لوگون
کی مواشی [illegible] نزدیک [illegible] محمد صاحب پہنچتے ہی مواشی پر ہجوم لائے اور اہالی شہر بھاگ گئے

ے کوئی باقی نہ رہا چند روز حضرت نے وہان توقف قبول کیا اور یارون کو ہر طرف قتل و غارت
مشغول کیا پہر اُسی سال مین کسی شخص نے مدینہ مین خبر دی کہ بنی ثعلبہ و بنی انمار ذات الرقاع
مین جمع ہین اور مدینہ کا قصد رکہتے ہین پس محمد صاحب نے سات سَو آدمی ہمراہ لیکر ذات الرقاع
کی راہ لی جبکہ وہان جا پہنچے کسیکو نہ پایا مگر بعضی عورتین ملین کیونکہ اکثر لوگ محمد صاحب کی خبر
سنکر جبال و تلال مین چہپ گئے پس حضرت نے اونکا مال و منال تاراج کیا اور عورت اور
بچون کو حوالہ افواج کیا پہر اوسی سال مین محمد صاحب نے واسطے ہلاک کرنے بنو لحیان کے
عزم ناگاہ کیا اور دو سَو مہاجر و انصار کا گروہ اپنے ہمراہ لیا برخلاف اسکے ظاہر کرتے
تہا کہ طرف ملک شام جاتے ہین اور فائدہ تجارت سے مدام کہاتے ہین اس فریب سے مطلب یہہ
ہی تہا کہ ناگہان بنو لحیان کو مار ڈالین اور بعض دیرینہ کینہ نکالین مگر وے لوگ بفضل الہی
اس سبب سے خبردار ہوئے اور متوجہ فرار ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پہر اُسی
سال مین محمد بن مسلمہ کو تیس مسلمان کے ساتھ واسطے تاراج کرنے بنی کلاب کے موضع
ضریہ کی طرف روانہ کیا اور کلام فرمایا کہ اونپر حملہ یکایک کرا اور قتل حملہ بیباک کر لیں محمد
بن مسلمہ دن کو مخفی ہوتا تہا اور رات کو راہی پس بوقت شب اون پر تاخت لا کر چند
نفر کو مار ڈالا باقی نے فرار کیا محمد بن مسلمہ اونکی اونٹ اور بکریان غارت کر کے بسوے
مدینہ آیا محمد صاحب نے شتر و گوسفند عمدہ بطور خمس چہانٹ لیئے اور باقی غارتگرون کو بانٹ دیئے
فقط پہر اوسی سال مین محمد بن مسلمہ کو دس آدمی کے ہمراہ واسطے لوٹنے بعضے بنی ثعلبہ کے روانہ
کیا ذی القصہ اجل کا نشانہ کیا رات کا وقت تہا کہ محمد بن مسلمہ اون پر تاخت لایا بنی ثعلبہ ایک سَو
مرد تہے سب جمع ہو گئے کچہہ دیر تک دونون طرف سے سرگرمی ہنگامہ کارزار رہی آخر کو ...
بسم من کل زخم سے فصل لونہا رہی بنی ثعلبہ نے حملہ یکبار کیا ...
بکیا یعنی کل مسلمان مارے گئے اور کل کے تن سے ... جان اوتار گئے جبکہ بنی ثعلبہ
کا مکار سروانہ کیا تو محمد صاحب نے اونکے ہلاک کرنے کیلئے ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ کیا بنی ثعلبہ

Marfat.com

بمجرد سننے اس خبر کے پہاڑون مین متواری ہوئے اور امین از ذلت وخواری ہوئے ابو عبیدہ نے اونکے گھرون سے اثاث البیت اخراج کیا اور اونکے چارپایون کو تاراج کیا محمد صاحب نے خمس مال غنیمت لیا اور باقی کو اہل سریہ پر تقسیم کیا فقط پھر اوسی برس مین محمد صاحب نے عکاشہ بن محصن اسدی کے ساتھ چالیس سپاہی کئے اور واسطے تاخت لانے بنی اسد کے راہی کئے بنی اسد اول ہی اس بلاء ناگہانی سے خبردار ہوئے اور متوجہ ہامون وکوہسار ہوئے بنی اسد کے گھر خالی رہے بلوجہ وکہ زہ بے والی رہے جبکہ مسلمان اونکے منازل مین داخل ہوئے کچھ سیم وزر نہ پایا اور کوئی نفر نظر نہ آیا بکوشش تمام ایک شخص کو گرفتار کرکے امان دیا اوس نے مسکن بیان کیا کہ بنی اسد کی مواشی و انعام فلانی جگہ مین ہین مسلمان وہان ہی گئے دو سو شتر ہاتھ لگے اوس غیرت کو غنیمت جانکر بطرف مدینہ مراجعت کی فقط پھر اوسی سال مین محمد صاحب نے بنی سلیم کی ویرانی چاہی اور زید بن حارثہ کو ایک جماعت کے ہمراہ سمت موضع جموم رخصت ارزانی فرمائی جب محمدی لوگ وہان پہنچے بنی سلیم کے چارپائے لوٹے اور ایک گروہ کو بندی پکڑا پس مدینہ کی راہ لی فقط پھر اوسی سال مین دوسری نوبت محمد صاحب نے زید بن حارثہ کو ستر سوار کے ہمراہ کیا اوس نے حسب الحکم قافلہ قریش موضع عیص مین تباہ کیا تمام مال ومتاع قریش چھین لیا اور بعضون کو اسیر اور بعضون کو بے سود مین کیا کہتے ہین کہ اون اسیرون مین محمد صاحب کا داماد ابو العاص بھی حاضر تھا فقط پھر زید بن حارثہ کو معہ پندرہ [15] آدمی کے بنی ثعلبہ کے لوٹنے کو طرف کی جانب بھیجا اور طرف نام ہے ایک پانی کا جو بڑی جہیل ہے اور مدینہ سے چھتیس [36] میل ہے جبکہ زید بن حارثہ نے حوالی آب مذکور مین نزول کیا بنی ثعلبہ نے گریز قبول کیا پس زید نے اونکے چارپائے لوٹ لئے اور پانچوان حصہ خمس کا نکال کر مسلمانون کو حوالہ کیا اور اور بانٹ کئے فقط پھر زید بن حارثہ و دحیہ کلبی کو پانسو [500] نفر کے ہمراہ بنی طیب کے غارت کرنے کے لئے رخصت کیا رات کو سفر کرتے تھے اور

Marfat.com

نے کمین اختیار کر دی تھی پس بوقت صبح راہ فتنہ انگیزی کی اور بدرجہ نہایت غارت
و خونریزی کی ہمید اور اوسکے پسر کو قتل کیا اور اونکی مواشی اور چارپایون پر دخل
یا قریب ایک سو کے عورت و پسر قید کئے اور حصہ بکر وزید کئے فقط چہار اوسی سال
میں محمد صاحب نے بنی سعد بن بکر کے قتل و غارت کے واسطے علی بن ابو طالب کو اجازت
دی اور علی نے اطاعت حکم رسالت کی رات کو متوجہ تیز رفتاری ہوتا تھا اور دن
بشمار کو مسافرین متواری ہوتا تھا پس ناگہان اوس قوم پر حملہ کیا بنی سعد بن بکر
نے ہزیمت اختیار کی اور اپنی متاع مسلمانون کی غنیمت قرار دی اونٹ بسیار تھے
بھیڑ بکری کئی ہزار تھے فقط ایک [illegible] محمد صاحب نے حج کرنے کی نیت پر مکہ کو جانیکا ارادہ
کیا اور اپنے ساتھ خیل سوار و پیادہ لیا قریش یہ خبر سنکر مکہ سے باہر آئے اور قبائل اطراف
و جوانب سے اپنے ہمراہ لشکر لائے کہ زیارت کعبہ سے حضرت کو باز رکھین اور زندان
زمان مین محبوس کہ حضرت کو دشمن جانتے تھے اور برق خرمن مانتے تھے لہذا قبائل عرب سے
اعانت چاہی اور محمد و اسلام کی اہانت جب حضرت نے اس حال سے وقوف پایا اپنے
یاروں کو ترغیب دینے لگے کہ مصلحت وہ ہے کہ ہم ناگاہ خانمان ان لوگون کا جو واسطے
استعانت قریش کے ہجوم لائے ہین اور آستانہ خصومت اسلام جوم آئے ہین تاراج
کرین اور خراب لاباد قتل و غارت مین سعی کرین تاکہ یہ لوگ شکستہ دل ہوکر قریش سی نا امید ہوین
اور حوالی بیت الحرام سے متفرق [illegible] جناب کا ساقی ہو وے اور اچھی طرح
بصورت کامرانی ہووے محمد صاحب کا یہ کلام سنکر ابو بکر نے کہا کہ اے محمد تو واسطے تعاقب
کے نہین آیا ہے بلکہ زیارت کعبہ کے لئے تشریف لایا ہے پس اوسی ارادہ پر ثابت رہ اور
واویلا سے ساکت ہو محمد صاحب نے ہجرت کے نوین سن مین قطبہ بن عامر کے [illegible]
کر کے اور اسکے قتل و غارت قبیلہ خشعم کے روان کئے اول طرفین سے کوئی ہنگامہ کا نہ
ہوئی انجام کار تائید آسمانی شامل حال مہاجرین و انصار ہوئی اونکے زن و فرزند کو اسیر کیا اور

Marfat.com

شتر و گوسفند کو تسخیر اوّل حضرت نے خمس غنیمت لیا بعدہ فی نفر حصۂ مال بے قیمت دیا
محمد صاحب نے ہجرت کے پانچوین سال سُنا کہ حارث بن ضرار اونکی مقابلہ کے لئے قبائل عرب
جمع کرتا ہی اور ہاتھی کے منہہ سے گنّا کہانے کی طمع کرتا ہی پس بریدہ بن الحصیب اسلمی صحابی
کو اوس جماعۃ کی خبر لانے کے واسطے نامزد کیا اور اذن خاص دیا کہ جسقدر دروغگوئی و
فریب ہی کا کام ہووے اور جسقدر مقتضائے وقت و ہنگام ہووے بجالا اور جماعت حارث
کا حال سچا سچا لا پس بریدہ فی مخالفون کے پاس جاکر التماس کیا کہ اگر تمکو محمد کے ساتھ ارادۂ
کارزار ہے تو بندہ بہی تمہارا یار و مددگار ہے وے بریدہ کی باتون مین آکر کہنے لگے کہ ہمارا
ارادہ مصمم ہے کہ محمد سے جنگ کرین اور مسلمانی کا رنگ بیرنگ پس بریدہ نے دروازۂ
مکاری کہول کر کہا کہ اجازت ہووے تو مین بہی اپنا لشکر جمع کر لاؤن اور واسطے دفع شر
محمد کے جلد تر آؤن فی الجملہ بریدہ اس بہانہ سے رخصت ہوکر پیش محمد آیا اور اوس گروہ
کا حال نیک و بد لایا پس محمد صاحب ہمراہ مہاجر و انصار ہوئے اور واسطے قتل و غارت اون
لوگون کے سوار ہوئے درمیان راہ ایک شخص کو بخیال جاسوسی مار ڈالا اور شہرۂ بیداد کی
درمیان یار و اغیار ڈالا صحیح بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ محمد صاحب نے اوس قوم کو ایسے
وقت قتل و غارت کیا کہ وے سرمست خواب تھے اور ناواقف از فریب رسالت مآب تھے
اہل تاریخ اس مقاتلہ کو غزوہ بنی المصطلق کہتے ہین یہہ تمام روایتین مضامین و مطالب
روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوت و مواہب مین محسوب ہین اور محمد صاحب
کی طرف منسوب ہین اور ایک روایت سے اظہر ہے کہ پیغمبر اسلام غارتگر ہی معلوم نہین کہ اہل
اسلام کیونکر ذریعۂ [illegible] بیت فراز کرتے ہین اور کسطرح قزاقون اور راہزنون سے محمد صاحب
کو ممتاز کرتے ہین اگر [illegible] کذنی سے مال و زر محمد صاحب کے گہر صد چند ہوا اور بخت میمون
بلند مگر حطام دنیوی سے کسیکا عیب دور نہین ہوتا لباس زر لید سے صخرۂ جنی حور نہین ہوتا
۵ غنی از دولت دنیا نگردد عیب کس زایل ؛ کہ زر نتواند از روے محک تیرہ دستی ہا

Marfat.com

را بواب جواب مؤلف ہدیة الاصنام ہے جس سے کسر شان اسلام ہے **مدینة الاصنام**
آن موذیان در مکر و تدبیر ایذا دہی آن سرور و جمع کردن لشکر و غارت کردن مدینہ مصروف
بودند آنحضرت برای دفع شر و ایذا دہی آن موذیان لشکر اسلام روانہ فرمودند تا قبل
از آنکہ خبردار شوند آن موذیان را قتل و غارت نمودند قتل الموذی قبل الایذا اشتہر پس
کدام قباحت لازم آمد اگر ایشان در ایذا دہی اہل اسلام تقدم نمے جستند و ترغیب تجہیز
نمیکردند آنحضرت رسالت پناہ در قتل و غارت آنہا تقدم کردن لشکر اسلام جائز
نمیفرمودند آنوقت گنجائش الزام دہی میتوانند مقصود آنکہ سابقاً دانستہ آید این کتاب کہ رشد
کرد تعالی جہاد کردن را با کفار معاندین بسبب ظاہری برای اعلای دین نمودہ است
از قرار قربست کہ تقدم دشمن در جنگ نمودہ شود این معنی را کسی در محل الزام آرد از اینجا
گویند الحرب خدعة **جواب** شکر خدا کہ صاحب ہدیة الاصنام نے کار عظیم کیا محمد صاحب
کو قزاق تسلیم کیا مگر جبکہ وے قزاق ٹھیرے اور فن غارتگری میں حاذق تو [illegible]
رسالت کے قابل نہ رہے پس بطلان نبوت محمد صاحب ہی اور اعلان جہاد حضرات [illegible]
اب ہم بالقطب الدین کی لسانی باطل کرتے ہین اور اونکی انکار و افکار سے کامرانی حاصل
قولہ آن موذیان در مکر و تدبیر ایذا دہی الخ حاصل تقریر آنکہ محمد صاحب نے مکر کی عوض مکر
کیا اور خلاف رضا و صبر کیا پس سید المرسلین اور اونکے مخالفین مین تفاوت نہین ہے اور
دونون مین یکی عقل و کیاست نہین اگر طرفین سے کوئی بھی دانا ہوتا تو صبر و توکل پر توانا
ہوتا **ابیات** دو عاقل را نباشد کین و پیکار ٭ نہ دانائے ستیزد با سبکسار ٭ اگر
نادان بوحشت سخت گوید ٭ خردمندش بنرمی دل بجوید ٭ دو صاحبدل نگہدارند موئی
٭ ہمیدون سرکشی و آزرم جوئی ٭ اگر از ہر دو جانب جاہلانند ٭ اگر زنجیر باشد بگسلانند
٭ ہمکو صاحب ہدیہ کے اس کلام مین کلام ہے بلکہ جائے الزام خاص ناصم ہے کیونکہ محمد صاحب
کے دشمن نے ارادہ مکر کا کیا تھا اور نہ تاخت و تاراج پر فخر بلکہ بلانیہ میدان جنگ مین

Marfat.com

محمد صاحب کو شکست دیا چاہتے تھے اور بزور بازو حوصلۂ مسلمانی پست کیا چاہتے تھے چنانچہ روز خندق اونہون نے مدینہ گھیر لیا اور مسلمانون کا منھہ لڑائی سے پھیر دیا یہان سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب کے دشمن جنگ و جدل مین چالاک تھے اور مکر و فریب سے پاک خود محمد صاحب نے بنفس نفیس بنیاد مکر و تزویر ڈالی اور اپنے کشاد کار کی تدبیر نکالی پس مولف ہدیۃ الاصنام رحمت تصنیف و تالیف سے کامیاب نہین ہوا اور اوسکا کوئی جواب با صواب نہین **قوله** قبل از آنکہ خبردار شوند الخ بر تقدیریکہ حضرت محمد صاحب اعجاز و مستجاب الدعوات ہوتے تو کیونکر مشغول مکر و فریب دن رات ہوتے ایک تیر دعا سے دشمنون کا کام تمام کر دیتے اور تمام کو مطیع اسلام کر دیتے محتاج مکر و فریب ہوتے بر خلاف خانمان صبر و شکیب ہوتے یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاسخ ہدیۃ الاصنام راسخ نہین ہے اور ہمارے اعتراض کا ناسخ نہین **قوله** و قتل الموذی قبل الایذا شود فقط اگر اسکا نام انصاف ہوگا تو شیعہ و معتزلہ کے لئے خون سنی معاف ہوگا کہ دنیا مین جسقدر سنی ہین شیعہ و معتزلہ کے موذی ہین لہذا شیعہ و معتزلہ کو لازم ہے کہ ابوبکریون کی گردن پر کارد دہرین اور معاویہ کے سگون کی استخوان آرد کرین کہ قتل الموذی قبل الایذا مثل مشہور ہے اور صاحب ہدیۃ الاصنام کو بسر و چشم منظور ہے **قوله** پس کدام قباحت لازم آمد فقط اس سے زیادہ قباحت کیا ہوگی اور وقاحت کیا کہ مکر آرائشِ پیغمبری ہوا اور افلاس کشایشِ تونگری ع برین عقل و دانش بباید گریست ✤ کہ مرہون تزویر پیغمبریست ✤ **قوله** اگر اوشان در ایذای اسلام تقدم نمی جستند الخ البتہ وہ لوگ علانیہ محمد صاحب کو میدان کارزار مین ہزیمت دیا چاہتے تھے اور روبرو وارد ہو کر تمام متاع مسلمانی کو بطور غنیمت لیا چاہتے تھے مکر و فریب سے بری تھے اور دانا فنون سپاہگری پس چونکہ محمد صاحب نے اونکے ساتھ مکر و تزویر کیا اپنے تئین سزاے الزام بہر تقدیر کیا قطع نظر اس سے کہ مکر و فریب مخالف شان پیغمبری ہے اور برعکس ہمت بہادری و سپہگری اگر وہ لوگ محمد صاحب سے مکاری کرتے اور محمد صاحب اوسکی عوض مین عیاری کر دیتے اور مسلمانون

ع [illegible]

کہ مقام گفتگو تھا اور دامن نبوت سزاے شست وشو لیکن چونکہ محمد صاحب نے مکر کے بدلے
مکر نہین کیا اور غدر کے بدلے غدر نہین بلکہ بنفس نفیس مکر وخدع کیا اور یارون کو قزاقی و
غارتگری پر جمع کیا اسواسطے وے لا کلام سزاے الزام ہین بلکہ مکارون اور غارتگرون کے
امام ہین بر تقدیریکہ وہ لوگ محمد صاحب کے ساتھ مکر وریو کرنے کا ارادہ کرتی اور خفیانہ تزویر
وخدع سے اپنے پیمانہ مین بادہ بھرتے تو صحابہ حضرت کو فریب مین نہ آتے اور مسلمانون کا
دہوکھ نہ کھاتے کیونکہ جو کوئی مکار ہی وہ اہل تزویر کے بھید سے خبردار ہی دلی را دلی
میشناسد ضرب المثل ہے اور یہان مناسب بر محل ہی **قولہ** سابقاً در ابتداے این کتاب
مذکور شد الخ ہم نے بھی سابقاً رسالہ صولت ہند مین لفظاً لفظاً اوسکا ابطال کیا
اور ارسال خدمت اہل تسنن وتشیع واعتزال کیا آپ نے بہی جسوقت اوس پر نظر انصاف
ڈالی اور اپنی جہالت جبلی سے خبر صاف پالی تو بہت پیچ وتاب کہایا اور جواب الجواب سے
اجتناب فرمایا علاوہ اسکے جنگ وجدل باعث اعلاے دین نہین ہوسکتی جبل جبلی آرائش خرد
دوربین نہین دین وایمان کہ دل کی بات ہی متعلق بتالیف ثابت مدارات ہے کین وپیکار
خلاف ایمان ودین ہی اور برعکس آئین اہل ہند وچین ہی جسجگہہ کہ جدل وجنگ ہی اور مکر
وفریب رنگارنگ وہان سر ایمان بر سنگ ہے اور پاے دین لنگ البتہ جنگ جہاد سبب اعلاے
سلطنت ودولت ہی اور موجب ترقی شوکت وصولت باعث اعلاے دین وعظ وہدایت
وپند ہی اور اندرز دلچسپ ونصیحت ارجمند ہی سعادتمند دینی مین وحدت قہری کا کام نہین ہی
سواے وحدت ارادی کے انتظام نہین ہرچند ملکہ معظمہ نے وحدت قہری سے ممالک اسلام
تابع کیے اور اپنی خواہش کی موافق احکام شایع کیے لیکن مسلمان اوسکو
جانتے ہین اور شیر بغاوت تانتے ہین تمکو معلوم نہین کہ بعد موت محمد صاحب کے عرب اسلام سے
برگشتہ ہوئے اور سرکشی وفتنہ انگیزی پر گرفتہ اگر اعتقاد دل سے اسلام لاتے توکسواسطے
انجام کار مطبخ بغاوت سے طعام کہاتے **قولہ** از قواعد درست الخ اگر محمد صاحب میدان جنگ

Marfat.com

مین قدم جرأت بیتیں تردہے تو اسواسطے نوع بنوع مکروفریب سرکر کے قزاقی اختیار
کرتے ہر طرف سے لوٹ اور مار کرتے چونکہ انھون نے نیت غارتگری کی لاجرم مخالفت
سپہ گری وپیغمبری کی نہ بادشاہون کی طرح ملک گیری کی نہ پیغمبرون کی طرح پیری
یہان سے ثابت ہے کہ محمد صاحب نہ بادشاہ تھے نہ رسالت پناہ بلکہ غارتگری مین طاق تھے اور
قزاقی مین شہرۂ آفاق **قولہ** ازینجا گویند الحرب خدع فقط گویند کے فاعل کا نام
لیجیے اور نشان [illegible] مقام دیجیے یہود یا نصارا ہے اور باشندہ بلخ یا بخارا ہے اگر یہ قول یہود
اور نصارا کا ہے تو مسلمانون کو کیونکر گوارا ہے اگر یہ مقولہ خدا و پیغمبر ہے تو مسلمانون کی
عبادت ابتر ہے کیونکہ مسلمان حرب وجہاد کو عبادت مانتے ہین اور سرمایۂ سعادت جانتے
ہین جبکہ وہ خدع و مکر ہے تو [illegible] اسلام کو کیونکر دین محمدیہ نازش فخر ہے کسی دین مین مکر و فریب
عبادت نہین ہو [illegible] مسلمانون کیسی عبادت نہین انجام مکر برا ہے اور باعث خشم خدا
ہے **ابیات** ✽ ہر کہ با [illegible] مکر [illegible] ✽ عاقبت سر بباد خواہد داد ✽ حیلہ مالیت کو [illegible]
وارد ✽ سر بسر [illegible] خطر دارد ✽ آن سرا خصم را کند دل ریش ✽ این رساند ضرر بصاحب
خویش ✽ یہان تک [illegible] کی بلاغت باطل ہوئی اور اسکے ساتھ ہی محمد علی وغیرہ
کی تکذیب [illegible] حاصل ہوئی کیونکہ یہ سب لوگ مؤلف ہدیہ کے خوشہ چین ہین بلکہ
فضلہ خوار [illegible] مسلمانون کو دروغ گوئی کی ترغیب دلاتے تھے
اور خون ناحق کی ترکیب بتلاتے تھے چنانچہ بعد غزوہ بدر کے کعب بن اشرف یہود کو فریب
و دغا سے قتل کرایا [illegible] ظلم و جہل مین آ [illegible] عدل و عقل جدا [illegible] تفصیل اس اجمال کی یہ
[illegible] کہ کعب بن اشرف کے قتل پر کمر بستہ کر کے
[illegible] دی ہے اور مذمت ذات شریف کی ہے پس
[illegible] زبان پر لاؤن محمد صاحب
[illegible] کلام کرا و جس طور سے کہ ہو سکے کعب بن اشرف کا کام

Marfat.com

مگر پس محمد بن مسلمہ و ابو نایلہ و عباد بن بشر وغیرہ باہم اتفاق کر کے واسطے قتل کرنے کعب
کے روانہ ہوئے نہیں نہیں دروغگوئی و فریب ہی کے ساتھ فسانہ ہوئے کہتے ہین کہ محمد بن
مسلمہ و ابو نایلہ کعب کے بھائی تھے یعنی برادر رضاعی تھے جبکہ یہ لوگ حصار کعب کے قریب
پہنچے اول بحسب مصلحت ابو نایلہ پاس کعب کے گیا کعب بتواضع پیش آیا اور ابو نایلہ کی تعظیم و
تکریم بجالایا شرایط ضیافت ادا کر کے طعام لطیف تیار کیا اور نذر برادرانہ گذرانا کیا پھر دونوں
نے لذت طعام لی اور شراب گلفام پی جبکہ شراب طعام سے فارغ ہوئے ابو نایلہ نے
محمد صاحب کی شکایت شروع کر کے کہا کہ اس شخص کا مکہ سے یہاں وارد ہونا ہمارے حق مین
بلا ہے کہ تمام عرب در پے محاربہ و ایذا ہے راہ تجارت بند ہوا اور فقر و فاقہ سے جان بلب ان
فرزند ہے کعب اس بات سے قدرے خوش ہوا اسوقت ابو نایلہ نے کہا کہ فلان فلان بھی
میرے ہمراہ ہین اور محمد و اسلام کے حق مین بدخواہ ہین ہم سب کی آرزو ہے کہ [illegible] اور رجوع
برسم و راہ سابق ہی ہمکو بطریق قرض کچھ طعام دیجیے اور بعد چند روز دام دیوینگے کعب نے
کہا اپنے فرزندون کو رہن کرو تو مضایقہ نہیں ہے ابو نایلہ نے جواب دیا کہ یہ بات موجب
ملامت ہے اسواسطے اپنے سلاح گرو کرتے ہین مرضی ہو وے تو رات کو لے آوین کعب نے
قبول کیا جبکہ یہ سب انتظام ہوا اور قتل کا سرانجام ہوا رات کے وقت یاران ہمراہی نے
دروازہ کعب پر جا کر ندا دی ہنوز جان رہتی آئی کبھی یہ ندائی کعب نے سنی آواز سنتے ہی
حصار سے باہر آیا محمد بن مسلمہ نے کہا اے کعب تیرے سر سے عجب خوشبو آتی ہے اجازت ہو وے
تو تیرے بالون کو استشمام کرون کعب نے رخصت دی پس محمد بن مسلمہ نے کعب کے بال مضبوط
پکڑ کر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ میان سے باہر اپنی تلوار نکالو اور اس دشمن خدا کو
مار ڈالو پس اونہون نے ہر طرف سے شمشیر زنی کی نامردون نے تن تنہا [illegible]
حربہ کارگر نہوا بدن کعب پر زخم کا اثر نہوا کعب ابو نایلہ کے زانو پر آویزان ہوا کہ شاید
اسکو رحم آئے مگر وہان رحم کہان تھا شور و غل ظلم سے بے نام و نشان تھا محمد بن مسلمہ نے

Marfat.com

اپنا حربہ کعب کے شکم پر کہا اور منہ خون ناحق چکھا اوسکا پیٹ پہاڑا اور لوح
سے نقش صنع الٰہی بگاڑا پس کعب کا سر کاٹ کر محمد صاحب کے روبرو پہینکدیے محمد صاحب
ہو کر کہا الحمد اللہ فقط دیکھو حضرت نے حیات چند روزہ کے لئے کیسے کیسے ظلم و ستم کرا
کتنے خاندان مکر و فریب سے کا لعدم کر لئے اگر یہی انجام پیغمبری ہے اور یہی معا
رہبری تو رشت و زیبا مین فرق نہین ہے اور پلاس و دیبا مین فرق نہین مگر کا
خدا کے سکا مغضوب و غضاب ہے **ہ** منزل درداوتی مکر خیال گام پر کردر
بلا فتی سے انجام ہو ۔ باب نقل جواب مؤلف سوط الجبار ہی جو کہ موجد ہدیۃ الاصنام کا ریزہ
و فضلہ خوار ہے چونکہ اس شخص نے اکثر مطالب ہدیۃ الاصنام وغیرہ سے ایراد کئے ہین اور
معنا مین ادہر اودہر سے ایزاد کئے ہین لہذا اسکے ابطال مین اوسکا بہی ابطال
محمد و علی کے زوال مین تمام اہل اسلام کا زوال ہوگا **سوط الجبار**
تدبیر کہ در تسخیر بلاد عقل سالم دید طولی دارند کلیہ اینست کہ اگر اعدا از روے تدبیر
وصف آرائی رام شوند جہاد مناسبت وہم اگر از روے تدبیر در جمعیت دشمنان
افتد و بسبب آن تفرقہ اعدا از مقابلہ تقاعد کنند مقاتلہ ضرور نیست نصایح ہیکو
و صاب ہارت بنیند کہ صاف میگوید کہ تا توانند تفرقہ در لشکر دشمن اندازد و نیز کلیہ اہل
است کہ در حالت صف آرائی دشمنان ہرسم تدبیر کہ موجب ہلاک جمعیت کثیر دشمن
و حفاظت خود باشد در آن تدبیر زیادہ از حد باید کوشید و از ہمین جاست کہ شیخ
و میمنہ و میسرہ و یا شنہ میزنند **جواب** کلمہ نندکے ساتھ باعوجدہ زاید
احتیاج نہین ہے بازار فصاحت مین متاع کاسدہ کا رواج نہین نقد معانی
سے مولوی جی کا کیسہ خالی ہے اور صف جوہریان بلاغت مین گدیہ کے لئے
کاسہ سفالی ہے بے حیائی کا بازار گرم ہے گرانمایہ حیا و شرم ہے کہ یہ
الفاظ صحیح پر اعتراض کرتے ہین اور اپنے اغلاط فضیح سے اغماض کرتے ہین یہ امر عقلا

ببرلاف ہے **قطعہ** فقیہ شہر زند لاف آن مجلس عام ہے کہ آشکار و نہان علوم
ند و جواب ہر چہ از وپرسی آن بود کہ بدست ۔ اشارتی بکند یا بسر بجنباند۔ اس سے
مراد یہ مولوی جی نے کلمہ تصور یدہ رقم کیا ہے اور دست مبارک سے سر صرف دانی قلم کیا
بھربان مین تصور یدن کوئی مصدر نہین ہے مستعملہ اہل فضل و نحو نہین کسی اہل زبان نے
محال کیا ہووے اور آپکی طرح خیال محال کیا ہووے تو نام کتاب لیجیے اور نشان بادیجیے
لفظی اتنی ہی ضروری ہے اور اسیقدر سے مخالف کو خجالت باطنی و صوری ہے اب بحث
سر کرتا ہون او پیشانی مخالف عرق ندامت سے تر جو لوگ از روے عقل کے شہر و دیا
تسخیر کرتے ہین اور میدان کارزار سے دشمن کے فرار کی تدبیر و سے شاہ آفاق ہین
راہزن و قزاق ہین شق اول کی مثال ہین المعہود مشہور ہے اور شق ثانی کی مثال سیواجی
رہٹہ و رنجیت سنگہ وغیرہ کا حال مذکور ہے کہ بزور عقل قزاقی و راہزنی سے سلطان ہوکر
زر و مال ملک و مال مسلمان تمام سلطنت اسلام چھین لی اول سے آخر تک مسلمانون
پر زمین لی اسقدر ستم تر دو ڈالا او جو ہر تشدد نکالا کہ اکثر اہل اسلام نے خراج دینا قبول
یا بلکہ نذر زن و دختر کا معمول کیا اگر اسی پر مدار رسالت ہے تو پیغمبری رنجیت سنگہ
وغیرہ سے کیونکر باز ملالت ہے جاے تعجب کہ دو شخص ایک ہی صفت کے ساتھ موصوف ہووین
اور ایک ہی حیثیت سے مشہور و معروف دونون مین سے ایک رسالت پناہ ٹھیرایا جاے
اور دوسرا صرف بادشاہ اگر محمد صاحب نے بمکر و فریب اپنے دشمنون کو تہ صمصام کیا اور
ملک روم و شام لیا تو وے پیغمبر نہین ہوسکتے اور سرور جن و بشر نہین اب ابکار افکار
مولوی حبیب مانند در اشک نظر اعتبار سے گرتی ہین اور زار و نزار عدم التفاتی خریدار سے
پھرتی ہین **قولہ** کہ اگر اعدا از روی تدبیر بغیر قتل و صف آرائی رام شوند الخ اگر
اس فقرہ کے معنی یہ خیال کرو گے جار ناچار محمد صاحب کا ابطال کرو گے کیونکہ فقرہ ہذا سے یہ
ہی ثابت ہوتا ہے کہ کلیہ صاحبان تدبیر ایسا ہے کہ از روے عقل بغیر صف آرائی و قتل اعدا کو

Marfat.com

مطیع کرے اور اپنی ہیبت خاطر نشین شریف وضیع کرے حالانکہ محمد صاحب نے خلاف حکم
اہل عقل کیا کہ مکر و فریب سے کعب وغیرہ کو قتل کیا لہذا وے نہ اہل تدبیر تھے اور نہ دیوان
کے دبیر بلکہ مکر و فریب مین ہوشیار تھے اور عیار و مکار تھے **قولہ** وہم اگر از رہ تدبیر در جمعیت
دشمنان تفرقہ افتد الخ محمد صاحب نے جمعیت اعدا مین ہرگز تفرقہ نہین ڈالا اور زبان مبارک
سے گاہے عقل و دانش کا کلمہ نہین نکالا البتہ دیوانہ مکر و فریب کا اجارہ لیا اور راہ
راستی سے کنارہ کیا اگر محمد صاحب نصائح بہشتم بیتامہ پر قانع ہوتے اور صحابہ کو مکر و فریب
سے مانع تو ہم اونکو صاحب تدبیر گمان کرتے اور گفتگوے ہذا سے اغماض عیان کرتے مگر کیا کیجئے
کہ اونہون نے مخالفت اہل تدبیر کی اور مکر و خدع سے جان برنادیری کی **قولہ** نصائح
بہیکھم بیتامہ در ریب ۱۲ مہابہارت بیند فقط بہشتم بیتامہ نے ہرگز نہین کہا کہ برعکس قاعدہ
دغا کرو اور لوگون کے ساتھ دغا کرو بلکہ یہہ ہی کہا کہ تقدیر سے ڈرو اور تدبیر سے لڑو
پس نصیحت بہشتم بیتامہ پر محمد صاحب ہرگز قایم نہین ہوئے اور تابع مکر و فریب وغیرہ جرائم
نہین اگر محمد صاحب بہشتم بیتامہ کی اطاعت کرتے تو کسواسطے یارون کو مکر و فریب کی ہدایت
کرتے یہان سے واضح ہے کہ دعوی نصائح بہشتم بیتامہ بیکار ہے اور پیارے میان محمد علی
شراب غفلت سے سرشار ہے **قولہ** صاف میگوید کہ تا تواند تفرقہ در لشکر دشمن اندازد الخ
یہہ ہی لفظ صاف ہے کہ بے اختیار آپکے دہان سے نکلتا ہے جیسے کہ ابلیس جان سے نکلتا ہے
یہہ آپکی زیادہ گوئی پر کنایہ ہے جو کہ بیوقوفی و نادانی کی آیہ ہے اب بحث سنئے ہے جس سے
خط زندگانی ہے بتقدیریکہ کعب وغیرہ محمد صاحب سے لڑنے کے لئے لشکر لاتے یا ہمراہ چند نفر
آتے اور محمد صاحب اونکے مقابلہ کے لئے بطرف میدان جاتے اور جوہر تیر و سنان دکھلاتے
یا کوئی ایسی تدبیر خوش آیندہ کرتے کہ جس سے جمعیت مخالفین پراگندہ کرتے تو اس گفتگو کی
گنجایش تھی اور عقل مخالف کی آزمایش چونکہ ان مین سے کوئی بات نہین ہے گفتگوے محمد علی
سو آہا یا بات ہے نہین کیونکہ جو کلام خلاف اقتضاے مقام ہے وہ مثل بے نمک طعام ہے مولوی صاحب

کی عادت ہے کہ گاہے آسمان سے کہتے ہین اور گاہے ریسمان سے ماقبل و مابعد سے نامربوط
فقرات لاتے ہین اور جابجا مات کہاتے ہین **قولہ** و نیز کلیہ اہل تجربہ ست کہ در حالت صف
آرائی دشمنان ہر قسم تدبیر الخ یہ فقرہ بھی خارج از مباحثہ ہے اور لفظاً و معناً زائدہ
مولوی جی نے بنگ پی ہے اور اوسکی ترنگ مین ننگ و ناموس سے جنگ کی ہے کہ تحریر عبارت
نامربوط کرتے ہین اور اعتراضات کعبہ کن مضبوط یہ فقرہ اوسی صورت مین کرسی نشین ہوتا
کہ ذکر صف آرائی نہین ہوتا کیونکہ کعب وغیرہ نے ہرگز صف آرائی نہین کی اور نبرد آزمائی
نہین اگر کہین اسکا ذکر ہووے تو بطرف حدیث و قرآن انتساب کیجئے و نشان سورہ
و پارہ دیجئے جبکہ ذکر صف آرائی خلاف نقل ہے تو اسکی کیا اصل ہے کہ محمد صاحب نے کوئی
ایسی تدبیر کی ہووے کہ جس سے جماعت مخالفین اسیر کی ہووے البتہ حضرت نے مکر و فریب عجب
کرایا اور ناحق خون رؤساء عرب بہایا اگر مولوی محمد علی جواز مکر و فریب مین کچھہ کاریگری کرتے
تو البتہ اپنے پیغمبر کا ذمہ بری کرتے چونکہ اون سے یہ کام نہین آیا جواب اعتراض نے انجام
نہین پایا **قولہ** و از ہمین جاست کہ شبخون و میمنہ و میسرہ و پاشنہ میزنند فقط یہ فقرہ بھی
اس مقام پر مربوط نہین ہے اور بشرائط مباحثہ مشروط نہین کیونکہ اگر محمد صاحب شبخون کرتے
اور اس حیلہ سے کعب وغیرہ کو زبون کرتے یا میسرہ و میمنہ مارتے اور میدان نبرد مین جا خونریز
و بیگانہ مارتے تو البتہ فقرہ ہذا کی سمائی تھی اور جملہ اعتراضات کی صفائی مگر چونکہ اس بات
کا مذکور نہین ہے مولوی صاحب کو دن اور رات کا شعور نہین اسکے بعد مولوی محمد علی نے اہل حق
کو دشنام دی ہے اور سحر شیرین کلامی کی شام کی ہے لہذا ہم اونکی وہ عبارت تحریر نہین
کرتے مولوی صاحب کی تحقیر نہین دشنام کی عوض دشنام نہین دیتے اور انتقام نہین
لیتے **سطر ۵** چین بر جبین ز جنبش ہر خس نمیرسد دریادلان چو آب گہر امید [illegible]
میان محمد علی بمخالفت تقدیر تحریر کرتے ہین اور رسالت [illegible] بالاتفاق عقل و تدبیر و مہرتے
ہین **سوط الجبار** الغرض شجاعت نام ہے [illegible] بدون عقل و عمل و تدبیر

Marfat.com

مناسب نام کارزار بر زبان آوردن عین ابلہی ست صاحبان تدبیر را بہ بنید کہ باوجود
اینقدر بے سامانی و نبودن اسلحہ کارزار محض بقوت عقل رسا و توفیق خدا در اندک زمان
در ہمہ اطراف کوس سلطنت زدند و اصل درین باب این ست کہ ہنگامیکہ مصالحت از میان
برخاست و اعلام و اعلان حرب از ہر دو سو دادند پس ہمین رفع مصالحت و اعلان
معادات تنبیہ ست بر سینکہ از جانبین بطرزیکہ دست خواہد داد در مقابلہ و مقاتلہ و تفریق
جمعیت و تاخت و شبخون و کمین تقصیر کردن نخواہد و ہر یکے بحال خود ہوشیار باشد پس بعد
ازین اعلان و ظہور معادات اگر کسے غفلت ورزد قصور اوست و برین تقدیر اطلاق دغا
بازی عین حماقت و جہالت ست **جواب** بلاشبہ جہالت کا نام شجاعت نہین ہے
اور جاہل و شجاع مین مناسبت نہین مگر اس سے آپکا مطلب حاصل نہین ہوسکتا اور مکر و
خدع محمد شجاعت و بہادری مین داخل نہیں محمد صاحب نے کوئی شجاعت کا کام نہین کیا اور
کسیوقت مسلمانون پر مکر و خدع حرام نہین بلکہ یہی فرمایا کہ جہاد عین خدع ہے اور مختار
و معمول اہل شرع لہذا عبادات اسلام سر بسر مکر ہی مسلمانون کو آج تک جسپر فخر ہے اگر محمد صاحب
تدبیر صائب رکھتے یا کوئی رشد ضمیر مصاحب کہتے تو میدان مین کارزار کرتے اور مکر و فریب
سے عار کرتے جو کوئی اہل عقل و شعور ہین وہ خدع و تزویر سے نفور ہین علانیہ میدان مین شمشیر
سے جنگ کرتے ہین خون خویش و بیگانہ سے جامہ شجاعت گلرنگ کرتے ہین کسیکو مکر و فریب
سے قتل کرنا عادات آئین سلطانی ہے اور برعکس دین حقانی کے کسیکو دغا سے مارنا دغا نہین
ہے انتہی ایسا ہیچا ہیچ نہین اب میان محمد علی کی ابکار افکار جلوہ گر ہوتی ہین اور درد ناقبولی
سے سر کڑے کرتی ہین **قولہ** صاحبان تدبیر را بہ بنید الخ اس قسم کے صاحب تدبیر راجا جو
بے سامانی سے راجا زمانہ مین ہوئے اور ہمارہ سلاطین بہت اشخاص ہین اکثر عوام و خواص ہین
ایک رنجیت سنگہ والی لاہور ہوا جسکی عہد عدالت مہد مین اتفاق اسد و ثور ہوا اور مسلمانی پر
بلائے آسمانی ٹوٹی یعنی سکہون نے متاع نہانی لوٹی دوسرا اسیواجی مرہٹہ کا ماجرا ہے جسکے ہاتھ

Marfat.com

سے خاندان اورنگ زیب سلطنت سے درگذر اہی اسیطرح حال فریدون ہوا جسکے سامنے
ضحاک زبون ہوا علی ہذا القیاس اکثر لوگ بے سامان ہوئے ہین اور بقوت عقل سلطان ہوئے
ہین لیکن انکو کوئی مقبول درگاہ نہین مانتا اور رسول اللہ نہین جانتا یہہ تو مسلمانون ہی کی خوش
فہمی ہی کہ بزور ذاتی سلطنت پانے کی جہت سے محمد صاحب کو پیغمبر جانتے ہین بلکہ انبیائے بنی اسرائیل
سے برتر مانتے ہین اگر یہی بات پر رسالت محصور ہی تو رنجیت سنگہ وغیرہ کا کیا قصور ہی کہ
پیرایہ رسالت سے عاری ہووین اور صرف نونہال باغ شہریاری ہووین اگر مولوی محمد علی
سیوائی وغیرہ کو بھی رسول قبول کرین اور انکی خاک پہی پہول دہرین تو دور از انصاف
نہین ہی اور مسلمانون کی عادت کے خلاف نہین **قولہ** واصل درین باب این ست کہ ہنگام صلح
مصالحت انمیان برخاست الخ یہہ فقرہ محض بے اصل ہی اور برعکس نقل کیونکہ محمد صاحب نے کعب
وغیرہ کو ہرگز لڑائی کا پیغام نہین دیا اور اپنی نیت سے اعلام نہین کیا اگر کیا ہوتا تو حوالہ
کسی جگہہ پر دیا ہوتا مطالعہ تواریخ و تفاسیر کیجئے اور کسی مقام کی نظیر دیجئے ہم مولوی
جی سے نصیحتہ کہتے ہین کہ تا زیست ترک لغوگوئی کرین اور پیرانہ سری مین عقلمندی کا
کام کوئی کرین **ع** لغوگوئی سے نہین ہی کوئی اوج و تجار بہا عذبادی ہو تخت سلیمان
زنہار ؛ **قولہ** پس ہمین جرم رفع مصالحت و اعلان معادات تنبیہ ست الخ اقول رفع
مصالحت کا اعلان کیجئے اور نشان دیجئے کہ قرآن و حدیث مین مرقوم ہی یا تواریخ و تفاسیر
سے مجزوم ہی اگر محمد صاحب کعب وغیرہ کو رفع مصالحت و اعلان معادات سے خبردار کرتے تو البتہ
محدثین و مفسرین کچھ تذکار کرتے حالانکہ کہین اس بات کا ذکر نہین ہی لہذا قابل نظر مولوی
جی کی بکواس نہین ہم نے انکو ہر چند سمجھایا کہ لغوگوئی سے کنارہ کرو اور ...
پارہ ایک نہین مانتے اور حقیقت بد و نیک نہین پہچانتے ... ہم انکو ایک پند دیتے ہین آینده
کو زبان نصیحت بند **ع** تا ندانی کہ سخن عین صواب است مگو وانچہ دانی کہ ندانیکو جواب
است مگو **قولہ** در مقابلہ و مقاتلہ ... اگر محمد صاحب مقابلہ وغیرہ مین سعی کرتے تو ہم

Marfat.com

کسواسطے میان محمد علی کو اس گفتگو سے ہی کرتے چونکہ محمد صاحب نے ان مین سے کوئی کام ظاہر
کیا اور کعب وغیرہ سے مقابلہ کا التزام نہین بلکہ مکر و فریب سے بنیان ربانی ڈہائی اور شمشیر
نافرمانی چلائی اسواسطے تقریر مولوی صاحب فضول ہے اور برخلاف معمول باضرور لغو گو کی رگت
تق ہے اگرچہ گفتگو بر رونق ❊ لغو گو کا قول سچ زنہار ہو سکتا نہین ❊ سنگریزہ گوہر
شہوار ہو سکتا نہین ❊ **قولہ** پس بعد ازین اعلان وظہور معادات اگر کسے غفلت
ورزد الخ محمد صاحب نے کعب وغیرہ سے ہرگز اعلان معادات نہین کیا اور مصنفت قرآن و
حدیث نے کہین اس بات کا اثبات نہین اگر حضرت اپنے ارادہ سے کعب وغیرہ کو آگاہی
دیتے تو اہل تفاسیر و تواریخ خبر لکہا ہی دیتے چونکہ کوئی محدث و مؤرخ اس بات سے خبر دار
نہین ہے لہذا مولوی جی کی لاف وگزاف سزا اعتبار نہین ❊ جواب صاف بدہ پیر
اہل حق نادان ❊ مپار لاف و بہانہ مجو و فتنہ مخزان ❊ **قولہ** و بدین تدابیر اطلاق دغا
بازی الخ بلکہ یہ مکر و فریب حضرت دغا بازی ہے اور شعر بر فتنہ انگیزی و حیلہ سازی اگر محمد صاحب
قول و فعل اہل تدبیر کی تکریم کرتے تو کسواسطے یارون کو مکر و تزویر کی تعلیم کرتی یہ تقادیر یکہ حضرت
کعب وغیرہ کو مقابلہ و مجادلہ مین مارڈالتے تو یہ بات کیا مکر و فریب کرتے یا حیلہ لیتے فی الحال چونکہ
محمد صاحب نے کعب وغیرہ کا مکر و دغا سے خون کیا اور علیہ السلام عدالت کبھی نہ کیا یون کیا لہذا ان کے
افعال پر اطلاق دغا بازی بے کم و کاست ہے اور سراسر راست ہے شیخ عبد الحق نے بھی کعب
وغیرہ کے قتل مین محمد صاحب کو دغا باز قرار دیا ہے اور محمد علی کو نہایت شرمسار کیا ہے تشریح اس کی تحقیق
ہوگی اور خاطر خواہ دروغگو کی تکذیب ہوگی اے بیابان اسلام مین صرصر خیال خام چلتی ہے
یعنی دہان محمد علی سے صدائے الزام نکلتی ہے ❊ **سوط الجبار** رفیے کہ اندر بر مغلوب
گردن بہ ہلا حیلہ انگیخت وخود را بصورت محسن ظاہر کردہ از راہ دغا نیک نفسی و اخلاق
حسنہ بر ملا ... دیگر فت د باین حیلہ بر ملک و مملکت او چیرہ شد برب دوازدہم مباہات
ملاحظہ کنند ❊ اب دیکہو عجیب وغریب تکلیم ہے مولوی جی کی بکر فکر تمکین تر از شیرین ❊

Marfat.com

سلما ہی جسکے حسن وخوبی کے روبرو طبعزادہ سعدی وجامی کا شہرہ مثل زہرہ آسمان
زبان سے گرا ہے اور جسکو اشتیاق مین جتنو قہ سخن خسرو ونظامی شہرہ بہ قدم لسان ودہان
سے پہر آ مہربان ہن (نفی) کے بعد ایراد کاف خلاف محاورہ اہل فن ہی اور ایجاد ملا گون
آپ تو اپنے تئین ماہر فنون شمار کرتے تھے اور علمائے محمدیہ کو مطعون اکثر بار ترم نہین آتی کہ
باوجود استعداد شور اشوری کے کسی امر مین محمد علی کی سعی مشکور نہین ہی اور بیچارہ کو ادنی بات سمجھنے
کا شعور نہین ہے صیغہ مغزان جنون مین آپکو گنتا تہا تو وہ ہم تو دیوانہ ہین جرأت اس
خیال خام کے پہر تقدیر کلمہ نہ حرف نفی ہی اور مانند کلمات عطفی اگر پہلے جملہ کو اول
مذکور ہوتا ہی تو دوسرا جملہ بہی مقصد ساتھ نفی کے ضرور ہوتا ہی چنانچہ سعدی نے نکر قید
دارم نہ خواہش رہائی بہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی ۞ اردو مین بھی اسی طریق سے استعمال
نے ہے مثلاً مخمانہ کیفی سے پیالہ ہے سعدی نے کیا خالق کو سجدہ نہ پرستش بت کی کی
وہ عاشقون کی سارے عالم سے جدا ملت رہی ۞ یہ عجب ماننہ ہی ہر شخص بجانب کعبہ یہ دیر و اہر
باوجودیکہ مولوی جی ناگری و اردو کا وقوف نہین رکہتے اور تمیز پلاس وصوف نہین سنسکرت
و فارسی مین سخن رانی کرتے ہین اور قلم نظم ونثر مین کاردیوانی رباعی خدا کی قدرت
دیکھو عجائب جولاہے ہوگئے خسرو کے نائب نہین جانتے قلم کا دیکھنا وہ دل حکمت مین ہنر
رائے صائب ۞ اب بحث معانی ہی اور سیر عالم جاودانی چہاربہارت کے بارہ مین یہ ہے مین
اس روایت کا ہرگز نشان وتصریح نہین ہی اور بیان وتنقیح نہین لہذا صحیح حوالہ دیکھو اور ترجمہ کی
فوت امانت پر آہ ونالہ کیجئے ترجمہ بے اصل کا نام چہاربہارت نہین ہی نامردی کا نام جبار
نہین جسوقت آپ صحیح حوالہ داخل کتاب کرینگے ہم بہی اوسکا جواب مین شتاب کرینگے آہ
جسقدر جناب نے الزام لکھے ہین بالکل بیموقع وبے مقام لکھے ہین کیونکہ وہ سب ...
ہین اور محک فرہنگ و امتحان مین بزرگان ہنود مین کسی نے مکر و فریب سے خون مخالف
نا شدہ نہین کرایا اور اپنے تئین مطعون روے زمین نہین بلکہ میدان مین جنگ کی اور رحم

دشمن تناک کی برتقدیریکہ مکرو تزویر سے کسی دشمن خائن کو قتل کراتے یا اس قسم کے کشت وخون کے جوازمین کوئی گفتگو نقل فرماتے تو البتہ مولوی جی کا الزام کارگر آتا اور اونکو مثل افترا پردازی سے چارناچار برلاتا چونکہ ایسا معاملہ نہین ہی مولوی جی کی بکر فکر وکر راستی سے حاملہ نہین حاصل آنکہ صنادید ہنود نے دشمنون کے ساتھ جسقدر کہ کشت وخون کیا ہی اور محاربہ خنجر و شست بالکل میدان مین کیا ہی اور نام شجاعت وجوانمردی جہان میں اگر محمد صاحب بھی کعب بن اشرف سے میدان مین پیکار کرتے اور مکرو فریب سے عار کرتے تو مقام اعتراض نہین تھا اور حق سے اعراض نہین **سوط التجار** شری کرشن باہیکھم پتامہ عہد بستند کہ بر تو حلہ خود در جنگ نخواہم برداشت چون بہیکھم پتامہ ارجن را در جنگ عاجز کردیدہ وفا دیدہ بروے حلہ کشیدند ہمان وقت سور طعن بہیکھم پتامہ شدند بہیکھم پرب مہابھارت ملاحظہ فرمایند

جواب حلہ کشیدن بہ سنسکرت والون سے مسموع ہے نہ فارسی خوانون کا موضوع سنسکرت مین حلہ گرفتن وبرداشتن استعمال کیا جاتا ہے جس سے سرمخالفین پامال کیا جاتا ہے شری کرشن نے بہیشم سے کسطرح کا عہد کیا اور نہ اوسکے برعکس اصلا جہد کیا یہ کرشن پر آپ کی تہمت بندی ہی علت موروثی سے عادت مسلمانی گندی ہی مسلمانون کی سرشت مین ہے کہ حق سے انکار کرتے ہین اور کعبہ شرم وحیا مسمار ۵ منکران چون دیدہ شرم و حیا برہم زنند ٭ تہمت آلودگی بردامن پاکان نہند ٭ اوّل سے آخر تک مہابھارت دیکھ لیجئے کہین نہین ہی کہ کرشن نے بہیشم سے عہد وپیمان کیا اور بخلاف اوسکے سامان کیا البتہ ادد یوگ پرب کے ہفتم ادہیا مین ہی کہ جسوقت دوارکا مین کرشن سے دریودہن نے کہا کہ آپ اس لڑائی مین ہمارے مددگار ہوجئے اور ارجن نے کہا کہ ہمارے طرفدار ہوجئے تو کرشن نے یہی جواب دیا کہ مین جنگ ہا مین بے ہتیار ہونگا یعنی منفرد بیکار رہونگا بے ہتیار رہنے سے غرض یہی ہی کہ مین بذات خود نہ ہار جنگ کرونگا اور کسیکو خون سے خنجر وتلوار گلرنگ نہ پس ویسا ہی ہوا کہ شری کرشن نے کسی سے لڑائی نہین کی اور عہد وپیمان سے بے پروائی

Marfat.com

نہین لہذا اے محمد علی برصواب نہیں ہو اور روایت مذکور محمد صاحب کی بدعہدیون کا کسی
طرح پر جواب نہین **قولہ** یہان وقت مورد طعن بھیشم پتامہ شدند الخ یہ آپکا بھیشم پتامہ
پر تہمت ہی افترا پردازی مین مصروف ہمت والا نہت ہو کسی پر تہمت طرازی اچھی نہین ہو
اور افترا پردازی بھی نہین **ع** کہ جھوٹ پر باندھو مت زینہار ؛ دروغ آدمی را کند شرسار
جو کچہ کہ بھیشم پتامہ نے چکرا وٹہانے کے باب مین گفتگو کی ہو وہ بھیشم پرب ادھیای پنجاہ دہم
مین ہو بہو یہی ہے -

गद्ये हि देवेश जगन्निवास नमोस्तु ते शार्ङ्ग गदासि पा
णे प्रसह्य मां पातय लोकनाथ रथोत्तमाद्भूत शरण्य सं
ख्ये ॥१॥ त्वया हतस्येह ममाद्य कृष्ण श्रेयः परस्मिन्नि
ह चैव लोके संभावितोस्म्यंधक वृष्णि नाथ लोकै
स्त्रिभिस्त्र प्रथित प्रभाव ॥२॥

یعنی مقابل آتے ہوئے کرشن کو دیکہکر بھیشم پتامہ نے کہا کہ اے دیوتون کے ایشور
جگنواس آؤ اور شارنگ بنس و گدا و تلوار ہاتھ مین رکھنے والے تمکو نمسکار ہووے
خداوند جہان اے جانداروں کے جائے پناہ تم لڑائی مین زور سے مجکو اچھی رتھ سے
گراؤ اے کرشن اب تمہارے ہاتھ سے مجھے قتل ہونے کی دنیا و آخرت مین بہلائی ہو فقط
یہان پیدا ہے گفتگو بھیشم طعن و طنز سے مبرا ہی بلکہ عین تسلیم و رضا ہی پس تقریر محمد علی
عین شرارت ہو اور برخلاف منشاے مہابہارت یہان تک خاطر خواہ جواب الزام دیا گیا
اور مخالف افترا پرداز سے انتقام لیا گیا اب بیہودہ حفیہ جو شروع کی ہین یعنی
قتل کعب بن اشرف رجوع کرتے ہین شیخ عبد الحق نے مدارج النبوت مین باب قتل
کعب کو نہایت پیچ دار کیا ہو اور ایک جواب جو آپکا ہو ہم اول عبارت
مدارج النبوت داخل کتاب کرتے ہین بعد فقرہ فقرہ کا دھجرے رد اصواب کرتے

Marfat.com

ہین مدارج النبوت بفہم بعض عوج طبعان میرسد کہ این حیلہ کردن در
قتل کعب بن الاشرف و بدنام گشتن چہ لائق درگاہ نبوت بود و این ناشی از عدم فہم
است چہ وے واجب القتل بود حق تعالی بقتل وے امر کردہ و عہدے با وے نبود و بہر وجہ
او را مے باید کشت و اگر در جنگ کشتہ میشد نیز ازین باب بود والحرب خدعۃ و قتل اہل
شرک دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم ہمینہ مثل قطع شاخہائے زاید درختان است
برائے اصلاح شاخہائے کہ میوہ دار اند کہ تا آنہارا نبرند درخت میوہ نہد **جواب** اگرچہ
مضمون صاحب مدارج ہدیۃ الاصنام وغیرہ مین موجود ہے اور بعرق ریزی قلم حق رقم مردود ہے
مگر ہم پھر بھی بپاس خاطر میان محمد علی رد کرتے ہین اور خامۂ معرفت شمامہ کو اوسکی تکذیب کے
لئے نامزد تا کہ ظاہر ہووے کہ تقریر صاحب مدارج سے ناشی ہے کہ محمد صاحب نے دغا کی ہے جبکہ وہ
مکار و دغا باز ہین تو کیونکر پیغمبر و صاحب اعجاز ہین مسلمانون کا دیدۂ باطن کور ہے اور بازوے
عقل بے زور کہ اہل مکر و دغا کو پہول جانتے ہین اور سنگ خارا کو پہول مانتے ہین انکی تحقیقات
ولائل صاحب مدارج ہوتی ہے اور ایک ایک دفتر صحت سے خارج **قولہ** چہ وے واجب القتل بود
حق تعالی بقتل وے امر کردہ فقط یہان سے ظاہر ہے کہ خدائے مسلمان آمر ہے قادر نہین ہے کہ ہلاک
کعب اوس سے صادر ہین اگر مسلمانون کا قول باطل نہوتا اور انکا خدا ایسا قدرت سے عاجز
نہوتا تو بگرز غضب سر کعب چور چور کرتا کس واسطے اوسکے قتل پر محمد کو مامور کرتا قطع نظر ازین خدائے
تعالی پیغمبر کو کسی شخص کے قتل پر اوسی صورت مین مامور کریگا کہ اوسکا قتل پسند و منظور کریگا
برین تقدیر اوس شخص کا قتل بالضرور ہوگا اور فعل پیغمبر بلاشبہہ مشکور وگرنہ او تعالی مجبور قرار پائیگا
اور اوسکی قدرت کاملہ مین فتور آشکار آئیگا حالانکہ محمد صاحب نے ہر چند بعض اشخاص کو ساتھ
مکر و دغا کرنے کے لئے صحابہ کو تاکید کی اور صحابہ نے حتی المقدور کوشش مزید کی مگر اون اشخاص
کا حافظ حقیقی نگہبان ہوا اور مکر و دغا کرنیوالا سر در گریبان مثلاً محمد صاحب نے عمرو بن امیہ کو
مکر و دغا یاد کرا کر اور واسطے قتل ابو سفیان ابن حرب کے ارشاد فرما کر بطرف مکہ راہی کیا

یلن بقول شخصے ع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تراست * بعنایت ایزدی ابو
سفیان کو وہ حال معلوم ہوا لہذا قاصد محمد مایوس و محروم ہوا ابوسفیان کو اوس سے کسیطرح
کا ضرر نہ پہنچا اور برق مکر محمد سے اوسکے خرمن پر اصلا شرر نہ پہنچا بلکہ ابوسفیان نے اسقدر حیات
پائی کہ اوسکے سامنے محمد صاحب نے وفات پائی قصۂ عمرو بن امیہ روضۃ الاحباب میں ہے بلکہ خود
مدارج النبوت نامی شیخ عبدالحق کی کتاب میں ہے در صورتیکہ پیغمبر اسلام بحکم الہی و وحی سماوی
خواہان ہلاک ابوسفیان ہوتا تو ابوسفیان اوسکے مکر و فریب سے کیونکر در امان ہوتا اگر عمرو
بن امیہ جانب خدا سے ذرا بھی سہارا پاتا تو بات تھی ابوسفیان مارا جاتا چونکہ ابوسفیان
سلامت رہا اور پیک محمد زیر بار ندامت رہا اس سے معلوم ہوا کہ جناب ایزدی میں دغا کرانا
مقبول نہیں ہے اور مکر و فریب سے کسی کا مروانا معمول نہیں پس محمد صاحب نے راہ دغا بازی و کینہ وری
لی تھی اور داد حیلہ سازی و ستمگری دی تھی ورنہ ممکن نہیں ہے کہ اوتعالی کسی سے انتقام لے
اور اپنے پیغمبر کو اوسکا انتقام دے وہ شخص مورد بلا آسمانی نہووے اور اسیر زنجیر اجل ناگہانی
نہووے قطع نظر ازین ابورافع تاجر کے قتل کا اول محمد صاحب نے التزام نہین کیا اور کسیکو
پیغام نہین دیا بلکہ قبیلہ خزرج کے مسلمانون نے خود ہی تحریص کی تھی اور محمد صاحب نے اوسکی
مطابق اونکو ترخیص دی تھی اب لازم آتا ہے کہ شاید ابورافع کے قتل کی نسبت قبیلہ خزرج پر
وحی نازل ہوئی اور فضیلت حضرت زائل سیطرح ابوبکر نے اسود عنسی کو مکر و فریب سے
ہلاک کرایا اور وقعت مسلمان اوسکا اموال و املاک فرمایا پس اس سے یہی بات متبادر
ہوئی کہ ابوبکر پر بھی وحی صادر ہوئی اگر ختم نبوت فریب و مکر پر محصور ہے تو عائد ابوبکر پر ضرور ہے
کہ اوس نے خدع و مکر سے ایسے شخص کا خون کرایا کہ جو نام میں شریک حجر اسود ہے
قولہ عہد بادے بنود فقط صاحب مدارج کی عقل ماری گئی اور حیا و شرم ساری گئی اتنا
نہین جانتا کہ خود محمد صاحب عہد شکنی گوارا کرتے تھے اور مسلمانون کو اسطرف اشارہ چنانچہ حدیبیہ
مین جو کچھ کہ قریش سے عہد کیا اوسکے برخلاف عہد کیا مسلمانون کو اشارت فرمائی اور شاعر

Marfat.com

قریش ہر سو غارت کرائی ہم عنقریب اسکی تفصیل کرینگے اور رنگ رو سے متعصب تبدیل ہے
شیخ عبدالحق رقم زن ہے کہ محمد صاحب نے اشیر بن رزم یہود کو وعدہ ریاست پر اپنے گھر بلوایا
اور راہ مین بدعہدی کے ساتھ بیچارہ کا سر کٹوایا بیان اسکا خود عبدالحق کی مدارج النبوۃ
مین تفصیلوار ہے ہمکو واسطے ثبوت بدعہدی محمد صاحب کے کسی دوسری دلیل درکار ہے **قولہ** اگر
در جنگ کشتہ میشد نیز ازین باب بود فقط محض غلط ہے کیونکہ جو کوئی میدان مین جنگ کرتا ہے
اور خویش و بیگانہ کے سامنے شلنگ بہرتا ہے اوسکے دل مین ارمان نہین رہتا اور گلہ بہمان
و فلان نہین سارا حوصلہ جرأت خرچ کرتا ہے اور دفتر چستی و چالاکی مین اپنا نام درج
برخلاف حالت دغابازی و حیلہ سازی کے کہ بے قابو مارا جاتا ہے ناحق جان سے بیچارا
جاتا ہے دل کی آرزو دل مین لیے جاتا ہے جوہر مردانگی آپ گل مین لے جاتا ہے کسیکو مکر و فریب سے
مارنا مردانگی نہین ہے متاع زور آوری و دلیری کی بیحالگی نہین مکر و دغا سے تو زال
سال بھی مرد میدان کا دم بند کر سکتی ہے بلکہ رستم ثانی پہلوان کو زمین کا پیوند کر سکتی ہے
چنانچہ عورت یہودیہ نے محمد صاحب کے مار ڈالنے کا التزام کیا اور زہر آلود طعام دیا جبکہ
وہ دغاباز بھی مستحق اجر ہے تو عورت یہودیہ کے لئے بھی فخر ہے گو نہ عدالت احمدی اوسکی فریاد کو
پہنچی مگر تین برس بعد وہ خود اپنی مراد کو پہنچی جو کچھ ہو سکا کر گذری اگرچہ اپنی جان سے درگذری
نام رہ گیا کتاب مین لکھا کلام رہ گیا **ص** نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد * خدا پنج
انگشت یکسان نکرد * مکر و دغا سے بہت گہر گئے ہین بہمان و فلان کے ہاتھ سے نامورون
کے سر گئے ہین ابو لولو غلام نے خون عمر بن خطاب کیا اور ابن ملجم نے خانۂ عمر علی خراب کیا
قصہ کوتاہ میدان جنگ مین زخم آشکارا کہانا اور مکر و دغا سے مارا جانا یکسان نہین ہے گلستان
برابر خارستان نہین کیونکہ جسوقت لڑائی مین خنجر آبدار چلتا ہے مردون کے دل کا غبار
نکلتا ہے کوئی بندوق سر کرتا ہے کوئی سینہ سپر کرتا ہے کوئی درپئے فدائے جان ہوتا ہے
کسیکا قدم براہ جنان ہوتا ہے جسکو لوگ کارزار کہتے ہین وہ ایک گلزار ہے گل سرخ اوسکے

مرتلوار ہی جو انمرد میدان مین قدم دہرتے ہین ہر قدم پر گلگشت باغ ارم کر دیتے ہین مکار
ردو غا پر مرتے ہین کب راہ جنگ و غا سر کرتے ہین **قولہ** والحرب خدعۃ فقط یہہ تو حضرت
صاحب کا مقولہ ہی اور مسلمانون کا معمولہ ہماری رای مین استوار نہین ہی اور آہنگ مخالف کا اعتبار
مین **ع** غلط ست انچہ مدعی گوید و بہر تقدیر حاصل حدیث یہہ ہی کہ جو مسلمانون کی عبادت بدنی
ہے اور مندرجہ آیات مکی و مدنی ہے وہ مکرو ریو ہے اور مردودہ رعیت و خدیو ہے نام
اسکا جہاد ہی اور انجام اوسکا فساد ہے اہل حق کی لڑائی مکر و دغا سے خالی ہی دستودہ پنجابی
بنگالی ہی کسیکو خدع و تزویر سے قتل کرنا اشد گناہ ہی جنت کی سد راہ ہے **قولہ** قتل اہل
شرک و دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم الخ یہہ تشبیہ ضایع ہی اور بر عکس قرار داد اہل
صنایع کیونکہ درخت و انسان مین مناسبت نہین ہی جیسے کہ زمین و آسمان مین مشابہت
نہین ہی شاید کہ محمد صاحب نے کعب بن اشرف کو مانند خس و خاشاک جانا اور مثل درخت مغیلان
و اراک مانا مگر یہہ اونکی دانائی کا قصور ہی اور رسائی کا فتور اگر کعب ترقی اسلام کا مانع
تہا تو یہہ ہی مناسب پیغمبر خادع تہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرتا کہ کعب قابل نہ پاتا یا مسلمانون پر
غالب آتا شاید کہ خدا سے مسلمان نے اسلام کو سچا نہ جانا اور اسکی ترقی کو اچہا نہ مانا ورنہ
کعب پر خوبی مسلمانی آشکار کرتا اور یہودیت سے اوسکو بیزار کرتا تاکہ لوگ اوسکے وسیلہ سے
ہدایت پاتے اور براہ عقل و درایت آتے چنانچہ عمر بن خطاب ابتدا مین کعب کا ثانی تہا اور
محمد صاحب کا دشمن جانی مسلمان ہوتے ہی ترویج دین محمدی مین ساعی ہوا حتی کہ کلا ابوبکر سے
کارائی ہوا باغبان میوہ دار شاخ کی اصلاح کے لئے زائد شاخون کو اوجاڑتا ہی درخت
کو جڑ سے ہرگز نہین اوکہاڑتا ہی محمد صاحب نے خوب چمن آرائی کی اور بنظر خوش اسلوبی
گلشن پیرائی کی کہ نہال زندگی کا از بیخ برکندہ کیا قطع نظر از فواید حال و آیندہ کیا
بیچارہ کو جان سے مار ڈالا جہان گذران سے چار ناچار نکالا ایسا کوئی باغبان نکلیگا
جو دیدہ و دانستہ اپنا زیان نہ کریگا اسواسطے تشبیہ درخت و انسان نازیبا ہی مانند مشابہت

Marfat.com

پاس وہ ویا ہے قتل انسان مین اصلاح عالم نہین ہے اور فلاح آدم نہین اصلاح عالم تہذیب
انسان مین ہے اور فلاح آدم تادیب شیطان مین اگر فرض کیا جاوے کہ خون کعب مین فایدہ
عمدہ شبیر تہا اور بنا بر آل و اصحاب یا یدہ شکر و شیر تہا تو لازم آتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنے فایدہ کے
لئے لوگون کا مال و منال انتہاب کرایا اور مکر و فریب سے قتل اہل کتاب پس ہمارا اعتراض
بدستور رہا اور پیغمبر اسلام مرتکب مکر و زور رہا اگرچہ باغبان اپنے نفع کے لئے زاید شاخ
کو دور کرتا ہے اور فکر ترقی میوہ و انگور لیکن فعل باغبان مین دخل فریب و دغا نہین ہے اور
گمان مکر و خدع ذرا نہین لہذا تشبیہ درخت و انسان زشت ہے اور مانند مشابہت و فرخ
و بہشت ہے کسیکو مکر و تزویر سے قتل کرنا کار ہنر بے تمیز ہے یا شعار کنیز ناچیز علی الخصوص
عورتون کو مکر و دغا سے قتل کرنا نامردی کی نشانی ہے اور مخنثون کی دست افشانی
چنانچہ محمد صاحب نے مکر و دغا سے قتل ام فرقہ بنت ربیعہ و عصما بنت مروان کرایا اور جو
ستم مین آب نامردی بہایا شکر خدا کا اب فقیر اندرمن نے ابطال شیخ عبد الله
سے فراغت حاصل کی اور مسلمانون کی بلاغت باطل اگرچہ شیخ مذکور نے برات محمد صاحب
مین بدرجۂ غایت گرمجوشی کی مگر آخر الامر مے خاموشی پی ع مغز ما خورد و حلق خود بدرید
جبکہ قاتلان کعب بن اشرف سے جو کہ قبیلۂ اوس سے تہے بحکم حضرت کا ظہور ہوا تو قبیلہ
خزرج کو بھی داعیہ دامنگیر ہوا کہ وے بہی جناب نبوت مین امتیاز حاصل کرین بلکہ اپنے
حق مین آیت اعجاز نازل کرین لہذا واسطے قتل کرنے ابو رافع تاجر کے کہ عدوے دین
تہا اور نظیر کعب بالیقین تہا درخواست کی محمد نے اذن دیا اور عبد الله بن عتیک کو اوس
جماعت پر امیر کیا یہ لوگ بعد از رخصت بجانب خیبر روانہ ہوئے کہ اوس جگہ ابو رافع کا قلعہ
تہا اور قیام اصیل و نہار تہا بوقت شام قلعہ کے قریب پہنچے عبد الله بن عتیک نے اپنے
یارون سے کہا کہ تم یہان ہی بیٹھو تاکہ مین دربان سے تلطف و اختلاط پیدا کر کے اندرون
حصار دروازہ آون اوسپہر تمکو بہی اندرون بلاؤن پس عبد الله نے حصار کے نزدیک جاکر

پنا سر باندہا جیسے کہ قضائے حاجت کے لیے کرتے ہین اور اپنے تئین ایسا ظاہر کیا کہ گویا
اہل حصار مین سے ہے اس اثنا مین دربان نے آواز دی کہ اے بندۂ خدا اندر آنا چاہے تو
آجا ورنہ دروازہ بند کرتا ہون پس بیک محمد اندرون گیا وہان ایک گوشہ مین بیٹھکر چھپ
رہا گیا اور جب پاس نشیب فراز جنگ جسکا ابو رافع طعام کہا چکا لوگ اوسکے پاس سے رخصت
ہوئے اور متوجہ خانہ دربان قلعہ طاقچہ مین کنجی رکھکر سو گیا عبد اللہ نے اپنی جگہ سے اوٹھکر
طاقچہ ٹٹولا اور وہان سے کنجی لیکر دروازہ کہولا کہ اگر فرضاً اہل حصار مین سے کوئی خبردار ہو
تو باسانی فرار کیجیو بس بعد عبد اللہ آگاہ ہوا کہ ابو رافع بالاخانہ پر تن آسانی کر رہا ہے
اور افسانہ خوان اوسکے سامنے قصہ خوانی پس جسوقت کہ ابو رافع پر خواب نے غلبہ کیا اور
سو گیا عبد اللہ نے بالاخانے کے دروازے کہولے اور پیشتر قدم رکہا جس دروازہ کو کہولتا
تہا اندرون سے بند کر لیتا تہا کہ مبادا اہل قلعہ مطلع ہوویں اور اوسکو عذاب پہونچاوین غرض
عبد اللہ اوسجگہ پہونچا کہ ابو رافع اپنے اہل و عیال کے درمیان خانۂ تاریک مین سویا
تہا پس ابو رافع کو آواز دی ابو رافع نے بیدار ہوکر کہا کون ہے کہ مجھکو آواز دیتا ہے اوسوقت
عبد اللہ نے اوسکی آواز کی طرف تلوار ماری تلوار کارگر نہ آئی ابو رافع نے فریاد کی عبد اللہ
باہر آیا اور بعد لحظہ کے اپنی آواز بدل کر پھر اندر گیا اور اسطرح پر آواز دی کہ گویا فریاد رسی کرتا ہے
اور کہا ای ابو رافع یہہ کیا آواز تہی جواب دیا کہ اے مادر تو یہان کوئی شخص ہے کہ مجہے تلوار
ماری ہے اس بار بہی عبد اللہ نے اوسکی آواز کی جانب شمشیر ماری اور تلوار کا سرا اوسکی شکم پر رکھکر
اسقدر زور کیا کہ پشت سے باہر نکل گیا یہان تک کہ استخوان کی آواز مسموع ہوئی پس
عبد اللہ دروازہ کہول کر اپنے ہمراہیون کے پاس گیا وہان نوحہ کرنیوالون کی آواز
ہوئی کہ کہتے تہے کہ ابو رافع تاجر حجاز مارا گیا پس مع یارون کے ... آیا محمد صلعم
دیکھکر متبسم ہوئے اور کہا کہ اے عبد اللہ تجھکو بشارت ہو وے فقط یہہ روایت تفصیلاً صحیح بخاری
مین ہے بہایا اسلم ... جسکے ... ابو رافع کے بعد ... آیا

Marfat.com

شخص جسکا نام اسیر بن زرم تہا حکم محمد صاحب سے مارا گیا تفصیل اس سرگذشت کی یہہ ہے
کہ محمد صاحب نے عبد اللہ بن رواحہ کو تیس مسلمانون کے ہمراہ بطرف خیبر بھیجا اس لئے کہ اسیر
کے پاس جا کر کہے کہ تو مدینہ مین حضرت کے سامنے چل تا کہ تجکو عامل خیبر کرے اور دستار
فضیلت تیرے سر پر دہرے مگر محمد صاحب نے ایک حکم خاص عبد اللہ کو اسطرح پر دیا کہ راہ مین
اسیر کو مار ڈالو اور اسکے سینے سے نیزۂ اجل پار نکالو پس عبد اللہ بن رواحہ اوسکے پاس گیا
اور پیام محمد صاحب بے ہراس کہا بقول سعدی ؎ بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند ٭ در آرد
طمع مرغ و ماہی بہ بند ٭ اسیر نے طمع کی اور اپنی جماعت جمع کی تیس یہودونکے ساتھ مدینہ
کی راہ لی اور دریا دلی محمد کی تھاہ لی جبکہ قرقرہ مین پہنچا عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھیون
مین سے عبد اللہ بن انیس حکم خاص محمد صاحب بجالایا راہ مدینہ انصاف چہوڑ کر رخ بدیار خطا لایا
یعنی ناگہان تلوار سے قتل اسیر کیا اور خون ناحق سے قدح تیر پیا پس مسلمانون نے
ہمراہیون پر حملہ کیا اور مکر و فریب سے خون جما مگر ایک نفر نے راہ فرار لی اور شکایت بدخواہی
محمد بسیار کی جسوقت کہ اصحاب محمد نے اس کام کو انجام دیا اور حضور حضرت مین سلام کیا آپ
نے فرمایا کہ خدا تعالی نے تمکو قوم ظالم سے نجات دی اور تدبیر آفات کی فقط بعد غزوۂ بدر
کے محمد صاحب نے سالم بن عمیر کو واسطے قتل ابی عفک یہود کے جو پیر کہن سال تھا اور کوزپشت
مانند ہلال تہا روانہ کیا جبکہ وہان سالم در آمد ہوا اہل ظلم کا سر آمد ہوا ابی عفک کے جگر پر
شمشیر کہکر اسقدر زور کیا کہ ابی عفک نے بتحاشہ شور کیا راہ آہ و فغان لی اور جان
شیرین ناگہان دی فقط ہجرت کے چوتھے برس محمد صاحب نے عبد اللہ بن انیس کو واسطے
قتل سفیان بن خالد کے نامزد فرمایا عبد اللہ نے وقت رخصت محمد صاحب سے اجازت
دروغگوئی چاہی محمد صاحب نے اوسکو کذب صریح پر مامور کیا جبکہ عبد اللہ خدمت سفیان مین
حاضر ہوا سفیان نے کہا کہ یہہ کون ہے عبد اللہ بولا کہ مین ایک شخص ہون بنی خزاعہ سے
مین نے سنا ہے کہ تمہارا محمد کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ ہے اسواسطے حاضر ہوا ہون آپکا

استعانت بجالاؤن اور استیصال محمدیین جوہر جرأت دکہلاؤن اختصار آنکہ عبد اللہ
بہ ہدایت محمد صاحب بمکر و تزویر کرکے خاصان سفیان مین داخل ہوا اور خوف خدا سے
ل جبکہ بوقت نیم شب اصحاب سفیان متفرق ہوئے عبد اللہ نے شمشیر برہنہ کرکے اوسکے سر تن
اور نعتۃً اوسکا سر کاٹ کے مدینہ مین روبروے محمد رکہدیا محمد صاحب اوس سر کو دیکہکر بدرجۂ
یت مسرور ہوئے فی نفسہ گرداب ستم مین غمور ہوئے فقط جو کچھ کہ مولف ہدیۃ الاصنام
نے اس روایت کی نسبت گفتگو کی ہی خلاصہ اوسکا بزبان اردو یہی ہی کہ اول سفیان نے
ات شخص کو مکر و فریب تعلیم کرکے بطرف مدینہ بھیجا اونہون نے حضور محمد مین حاضر ہوکر
ار اسلام کیا اور گفتار دروغ انجام کہ ہم خدمت جناب مین مسلمان آئے ہین اور سوائے
ہمارے بہت لوگ قوم کے ایمان لائے ہین چند اصحاب ہمارے ہمراہ کیجئے تاکہ مردمان قوم
تعلیم قرآن و احکام شرع فایز ہوئین پس محمد صاحب نے صحابہ مین سے دس شخص انکو ساتھ
کئے اونہون نے کل کو ہلاک کیا سفیان نے اس پر بھی صبر نکرکے تیاری سپاہ کی اور
قتلہ مسلمانون کے رخصت جنگاہ دی پس محمد صاحب نے موافق قاعدہ الحرب خدعۃ
تدبیر پس کو بنا بر دفع فساد کے ماذون فرمایا اور مکر و دغا سے سفیان کو
خون کرایا فقط اس تقریر کا یہی حاصل ہی کہ شرافت محمد باطل ہی کہ جب تک اونہون نے
مکر کی عوض مکر نہ کرایا ہرگز صبر نفرمایا پس ... پیرایہ رضا و توکل سے عاری تھے اور مشغول
... ریاکاری جیسے کہ سفیان وغیرہ کفار مکار تھے ویسے ہی مسلمانون کے سید
تھے دونون مین فرق نہین ... کیلئے زرق و برق نہین یہان ایک
... کتاب کرتا ہون ... زبان سفیان سے جناب محمد مین خطاب کرتا ہوا

بیت
ناکردہ گناہ در جہان کیست بگو ... آن کس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو
... بد مکافات دہی پس فرق میان من و تو چیست بگو

اب فقرات ہدیۃ الاصنام لکہتا ہون اور خاطر خواہ الزام دیتا ہون **قولہ** پس محمد صاحب نے صحابہ مین سے دس آدمی کو

الخ جبکہ تم کہتے ہو کہ قول و فعل محمد وحی ہی اور موافق رضاے الہی تو ثابت ہوا کہ صحابہ بوحی الہی
فوت ہوئے اور اونکی قاتل بمنزلہ ملک الموت ہوے خدا کو اونکا زندہ رہنا منظور نہین تھا اور
سفیان بن خالد کا قصور نہین شاید کہ جبرئیل نے امانت مین خیانت کی ہووے اور محمد صاحب
کو غلط خبر از روے سوء دیانت وحی ہوی ہو پس لاجرم جبرئیل کو مسلمانون کا کاٹ منظور تھا اور
ہم پادریون کا لاٹ ضرور تھا ** ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست ** بغیر مصلحتش رہبری
کند ایام ** **قولہ** اوہنون نے کل کو ہلاک کیا الخ ہدیۃ الاصنام مین روضۃ الصفا سے منقول ہی کہ
سفیان نے صحابہ محمد سے میدان مین جنگ کی اور ایک ایک کی عقل دنگ کی صحابہ محمد نے بھی
داد دلیری دی اور داد بہی دشمنون کی سپری کی مگر چونکہ لشکر سفیان افزون تھا اور بخت
سعید و طالع ہمایون قدرت خدا سے ایسی تقریب ہوئی کہ فتح نصیب ہوگئی یہ مضمون روضۃ الصفا
ہے جسپر صاحب ہدیہ کا بہروسا ہے پس فعل سفیان و عبد اللہ بن انیس مین فرق آسمان و زمین
ہے اور بعد عرب و چین کہ سفیان نے میدان جنگ مین قتل مسلمان کیا اور عبد اللہ بن انیس
نے مکر و فریب سے خون سفیان در حالیکہ وہ محو خواب اور مانند مست شراب تھا **قولہ** سفیان
نے اس پر بھی صبر نکرکے الخ تیاری سپاہ مضر نہین ہی کون اپنی فتح و نصرت پر مضر نہین ہی کر
محمد صاحب بھی تیاری لشکر کرتے اور درستی شمشیر و سپر تو معیوب نہین تھا اور برگزیدی کے ساتھ
منسوب مین اللہ کسیکو مکر و فریب سے مارنا گناہ ہی خلاف طریقت سالکان راہ ہی جیسا کہ
محمد صاحب نے عبد اللہ بن انیس کو مکر و خدع کے ساتھ مطعون کرایا اور سوتے ہوئے سفیان
کا اوسکے ہاتھ خون کرایا اگر سفیان میدان جنگ مین عبد اللہ بن انیس کے ہاتھ سے مارا
جاتا تو ذمہ محمد سے مکر و خدع سارا جاتا کوئی اعتراض حضرت پر عاید نہوتا اور بطلان نبوت
محمد شاید نہ ہوتا **قولہ** پس محمد صاحب نے موافق قاعدہ الحرب خدعۃ الخ لاجرم حرب جہاد
ہے جسپر اسلام کی بنا دہی جبکہ جہاد عین مکر و خدع ہی تو کیونکر مطبوع طبع ہی لابد ایسا فعل
عبادت نہین ہی کوئی امر سواے الحاد نہین جس مذہب مین کہ عبادت مکر و خدع ہی مردعم

Marfat.com

حالت نزع ہے کیونکہ دنیا مین امکان آرام نہین ہے خیریت کے ساتھ انجام ہو بصفت عیاری

خلعت الهنود نے بھی جناب مصطفیٰ مین اثبات دغا و مکر کیا ہے اور جواب آیت الا صنام الجد

دیا ہے اب مولوی محمد علی مکر و دزد کا نام ہمت رکھتے ہین اور فسق و فجور کا نام عصمت **سوط الجبار**

آفرین برین ہمت مردانہ عبداللہ کہ اول دست از جان خود برداشتہ در زمرۂ اعدا جا گرفت و ہیچ

نین دیشید کہ اگر اعدا بر رازوے مطلع شوند او را بکشند چون در ابتدا خود را مردانہ در معرض ہلاک

بینداخت لاجرم در انتہا بتائید حق تعالیٰ بمراد خود دست یافت **جواب** اگر اسی پر ہمت

مردانہ و تلاش دلیرانہ موقوف ہے تو ہر ایک دزد و نقب زن بصفت ہمت و جوانمردی موصوف

ہے کہ بخانۂ بیگانہ بوقت نیم شب جاتا ہے اور بخوف و خطر نقب لگاتا ہے تا کہ ...

ساری عزت و آبرو واسطے نان کے کھوتا ہے کہ اگر اہل خانہ بیدار ہو وین اور اسکے راز سے

خبردار ہوں تو اسقدر پاپوش مارین کہ زمین پر بیہوش مارین اگر گرفتار کرین اور حوالے ...

رہے اور آسایش زندگی سے مایوس دست از جان برداشتن ... ہے ...

سے بعید ہے مولوی جی سے دور نہین ہے کہ اونکے عقل و شعور نہین جسوقت ...

کی ادعا کرتے ہین لاجرم محمد و علی کی طرح مکر و دغا کرتے ہین دست از جان برداشتن سمجھتے

رہے اور دست از جان شستن زبان زد ہے مولوی صاحب کی بات کا اعتبار نہین ہے کہ لغو گو

واقف اسرار نہین **ہے** لغو گوئی سے نہ انسان واقف اسرار ہے نہ بلبل تعویر کتاب گل

گلزار ہو **قولہ** چون در ابتدا مردانہ در معرض ہلاک بینداخت الخ دزد و اوقات لنا

بھی اول اپنے لئے معرض ہلاک مین ڈالتا ہے اور اپنی میاں کی مردانگی کا غلغلہ کنبہ ...

مین ڈالتا ہے اور اکثر اوقات اپنی مراد پاتا ہے اور مدینہ مفلسی سے دولت آباد جا ...

بھی کہتا ہے کہ تائید حق تعالیٰ شامل حال ہوئی اور ماہی مراد بدام حال ...

راستی و درستی سے دور نہین ہے تو چور کا بھی قصور نہین ہے ایسا ملا و دونون کا واحد ہے مانند اتحاد

گواہ و شاہد ہے ہجرت کی دوسری سال محمد صاحب نے یزید بن خطمی یہودی کی زوجہ عصما بنت مروان

سکے قتل کے لیے عمیر بن عدی [illegible] کو تعین کیا وہ موافق ارشاد حضرت کے ہنگام شب
عصما کے گھر گیا دیکھا کہ اوسکے گرد لڑکے دکھان خورد سال سوتے تھے اور ان مین سی ایک دودھ پیتا
تھا عمیر بن عدی نے اوس شیرخوارہ لڑکے کو الگ کرکے عصما کے سینہ پر شمشیر تیز رکھی اسطرح پر کہ
اسکی پشت سے باہر نکلی عصما کا کام تمام ہوا اور پیک محمد صاحب کا حاصل مرام ہوا پس اوس
رات [illegible] جب محمد صاحب [illegible] کہا کہ دختر مروان کو تو نے قتل کیا
جواب دیا کہ ہان پس فرمایا کہ تو نے فقط [illegible] ان بز نیست را اگر ہرگز بہ
نخواہد دید [illegible] تا قتل [illegible]
محمد صاحب نے زید بن حارثہ کو [illegible] کے واسطے قتل کرنے وہان کی ملکہ [illegible] کے
جسکے [illegible] زید [illegible] کی دختر تھی روانہ کیا وہ عورت
[illegible] اوسکو گردن مارا اوسکے دونون
[illegible] پس [illegible] کو بھی گرفتار
کیا [illegible] زید بن حارثہ نے وارد مدینہ ہوکر محمد صاحب
کے دروازہ پر آ [illegible] پس زید بن حارثہ سی
بغلگیر ہوئے [illegible] صحیح بخاری [illegible] روضۃ الاحباب مدارج النبوت
وغیرہ سے نکالی گئی [illegible] محمد صاحب کے پر تالی گئے ہین
کہ حضرت نے اکثر لوگون کا [illegible] خون کیا اور روشنا ہد عدل سیلی ستم سی گلگون کیا
معلوم نہین کہ مسلمان انکو کیونکر جبارون اور غدارون سی ممتاز جانتے ہین اور کسطرح صاحب
اعجاز [illegible] جیسے [illegible] گرو نہاد دستے تہے ویسے ہی واسطے دنگوئی
وحیلہ [illegible] وغیرہ نے مدینہ گھیر لیا
اوسوقت [illegible] دنگوئی وحیلہ جوئی تلقین

[illegible] روضۃ الاحباب مدارج النبوت [illegible]

ہے کہ روز خندق نعیم بن مسعود نے محمد صلعم سے کہا کہ ابھی تک [illegible]
ہے مین ہر قسم کا فریب و مکر سما سکتا ہوں اب جو کچھ ارشاد ہو [illegible]
نے فرمایا الحرب خدعة یعنی لڑائی دہوکہ دینا ہے لہذا جسطرح ہو سکے مخالفین مین تفرقہ
ڈال اور انکی جمعیت برہم کر یہ سنکر نعیم نے کہا علی الراس والعین یعنی تیرا حکم سر و چشم بجا
لاتا ہوں پس نعیم اول یہود بنی قریظہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم خود جانتے ہو کہ مین
ہمیشہ تمہارا یار و مددگار ہوں انہوں نے جواب دیا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم ہمارے دوست اور
غمگسار ہو جو کچھ کہے [illegible] کرین تب نعیم نے بنی قریظہ سے کہا کہ [illegible] قریش و غطفان
محمد سے اسواسطے جہاد کو آئے ہیں کہ بر تقدیر فتح نامور ی حاصل کرین کہ ہم نے مدینہ [illegible] کی
اور محمد کو ہزیمت دی پس تمہارے [illegible] ناموری ہوگی [illegible]
اپنے ملک کی راہ لینگے اور تمکو یہان ہی چھوڑ جائینگے [illegible] سے محمد کا مقابلہ ہو نہ سکیگا اور
محمد بلاشک تمہاری دشمنی پر کمر باندہے گا بنی قریظہ نعیم کے فریب مین آکر کہنے لگے [illegible] کیا
کرنا چاہئے اوس نے جواب دیا کہ اب بھی وقت ہے کہ قریش و غطفان [illegible] جو لوگ
ہم سے مدد چاہتے ہو تو اپنے سردارون مین سے چند آدمی ہمارے نزدیک روانہ کرو تاکہ [illegible]
ہووے کہ تم محمد کی مہم تمام کئے بغیر نہ پھرو گے اگر تمکو اس بات سے انکار ہو تو ہم بھی تمہارے
شریک نہین کل کو تم اپنے گھر جا بیٹھو اور محنت مشقت ہم جھیلو اور [illegible] محمد کی
لیاقت نہوگی جنگ وجدل کی طاقت نہوگی القصہ بنی قریظہ نعیم کے فریب مین آگئے [illegible]
نعیم کہتا ہے وہ حق ہے جب نعیم نے جانا کہ اوسکا فریب [illegible] قریش
مین گیا اور ابو سفیان وغیرہ سے خلوت مین کہنے لگا [illegible]
ہوں تب بنی محمد سے [illegible] نہاد و قریش نے [illegible]
کہ مین اسواسطے آیا ہوں کہ تمکو کچھ نصیحت [illegible] ایسا ہی
ہوگا پہر نعیم مقصود غطفان کی [illegible]

Marfat.com

آنحضرت نے کہا کہ ہم قریش و غطفان کے چند میون کو پکڑ کر تیرے پاس لاتی ہین تاکہ تو اونکو
قتل کرے اور ہم سے راضی ہووے پس فیما بین وہی عہد رہیگا کہ سابق تہا محمد نے اس پیغام
کے جواب مین کہا کہ جو وقت تم یہہ کام کروگے مین بہی عہد قدیم سے منہ پہیرونگا بالفعل
بنی قریظہ اس فکر مین ہین کہ قریش و غطفان سے چند شخص کو گرفتار کر کے محمد کے حوالہ
کرین دریںصورت اگر بنی قریظہ تم مین سے کسیکو بلائین تو ہرگز نجانا میری صدق مقالی پر
دلیل یہہ ہے کہ جس وقت تم بنی قریظہ سے استعانت طلب کروگے وے تمہارے سردارون کو
بلائینگے پس نعیم قریش کے پاس سے اوٹھکر غطفان کے لشکر مین گیا اور جو کچھہ کہ قریش
سے کہا تہا انسے بہی وہی کہا الغرض نعیم نے ہر ایک سے نرم نرم باتین بنائین اور دربارہ
دشمنی کے آگ بہڑکائی ہے سنگین دل ست ہر کہ بظاہر ملایم ست بہ پنہان درون
ہمچنان مینہ دانہ را بار اپنی عبارت ہدیۃ الاصنام ہے جسکا غلطی پر آغاز و انجام ہے
مدیتہ الاصنام قبائل بنی قریظہ و غطفان و قریش بکثرت و انبوہ زاید از حد شمار
باتفاق و عہد قسم کہ در باب قتل و استیصال حضرت متوجہ مدینہ شدند و ہمین عزم
بستہ بودند کہ تا حیات ایشان باقی ست دست از مقاتلہ اہل اسلام باز ندارند و در راہ
فرار و گریز قدم ننہند و بنابرین لشکر اسلام را حالت ایشان حاجب از حد بیان غالب
شد لیکن عنایات نامتناہی و تائیدات الٰہی شامل حال اہل اسلام بود گفار بیشمار را ہنجار
رامرتہ بعد اولی ہزیمت تمام رو داد چہ اولا بعد قتل شدن عمرو بن عبدود کافر کہ رستم وقت
بود از دست حضرت علی ہمہ رو بگریز نہادند ثانیا بعد از انکہ اتفاق کردہ مراجعت نمودہ بکنار
خندق رسیدہ بود قتال و جدال دادند بتوجہ حضرت رسالت پناہی و برکت دعا بتوجہ
بجناب الٰہی از زمرہ ہمان کفار بعضی مسعود خارج شدہ انقیاد نمودہ برای تفرقہ آنہا کار
کردند جواب دروغ بدنا کا کیا ٹہکانا ہے اسکے سامنے شتہری مسیلمہ افسانہ ہے
آگے مسلمانون اور گروہ مسیلمہ مین مقتا بعیدہ ہے اور حسب صاحب ہدیہ پیش دیتے ہے کہ تاجیہ

Marfat.com

بیان رفتگان شور پر صد بیت بر زندہ تو سیم مردہ در گور پر شاید کہ مولف اسکو فرشتہ سعد ود
بمعنی معلوم نہیں ہوا رتفاوت تھی عداود غیرہ محاربہ ذہن میں نہیں مدارج امنوت وغیرہ کل کتب
میں مرقوم ہے کہ روز خندق تین ہزار گروہ مسلمان تھا اور دس ہزار انبوہ قریش وغیرہ دنی درلا
طوفان تھا جو کوئی دس ہزار کو سیچہ بیت مارکہتا ہے اور اندک کو بیار وہ دیوانہ ہے اور بیجہ
خویش و بیگانہ ہے ایسا ہم انکار انکار ملا قطب الدین پر نگاہ کرتی ہیں اور انکی بلندی ہمت پر
اورا کہ پھر طبع زادہ ہے اللہ کہیں کتنی اور راحت افزائے دل اندرین **قولہ** تو جہ
پہ شدند الخ بیان سے ظاہر ہے کہ قریش و یہود وغیرہ مسلمانوں سے ملانیہ لڑتی تھی
و شجاعت پیشہ نامور جڑے تھے مہدی لوگ انکو مقابلہ میں مکر و فریب کی
جہاں اور پاس سے ہی سے جھنڈہ بہ دلی کی زینت و زیب **قولہ** میں عزم بستہ بود
الخ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش و یہود بھی عزم جزم رکہتے تھے کہ میدان میں جا کر
تلوار سے وار کریں اور غزا سے عار حسب تک ہم میں دم ہے میدان میں قوم ہے خویش
اسکا کچھ خیال نہیں تھا زندگی کی خواہش مرنے کا ملال نہیں تھا **قولہ** ضعفا لشکر
اسلام باہدایت الخ اس قول سے پیدا ہے کہ بسبب نامردی و بزدلی کے مسلمانوں پر خوف
قریش غالب تھا اور دہشت کے مارے ہر ایک کانپتا تھا پس جسقدر سوار و پیادہ تھے سب جنگ پر آمادہ
تھے مولوی محمد علی نے ثبوت مردانگی و شجاعت صحابہ میں جو کچھ لنترانی کی تھی اور جسقدر داد
دروغ بیانی دی تھی اونکے امام صاحب ہدیۃ الاصناصر نے بالکل باطل کی اور تقدر مسلمانی بلا
تامل ازل کی **قولہ** لیکن عنایات الٰہی و تائیدات نامتناہی شامل حال اہل اسلام بود
فقط اگر عنایت الٰہی شامل حال اہل اسلام ہوتی اور شمراء کا عدوانی در حام ہوتی تو جنگ
مکر و فریب نہوتی کوئی تدبیر اسی صورت سے شکیب ہوتی کسی
نہوتا کوئی کام غیر رضا و تسلیم ہوتا تمام قریش بھی اطاعت اسلام کرتے بلکہ قیصر و کسری
تابع ہو کر اسلام کرتے جو نکہ محمد صاحب نے ترویج اسلام میں مکر و فریب کا کام لیا اور بعضی

Marfat.com

سوا مع پر سلہ و انعام دیا اس سے معلوم ہوا کہ تائیدات الٰہی شامل حال نہین تھی اور مدد
صحت و اقبال نہین جس شخص کے عنایت ایزدی شامل حال ہو گی اوسکو مکر و خدع سے فتح
کامل ہو گی **قوله** کفار بیشمار ناہنجار را مرة بعد اولیٰ ہزیمت تمام بود اد فقط دس ہزار
بیشمار نہین تھی اور زیادہ از دہ ہزار نہین مؤلف ہدیہ کہ دس ہزار کو بیشمار جانتا ہی قطرات چند کو
بحر زخار مانتا ہی خدا اوسکو تمیز کم و زیادہ عنایت کرے اور اوسکی راہ مین چراغ ہدایت
دہرے ہزیمت ہر جگہ معیوب نہین ہی اور ہمیشہ نامردی مین محسوب نہین مرد نبرد دیدہ وگرم
و سرد چشیدہ گاہے قدم بمیدان کارزار دہرتا ہی اور گاہی فرار اختیار کرتا ہی ہر چیز اپنی اپنی
جگہہ خوشنما ہی کہین آشتی کہین دغا ہی آپکو بہی یاد ہو گا کہ روز احد جملہ صحابہ قریش کے ساتھ
سے کافور ہوئے اور بھگوڑے مشہور ہوئے **قوله** اولًا بعد قتل عمرو بن عبدود الخ روضة الصفا
مین علانیہ مرقوم ہی کہ علی نے مکر و دغا سے قتل عمرو بن عبدود کیا اور برعکس عادت قدیم اوس
کے ہیو و کیا اول علی و عمرو کے درمیان یہہ ہی قول و قرار ہوا کہ تن تنہا صف آرائی کرین
اور بے استعانت دوسرے کی لڑائی دونون طرف سے کوئی مددگار نہ آئے ہتیار بند اور بے ہتیار نہ آئے جبکہ دیر تک
کسیکو فتح نصیب ہوئی تو علی نے کہا کہ ہمارے تمہارے درمیان مقرر نہین ہوا کہ کوئی طرفین
سے مدد نہ کرے عمرو نے کہا کیا ہوا علی نے براہ مکر و خدع جوابدیا کہ دیکہہ تیرا بھائی عقب
سے مدد کے لئے آتا ہی عمرو نے علی کے فریب مین آکر باز پس نگاہ کی علی نے قابو پاکر قطع
ران عمرو ناگاہ کی اوسوقت عمرو نے کہا کہ اے علی تو نے میرے ساتھ دغا کی علی نے جوابدیا
کہ الحرب خدعة عقیدۂ پیغمبر ہے اور مجکو مدت سے از بر ہی یہہ مضمون روضة الصفا سے جسپر
مؤلف ہدیہ ہر جگہہ کفایت کرتا ہی کسیکو مکر و خداع سے قتل کرنا مردانگی نہین ہی بجز حرکت
سبی دغا کی نہین یا شیوۂ نامرد ہی اور منافی قواعد نبرد ہی **قوله** بتوجہ حضرت رسالت
پناہی و برکت دعا اد الخ اگر دعا پیغمبر کارگر ہوتی تو بغیر مکر و دغا کے صورت فتح و ظفر ہوتی
چونکہ دعا حضرت مستجاب نہین ہوئی بلا درد کوئی نعیم بن مسعود کے مسلمانی فتحیاب نہین ہوئی ہمارا

راض یہ ہی تہا کہ محمد صاحب نے نعیم بن مسعود کو اجازت فریب دہی و دروغگوئی دیا تھی اور
ن تو مسلم سے مکاری و حیلہ جوئی کرائی جس مذہب کی تعلیمات کا اول دروغگوئی ہے اوس
ن کون سی نیکوئی ہے غرضکہ کسیطرح کی بہلائی نہین ہے اور کوئی تابع رضائے الہی نہین ہر چند
ذلت ہدیہ نے گفتگو درازکی اور وسطے دامن عصمت محمد کے شست و شوے آغاز مگر ہمارے اعتراض
جواب نہین دیا ابروے مسلمانی برخصاب نہین کیا اگر دعا حضرت مستجاب ہوتی تو کسو اسطے
مسلمانی اسقدر خراب ہوتی محمد صاحب صحابہ کو رخصت خدع و دروغ نہ دیتے اپنی شریعت
مین مکر و فریب کو فروغ نہ دیتے جبکہ محمد صاحب نے نعیم بن مسعود کو دروغ گوئی و حیلہ جوئی کی تعلیم
دی اور صاحب ہدیہ نے ہماری گفتگو تسلیم کی تو سارا قضیہ ماضی ہوا مدعی سے مدعا علیہ راضی ہوا
مولوی محمد علی نے مکر و فریب کو مردان بزرگ کے کمالات مین شمار کیا یہہ ہی جواب اہل
سوط الجبار کیا جبکہ صفت شیطانی کمال مسلمانی ہے تو لاریب عیب نہانی جمال مسلمانی
ہے کیونکہ جسقدر بے ایمانی ہے سب کی بنیاد فریب دہی و دروغ بیانی ہے اگر خدع و دروغ
کمال اہل دین ہے تو کسکے حق مین آیت (لعنة اللہ علی الکاذبین) ہے بالیقین مولوی صاحب کے
دل مین خیال خام سمایا اور آفتاب اسلام سر لب بام آیا جسوقت مسلمان اس تحقیقات پر نظر
التفات ڈالین گے بیساختہ منہہ سے یہہ کلمات نکالین گے کہ مولوی جی و ایماکا سرکاری
مین رہتے ہین اور شب و روز فکر دنیاداری مین لیل و نہار کامرانی کرتے ہین اور تلاش حظوظ
نفسانی قرآن و حدیث پر نظر نہین ہے اور امور دینیہ سے خبر نہین ہے عالم کہ کامرانی
و تن پروری کند او خویشتن گمست کرا رہبری کند بعد ازین مولوی جی نے نقل انتونہا ان
کمر بیان کیا ہے اور تشریح کرشن پر بہتان کیا ہے چونکہ اوسکو مکر و تزویر محمد سے منشا بہت
ہے او دنیاکی کچہ بہی مناسبت نہین لہذا ہم اوسکی نسبت یہان گفتگو نہین کرتے اور بعد
بکر فکر مولوی جی رہ نہین مقصود جناب اس سے یہی ہے کہ میان محمد علی کی بلند ہمتی اور دلاوری
حق ذرہ مناسب ذکر مناسب کیا جاتا ہے اور میان کی بزدلی و بدعہدی محمد صاحب عبارت سلیس سے

Marfat.com

اور قافیہ بندی مین فرق اوسمین نہین ہی اگر قافیہ و ردیف کی رعایت ہوگی مسلمانون کو
اخفا و تفرید کی شکایت ہوگی لہذا بعبارت روان گفتگو کرتی ہین اور آیات و روایات
کی اردو سند لیتی ہین ششم ہجری مین محمد صاحب کئی سو مسلمان ساتھ لیکر حج کرنیکے ارادہ بہ
طرف مکہ راہی ہوئے قریش اطراف و جوانب سے لشکر جمع کر کے مکہ سے باہر آپڑے تاکہ
محمد صاحب کو حج کرنے سے منع کرین لہذا محمد صاحب نے حدیبیہ مین نزول کیا کچھ دیر تک قاصدون
کی معرفت پیامی گفتگو رہی آخر الامر ایک صلح قرار پائی کہ اس برس محمد صاحب زیارت
نکرین اور جو لوگ قریش مین سے مسلمان ہوکر محمد کے پاس جاوین انکو واپس کرین اور اگر
کوئی مسلمان خدمت قریش مین حاضر ہوکر اونکا دین قبول کرے تو قریش اوسکو مسلمانونکے
حوالہ نکرین اسپر محمد صاحب نے اوس بن خولہ انصاری کو منتخب کیا اور اہل قریش نے صلحنامہ کو
سہیل بن عمرو قرشی لایا کہ اسے محمد کتابت صلحنامہ بدست علی یا عثمان چاہیے
محمد صاحب نے علی سے کہا کہ لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہین جانتے
لکہو یون ابتدا کرو باسمک اللہم جیسے کہ پہلے اس سے لکہا جاتا تہا مسلمانون نے غل مچایا کہ ہم سوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کچہ نہین لکہنے دینگے تب محمد صاحب نے فرمایا کہ اے علی لکہو باسمک
اللہم علی نے موافق حکم محمد صاحب کے باسمک اللہم سے لکہنا شروع کیا پہر اوس مین محمد صاحب نے فرمایا
کہ اے علی لکہو ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ اور علی نے یہ فقرہ ثبت کیا سہیل بولا کہ ہم تیری
رسالت پر اعتراض نہیں کرتے اگر ہم جانتے کہ تو رسول خدا ہی تو پہر کر تجکو زیارت کعبہ سے
منع کیون کرتے لہذا اے علی محمد بن عبد اللہ لکہو تب محمد صاحب نے فرمایا کہ مین تو رسول اللہ ہون
اگرچہ تم مجکو رسول نہین مانتے پہر اے علی لفظ رسول اللہ محو کر دو بجاے اوسکے ابن عبد اللہ لکہو
اوس وقت علی نے کہا واللہ مین وصف رسالت حک نکرونگا محمد صاحب نے علی کے ہاتہ سے
کاغذ لیا اور لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے بدست مبارک کاٹ دیا اور
اوسکی جگہ ابن عبد اللہ رقم کیا پہر علی سے کہا کہ تجکو بہی ایسے کام کی احتیاج پڑیگی

Marfat.com

[illegible] مدینہ جو کچھ قریش اصرار کرتے تھے [illegible] اعتبار کرو [illegible]

[illegible] کا بیٹا ابو جندل مسلمان ہو کر [illegible] پاس آیا [illegible]

[illegible]

Marfat.com

کہا کہ تو نہین کہتا تھا کہ ہم جلد آئینگے اور طواف کرینگے خانۂ کعبہ کا فرمایا کہ ہان مین نے بیشک
خبر دی تھی کہ تو آئیگا اس سال مین مین نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تحقیق تو آنیوالا ہے اور طواف
کرنے والا اوسکا پھر کہتے ہین خلافت پناہ کہ مین ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مین نے کہ اے
ابوبکر آیا یہ شخص نبی خدا کا نہین ہے بر حق کہا اوس نے کہ ہان یعنی ہے مضمون مقولۂ ابوبکر بیان کرکے
راوی کہتا ہے [قال عمر فعلت لذلک اعمالا] یعنی عمر نے کہا کہ مین اس گناہ کے دور کرنے کے
لیئے مدت تک صوم و صلواۃ وغیرہ اعمال کرتا رہا فقط یاد رہے کہ یہ مقولا ایک مدت کے
بعد کا ہے روضۃ الاحباب مین عمر سے مروی ہے کہ روز حدیبیہ میرے دل مین امر عظیم نے خطور
کیا پس خدمت حضرت مین مین نے عرض کی کہ آیا تو پیغمبر بر حق نہین ہے جوابدیا کہ ہان مین
پیغمبر بر حق ہون پھر مین نے التماس کیا کہ آیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہین ہین فرمایا
کہ تم حق پر ہو اور تمہارے دشمن باطل پر ہین پھر مین نے عرضداشت کی کہ ہمارے مردے
بہشت مین اور دشمنون کے مردے دوزخ مین نہین ہین جوابدیا کہ تمہارے مردے جنت
مین ہین اور دشمنون کے مردے فی النار ہین تب مین نے کہا کہ پس ہم ایسی مذلت و خواری
کیونکر پسند کرین اور کسواسطے صلح پر پسند کرین محمد صاحب نے جوابدیا کہ مین رسول خداوند گار
ہون اور اوسکے حکم محکم سے ناچار ہون فقط امر عظیم سے شک مقصود ہے سورۂ فتح کی تفسیر
ثعلبی موجود ہے مثلا (قال عمر ماشککت منذ اسلمت الا یومئذ) **ابیات** تفسیر
مین ہے ثعلبی کی کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تھی عمر ہر ایک سے کہتا تھا بتکرار شکوک
باطنی کرتا تھا اظہار پیمبر کی نبوت مین کبھی شک نہین ایسا ہوا تھا کہ اب تک
جو کچہ روز حدیبیہ ہوا شک پڑا اوس دن میرے دل مین بڑا شک دیکھو خاص صحابہ کا
حال ہے عمر بن خطاب کا قال ہے پھر دوسرے مقام پر مؤلف روضۃ الاحباب لکھتا ہے کہ میگفت
دیرک از وسوسہ شیطان و کید نفس کہ دران روز بخاطر من گذشتہ بود استغفار میکنم و
باعمال صوم و صلوۃ و اعتاق و تصدقات توسل میجویم تا کہ کفارۂ آن جرأت من گردد

مرجع ضمیر دی عمر بن الخطاب ہین جو کہ ابو بکر کے بعد خلافت مآب ہین اگر محمد صاحب رسول اللہ ہوتی
اور رسالت پناہ تو اپنے نام کے اوپر سے وصف رسالت محو نکرتی اور اپنے ہاتھ سے اپنی تحقیر
کسی نحو نکرتی جو کوئی برحق پیغمبر ہوگا اوسکو کسی سے کیونکہ ڈر ہوگا ہرگز رسالت سے انکا نکریگا
دشمنان دین سے زنہار نہ ڈریگا اصل آنکہ صلحنامہ مین جو رسول اللہ اور ابن عبد اللہ کی
تبدیل ہوئی ہمارے لئے بطلان نبوت محمد کی عمدہ دلیل ہوئی اب ہم یہہ مضمون صحیح بخاری لیتے
ہین اور مخالفون کو مذلت وخواری دیتے ہین جبکہ محمد صاحب حدیبیہ سے مراجعت کر کے مدینہ مین
داخل ہوئے اور اپنے کاروبار مین شاغل ابو بصیر نامی ایک شخص دین محمدی اختیار کر کے اور مکہ
سے فرار کر کے محمد صاحب کے پاس آیا اور اوسکے بعد قریش نے ابو بصیر کو پھیر لانے کے لئے دو
شخص خدمت محمد مین روانہ کئے محمد صاحب نے موافق عہد کے ابو بصیر اونکے حوالہ کیا دی ابو بصیر کو
ہمراہ لیکر راہی مکہ ہوئے اور مقام ذو الحلیفہ مین واسطے تناول طعام کے قیام کیا اور
وقت ابو بصیر نے اون دونون مین سے ایک شخص سے کہا کہ تیری تلوار بہتر معلوم ہوتی ہی
ذرا مجھکو دکھلا اوس شخص نے اپنی شمشیر غلاف سے باہر نکال کر ابو بصیر کے ہاتھ مین دی ابو بصیر
نے فی الحال اوسکی گردن مین ماری اور اوسکو ہلاک کیا دوسرا شخص یہہ حال دیکھکر بھاگتا
ہوا مدینہ مین محمد صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ ابو بصیر نے میرے ہمراہی کو مار ڈالا اتنے ہی اوسکے
عقب ابو بصیر بھی حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے محمد تو نے مجھکو انکی سپرد کیا مگر حق تعالی نے مجھکو
انکے اوپر دست برد دیا محمد صاحب نے فرمایا (ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد) یعنی ابو بصیر
عجب شورش کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا ساتھ اسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا فقط اس حدیث
سے محمد صاحب کی یہہ ہی مراد تھی کہ ابو بصیر یہان سے راہ لے اور کہین صحرا مین جا
جسقدر قوم کہ مکہ مین نظر بند تھی اوسکو یہی پسند تھی کہ اپنے گھر دن سے بلد بدر ہو کرین اور
خدمت ابو بصیر مین بسر روزگار کرین القصہ جبکہ ابو بصیر نے پیغمبر کے منہہ سے یہہ حدیث سنی
فی الحال بھاگ گیا ساحل دریا کی راہ لی جہان قافلہ قریش کی گذرگاہ تھی جسوقت عمر

Marfat.com

مسلم ہوا کہ ابو بصیر نے فرار کیا اور کنارہ دریا پر قرار لیا اور ابو جندل ابن سہیل کو پیغام [illegible]

[illegible] ہو گئے [illegible] ابو بصیر ہو کہ حضرت نے [illegible]

اس میں حدیث عجیب غریب دکھائی ہے قتل و غارت قریش کی ترکیب کرائی ہے پس

جب مسلمان کہ قریش کے یہاں محبوس تھے اپنے خویشوں کو فریب دیکر ایک ایک ابو بصیر

سے جا ملے اور قتل و غارت قریش میں پھیل گئے یہاں تک کہ ستر اشخاص جمع ہو گئے جو کوئی

قریش میں سے ادھر جاتا تھا اسکو مار ڈالتے تھے اور اسکا مال و اسباب غارت کرتے

تھے تب قریش کو ندامت ہوئی تب [illegible] عرض داشت کی کہ اب تک ہم نے اونکی برداشت

کی آپ [illegible] اونکو مدینہ میں طلب کیجیے اور [illegible] ہم اپنے آدمی کی [illegible] کریں گے

کہ [illegible] آئندہ جو کوئی قریش میں سے مسلمان ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible] اور قتل و غصب [illegible] مضمون صحیح بخاری ہے جس [illegible]

[illegible] اگر اہل اسلام [illegible] کریں گے [illegible]

[illegible] عہد و پیمان کرتے [illegible] ابو بصیر [illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول قتل [illegible]

[illegible] ان کو [illegible] کیا ابو جندل [illegible]

[illegible] اور مصنف ہدیۃ الاصنام

[illegible] الاحسن اھ [illegible] ابو بصیر [illegible] حدیث

[illegible] بلا توقف [illegible]

[illegible] قتل و غا

[illegible] حدیث معصوم حضرت [illegible] حالانکہ حدیث کا

Marfat.com

موصوف در مدح ابوبصیر نبود بلکه در بیان سرزنش او بود که او محب اخذ دنیا و جنگ با
شده است اگر باشد با او کسے بگوید که زود ترح بسوے ما کنند و دلیل برین معنی آنکه این عادت
آنحضرت با ابوبصیر وقتی فرمود بود که او از مشرکان ناخلاص شده بحضور حضرت نبی
عرض نمود که آنحضرت مرا حوالہ مشرکان فرمودند خدا تعالی مرا از ایشان نجات بخشید الخ
پس از حدیث موصوف مدح ابوبصیر و اشاره در باب نقض عہد و قتل و غارت کردن او
ثابت نیست اصلا مقصود نبود ابوبصیر خود این معنی فہمیده بجانب اہل آورده حاصل آنکه معنی محبا
الہی مصروف تذلیل قریش بود ابوبصیر هم آنرا بتامل بکار برد در پے قتل و ذلت کفار گردید
پس ابن معنی را نقض عہد از طرف رسالت مآب فہمیدن و الزام بر اصل وارد کردن محض
خوش فہمی است در فتح الباری و مرقاة و مدارج النبوة وغیره این معنی ملاحظه باید کرد
... معنی ... باشد **جواب** اگر ابوبصیر حدیث مذکور سے صرف اپنی تعریف
گمان کرتا تو کسے طرح بھاگنے کا سامان کرتا ... اپنی طرح کوشش کرکے مفرور ہین
... اور ... تدابیر ... ابوبصیر نے ... سائر انسان کیا
اور ... کو دشمن جان لیا پس قیاس ابوبصیر غلط ٹھیرا اور کلام صاحب ہدیہ بے ربط اصل
یہ ہوا مدح ابوبصیر مین زبان حضرت سے ظاہر بھی ہوئی اور جناب نبوت سے اون کو تسلیم کو
تعلیم قرار بھی ہوئی پس عہد شکنی حضرت مین تامل نہین ہے اور صاحب ہدیہ کو فہم درست بالکل
نہین ... یہ کہنا تب مخالفت عہد ... ہوتی کیونکہ ابوبصیر کو واپس آنا قرار کرتی
بلکہ ... اور مکافات ... کیونکہ وہ سزائے پاداش تھا مستحق تھا
اب ... اقوال ہدیة الاصنام ہے جو کہ منافی ... **قولہ** ...
غلط فہمی ابوبصیر سے شکایت ہے ... خوش فہمی حضرت محمد ...
روضة الصفا و مدارج النبوة مین مذکور ہے ... ابوبصیر نے مدینہ سے فرار کیا تو حضرت
نے ابوجندل اسہیل کو خبردار کیا ... ابوبصیر کی تعریف کی ہے اور تم لوگون کو

Marfat.com

اون کی مدد کے لئے تکلیف دی ہی اگر تم اوسکے رفیق ہو گئے دریائے رحمت مین غریق ہو گے اب
ہم آپکی معتبرہ دستناویز کتابون کی اصل عبارت نقل کرتے ہین اور واضح رای اہل عدل
وعقل اول نقل عبارت روضۃ الصفا ہے جسپر بالکل آپکا اتکا ہی (قیل انہ مشعل حرب کان معہ
احد) حاصل این کلام آنکہ ابوبصیر محبت افروز نائرہ جنگ ست اگر کسی اورا امداد و معاونت
نماید و این سخن مشعر بود بر فرار ابوبصیر و بشیر بانکہ باید کہ جمعی از اہل اسلام کہ در مکہ محصور و ممنوع
اند باو لاحق شوند چون ابوبصیر باین رمز و ایما وقوف یافت بی توقف روی بگریز آورده
بآن منزل عیص کہ بکنارہ دریا بود و ہیچ جانہ ایستاد و عمر با طلایہ از ارباب توحید کہ در مکہ
ممنوع بودند پیغام داد کہ حضرت پیغمبر در شان ابوبصیر چہ فرموده چون این خبر بگوش ابوجندل
پسر سہیل بن عمرو رسید فرار بر قرار اختیار کرده بہ ابوبصیر پیوست و مسلمانان مکہ یگان یگان
بخدمت او مبادرت نمودند تا بروایتی اہل ہفتاد کس نزد او جمع گشتند و چون آن جماعت
مکر کاروان قریش بودند انتہاز فرصت نموده دست بتاراج و غارت و قتل [illegible]
انتہی آپکی نقل عبارت مدارج ہی جو کہ براءت حضرت کی ناسخ ہی چنانچہ گوید کہ امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ عنہ با ابوجندل پسر سہیل بن عمرو کہ در حدیبیہ آنحضرت مسلمان [illegible] حضرت [illegible]
بہ پدرش سپرد پیغام فرستاد و بقصہ ابوبصیر اعلام کرد ابوجندل نیز از پدر گریختہ [illegible] ابوبصیر آمد تا
جمع کثیر بہم رسید انتہی اگر حضرت عمر نے حدیث انا کو [illegible] ابوبصیر نہین سمجھی تھی تو کیونکر
خلاف واقع ابوجندل کو خبر دی تھی پس جو کوئی حدیث (قیل انہ) کو مشعر تعریف ابوبصیر
قیاس کریگا عقل و فہم حضرت عمر کا بھی پاس کریگا شاید کہ مولف ہدیہ کی رای مین عمر خلیفہ ثانی
بمنزلت [illegible] نہین رکھتے ہین فہم حدیث کی طاقت نہین **قولہ** جو اہل اسلام را از مکہ طلب
فقط ابوبصیر نے مکہ سے کسیکو طلب نہین کیا اور کسیکو مرتکب جنگ حرب نہین بلکہ خود محمد صاحب نے لوگون
[illegible] زیادہ کیا تہا علاوہ محمد صاحب
[illegible]

جو عنقریب ہوئی کو شکند از امید و غریب ہوئی **قولہ** از قریش نقص عہد نمود الخ ابوبصیر و
یش سے کوئی عہد وپیمان نہین کیا تھا اور اسیوقت خدا کو درمیان نہین دیا تھا جب وہ
بلکہ نیز شکستہ کرتا اور کسطرح مخالفت قول وفعل سے کمر بستہ کرتا کسواسطے کہ شکستن عہد بعد بستن ہوتا
ہے بانی مبانی عہد شکنی محمد صاحب تھے کہ ابوبصیر کو ایماے فرار کیا اور ابوجندل وغیرہ کو اوسکا
مددگار **قولہ** آنکہ فی الواقع ازین حدیث مقصود حضرت ہمین مر بود فقط لا کلام حدیث
(ویل امہ) سے مقصود محمد صاحب یہی تھا کہ ابوبصیر انکے پاس سے گریختہ ہوگئے کو عہد وپیمان بھی
سے ٹوٹ گئے افسوس کہ محمد صاحب نے قریش سے جو کچھہ قول وقرار کیا اول بار ہی برخلاف اسکے
کیا **شعر** خوش بست گلشن چمن سے شگوفہاے امید ؛ ولے چہ سود کہ زود این بہار می ریزد ؛
الحدیث مذکور سے مقصود محمد صاحب نقص عہود ہوتا تھا وہ انکے سامنے سے ابوبصیر مفقود ہوتا بلکہ
[illegible] زندانی کرکے ابوبصیر و فریق ثانی **قولہ** حالانکہ حدیث موصوف [illegible]
ثبوت فقط یہی ہی خلاصہ التقریر یقیناً ہمدرمن ہی کہ حدیث مذکور سے مدح ابوبصیر میسر ہی نہ عمر خلیفہ کی ہمادا
[illegible] ابوبصیر وضحیہ ابوجندل کی بھی اسی طرف راجع ہی اگر حدیث مرقومہ مین ابوبصیر کی مدح ہوگی راے
عمر خلیفہ و ابوجندل احمع ہی کی تعریف ابوبصیر سے انکار کرنا شگفت ہے عمر خلیفہ کی عقل پر
[illegible] خلافت تاکا تصور ہو اور خالی از شور سر پر غرور ہوئے **قولہ** بالکہ
[illegible] سر رشتہ ہاے بود فقط الخ حدیث (ویل امہ) سے ترشح ابوبصیر مین نہین ہے بہرہ از عقل و
دانش عجیب بد کی تقدیر ین نہین ہین بالیقین حدیث مذکور اوسکی تعریف مین ہی کہ ابوبصیر عجب او زندہ
[illegible] اور بخوف اثیر آفتنگ اگر اسکا کوئی مددگار ہوئے تو کشتی مسلمانی پار ہو جائے اس قسم
کا کلام [illegible] تعریف کے وہ محتمل نہین ہو سکتا اور بجز توصیف کے کوئی [illegible]
قولہ وباعث طعنہ ہست فقط [illegible] حدیث سے زیادہ [illegible]
خوبی اسکا نام [illegible] **قولہ** اگر باشد باد کسے بگوید کہ رجوع بسوی
تا آنکہ فقط ترجمہ مین افراط و تفریط ہے اور زیادتی مرکب بلسیط الفاظ (لو کان معاحد) کا صحیح

Marfat.com

ترجمہ اسطرح ہی کہ اگر باشد با او کسی فقط حاصل اسکا یہ ہی کہ اگر ابو بصیر کے ہمراہ کوئی مددگار ہوتا تو بپایہ مسلمانی تہ اسکا مرانی سے سرشار ہوتا فقط جس صورت مین کہ ابو بصیر محمد صاحب کی سامنے حاضر تھا تو اس کلام کی کیا احتیاج تھی کہ کوئی اس سی کہی کہ ہماری طرف رجوع نکرے بلکہ اگر کسی بات کی ضرورت ہوتی تو خود محمد صاحب ابو بصیر کو تعلیم کرتی بر تقدیر یکہ مفہوم حدیث یہی ہو کہ ابو بصیر سے کوئی کہے کہ محمد صاحب کی جانب رجوع نکرے تو خود مؤلف مدید کی زبانی ثابت ہو گیا کہ محمد صاحب نے ابو بصیر کو ایما کیا کہ ہمارے پاس سی فرار کر اور ترک شہر مدینہ یا اگر ہماری طرف رجوع کریگا اور مسجد نبوت مین رکوع تو فوراً حوالہ قریش کیا جاویگا اور اپنی ازار الزام عہد شکنی اسی کا نام ہی اور محمد صاحب پر یہی ہمارا الزام ہی غرضکہ انہون نے خود الفت کہا مین ارتکاب کیا اور مرغ پیمان آتش بدعہدی پر کباب کیا مقتضائے عہد یہی تہا کہ ابو بصیر کو گرفتار کراتی اور حوالہ خویش وتبار فرماتی چونکہ حضرت نے ایسا نہین کیا عہد تو پورا نکیا بلکہ نقض عہد کیا اور پیمان شکنی مین جہاں سہ نہ جام از محتسب بیداں استم نی توبہ از رسائی شکستی ہمچنان پیمانہ امشب عہد دیرین را **قولہ** و دلیل برین معنی آنکہ این حدیث آنحضرت الخ کلام ابو بصیر سے یہی پیدا ہی کہ محمد کے اختیار مین کوئی کام نہین ہی ہر ایک کام کا فاعل خدا ہے وہ نگاہ آفرین ہی دو صورتیکہ محمد صاحب خودی سے وارستہ ہوینگے اور خدا پرستی مین کمر بستہ تو ابو بصیر کی مدح کرینگے اور اسکی قدح سے بطرح ڈرینگے بہرحال گفتگوے ابو بصیر اس قسم کی نہین تھی کہ محمد صاحب اوس سی ناخوش ہو کر ابو بصیر کو ملامت کرتی اور زیربار ندامت **قولہ** پس از حدیث موصوف مدح ابو بصیر و اشارہ در باب نقض عہد و قتل الخ سیاق عبارت مقتضی اسی بات کا ہی اور یہی مفہوم مدارج و مرقات کا ہے کہ حدیث موصوف مین ابو بصیر کی مدح ہے اور جرأت و شجاعت نثر کی شرح اگر حدیث (ویل امہ) مین بطرف جنگ و جدل اشارہ ہوتا اور حضرت کو قتل و غارت پیاس ہوتا تو کلمات (لو کان معہ احد) ایراد نفرماتی و دیدہ ودانستہ فساد نکراتی **قولہ** ابو بصیر خود این معنی فہمیدہ الخ اگر حدیث مین اس معنی

کے الفاظ کا استعمال نہوتا اور حضرت کو قتل وغارت قریش کا خیال نہوتا تو البتہ نافہمی الخ
فاش ہوتی اور مسکین صاحب ہدیہ کا فاش ہوتی اگر فرض کیا جاوے کہ ابوبصیر نافہم تھا اور بیشک ہم
مگر حضرت عمر کی عقل پر کیسے پتھر پڑے کہ انکے ذہن میں بھی معنی حدیث نہ گڑے خلاف آیا
حدیث ابوجندل کو پیغام دیا اور اپنے سر پر صاحب ہدیہ کا الزام لیا بالیقین قطب الدین ذہن
سے ملاقات کی کہ اغلاط عمر پر نظر التفات کی **قولہ** ابوبصیر در آنکہ تامل بکار برد الخ اگرچہ
وقزاق کسی جنگل میں اژدحام کریں اور قتل وتاراج عام تو مقتول بیضرو کہنے لئے نہایت
ہے اور تحقیر ملت نہیں ملکہ خود ہدیۃ الاصنام میں مرقوم ہے کہ وہ مظلوم ومرحوم ہے اگر اسیکا
نام خذلان وتذلیل ہے تو سرگذشت جنگ احد ذلت وخواری حضرت کی دلیل ہے **قولہ**
پس این معنی نقص عہد از طرف الخ بے شبہہ نقص عہد از جانب رسالت مآب ہوا اور نیز از جانب
عمر بن الخطاب کہ محمد صاحب نے ابوبصیر کو مدینہ سے بھگا دیا اور فتنہ خفتہ جگا دیا عمر نے خلاف
ابوجندل کو بخدمت ابوبصیر روانہ کیا اور آتش قتل وغارت کا زمانہ کیا اگر کچھ بھی پاس
عہد منظور کرتے تو ابوبصیر کو حوالہ قریش بالضرور کرتے **قولہ** در فتح الباری ومرقات ومدارج
وغیرہ این معنی ملاحظہ نماید فقط اگرچہ صاحب ہدیہ نے قطع بیخ اسلام کی اور ندر اصنام دی مگر
ہنوز کتب اسلامیہ سے کسی کی تکذیب نہیں کی اور مسلمانوں کو ابطال تواریخ وتفاسیر کی
نہیں دی جملہ کتب محمدیہ کا اعتبار کیا اور روضۃ الصفا وروضۃ الاحباب کو لائق اعتبار
شمار کیا افسوس ہے عقل ودانش میاں محمد علی پر کہ باوجودیکہ مؤلف ہدیہ کے شکرگذار اور
بندۂ فرمان بردار مگر اپنی سخن پروری کے لئے اکثر کتب محمدیہ سے کجی پاتی ہیں اور زینت
خاطر سجدہ دلاتے ہیں جو کوئی پکا مسلمان ہوگا وہ ان کتب دینیہ پر قربان ہوگا **قولہ** آنچہ
مدارج النبوت ومرقات غلط ہے بلکہ ملا علی الدین کی ساری تحقیقات [illegible]
صحیح بخاری میں مرقوم ہے اور درمیان طائفہ محدثین ومورخین موہوم ہے کہ محمد صاحب
نے ابوبصیر کو ایما فرار وغارت کیا اور مصروف آزار تو حضرت عمر نے ابوجندل

تو حدیث محمد صاحب سے خبردار کیا اور خفتہ بیدار اگر ملا قطب الدین اپنی مستندہ کتابوں
کے [illegible] پر قادر ہوتا تو کیونکر اوسکی زبان سے یہ کلام صادر ہوتا اب جس وقت مصنف بدیع المیزان
کتب مذکور کی لیاقت حاصل کریگا آپ اپنی طلاقت باطل کریگا اوسکی مستندات و دفتر الضعفا
کی عبارت [illegible] مرقوم ہوئی اور [illegible] محمد صاحب [illegible] اہل شام مردم ہوئی اکنبہ عبارت
مدارج النبوت گوش [illegible] اور رنگ خواب خرگوش (ویل انہ) ابو بصیر مشغل حرب کان معہ
احد یعنی این ابو بصیر افروزندہ گرم کنندہ جنگ ست اگر باشد کسیکہ امداد و اعانت کند
مراد [illegible] ابو بصیر [illegible] دشمنست بانکہ جمعے از اہل اسلام کہ در مکہ محبوس
ممنوع اند بوے لاحق شوند [illegible] گفتہ [illegible] در بیان معنی این عبارت و بدین معنی مراد
[illegible] نیست بلکہ [illegible] تعجب ست بانکہ عجب مرد است اگر کسے نصرت و اعانت
او کند [illegible] کردہ [illegible] متعلق [illegible] ست انتہی بیان سے ظاہر ہے کہ شاہ
نے یہی تفسیر کی ہے کہ حدیث مذکور میں حضرت [illegible] ابو بصیر دی ہے طعن و ملامت
[illegible] کہ محمد صاحب نے محصوران مکہ کو
[illegible] ابو بصیر [illegible] ذکر [illegible] عبارت [illegible] تجارت مسدود فرمائیں اور
[illegible] پس [illegible] کتاب سے واضح ہوا کہ محمد صاحب نے اپنے قول و
قرار [illegible] بیان [illegible] فتح الباری میں ہے اور یہ
[illegible] محمد صاحب نے [illegible] پروری کی تھی اور ر
حیلہ گری کی [illegible] اور [illegible] میان محمد موسی مولوی محمد علی نے بدعہدی محمد صاحب
کا [illegible] رسالت مآب نہین کیا صرف یہی کہا کہ بعض
احادیث سے واضح ہے کہ حضرت نے ابو بصیر کو توبیخ و زجر فرمایا اور منع از خدع و مکر فقط
اس سے ثابت ہے کہ اکثر احادیث ابو بصیر کی ستائش میں ہیں اور بعض احادیث اوسکے [illegible]
[illegible] کوئی مانع نہین ہے اور باوجود اکثر احادیث کے بعض احادیث [illegible]

کوئی قانع نہین کیونکہ جسطرف کثرت راے ہی ادہر ہی اصل مدعا ہی سے اب جو اہل حق جانتا
کہ مولوی صاحب کا یہہ دعوی کہ کوئی محدث زجر وتوبیخ ابوبکر کا قائل ہی سراسر بیجا
ولاطایل ہی اگر آپ اپنے دعوی مین سچے ہین تو خدا کو حاضر وناظر جانکر اون احادیث کو
داخل کتاب فرمائین اور اپنی ابکار افکار کے ہمراہ منظور انظار شیخ و شاب کرائین اگر
خود تحریر احادیث پر قاصر ہو تو خدمت محدثین مین حاضر ہوکر طلب امداد کرو اور لفظاً
لفظاً احادیث یاد کرو جہوٹی باتین نہ بناؤ آسمان کو لاتین نہ چلاؤ جہوٹ سے کام نہین نکلتا
چام کا دام مدام نہین چلتا جہوٹ کو پایداری نہین ہی اور صمصام جو بین مین کار برآری نہین ہی
(ف) سخن ہی یہہ تیرا سراسر دروغ * بہلا جہوٹ کو کب ہی حاصل فروغ * حقیقت کچہ ہی اگر کہ
احادیث صحیح وغیر صحیح مین مضمون مذکور کہین منقول نہین ہی بلکہ کوئی فقرہ اس معنی پر محمول
ہین ہو تو نشان دیجیے اور بحث و مباحثہ کا سامان کیجیے اب جگر متعصب شق ہوتا ہی
در رنگ سے رو مسلمانی فق یعنی دوسری پیمان شکنی محمد مرقوم ہوتی ہی اور تشریح اسکا ام
کلثوم تفسیر زاہدی مین لکہا ہی کہ ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط مکہ سے بہاگ کر محمد صاحب
کے پاس آئی عقب سے اوسکے بہائی بہی اپنی بہن کی طلب مین وارد ہوے محمد صاحب
نے اوسکو بہائیون کو حوالہ نفرمایا اور یہہ آیت سورہ ممتحنہ کی وارد کی یا ایہا الذین آمنوا
اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اللہ اعلم بایمانہن فان علمتموہن مومنات فلا
ترجعوہن الی الکفار یعنی اے لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت آوین تمہارے پاس مسلمانیان
ہجرت کرکے پس آزمائش کرو اونکی اللہ خوب جانتا ہی ایمان اونکا پس اگر جانو تم
اونکو ایمان والیان تو پس مت پہیرو اونکو طرف کفار کی فقط یہان سے کہل گیا
کہ محمد صاحب اپنے عہد پر مستقیم نہین رہے ورنہ مانع رضاے خدا سے کرتے
حضرت اطاعت الہی مین مصروف تہی اور ہر آیات اونکی [illegible] محمد کی
اسکا نام نہین یہان کہ اور ہرگز جاے الزام نہین تو جواب یہہ ہی کہ جسوقت عمر نے محمد صاحب کو ستایا

Marfat.com

اتنا اور پردہ رسالت پہاڑ تھا تو اسواسطے کہا تھا کہ مین تابع خداوندگار ہون اور اوسکی
حکم سے ناچار ہون اب خود غور کرو کہ یہ حکم وحی کی مطابق ہے یا موافق وحی حکم سابق
سے بہرحال دونون مین سے ایک حکم الٰہی ہوگا اور دوسرا خطرۂ واہیہ کریگا ایک کو
دوسرے سے گوارا نہین جانتا نہین دشمن ہمارا جیسے کہ محمد صاحب کا عہد استوار نہین تھا ویسے ہی
اونکی سوگند کا بھی اعتبار نہین تھا چنانچہ ماریہ قبطیہ کے عشق مین جو کچھ کہ حضرت نے سوگند
شکنی کی تہی وہ حوالۂ قلم ہوئی اور مولوی محمد علی کے لئے ترانۂ الم ہوئی جلد دوم مدارج النبوت
مین صحاح ستہ سے روایت ہے کہ جسوقت محمد صاحب نے بجانب تبوک توجہ فرمائی ابوموسی اشعری
کو اونکے رفیقون نے بنابر طلب سواری کی خدمت محمد مین روانہ کیا پس اوس نے جا کر کہا کہ یارون
نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اونکو سوار کرے محمد صاحب نے جواب دیا کہ واللہ یعنی قسم اللہ کی
مین اونکو سوار نہین کرتا پس ابوموسی حزین و غمگین پھر گیا جب کہ اپنے مکان پر پہنچا محمد صاحب
نے اوسکو پھر بلوا کر چھہ اونٹ دئے اور فرمایا کہ اپنے یارون کے پاس لیجا ابوموسی نے کہا کہ
اے محمد اول تو نے قسم کہائی کہ واللہ مین اونکو سوار نہین کرتا اور پھر تو نے وہ قسم توڑ ڈالی جواب
دیا کہ فی الحال خدا نے قسم توڑنے اور کفارہ دینے کے لئے امر کیا فقط جیسے کہ محمد صاحب خود
مخالفت عہد و سوگند کرتے تھے ویسے ہی یارون کو سوگند شکنی و عہد برہمزنی کی نصیحت و
بتا کرتے تھے چنانچہ اوس ابن صامت اور اوسکی زوجہ مین تکرار ہوئی اور نوبت ظہار ظہار ایک قسم
کی قسم ہے کہ شوہر اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے حق مین میری مان کی پشت ہے شریعت محمدی
مین اتنا کہتے ہی عورت شوہر پر حرام ہوتی ہے اور اوسکی فرج عین فرج مام ہوتی ہے اوسوقت
محمد صاحب نے ایک آیت تصنیف کی اور اوس بن صامت کو سوگند شکنی کی تکلیف دی تفصیل اسکی
جلد سوم ابطال التناسخ مین مرقوم ہے جو کہ باسم سامی صولت ہند موسوم ہے اے مسلمان
اگر تمکو اس بات کی تلاش ہو کہ راز محمد فاش ہووے تو ایک در مقالت گوش کر اور افسانہ رسالت
فراموش کر حضرت نے حجاج ابن خلاص سلمی کو تعلیم مکر و فریب فرمائی اور اوس نو مسلم سے حکایت ظلم

Marfat.com

قع ذکر کرائی مثلاً مؤلف ہدیہ کی معتبرہ و مستندہ کتاب مین لکہا ہے کہ جن دنون محمد صاحب
خیبر پر لڑ رہے تھے حجاج ابن خلاص جو کہ باشندہ گان مکہ مین مشہور تھا مسلمان ہوا
اس وقت محمد صاحب فتح خیبر سے فراغت حاصل کر کے داخل مدینہ ہوئے حجاج نے
ان سے کہا کہ حکم ہووے تو بطرف مکہ بسرعت تمام تر جاؤن اور جو کچھ میرا مال
وہان ہے وصول کر لاؤن کہ قریش ہنوز میرے اسلام سے خبردار نہین ہین لیکن بغیر
حیلہ جوئی و دروغگوئی کے اس کام کا سرانجام دشوار ہے محمد صاحب نے اوسکو اجازت
دی کہ تیرا دل چاہے سو کہہ اور جسطرح کہ ہوسکے اپنا مال وصول کر لیں حجاج نے مکہ
کی راہ لی جبکہ قریب مکہ پہونچا دیکہا کہ قریش سر راہ جمع ہین اور مسافرون سے دریافت
کرتے ہین کہ محمد خیبر کو گیا تہا فتح پائی یا ہزیمت کہائی اس اثنا مین نظر قریش حجاج پر
پڑی تمام اوسکے گرد ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد سے کیا خبر ہین کیونکہ وے جانتے
تھے کہ حجاج مذہب قدیم پر ہے حجاج نے جواب دیا کہ تمہاری مراد حاصل ہوئی کہ لشکر
محمد پر بلائے شکست نازل ہوئی یہودان خیبر نے ناصر کیا اور مسلمانون کا کام تمام
اکثر محمدی طعمۂ تیغ دلیر ہوئے اور کتنے اسیر بعضے یہود بھی مارے گئے غنیمت و عشرت سے
بیچارے گئے محمد بھی اسیر ہوا اور حوالہ تقدیر اہل خیبر کہتے ہین کہ اوسکو بطور تحفہ قریش کے
پاس بھیجین گے تاکہ وے بھی اپنے مقتولون کا عوض لیوین قریش حجاج کے منہ سے یہ بات
سنکر خوش ہوئے اور حجاج کو اکرام و احترام کے ساتھ مکہ مین لیگئے پھر حجاج نے ان
کہا کہ اب میری مدد کیجئے اور جس کسی کے پاس میرا مال ہے دلادیجئے کہ ارادہ رکھتا ہون
کہ جلد بجانب خیبر جاؤن اور مسلمانون کا اسباب جو سپاہ خیبر نے غارت کیا ہے بقیمت
مناسب خرید لاؤن قریش نے تصدیق حجاج کر کے تین دن کے [illegible] سارا
مال لوگون سے وصول کرا دیا تب حجاج اپنے گھر گیا جسقدر کہ وہان نقد تہا وہ بھی
بہانہ سے حاصل کیا اور جانب مدینہ روانہ ہوا فقط صاحب ہدیہ نے یہان بھی ایک

Marfat.com

بات بنائی ہے لاجرم جعفر زٹلی سے میراث تہ بات پائی ہے مدیتہ الا
اجازت حیلہ طلب کردن حجاج نو مسلم از آن حضرت برائے ہمین امر بود کہ مال
و جان و عزت او از دست کفار مکہ محفوظ ماندہ سالماً و غانماً باز آید و از ظلم و تعدی
معاندین جابری او شنود نہ برائے اینکہ با مردمان مکہ بحیلہ و مکر پیش آمدہ در پئے
قتل و غارت آنہا گردد و ظاہرست کہ حجاج از تجارت مال کثیر بہم رسانیدہ بود
بشرف اسلام مشرف گردید این معنی را اول او نخواست کہ آن اموال کثیرہ کہ بجد
و مشقت حاصل کردہ بود بہ تصرف معاندان تلف درآید الخ **جواب** حجاج
اصلاً خوف جان و مال نہین تہا اور کوئی اوسکی عزت و آبرو کا خواہان نہین کیونکہ
اس روایت مین خود مندرج ہے کہ قریش مین سے کوئی شخص اوسکے اسلام سے
خبردار نہین تہا اور اصلاً درپے ایذا و آزار نہین البتہ اگر حجاج اپنے اسلام سے
آگاہی دیتا تو اپنے سر پر تباہی لیتا پس حفظ جان و مال کے لئے تعلیم مکر و دروغ
مشکوک ہے بلکہ سراسر جہالت یہ کی بھول چوک ہے اصل یہہ ہے کہ جو کوئی اسلام
لاتا ہے وہ ازتکاب کذب و خدع سے منزلت و مقاصد پاتا ہے اسواسطے محمد
صاحب نے حجاج نو مسلم کو کذب و دروغ تعلیم کیا اور مسلمانون مین رتبہ عظیم
دیا کیونکہ اس گروہ مین جو کوئی بروے کار دروغ تازہ لاتا ہے وہی فروغ
زیادہ پاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ واسطے حفاظت مال و منال کے دروغ
و کذب کی ہدایت تہی تو سراسر مخالف آیت تہی کہ مصنف قرآن کی راہ مین
دروغ بافان لعین ہے اور اوسکی شان مین آیت لعنة اللہ علی الکاذبین ہے شاید
کہ مقصود پیغمبر اسلام حضرت یہہ ہی ہووے کہ گو لعنت باری دایم رہے مگر مالداری
قایم رہے حاصل التقریر یہہ ہی ہوا کہ محمد صاحب کے ذہن مین مال اسقدر عزیز تہا کہ جسکا
رتبہ وحرمت خدا نا چیز تہا **قولہ** نہ برائے اینکہ با مردمان مکہ بحیلہ و مکر پیش آمدہ

دے پے ایذا و قتل و غارت آنہا گردد فقط مؤلف ہدیہ کے اس قول کا حاصل یہ ہے
کہ اپنے فایدہ کے لئے مکر کرنا او جہوٹ بولنا روا ہے اور دوسرے کے نقصان کے
لئے برا ہے فقط اس سے لازم آتا ہے کہ محمد صاحب نے جو واسطے قتل و غارت بنی اسد
وغیرہ کے مکر و فریب کرایا اور اہل مکہ و دروغ گو سرایا وہ اچہا نہین کیا اور قول صاحب ہدیہ
سچا نہین مؤلف ہدیہ نے عجب کلام کیا اپنے پیغمبر کو آپ الزام دیا بالیقین ان صاحب
نے خادمان کعبہ کن کی کفش برداری کی کہ واسطے استیصال مدینہ اسلام کے طیاری
کی **قولہ** چون پیشرفت اسلام متعذر گردید الخ یہان سے ظاہر ہے کہ کوئی اسلام
لانے سے مقبول کبریا نہین ہوتا اور اس عیب کیمیا نہین بلکہ ہوس دنیا دو چند ہوتی ہے
اور راہ رضا و توکل بند جس مال کے لئے مسلمان مکر و فریب اختیار کرتے ہین اور گردن
پدر و برادر پر تلوار دہرتے ہین اسکا انجام خراب ہے جسکا نام عذاب ہے بعد ازین
صاحب ہدیہ نے جو ہنود کو الزام دیا ہے کہ کرشن نے خدع کیا اور اپنی محفوظی کے
لئے سر بربک قطع کیا وہ غلطی ہدیۃ الاصنام ہے بلکہ تہمت کرشن پر اتہام ہے
مہابہارت مین بربک کا نام نہین ہے اور بہتان کا نیک انجام نہین مولوی محمد علی
نے حکایت حجاج بن خلاص کا کچہ پاسخ نہین دیا اور قطعاً کلام راسخ نہین کیا
یہان تک فقیر اندرمن نے اختصاراً حال محمد بیان کیا ایندہ کے لئے ارخای عنان
کیا کا ارادہ مصمم ہے کہ بعد اتمام جواب سوط الجبّار کے حالات انبیا مین ایک کتاب
تصنیف کرونگا اور اوسکے حصۂ دوم مین اوّل سے آخر تک محمد صاحب کی توصیف
کرونگا تو معجزات محمدی کی چندان ضرورت نہین ہے کہ طلسمات و نیرنجات
اونکے امتیاز کی کوئی صورت نہین اگرچہ علمائے محمدیہ کی کتابون مین ایک مضمون اندراج
ہوا ہے او خرق عادت انبیا کا نام اعجاز اور خرق عادت ملحدین کا نام استدراج
ہوا ہے لیکن اس سے (۲۴۳) کنہ نہین ہوتی اور نظر جواب دہندہ روبرو ہے بندہ

Marfat.com

نہین کیونکہ دونون کا مضمون واحد ہے اور بطرف لغو گوئی علماے محمدیہ قا
دونون مین سواے تفاوت لفظی کے کوئی بات نہین ہے اور قطعاً بوے تحقیق
نہین فضل خدا انشاء الله ہوا جیساکہ چاہئیے کیسد دوم تحفۃ الہند کا ابطال ہوا مر
زبان قلم گذارشات رسالت مآب سے حاکی ہے مگر مخاطب نازک مزاج المنا
سے نشاکی ہے لہذا ہم نے اختصار پسند کیا کوزہ مین بحر زخار بند کیا س
اندکے از غم دل گفتم و خاموش شدم ۞ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست ۞
شکر خداوند کہ باب اوّل عماد مند تمام ہوا اور شراب کامرانی سے سرشار
جام ہوا

رباعی

شکر کہ مجکو ملی دولت بیدار آج ۞ ہمت عالی ہوئی بہر سر عرش تاج ۞ سوخت میرے کلک نے ظلمت اسلام کی ۞ دیکھیے کیا کرے خامۂ آتش مزاج ۞

فقط

MANOHAR SARUP — WRITER

Marfat.com

اول حمد خداوند کرتی ہین من بعد باب دوم قلمبند کرتے ہین بنام آنکہ نام
او ہزار است دریں پیرو تا در پروردگار است ⁂ مولف تحفۃ الہند نے بعد کیا دوم کے
کئی ورق تک جھوٹی باتین لکھی ہین اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوت و فتوح غیرہ تواریخ
سے محمد وصحابہ کی کراماتین لکھی ہین ہم اوسکے رد مین تضییع اوقات نہین کرتے اور وہ ان
راست نہین کیونکہ اونکی تکذیب مین خود مولف سوط الجبار مشغول ہے اور اوسکی کتابین
بار بار بہت بکرر منقول ہے کہ روضۃ الاحباب مدارج النبوت وغیرہ کا اعتبار نہین
ہے اور محدث جمال الدین و شیخ عبد الحق حقیقت دینیہ سے خبردار نہین افسوس
ہے مولوی جی کے حال پر کہ اپنے مذہب کی اصول و فروع نہین جانتے اور کسی
کتاب دینیہ کا ختم و شروع نہین پہچانتے باوجود اس ہیچمدانی کے محققین دین سے
مکابرہ کرتے ہین اور ہم سے قصد مناظرہ باعث اس جہل مرکب کا زعم تحصیلداری
ہے اور غرور منصب سرکاری اگر مولوی جی جاہل نہوتے تو علماے اہل سنت کی
بیدینی کے قائل نہوتے ہمارے لئے جاے شکرگذاری ہے کہ زبان مخالف
پر کلمہ حق جاری ہو یقین ہے کہ بہت جلد تکذیب حدیث و قرآن کرینگے اور تقلیب دین
و ایمان اب ہم رد باقی مکائد کرتے ہین اور اعتراضات تحفۃ الہند اوسی پیرایہ
کید سوم ⁂ پیشوا ہندوؤن کے دین کا برہما ہے اور کو رسول خدا بالغا
جانتے ہین **جواب** یہ بھی اصل اصول ہے کہ برہما پیغمبر و رسول ہے جو کوئی

اونکو خدا خیال کرتا ہی وہ اپنے تئین رسوات معاش و مال کرتا ہی اہل تثلیث کی بابت اعتماد نہین ہی کہ اونکے سر مین سر موعقل و دانش نہین جو کچھ عقیدہ اہل تثلیث وہ بدتراز قرآن و حدیث ہے سراسر گذاف ہی اور وید اقدس کے خلاف چنانچہ منڈک اپنشد مین

नदा पश्यः पश्यते रुक्म वर्णं कर्त्तारमीशं पुरुषं ब्र
ह्मयोनिं तदा विद्वान् पुण्य पापे विधूय निरंजनः
परमं साम्यमुपैति ॥

یعنی جب عارف کامل خالق کو کہ نور مجسم و مالک و محیط و برہما کا پیدا کرنیوالا ہی بدیدہ دل دیکھتا ہی تب اعمال نیک و بد کی جزا و سزا سے رہائی پاکر اور لوث حوادث سے قدم اوٹھاکر نجات ابدی و سعادت کلی حاصل کرتا ہے انتہی شوتیا شوتر اوپنشد مین ہے ۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति
तस्मै तं ह देवमात्मबुद्धिप्रकाशं मुमुक्षुर्वै शरण
महं प्रपद्ये ॥

یعنی جو پرماتما ابتداے آفرینش مین برہما کو پیدا کرتا ہی اور جو پرماتما اوسکے دل مین وید نازل کرتا ہے اوسی علم روح ظاہر کرنیوالے پرماتما کی مین طالب نجات پناہ لیتا ہون فقط یہان سے ظاہر ہی کہ برہما پیدا کردہ اور پرورندہ پرماتما ہین اس نو مسلم نے ایسے حماقت کو قیاس کیا ہی اور اپنے عقیدہ پر دین ہنود کو قیاس کیا ہی کیونکہ مسلمان محمد کو پیغمبر کبریا جانتے ہین بلکہ برتر خدا مانتے ہین کہ ہر چند کوئی توحید خدا پر ایمان لائے اور اوسکو زمین و آسمان کا خالق جانے مگر اوسکے لئے صورت امن و امان نہوگی جب تک کہ تصدیق محمد درمیان نلاوے پس محمد مدار نجات ہی برتر از ذات خدا محمد کی ذات ہی اگر توحید خدا پر ایمان کا سمجھتے تو ہر صاحب توحید کو رستگار سمجھتے و تصدیق رسالت کی نہ لگاتے سخن نادانی نہ بناتے چونکہ ذات محمد کو برتر از ذات باری مانتے ہو خدا پرستان دین ہنود و یہود کو ناری جانتے ہو پس

ات دہری کرتے ہو قدم براہ بیشتری دہرتے ہو مظاہر حق مین ہی کہ خدا مظہر ہدایت دعوت
اور محمد صرف مظہر ہدایت ہی پس محمد خدا سے برتر ہی کہ صرف ہادی وجہ ہی خدا مسلمانو
راہ بھی کرتا ہے اور مدینہ اسلام تباہ بھی کرتا ہے پھر مظاہر حق مین مذکور ہی کہ ابلیس بصورت
ابر آسکتا ہے اور حرمین توحید جلا سکتا ہی بصورت محمد نہین بن سکتا اور تار و پود رسالت
مین تن سکتا اس مجمل کی یہی تفصیل کی گئی ہی کہ خدا پر مصطفی کو تفضیل دی گئی ہے —

پنجہارم انکی کئی تواریخ مین لکھا ہی کہ پہلے برہما نے سرستی اپنی بیٹی بنائی اور کامدیو
یعنی شہوت کو بنایا کامدیو نے برہما سے بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل مین جا گھسے اوسکی عقل
جاتی رہی جاوے برہما نے اوسکو یہی بر دیا کامدیو برہما ہی کے دل مین جا گھسا برہما کی عقل
مست ہوئی اپنی بیٹی سے جماع کا قصد کیا سرستی بسبب شرم کے ایک طرف کو پھر گئی
اوس طرف برہما کی صورت مین ایک ور منہ ظاہر ہو گیا سرستی کو اوس منہ سے گھورنے لگا سرستی
پیچھے کو ہو گئی اوس طرف بھی ایک ور منہ برہما کے ظاہر ہو گیا اور نظر بد کرنے لگا سرستی دوسری
طرف ہو گئی یہی حال اوس طرف ہوا چنانچہ برہما کے چار منہ اوسی وقت سے ہین جب یہ تماشا
ہوا اوسمین اس بات کے چرچے ہوئے مہادیو نے اس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ
دیا بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی بعضے کہتے ہین
کہ ایک دفعہ برہما نے پاربتی مہادیو کی بی بی سے آشنائی لگائی تھی اسواسطے مہادیو نے اوسکا
سر کاٹ دیا **جواب** تقدم خلق سرستی و کامدیو کسی کتاب مین نہین ہے اور اصلا تحقیقات انساب
مین نہین عبید اللہ نو مسلم کی دروغ بافی جو مورد انصاف کے منافی ہی تواریخ ہنود کو بانام
نکرا اور مورخین بین پڑا تھا مگر کل تاریخ مین یہی مرقوم ہی کہ اول برہما سے دیو آدک بہت
مخلوق کی پیدایش ہوئی بعد ازان سرستی اور کامدیو کی پیدایش ہوئی منو سمرتی کے پہلے ادھیاے
مین بھی یہی ہی اگر اس امر کی تحقیق منظور ان ہی پہ مصور ہی تو وہ کہتی دوسری اسکی تیسرے ادھیا
مین بہت اولی منکو ہی جو خلق بنی وہ لی مسطور ہی سرستی برہما کی زوجہ کا نام ہی جو کہ باسم بہار

وبرہما نی وغیرہ مشہور نام ہی اوسکو بیٹی کہنا تو مسلم کا اتہام ہی بلکہ سراسر دشنام ہی بیٹی اوسے
کہتے ہین کہ جسکی پیدایش توالد وتناسل کے طور پر اپنے نطفہ سے ہووے حالانکہ بقول آپکے
سرستی برہما کی بائین نصف بدن سے پیدا ہوئی ہی اور بقول بعضے اونکے دہن سے پیدا
ہوئی ہی اس بات کا کوئی قایل نہین ہی کہ پیدایش سرستی نطفہ برہما سے بطور تناسل ہوئی اگر اتنے
پر بھی عبید اللہ سرستی کو دختر برہما قرار دیگا تو حوا کے دختر آدم ہونے سے کیونکر راہ انکار
لیگا سوا اسکے کہ جو کچھ سرستی وبرہما کی شان مین ہندون کی پران مین ہی وہی حوا وآدم
کے حق مین مسلمانون کے قرآن مین ہے بلکہ قرآن مین چند جا ہے جن کا نام سورہ اعراف
وزمر ونسا ہی آیت سورہ اعراف خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا یعنی پیدا کیا تمکو ایک
ذات سے پہر پیدا کی اوس سے جورو اوسکی فقط یہی الفاظ سورہ زمر مین واقع ہین
آیت سورہ نسا خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا یعنی پیدا کیا تمکو ایک ذات سے اور پیدا
کی اوس سے زوجہ اوسکی انقطاب ہم عرض کرتے ہین کہ حوا کو بالضرور دختر آدم قبول کر
اور اپنا اعتراض طوق گردن رسول کیجئے کیونکہ جسطرح روز ازل بصورت مورچہ پشت آدم
سے نوع انسان کا اخراج ہوا اوسی طرح ظہور حوا پہلوے آدم سے ناکاج ہوا پس کیا
سبب کہ تخیل ہو کہ یہ آدم کی اولاد ہووے اور حوا قید دختریت سے آزاد ہووے چونکہ حوا
لخت جگر آدم ہی لاجرم دختر آدم ہے پس آدم نے سفاح کیا کہ اپنی دختر سے نکاح کیا
اگر جسم سے پیدا ہونا بنتیت کا مستلزم ہووےگا تو بالیقین آدم مجرم ہووےگا کہ اوس نے جو اگناہ
کیا کہ اپنی بیٹی سے بیاہ کیا اگر جسم سے پیدا ہونا ولدیت کا سبب کامل ہووےگا تو کرک
جو کبھی ...اولاد مین ... ہووےگا کہ شکم مسلمانون سے باہر نکلتا ہی اور اوسکے فضلہ سے پلتا
ہے اگر کوئی ہندو بامعقل سے ذکر کریگا اور گروہ عبید اللہ کے سمجھیگا تو بارہ اوتار کو برہما
کا پسر جانیگا اور بہیڑ بکری وغیرہ کو اونکی دختر مانیگا کیونکہ بارہ اوتار نے برہما کی ناک سے
صدور کیا ہی اور بہیڑ بکری وغیرہ نے اونکی اعضا وجوارح سے ظہور کیا ہی چنانچہ پراشر نے کہا ہی کہ

श्वयो वक्षसश्चक्रे मुखतो जाः सस्टष्टवान् स्टष्ट्वा
नुदराद्राश्च पार्श्वाभ्यांच प्रजापतिः ॥१॥ पद्भ्यां
चाश्वान् समातंगान् रासभान् गवयान् मृगान् ॥२॥

غرضکہ جسم سے اخراج کرنا سبب ولدیت نہین ہی اور عبید اللہ مین توہی انسانیت نہین کعبہ نے سچ کہا ہی کہ جو کوئی اسلام لاتا ہی وہ بات بات پہ الزام کہاتا ہی **قولہ** کاہیکو برہمانے بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل مین جاوے اوسکی عقل ماری جاوے الخ یہ قول معتبر نہین ہی اور کسی تاریخ مین اسکی خبر نہین عبید اللہ کا اتہام ہی نومسلم کا خیال خام ہی جو کوئی بطرف اسلام راغب ہوتا ہی بدرجۂ غایت کاذب ہوتا ہے خواہ گہر لُٹے خواہ خویش و برادر چھُٹے جب تک کے بغیر آرام نہین پاتا اور مکر و خدع کے بنا آب و طعام نہین کہاتا دیکھئے اس نومسلم نے یہان کسقدر دروغ بافی کی ہی اور راہ بے انصافی لی ہی اپنا عیب ہماری طرف منسوب کیا ہی فی الحقیقت خداے محمدیہ کو محجوب کیا ہے کہ اوس نے ابلیس کے کہنے سے اوسکی عرض قبول کی اور اوسکو مہلت طویل و طول دی مسلمانون کی گمراہی پر خیال نکیا اور مدینہ اسلام کی تباہی پہ ملال نکیا تفسیر اس کلام کی اور تقریر اس مرام کی یہہ ہی کہ جسوقت خدا نے آدم کو خاک سے پیدا کیا ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے پڑین اور زمین سجدہ پر سر دہرین فرشتون نے تعمیل حکم ربانی کی اور ابلیس نے داد نافرمانی دی خدا نے ابلیس سے پوچہا کہ تو نے کسواسطے آدم کو سجدہ نکیا وہ بولا کہ مین آدم سے افضل ہون کہ تو نے مجکو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا ظاہر ہی کہ آگ جوہر لطیف ہی اور بہ نسبت خاک کے شریف ہے خدا نے اس بات کا ابلیس کو کچھ جواب نہ دیا سواے اسکے کہ اوسکو [illegible] اور اوسکی گردن مین طوق لعنت ڈالا اوسوقت ابلیس نے عرض کی کہ ای رب مجھکو قیامت تک مہلت دے خدا نے درخواست ابلیس منظور کی اور مہلت اوسکو دی پس شیطان نے کہا کہ مجکو تیری عزت کی سوگند ہی کہ تیرے بندون کو گمراہ کرونگا بلکہ تا روز قیامت تباہ کرونگا

یہ مضمون سورہ اعراف وحجر وصاد مین ہی جوکہ کلام الٰہی مسلمانون کے اعتقاد مین ہی۔

آیات سورہ اعراف

ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین قال فاہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا فاخرج انک من الصاغرین قال انظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین قال فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لآتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین

یعنی تحقیق پیدا کیا ہم نے تمکو پھر صورتین بنائین ہمنے تمہاری پھر کہا ہمنے واسطے فرشتون کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا اونہون نے مگر ابلیس نہوا سجدہ کرنیوالون سے کہا کس چیز نے منع کیا تجکو کہ نہ سجدہ کیا تونے جب حکم کیا مین نے کہا کہ مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے کہا پس اوتر تو یہان سے پس نہین لائق واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو درمیان اوسکے پس نکل تحقیق تو ذلیلون سے ہی کہا مہلت دے مجکو اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹہائے جاوین کہا تحقیق تو مہلت دیگیون سے ہی کہا پس قسم ہی اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ بیٹہونگا مین واسطے اونکی تیری سیدہی راہ پر پھر البتہ آونگا مین پاس اونکے آگے اونکے سے اور پیچھے اونکے سے اور داہنے اونکے سے اور بائین اونکے سے اور نہین پاویگا تو اکثر اونکے کو شکر گذار فقط

آیات سورہ حجر

اذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حمأ مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین فسجد الملائکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس ابی ان یکون مع الساجدین قال یا ابلیس ما لک الا تکون مع الساجدین قال لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حمأ مسنون قال فاخرج منہا فانک رجیم وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم قال رب بما اغویتنی لازینن لہم فی الارض ولاغوینہم اجمعین یعنی جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے

فرشتون کو تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون آدمی کو بجنے والی مٹی سے کہ بنی تھی کیچڑ لئی ہوئی
سے پس جب درست کرلون مین اوسکو اور پھونک دون درمیان اوسکے روح اپنی
سے پس گرپڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتی ہوئے پس سجدہ کیا سب فرشتون نے مگر ابلیس نے
انکار کیا اس بات سے کہ سجدہ کرنیوالون کے ہمراہ ہووے کہا اے ابلیس کیا ہوا تجھکو کہ نہ ہوا سجدہ
کرنیوالون کے ساتھ ہوا بولا کہ مین اس بات کے لایق نہین ہون کہ سجدہ کرون واسطے
انسان کے کہ پیدا کیا اوسکو مٹی آواز دینے والی سے کہ بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے فرمایا
پس نکل یہان سے پس تحقیق تو راندہ ہوا اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے دن قیامت تک کہا اے
پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوسدن تک کہ زندہ کیے جاوین فرمایا پس تحقیق تو مہلت
دیا گیا ہے وقت معلوم کے دن تک کہا اے رب میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ
زینت دونگا مین واسطے اونکے دنیا مین اور البتہ مین اون سب کو گمراہ کرونگا فقط
مضمون سورہ صاد تحفۃ الاسلام مین تحریر کیا گیا لہذا یہان اوسکے ایراد سے احتراز
ناگزیر سمجھا گیا کہ جناب کعبہ کن مین اختصار پسند ہی اور زبان تکرار بند ان آیات سے
ظاہر ہی کہ اگر خداے محمدیہ فریب ابلیس سے خبردار و واقف کار ہوتا تو اجابت التماس کو
بیزار و دست بردار ہوتا ایسی دعا کہ جس سے مسلمان ذلیل و خوار ہووین اور انجام کار ذلیل
ہرگز قبول نکرتا اور ابلیس کے داو مین آکر اپنے بندون کو مخذول نکرتا جبکہ ابلیس علانیہ
نافرمانی کر چکا اور داد طغیانی دے چکا اوسکی بات ماننا منشاے خدائی نہین ہی بلکہ اقتضاے
دانائی نہین فریب شیطان کہانا برخلاف شان یزدانی ہی بلکہ منافی تاب توانائی [illegible]
کہ اکثر انسان بھی فریب شیطان سے امن و امان مین ہین اور بعض نیز حافظ [illegible]
مین تفاسیر مین بہت ماتحات مکتوب ہین اور گذارشات [illegible]
کہ خداے دیدہ و دانستہ عرض ابلیس قبول فرمائی اور [illegible] خاطر مسلمانی [illegible]
کرائی تو لازم آتا ہی کہ بناے عدالت برباد ہووے اور [illegible] مسلمانی طوق [illegible] آزاد

Marfat.com

کہ بالکل فتور سالک ہی اور عذاب ربی قصور سالک ہی بلاشبہہ عطاے مہلت برے مسلمانی کی خضاب روسیاہی ہی اور ابلیس اس کے حق مین اسباب گمراہی چنانچہ جسوقت ابلیس نے مہلت پائی خدا کو اسکی قباحت سمجھائی مثلاً سورۂ حجر مین ہی قال رب بما اغویتنی لازینن لھم یعنی ابلیس نے کہا کہ اے رب میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ زینت دونگا مین واسطے انکے فقط یہی مضمون سورۂ اعراف مین ہی اور عقل و دانش خداے محمدیہ کے اوصاف مین ہی کہ عطاے مہلت ابلیس کے حق مین موجب سرگشتگی ہی اور مسلمانی کے لئے سبب سرگشتگی اگر ابدین ضلالت کیش نہوتا کوئی مسلمان بطالت اندیش نہوتا جام اطاعت اسلام کرتا آب کوثر و تسنیم سے اپنا جام بھرتی کون فاسق و زناکار ہوتا اور کون شامت اعمال سے فی النار جسقدر کہ مسلمانون مین روز بروز گناہ کی بیشی ہی بالکل خداے محمدیہ کی کوتاہ اندیشی ہی اگر انجام کار پر خیال کرتا اور عطاے مہلت مین اہمال تو مدینۂ اسلام مین یہ پریشانی بادشاہ ہوتی اور ابلیس کی ہاتھ سے مسلمانی تباہ ہوتی اصل وہی ہی کہ خداے محمدیہ کو عقل نہین ہی لہذا اوسکو کار و بار مین بندہ کو دخل نہین اگر وہ عاقل ہوتا تو کسواسطے فریب ابلیس سے غافل ہوتا بڑے تعجب کی بات ہی کہ ابلیس نے تو قباحت مہلت سمجھائی اور خدا لے مسلمانان پر سنان طعنہ تانی خدا پر اوسکی قباحت نہ کھلی اور میزان عقل مین شناعت نہ تلی اسی طرح ایک عورت کی درخواست قبول فرما کر جریج نامی عابد کو باتہام زنا بدنام کرایا اور بنی اسرائیل کے ہاتھ سے اوسکا عبادتخانہ انہدام چنانچہ بخاری و مسلم مین ہی کان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعۃ و کان فیہا فاتتہ الخ یعنی جریج ایک عابد تھا اوس نے عبادتخانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا اوسکی ماں وہان آئی وہ عبادت مین مشغول تھا پس اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج اوسوقت اوس نے کہا کہ یا رب میری ماں پکارتی ہی اور مین عبادت مین ہون پس وہ عبادت مین متوجہ رہا اوسکی ماں پس گئی اسیطرح جریج کی والدہ تین بار آئی اور وہ عبادت مین مشغول رہا پس اوسکی ماں نے یون دعا مانگی کہ اے خدا اسکو مت مار یو جب تک کہ بدکار عورتون کا منہ نہ دیکھ لیوے

Marfat.com

لنے اوسکی دعا اجابت فرمائی پس ایک حرام کار عورت نے زنا سے بچہ جن کر کہا کہ یہ لڑکا
جریج کے نطفہ سے ہے تب بنی اسرائیل نے جریج سے بد اعتقاد ہو کر اوسکو صومعہ سے بیرون کیا
بدلات گھونسے سے بیلگون فقط خدائے محمدیہ کی خوبی عقل دیکھو کہ ناحق جریج بیچارہ کو متہم
کرایا اور صومعہ منہدم جبکہ تمہارے خدا کو تمیز روز و شب نہین ہے تو تمکو بر ہمارے اعتراض کرنیکا
منصب نہین اگر برہما کسی کیلئے دعا مانگے اور اوسکا انجام نجانے تو عیب نہین ہے کہ وہ عالم الغیب
نہین ہے ایک بندہ ہے مظہر شان آفرینندہ ہے خدائے محمدیہ کی سمجھ یہ کیسے ٹھہرے کہ عزازیل
نے اوسکو دھوکہ دیا استدعائے مہلت کی اور اوس نے بغیر سوچے سمجھے راہ اجابت لی
اوسوقت شیطان نے راز دل فاش کیا کہ اب مین تیرے بندون کو راہ ضلالت مین
پھراونگا اور چاہ بطالت مین گراونگا تب آپ لاجواب ہوا کچھ نہو سکا تو آمادہ عتاب
ہوا کہ دوزخ مین تجھکو ڈالونگا بھرہ مین آلو بالونگا باوجودیکہ صدہا آیات قرآن بدل
ڈالین اور یہ یا نسخ مل ڈالین مگر آیات مہلت کی تبدیل و تغیر نہوئی ہنوز شرارت ابلیس
کی تدبیر نہوئی غرضکہ بجز و عرض کرنے ابلیس کو اوسکی دعا قبول فرمانا اور مسلمانون کو دشمن
کے ہاتھ سے ضلول کرانا عادت داد آری نہین اور اخادت ہوشیاری نہین اگر وہ دلاور
وخود و ہوتا تو کسواسطے فریب ابلیس سے بیخبر ہوتا بلکہ فورًا جان لیتا کہ نیت ابلیس سے بد اور
اوسکی درخواست قابل رد ہے سورہ حجر کے (من صلصال من حما مسنون) ان الفاظ
سے دریافت ہوتا ہے کہ جو کچھ مسلمانی کی جڑ ہے وہ سڑی ہوئی کیچڑ ہے جسپر کپڑے پہن بہانے تھے
اور بیت الخلا سے یاد دلاتے تھے جبکہ گریبان مسلمانی نجاست مین سنا ہوا اور اوسکا جوہر
آدم گندی کیچڑ سے بنا ہے پس مکان پاکیزگی و لطافت نہین ہے اور نشان طہارت
شرافت نہین درصورتیکہ مسلمانی کی یہی سرشت ہے تو اوس سے ...
ہے ہر چند اوسکو پانی گہرا ملے مگر کب پاکی سے بہرا ملے سگ بدریا ہفت گانہ مشوی
چہ نکہ تر شد پلید تر باشد حق بجانب ابلیس ہے کہ نار بہ نسبت خاک جوہر نفیس ہے اسکا تو کیا

ذکر ہے کہ بدبو چیز وگندی کیجہت سے منصب رذالی ہوا اور صرف اسباب الاضداد
کا کوئی جواب پسند کرتا تو ابلیس کا دم شتاب بند کرتا بلکہ بجائے عذر ابلیس ترس
سہولت اوسکی تسکین کرتا چونکہ خدائے محمدیہ سے اعتراض شیطان کا جواب
آیا اور نسخہ حکمت ازلی مین علاج پیچ و تاب نہ پایا بقول شخصے دیوانہ را ہوئی بس
حکومت دکھلانی لگا اور سخنان خصومت بنانے لگا ۵ وقت ضرورت چو
دست بگیرد سر شمشیر تیز ۵ علاوہ اسکے سجدہ آدم توحید کے برخلاف تھا بلکہ شرک
صاف تھا ابلیس نے قباحت شرک پر غور کی بنا برین مخالفت حکم فی الفور کی اہل
جانتے ہین کہ خدائے مسلمان نے کار بیہودہ کیا او رہا من وحدت ملایکہ چیک شرک
آلودہ کیا اگر ابلیس بھی سجدہ آدم مین ملائکہ کا شریک ہوتا تو روز توحید تیرہ و تاریک
اسیواسطے فریدالدین عطار نے ابلیس کو رہبر موسی قرار دیا ہے اور اس سرگذشت مین ایک
قصیدہ طیار کیا ہے اب ہم اوسکا انتخاب کرتے ہین اور بعض ابیات داخل کتاب **نظم**

روزی از روزہا کلیم اللہ ۵ خاص بر شد زایزد داور ۵ شد ندا از برای او کہ برو ۵ پیش ابلیس
مفسد سالار ۵ زین سخن ہمچو شعلہ سر بکشید ۵ جست از خانقاہ ہمچو شرار ۵ راہ سر کرد و
رفت در پیش آن لعین ناچار ۵ گفت ایزد برای ارشادم ۵ بر سر تو نہاد تاج دار ۵ گفت
من از دم ازل دارم ۵ طوق لعنت بگردن ادبار ۵ تو کلیم اللہی نداری ننگ ۵ تو ندیم اللہ
نداری عار ۵ من کجا و طریق این احکام ۵ من کجا و طریق این اطوار ۵ بزبان نیاز
گفت کہ ای تو در رہ عشق پاک عیار ۵ شکر و بیان تو گفتی ۵ نکتۂ از برای من بکار
تکلم در آمد بگشتو ۵ لب گوہر فشان و شکر بار ۵ من بگو گفت تا چو من نشوی ۵ این سخن
ز من بخاطر دار ۵ یعنی اول چو من نشوی بیراہ ۵ زخم ار سپر ز سینہ بیار ۵ چون نشوی
سترس از آن ۵ ہر چہ خواہی بگو و باک مدار ۵ آب را تو تمام ز الکہ ۵ تر الجاعین آتش
پندار ۵ خویشتن را تو در میانہ مبین ۵ شد سکندر از میان بعار ۵ الخ یہان تک بات

Marfat.com

ہی پیغمبر نے بحکم خدا ابلیس کی تصدیق کی اور اوس سے حقیقت معرفت تحقیق کی زبان نیاز آگے
سجدہ بازی کی اور تعلیم نشیب فرازلی وہ صوفی معرفت کار ہے اور عاشق پاک عیار پہلے اس
معلم الملکوت تھا اور دانا اسرار ناسوت ولاہوت تھا اے مسلمانون جو ابلیس کہ تمہاری
مین مردود ہے وہی بادی وحدت الوجود ہے جسکا نام معرفت ذات وصفات ہے اور جسپر صوفیہ
حنفیہ کا مدار نجات ہے اب ایک اور مضمون ہے بہت موزون ہے کہ خدا سے محمدیہ خود ناری ہے اور
سکے اور ابلیس کے درمیان رشتہ برادرداری ہے اگر وہ سوا سے نار کی کوئی دیگر جوہر ہوتا تو
طور اوسکی نور سے کیونکر خاکستر ہوتا پر جبرئیل اوس سے سوختہ ہوتی وادی ایمن کے جہاڑ
ہنگام افروختہ ہوتی بر تقدیریکہ وہ نار سے راہ تنزیہ لیتا تو مصنف قرآن کسواسطے اوسکو آگ
سے تشبیہ دیتا یہان سے واضح ہے کہ معبود اسلام و ابلیس دونون نار ہین اور دونون کو
ایک طور ہین اگر خدا سے محمدیہ پیروی عقل وشعور کرتا تو کسواسطے نار کو واسطے سجدہ سٹری کیچڑ
کے مامور کرتا بلکہ خدا بات ابلیس قبول فرماتا اور آدم کو عہدہ خلافت سے معزول فرماتا کہ گندگی
کیچڑ خلیفہ نار نہین ہو سکتی اور طیبات پر ترجیح مردار نہین اگر کوئی کہے گو بظاہر سرشت
آدم گندی طین وگل تہی مگر منظہر اسرار جان و دل تھی تو جواب یہہ ہے کہ باوجود خورشید
ماہ کے اور ملایکہ عالیجاہ کے سٹری کیچڑ کو منظہر اسرار قائم کرنا اور اشرف مخلوقات کو چھوڑکر
تعلیم بہایم کرنا تقصیر عقل ہے اور تحقیر عدل برین تقدیر جو کوئی صاحب قرآن کی تصدیق کرتا ہے
وہ نایب رحمان کی تحمیق کرتا ہے یہان تک تفسیر آیات مذکور پوری ہوئی اور در بارت اہنشاہ
عالم پناہ سے اوسکی طبع کی منظوری ہوئی **قولہ** اپنی بیٹی سے جماع کا قصد کیا **اقول** سرزمین
دختر بیبیا نہین ہے تو مسلم کو شعور بات کرنے کا نہین بحث اسکی تفصیلوار آچکی اور حوا دختر
قرار پاچکی مولوی محمد علی نے لکہا ہے کہ حوا آدم کی جزو بدن ہے اور پارہ تن
ہین کہ جس صورت مین وہ آدم کی لخت جگر ہے تو اوسکے دختر ہونے مین کیا کلام ہے مفسرین
نے لکہا ہے کہ آدم اپنی لخت جگر بچی کو دیکھکر بیتاب ہوا مرغ دل آتش حسن پہ کباب ہوا

Marfat.com

اپنی بیٹی سے قصد زنا کیا تمنا کے حصول [illegible]
ہے کہ آدم در دل خود آرزو میکرد کہ کاش شخصی [illegible]
حق تعالی برین خواہش ایشان رحمت فرمود [illegible]
فرمود تا پہلوے چپ ایشان را چاک کردند و از انجا زنی خوش شکل [illegible]
قد و قامت او درست شد باز آن پہلوی چاک کردہ را وصل نمودند و درین حالی [illegible]
آدم محسوس نشد حضرت آدم چون از خواب بیدار شدند دیدند کہ از جنس شخصی دیگر
من نشستہ است پرسیدند کہ تو کیستی فرمان رسید کہ این کنیزک ماست حضرت آدم [illegible]
کہ دست باو برسانند حکم رسید کہ دست باو مرسان تا وقتیکہ مہر او را ادا نکنی انتہی [illegible]
مدارج النبوت میں ہے کہ چون آدم را در بہشت در آوردند لیتے از جنس خود میخواست کہ با او
انس گیرد و راہ خواطر و ذکر حق بستہ گردد حق تعالی برو خوابے برگماشت و در آن خواب از
استخوان ضلع یسری حوا را آفرید چون دید آدم حوا را دراز کرد دست خود را بسوی [illegible]
پس گفتند ملایکہ آہستہ باش ای آدم تا نکاح کنی او را و بدہی مہر او را انتہی خلاصۃ الانبیا
صفحہ امین ہے کہ جسوقت خدا یتعالی نے حوا کو بنایا خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت
حسن و جمال جو کچھ کہ عورتوں کے لئے زیبا ہے حق تعالی نے اسکو بخشا بعد اسکی آدم کو خواب
سے بیدار کرکے حوا کو دکھلایا آدم نے بے اختیار چاہا کہ اوسپر دست اندازی ہووے تب [illegible]
الہی سے آواز آئی کہ ای آدم خبردار اسکو مت چھو بے نکاح اسکی صحبت حرام ہے [illegible]
نے حوا سے نکاح کرنے کی خواستگاری کی پس حق تعالی نے آدم کے ساتھ حوا کا نکاح
کر دیا انتہی یہاں سے واضح ہے کہ اگر خدا مانع ہوتا تو آدم فارغ ہوتا بلکہ بجہہ وصت [illegible]
او قصہ سر فراز کرنے کو نالی میں نل لگاتا اور نمک کی طرح پانی میں گل جاتا انتہی اللہم احفظنا [illegible]
ہوتا زانی نہیں تو شیطانی ہوتا آنا فانا گنج نہانی سے مہر اوٹھاتا کسو نطفہ [illegible]
ملحد گرسنہ در خانہ خالی بر خوان چو عقل باور نکند کز رمضان اندیشہ [illegible]

وزاشک نہین ہے اور ایک حرف قابل حک نہین کہ آدم نے قصد زنا کیا اور رنڈیش رسوائی
کو ننگ جنا دیا کیونکہ حوا بے نکاح آدم پر حرام تھی اور مانند خالہ و مام تھی جبکہ آدم نے حرام
عورت کا عزم کیا اور برعکس حیا و شرم کیا تو اوسکے فسق و فجور مین کلام نہین ہے اور اوسکو
پرواے ننگ و نام نہین کہ اوس نے بیت الحرام رسوائی کا طواف کیا اور کعبہ بیحیائی مین گوشہ
اعتکاف لیا سب مسلمان جانتے ہین کہ حوا نہ آدم کی منکوحہ تھی اور نہ مملوکہ پس بغلبہ شہوت
اوسکو پکڑنے کے لئے ہاتھ دراز کرنا اور پاے ناز نامحرم پر سر نیاز دہرنا لا کلام حرام کاری
ہے اور بالتمام ناہنجاری ہے آدم وہی شخص ہے کہ جس نے طبلہ بغاوت ربانی بجایا اور نقارہ
اطاعت شیطانی کا یاد مانع بیہودہ بکایا اور شجرہ ممنوعہ سے ثمرہ مردودہ کہایا ایسے آدم
کا عصیان چھپاتے ہو اور ہم پر بہتان لگاتے ہو تمہاری برابر لایق کون ہے اور تہمت طرازی
مین تم سے فایق کون یہان مؤلف ہدیہ نے فریب ابلیس کہایا ہے اور ایک تلبیس بنایا ہے
ہم اوسکی نقل داخل رسالہ عماد کرتے ہین پس ازان خاطر صاحب ہدیہ شاد کرتے ہین

ہدیۃ الاصنام اولاً آدم را خالق کل موجودات و خالق حوا و بودن حوا ای الہ
در عندیہ اوشان دختر اوشان ثابت کند بعد ازان الزام وارد کند و بمجرد خروج حوا
از پہلو دختر بودن حوا لازم نمے آید آری سرسوتی دختر برہما ست کہ از شکم برہما ظہور یافتہ و بدختر
بودن او اختصاص پذیرفتہ **جواب** اب ہمکو معلوم ہوا کہ مؤلف ہدیہ طریق کلام نہین
جانتا اور اقتضاے مقام نہین پہچانتا صحراے ساختہ مین مثل یابوے بے لگام چلتا ہے اور رطب
و یابس پختہ و خام بکتا ہے جب زبانہ الزام کہایا ہے تو کام ناکام نے مقام نہین ...
مثلاً یہان مناظرہ صرف اس بات مین ہے کہ جو کوئی کسی کے جسم سے پیدا ہوتا ہے
وہ بیٹا ہوتا ہے یا نہین بر تقدیر اول حوا آدم کی دختر ہے کہ وہ اوسکے پہلو
دوم سرسوتی دختر برہما نہین ہے کہ اوسکے نطفہ سے پیدا نہین ہوئی بلکہ اوسکی بانہین انگ سے پیدا ہوئی
جیسے کہ پہلو چپ آدم سے پیدائش ہوئی ہے یہان اسی امر کی تنقیح ہے کہ برہما اور آدم ...

سرسوتی او تھا ایک انداز پر ہی دونون صاحب کا نام ایک مجاز ہی یہ جو تشبیہہ لی ہین کہ
وشبہ بہ کا ساری باتون مین اتحاد ہووے اور بالکل رفع استبعاد ہو وے بلکہ ایک
مین تشبیہہ ہوتی ہی اور ایک ہی وجہ تشبیہہ جیسے ہوتی ہی مثلاً شاعران اسلام اپنی معشوق
سے کہتے ہین کہ تو اقلیم حسن کا بادشاہ ہی اور تیرا رخ مانند ماہ ہی اب ملا قطب الدین کو لازم
ہے کہ انوری و نظامی و سعدی و جامی پر زبان طعن دراز کرے کہ گدا و شاہ مین مناسبت
نہین ہی اور رخ و ماہ مین مشابہت نہین کہ رخ معشوق روی خاک پر ہی اور جرم ماہ مرکز افلاک پر
جرم ماہ بہت عریض و طویل ہی اور عرض و طول رخ نہایت قلیل ہی اسیطرح کے اکثر امور
درمیان رخ و ماہ حائل ہین کہ منافات باہمی کی دلایل ہین اگر علماے اسلام خطا کرین تو جاے
خندہ نہین ہی کہ ستارۂ عقل انسان ہمیشہ تابندہ نہین مصنف قرآن نے خطاے صریح کی ہی کہ نور
الہی کو طاق سے تشبیہہ دی ہی مثلاً سورۂ نور مین ہی (مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح)
یعنی مثال نور خدا کی مانند ایسے طاق کے ہی کہ درمیان اوسکے چراغ ہووے خطاب صاحب
ہدیہ کو لازم ہی کہ مصنف قرآن سے کہے کہ ثبوت مشابہت نور الہی و طاق دے یا عروس دعوی
فصاحت کو طلاق دیوین بعد نہ کہے کہ عبارت قرآن بے نظیر ہی لہذا تصنیف خدا ہی قادر
و قدیر ہی ظاہر ہی کہ نور خدا و طاق مین کسی طرح پر تشبیہہ نہین ہی اور کوئی صورت تشبیہ نہین
بلکہ تفاوت آسمان و ریسمان ہی اور عداوت کفر و ایمان جب تک کہ طاق کسی وصف
مین نور الہی سے فایق نہوگا تا ابد الاباد مشابہت کے لایق نہوگا حالانکہ کوئی شی
کسی وصف مین اوتعالی سے زیادہ نہین ہی اور کسی جام مین اس خمخانہ کی بادہ نہین لہذا
تشبیہہ مذکور حماقت کی علامت ہی اور راے مصنف قرآن سزاے ملامت ہی اس قسم کی قرآن
مین بہت تشبیہین ہین جو کہ داغ شاعری مین کرتے ہین ایک جگہ مصنف قرآن نے اعمال
کفار کو خاکستر سے تشبیہہ دی ہی بحث اوسکی رسالہ حملہ سند مین ہو چکی ہی یہان گنجایش
تفصیل نہین ہی تکرار شیوۂ عقیل نہین قطع نظر اسکے ہم ہرگز نہین کہتے کہ بربہما جو دیو ہین اور

Marfat.com

خالق کل موجود بلکہ ہمارا عقیدہ یہہ ہی کہ وے مظہر دانش و بنیش ہین اور واسطہ آفرینش کیونکہ پرماتما کے پیدا کئے ہوئے عناصر سے اور اوسی کی دی ہوئی دسترس سے برہما نی پیدا ئش کی اور آب و رنگ مستعار سے چہرہ موجودات کو آرایش دی وے فاعل خودمختار نہین ہین اور خالق اخیار و اشرار نہین بر تقدیریکہ وے دوسرے کے نیازمند نہوتے اور فرمان حاکم مطلق کے پابند نہوتی تو گنجایش گفتگو تہی اور ہمارے وہ جیسے کہ باپ واسطہ پیدایش دختر و پسر ہی ویسے ہی برہما وسیلہ پیدایش جن و بشر ہی اگر وے بذات خود خدا ہوتی تو کسواسطے رجوع بدعا ہوتی ہر چند برہما دیوتون کو سرتاج ہین مگر بات بات مین پرماتما کے محتاج ہین وہ خود مالک نہین ہین جیسے کہ مہادیو خود مالک نہین بلکہ جسقدر انسان و جن و دیوتا ہین سب تابع حکم پرماتما ہین ان باتون کے ثبوت کی کچہہ احتیاج نہین ہی کہ آفتاب محتاج سراج نہین البتہ مسلمانون کے فرشتے خود مالک خود خالق ہین اور خود مالک و خود رازق ہین چنانچہ جلد اول تفسیر عزیزی مین ہی کہ اینچہ از حال اہل خدمات ملائکہ از روے احادیث صحیحہ بثبوت رسیدہ آنست کہ بعضے از انہا کارہا ملائکہ کہ کارہا عمدہ بتدبیر آنہا وابستہ است مثل حضرت جبرئیل کہ صاحب علم وحی اند و حضرت میکائیل کہ صاحب رزق و غذا اند و حضرت اسرافیل کہ صاحب لوح محفوظ و صور و نفخ ارواح اند و حضرت عزرائیل کہ ملک الموت اند فقط یہان سے پیدا ہی کہ ملائکہ اسلام صاحب موت و حیات ہین اور مالک و رازق مخلوقات خدا سے ہین شاید کہ کوئی کام صادر ہوے یا وہ صرف برائے نام قادر ہوویں یہہ کہین نہین لکہا ہی کہ ظہور سوتی شتکم برہما سے ہوا ہی جسوقت صاحب تذہذب جواب عاری ہوتا ہی تو مرتکب مکاری و عیاری ہوتا ہی افترا پردازی آغاز کرتا ہی باب تہمت طرازی باز احقاق حق پر نظر نہین ہی بنابرین حوالہ کتب معتبرہ غیر صحیح بین برپایہ شتکم برہما سے ظہور سوتی ہوتا تو بہی اعتراض بیجا ہوتا کیونکہ ابر و شتکم دہلوا اعضا جسم ہین اور ہریک سے متعلق افعال چند قسم ہین ان اعضا سے خروج کرنا برابر ہی ظہور اوسکی

مشابہ اسکے ہیں اسکی کیا معنی کہ درمیان بہائی بہن کے ...
اور حوا دختر آدم ہونے سے بری ہوئی خدا کو حاضر و ناظر جانکے اپنے ...
بیٹی ہونے کے ساتھ کس طرح اختصاص پایا اور حوا نے قید دختریت آدم سے کیونکر
پایا جھوٹ کو پایداری نہیں ہے ریتے کی دیوار کو استواری نہیں اگر حوا دختر آدم ہوئی
عجب نہیں ہے کہ مسلمانوں کا اصلاحی مذہب نہیں ہے کہ جو مولود بعادت معہود پیدا
ہوئے وہی اولاد میں شمار ہوئے اور باقی خارج از خیل تباہ ہو گئے اگر اپنے مذہب میں
یہی قاعدہ جاری کروگے تو بہت حدیثوں کو زیر پا بے اعتباری و نیز وہ گروہ ارواح
اجسام کہ پشت آدم سے خارج ہوئے تھے اور معراج عہد میثاق پر حاضر اون تمام
آدم کی اولاد نہ سمجھیو اور احادیث صحاح کو قابل اعتماد نہ سمجھیو حالانکہ تمام محدثین وغیرہ
اونکو آدم کی اولاد جانتے ہیں اور خانہ ابوالبشر سوئے چہار زرد و سیاہ آباد مانتے ہیں
جو کوئی اون اجسام کے اولاد آدم ہونے سے انکار لائیگا وہ حدیث و قرآن کو نذر
نار لائیگا ہم عنقریب نقل آیات و احادیث رنگ رنگ کرینگے اور عقل مولوی محمد علی د...
سوط الجبار آپ جو یہ لکھتے ہیں کہ حوا دختر آدم کی تھی یہ آپکی ہرزہ سرائی ہے کیونکہ
کوئی شخص اہل اسلام سے اسکا قائل نہیں کہ حوا آدم کے نطفہ سے پیدا ہوئی **جواب**
یہ آپکی ہرزہ سرائی ہے تو بلا تامل آپنے بنگ کھائی ہے اگر آپ بنگ نہ کھاتے تو مرآتیہ زبان
کلمہ ہرزہ سرائی بیدرنگ نہ لاتے ہمکو تو جیسے مولف ہدیہ کی ژاژ خائی سے کام ہے ویسا
ہی آپکی ہرزہ سرائی میں کلام نہیں ہے تم دونوں کی ژاژ خائی و خامہ فرسائی سے
سنتے لوگوں کے کان بہر گئے اس ملک کے مسلمان آپکے مشفق مہربان ڈر گئے کہ
مولوی جی کو سرسام ہوگیا اور دو مسلمانی تمام ہوجاوے جناب من جیسے کہ کوئی مسلمان
قائل نہیں ہے کہ حوا نطفہ آدم سے پیدا ہوئی ہے اسیطرح کوئی ہندو بھی نہیں کہتا ہے کہ
سرسوتی نطفہ برہما سے چہرہ کشا ہوئی ہے دونوں کا ایک حال ہے اور ایک ڈھول ...

Marfat.com

سے حضرت آدم ہوئی ہین شک ہووے حامل
جب کہ سرسوتی برہما کی دختر ہووے اور حوا کے دختر آدم ہوئی ہین شک ہووے حامل
از نطفہ برہما سے پیدایش سرسوتی نہین ہی لہذا وہ اونکی لڑکی نہین بلکہ وہ اونکی استری
ہے اور مطہر بزرگی و برتری ہی سوط الجبار بلکہ یہ کہتے ہین کہ آدم کی پسلی سی کچھ اجزا
خداتعالی نے لیکر اوس سی حوا کو بنایا اور بجائے اوسکے گوشت بہر دیا اور ظاہر ہی کہ بلا تعلق
کسی پوست یا استخوان کسی آدمی یا جانور کے اگر اوس سی کوئی چیز بنائی جاوے تو وہ حکم اولاد
ہرگز نہین رکہتی **جواب** (کہتے ہین) کا فاعل کون ہی اور برعکس قرآن و حدیث کے قائل
کون ہی اپنی طرف سی بات بناتے ہو اور علما کو تہمت ہذیانات لگاتے ہو ایسا مصنف
حدیث و قرآن نے کہا ہو نہ آپکے سوا کسی مسلمان نے از راہ مخالفت حدیث و قرآن علیحدہ
اور پیشانی نیاز بر پا شیطان ملتی ہو تعجب ہی آپکے دین اور ایمان پر اور اس تفسیر و بیان
سورہ نسا معارف ذرہ مین یہی لکہا ہی کہ حوا جسم آدم سی بر آمد ہوئی اور زوجیت آدم
مین در آئی اور یہی محدثین کا بیان ہی چنانچہ بخاری و مسلم سے عیان ہی کہ (استوصوا بالنساء
فان المراۃ خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ) یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ میری
وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمہ مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سی اور مقرر
پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی نہ فقط مفسرین و مورخین نے بہی اسکی مطابق
لکہا ہی جسکا خلاصہ ہمنے تفسیر عزیزی و مدارج النبوت وغیرہ سے سابق لکہا ہی آپکا امام مؤلف
ہدیۃ الاصنام بہی تابع تفسیر و قرآن ہی اور اوسکا بہی یہی تقریر و بیان ہی مثلاً صفحہ
۲۰۳ مین ہی کہ بمجرد خروج حوا از بدن حوا لازم نہ آید فقط مقصود آنکہ قرآن و تفسیر
تواریخ اسلام مین اور نیز ہدیۃ الاصنام مین یہی مرقوم ہوا ہی کہ حوا جسم آدم سی خارج
ہوئی اور تجرد و تفرد کی حارج ہوئی کہین نہین لکہا ہی کہ خدا نے آدم کی پسلی ...
الگ کرکے اون سی حوا کو مخلوق کیا اور بجائے اوسکی گوشت ملصق کیا فقط یہ مضمون
مولوی جی نے خود اختراع کیا ہی اور مصنف قرآن و حدیث سی نزاع کیا ہی اگر کوئی آیت

بات کا پاس کریگا تو حوا کو پارۂ تن و لخت جگر آدم قیاس کریگا پھر بھی ہمارا مدعا
ہے اور اولاد آدم سے امتیاز حوا باطل ہے کیونکہ فرزند و دختر پارۂ تن ہے چنانچہ بخاری
مسلم سے مبرہن ہے (فانما ابنتی بضعۃ منی) یعنی محمد صاحب نے اپنی دختر کے حق مین فرمایا کہ
بیٹی جو فاطمہ زہرا ہے میرے بدن کا ٹکڑا ہے فقط اس سے اور بھی چند امور نکلتے ہین جن سے
مسلمانی کے ہوش و عقل و شعور جلتے ہین ہم اونکو موضع و مقام پر مذکور کرینگے اور سنئے
محمد علی حوالۂ سنگ فتور البتہ جو کوئی جسم سے خارج ہوتا ہے اوسپر حکم اولاد جاری نہین
اور وہ ہرگز پسر و نسل تمہاری نہین ہوتا اگر اوسکو بھی اولاد شمار کروگے کرم کان شکم
واحل خونین و تبارکروگے اس بنا پر بھی حوا دختر آدم بلا تامل ہے اور سرسوتی دختر برہما
ہونے سے بری بالکل ہے غرضکہ مولوی صاحب کے جواب سے ظاہر ہے کہ اونھون نے بخوبی الزام
کھایا اور ہمارے اعتراضات نے زیادہ تر استحکام پایا آپ نے جواب شافی ندیا اور شہوت
آدم کا علاج کافی نکیا لہذا باحسن وجہ ثابت ہوگیا کہ وہ ایسا شہوت پرست و نفس
سے بدمست تھا کہ اپنی لخت جگر سے بہ نکاح نیت شہوت رانی کی اور تسلیم عروس عہد
کانی کی بس وہ ہرگز اسباب شرافت نہین رکھتا تھا اور طاقت و تاب خلافت نہین
سوط الجبار آپ ہی کی کتب معتبرہ مین سرستی واتھرپ بسشٹ وغیرہ کو بیٹی بیٹا برہما
کا قرار دیا ہے حضرت نے اپنی طبیعت سے یہ مضمون نہین بنایا آپکے مذہب کی اصول پر کچھ قید
اسکی نہین ہے کہ عبادت معبود جو مولود و متولد ہووے وہی اولاد کہلاوے بلکہ ہزارون نگہہ برہما
اسکی آپکی کتب معتبرہ سے ظاہر ہے چنانچہ شانتی پرب مین لکھا ہے کہ پاربتی گفت کہ چیزیکہ
از قالب برآمدہ باشد او پسر میشود **جواب** ہماری کسی کتاب معتبر مین سرسوتی برہما
کی بیٹی نہین لکھی ہے سوا عبید اللہ نو مسلم کے کسی نے ایسی غلطی نہین کی ہے فی الواقع یہہ
اوسکا اتہام ہے خاصیت دین اسلام ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے اوسکا دروغ واقعہ
ایمان ہوتا ہے بسشٹ وغیرہ کو جو بعض نے برہما کا بیٹا کہا ہے یہی سبب اوسکا لکھا ہے

Marfat.com

ن لبسشٹ وغیرہ نے برہما سے گیان لیا اور اونکی بدولت بحر عرفان مین شنا کیا
واسطے کہین کہین اونکو پسر برہما قرار دیا ہی اور طریق مجاز اختیار کیا ہی کیونکہ جو کوئی کسیکو
معرفت ذات وصفات تعلیم کرتا ہی اور اسرار الہیات تفہیم وہ بجاے باپکے ہی اوسکو پدر
حقیقی سمجھنا غلطی آپکی ہی چنانچہ

सहि विद्यातस्तं जनयति तच्छ्रेष्ठं जन्म॥

یعنی گرو ودیا سے جنم دیتا ہی وہ بہتر جنم ہی فقط منوسمرتی کے دوسرے ادہیا مین ہی-

अध्यापयामास पितॄन्शिशुराङ्गिरसः कविः पुत्रक
इति होवाच ज्ञानेन परिगृह्य तान्॥१॥ ते तमर्थमपृ
च्छंत देवानागतमन्यवः देवाश्चैतान्समेत्योचुर्न्या
य्यं वः शिशुरुक्तवान्॥२॥ बालोऽपि विप्रो वृद्धः स्या
त् पिता भवति मंत्रदः अज्ञं बालमित्याहुः पितेत्येव तु
मंत्रदं॥३॥

یعنی انگرا رشی کے بیٹے کم سن پنڈت نے اپنے چچا وغیرہ کو وید پڑہایا اور اونکو اپنا شاگرد
سمجہکر (اے پوترون) اس لفظ کے ساتھ بلایا اونہون نے غضبناک ہوکر لفظ پوترکے
معنی دیوتون سے دریافت کئے دیوتون نے ایک انجمن کرکے کہا کہ تمہارے لئے جو لڑکے
نے پوتر کہا ہے وہ بجا ہی کیونکہ جو شخص علم وید سے بے بہرہ ہی وہ لڑکا ہی اور جو کوئی وید پڑہاتا ہی
وہ باپ ہی ایسا ہی کہا ہی کہ گیان دینے والا پدر ہی اور گیانی پسر ہی فقط غرضکہ
جنم دو طرح کا ہی ایک نطفہ سے دوسرا علم سے چنانچہ اسی ادہیا مین ہی-

ब्राह्मस्य जन्मनः कर्त्ता स्वधर्म्मस्य च शासिता बालोऽपि
विप्रो वृद्धस्य पिता भवति धर्मतः॥१॥

یعنی جو کوئی علم وید کے لایق جنم دیتا ہی اور دہرم کی ہدایت کرتا ہی وہ عالم وید کم سن

بہی از روے وہم کے پیر کہن سال کا باپ ہی فقط دیکہو جبکہ بسبب ان دکہلانے دم
طفل کم سن بہی پیر سالخوردہ کا باپ ہوتا ہی تو برہما کو بباعث راہ نمائی کے باپ کہنے مین
کیا پاپ ہوتا ہی اہل اسلام محمد صاحب کو پید مسلمین اور اونکی جورون کو ام المومنین کہ
جانتے ہین اور اپنے تئین اور اپنی بی بیون کے تئین کس طرح اونکا پسر و دختر مانتے ہین
سورۂ احزاب مین ہی ازواجہ امہاتہم یعنی محمد کی بیبیان مسلمانون کی مائین ہین فقط تفسیر
حسینی و زاہدی مین لکہا ہی کہ یہہ آیت مصحف ابی و قرات ابن مسعود مین اسطرح ہی کہ
ہو اب لہم و ازواجہ امہاتہم یعنی محمد مسلمانون کا باپ ہی اور اوسکی عورتین مادر مومنین ہین
فقط اب جان لو کہ جیسے مسلمان محمد کے فرزند ہین ویسے ہی بسشٹ و کشیپ وغیرہ برہما
کے پسر ارجمند ہین دونون جگہہ مدار گفتگو مجاز پر ہی اور سر اعتراض تیغ احتراز پر ہی فرزند
حقیقی وہی مولود ہی کہ جسکی پیدایش بعادت معہود ہی ہمارے مذہب مین کس جگہہ اسکی تصریح
نہین ہی اور اس بات پر کہ کشیپ و بسشٹ وغیرہ برہما کے فرزند حقیقی ہین کسیکو اعتراف نہین
شاستی پر جنکا جو آپنے حوالہ دیا ہی وہ مائدہ و ردہ گوئی سے نوالہ لیا ہی صاحب جہابہارت
ہرگز ایسا کلام نہین کیا اور کسی نے اوسکو الزام نہین دیا یہہ آپکا اتہام ہی اور تبصرۂ اثبات
ہدیۃ الاصنام ہی قابل اعتماد گفتگوے جناب نہین ہی اور جہابہارت فارسی کی کتاب نہین
فقرات فارسی سے الزام کامل نہین ہوتا اور پانچ سوار ون مین معترض کا نام شامل
نہین اگر آپکو اپنی گفتگو پر اعتماد ہی اور صحت ترجمہ پر استبداد تو کاہے بکا ہی اصل عبارت
داخل کتاب کیجئے اور راہ سرخروئی ستاب لیجئے کبہی تو خوش کیا کر دل کسی رند
شرابی کا لگا دے منہ سے منہ ساقی ہمارا اور گلابی کا اگر آپکو علم سنسکرت آتا
نہین ہی تو کسی پنڈت سے بہی میل کہا نہین ہی تعجب ہی تمہاری تحریر و تقریر پر اور خندہ
و تمسخر پر شاستی پر جہابہارت کا تو کیا ذکر ہی ہماری کسی کتاب مین مرقوم نہین ہی کہ
جو کوئی جسم سے بر آئے وہ پسر و دختر کہلائے اگر کہین لکہا ہوتا تو گلا گوسپند مثل بہی اوسکا

Marfat.com

بہہا ہوتا باراہ اوتار ومہادیو بہی بعفر زنا کی برہماند کو رہوڈ اور رشتو ور بیتیوامی دنیاو عقبیٰ
شہہ ہوئی کراونکے پاؤن سے نکلے ہین غرضکہ ہماری بیان یہہ کلیہ ہرگز نہین ہے کہ جو کوئی
کسی کی جسم سے خروج کرے وہ اوسکی فرزندی کی ساتھہ عروج کرے یہہ تو خصائص اسلام
مین داخل ہے اور حوّا اولاد آدم مین شامل ہے کیونکہ جسقدر اشخاص جسم آدم سے روز الست
بصورت مورچہ برآمد ہوئے اور بار امانت کے اوٹہانے مین جن وملک کے سرآمد ہوئے
مصنف قرآن وحدیث اونکو اولاد آدم شمار کرتی ہین اور اس بات کی ثبوت مین نقل
اسناد تفصیلوار کرتی ہین چنانچہ سورۂ اعراف مین ہے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہور
ہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا یعنی جب نکالی پروردگار
تیرے نے بیٹون آدم کے سے اصلاب اونکی سے اولاد اونکی اور گواہ کیا اونکو اوپر جانو
اونکی کی کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونھون نے البتہ تو ہے گواہ ہوئے ہم فقط حاصل یہہ
ہے کہ خدا نے آدم کی پشت سے اوسکی اولاد اور اون سے اونکی اولاد نکالی سب سے
اپنی خدائی کا اقرار کرایا پھر پشت مین داخل کیا کذا فی ترجمہ عبد القادر فقط مسند احمد
بن حنبل مین ہے خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر
و ضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی
وقال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی یعنی پیدا کیا اللہ نے آدم کو جبکہ پیدا کیا
اوسکو پس مارا مونڈہے داہنے اوسکے پر ہاتھہ پس نکالی اولاد سفید کہ گویا چیونٹیان ہین
اور مارا مونڈہے بائین پر ہاتھہ پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلے ہین پھر کہا واسطے
اوس اولاد کے کہ اوسکو داہنی طرف مین تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین
رکہتا ہین اور کہا اوس اولاد کے لئے کہ بائین مونڈہے اوسکے مین تہی یہہ جانیوالی ہین جانب
دوزخ کے اور نہین پروا رکہتا مین فقط پہر مسند احمد بن حنبل مین ہے اخذ اللہ المیثاق من ظہر
آدم بنعمان فاخرج من صلبہ کل ذریۃ ذراھا فنثرھم بین یدیہ کالذر ثم کلمھم قبلا قال الست

Marfat.com

بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین یعنی لیا اللہ نے
عہد اولاد آدم سے جو پشت سے نکلی تھی درمیان نعمان کے پس نکالی پشت اوسکی سے
ہر ذریت کو کہ پیدا کرنا تہا اونکو پس پہیلا دی آگے اوسکے مانند چیونٹیون کے پہر باتین
کین اللہ نے اون سے روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو رب
ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مین نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ ہم اس سے غافل
تھے فقط اس مضمون کی کتب حدیث مین بہت روایتین ہین اور قرآن مین اکثر آیتین ہین
اسکی تنبیہ یعنی کہ جسقدر اجسام کہ تن آدم سے برآئین تمام اوسکی پسر و دختر کہلائین مگر ایک
حوا اس سے سرفراز ہووے اور معرکہ اختصاص مین یکتا ز بقول شخصی مرگ انبوہ جشنے دارد
جو سب کی راہ ہوگی وہی اپنی راہ ہوگی جو سرگذشت سیاہ ہوگی وہی سرگذشت سیاہ
ہوگی تخصیص حوا جائے تعجب ہے لا کلام مسلمانون کا تعصب ہے جبکہ چیونٹی کی صورت پشت
آدم سے نکلی ہوئی مخلوق اوسکی اولاد مین شریک ہے تو حوا اس نسبت کے لئے قریب و نزدیک
ہے کیونکہ وہ اگرچہ اپنی پیدایش مین الگ ہے مگر شکل آدم اوسکی جسم سے نکلی ہے درصورتیکہ چیونٹی
اولاد ابو البشر مین مل گئی اور اوسکے لئے رداے بشریت سل گئی تو خود حوا کہ بصورت بشر
جسم آدم سے جلوہ گر ہوئی بدرجہ اولی دختر ابو البشر ہوئی یہان سے بقول شاہ عبد العزیز
وغیرہ کے ثابت ہوا کہ آدم نے اپنی بیٹی سے نظر بازی کی اور بقصد زنا اوسکی طرف
دست درازی کی **قولہ** ستر بسبب شرم کے ایک طرف کو پہر گئی برہما کی صورت مین ایک
اور منہہ ظاہر ہو گیا الخ یہ بھی دروغگوئی مسلمان ہے اور بہتان بے بنیان جو کوئی گلخن
مسلمانی جہوکتا ہے وہ لوگون کو شاہراہ راستی سے روکتا ہے جو شخص آتش اسلام تیز کرتا
ہے وہ میدان صدق و صفا سے گریز کرتا ہے ہر دم دروغ تازہ گڑہتا ہے اور مکر و خدع
مین زیادہ از حد اندازہ بڑہتا ہے اتہرب وید کی مہا اونیشد سے قطعی ثابت ہے کہ برہما
کے چار منہہ فطری و پیدایشی ہین چنانچہ۔

Marfat.com

तस्य ध्यानात: स्थस्य ललाटात्स्वेदो ऽपतत् ता: इमा: प्रततास्ता पस्तासु तेजोहिरण्मयमंडतं त्त्र ब्रह्मा चतुर्मुखो ऽजायत॥

یعنی دہیان مین بیٹھے ہوئے بشنو کی پیشانی سے عرق گرا وہ یہہ احاطہ کرنیوالا پانی ہوگیا وہان برہما پیدا ہوئے اس حال مین کہ چار منہہ رکہتے تھے انتہی جو کچہہ کہ ویداقدس کی اغصان مین ہی وہی پران مین ہی چنانچہ۔

चतुर्मुखस्ततो जातो ब्रह्मा लोकपितामह:॥

یعنی بعد ازین تمام دُنیا کے دادا برہما مخلوق ہوئے اسطرحپر کہ چار منہہ رکہتے تھے فقط غرضکہ برہما جیسے کام سے بری ہین اور بیخوشمان بہی وہ ہرگز سزاوار نہین ہین اور اون سے اصلا ذنوب سرزد نہین عبیداللہ جو برہما کے چار منہہ ہونے مین سرسوتی کو سبب ٹہیراتا ہی اپنے تئین مورد غضب ٹہیراتا ہی یقین ہی کہ اسپر قہر آسمانی ٹوٹیگا اور خدا کی لعنت سے سرسلامی ہوئیگا اسیطرحپر جہوٹون کا علاج ہوا ہی لہذا قرآن مین مضمون لعنۃ اللہ علی الکاذبین اندراج ہوا ہی اگر عبیداللہ قرآن کا اعتبار کرتا تو کسواسطے یہہ دروغگوئی اختیار کرتا اب اوسکو لازم ہی کہ اسیطرح ملائکہ کی تعدد اعضا مین کوئی علت ٹہیرائے اور ایک نئی ملت چلائے سورۃ الحاقہ کی تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ حاملان عرش آج کے دن چار ہین اور روز قیامت آٹھ ہوئینگے اونکے قدم سے کاسہ زانو تک پانسو برس کی راہ ہی اور ہر ایک کے چار منہہ ہین ایک آدمی کا دوسرا گاؤ کا تیسرا شیر کا چوتہا گرس کا فقط معارج النبوت مین ہی کہ محمد صاحب نے معراج کے وقت ایک فرشتہ دیکہا اوس کے ستر سر تہے دوسری روایت مین ہی کہ ستر ہزار سر تہے اور ہر ایک سر مین ستر ہزار رو تہے اور ہر ایک رو مین ستر ہزار دہان تہے اور ہر ایک دہان مین ستر ہزار زبانین تہین فقط ابوالموالید خوارزمی نے لکہا ہی کہ اسرائیل فرشتہ کے بیس سر رکہتا ہی فقط اب معترض کو

Marfat.com

واجب ہی کہ ان فرشتون کے چار منہہ ہونے مین بھی کوئی بات بنا او عصمت ملائکہ
لگائے اب مؤلف ہدیۃ الاصنام کی حماقت پیہ ہر عقل وشعور دہرتا ہی اور انوار لیلۃ القدر
تصدق ظلمت دیجور کرتا ہی **ہدیۃ الاصنام** بر ہمان از رو ی شق شدہ باسمت
کردن نتوانست پیدایش کردن مخلوقات چہ معنی دارد وہم کسی کہ در چہار رخ در ہر
طرف داشتہ باشد چہ قدر مہیب صورت و وحشت انگیز خواہد بود فرض کردم کہ سر ایل شش
نبات سر داشت لیکن این معنی از کجا ثابت شد کہ آن سر بجہت کدام صدمہ منشق شدہ شش
سر شدہ باشند و آن سر سائل تا در خلق کائنات بود و آن را درست کردن
نتوانست **جواب** یہان سے ظاہر ہی کہ ملا قطب الدین عقل و ادراک سی بہرہ نہین
رکھتا اور تحفۃ الاسلام کے معنی و مطلب سمجھنی کا زہرہ نہین باوصف اسقدر جہل جبلی کے
مرتکب جواب ہوا ہی مگر لا مقابل عقاب ہوا ہی ای نادان کون کہتا ہی کہ روی برہما
چارون طرف سے شق ہوا اور رنگ روپ تندرستی فرق کوئی تدبیر نہ چلی اور اسطرح تقدیر
ٹلی ہمارا ہرگز یہ بیان نہین ہی اور سمجھنا مضمون تحفۃ الاسلام کا آسان نہین جسوقت تمکو
خدا لیاقت دیگا اور فہم معنی کی طاقت اپنی حماقت پر اقرار کروگے اور ہمارا اعتراض
ست وا اہل حق کا تو یہی مذہب ہی اور آیات وید اقدس کا یہی منتخب برہما کے
چار منہہ پیدائشی و اصلی ہین اور ماخذ اسرار دانشی و عقلی یہ کوئی نہین کہتا کہ ایک سی چار
ہو گئے اور کسی صدمہ سی چار ناچار ہو گئے فرمائیے حاملان عرش کے چار منہہ کب سی ہین
اور کس سبب سے کسی صدمہ سے شق ہوئے ہین یا بقدرت حق شاید کہ مفسرین بر طرف
از احقاق حق ہین یا اشد احمق کہ ایک کو چار کہتے ہین سوزن کو تلوار کہتے ہین بر تقدیر یکہ
اونکے چار نہین ہونگے تو نہایت حسین ہونگے نہایت مہیب صورت و بد شکل ہونگے چارون
طرف سی مشغول شرب و اکل ہونگے اگر مسلمانون کو اون کا دیدار نصیب ہوگا دیکھتے
ہی حال عجیب ہوگا ہوش پریشان ہونگے اور ہوش پران جبکہ خود تمہاری کتاب لغت

ان قلمبند ہی کہ جبرئیل ایک پرندہ ہی تو اوس سے ادای مراسم وحی دشوار ہی تمثیل بوزنہ و کار
بار ہی یہان تک مؤلف ہدیۃ الاصنام کا بطلان ہوا اور سر محمد علی در گریبان کیونکہ یہ
لی ذلت مین مرید کی ذلت ہی اور تکذیب پیغمبر مین تکذیب اہل ملت ہی **قولہ** بعضی کہتے
ہین کہ اس گناہ سے برہما کی پوجا موقوف ہوگئی فقط یہ بھی کذب صریح ہی اور دروغ فضیح
محض بے بنیان ہی اور مخالف وید و پیران اہل حق تو جیسے روز اول برہما کی تعظیم کرتے
تھے ویسے ہی اب بھی تکریم کرتے ہین جیسے پہلے اونکو گرامی جانتے تھے ویسے ہی اب بھی
سامی مانتے ہین ہمارے عقیدہ مین سر مو انقلاب نہین ہی اور بقدر ذرہ اضطراب نہین جو
کوئی تثلیث کے قایل ہین وے اب بھی معبودیت برہما مایل ہین پس برہما کی پوجا کا
موقوف ہونا دونون معنی سے خلاف حقیقت ہی اور برعکس طریقت مگر کیا کیجئے کہ جو کوئی
مطیع اسلام ہوتا ہی اوسپر سچ بولنا حرام ہوتا ہی ان لوگون مین وہی دانای رموز خفی و
جلی ہی جسکی متاع راست گفتاری آتش کذب مقالی سے جلی ہی علی الخصوص دوسرے
مذہب کی نقل روایات مین اس طرح راہ کجرفتاری لیتے ہین کہ ابلیس پر تلبیس کو بھی شرمسار
دیتے ہین خصوصاً عبید اللہ اوسی وقت تک مسلمانون مین سربلندی کرتا ہی کہ بزرگان
ہنود پر تہمت بندی کرتا ہی **قولہ** بعضی کہتے ہین کہ ایک دفعہ برہما نے مہادیو کی بی بی پاربتی
سے آشنائی لگائی تھی الخ عبید اللہ نومسلم دروغگوئی حیلہ جوئی کا اسقدر ذوق
رکھتا ہی کہ مسیلمہ کذاب بھی یہ ذوق رکھتا ہی اکثر بزرگان ہنود کیطرف روایات دسر دہ
منسوب کرتا ہی اور دیوتون کی جناب مین اظہار عیوب مگر جواب کتاب نہین دیتا اور رسالہ
فضل و باب مین طرفہ یہ ہی کہ اہل اسلام اس کاذب کی بات بغیر دلیل و برہان تسلیم [illegible]
ہین اور اپنے فرزند و دختر کو مانند حدیث و قرآن تعلیم کراتے ہین [illegible]
و نکی صحاح سے نقل کرتے ہین اور از روے عقل اوسپر دخل تو کیا ہی تصحیح روایت طلب
کرتے ہین اور گاہی حسب و نسب راوی مین شور و شغب کا ہی محض انکار کرتے ہین اور گاہی

تاویل وو دازکا ...

وکتاب سے ہووے اور جس مین ...

ذکر بیماری کسی کتاب مین نہین ہو اور ...

ہے وو راز وہم وگمان ہے یگانی عنایت ...

کرنا شرب ملایک انبیا ہے اور ...

سے یاری لگائی اور حد زیادہ ذلت وخواری ...

عشرت مین تنگی دیکھی تو جاے مخصوص عفیفہ تنگی دیکھی اور ...

آتش فسق مین ڈمحابا بجھانکی یوسف نے نہ مالک کی بی بی کے ...

صدف کشادہ دہان پہ نزول کیا مگر بارش کا اسکے ...

ہوا روح واو دزن اور یا پرشیدا ہے محمد ...

ہے عبید اللہ کی عقل وفرہنگ پہ اور ناموس وننگ ...

ایمان لاتا ہے **ابیات** شرہی جسنے خدا ہے دو عالم ...

وبے مثال وپاک وبرتر زمین وآسمان جسکا ہے مظہر ...

وسیلہ جو کہ ہو خلق جہان کا وہ ہوا اطلاع وہ جب ...

اوس پہ وہ دہان سے بچارہ دیدا اوسکی برآئے ...

کی طرح پیدا ہوا وہ بدمثل آدم وحوا ہوا وہ ...

خون حیض کھایا وہ ہواے نفس نے اوسکو ...

وثنائے پاک بربہا وہ زبان خلق سے ...

نبوت کی ہے لایق وہ عجب ہے وہ ہو برحق پیمبر ...

ہے اہل حقیقت مین ہے دعوی اوسکا ...

عبد اللہ جسکا ہے شکم سے آسنکے وہ ...

رہا مادسکے چھ ماہ * بہ آیا پہر وہ مخصوص ہو واہ * پہر امدت میان شہر و بیٹیہ * کیا سوداگری کا اوس نے پیشہ * کیا یہہ کام اوسنے تا چہل سال * بسبر کی عمر اپنی فارغ البال

حقیقت مین تہا وہ از بس گنہگار * کہ خود کرتا ہی قرآن اسکا اظہار * ہوا بیٹی کی وہ جورو کا خواہان * کریگا کون ایسا غیر نادان * ہوا جسوقت اوسکو جوش شہوت * کی اوس نے ماریہ سے پہر محبت * قسم کہا کر قسم کو اوس نے توڑا * رہ ایمان سے منہہ دم مین موڑا * مسلمانو ہوا اب تمکو زیبا * خلافے کی نبوت سے تبرا *

کید پنجم

متسیہ پران مین لکہا ہی کہ برہما نی اپنی بیٹی کو جورو بنا کر دیوتون کے سو برس تک رکہا پہر اوسکو اپنے بیٹے سویم بہو کو بیاہ دیا اور باون پران مین لکہا ہی کہ مہادیو کے لنگ کی درازی کا انتہا نہ پایا اور جہوٹ کہہ دیا کہ مین نے مہادیو کے لنگ کی مقدار دریافت کر لی ہی اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سے موقوف ہوئی اور اونکی بعضی تواریخ سے برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا ہی

جواب معترض خرد دشمن نہ پران ہی خبر رکہتا ہی نہ قرآن پر نظر لطرت دروغگوئی اہل مغنو ہے عمدہ بستی سی معزول ہی ہر دم دروغ تازہ بناتا ہی اور روے مسلمانی پر غازہ لگاتا ہے برہما پر اتہام کرتا ہے اور پران کو بدنام اگرچہ ہمارے یہان پران کا بالکل اعتبار نہین ہی مگر اعتراض تو مسلم مطابق پران زنہار نہین جو کچہہ متسیہ پران مین برہما کی شان مین ہی اوسکا انتخاب یہہ ہی نہین نہین بالاستیعاب یہہ ہی۔

तपश्च चार प्रथममराणां पितामहः इत्यादि
तं चवक्त्रेभ्यो वेदास्तस्य विनिःसृता इत्यादि
...मवत्पूर्वं ततो विभगवानृषिरित्यादि ततः सं
जप... ...दिहमकल्मषं स्त्रीरूपमर्द्धमकरो
दर्द्धं पुरुषरूपवत् शतरूपा च साख्याता सा विरौच
निगद्यते सावित्र्यथ गायत्री ब्रह्माणी च परंतप

Marfat.com

[illegible] ...भ्यो दिश्य

[illegible] ...तिरि तामित्यादि ॥

یعنی برہمانے اول تپ کیا اس سے [illegible]

رشی برہما سے پیدا ہوئے پس اون [illegible]

ایک عورت پیدا کی جسکا شت روپا [illegible]

برہما کے دل مین اوسکی [illegible] پیدا ہوئی [illegible]

کے یہی معنی ہی ۔ گفتگوے عبید اللہ لایعنی ہی علاوہ [illegible]

موجود ہی جس سی سرسوتی کا برہما کی زوجہ ہونا مشہود ہی [illegible]

بی بی کو برہمانی کہتے ہین جیسے کہ اندر کی عورت کو اندرانی [illegible]

نہین ہی اور عبید اللہ کی بات معتبر نہین **قولہ** پھر اوسکو [illegible]

یہہ قصہ پُران مین نہین ہی بلکہ صحایف جہان مین نہین [illegible]

کذاب نی اس نومسلم کی راہ ماری ہی افسوس مسلمان [illegible]

وید و پُران نہین ورگرنہ معترض کی مدعی زنی سے [illegible]

سدراہ ہوتے عبید اللہ کو دروغ پرداز جانتے [illegible]

باون پُران مین لکھا ہی الخ اس نومسلم کا ذب نی [illegible]

توکیا ذکر ہی کہ اوس گلشن سی گل مشاہدہ بنچہ نگاہ مین [illegible]

پُران سنتا توکسواسطے کارگاہ مخالفت مین [illegible]

مین تغیر نکرتا مثال کہ خیانت مین لگتا یا بان [illegible]

باندہتا آسمان راستی سے راز کہتا جو کچھ باون [illegible]

معلوم وہی بی رموز وروایت ایراد کرتا مذمت فاین کی [illegible]

چندان اعتماد نہین ہی اور وہ دین و ایمان کی بنا [illegible]

Marfat.com

اختیار کی ہی اور واسطے خون امانت کی تلوار لی ہی اسواسطے ہم نے سخن درازی کی اور درمیان
حق و باطل کے امتیاز دی **قولہ** بعضی تواریخ سے بہما کا شراب پینا ہی معلوم ہوتا ہے فقط
اگرچہ ہم تواریخ کو معتبر نہیں جانتے اور قرآن سے بڑہکر نہیں مانتے مگر چونکہ معترض نے خمخانہ
دروغگوئی سے شراب پی ہی لہذا ہم نے راہ احتساب لی ہی بار بار اس ملحد کی پشت پر دُرّہ جواب
لگاتے ہین اور اسکے حامیون کو درد اضطراب جیہاتے ہین کسی تاریخ مین برہما کی شرابخواری
مذکور نہین ہی اور دروغباف کے سر سے تلکا خواری دور نہین اگر عبیداللہ عادت مسلمانی
چھوڑیگا اور دروغگوئی سے روئے زندگانی نہ موڑیگا تو مردود آسمان و زمین ہوگا اور
مستحق آیت (لعنت اللہ علی الکاذبین) شرابخواری کار ملایک و انبیا ہی ہاروت و ماروت
نے بپاسخاطر زہرہ جام مے پیا ہی تمام انبیا کی شرایع مین شراب حلال تھی مثل مباح ترازشیر
و آب زلال تھی میان محمد علی کی مستند تورات مین لکہا ہی کہ لوط پیغمبر نے شرابخواری
کی اور اپنی بیٹیون سے زناکاری محمد صاحب بھی مدت تک مے نوش رہے ہین اور نشہ شراب
مین بیہوش جبکہ آگاہ از قباحت بادہ ہوئے واسطے بنانے آیت کے آمادہ ہوئے کیفیت
یہ ہے کہ مدینہ مین ہوئی تہی بعد نماز عصر مسجد آدینہ مین ہوئی تہی اتفاق اہل حدیث و تواریخ ہی
کہ ایک مسجد کا نام فضیخ ہی امام احمد ابن حنبل نے اپنی مسند مین مسجد مذکور کی وجہ تسمیہ حدیث
ابن عمر سے اس طرح لکہی ہی کہ اوس جگہہ محمد صاحب کے سامنے فضیخ آئی اور اونہون نے نوش
فرمائی لہذا اوسکو مسجد فضیخ کہتے ہین مدارج النبوت مین مرقوم ہی کہ انصار وہان فضیخ کہ ایک
طرح کی شراب ہے استعمال کرتے تہے جبکہ حرمت خمر مین آیت نازل ہوئی جسقدر کہ وہان فضیخ
موجود تہی اوسیجگہہ ڈالدی اسواسطے اوسکا نام مسجد فضیخ ہوا فقط جیسے کہ پیغمبر
شراب پیتا تہا یہی حال جملہ اصحاب کا تہا عمدۃ المحدثین و عمدۃ المعتمدین موسیٰ بن مردویہ نے اپنی تفسیر
مین باسناد لطیف لکہا ہی کہ ابوبکر صدیق نے بہی شراب پی اور تیرہ دردنی سے تیغ مدہوشی
بر مسیاہ تاب کی بنا پر تصحیح شاہ عبدالعزیز محدث عمدہ و بزرگ ہے کہ مستی صدیق سے سخن گستر

ہو فا کہی سے نا [illegible]

کی ہو حضرت عمر تو نوشی [illegible]

نے باب رابع وسیمون سطر [illegible]

عن النحو کے استعمال شراب کیا [illegible]

سے احتراز کرتا تو کسواسطے مخالف [illegible]

اوسکا ہیو والا را ندہ درگاہ کریم [illegible]

ثلاث آیات الاولی قولہ تعالی یسئلونک عن الخمر [illegible]

اثمہما اکبر من نفعہما فکان فی المسلمین من شاربہا [illegible]

فی الصلوۃ فنزل قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا [illegible]

من شربہا من المسلمین و ترکہا من ترکہا حتی شربہا [illegible]

عبد الرحمن بن عوف ثم قعد ینوح علی قتلی بدر [illegible]

کاین بالقلیب قلیب بدر من الفتیان والشرب [illegible]

یحیی وکیف حیاۃ اصداء وہام و [illegible]

عطلے و الا من مبلغ الرحمن عنی و بانی تارک [illegible]

للہ یمنعنی طعامی و فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

فی یدہ فضربہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ [illegible]

الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء [illegible]

عن الصلوۃ فہل انتم منتہون فقال عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

ہے کہ عمر نے معنی آیت پر خیال نہیں کیا [illegible]

سے نوشی کی اور وہ مدہوشی دی حالت [illegible]

و عنا د رجوع ہونے سے عقل ہوش پیدا [illegible]

Marfat.com

ہستہ عبد از ان معقولان بدر پندار زار ر دیا اور شعور ایکفر و بیدینی سے منہہ بار بار دہو یا مفسدین کفر
مندرجہ کے پڑہنے مین تضیع اوقات کیا اور طریق طعن و تشنیع سرور کائنات لیا جب کہ محمد صاحب کو یہ
رسوع ہوئی تو گویا تمامی عمر مشروع ہوئی بحالت غضب وہان تشریف ارزانی
ی اور جو چیز کہ ہاتہہ مین تہی اوس سے عمر کو سزائے نافرمانی دی پس شان عمر مین ایۃ (انما
یہ شیطان) نازل ہوئی او عمر کو تا مدت العمر خفت حاصل ہوئی علی نے بہی شراب پی
و رہبری دیگر اصحاب کی چنانچہ جامع ترمذی مین روایت ہے کہ علی نے خمر نوشی کی اور حالت
نشہ مین بانگ اذان گوش کی پس واسطے نماز کے ایستادہ ہوا اور سورہ قل یا ایہا الکافرون
کے پڑہنے پر آمادہ ہوا کچہہ سے کچہہ پڑہی اپنی طرف سے نئی سورہ گڑہی یعنی اصل سورہ
اسطرح تہی (قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا
عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین) اور علی نے اسطرح پڑہی (قل یا
ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون پس شان علی مین آیت
(یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری) نازل ہوئی اور اوسدن سے
حالت نشہ مین نماز گذاری باطل ہوئی اصل عبارت جامع ترمذی یہہ ہے حدثنا ابن حمید نا
عبدالرحمن بن سعد عن ابی جعفر الرازی عن عطا عن ابن السائب عن ابی عبدالرحمن
السلمی عن علی بن ابی طالب قال صنع لنا عبدالرحمن بن عوف طعاما فدعانا وسقانا
من الخمر فاخذت الخمر منا وحضرت الصلوۃ فقدمونی فقرءت قل یا ایہا الکافرون لا اعبد
ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون فانزل اللہ (یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم
سکاری حتی تعلموا ما تقولون ہذا حدیث حسن غریب صحیح بعض علماے محمدیہ نے فتوی دیا
کہ اگر ایسا شخص کہ جسکی نیکی بدی پر غالب ہو وے واسطے صحت بدن کے شراب پئے تو
یہہ بات اوسکے لئے قادح عدالت نہین ہے اور باعث بطالت نہین چنانچہ سعد
موسی بن امیر خان نے حاشیہ عنایہ مین لکہا ہے من اصحابنا من قال اذا کان الرجل

Marfat.com

صالحانی امور میلاب [illegible]

لصحة البدن والتقوی لا [illegible]

الخمر یکون کبیرة مخففة وان کانت للتداوی [illegible]

مین منقول ہوئی اور مؤلف ہدیۃ الاصنام کو شمول ہوئی [illegible]

اختیار کرے اور اوسکی گردن پر شیشہ انکار [illegible]

اتفاقی پیر و مرید مین کلام مین یہان تک شراب خواری [illegible]

انگور سے گرد و مسلمانی دور ہوئی حاصل یہہ کہ [illegible]

بعشرت عنی تھی او خمر کشی اور مے نوشی کے [illegible] تمام آداب [illegible]

مست مے ناب ہے اولیا محمدیہ بھی شراب خوار تھا [illegible] تذکرة الاولیا [illegible]

وحواز وہم مین مذکور ہے کہ نشہ جانی ولی او باتدلے حال مجلس شراب مین دن رات رہتا

تھا اور عاشقانہ ابیات کہتا تھا اسقدر شراب نوش کرتا تھا کہ [illegible]

کرتا تھا اخر الامر اولیا مین شامل ہوا اور مسلمانون مین کامل [illegible] الانس مین [illegible]

نے حافظ شیرازی کی ولایت پر اجماع کیا ہے اور اوسکے لئے بیان [illegible]

کیا ہے حالانکہ وہ بٹلے آشام تہا بلکہ شرابیون کی جماعت کا امام [illegible]

تہا کہ مسکرات پی جیتا تہا وسرو لیون کی سے نوشی کا [illegible]

مین مرقوم ہے جنکی ہند سے سند تک دہوم ہے نفحات الانس مین [illegible]

ولی کی ہدایت سی تارک الدنیا ہوا اور [illegible]

شراب مین سرشار اصل عبارت ان کی یہہ کہ [illegible]

محمود سبکتگین بہ گرفتن دیار کفار از غزنین بیرون [illegible]

گفتہ بود میرفت تا بعرض رساند چہ گلخنی رسید کہ یکے از [illegible]

تکلیف بیرون رفتہ بود و مشہور بود [illegible]

Marfat.com

برانجا بود آوازے شنید کہ با ساقی خود میگفت کہ پرکن قدحی بکوری محمود سبکتگین تا بخورم ساقی گفت محمود مردے غازیست و بادشاہ اسلام گفت بس مردک ناخشنودست آنچہ در تحت حکم وی درآمدہ است در حیز ضبط نیاوردہ میرود تا مملکت دیگر گیرد یک قدح گرفت و بخورد باز گفت پرکن قدح دیگر بکوری سنائی شاعر ساقی گفت سنائی مردے فاضل ست الخ

کید ششم ۶

بھاگوت وغیرہ پوتھیون مین لکھا ہی کہ کرشن رات دن برج کی عورتون کے ساتھ مشغول رہتا تھا مسخر کرتا تھا اور اونکو بانسری سناتا تھا ایک دفعہ کئی عورتین ننگی نہاتی تھین اونکے کپڑے لیکر کدنب کے درخت پر چڑھ گیا کہ اونکا بدن ننگا دیکھے **جواب** ہمارے یہان بھاگوت کی اسقدر بے اعتباری ہی کہ مصنف قرآن کی آنکھون سے اشک رشک جاری ہی یعنی بھاگوت قرآن سے زیادہ نامعتبر ہی اور دوسری پرانون سے بڑھکر ان دونون دو بھاگوتین مشہور ہین اور دونون مین اکثر غلط پڑا ہتین مذکور ہین ایک کا کرشن بھاگوت نام ہی اور دوسری بدیوی بھاگوت زبان زد خاص وعام ہی کسی مین بالکل نکوئی نہین ہی اور بیاس کی بنائی کوئی نہین ایک مشینو بوپ دیو نامی نے بنائی ہی اور دوسری کسی نامی نے کرشن بھاگوت کو وہی لوگ پران مانتے ہین کہ جنکو بیشنوؤن کی جناب مین خضوع ہی اور دیوی بھاگوت کو وہی لوگ پران مانتے ہین کہ جنکو بامیون کی طرف رجوع ہی اہل حق کو تو دونون کا اعتبار نہین ہی بلکہ پرانون کی کسی بات پر امور دینی کا مدار نہین ہر چند پران کی رد کرنے سے اہل حق پر الزام نہین آتا اور پران بحث دینی مین کام نہین آتا لیکن چونکہ اعتراض عبید اللہ مطابق پران نہین ہی اور دونون بھاگوتون کے درمیان نہین لہذا ہم اس شخص کا اتہام ثابت کرتی ہین اور زبان عام اہل اسلام سا کت مصنف بھاگوت کہتا ہی کہ بانسے بارہ عمر شیر خواری مین تھا اور برج کی ایام گذاری مین عبید اللہ نو مسلم بہت اصرار ہی ہی اور برخلاف بھاگوت اظہار کرتا ہی کہ ہمیشہ اسی بات مین طبیعت کرشن مصروف رہی اور تمام عمر زمین بد ملوث رہی حالانکہ یہ صریح بہتان ہی اور برعکس پران ہی اگرچہ کرشن پر الزام

Marfat.com

ہیں ہو کر سو [illegible]

خود پاک قرآن و احادیث [illegible]

زنی سے علم نہیں ہوا [illegible]

خرسند اسیہ اعلیٰ لفظ بہاگوت [illegible]

سوا بہاگوت و دوسری پرانون میں [illegible]

بلکہ نسخہ جہان نہین ہے آپ [illegible]

کر وے بہت کم سن تہی [illegible]

نمایان آیت فضل و کرم تہی ہر چند [illegible]

تہے افسوس ہے محمد صاحب کے حال پر کہ حالت [illegible]

لیتے تھے اور اپنی خاطر مضطر کو انشراح [illegible]

بلکہ تمہاری صحاح ستہ مین مرقوم ہے جنکی صحت [illegible]

کہ محمد صاحب نے ایک پیرزن سے نسخہ لیا [illegible]

ضرور نہین ہے کہ مسلمانون کی آنکھون سے [illegible]

باب دوم مین صحاح اہل سنت سے نقل کیا [illegible]

پاس آئی در حالیکہ حضرت [illegible] غسلخانہ مین [illegible]

کے منہ پر پانی ڈال دیا اسکی برکت سے [illegible]

اسلام صاحب اعجاز تصور کرتے ہین وہ اپنی [illegible]

جو سدکی دختر سے ہنسی کی تہی ویسی ہی ایک [illegible]

مروی ہے کہ جن دنون محمود [illegible] شیخ [illegible]

وہان ایک چاہ تہا حضرت [illegible] اسکا پانی [illegible]

برکت سے محمود کو بڑا حافظہ حاصل ہوا [illegible]

Marfat.com

ایسی حرکت تہی اوس سے بہی نا تمنا ہی برکت تہی خالی از راز نہین تھی او رہیرون از اسکار
ہین مسلمانون کی خصلت فطری وجبلی ہر گرچہ کوئی اوسکے ذہن مین نہی وہ لی ہرا وسکر
فسق و فجور پر مفاخرت و ناز کرتی ہین اور نام اوسکا خرق عادت و اعجاز دہر تی ہین چنانچہ
شیخ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب لواقح الانوار مین بعد ذکر شیخ محمد سروینی کے لکہتا
ہے کہ شیخ علی ابو خودہ اپنے غلام کو حکم دیتا تہا کہ لوگون سے کہدے کہ شیخ میرے ساتہ
بدکام کرتا ہے غلام اطاعت شیخ چار ناچار کرتا تہا اور موافق حکم اظہار کرتا تہا ہرگاہ لوگ
اس خبر شنیع کو سنکر انکار کرتی تھے بہ اختیار مرتے تھے پہر جسوقت شیخ علی ابو خودہ کے
سامنے کوئی عورت یا امرد نکلتا تہا شیخ اونکی جا مخصوص پر ہاتھ ملتا تہا ہرگاہ کوئی
اس حرکت قبیح سے کہ باجماع اہل اسلام حرام ہے اور برہمن ننگ و نام ابا کرتا تہا
قدم براہ فساد دہرتا تہا ایکدن شیخ اپنے صحابہ مین سے بعض کے گہر گیا وہ سادہ لوح
شیخ کو وہان چہوڑ کر ادہر ادہر گیا جب واپس آیا تو دیکہا کہ حضرت شیخ اوسکی منکوحہ
کے بوس و کنار مین مشغول ہین اور فاعل مفعول ہین شراب وصال نوش کرتی ہین اور
تقبیل سینہ و دوش یہہ حال دیکہکر اولٹے پاؤن پہرا اور چاہ اشاعت فاحشہ مین گرا
شیخ صاحب اس بات سے غضبناک ہوئے اور اوس بیچارہ کے درپئے ہلاک بددعا دی
خناق بدید ہوگا او تیری روح پر صدمہ شدید ہوگا پس ویسا ہی ہوا کہ اوسکی روح
بخناق مہلک مبتلا ہوئی اور راہی بسوی دار بقا ہوئی فقط یہ کرامت شیخ کا اول ہیجام
کا لوہر آبرو تہ خاک رلایا اور بعدہ بدست دعا اوسکی گردن پر خنجر ہلاک چلایا لواقح
الانوار کی اصل عبارت یہہ ہے منہم صاحب العارف باللہ تعالی الشیخ علی ابو خودہ رضی اللہ
عنہ کان علی راسہ خودۃ حدید صیفا و شتاء زنہا قنطار و ثلث و کان
عیناہ کالجمر الاحمر و ہو مشمر الی رکبتیہ و معہ شعبۃ فی یدہ لہا راسان کل من ضربہ بہا مات عمد
کان لہ نحو عشر عبید مجوف حدید و کل عبد علی حمار و تحتہ فرج یدور البلاد و کل ما حصل را

[illegible]
الانكار وكان [illegible]
انكار ثم [illegible] كل من انكر [illegible]
حسن بيده على [illegible]
اذا حضر قوال انقر [illegible] على [illegible]
الحريتي قال كنت في [illegible]
وعبيده فقال الناس ان نزل هذا [illegible]
فضربها بالعصا وقال ثم [illegible]
قال ونزلنا معه في مركب مرة اخرى [illegible]
هو وعبيده يمشون على الماء [illegible]
بجنازة بحضرة الامراء فاذا [illegible]
فقل الباب خلفه فلا يزال يضربه حتى [illegible]
حديده شلت [illegible]
تنيكك امك فقلت [illegible]
فتحكم عليك بالخوتة بين الرجال [illegible]
وانصرف ثم دخل [illegible]
روحك فطلعت له الحشاشة فقال [illegible]
انصرف وكان يحيى الخراج من [illegible]
فلما سافر الشيخ بالحجاج [illegible]
وحاجها فلما [illegible] اخبرني الشيخ احمد بن [illegible]
والدي فقال يا احمد [illegible]

Marifat.com

فطفت بالبيت واذا نا بجارية امي لطوف وكانت مجاورة مع الوالدة فقلت لها اين
الوالدة فقالت الوالدة تبخرت من ساعة ودخلت بيت ناس غرب قال فقلت لها ارني
البيت فذهبت معها اليه فوجدتها جالسة على سرير وابى فنظر لى نظرة الغضب وقال يا
احمد تسئ الظن بابك فقلت التوبة ثم خرج الوالد فلم اجده فى مكة فعرفت انه رجع الى التبريز
فخرجت امشى فى المسعى فوجدت شخصا مثلى فزاحمه بكتفى فدفعنى فوجدت نفسى واقفا على باب
دارنا بتبريز والشيخ ابو جودة واقف على الباب فقال ادخل استاذن والدك فدخلت
فوجدته جالسا يغنت للشحاذين والحيات الحجر ويطعمهم فخرج والدى فقلت له الله بذه الواقعة
وقعت لك فقال اى والله وقعت لى مات الشيخ ابو جودة فى طريق المحلة الكبرى كما
اخبرنى الشيخ احمد بن الشيخ محمد الشربينى قال واخبرنا بكرة النهار انه يموت ذلك النهار فقلنا
كيف نحملك الى مصر فقال على جمل فبينما هو سائر اذ ارتفع بجارته فى السماء حتى صار نراه
كالطير الحمام ثم هبط الى الارض بالحجارة فمات عند الحجارة قال فحملناه على جمل كما قال
وذلك فى سنة نيف وعشرين وتسعمائة ودفن فى زاوية قريبا من جامع شرف الدين
الكردى اخر الحسينية رضى الله عنه تعالى انتهى اگر مسلمان اپنے عیوب جانگی سے خبردار ہو
گے تو عبید الله سے بیزار ہوینگے کہ اونکے عیب جگہ جگہ سے تلاش کرائے اور رسالہ
عماد ہند مین فاش کرائے دیکھو فاضل شعرانی نے شیخ علی ابو جودہ کو جناب کرامات
باوجودیکہ وہ مشغول محرمات رہا کیا خوب بات ہے کہ جس شخص سے افعال عجیبہ صادر ہوں
اعمال شنیعہ ظاہر ہیں اوسکی تابع ہوں اور ضمائر ود وام اوسکی طرف راجع ہوں
آب دریا پر روان ہوا اور ہمراہ اوسکی غلام ہی پیدل وہ وان ہو کر آیا اور ...
لاثانی ہوا اور اوسکو خوف سے بحر زخار کو بہت مین پانی ہو ...
... حالات شیہ ہو کر روز مین پر مین اور اس کو بہی رنگین ...
... مین گذرتا تہا تو اوسکی متقی ...

بیٹھتا تہا اور [illegible]

شیخ بوصیری [illegible]

علت ابنہ مبتلا تہا [illegible]

احرام رکہتا تہا افسوس اس [illegible]

سلی کہ عبداللہ بن مبارک کی [illegible]

خلافت مآب حضرت شاہ صاحب [illegible]

سامنے کوئی زانیہ عورت یا اوس [illegible]

کی فرج پر یا اوس امرد کی کون پر دہرتا تہا [illegible]

گرد بیت الحرام خذلان گہومتا تہا [illegible]

دوا کہاتی تہی اور مرض زنا کاری سے شفا پائی [illegible]

نہین ڈالتا تہا اور کلفت دل پر [illegible]

ایک دن کسی شخص نے بارادہ زنا [illegible]

کی راہ مین اوسکو شیخ بوصیری کا [illegible]

فرمایا فی الفور اوسکے دل سے خواہش [illegible]

فجور ہوئی فقط جبکہ دست حضرت شیخ [illegible]

ادبار فروج و ذکور کرتا تہا تو دل [illegible]

تقاریر اگر شیخ صاحب کو [illegible]

عجیب غریب کرامات ہویدا ہوئی [illegible]

بیان کروا اور [illegible]

عبدالعزیز اور اوسکے والد ماجد [illegible]

محمد علی اصل عبارت کی [illegible]

Marfat.com

ہین واخبرنی الشیخ شہاب الدین الدیلی قال انکرت علیہ مرۃ فی حالی فی المناصہ
فاشوم علی مرافقی وعلی رکبی حتی تکلمت بحضرتہ وانا لا اقدر ان مد حلی ولا ارفع یدی من
ذلک الیوم ما تعرضت لہ ومن مدہ النخفی اذا ذاعلیہ احد من المخنثین الذی یفعل فیہ الفواحش
قال لہ تعالی ثم یمسح بیدہ علی مقعدتہ فیتوب لوقتہ وان کان مابونا اشقی من مرضہ ذلک
وکذلک اذا مرت علیہ زانیۃ یفعل معہا نظیر ذلک وامرد تمیل الیہ النفوس وتارۃ یقبلہ او یقبل
المراۃ فلا تعود المراۃ تزنی ولا احد ینظر الی ذلک الامرد بشہوۃ الی ان یلتحی وکذلک اذا مر علیہ
شارب خمر او من یبلع الحشیش یقول لہ تعالی ا ما یطعمہ شیئا او یسقیہ شیئا او یبصق فی فمہ فلا
یفعل شیئا من ذلک واخبرنی شخص انہ مر علیہ رائح الی امراۃ من بنات الخطا یزنی
وارسل لہا اللحم والفاکہۃ فقال لہ تعالی فمسح علی ذکرہ فتحول اللہ عنہ محبتہا لزنا من ذلک
الوقت فی تلک المراۃ وغیرہا انتہی آمدم برسر مطلب ول حضرت محمد اسعد مشغول ظرافت
ہمیشہ بازار بھی جمول وغایت تہا مثلا مروی ہے کہ ایک دن محمد صاحب بازار کی طرف گئے وہان
دیکھا کہ زاہر اپنا اسباب فروخت کر رہا ہے پس حضرت نے پیچھے سے آکر
اسکی آنکھین بند کر لین اور اوسکو اپنی بغل مین دبا لیا اس طرح
کہ وہ محمد صاحب کو نہیں دیکھتا تہا اور ترجمہ مشکات میں ہے کہ حضرت زاہر کی پس پشت
سے دونون ہاتھ اوسکی بغلون کے نیچے سے نکال کر اوسکی آنکھون پر رکھدئے تاکہ دیکھ نہ
سکے زاہر نے کہا کہ چھوڑ مجکو کون ہے الخ پھر مروی ہے کہ ایک روز محمد صاحب کے گھر ابو بکر و عمر
گئے دیکھا کہ محمد صاحب بسیار حزین و غمگین ہین اور عایشہ و حفصہ آپکے گرد بیٹھی ہین
عمر نے براہ مزاح کہا کہ اے محمد کاش تو دیکھتا کہ میری زوجہ نے مجھسے نفقہ مانگا
میں نے اسکی گردن پر طمانچہ مارا حضرت یہ سنکر ہنسے اور کہا کہ یہ عایشہ و حفصہ
بھی میری ہمین اور ایسی چیز مانگتی ہین کہ میرے پاس نہین ہے پس ابو بکر نے اپنی بیٹی
عایشہ کی گردن پر اور عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی گردن پر گھونسا مارا اور کہا کہ رسول اللہ سے

تعریف ملیح کرکے لے ...

ہم اپنی عورتوں پر غالب ...

کہتی ہیں ہماری عورتوں ...

پھر عمر کہنے لگا کہ ایک ...

ہی مجھکو کہا میرے تئیں بہت ...

پیغمبر کی عورتیں بھی حضرت کو ویسے ہی ...

کہ تیری بیٹی حفصہ بھی تو حضرت کی ...

اوس سے کہتے ہیں کہ تو زبان ...

علی ہذا القیاس ان روایتوں سے ظاہر ہے کہ ...

سو قع و مقام پر ایراد کرتی تھے ...

تھے اور اونکو بطرف ہزلیات ...

بی بی سودہ اونکے پاس شوربا لائی ...

کچھ کہا لے اوس نے نہ کہا یا عائشہ ...

منہہ سے لپیٹتی ہوں سودہ ...

محمد صاحب ہنسکر سودہ ...

کے منہہ پر طعام لپیٹ دیا اور ...

طبیعت حضرت پر اتنے تمسخر ...

تھے اور اپنی ویرانگی ...

انظار التفات کرینگی ...

ذکر کرامات سودہ ...

Marfat.com

چند روز صحاح ستہ کی ورق گردانی کیجاویگی اور بلا توقف داد علم رانی دیجاویگی

گفتگو مین نہ آئینگی امواج بحر سبو مین نہ سمائینگی **قولہ** ایک دفعہ کئی عورتین ننگی نہاتی تہین

اونکے کپڑے لیکر کدمب کے درخت پر چڑہ گیا فقط بہاگوت مین یہہ ہرگز نہین ہے کہ شری کرشن

نے اونکا اسباب براہ جفا چورلیا اور برخلاف شریعت اوسنے کیا بلکہ یہہ بہی مرقوم ہے کہ

عورات برج کے واسطے ندی مین برہنہ نہانے کی سزا تجویز کی اور نیک و بد کی تمیز دی

موسیٰ پیغمبر نے بہی یہہ ہی خطا کی اور اوتعالی نے اوسکو یہہ ہی سزا دی مگر موسیٰ اپنی حماقت

سے خبردار نہین ہوا اور رجوع بہ توبہ و استغفار نہین بلکہ راہ جفاجوئی لی اور آیت الہی

کی بے آبروئی کی چنانچہ صحیح بخاری مین مروی ہے کہ ایک روز موسیٰ پیغمبر اپنے کپڑے ایک

پتہر پر رکہکر پانی مین نہانے کے لئے برہنہ ہوا وہ پتہر موسیٰ کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسیٰ

اوس پتہر کے پیچہے دوڑا یہہ کہتا ہوا کہ اے پتہر میرے کپڑے دیدے اے پتہر میرے کپڑے دے

یہانتک کہ موسیٰ اوسی حال سے جماعت بنی اسرائیل تک پہنچا اور اونہون نے موسیٰ کو

برہنہ مادرزاد دیکہا پس موسیٰ نے پتہر کو مارنا شروع کیا حتی کہ پتہر مین موسیٰ کی مار کے

نشان پڑ گئے فقط بخاری نے جو شروع روایت مین کہا ہے کہ موسیٰ شرم کے مارے تمام بدن ڈہانکے

رہتا تہا اور بنی اسرائیل کہتے تہے کہ موسیٰ کا بدن ڈہانکنا بسبب جذام کے ہے لہذا خدا نے

پتہر کو روان کیا تاکہ موسیٰ کی بے عیبی ظاہر کرے وہ محض غلط ہے کیونکہ درین صورت

لازم آتا ہے کہ خدا نے موسیٰ کے اندام نہانی سے پیراہن ستر اوتروایا اور اوسکی زینت

ہر پیر و ہر یک نظر گذروائی بے عیبی ظاہر کرنیکا یہہ طریق نہین ہے اور مانند بخاری کوئی گرداب

جہالت مین غریق نہین ہم محدث بخاری سے دریافت کرتے ہین کہ آیا خدای محمدیہ کا کہ

دستور ہے کہ جسکا عیب زائل کرتا ہے اوسکے حق مین آیت فضیحت نازل کرتا

خدا اور خواہ رسے موسیٰ اصل تو یہہ ہے کہ یکو عیب کے ساتہ منسوب کرنے سے اوسکی شرمگاہ

عوام الناس کو دکہانی عصیان عظیم ہے مرتکب اوسکا خواہ خدا ہے کہ ہم خواہ شیطان

Marfat.com

رحیم ہے بنابرین خدای محمدیہ نے موسی کو ... اگر ...
اگر خدا ے محمدیہ کو یہہ ہی منظور تہا کہ موسی کو اپنا تمام ... تمام
اندام ظاہر تو اسکی کیا ضرورت تھی کہ لوگون ... ... کہلا ے ...
سے تاہ تاہ کرا ئے بلکہ موسی سے یہ ہی کہتا کہ تمام بدن کو پوشیدہ رکہو اور ...
اندامی کو خوشیدہ نرکہو بتقدیریکہ موسی انکار کرتا اور جہل جبلی پر اصرار تو خدا اگر ...
اور موسی شایان سزا ے کردار تہا لیکن اس صورت مین بھی بہتر یہ ہی تھا کہ اوسکی ...
مین راہزن نگاہ نہ آتا اور لشکر تاہ تاہ راہ نہ پاتا صرف سینہ و دوش وغیرہ اعضا
ہوتی اور خاطر بنی اسرائیل سے خطرہ برص سر بسر کہو تی علاوہ اسکو موسی نے کیا سوچا تہا
تمام بدن ڈہانکے رکہتا تہا عورت پوشیدہ نہین تہا بس کسو طرح اسقدر شرمگین تہا اگر او
تمام اندام ڈہانکنے کے لئے فرمان کبریا تہا تو تہہ کو کس نے روان کیا تہا غرض کہ حرکت
موسی موافق احکامات شریعت نہین تہی کوئی بات سوا ے مخترعات طبیعت نہین اگر مطابق
کتاب مجید ہوتی تو تمام بنی اسرائیل کو اسی بات کی تاکید ہوتی **قولہ** کرادنکا بدن ...
دیکہو فقط معترض خاین نے یہہ مضمون بہاگوت پر از خود زیادہ کیا ہے اور مسلمانون کی ...
بانسبت کیسا ... بہاگوت مین کہین نہیں ہے کہ کرشن نے عورتون کا بدن ننگا ...
کے لئے اونکے کپڑے لئے بلکہ دسم مین یہہ ہی لکہا ہے کہ کرشن نے بدست مبارک تا ...
لیا اور جیسا کہ چاہیے عورات کو ادب دیا کہ برہنہ ہو کر جمنا کے پانی مین گئی تہین ا...
مشابہت مسلمانی مین رہی تہین جو کوئی مشابہت مسلمانی کریگا وہ چاہ نادانی ...
بہریگا دیکہو موسی پیغمبر نے سبیل مسلمانی سے اندکا افادہ لیا تہا اور مشابہت کا ...
تہا فورا اذیت دیا گیا اور بیطرح فضیحت کیا گیا اوسکی مقصد ہزارون لوگ ...
گئی اور خاک مین عزت و آبرو ملائی گئی جبکہ زنان برج آب جمنا مین ننگی تہا ...
ورنہ ... دیا دشرم بہاتی تہین شری کرشن کو اونکی ... منظور ہوئی ... منظر ...

Marfat.com

بی اوسوقت شری کرشن کی عمر پانچ برس کی تھی سرسے پاؤن تک عصمت برستی تھی
ایش شہوت و نفس سے پاک تھے مانند باشندگان فلک افلاک تھے سہا گوت مین دیکھ
لو اوس ہنگام مین شری کرشن پنج ساله تھے گلشن عصمت و عفت کی لاله تھے مخالفین جو
س بات کے قائل ہین اور اونکے کتابون مین بہت مسائل ہین کہ اگر اطفال خرد
وبرو زنان برہنہ جاوین تو مضایقہ نہین ہے کہ اونکو جماع و شہوت کا ذایقہ نہین
ولوی محمد علی نے سوط الجبار کے صفحہ ۱۳ مین مشابہت اطفال خرد سے ڈہال بنائی ہے
ورنہ جبر شہوت و جماع سے جان جبرئیل بچائی ہے تشریح عبارت سوط الجبار عنقریب
آئیگی اور مدینہ اسلام پر تاریکی تکذیب چہائیگی پہر مولوی خود ستا اور اوسکے پیران
ناقص رائی کی بیحیائی و ڈہٹائی دیکھئے کہ بعد ازان اوس ڈہال سے اپنے سرین ڈہانکتے
ہین اور میدان احقاق حق سے گہوڑے ہانکتے ہین ننداور بشودا کی بن کم سن برہنگی
عورتین دیکھنے کا اعتراض کرتے ہین اپنے قول سے آپ اعراض کرتے ہین اگر فرض کیا
جاوے کہ کرشن نے عورات کو ننگا دیکھا تو بھی احتمال گناہ نہین ہے کہ اطفال خرد کا جوش
شہوت سے دل سیاہ نہین ہے پس مصنف سوط الجبار سر طرف از راہ حق ہے اور اپنی زبان سے
آپ احمق ہے فی الحقیقت لایق طعن صاحب وحی و تنزیل ہے جسکا نام جلیل جبرئیل ہے
کہ جسوقت اوسکا دامن عصمت گندگی فسق و فجور مین سن گیا تو وہ بصورت جوان خوبرو
وجیہ مو ہونکے قامت سراپا قیامت بن گیا جس مکان مین کہ مریم برہنہ ہوکر غسل حیض کرتی
تہی داخل ہوا کہ مریم کو بنظر فساد دیکھے اور برہنہ مادر زاد دیکھے گلشن حسن سے گل مراد چنے
اور غنچہ دہن سے سخن استمداد سنے جبکہ مریم نے دیکھا کہ کوئی شخص میرا قصد رکھتا ہے تو کہا کہ اگر
تو تقی ہے تو مین تیری شرارت سے پناہ مانگتی ہون تفسیر حسینی و زاہدی وغیرہ ... مین
اوس عہد مین ایک جوان شہوت پرست و زناکار تہا کہ اوسکو ہنسی کے طور پر تقی کہتے تھے جیسے
زنگی کا نام کافور رکھتے ہین مریم کو اسوقت گمان ہوا کہ جبرئیل وہی شخص ہے اسواسطے اوسکو

نے کہا فقط بعد میل وقال کے موج مریم مین ہوئی اور عتاب ...
سبب بے محابا پہونچی مریم فی الحال باردار ہوئی اور ... کو جیسا کہ بالتمام ...
سے پیدا ہین اور روایات مفسرین سے نمودار **فائدہ** ولالی دنیا بھی کرتی ...
جبرئیل ہی جو کہ حضرات کی راے مین حامل وحی و تنزیل ہی بقول جامی ... ندارد ...
کار سے ... کہ گو یہ قصہ زیبا نگار سے ... محمد صاحب کو جبرئیل نے عالم رویا مین عید یقہ دکھلائی ...
صبر مین آتش سوداے رفیقہ لگائی چنانچہ صحیح بخاری مین لکھا ہی عن عائشہ ان النبی ...
لما رایتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقت من حریرہ فیقول ہذہ امراتک فاکشف ...
ہی فاقول ان یک ہذا من عند اللہ یمضیہ یعنی عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا ...
کہ تجکو خواب مین مین نے دو بار دیکھا کہ تو پارچہ حریر پر لپٹی ہوئی ہی پس فرشتہ نے کہا کہ یہہ ...
تیری ہی پھر آنکھین کہل گئین تب مین نے دل مین کہا کہ اگر یہہ خواب از جانب خدا ہی تو وہ
زوجہ ملیگی اگر خواب شیطان ہی تو نہ ملیگی فقط شارحین صحیح بخاری نے بھی یہی تفصیل کی
کہ یہہ تمام کارروائی جبرئیل کی ہی مولوی محمد علی نے حصہ اول وسوم سوط الجبار مین
بعبارت فارسی واردو جواب دیا ہی اور سلسلہ سخن کو نہایت طناب دیا ہی اکثر جگہ ...
آیات قرآن شریف دی ہی مگر معنی و مطلب مین تحریف کی ہی کہین کہین عبارت قرآن ...
بھی کم ہی اور آستین امانت اشک خیانت سے ... نم ہی اب ہم اول ملفوظہ مولوی ...
عبارت نیک و بد لکھتے ہین بعد ازان خاطر خواہ رد فارسی و اردو دونون جگہ ...
مدعا ایک ہی او سکا صفحہ سیوم سے تحریر کرنا نیک ہی کیونکہ ہماری کتاب بعبارت ...
ہی اور اردو کا جواب اردو مین لکھی ہی جسقدر مطلب کہ حصہ اول مین زیادہ معلوم ...
وہ سب سے پہلے بعبارت فارسی مرقوم ہوتا ہی جواب دندان شکن دیا جاتا ہی اور ...
کتبہ فتن کیا جاتا ہی **سوط الجبار** از نمودار شدن جبرئیل در حالت ... مریم ...
استدلال بیہودہ کردہ عین حماقت او گشت زیرا کہ در صورت تسلیم آن ہم الزام ...

نمی شود آنانکه از ذکورت و انوثت مبرا اند و در سرشت شان قوت بہیمیہ نہ نہادہ اند
از شہوت حیوانی مبرا اند بہ نسبت ذات شان عریانی و ستر ضنسے دیگر ہر دو یکسان ست
و از عریانی جنس دیگر گردی بر دامن عصمت شان نمی نشیند برای کاریکہ مامور اند آنرا بجا
می آرند او شان را با عریان و ستر چکار در آمدن کسانیکہ بر قوائے بہیمیہ مجبول اند پیش
عورات برہنہ البتہ محل اتہام ست و آنانکہ ازین قیود منزہ اند بر آنہا ہیچ الزام نمی آید
کہ اطفال خرد سال نزد مادران و دیگر زنان در حال برہنگی پیش می آیند چونکہ ہنوز از
شہوت جماعیہ فارغ اند اگر کسے گوید کہ این طفلان در حال از وسواس شیطانی بری نیستند
کمال احمق و ابلہ خواہد بود **جواب** بلاشبہہ برہنہ عورت پر برہنہ وار ہونا خبث باطن کی
دلیل ہے اور سراسر قصور جبرئیل ہے سوائے طفل کم سن کی وہی ننگی عورت پر اوتریگا کہ جسکو میدان
دل مین لشکر شر گذریگا جو کوئی فعل جبرئیل کو دلیل عشق نہین جانتا اور برہنہ پر انحق نہین
مانتا وہ بڑا احمق ہے اور برگشتہ از راہ حق ہے اب ملک طبیعت بصورت مرد صالح حلول کرتا
ہے اور مولوی جی کی افکار افکار پر جدا جدا نزول کرتا ہے **قولہ** زیراکہ درصورت تسلیم
آن ہم الزامی عائد نمی شود فقط جبکہ تم نے ہمارا اعتراض تسلیم کیا اور اپنے ہمچشمون مین کار
عظیم کیا تو بحث و مباحثہ کا کام نہ رہا اور آپکی کتاب پر مدار اہل اسلام نہ رہا اب مسلمانو
کو لازم ہے کہ سوط الجبار پر پیشاب کرین اور اوسکا نام نامہ مسئلہ اکاذب رکہین نہین نہین
نیک سے بد کی تمیز کرین اور اوسکا نام رد اسلام تجویز کرین **قولہ** آنانکہ از ذکورت و
انوثت مبرا اند الخ فرض کیا ہم نے کہ ملائکہ اسلام نہ مذکر نہ مؤنث ہین بلکہ مانند مخنث ہین
مگر یہ تو فرمائیے کہ جبرئیل نے جو جسم خوبصورت و جمیل اختیار کیا تہا اور جسکی حسن [illegible]
یوسف کو ذلیل بسیار کیا تہا اوس جسم کو مخنث ہونے کی آپکے پاس [illegible]
ہے اور ذکورت و انوثت سے برائت کی سبیل [illegible] وہ مخنث تہا تو ناجائز
طالب مفعولیت ہوگا اور زیر مشق نامعقولیت بر تقدیریکہ وہ انوثت و ذکورت سے بری ہوتا

Marfat.com

تو کیونکر مریم سی اسطرح مشغول سخن گستری ہوتا کہین تیرا دہن [illegible]
جان کعبہ کو دیست مان جبرئیل کی ان باتون سے [illegible] کہ مریم کا [illegible]
بڑا فاسق تہا یہہ ساری باتین مولوی روم کی تفسیر مین سے جی [illegible] جبرئیل
سے سُنی ہین چنانچہ **ابیات** دید مریم صورتے بس جانفزا ۔ جانفزائے دلربا
درپیش او بر رُست از روئے زمین ۔ چون مہ و خورشید آن روح الامین ۔ بالرز
اعضائے مریم اوفتاد ۔ کو برہنہ بود ترسید از فساد ۔ گشت مریم بیخود و بیخویش او ۔ گفت
در پناہ لطف حق ہو ۔ زانکہ عادت کردہ بود آن پاک جیب ۔ در ہزیمت رخت بردن
سوی غیب ۔ چونکہ مریم مضطرب شد یکزمان ۔ ہمچنان کہ بر زمین بر ماہیان ۔ بانگ بروے
زد نمودار کرم ۔ کہ امین حضرتم از من مرم ۔ از سر فرازان عزت سر مکش ۔ از چنین خوش
محرمان دم در مکش ۔ آن مقتے بود بتر از ناشناخت ۔ تو بر یار عندائی عشق باخت ۔
یار را اغیار پنداری ہمے ۔ شادئے را نام بنہادی غمے ۔ لفظ سرفراز و محرم و یار و عشق
وغیرہ سی جبرئیل کی بے ادبی و فسق ثابت ہی بلکہ فسق و مجون ثابت ہی اگر جبرئیل کو ذکورت سے
سروکار نہوتا تو اوسکا اسطرح پر گفتار نہوتا ہم ممکن ہی کہ نوع ملائکہ انوثت و ذکورت سی
پاک ہووے اور بری از پوشاک و خوراک ہووی مگر جو جوان خوبرو جبرئیل تو کہ مریم پر نمودار
ہوا اور اوسکی جا خاص مین ہوا یہہ سکنے پر طیار ہوا اوسکے مخنث ہونے پر کوئی برہان
نہین ہی اور ثبوت حدیث و قرآن نہین **قولہ** و از شہوت حیوانی مبرا اند فقط قید حیوانی
سے واضح ہوتا ہی کہ ہر چند فرشتے خالی از شہوت حیوانی ہین مگر ملوث بشہوت انسانی
ہین لہذا جسوقت جبرئیل بصورت انسان بر آیا بمیدان عصیان در آیا کاندہی سے
چادر لیا اوتاری اندام نہانی مریم مین پہونک ماری پس فرشتون کے لئے بہتری ہی
اور بہ نسبت انسانون کچہ بہتری نہین اگر قید حیوانی سے مراد کوئی رمز نہانی ہی جس ورتی
مسلمانی ہی تو اوسکو بیان کیجئے اور خاطر نشان ہندو و مسلمان اگر شہوت حیوانی سے مراد

مطلق شہوت ہی تو بھی محض غلط ہی کیونکہ اگر ملائکہ شہوت سی مبرا ہوتی تو ہاروت و ماروت
کیونکر عشق زہرہ مین مبتلا ہوتی شاہ عبدالعزیز نی جلد اول فتح العزیز مین روایت ہاروت
و ماروت کو قبول کیا ہی اور منکرین کو بدلایل عقلی و نقلی مقول کیا ہی اگر مولوی محمد علی
تفسیر عزیزی سے اظہار برگشتگی کرینگے تو اقرار برگشتگی کرینگے کیونکہ جس صورت مین آپ وس
پر اعتبار بہت بار کر چکے اور جابجا اوسکی عبارت داخل سوط الجبار کر چکے تو اب وس سی پہرنا
بہت زبون ہی علامت جنون ہی اگر مولوی صاحب کا یہی دین و ایمان ہی تو قرآن سی
برگشتہ ہونا بھی آسان ہی **قولہ** بہ نسبت ذات شان عریانی و ستر جنس دیگر بر دو
یکسان ست فقط البتہ جس شخص کو کہ عیب و صواب عریانی و ستر معلوم نہین ہی اور جو کوئی
کہ باحکام شرعی محکوم نہین اوسی کے نزدیک عریانی و ستر برابر ہی چنانچہ اطفال خرد و مجانین
کو عریانی و ستر سی کام نہین ہی اور طغیانی و ستر سے الزام نہین مگر جو کوئی مکلف باحکام ہی
اور واقف از رضا جیم و رام ہی اگر وہ کسی برہنہ عورت کے قریب جائیگا تو تازیانہ تعذیب کیا جائیگا
درینصورت اگر جبرئیل مکلف باوامر و نواہی ہی اور خبردار از شریعت الٰہی تو ہلاک ہو اہل
فی راہ گناہ لی کہ ننگی عورت پر نگاہ کی یہ ہرگز نہین ہی کہ اپنے جنس کی عریانی ملحوظ
رکھین اور غیر جنس کی عریانی سے محظوظ ہین قطع نظر ازین جبکہ جبرئیل بصورت انسان
بر آیا اور باغ مریم سی بر کہا یا تو وہ غیر جنس نرہا بلکہ جنس انسان مین داخل ہوا مدار
جنسیت جسم پر ہی نہ روح پر نہ اسم پر مثلاً جسوقت روح بلعم باعور جسم سگ مین جائیگی
تو سگ ہی کہلائیگی اور جسوقت روح سگ جسم بلعم باعور مین آئیگی تو بلعم باعور ہی
لقب پائیگی اسیطرح اگر پتہر کا نام حیوان کہین تو وہ حیوان نہین ہوتا
دکان وغیرہ سامان نہین ہوتا **قولہ** از عریانی جنس دیگر
سخن شنید فقط جبکہ ایک جنس کی عریانی سے دوسرے جنس کی عصمت نہین جاتی اور عیب
منقصت نہین پاتی تو غیر جنس کی گواہی سے کسی کا برآری نہوگی اور ستایش سی بہی

سواری ہنوگی حالانکہ نکاح زینب مین گواہی جبرئیل منظور ہوئی اوربوقت حرب
جبرئیل مشکور ہوئی اسی طرح ایک جنس و دوسری جنس کا یار و مدد گار بھی ہنووی اور جہاد
بہی ہنووی حالانکہ فرشتون نے مسلمانون کی ہمراہ کفار سے لڑائی کی ہے اور اخبار احد
جبرئیل نے پیغمبرون کو آگاہی دی ہے جبکہ فرشتے سارے کامون پر مامور ہین تو احکام
دستر مین کیونکر معذور ہین **قولہ** بہ کارے کہ مامور اند آنرا بجا مے آرند الخ جبرئیل کو
خدا نے یہ حکم ہرگز نہین دیا کہ تو انسان بن جا اور مریم کے پاس جانے کے لئے نیکو قامت
بن جا طرہ فسق سنوارلے اور اوسکی جا مخصوصہ مین پہونک مار دے اگر یہ امر قرآن مین
تو بر لائیے ورنہ سر جبرئیل پر سنگ ملامت برسائیے قرآن سے اسیقدر ثابت ہے کہ خدا نے جبرئیل کو
بسوی مریم روانہ کیا اور اوسکے ہاتھ مین پروانہ دیا مگر بصورت مرد خوشرو بر آنا اور ننگی عورت
پر جانا اور اوسکی جا خاص مین پہونک لگانا اور طرح طرح کی باتین بنانا جبرئیل نے از خود
کیا اور بہ نیت بد کیا تفصیل اسکی عنقریب آئیگی اور مسلمانون کو ثواب دسو الجبار کی ترغیب دلائیگی
قولہ در آمدن کسانیکہ بہ قوائے بہیمیہ مجبول از الخ اگر فرشتے معصوم ہوتے اور قوائے بہیمیہ سے محروم
ہوتے تو کیونکر ہاروت و ماروت خود پسندی گوارا کرتے اور کس واسطے شرک و زنا بکمر بندی
آشکارا اگر کوئی کہے کہ اول ہاروت و ماروت کو قوت شہوت رانی دی گئی بعدہ ملکوت
جہان فانی تو جواب یہ ہے کہ اسیطرح قیاس کرلو کہ جسوقت جبرئیل کو مریم کے پاس جانے کی اجازت
ملی اوسیوقت اون حضرت کے لئے قبائے شہوت سلی جیسے کہ ہاروت و ماروت کیا رسوا کر
فسق و فجور مین چکمبارنے لگے ویسے ہی حضرت جبرئیل بہی موضع مخصوص مین پہونک مارنے لگے
پس تینون کا دین و ایمان تیرہ ۱۳ تین ۳ ہے اور رہنماے ابلیس لعین ہے اگر فرشتے قوای بہیمیہ سے
پاک ہوتے تو کیونکر چکی پیسنے مین چالاک ہوتے حالانکہ علی بن ابو طالب کے گھر آسیا گردانی کرتے
تھے آل محمد کے سامنے پانی بہرتے تھے پس قوای بہیمیہ سے بری نہین ہین اور ممتاز از کار و
دختری نہین چنانچہ ازالۃ الخفا کی صفحہ ۲۷۳ مین مرقوم ہے و عن ابی ذر قال بعثنی رسول اللہ

Marfat.com

دعوا علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ فقال لی عد الیہ
ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت فاذا الرحی تطحن
ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ یدعوک فجاء ثم لم ازل
انظر الی رسول اللہ وینظر الی ثم قال یا اباذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجبت من العجب
رایت رحی تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا اباذر ان للہ ملائکۃ سیاحین
فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ آل محمد یعنی ابوذر غفاری کہتا ہے کہ حکم دیا مجکو رسول خدا نے واسطے بلانے
علی کے پس مین علی کے گھر آیا اور پکارا مگر کسی نے جواب دیا مین نے واپس آکر حقیقت حال
رسول خدا سے عرض کی رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تو پھر جا اور بلا لا علی گھر مین ہے مین نے پھر
آکر پکارنا شروع کیا اور سنی آواز چکی پیسنے کی اور دیکھا کہ چکی خود بخود گھومتی ہے اور کوئی
آدمی پیسنے والا نہین ہے پس مین نے پھر پکارا علی برآمد ہوا مین نے عرض کی کہ تجکو رسول خدا
بلاتے ہین پس علی آیا اور مین نظر تعجب سے جانب رسول کے دیکھتا تہا اور رسول میری طرف دیکھتے
تھے بعدہ پوچھا کہ اے ابوذر کیا حال ہے مین نے عرض کی کہ مجکو حیرت یہہ ہے کہ علی کے گھر بغیر آدمی
کے چکی گھومتی ہے محمد صاحب نے فرمایا کہ ملائکہ سیاح روی زمین پر رہتے ہین اور خدا نے اونکو
اعانت آل محمد مین موکل کیا ہے **قولہ** یعنی کہ اطفال خرد سال نزد مادران و
دیگر زنان در حال برہنگی پیش می آیند الخ ہوتی ہوئے کلمہ نزد کے لفظ پیش درکار نہین
ہے مولوی جی کو زیادہ گوئی سے عار نہین علما و فضلا کے نزدیک زیادتی الفاظ قباحت
مین داخل ہے اور میانجی کے ساتھ فصاحت مین شامل ہے آپکا ہر یک معاملہ معکوس ہے
طبیعت فضول گوئی سے مانوس ہے رسالہ سوط الجبار الفاظ بہرتی سے مالا مال ہے
بیتہہ سے لدا ہوا خرد سال ہے لفظ خرد کے بعد کلمہ سال کا بھی یہی حال ہے لہ مانند
انفاس گرامی فاضل ہے فضولی مولوی جی کا مرض سورتی ہے نہین نہین اللہ محمد علی ہے
اب بحث معنی ہے فقیہ تر از آیات قرآنی ہے اگر مؤلف سوط الجبار کا یہہ قول استوار ہوتا تو

وہ کیونکر بہاگوت پر اعتراض کرنیکو تیار ہوتا [illegible]
ہے کہ وے از قبیل اطفال تہے ملک شمال تہے اونکی عمر ابہی [illegible]
شیرخواری سے کچہہ اوپر سے تہے غرضکہ مولوی صاحب اپنے قول [illegible] میں
ازراہ حق ہین **قولہ** چونکہ ہنوز از شہوت جماعیہ فارغ اند الخ چون کے بعد از
طرز اردو بہی فارسی دانی سے یکسو ہے علاوہ اسکے شرط ہذا کی جزا مذکور نہین ہے مولوی
کو ترکیب عبارت کا شعور نہین باوجود اس کج مج زبانی کے دعوی یکتائی ہے
بیشرمی و بیحیائی ہے **س** نہ بیند مدعی جز خویشتن را چونکہ دارد پردہ پندار در پیش
سوط الجبار از روایات مخترعہ معترض ہم اصلا یافتہ نمی شود کہ روح الامین نزد مریم
بارادہ فاسدہ در آمدہ بلکہ از آیات قرآن واضح است کہ رسیدن جبرئیل نزد مریم بحکم
الہی بود نہ از راہ شہوت حیوانی چنانکہ فرمودہ فارسلنا الیہا روحنا ازین آیت واضح
شد کہ جبرئیل بحکم الہی بسوی مریم رسیدہ نہ بحسب خواہش خود فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی
اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا چون در دل مریم بدیدن این واقعہ رعشت عصمت
خود خوف خطور کرد لہذا آنچہ مذکور شد بر زبان آورد جبرئیل برای دفع آن توہم قال
انما رسول ربک لاہب لک غلاما زکیا ترکیب قصر الموصوف علی الصفۃ فایدہ بخشید کہ
من چنانم کہ تو ازان اندیشہ میکنی من متصف بہیچ صفت نیستم بجز صفت رسالت قالت
انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلک قال ربک ہو علی ہین
بعد ازانکہ مریم پنداشت کہ این فرشتہ امین خدمت جبرئیل گفت کہ خدا فرمودہ است
بخشیدن فرزند بدون مس بشر برمن آسان تر است پس ازین آیات واضح شد کہ جبرئیل
سفیر محض بود و گفتگو کہ بمیان آمدہ ہم از طرف او نبود آن ہم بجناب حضرت احدیت بود **جواب**
معترض نے کوئی روایت اختراع نہین کی اور ہرگز مسلمانون کو جہوٹی روایت سے علاقہ
دی یعنی مخالف کا اتہام ہے بلکہ کعبہ کن کے حق مین دشنام ہے خوف خدا نہین کرتے کہ [illegible]

بساختہ معترض قرار دیتے ہو اپنی چھاتی کے نیچے سفینہ مار بیٹھے ہو اگر قرآن و حدیث کو
معترض نے بنایا ہے یا ان میں موقع تصرف پایا ہے تو دونوں ساقط از پایۂ اعتبار ہیں انکار انکا
مسلمانی زیر مشق اغیار ہیں مولوی صاحب کی تقریر کا یہی حاصل ہے کہ قرآن و حدیث
میں آیت تصرف نازل ہے جبکہ مولوی جی کی یہ طلاقت ہے تو ابلیس کی کیا حاجت ہے ہ
نوئی ابلیس کا نئے ابنام ہاں دونوں فیض مولوی ہے عام ہو اب روح الامین خائنہ
مولوی جی کی مریم فصاحت پر نگاہ ڈالتا ہے اور حسرت دل خاطر خواہ نکالتا ہے **قولہ**
بلکہ از آیات قرآن واضح است الخ وہ آیات کہاں ہیں زیر زمین یا بالای آسمان ہیں
مولوی جی کی چالاکی ہے اور فریب بازی کہ دعوی اکثر آیت کرتے ہیں اور بروقت ثبوت
تین لفظ پہ کفایت کرتے ہیں شاید کہ تین لفظ کا نام آیات رکھا ہے حوض کا نام فرات
رکھا ہے پھر ان تینوں لفظ سے یہ اصلاً ثابت نہیں ہے کہ جبرئیل بحکم الہی مریم کے پاس پہنچا
بلکہ اسیقدر واضح ہے کہ ہم نے جبرئیل کو مریم کی طرف بھیجا فرض کیا ہم نے کہ خدای محمدیہ نے
جبرئیل کو بطرف مریم روانہ کیا اور گیسوے انزال کو شانہ کیا مگر ممکن ہے کہ جبرئیل نے راہ انحراف
لی ہووے اور کوئی حرکت خلاف کی ہووے جیسے کہ خدا نے ہاروت و ماروت کو اجازت
رعیت پروری و جہانداری دی اور اونہوں نے بت پرستی و شراب خواری کی عشق زہرہ
میں اسقدر سرگشتہ ہوئے کہ شاہراہ ایمان سے برگشتہ ہوئے **قولہ** فارسلنا الیہا روحنا
ازین آیت واضح شد کہ روح الامین محض بحکم الہی بسوی وی رسیدہ الخ اس آیت سے یہ
ہرگز نہیں نکلتا کہ جبرئیل بحکم الہی مریم کے پاس پہنچا کیونکہ معنی آیت یہ ہیں کہ بھیجی ہم نے
طرف مریم کے روح اپنی فقط اس سے یہی واضح ہوا کہ اوتعالی نے جبرئیل کو بطرف
مریم راہی کیا اور اوسکے ہاتھ میں فرمان شاہی دیا اس سے یہ نہیں ہوتا کہ جبرئیل نے
تصرف نہیں کیا اور جبہ تحرف نہیں سیا پس کہاں سے تحقیق ہوا کہ جبرئیل اپنی خواہش
سے درگذرا اور مریم پر بحکم خدائے اکبر اترا **قولہ** فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی اعوذ

Marfat.com

بن جانے کے لئے مامور ہو گیا اور ...

بن گیا اور بشکل تی زناکار کیونکہ داخل ...

لی انسان تندرست کی فقط یعنی اس ...

کے لئے اجازت رب عالمین بنائی لہذا مریم نے کہا ...

کنت تقیا) یعنی مین پناہ مانگتی ہون تجھسے طرف خدا کی ...

یعنی وصی بالیقین ہین پرہیزگار کبھی نہین ہین کیونکہ پرہیزگار ...

ہی نہین کرتا جو کوئی یہان کلمہ تقی یعنی پرہیزگار مانیگا وہ پناہ پکڑنا ...

اہل پرہیزگار جانیگا **قولہ** قال انما رسول ربک لہب یعنی جبرئیل نے کہا ...

کہ مین رسول پروردگار تیرے کا ہون تا کہ تجھکو لڑکا پاکیزہ بخش جاؤن فقط تقدیر یکہ خدا

کو مریم کے لئے پسر دینا منظور رہتا تو پھر کیا ضرور تھا کہ جبرئیل شکل جوان خوبصورت بر

برہنہ عورت کے پاس جا اور اوسکی جا خاص مین پھونک ...

خاستق بیباک کے ہین یا عاشق ناپاک کے قرآن کی کسی ...

نے خدا سے ان امور کی اجازت لی اور خدا نے ...

ترکیب قصر الموصوف علی الصفت فایدہ بخشیدہ الخ ...

دیا مگر اس سے برات جبرئیل نہین ہوئی اور منافات ...

جسطرح کہ اوس نے جانا اپنے تئین سراپا بقول ...

چالاک اپنے منہہ سے اپنی تحسین کرتا ہے لیکن ...

اپنی زبان سے اپنا مردانگی کو کہان تک مزا ...

مین اپنی ہی فضیحت استوار ہو گئی تو تیز نیک و بد ...

سنئے جبرئیل کی تعریف کہ ...

Marfat.com

گو پاے خجالت سے سراوٹھانے کا مقام ملتا اور گلبن تمنا سے غنچۂ مراد کہلتا مریم نے
کی بات دروغ جانکر اور مانند صبح کاذب بیفروغ مان کر گرفت کی اور راہ شگفت
لی **قوله** قالت انی یکون لی غلام الخ یعنی مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کیونکر ہوگا کہ مجکو کسی
بشر نے لمس نہین کیا اور مین بدکار نہین ہون جبرئیل نے کہا کہ جیسے تو کہتی ہے حقیقت اسیطرح ہے
مگر تیرے رب نے کہا ہے کہ وہ میرے نزدیک آسان ہے فقط معلوم نہین کہ مولوی جی نے کسواسطے
کیفیت جواب سوال مریم و جبرئیل لکہی ہے اور اوس مین برات روح اللہ کی کیا سبیل سمجہی ہے
لہذا ہم میدان مباحثہ مین تنگ تاز نہین کرتے اور روے مخالف پر باب رد و قدح باز نہین
قوله یعنی بعد ازانکہ مریم پنداشت کہ این فرشتہ امین خدا است الخ خدا کو حاضر و ناظر
جانکر کہیئے کہ آیت مین کون سا کلمہ ہے کہ جسکا یہ ترجمہ ہے صریح جہوٹ بولتے ہو مسیلمہ کذاب کی
جونٹہہ سے روزہ کہولتے ہو آیت مین ذکر فرشتہ وامین خدا نہین ہے سوا رحمان الیمامہ کے
کوئی آپکا رہنما نہین از خود روایت کرتے ہو اور اوسکا نام ترجمہ آیت دہرتے ہو تف ہے آپکے دین
و ایمان پر اور تفسیر و بیان پر علاوہ اس تمام کے میان محمد علی نے فقرہ بدین الفاظ پنداشت سے
مریم کی غلط کاری ثابت کی ہے اور جبرئیل کی ناہنجاری کیونکہ پنداشتن کے معنی غلط جاننے کے
ہین پس محمد علی کی غرض یہ ہے کہ جبرئیل امین نہین ہے مریم کی غلط فہمی بالیقین ہے اس صورت
مین اگر مسلمان انصاف کرین تو محمد علی کے ارتداد پر اعتراف کرین مگر ان لوگون مین
انصاف نہین ہے اور کسی کا اندرون صاف نہین ہے ہم ازین گروہ طمع انصاف
گذشتہ است بمقام آشیان انقاف **قوله** بخشیدن فرزند بدون مس بشر ...
... اگر فی الحقیقت یہ پیغام گذاری جبرئیل ... کی ... کرتا اور ...
... کی گنجایش رہی اور اپنے لیئے وسعت ...
... ملائکہ سے کوئی بات ...
... بلند ہوسکتا ہے اس تمثیل ... روح اللہ مریم کے قریب ... اور اوسکی

جاے نہانی مین پہونک ماری یہہ سارا حال سورۂ تحریم [illegible]

مولوی محمد علی نے اس مقام کے اعتراضات کا جواب نہین دیا اور [illegible]

بالکل بالکل تسلیم کئے اور آیۂ کریمۂ تحریم اصل توجیہہ ہے کہ مفسرین نے جبرئیل پر الزام [illegible]

بیچارہ کو الزام دیا ہے یہہ بالکل خداے محمدیہ کی کارگذاری ہے اوسی نے مریم کے عضو خاص [illegible]

پہونک ماری ہے وہی جوان خوبرو جعد مو بنا اوسی کا خمیدان قمیص میں بنا اوسی نے مریم

ننگی دیکھی اور اوسی نے زن عفیفہ کی جاے پوشیدہ مین ہوا پہونکی صورۂ مریم کی (فارسلنا

الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا) اس آیت کی یہہ ہی معنی ہے اور باقی مفسرین کی نادانی ہے

اسیواسطے سورۂ تحریم مین خداے محمدیہ کہتا ہے کہ یہہ سب میری ہی دستکاری ہے اور مین نے ہی

جاے مخفی مریم مین پہونک ماری ہے چنانچہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا

یعنی مریم بیٹی عمران کی جس نے محافظت کی فرج اپنی کی پس پہونکی ہم نے درمیان اوسکے روح اپنی

سے فقط اب اپنے اتہام اور ہمارے الزام مین اس طرح امتیاز دیجیے کہ پُران مین کہ جسکا ہمارے نزدیک

اعتبار نہین ہے اور ہیار کرتا نہین لکہا ہے کہ کرشن نے حالت شیر خواری مین ننگی عورتون کا [illegible]

لیا اور اونکی حرکت پر عتاب کیا اور قرآن سے کہ مسلمانون کے نزدیک جبلہ مسلمانی ہے

اور کتاب آسمانی ثابت ہے کہ خداے محمدیہ نے بقالب انسان بر آکر اور صورت نوجوان بنا کر مریم

ننگی دیکھی حسن بیحجاب کی نیرنگی دیکھی موضع خاص مریم مین پہونک ماری نشت تمثل [illegible]

بلکہ اوسکے اندر اپنی روح داخل کی اور کیفیت کشاکش حاصل کی جو کوئی صاحب [illegible]

انصاف ہوگا اور جسکا دامن خاطر غبار تعصب سے صاف ہوگا بخوبی جانیگا کہ کرشن و خداے

محمدیہ مین گناہ سے کون بری ہے اور کس کی لئے سروری ہے ع لایق دولت [illegible]

بسوے فلک رہنبر دہر ہے ❊ قولہ پس ازین آیات واضح شد کہ جبرئیل [illegible]

فقط اگر جبرئیل محض سفیر ہوتا تو کیونکر اسقدر شریر ہوتا کہ بغیر حکم خدا بصورت بشر [illegible]

[illegible] پر اتر آیا اور اوسکے اندام نہانی مین پہونک ماری اور اپنی دنیا و آخرت [illegible]

Marfat.com

قولہ گفتگو کہ بیان آمدیم از طرف اونبود الخ البتہ جبرئیل جدا دعوی کیا کہ مین رسول نامالہ
ہون اور خداے محمدیہ کا پیغام گذار بصحبت مرد کی خدا کو پیدا کرنا فرزند کا وشوار نہین ہی
مانند اجتماع لیل ونہار نہین مگر جب تک کہ مولوی جی کی طرف سے اس دعوی کا ثبوت
داخل نہوگا کعبہ کن اوسکو ابطال سے غافل نہوگا کیونکہ قرآن مین کہین مذکور نہین ہی کہ دعوی
جبرئیل لائق تصدیق ہی اور طایفہ محمدیہ شایق تحقیق ہے جبقدر کہ مولوی محمد علی نے حصہ اول
سوط التجار مین جبرئیل کی برائت کی تھی اور گفتگوے خلاف آیت یہان تک وسکا بطلان
ہوا مخالف متعصب غم سے نیم جان ہوا اسکے بعد مولوی محمد علی نے سوورشن وغیرہ کی حکایات
بطور الزام لکھی ہین تین وجہ سے خلاف موقع و مقام لکھی ہین وجہ اول آنکہ حکایات جبرئیل
قرآن مین ہی اور حکایات سوورشن وغیرہ تاریخ وید ان مین ہی حالانکہ تاریخ قرآن کی مقابل
نہین ہی کیونکہ کتب آسمانی مین داخل نہین ہی اگر مخالف وید اقدس سے الزام لاتا تو حد مثلا
علامین منزلت و مقام پاتا وجہ دویم آنکہ حکایت سوورشن وغیرہ کا جواب ہم نے یاد داشت اسلام وغیرہ
رسایل مین تفصیل سے دیا اور خاطر خواہ معترض کو ذلیل کیا ہی چونکہ مولوی جی نے ہمارے جواب
مین کسی طرح کی گفتگو نہین کی اور شرایط ے وہ ہی نہین ہی بلکہ بالکل مان لیا اور بیدل
خاطر مین خیمہ تسلیم تان لیا لہذا سوط التجار مین اونکا ذکر کرنا برخلاف مدعا کام ہی اور
برعکس اقتضاے مقام وجہ سوم آنکہ ہم نے اصل عبارت قرآن سے جبرئیل کو فاسق تجویز کیا
اور زر مسلمانی کو بقدر ترازو زیر کیا جیسا کہ چابک قلعی اسلام کھولی اور سب زر اندود وہ
سوط التجار میزان امتحان مین سحر و شام تولی مولوی محمد علی نے تواریخ کے غلط ہرموں
سے جواب الزامی دیا ہے اور روبرو صغیر و کبیر اپنا خامی کیا ہی لہذا ہم اونکی
نہین کرتی اور تحصیل حاصل مین تضیع اوقات نہین فسق جبرئیل مین کچھ شک نہین ہی اور کلام
قدرمین مین کوئی حرف سزای حک نہین اگر جبرئیل فسق و فجور سے اندک یا بسیار عار کرتا
تو کیونکر شکل تقی زناکار اختیار کرتا مفسر حسین واعظ نے یہی شخص در دغگوئی کا الزام

Marfat.com

عاید کریگا جو کہ ہی کہ

مین صورت برامد ہو اور

اوسکا زو آغاز ذکر ہی مین اور گو ہم

اگر تفسیر حسینی مین ایسا لکھا ہی ہو وی تب

نکلتا کہ اوس ذی ارادہ فاسد کیا ہو قطع نظر

بلکہ ہم یہہ کہتے ہین کہ یہہ محض بے اصل بات ہی کسی کی روایت

مین کوئی ایسا شخص تہا اور دلیل صحیح اوسکی بے اصلی کی

ظاہر ہے کہ اوس زمانہ تک زبان عربی بلاد عجم مین شایع

مین سُنا گیا نہ زبان کے دیگر اسما جامدہ مشتقہ

مضمون بے اصل محض ہی **جواب** میاں جی طفل شیر خوار ہی لکہا

بن گئی اتنا نہین جانتے کہ تفسیر حسینی مین یہہ مضمون ہی یا نہین اور جبرئیل

نہین اس تجاہل عارفانہ مین کچھہ اسرار ہی دل سے مولوی جی کا مضمون

ہے بزم مین رونق لگے یارون کے سمجھانے سے

سے بلا شبہہ تفسیر حسینی مین مضمون مذکور لکھا ہی اور

جبرئیل کا بازار کاسد ہوتا اور ارادہ فاسد ہوتا تو کسواسطے اپنے

اور کسواسطے صورت تقی مذکور پسند کرتا بلکہ بصورت جوان صالح

در آتا چونکہ اوس نے شکل بدکار قبول کی اور

وجود جبرئیل مین اشتباہ نہین ہی اور صدق مقال کمترین کے

بلبل طبیعت بسیر گلزار مناظرہ در آتی ہی اور

قطع نظر اسکی یہہ لکھنا حسین واعظ کا صحت نہین ہو سکتا فقط

مین لنگ ہی ویسے ہی بروقت تحریر

Marfat.com

جو وہ بھی آپکی زبان نہین ہے اور تالیف و تصنیف کار دہقان نہین مہربان من (قطع نظر
سکی) غلط ہے (قطع نظر اس سے جیسا ہے فارسی مین بھی یہ لفظ بصلا از زبان زدی جیسا کہ
باجمہ سے بر آمد ہے غرض آنکہ تحریر حسین واعظ حجت ہے کہ وہ مفسر اہل سنت ہے **قولہ** ملا ہم
یوں کہتے ہین کہ یہ بحث دراصل بات ہے الخ جبکہ تمہارا امام مولف ہدیۃ الاصنام تفسیر حسینی کو
سند مان چکا اور معتبر زیادہ از جان جان چکا تو تمکو اوسکا رد مناسب نہین ہے مخالفت پیر
مقتضی رای صائب نہین شاید کہ میانجی کی عقل مین خلل ہے اور قول و فعل مین بل کہ جس
شخص کی اوّل کتاب مین شکر گذاری کرتے ہین اور جسکی تائید مین بار بار جان سپاری
پھر اوسکی بے اعتباری بیان کرتے ہین فی الواقع اپنی خامکاری عیان کرتے ہین **قولہ**
دلیل صحیح اوسکی بے اصلی پر یہ ہے کہ تقی لفظ عربی ہے الخ تسلیم کیا ہم نے کہ تقی لفظ عربی ہے اور ہو
تفسیر حسینی عجب مگر اکثر الفاظ کا ایسا حال ہوتا ہے کہ روز اوّل سے متعدد زبانون مین اونکا
استعمال ہوتا ہے مثلا لفظ آدم کے عربی و فارسی و سنسکرت مین ایک معنی ہین اور اسی قسم
کے اکثر الفاظ انگریزی و ترکی و یونانی ہین ممکن ہے کہ لفظ تقی بھی زبان عربی و ملک مریم
کی زبان مین شائع ہووے اور مولوی جی کا تفحص ضایع ہووے قطع نظر اس سے
وہ تقیٔ زناکار دراصل باشندہ عرب ہو اور اہل عرب کا دیا ہوا اوسکو یہ لقب ہووے
اور کسی ضرورت سے اوس نے ملک مریم مین قیام کیا ہووے اور آرام لیا ہووے کہ وہان
بھی اوسکا وہی لقب جاری ہوا و شہرت زناکاری ہو چنانچہ سلمان فارسی کہ دراصل
باشندہ ایران تھا اور مشہور بلقب مسلمان تھا جبکہ بطرف عرب گیا اوسی لقب کے
ساتھ ملقب رہا قطع نظر ازین مصنف قرآن گذارشات شنیدہ و دیدہ اپنی زبان
مین تحریر کرتا ہے اور بطور خود قدرے تبدیل و تغییر کردیتا ہے زناکار مذکور
لفظ کے ساتھ مشہور ہو و بیان مریم مین براہ تمسخر مذکور ہوگا اور اوسکا قصہ میان مرد و زن مشہور
ہوگا مریم جسوقت بصورت خاص جبرئیل اوترا اوسکی زبان پر وہی کلمہ بلا تغییر و تبدیل

لہذا جبکہ مصنف قرآن نے ذکر جوان خوبرو درج کیا اوس ...

تقدیر صحت روایت حسین واعظ مین اشتباہ نہین ہے اور مولوی محمد علی کو غیر ...

نہین اگر وے اتنے پر بھی گفتگو سے لاطائل کرینگے تو تمام قرآن کو باطل کرینگے کہ ...

قرآن نے بلاغت و فصاحت زبان عربی خرچ کی ہے اور گفتگوی زبان سوسی و عیسی ...

درج کی ہے حالانکہ ان پیغمبرون کے ملک و دیار مین اوسوقت تک زبان عربی فاش ...

تہی اور ملک حجاز مین کسی پیغمبر کی بود و باش نہین پس دو ثلث قرآن کی بے اصلی ثابت ...

تکذیب روایت حسین واعظ سے خود بخود زبان مولوی جی ساکت ہوگی شکر خدا کہ ...

بے اعتباری حسین واعظ تحصیلدار بلاری ہوا اور در پردہ واسطے نیست و نابود کرنے ...

کے حکم جاری ہوا مولوی جی کعبہ کن کے شریک ہوئے اور تابع بیاس و بالمیک ہوئے ...

بعد مدت یار ہم سے مل گیا ٭ خورمی سے غنچۂ دل کھل گیا ٭ **قولہ** پس صاف ظاہر ہوا کہ یہ ...

بے اصل محض ہے فقط یہ وہی نقطہ ہے کہ بے ساختہ آپکی زبان سے نکلتا ہے جیسے کہ منہ ...

سے نکلتا ہے چونکہ میانجی نے اپنی کتاب الفاظ زائد سے بہری ہے لہذا اسوط الجبار کا ...

کی کری ہے اب قبلہ قبلہ کن شہر باری کرتا ہے اور سلسلہ ... کم جہان بانی پیچاری ...

حسین واعظ کو بے اصل کہنا محمد علی کی دروغگوئی ہے اس شخص نے ساری عزت و آبرو ...

کہوئی ہے دروغ سے فروغ نہین ہوتا اور آگ کے دود سے دوزخ نہین ٭ یادہ گوئی ...

نطق انسانی ہو چکا کہ تب تاب نورانی ہو ٭ اب میانجی تو جو ملا الزام ہے کم ظرف کی ...

مین جام مے گلفام ہے **سوط الجبار** دلیل دوم لالاجی کی یہ ہے کہ اگر جبرئیل کا ارادہ خاص ...

تو تشکل جوان خوش رو کیون متشکل ہوا تہا او بشکل مرد صالح اور کہن سال کیون نہین ...

او لالاجی جبرئیل کی خوش طلعتی کو وضع عیاشانہ و بد معاشانہ قرار دیتے ہین تو جواب ...

سن لین کہ لالاجی تحفۃ الاسلام صفحہ ۱۱ پر لکہتے ہین کہ آدہی رات کے وقت وہ مرد جو ...

موصوف تہا مانند ماہ شب چہاردہم دیوکی کے پاس ظاہر ہوا اور مہاراج ...

بدمعاش و عیاش تہا کہ اپنے تئین ماہر و خوش طلعت بنا کر آدہی رات کو دیوکی کے گہر پہنچا
جواب بلا شبہہ اوہ جبرئیل بد تہا اور فسق و فجور اوس سے سرزد تہا اور نہ کسواسطے وہ بصورت
تقی زناکار بنتا اور نغمہ عشق بیقرار کرتا ہرگز نہ کہتا کہ یہ شخص تیرا یار و محرم راز ہے اور تو زیور زنا و شناعت
سے چہرہ طراز ہے اگر جبرئیل کے پاس فسق و فجور کا سامان ہوتا تو مریم کو اوسپر تقی مذکور کا گمان
ہوتا طرز جبرئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لشکر فسق و فجور کا علمدار تہا اور بشکل تقی زناکار اب روح الامین
قولہ خامہ مولوی جی کی ابکار افکار کی تلاش کرتا ہے اور علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا پردہ فاش
لالہ جی جبرئیل کی خوش طلعتی کو وضع عیاشانہ الخ میانجی صاحب صرف خوش طلعتی کو کوئی
طرز بدمعاشانہ اور وضع اوباشانہ نہیں مانتا جبرئیل نے تو سوائے خوش طلعتی کے انداز زنا
کار بنایا تہا خوش طلعتی کو بسیار بسیار ترمایا تہا ؎ زشت باشد دبقی و دیبا کہ بود بر عروس
نازیبا اگر اوسوقت جبرئیل صرف خوش طلعت ہوتا تو کسواسطے مریم کو خوف عصمت ہوتا
کیونکہ عورتوں کے پاس اطفال پری تمثال اکثر بار جاتی ہیں اور بہار گلزار رخسار دکہلاتے
ہیں مگر کسیکو اون پر گمان زانی نہیں ہوتا اور کوئی اون میں سے شیطانی نہیں اگر اوسدن
جبرئیل بشکل زناکار نہوتا تو اوسپر مریم کو تقی بدمعاش کا گمان نہ ہوتا **قولہ** تو جواب ترکی بترکی
سن لین فقط یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ میانجی نے ہمارا اعتراض قبول فرمایا اور اپنے جواب کو نامعقول
ٹہیرایا کیونکہ اپنے ہی جواب کے باب میں کلمہ ترکی پسند کیا اور ہمارے اعتراض کی تکذیب سے لب
بند کیا ورنہ مثل مشہور ہے کسواسطے ترمیم کرتی بلا تامل اسطرح پر ترمیم کرتی کہ (جواب ترکی بترکی
شن لین **قولہ** کہ لالہ جی تحفۃ الاسلام صفحہ ۱۱ پر لکہتے ہیں فقط میانجی کو کلمات اضافت سے
آگاہی نہیں ہے اور ترکیب رد سے خبر کماہی نہیں اگر ازین سو رانده و ازان سو ماندہ نہ
۱۸ بحضر ناخواندہ نہوتے تو تحفۃ الاسلام کے بعد کلمہ کو اضافت کی علامت
کے سامنے ندامت اوٹہاتے **قولہ** آدہی رات کے وقت وہ مرد جوگی صفت سے موصوف
تہا الخ میانجی صاحب تجکو معلوم نہیں ہے کہ وہ شخص نورانی تہا اور پاک از آلایش جسمانی امرد جو

Marfat.com

جدهو کے مقابلہ مین اوسکا ذکر سزا نہین ہے اور یہ محض واہیہ تباہی ہی قولہ
بدمعاش تہا الخ وہ مرد تو نور اعلی نور تہا اور یا لائق جسم نفس سے دور تہا قطع نظر اوسکے
اپنی اصلی صورت پر ظہور کیا تہا اور زندان را اپس کو خشک آدمی ظاہر کیا تہا جبرئیل کی طرح امرد
نہین بنا تہا اور ہمشکل تقی زناکار نہین پس اوس مین و جبرئیل مین تفاوت گل و خار
اور فرق جنت و نار ہے فرق کہ میان این و آن ست ما بین زمین و آسمان
علاوہ اسکے اوس امرد نے اس طرح پر ظہور کیا تہا کہ دیوکی نے اوس پر گمان بد کیا تہا اگر
جبرئیل بہی بصورت برخوردار سعادت آثار بر آتا تو البتہ سیانجی کا الزام کارگر آتا مگر جو
کہ برخلاف اسکے صورت بدمعاش بنائی اور خلل اوباشی سے فاش کہائی
سوط الجبار اب آپ سنئے کہ جب ہم نے یہ امر عقلاً اور نقلاً ثابت کر دیا کہ ملائکہ شہوات
خواب و خور و جماع سے کہ صفات بہیمی ہین مبرا اور منزہ ہین پس اگر وہ خوبصورت متمثل
ہوںکہ یا بدصورت کسی حال مین اون پر گمان فاسد نہین ہو سکتا اور تمثل اونکا باشکال
مختلفہ بر عایت کسی حکمت کے ہوتا ہے کہ وہ اشکال اوس مدعا مین کہ جنکے حصول کے واسطے تمثل
اونکا بمقتضائے مصلحت ہوا ہے نہایت موثر ہوتی ہین اگر لالہ جی کچہہ بہی علوم حکمیہ طبعیہ و
الہیہ مین دخل رکہتے تو ہم بیشک اس مقام پر اوس حکمت کو جو مقتضی اسکی ہوئی کہ اس وقت
مین جبرئیل بشر خوش طلعت کی شکل پر مریم کی نظر مین متمثل ہوا بیان کرتے لیکن چونکہ
وہ کچہہ استعداد ہی نہین رکہتے اس لئے اونکے سامنے ایسی حکمتون کا بیان کرنا اندہے
کے سامنے مشعل روشن کرنا ہے لیکن صاحبان استعداد کی جناب مین التماس ہے کہ
اگر اوس حکمت کے دریافت کرنیکا شوق ہو تو فص عیسوی فصوص الحکم کا ملاحظہ فرماوین
جواب کیون جہوٹ بولتے ہو کسواسطے فضول سیلہ میزان زبان مین تولتے ہو گمان
مثل بہتان اور اصل حاصل آنکہ ان دونون مین بعد زمین و آسمان ہے بہتان کی اصل
کو نقل کہان ہے جو کچہہ تم نے برائت ملائکہ مین سند دی وہ بالکل بیہودہ لایل رد کی ہے

آئینہ کو جسقدر شراب بے انصافی نوش کرو گے فی الفور ترا ذ جواب تیا فی کوش کرو گے سارے پاس مسلمان کی ہر ایک بات کا جواب دندان شکن حاضر ہے کہ جس کا خدا آفرین الملتن ناصر ہے اب جبرئیل طبیعت کو بیقراری ہے بتلاش مریم سخن میانجی تیاری ہے **قولہ** پس اگر وہ خوبصورت متمثل ہوئی یا بدصورت الخ فرض کیا ہم نے کہ فرشتون کا صورت نیک بدین بر آنا اوسکیلئے گھر جانا معیوب نہین ہے مگر ننگی عورت سے بر کہانا اور اوسکے غنچہ ناشگفتہ پر نظر لگانا خوب نہین ہے جبرئیل کی سب سے زیادہ ناہنجاری ہے کہ اوس نے عورت عفیفہ کی جا خاص مین پہونک ماری ہے پس جبرئیل کی بدکاری مین تامل نہین ہے اور میانجی کو جناب ستکاری مین توسل نہین **قولہ** اور تمثل اونکا باشکال مختلفہ برعایت کسی حکمت کے ہوتا ہے الخ شاید کہ امرد خوبرو جدہ کی صورت پر متمثل ہونے مین یہی حکمت ہو وے کہ مریم کو جبرئیل سے الفت ہو وے جھٹ پٹ قبول کرے دولت عصمت کی دہول کرے مگر مریم نے جبرئیل کو منظور نہین کیا اور اوسکا کام مرادحمور نہین پس وہ حکمت لاطائل ہوئی اور جبرئیل کی عصمت زایل اگر وہ حکمت اور کوئی ہے اور متعلق بحق جوئی ہے تو زبان پر لائیے اور محک امتحان پر آزمائیے **ع** ہو کوئی مصلحت تو کہیو صاف ہ ورنہ قول آپکا ہے لاف و گذاف ہ اگر آپکو بیشرمی سے عار نہین ہے تو بیان حکمت چندان درکار نہین ہے **ع** چون حیا را کندہ از بیخ و بن ہ ہر چہ میخواہی بیان کن در سخن ہ **قولہ** اگر لاالہی کچہ بھی علوم حکمیہ طبعیہ والہیہ مین دخل رکہتے الخ **ابیات** یہہ طعنہ زنی تیری بیکار ہے ہ ابھی کینہ وچوگان طیار ہے ہ کرے گر سخن تو مرے روبرو ہ ملادون ابھی خاک مین آبرو اوسوقت نکلیگا منہہ سے کلام ہ تو ہوگا تیرا ہمصفیر ... نام ہ نہ ... فلک زیرکوہ ہ نہ کم ہو کبہی اوسکی دل شکوہ ہ خدا نشا ہے کہ جسوقت ... آئیگا بالکل حوصلہ گفتگو جائیگا ہوش پراگندہ ... منہہ سے جہالک بر آئینہ یا ... تنگ ہوگا اور سر ہوش بر سنگ ... بان فصاحت بستہ ہوگی اور لسان طلاقت شکستہ

Marfat.com

ع کن ہر آئنہ عیب حریف کوتاہ دست ٭ کہ در مقابلہ گلشن بود زبان مقال
اس لئے اونکے سامنے ایسی حکمتون کا بیان کرنا اونہی کے سامنے مشعل روشن کرنا
فقط **قطعہ** عدو کی سمجھ جو اندھا کہا تو ظلم کیا ہی ٭ چراغ کذب کو ہرگز نہین فروغ
٭ عوض مین اوسکی مین کہتا ہون اوسکو بینا تر ٭ جزا دروغ کی عالم مین جز دروغ
٭ اصل یہہ ہی کہ جب میانجی نے جانا کہ اوس حکمت کی کچھ بنیاد نہین ہی تو کہنے لگے کہ کسکو
اوسکے سمجھنے کی استعداد نہین ہی یاد رکھو کہ جسوقت آپ حکمت مذکور کی تفصیل کرینگے
ہم جناب کا رنگ رو تبدیل کرینگے اوسکی رد مین اسقدر دلائل لاینگے کہ آپ غیرت
مارے زہر ہلاہل کہاینگے شاید کہ مولوی جی کو اوس حکمت پر عبور نہین ہی اور تمیز سایہ و نور
نہین لہذا حیلہ و حوالہ کرتے ہین اور وہ دلا علمی سے آہ و نالہ ع حکمت پاک صاف
کچھ نہ چھپا ٭ ورنہ خاموش کر نہ واویلا ٭ **قولہ** تو فص عیسوی فصوص الحکم کا ملاحظہ فرماو
فقط آپ تو سواے قرآن و حدیث کے کسی کتاب کا اعتبار نکرتے تھے اور تصنیفات ملا
و محدث جمال الدین و شیخ عبد الحق وغیرہ کو معتبر شمار نکرتے تھے اب کیا ہوا کہ اعتماد فصوص
کیا شیوہ رد فصوص لیا کیونکہ فصوص بالکل خلاف قرآن ہی تکذیب سلمانی کی بنیاد
ایک جگہہ فصوص مین لکھا ہی کہ ابلیس سب سے پہلے داخل جنان ہوگا اور واصل حور و غلمان
کہ وہ سردار موحدان ہی اور دانا اسرار عرفان چونکہ اوس نے سجدہ مخلوق سے نفرت کی ہی اس
واسطے اوتعالی نے اوسکو یہہ منزلت دی ہی اسیواسطے علماے محمدیہ کہتے ہین کہ جسقدر فصوص
مین کفر کا وجود ہی وہ تحریف یہود ہی چنانچہ در المختار کی کتاب جہاد مین ہی فی المعروضات المفتی ابو
السعود عن من قال عن فصوص الحکم للشیخ محی الدین بن العربی انہ خارج عن الشریعۃ و قد
صنفہ للاضلال ومن طالعہ ملحد ماذا یلزمہ اجاب نعم فیہ کلمات تباین الشریعۃ و تکلف بعض المتفقہ
لارجاعہا الی الشریعۃ لکن تیقنا ان بعض الیہود افتراہا علی الشیخ قدس اللہ سرہ فیجب الاحتیاط
بترک مطالعۃ تلک الکلمات و قد صدر امر سلطانی بالنہی فیجب الاجتناب من کل وجہ انتہی یعنی مفتی ابو

Marfat.com

کی معروضات مین وہ سوال ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم
کو کہے کہ وہ شریعت سے خارج ہی اور اوسکو گمراہ کرنیکے واسطے تصنیف کیا ہی اور جو لوئی اوسکا
مطالعہ کرے وہ ملحد ہی کیا لازم ہی اس قائل پر یعنی ممدوح نے جواب دیا کہ ہان اوس کتاب مین
چند کلمات مخالف شرع ہین اور بعض اہل تکلف نے اون کلمات کے پھیرنے مین شریعت
کی طرف بناوٹ کی ہی لیکن ہمکو بیقین ثابت ہو گیا ہے کہ بعضے یہودون نے اون کلمات
کو شیخ قدس اللہ سرہ پر افترا کیا ہی تو واجب ہی احتیاط کرنا اون کلمات مخالفہ شریعت
کے مطالعہ کرنے سے اور البتہ صادر ہوا ہی حکم سلطانی اوسکی عدم اشتغال پر تو واجب ہو گیا
پرہیز کرنا ہر وجہ سے یعنی نہ اوس مین نظر کرے نہ یاد رکھے انتہی مولوی جی نے جس
کتاب کے بہروسے ابطال قرآن گوارا کیا ہی اہل اسلام نے اوسکا بطلان آشکارا کیا ہی
اب آپکا کہین ٹہکانا نہین ہی اور واسطے برائت جبرئیل کے کوئی بہانہ نہین کیونکہ اگر
آپکو صحت قرآن منظور ہوگی تو برائت جبرئیل بہت دور ہوگی اگر فصوص پر اعتماد ہوگا
تو عقیدہ فصوص برباد ہوگا ؎ غم صیاد و فکر باغبان ہی ٭ دو دل مین تمہارا آشیان
ہے ٭ **سوط الجبار** آپکے عقیدہ مین بشنو محیط کل اشیا ہی اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ عوام
ہنود کی بسا اوقات برہنہ ہوتی ہین اور اکثر دیوتا ہر وقت آپکے عقیدہ کی بموجب
ہر آدمی کے ساتھ موجود رہتے ہین پس اگر تخلیہ کی حالت مین حضور دیوتا اون کو اپنے جب
اہتمام اونکا سمجھتے ہین تو اونکی حضوری اور احاطہ سے دست بردار ہوجئینگے عوام کیونکہ تخلیہ
ایک نوع کی فرد کا دوسری نوع کی فرد کے ساتھ اور عریانی اور بہتان [illegible] نوع کی
فرد کا دوسری نوع کی فرد کے سامنے اگر باعث اتہام کا ہوگا تو جتنے [illegible]
حجاب کی ملوک رہتی ہین سب کہلنگے پہنا نے پڑینگے **جواب**
قباحت نہین ہی اور خیال شناعت نہین کیونکہ وہ احاطہ بطریق روح ہی لہذا سب کی
نزدیک ممدوح ہی جا قباحت وہ ہی کہ روح الہی بصورت انسان ہی دیدار [illegible]

Marfat.com

اور متاع مریم پر نظر لگائی اوسکی مانی سنو ہین ہر دلیل آرتی ایک
اگر وہ اپنی اصلی صورت پر رہتا تو اوسکو عاشق کوئی کیونکر کہتا جبرئیل پر الزام
ہی اگر خدا سے محمد پر بہی جسم بشر اختیار کریگا اور ننگی عورت پر گذر کریگا تو وہ اعزاز
دی جائیگی اور تشہیر زنا کاری کیجائیگی اب جبرئیل طبیعت صورت انسان پر
ہے اور راہ مریم سخن مین بسان تیر دخول کرتا ہی **قولہ** اکثر دیوتا ہر وقت
کی بموجب ہر آدمی کے ساتھ موجود رہتے ہین الخ ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہین ہی کہ ہر آدمی
کے ساتھ دیوتا موجود رہتے ہین اور خدا سے اوسکے اعمال مذموم و محمود کہتے ہین اگر ہمارا
ایسا عقیدہ ہوتا تو علمائے ہنود کو خامۂ حق شمامہ سے چکیدہ ہوتا حالانکہ کسی کتاب مین مذکور
نہین ہی اور مردمان ہند و پنجاب مین مشہور نہین البتہ کوئی دیوتا موکل چشم و گوش ہی اور
کسیکی سپرد حفاظت بر و دوش ہی یہی حال دیگر اعضا کا ہر ایک کا موکل کوئی
دیوتا ہی اس سے یہ لازم نہین آتا کہ دیوتا انسانون کے ساتھ بود و باش کرتی ہین اور سیر
پاتال اور آکاش البتہ ملائکہ مسلمانون کے یمین و یسار رہتے ہین اور اونکی سپرد خدمت
سوا تحریر افعال اونکا کام ہی اور کاتب اعمال اونکا نام ہی طرفہ یہ ہی کہ مرد و زن مسلمان
کا سچا ایک شیطان لے رہا ہی اور اونکو ترغیب عصیان دے رہا ہی بلکہ محمد و عائشہ کے
ساتھ بھی شیطان ہی غارتگر دین و ایمان ہی خدا خیر کرے بلاے ناگہانی نصیب
کرے ہمنے محدثین محمدیہ سے یہ بات سنی ہی اور صحیح مسلم سے ساری و اہیات
ہے چنانچہ قال رسول اللہ ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ
قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولاکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر
یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا
ہمنشین رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا
کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا

Marfat.com

میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے پس وہ مسلمان ہو گیا ہے پس مجکو سوا
نیکی کے اور کچھ نہیں بتلاتا فقط **قولہ** پس اگر تخلیہ کی حالت مین حضور ہوتا اون کو الخ ایسا نجی
معرفت سے ہم جواب دیتے ہین نہیں نہیں ہین واسطے انتفاے خمار مسلمانی کے شراب دیتے ہین جناب
نبی اگر تخلیہ مین ملک جن مومنین و مومنات کے ہمراہ ہین اور ترغیب منع ثواب گناہ ہین
جسم انسان جد ہو خوبرو کے بنا ہین اور بری ازارادہ فسق و زنا ہین جبرئیل کی طرح
صورت زناکار نہیں بناتے اور کسیکے اندام نہانی مین پہونک آشکار نہیں لگاتے مسلمان اور
مسلمانی اونکے شر سے پناہ نہیں لیتے اور مریم کی طرح راہ نالہ آہ نہیں کھیرو سے ملک جن
مومنین و مومنات سے مثل جبرئیل نہیں کہتے کہ ہم تمہارے یار ہین اور محرم و رازدار ہین تم
عشق سے بیخبر ہو لہذا ہمارے حضور سے خصومت کر ہو حاصل آنا اگر فرض کیا جاوے کہ دیو
انسانون کے ہمراہ ماہ و سال رہتے ہین اور اونکی سرگذشت روبرو خداے ذوالجلال کہتے ہین تو بھی حضور جبرئیل
ہوتا مین تفاوت طلسمات معجزات ہے اور عداوت مہلکات و آبحیات ہے **ع** نیست یکسان لاے زہر امیر
آب حیات **قولہ** عد کیجے کہ تخلیہ مین ایک نوع کی فرد کا دوسری نوع کی الخ
اگر دو نوع کی افراد ایک دوسرے کی نیکی و بدی سے آگاہ ہین اور اقلیم علم معرفت کی
بادشاہ ہین تو لابد ایک کو دوسرے کا لحاظ استتار اور عریانی بدستور چاہیے اور پاس
اندام بیرونی و نہانی بالضرور چاہیے چونکہ ملائکہ حقیقت انسانی سے واقف کار ہین اور انسان
فرشتون کی اصلیت سے خبردار ہین لہذا ملائکہ کو انسانون کی استتار و عریانی پر دھیان
نامناسب ہے اور رعایت دین و ایمان کو نامناسب برخلاف گاو و گوسفند وغیرہ
کہ واقف حقیقت انسانی نہیں ہین اور عارف طریقت یزدانی نہیں لہذا اگر انسان
پیش گاو و مادیان وغیرہ ننگا ہووے تو حرکت نالایقہ نہیں ہے اسیطرح اگر
روی انسان برہنہ ہووے تو مضایقہ نہیں شاید کہ جبرئیل نے مریم کو بجنس بشر مجسم
دیا اور اوسکی انسانیت سے انکار کیا کہ ننگی کے مکان مین داخل ہوا اور مشابہ فلان

Marfat.com

کے لیے تیلی عرض کرتا ہی [illegible]

تی کیونکر کہ [illegible]

بلکہ عین انسان ہو نا [illegible]

تو کرشن کو کیونکر نوع انسان نا ہین [illegible]

او جنسیت سے بری ہو [illegible]

نہین ہو کہ کوئی چیز پوشیدہ از عالم الغیب [illegible]

مین بدسگالی کی ہو اور گالی دی ہو [illegible]

۵ ہر گز سخت گوی خدہ نمیرم بدارم [illegible]

مولوی جی نے چار جگہ لفظ عرصہ بمعنی مدت ایراد کیا ہو [illegible]

معنی لغات سے آگاہی نہین ہو اور انکی [illegible]

مدت نہین ہو اور کسی اہل زبان کی [illegible]

ہے کذا فی بہار عجم پس ازین مولوی جی [illegible]

گرداب جہالت مین شنا کیا ہو [illegible]

مقام نہین لہذا ہم اسکی رد سے قطع نظر کرتے ہین [illegible]

مہاراج غور کرین کہ جب انکے مذہب مین [illegible]

اور آکاش اور شنو کا محیط ہونا جملہ اشیا مین [illegible]

اونکی اکثر اوقات بسبب ضرورت کے [illegible]

مس بھی کرتا ہو اور جب دنیا مین [illegible]

سے عضو کو مس نہین کرتا پس اپنے دو نون کو [illegible]

ملنا اور ملانا کو بوجہ ترکیب [illegible]

Marfat.com

کے شروع مین لکہا ہے کہ ناراین کی مایا نے نطفہ بلرام کا دیوکی کے رحم مین سے نکال کر روہنی کے بچہ دان مین رکہدیا بڑا تعجب ہے کہ ناراین جی ایسی ایسی دست درازیون بھی سمجھتے ہون **جواب** جناب مولوی صاحب غور فرماوین کہ اسجگہہ (اونکے مذہب مین کم اسقدر عبارت بیقرینہ ہے اور الفاظ زایدہ و متاع بیفایدہ سے پیرا اونکا سفینہ ہے یا (یعنی اونکا مذہب ہے) اسقدر الفاظ بہرتی ہین مولوی جی کی زیادہ گوئیان آیا فکر پرسنگ راہ کی طرح گذرتی ہین زیادہ گوئی سے آپکو شوق ہے اور ہرزہ درایان جہان پر جناب کو فوق ہے زیادتی آپکی صفات مین داخل ہے نہ ذات مین و اصل ہے اب بقول شخصے

یارے سخن گیر صورت ناخوش ست ٭ کنج عزلت گیر کثرت ناخوش ست ٭ ہم راہ کوی معنی لیتے ہین اور مخالف کو جواب گفتگوی لایعنی دیتے ہین ہمارے مذہب مین کوئی دیوتا محیط نہین ہے اور کوئی حادثی مرکب و بسیط نہین ایک شئی یا تمامی محیط کل اشیا ہے اور رازق انبیا و اشقیا ہے احاطہ اشیا بذات نراکار ہے اور بصفات نربکار جا تعجب کہ روح خدای محمدیہ بصورت مرد فاجر برآئی او غسلخانہ مریم مین بشکل بشر ناظر در آمد مریم اوسکو دیکہکر جیکی اوس نے ستر مریم مین ہوا پہونچی **قولہ** آکاش و ہوا و پانی اونکے ہر عضو کو مس بھی کرتا ہے نقطہ یہ تمام اشیا بیجان ہین اور عقل و حس سے برکران ہین اگر پانی وغیرہ سے مراد اوسکا موکل دیوتا ہے تو مسلمانی پہ نازل قہر خدا ہے کہ ہر قطرہ پانی کے ساتھ ایک فرشتہ نازل کرتا ہے وہ اوسکو جس جگہہ کہ چاہے داخل کرتا ہے لہذا اہی اعتراض سے لازم آیا کہ جسوقت مومن و مومنہ کے اعضا پر قطرات سحاب ازبس گذرتی ہین تو بیشمار ملایکہ پیش وپس اترتی ہین **قولہ** جب وے پامین برہنہ ہوتی ہین تو برن دیوتا الخ برن دیوتا محیط عنصر آب نہین ہے کہ پانی کو تمیز آب سراب نہین جو کچہہ دل مین آتا ہے وہ بکتے ہین کہ راہ ہذیانات مین ملک رہا ہے جنون مین کیا کیا تو پہ اگر مولوی جی کو مذہب ہنود سے سر موا آگاہی ہوتی تو کسواسطے اونکی گفتگو واہی ہوتی چونکہ برن دیوتا محیط عنصر آب نہین ہے آپکی رای صواب

نہین ہوتا اور [illegible]

نہین نشہ کا جسوقت [illegible]

ہر کسو اسکو کہ مطلق [illegible]

ہے جو براہ شہوت [illegible]

رانی یکائی **قولہ** [illegible]

بڑے حق جو ہین اونکو خوب کیا وصف [illegible]

فرج مین بھونک زنہار نہین لگادے عرفان [illegible]

رکھتا ہووے اور اوسکی تسلط سے فراغت رکھتا [illegible]

سے پرہیز ہو اسیطرح ہر چند علت قوت [illegible]

دنیا سے کنارہ کیا اور ملک تجرد کا اجارہ لیا [illegible]

دوشمن کیا اور ترک صحبت زن کیا تو خطا ہے کہ ان [illegible]

نا داری و نامردی عطا کرے ٥ جوان گوشہ نشین [illegible]

نتواند زگوشہ برخاست اگر فرض کیا جاوے [illegible]

ہے تو اونکی عصمت معلوم ہے [illegible]

تجربہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند [illegible]

می باید کہ از شہوت بپرہیزد [illegible]

کو ترکیب شہوت نصیب ہوتی تو حالات [illegible]

نزول کرتے معاملہ نازل ہو [illegible] کرتے دیکھ [illegible]

حاصل ہوتی ساری عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marifat.com

شہوت سرد ہوتا ہے وہی نامرد ہوتا ہے حاصل آنکہ اگر مولوی جی اوس مرد کی شہوت
سے عار کرینگے تو نامردی پر افتخار کرینگے اگر اوسکی مردی و نامردی دونون سے انکار
کرینگے تو مصنّف قرآن سے کارزار کرینگے اسواسطے کہ اگر جبرئیل بصورت عورت جلوہ گر ہوتا
مریم کو اوس سے کیونکر خطر ہوتا ہر گز اوسپر گمان زنا کار مرد نکرتی اور خوف سے گل رخسار زرد
نکرتی حالانکہ قرآن مین مذکور ہے کہ جسوقت جبرئیل نے مریم پر نگاہ کی تو مریم نے خدا کی پناہ لی
قولہ بہاگوت کے شروع مین لکہا ہے الخ یہہ مطلب شروع بہاگوت مین نہین ہے دسوین
جلد بہاگوت کے اوّل مین ہے جس پریم ساگر پر آپکی تحقیق کا مدار ہے اور بنیاد سوط التّجار ہے
اوس مین بہی آپکو دخل نہین ہے اور اوّل و آخر کی عقل نہین مہربان من نارائن پرماتما
کی قدرت سے کوئی بات دور نہین ہے اور بندہ کو بقدر ذرّہ مقدور نہین تم بہی ساری باتون
پر اوسکو قادر جانتے ہو یہہ کیونکر اوس سے نادر مانتے ہو اوسپہ کسیطرح کا الزام نہین ہے اور حکمت
سے خالی اوسکا کام نہین اگر وہ بہی جبرئیل کی طرح فسق و فجور اختیار کرتا اور اپنے تئین
بصورت نقی مذکور آشکار کرتا تو البتہ جاے الزام تہی اور حرکت حرام اپنے فرشتے کیطرف
نہین دیکہتے کہ رحم زنان مین جاتا ہے اور قدم بچہ دان مین جماتا ہے وہان نطفہ کو بصورت
مرد و زن بناتا ہے اور لباس گوشت و پوست و چشم و گوش و دہن پہناتا ہے خدا سے
سوال و جواب کرتا ہے اور رزق و روزی کا حساب قلم تقدیر چلاتا ہے اور نقوش تدبیر
مٹاتا ہے پہر وہان سے باہر آتا ہے اور وہ بند حساب ہاتہ مین دبا کر لاتا ہے یہہ حدیث لا تقر
ہو ہے اور صحیح مسلم مین اسکی اصل عبارت اس طور ہے ابن مسعود اذا مر بالنطفة ثنتان
وعشرون لیلة بعث اللہ الیہا ملکا فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا ثم قال یا
رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ
فیکتب الملک ثم یقول یا رب رزقہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفة
فی یدہ فلا یزید علی امرہ ولا ینقص یعنی عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

Marfat.com

[illegible]

اوسکی صورت [illegible]

کرتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ [illegible]

ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ دریافت کرتا [illegible]

کب ہی پس فرما دیتا ہی تیرا رب جیسا چاہتا ہی [illegible]

ہے کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی پس خدا فرما دیتا [illegible]

لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس [illegible] کتاب کو [illegible]

بیشی و کمی نہیں کرتا ہی نطفہ [illegible]

ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن [illegible]

جسم ہے اور آکاش [illegible]

[illegible]

ہو اہوا اور آکاش کے ذریعہ [illegible]

کیا اور ذریعہ آکاش [illegible]

کی نیکو کاری کا [illegible]

آکاش ہی پیدا ہی [illegible]

اور کام سنوار سکتا تھا [illegible]

کیونکہ آکاش سب جگہ ہے [illegible]

ہر شخص [illegible]

Marfat.com

خراج کرتا ہے اگر عورت کا حاملہ ہونا جو آکاش پر ہی تصور ہے تو مولوی صاحب کو اولاد
کے لئے تردد کرنا کیا ضرور ہے کسواسطے کہ آکاش کا سب جگہ سے پیوند ہے اور باوجود دوری
مین ہومنہ سے خرسند ہے اگرچہ اس بنا پر نفخ روح کی جیب گریبان مین حاجت نہین ہے اور
فرج وہان مین مباینت نہین مگر مخالفت قرآن حائل ہے اور مولوی جی کی تقریر لاطائل
کیونکہ سورہ تحریم مین لفظ فرج معہ ضمیر مؤنث رقم ہوا ہے اور اوسکا مرجع خود کلمہ مریم ہوا ہے
چنانچہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا یعنی مریم بیٹی عمران کی
جس نے محافظت کی فرج اپنی کی پس پہونکی ہم نے درمیان اوسکے روح اپنی فقط یہان سے
ثابت ہے کہ مولوی جی توہین قرآن کرتے ہین اور اطاعت دین ہندوان اب قرآن سے
معلوم ہوا کہ روح الہی نے انداز انسان بنایا اور عضو مریم پر دہان لگایا ایک پھونک
ماری اور باد نفس کے ہمراہ خود اندرون سد ہاری یہ روح خدای اسلام کی نمایش ہے
اور عیسی علیہ السلام کی پیدایش جو کوئی اسپر ذرا دیر کان دہریگا وہ جیتے جی رد قرآن کریگا
مولوی محمد علی نے برائت جبرئیل مین جسقدر کہ کلام کیا تہا اور الزام دیا تہا اوسکا جواب
دندان شکن دیا گیا اور مذہب اسلام جو الٹ کر کیا گیا اب ایک روایت ہے پیغمبر اسلام
کی شکایت ہے کہ اوس نے گہر مین ڈالنے سے پہلے زینب ننگی دیکہی حسن بے پردہ کی شوخی
و ننگی دیکہی سفینۃ الاولیا تفسیر حسینی مین لکہا ہے کہ جب زید نے زینب کو طلاق دی
تہی وہ اپنے مکان مین برہنہ بیٹہی تہی محمد صاحب بلا اذن اوسکے گہر تشریف لیگئے وہ بولی کہ یا
رسول اللہ بے خطبہ و نکاح کیونکر آئے محمد صاحب نے جوابدیا کہ اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد
یعنی میرے ساتہ تیرا نکاح کرنیوالا اللہ ہے اور جبرئیل فرشتہ گواہ ہے یہہ کہکر زینب
شامل ازواج کیا اور دیکہو شہوت سے خراج ایا حضرت عمر نے علی کی بیٹی کہ
نام ام کلثوم ہے اور جسکی مان کی عفت و عصمت کی دہوم ہے اپنے پاس بلائی اور بلا
نکاح کامرانی کی آس لگائی عمر نے جسوقت اوسکو دیکہا پکڑا اپنی چہاتی سے لگایا توبہ

حتی لا بات جیسا ...

بدھنکی دست مبارک ...

خلیفہ جی کی ثلث شاہی ...

خلیفہ جی پیر فرتوت تھی مگر شہوت ...

کا اثبات کرتی ہین اور سند اسکا نقل روایت ...

نے کی ہے جو کہ اولاد تیہر کی ...

و بانہ اعدد بنات ابن اخیہ جعفر فقال ...

کل سبب و نسب ینقطع الی یوم القیامۃ ما خلا ...

کلثوم کی علی سی پس علی نے عذر کیا ...

ہے جعفر طیار کے پسر کے لئے پس عمر نے کہا ...

شناہی مین نی رسول خدا کو کہ فرماتا ہے کہ سب ...

قیامت کو سوائے نسب و سبب میرے کے منقطع ...

عمر سے پہلے پسر جعفر طیار نے درخواست ام کلثوم ... علی ...

خنی وجلی کی تھی پس عمر نے حرکت بد کی ...

ہے کہ کوئی خطبہ نکرے اپنے خطبہ بہائی ...

احدکم علی خطبۃ اخیہ جبکہ خلیفہ جی نے پیام ...

کی تو لا جرم مخالفت حدیث ...

صحیح بخاری نے لکھی ہے چنانچہ ان علیا ...

یقبل منہ ذلک لعذر حتی الجاء الی ان ...

الیہ وقبلہا یعنی جب علی نے انکار کیا اپنی بنت کے نکاح ...

اوسکو متعرضین کا منہ وہیان ...

Marfat.com

لیا عمر نے علی کو اس امر پر ام کلثوم کو بھیجکر دکہا دی پس علی نے عمر کے پاس بھیجا کی جب
عمر نے اوسکو دیکھا پکڑا اور چھاتی سے لگایا اور بوسے اوسکے لئے فقط اجنبیہ سے بوس وکنار
کرنا اور اوسکے چاہ خسار سے آب دیدار بہرنا شیوہ عراق رمنت نہین ہے اور طریق عصمت
نہین اگر یہی خلیفہ ہے اور اوسکا یہی طریقہ تو مسلمانی سے ملامت کہا ئیگی اور بڑی
ندامت اوٹہائیگی اگر یہی حمام ہے اور یہی حجام تو سر اسلام کی خیر نہین ہے اور سر و دستار
کی خیر نہین **قطعہ** در حق سر تراش این حمام * سخن راست بندہ میگویم * میلند کوپ
از سر مردم * سخن پوست کندہ میگویم * تیسری روایت کتاب استیعاب مین ہے جو کہ
معتبر تر سنیون کی جناب مین ہے چنانچہ خطبہا عمر ابن الخطاب الی علی فقال انہا صغیرة
فقال لہ عمر زوجنیہا یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتہا ما لا یرصدہ احد فقال علی انا ابعثہا
الیک فان رضیتہا فقد زوجتک فبعثہا الیہ ببرد وقال لہا قولی لہ ہذا البرد الذی قلت لک
فقالت ذلک لعمر فقال قولی رضیت رضی اللہ عنک ووضع یدہ علی ساقہا فکشفہا فقالت
اتفعل ہذا لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم خرجت یعنی خواستگاری کی ام کلثوم
کی عمر بن الخطاب نے علی سے پس علی نے کہا وہ صغیرہ ہے پس عمر نے کہا علی سے اے ابو الحسن اوسکو
میرے ساتھ نکاح کر دے مین اوسکی بزرگی کا منتظر ہون پس علی نے کہا مین اوسکو
تیرے پاس بھیجونگا اگر تو اوسکو پسند کرے تو مین نے اوسکو تیرے ساتھ نکاح کیا پس اوسکو
بھیجا ساتھ ایک چادر کے اور اوس سے کہا کہ میری طرف سے تو عمر سے کہنا کہ یہ وہ
چادر ہے جسکو مین نے تجھ سے کہا تہا ام کلثوم نے یہی عمر سے کہا عمر نے کہا کہ تو میری طرف
سے کہنا کہ مین راضی ہوا خدا تجہ سے راضی ہو اور عمر نے ہاتھ اپنا ساق ام کلثوم
اور ساق کہولی ام کلثوم نے کہا کہ تو یہ کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین نہ ہوتا تو مین تیری
ناک توڑ ڈالتی یہ کہکر چلی گئی فقط اجنبیہ عورت کی ساق کہولنی اہل دین اور امیر المومنین
سے نا دیکھا نا شنیدہ شیوہ فاسق وفاجر ہے چوتھی روایت اوسی کتاب استیعاب مین ہے

Marfat.com

جس سے خاطر محمد علی پیچ و تاب مین ہے مثلاً عن محمد بن علی ان عمر بن الخطاب خطب
بنتہ ام کلثوم فذکر صغرہا فقیل لہ انہ رد ک فعاوده فقال لہ علی ابعث بہا الیک فان
رضی فہی امرتک فارسل بہا الیہ فکشف عن ساقہا فقالت لہ لولا انک امیر المومنین لطمت عینک
یعنی عمر بن خطاب نے خواستگاری کی علی سے اونکی بیٹی ام کلثوم کی علی نے اوس سے عذر
کیا کہ وہ صغیرہ ہے لوگون نے عمر سے کہا کہ علی نے تیری بات رد کی پس عمر نے پہیر عرض
فرمائی علی نے کہا مین اوسکو تیرے پاس بہیجتا ہون اگر تو راضی ہووے تو وہ جورو تیری
پس علی نے ام کلثوم کو عمر کے پاس روانہ کیا عمر نے اوسکی ساق کہولی اوس نے کہا
ہٹ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری آنکہہ مین گہونسا مارتی فقط جو کوئی اول عمر
فساق کریگا وہی اجنبیہ کا کشف ساق کریگا یہہ کام نائب پیغمبر سے بعید ہے بسیار بعید
بلیدہے سیرۃ الحلبیہ کی جلد اول مین لکہا ہے کہ جب ام کلثوم کو صحبت عمر سے فرصت ہوئے
تب عمر نے خدمت صحابہ مین التماس کیا کہ ام کلثوم سے میری صحبت کرا دو اوس عبارت
وہان کی یہہ ہے (وفی الامتاع ان سیدنا عمر بن خطاب لما تزوج ام کلثوم بنت علی ابن
ابو طالب جاء الی مجلس المہاجرین الاولین فقال رفئونی فقالوا ما ذا یا امیر المومنین قال
تزوجت ام کلثوم بنت علی ہذا کلامہ وسال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو لاء الصحابہ حیث لم ینکحہ قولہ
بیلہ سیدنا عمر فقط یا بجرین اوجہٹی روایت شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے کتاب
المودۃ مین لکہی ہے ایک عبارت عربی اور دوسری عبارت فارسی ہے چنانچہ ان عمر
لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرہا فقال عمر ما لی حاجۃ الی النساء لکن احببت ان انتسب
الی محمد علیہ السلام وہو یقول کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فزوجہا علی لما
بمہر اربعین الف وہم فساق ذلک کان عمر ہی ابنۃ اربع سنین اوما بین الاربع
وعمر ستین سنین فاخذہا عمر الی جنبہ فرفع میزرہا ووضع یدہ علی راسہا فجر وساقہا فد
یدہا وکادت ان تلطمہ وقالت لولا انت امیر المومنین لالطمت علی خدک فقال عمر یہ

با ہاشمیہ قرشیہ یہان تک پانچوین روایت ہے اب جعفرؒ کی صراحت ہے عمر بعلی گفت دختر
ام کلثوم دختر کہ بانوے جنت فاطمہ مرا بزنی دہ ام کلثوم چار سالہ بود و عمر شصت
اے علی بعذرش پیش آمد وگفت دختر خویش را بپرسم اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر عذر
ریافت وگفت یا علی مرا بازنان اکنون حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لیکن
میخواہم مرا او ملتی باشد بسوے پیغمبرش امیر المومنین ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر مہر ام کلثوم
چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آن را بزانوی خود نشاند و مقنعہ کہ بر سرش بود عمر آنرا
دور کرد و دست بر سرش آورد و جامہ از ساقش بر داشت ام کلثوم دست بر داشت
وخواست کہ طپانچہ زند وگفت اگر امیر مومنان نبودی طپانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت
نمے باید کہ سخن او در دل گیرد بگذارند این از نسب و نسل ہاشم و قریش است انتہی
دونون روایت کا ترجمہ قریب ہے اور معنی و مطلب عجیب کہ خلیفہ صاحب نے حالت شیفتگی
سالگی مین ام کلثوم سے کہ مانند پوتی اور نواسی کے تھی ایسی حرکت کی کہ جس سے زاہد و رند
مین ملعون ہوئے اور عرب و ہند مین مطعون اگر کوئی کہے کہ عمر نے جو کچھ ام کلثوم کے ساتھ
کیا وہ براہ محبت تھا نہ بطریق شہوت لہذا حرام نہین ہے اور لایق الزام نہین تو جواب
یہ ہے کہ آپ نے بہت بداہت پوچ کیا بلکہ کوچہ خرد و دانش سے کوچ کیا کیونکہ اگر ام کلثوم
سے عمر کو جد و پدر کی طرح الفت ہوتی تو ام کلثوم کو کس واسطے خلیفہ جی سے کلفت ہوتی
کس لئے کہ اگر کوئی شخص کسی پسر و دختر سے پدرانہ بوس و کنار کرتا ہے اور مہربانہ پیار تو وہ
پسر و دختر اوس سے ہرگز بیزار نہین ہوتے اور اصلا مرتکب پیکار نہین درینصورت اگر عمر کو ام
کلثوم سے اسی قسم کی محبت ہوتی تو ام کلثوم کو عمر سے کینہ کی خصومت ہوتی ایسا کیون نہ کہتی
کہ اگر تو امیر المومنین نہ ہوتا تو مین تیری آنکھ پھوڑتی اور ناک توڑتی
بر طپانچہ مارتی علاوہ اسکے اگر عمر کو ام کلثوم سے پدرانہ محبت تھی تو کشف ساق وغیرہ
کی کیا حاجت تھی اجنبیہ سے ایسی حرکات کرنا عصمت سے دور ہین بلکہ داخل فسق و فجور مین

Marfat.com

یہان تک کرشن کی جوانت مین شکو ہے کی [illegible]

کراس کا دختیرسے خرافت حاصل ہوئی اور بعد کی محمد علی کی [illegible]

پراشر ہے اور قول عبید اللہ دروغ بدیہ سراسر ہے کہ ایک مدت کے [illegible]

سے عہد کرکے سفر کو گیا کہ جب توحیض سے فارغ ہو گی مین اپنا نطفہ کسیکے پاس [illegible]

پھر اوس نے اپنی منی نکال کرشکرہ کو ہاتھ اوسکے پاس بھیجی تھا تا گا [illegible] ایک چیل [illegible]

گر پڑی اور وہ اوسکو کہا کر حاملہ ہوئی اور ایک لڑکی جنی کسی ملاح کی [illegible]

ایک روز وہان پراشر آیا اور دختر مذکور سے کہ فی الحقیقت پراشر کی ماجرا [illegible]

اور اوس سے بیاس پیدا ہوا جو بیدانت وغیرہ کا مصنف ہے **جواب** یعنی [illegible]

عبید اللہ کاذب پر خدا کی مار ہو اور آسمان سنگبار آج تک مین نے مسلمانون مین [illegible]

ایسا کذاب نہین سنا اور کسی نے اس طرح گلشن سید سے گل انتساب نہین چنا ہر چند کا [illegible]

اپنے کذب کو آرایش دیتا ہے اور مکار مکر کو نمایش مگر کون اعتبار کرتا ہے ہر شخص [illegible]

ونگار شمار کرتا ہے **ابیات** ندارد قول کاذب اعتباری ٭ کلام کذب را [illegible]

دا اگر چہ لائے سنو جہوٹی دلایل ٭ علا ہو دیگا کاذب آپ قائل ٭ ایسی جہوٹی [illegible]

کے باب مین ہم کیا کہین مصنف رد مسلمان نے اس قسم کی ہزلیات کا [illegible]

ہے او مسلمانی کو عیوب بیحساب کیا ہے اغلب ہے کہ مولوی محمد علی [illegible]

نسبت اپنے مرشد گمراہ کی تکذیب کرینگے اور بیت الحرام عزت و آبرو سے [illegible]

کی تخریب کرینگے زمانے کہ کیونکہ محدثین اولاد فاطمہ کو اولاد حضرت شمار کرتے ہین [illegible]

کسو واسطے مخالفت جملہ شرایع اختیار کرتے ہین کس طرح حسن حسین وغیرہ [illegible]

ہین اور کس لئے ایک نطفہ سے دونون کہا آیا ہین شاید کہ یہان کوئی [illegible]

محمد صاحب کے حق مین حق عبید اللہ کی دروغ بیانی ہے ذکر پراشر تو مسلم کا [illegible]

ہے ایسا اتہام ہے قطع نظر از ین جبکہ امام مالک و [illegible] کے نزدیک [illegible]

Marfat.com

[illegible] مباح دختر و خواہر وغیرہ [illegible] اہل اسلام [illegible] مسئلہ کوئی [illegible] عمرو [illegible]

[illegible] ایک عورت سے کئی سال [illegible] اور ایک [illegible]

[illegible] دختر [illegible] کہ اسی شخص یا اسکے بیٹے یا بھائی وغیرہ کا منازل [illegible]

[illegible] اور ان کی لڑکیوں سے متعہ نکاح کرے تو بطالت اہل اپنی دختر یا خواہر یا

[illegible] زنا و سفاح کرے شکایت میں [illegible] ابتدائے اسلام میں غزوہ خیبر تک متعہ

مباح رہا بعد ازین حرام ہوا فتح مکہ کے دن پھر مباح ہوا تین دن کے بعد پھر حرام ہو [illegible]

بصورت معینہ ہیں کہ صحابہ حضرت [illegible] مخالفت حق میں [illegible] کیا ہو کی اور اپنی دختر

ہمشیرہ سے زنا کیا ہو سے [illegible] تمام مسلمانون کو یاد ہے کہ فتح خیبر و مکہ ابتدائی اسلام کہہ

[illegible] بعد ہو فی الجملہ یا ان حضرت اونکے عہد میں اور پیروان امام مالک و زفر

[illegible] ابن تیمیہ جہان عصمت و عفت کو واسطہ کرتی ہیں اور بھی وغیرہ سے جائز

[illegible] ابن تیمیہ فی جواز متعہ میں خوب تشریح کی ہے اور اسکو نکاح حلالہ پر ترجیح دی ہے ابن تیمیہ

کی کتاب کا نام تبعید الشیطان ہے محمد علی وغیرہ وہابیون کا عین ایمان ہے لہذا ہم اوسکی

[illegible] ہے اور الزام مخالفین میں کوشش بیجد کی ہے اگر مولوی جی اصل عبارت کی

درخواست کرینگے تو ہم خدمت مبارک میں عرضداشت کرینگے کہ جو عبارت متعہ

کے بیان میں ہے وہ تین سو انیسوین صفحہ کے عنوان میں ہے چنانچہ وہ عبارت شیخ الاسلام

یہ ہے قال نکاح المتعہ خیر من نکاح التحلیل من اثنتی عشرۃ وجہا احدہا ان نکاح المتعۃ کان

مشروعا فی اول الاسلام بخلاف التحلیل الثانی ان الصحابۃ تمتعوا علی عہدہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ولم یکن فی الصحابۃ محلل قط الثالث ان نکاح المتعۃ مختلف فیہ

[illegible] اباحہ ابن عباس وابن مسعود ففی الصحیح عنہ کنا نغزو مع رسول اللہ لیس لنا

نساء فقلنا الا نستخصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم

قرأ علینا یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم وفتوی ابن عباس بہا

وقال عروة قام عبد الله ابن الزبير بمكة فقال ان ناسا اعمى الله قلوبهم كما اعمى
يفتون بالمتعة يعرض بعبد الله بن عباس فناداه فقال انك لجلف جاف فلعمري
المتعة تفعل على عهد امام المتقين يريد رسول الله فقال ابن الزبير فجرب نفسك فوالله لئن
لارجمنك باحجارك فهذا اقول ابن مسعود وابن عباس في المتعة وذاك قولها ورد ابتهما
الرابع ان رسول الله لم يحي عنه في لعن المستمتع والمستمتع بها حرف واحد وجاء في لعن المحلل
المحلل له ما تقدم الخ ہم نے چار وجہ حوالہ قلم عرضداشت کی ہیں اور باقی واگذاشت جسکو
کل کا دیکھنا منظور ہووے رجوع بکتاب مذکور کرے او حساب صفحات وسطور کو اگر
مولوی محمد علی ابن قیم کو قول سے ادا کرینگے اپنا نام دفتر ارتداد مین انشا کرینگے قطع نظر اوس
جو توریت مصنف قرآن کے نزدیک کلام الہی ہے اور جسپر مؤلف سوط التجار نازان ہنسا ہے
ہے اوسی توریت مین لکھا ہے کہ لوط پیغمبر نے شراب پی اور اپنی بیٹیون سے حرکت خراب کی
دونو دختر نیک اختر کے فعل زنا سے اولاد ہوئی اور بازعم سے گردن آزاد اصل مضمون
توریت بالا رقم ہوا او دست انکار اوٹھا وے اعلی قلم ترجمہ طاہرہ عجائب القصص مین ہے
کہ عورتون مین سے جس نے اول زنا کیا وہ دختر آدم تھی جو کہ بنام عنق نامور عالم تھی لیکن
نسب نامہ حضرت عمر سننے اور اونکی طرفگی پیدایش پر سر دہنئے ابو المنذر ہشام ابن محمد ابن
کلبی نے کہ اہل سنت کا بڑا عالم ہے کتاب مثالب مین لکھا ہے کہ ہاشم کی صہاک نام ایک
حبشن کنیز تھی اور سر دل عزیز تھی ایک رات ابن رباح نے اوس سے زنا کیا بعد
[illegible] صہاک کو حمل رہا اوس حمل سے جد عمر پیدا ہوا چونکہ یہ مضمون بہت رنگین ہے اور مطبوع
طبایع شائقین لہذا منظوم ہوتا ہے اور گوہر گوش عموم ابیات مثالب مین لکھی
کلام ﴿ اسے غور سے گوش کر صبح و شام ﴿ عمر کا نسب اوس نے یون ہے لکھا ﴿ کہ ہاشم کی
[illegible] دلربا ﴿ تھا اوس ماسیرت کا صہاک نام ﴿ وہ کالی بلا تھی سیہ تل تمام
[illegible] تھی کلموہی ﴿ سنا ہے کہ کتنون کے گھر وہ رہی ﴿ جو ابن نفیل [illegible]

Marfat.com

یک شب تجرا و تو حد عمر اوس سی پیدا ہوا و اب خرابی پیدایش عمر پر ایمان لایے
اور اصل عبارت کلبی پر کان لگائیے کانت صہاک امتہ حبشیہ لہاشم بن عبد مناف فوقع
علیہا نفیل بن ہاشم ثم وقع علیہا عبد العزی بن ریاح فجاءت بنفیل جد عمر بن الخطاب
مولوی محمد علی روایت کلبی بالکل تسلیم کرتی ہین مگر کچھہ ترمیم کرتی ہین یعنی براہ ہٹ دھرمی
وبیشرمی سوط الجبار کے حصہ چہارم مین ایک جگہہ کہتے ہین کہ کلبی عالم اہل سنت نہین ہی
اور اوسکی کتاب حجت نہین دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ کلبی مسلمان نہین ہی اور اوسکی بات
قابل اطمینان نہین اب ہم ایک جگہہ کی عبارت حوالہ قلم ابطال کرتی ہین اور کتب
وہابیہ سے استدلال سوط الجبار اس کلبی کو کس اہل سنت نے اپنا عالم قرار دیا
ہے یہ کتاب جسکا آپ نے نام لیا ہے کسی اہل سنت کے عالم کی ہے **جواب**
اسی کلبی کو سنیون نے اپنا سگا قرار دیا ہی اور اسیکا قول سندا بار بار لیا ہی یہی کلبی
وہابیون کا شفیق مہربان ہے اور اسیکی عو عو پر اعتماد ابن قیم مولف تعبید الشیطان
ہے صفحہ ۵۶ کا ملاحظہ کیجئے اور صفحات آیندہ کا مشاہدہ چنانچہ قال ہشام ابن محمد
ابن السائب الکلبی اخبرنی ابی قال اول ما عبدت الاصنام ان آدم لما مات
جعلوہ بنو شیث بن آدم فی مغارۃ فی الجبل الذی اہبط الیہ آدم بارض الہند الخ
اسی کلبی کی سگی مشکور ہی اور اسیکا صفحات آیندہ مین مذکور ہی یہی کلبی عالم عالمان
ہے اور اسیکا قول مقبول مصنف حیاۃ الحیوان ہی چنانچہ اسی کتاب کی جلد اول کے
صفحہ ۳۵ مین ہی وقال السدی والکلبی لما رجع الی قریتہ وقد احرق بخت نصر التوراۃ
ولم یکن عہد بین الخلایق بکی عزیز علی التوراۃ فقال انا عزیز فلم یصدقوہ فقط
اس کلبی کو اہل سنت سے بیرون فرض کرینگی او نکی شان مین یہ مضمون عرض لایق ہی
سہ ور شب مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان وعو عو ایشان چہ باک ٭ قطب الدین خان
دہلوی حنبلی وہابی نے بھی اسی کلبی کو اپنا ہم مشرب مانا ہی اور لایق اطمینان اسیکا

مضمون و مطلب جا بجا ہی جامع التفاسیر ...

۵ ۶ مین بھی کلبی کا ذکر خیر ہی کتاب مثالب بھی کلبی کی تصنیف ...

معاویہ کا ذکر شریف ہی اسی کلبی کی ابا للہ ذر کیتب ہی ...

محمد علی اپنے علما سے واقف نہین ہین اور کتب رجال کے مالک نہین ...

تکذیب پر کمر بندی نکرو استعداد چندی ... رجال ...

رہیگی بطلان کلبی مین ہو عود رہیگی جو وقت تک کر دن مین ...

سگون سے نا آشنائی ہی حضرت کی اصل مین بھی فرق ہی بالکل جو ...

جو کہ محمد صاحب کا پانچوان خلیفہ ہی چار شخص سے اوسکی ولادت شریفہ ہی کلبی ...

مین تین کا نام لیا ہی اور گوش اہل ہوش پر ذکر معاویہ حرام کیا ہی چوتھی کا نام یاد

نہین رہا بتشویش سے دوش خاطر آزاد نہین رہا اب اصل عبارت مثالب گوش کیجے

اور واسطے ازالہ مرض حماقت کو دارو بے مناسب ذہن کیجیو ... لابو عمارہ

بن الولید بن المغیرہ المخزومی ولمسافر بن عمرو لابی سفیان ولابی ...

تک تمہارا حق فراموشی سے می نوشی کرینگے اور اپنے بزرگون کی ...

۵ چند بتزویر فن پردہ کشیدن عیب حضرت ...

مولوی جی نے جو کچھ کہ حصہ چہارم سوط الجبار مین برائت ...

نا فرجام کی ہی اور اوتارون کو دشنام دی ہی وہ یہی ہی سوط الجبار ...

جین اور بودھ کے پرشورام و کرشن مہا بچند ... ہو

تو صاف و صریح ولد الزنا ہی جواب کسی کو گالی ...

طریق دانشمندان والا مقام نہین مولوی جی کو ...

... ابی منصب سرکاری ہی اور زعم تصیاداری ۵ ...

... دسر پہ شیطان سے آگے ... شیطان ...

Marfat.com

کا جواب نہین دیتے اور قبل مولوی کا ثواب ہین لقیتہ اللہ جواب دیگا خاطر خواہ حساب لیگا
اب سخت کلامی مخالف سے درگذر کرتا ہون اور مطلب اصلی سر مولوی صاحب کے اس کلام
سے ظاہر ہے کہ مثالب کلبی کتاب مشہور ہے اور اوس مین ذکر زنا زادگی معاویہ بالضرور ہے
مگر کلبی مشرف باسلام نہین ہے اور اوسکی کتاب سزاے الزام نہین فقط علما کی جناب مین لوی
جی کا عجیب عقیدہ ہے نے غریب کمیدہ ہے پہلے اس سے تجرید کر چکے ہین کہ کلبی ازمرہ
مومنین ہے مگر سُنی نہین ہے اب کہتے ہین کہ وہ کافر ہے اور مانند جین اور بودہ دین وایمان
سے دباجر ہے قایل خدا نہین ہے اور مایل انبیا نہین مولوی جی کی تذبذب بیانی کا پایان
نہین ہے خبطی وغبی بحث دینی کے شایان نہین جین وبودہ نے ہرگز نہین کہا کہ او تار گنہگار
وولد الحرام ہین اور اشرار وباقی اجرام ہے آپکا جین اور بودہ پر اتہام ہے اگر دین
واسلام کو سلام ہے تمام جین اور بودہ قایل ہین کہ رام وغیرہ عاقل وعامل تھے اور
عادل وکامل دُنیا مین اونکی سروری مذکور ہے اور عدل گستری مشہور البتہ جین اور بودہ
رام وکرشن وغیرہ کو یزدانی نہین جانتے اور پرمیشر گیانی نہین مانتے ہمارے اور انکے
درمیان یہی نزاع ہے باقی باتون پر اجماع ہے کلبی تمام سُنیون کے نزدیک پورا
مسلمان ہے اور وہ ان کا پیشوا ہے چنانچہ محدث ابن قیم وغیرہ نے اس محضر پر گواہی
کی ہے اور متعصب کور وسیاہی وہی ہو جاے تعجب کہ باغواے محمد علی جناب علماے مسلمان
کے منہ پھیرے جاتی ہین ایک کے پیچھے سارے چاہ ضلالت مین گرے جاتے ہین لوگون
کی مال وزر پیش نظر ہے دین وایمان وغین خطر ہے امیرون کی اطاعت کرتے ہین اشاعت
کفر ساعت بساعت کرتے ہین کبھی کہتے ہین کہ محدث جمال الدین سُنی نہین سے کبھی کہتے
ہین کہ شیخ عبد الحق کو فیض لدنی نہین اے کعبہ کن خامہ فرسائی بس کر
وہ دانائی نہین ہے اوسکی شنوائی نہین **ابیات** کب تلک کیجے خامہ فرسائی ہے
نہین وان یہ دخل دانائی ہو وان نہین جب کسی کی شنوائی ہو بس مناسب ہے کنج تنہائی

بھی بچے
ہکر نکلا مولوی
مین حرام زادگی سارے
علامہ شیرازی بجنسہ
گوشت کھچڑا اور شراب
عمرو بن العاص ہجرہ بھی ولد الحرام
المجلی شافعی ذکتاب لسان المیزان
مین خلعت وابو سفیان بن حرب
عشق سے روشناسی لی یعنی عورت
ہوا چار ون مین جھگڑا ہوا
عورت نے مولود کو عاص سے
کیا خلیفہ ثالث عثمان
فرماتے تھے اور زنا زادگی
بفضیلت عجیب
ہم اونکو اس طرح
ما یجمع بین لاحتین علی ما تقدم
زوجۃ الاب خلافا لما تقدم
فیطار السی حجامۃ

من ذلك الرجل الذی تستبضع منه فاذا تبین حملها اصابها زوجها اذا احب وانما کان یصنع ذلک رغبة فی نجابة الولد فکان هذا النکاح نکاح الاستبضاع ونکاح آخر یجتمع الرهط ما دون العشرة فیدخلون علی المرأة من البغایا ذوات الرایات

کلهم یصیبها فاذا حملت ووضعت ومر علیها لیال بعد ان تضع حملها ارسلت الیهم فلم یستطع رجل ان یمتنع حتی یجتمعوا عندها فتقول لهم قد عرفتم الذی کان من امرکم وقد ولد

فهو ابنک یا فلان تسمی من احبت منهم فیلحق به ولدها لا یستطیع ان یمتنع منه الرجل وان

لم یغلب شبهه علیه فنکاح البغایا قسمان ویحتمل ان یکون ام عمرو بن العاص رضی الله

عنه من القسم الثانی من نکاح البغایا فانه یقال انه وطئها اربعة وهم العاص وابو لهب

وامیة بن خلف وابو سفیان بن حرب وادعی کلهم عمرو فالحقته بالعاص وقیل لها لم اخترت

العاص قالت لانه کان ینفق علی بناتی ویحتمل ان یکون من القسم الاول ویدل لذلک

ما قیل انه الحق بالعاص لغلبة شبهه علیه وکان عمرو یعیر بذلک عیره علی وعثمان والحسن وعمار

بن یاسر وغیرهم من الصحابة وسیاتی ذلک فی قصة قتل عثمان عند الکلام علی بناء مسجد المدینة

انتهی چونکہ حال ولادت عمرو بن العاص مکشوف ہوا اور گروہ زانی اوکی والدہ ماجدہ

سے معروف ہوا لہذا وہ طایفہ کسبیہ کا پیشوا ہی اور انجب نجبا و اشرف شرفا ہی کیونکہ

انکے عقیدہ مین اولاد حلال سے اشرف ولد الحرام ہی جیسے کہ تمام مقامات سے اقدس بیت الحرام

ہے راغب اصفہانی نے محاضرات مین لکھا ہی کہ اولاد زنا اولاد حلال سے بزرگوار تر ہی

کہ فعل زانی بشہوت رانی و نشاط روحانی بلا تصنع کار گرہی جو مواد کہ زنا سے منعقد ہوتا

ہے اولاد حلال سے زیادہ تر بزرگوار ہوتا ہی اولاد حلال بسبب تصنع و تکلف کے کمال

حاصل نہین کرتی اور زوال زائل نہین اصل عبارت راغب اصفہانی یہ ہی

اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشہوة ونشاط فیخرج الولد ...

فمن تصنع الرجل الی المرأة انتهی علامہ قطب الدین شیرازی نے مرتع نجابت اولاد زنا سے

کرتا ہی اور قدرے قدامے سے قدم بیشتر دہرتا ہی یعنی سعادت یہ تمد و بن العاص کی زیرکی و

[illegible]

چونکہ ان دونوں [illegible]

تھی چنانچہ الحاق انکی [illegible]

المتقشف فی شان زیاد [illegible]

حیث قال اولاد الزنا [illegible]

مایکون من الحلال [illegible]

ابی سفیان من دہاۃ الناس [illegible]

ربیع الابرار ثم زاد علی ذلک قال [illegible]

معاویۃ بن حرب مخلقاً من الرجل الیمانی [illegible]

ان یکون ابوک زان [illegible]

اولاد حلال کو خوار و ذلیل سمجھاتے ہیں [illegible]

حمایت معاویہ وغیرہ کے تیار کیلئے [illegible]

غار کیا ہے لہذا استقامت [illegible] کہ ابوبکر و عثمان [illegible]

کے ساتھ موصوف کرینگے اور کس [illegible]

کمال کے تمام کو اولاد حرام [illegible]

اسلام کو منصب طلب [illegible]

کرینگے یہاں تک زنا [illegible]

سوط التجار ضرب [illegible]

[illegible] فقط یہ دیکھو الفاظ صاف ہیں کہ [illegible]

[illegible] انکا [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

Marfat.com

تا زیست ذی تمیزی سے عار نکر ینگے برا شرذ محمد صاحب کی طرح کسی عورت پر ابد ا نگاہ نہین کی اور ہرگز نیت گناہ نہین البتہ دختر ملاح سے گاندہرب بباہ کیا تہا برخلاف مصطفی بیت الحرام بدفعلی تباہ کیا تہا پس ولادت بیاس مضحکہ عام و خاص نہین ہی اور مانند پیدایش معاویہ علیہ السلام و عمرو بن العاص نہین اب عبید اللہ تو مسلم لگو یا ہی کہ ندامت سے اشک گرم روی اور مزرع دل مین تخم حیا و شرم بو سے ۵ جہوٹ سے بس شرم کرنی چاہئے ٭ گفتگوئے نرم کرنی چاہیے ٭ **کید ششم** روایت ہی کہ

بشوامتر نے ہزارہا سال عبادت کی ایک روز ایسی پر عاشق ہو کر اوس کے سے خراب ہوا اور اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سے مجذوم ہوا آخر کار کتا بنکر اوسکی جہیا بہشت مین گیا **جواب** اس معترض خیانت کوش امانت فراموش کا عجب حال ہے کہ اختلاف ماقبل و مابعد پر خیال نہین کرتا اور مطابقت پیش و پس کا استعمال نہین فصل دبیر ہی اس روایت کو بسند عبارت کر کچہہ صحیح و غلط مرقوم کرکے اور حق کو بکتمہ باطل مکتوم کرکے اب اوسکے برخلاف بدون سند کتاب کے کہتا ہی کہ بشوامتر شامت گناہ سے مبتلا جذام ہوا اور کتا بنکر رسوائے دار السلام اصل وہی ہی کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہی وہ دشمن دین و ایمان ہوتا ہی دروغگوئی اختیار کرتا ہی اور راستی سے عار اگر فرض کیا جاوے کہ بشوامتر ہستی عورت کے عشق مین سرگردان ہوا اور آوارہ کوہ و بیابان تو بھی شیخ صنعان کا منزلت و مقام نہین پا سکتا اور روبرو اوس مرد میدان کے خنجر الزام نہین کہا سکتا کیونکہ شیخ صنعان عشق ترسازادی مین رسوائے شہر و دیار ہوا اور بادیہ پیمائے ناموس دکوہسار خاک مین گوہر ایمان رلایا آگ مین قرآن جلایا آخر الامر ترسازادی کی ... کی خاک قدم کا غزہ پر آبروی مسلمانی نثار کی خوکبانی کے ... خارخر سے بدمستی بہی تفصیل اس حکایت کی رسالہ صمصام مین ہی جسکی ہیبت دل اہل اسلام مین ہی سند اس روایت کی فرید الدین عطار کی منطق الطیر مین ہی جو کہ مجموعہ تصوف نظمیہ

[illegible]

مستغرق دیدار ... [illegible]

مائل تھا اور ... [illegible]

شیخ روزبہان ... [illegible]

نعرہ مارتا تھا اور ... [illegible]

ہوا اسپ جبہ و درع ... [illegible]

مذکور کی محبت مین گرفتار ... [illegible]

ہوئی کہ اس وقت شیخ حال ... [illegible]

شیخ نی اپنا خرقہ صوفیہ حرم کے ... [illegible]

مغنیہ کی خدمت قبول کی اور تا بروے ... [illegible]

عشق و محبت شیخ سے خبردار کیا ... [illegible]

یہان سرخیل اولیائی اور ... [illegible]

ہوئی بلکہ مثل شکر و شیر ہوئی ... [illegible]

بات تھا عنوان داستان محمود ... [illegible]

پیراہن چاک کرتا تھا اور اونکا ... [illegible]

اور بابی ... عادت ایک ... [illegible]

شاہد بازی سے ... تھا ... [illegible]

شاہد بازی سے باز رہتا ... [illegible]

... شمس الدین بن علی ... [illegible]

... کر طشت ... [illegible]

... دل ... [illegible]

Marfat.com

دل کا حاصل یہہ ہے کہ مین جو بصورت لڑکون مین معاینہ خدا کرتا ہون اور شمس الدین
تبریز کا خاصہ یہہ ہے کہ اگر شاہدون سے تیری کوئی غرض نہین ہے تو بلا واسطہ مشاہدہ جمال الہی
ن نہین کرتا یہہ اوسی کتاب مین ہے کہ ابراہیم گیلی ولی اپنے چچا کی بیٹی پر عاشق ہوا اور
رائے مخالف و موافق ایک مدت تا اسقدر اوس سے مشغول رہا کہ دونون جہان کو بہول
بھی نرے کہ رسالہ حملہ ہند وغیرہ مین جس جگہہ سند نفحات آئی ہے وہان میان محمد علی نے
ہی تباہی ایک بات بنائی ہے اب ایک جگہہ کی عبارت حوالہ تعلم حق رقم ہوتی ہے اور
ماقت احمق علم **سوط الجبار** نفحات تو کوئی کتاب حدیث کی نہین ہم اوسکی حکایات
بعض حکایات سمجھتے ہین کچہہ استدلال کی لایق نہین **جواب** یہہ تو آپ نے غریب
داب بنایا ابروے مسلمانی پر عجیب خضاب لگایا جس سے آپکی بد فکر کی زشتی پیدا
ہے اور نیز مسلمانی کی بد سرشتی ہویدا کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ صرف کتب حدیث لایق
استدلال ہووین اور باقی شایان تکذیب و ابطال پس وقایہ وہدایہ و تہذیب تقریب
وغیرہ باطل ہوئین اور سور قرآن بھی اون ہی مین داخل ہوئین کیونکہ قرآن بھی کوئی
حدیث کی کتاب نہین ہے اور بخاری و ترمذی وغیرہ کا لب لباب نہین حال آنکہ میان
محمد علی صرف حدیث کا اعتماد کرتے ہین اور باقی سے استبعاد برین تقدیر لازم آتا ہے
میانجی حکایات قرآن کو بھی محض حکایات سمجھتے ہووین اور مانند قصص بہار دانش واقعہ لیلا
ی شکایات اب چاہئے جاننا کہ سند نفحات خلاف مسلمانی نہین ہے اور برعکس عقیدہ
ادی و تفتازانی نہین سالکان سالک مناظرہ سے دریافت کرلو کہ وہی سند
لیم ہوتی ہے جو کہ طرف ثانی کو قبول و تسلیم ہوتی ہے پس چونکہ عبید اللہ نے تحفۃ الہند
ل کی فصل چہارم مین دو تین جگہہ سنداً حوالہ نفحات دیا ہے لہذا
مستند کتاب سے اوسکو مات کیا ہے مولوی محمد علی عبید اللہ کی تائید مین خوب آمادہ ہوئے
کی تکذیب میں ہم سے بھی زیادہ ہوئے اپنے مرشد کی امداد پر عجیب کمر بندی کی

Marfat.com

ے اعراض ...

سانی ...

تذکرۃ الاولیا میں ...

ہے پس جس مسلمان ...

کہا وہ ہرگز مسلمان نہیں ...

ہے **فقرہ** چون قرآن و اخبار ...

آن بہرہ نجو توانستند گرفت این سخن ...

فضیلت اگرچہ بیشتر بہ تازی بود ...

سے ظاہر ہے کہ جس کسی نے لغات ...

قرآن و حدیث کو آزار دیا کہ شرح ...

کی تذکرۃ الاولیا کے باب ششم میں ہے کہ ...

پر نقاب شب تار تہا چونکہ اصل عبارت ...

سے معلوم ہوتا ہے کہ سودخواری باعث ...

ولایت ہے اور تاج ہدایت اگر سودخواری ...

بھی سودخواری کی بدولت مل ...

باب دہم میں ہے کہ فضیل عیاض ولی ...

اوسکا پیشہ تھا اور تمام اونکا ...

لائق تہا ... تہا ...

سے ... فاسق تہا ...

... تہا ...

Marfat.com

بہاوسی کتاب کے باب پانزدہم مین ہے کہ عبد اللہ بن مبارک کی ایک کنیزک حسین پر
فریفتہ تھا اور دخترک زہرہ جبین پر شیفتہ فصل زمستان مین زیر دیوار معشوقہ بانتظار دیدار
تمام رات کھڑا رہا اور سر پر برف پڑتا رہا جسوقت رات تمام ہوئی اُس نے جانا کہ شام
ہوئی جبکہ آفتاب عالم تاب طلوع ہوا عبد اللہ کا دل بطرف رب الارباب رجوع ہوا ایسن بقدرت
الہی عجیب تقریب ہوئی کہ عنقریب دولت ولایت نصیب ہوئی فقط صوفیہ محمدیہ مین مروج
و مشہور ہے کہ معراج ولایت فسق و فجور ہے جو کوئی بیت الحرام رسوائی مین دخول کرتا ہے وہی
دولت معرفت و ولایت حصول کرتا ہے چنانچہ شیخ عبد الحق نے اخبار الاخیار مین لکھا ہے کہ شیخ
پیارہ عشق نفس الامری و تصوف حقیقی کی تلاش مین میر سید کے پاس گیا اوس نے دریافت
کیا کہ اے درویش تو کسی پر عاشق ہوا ہے شیخ پیارہ نے جواب دیا کہ مجکو ایک عورت سے
عشق تھا ایک روز مین اوسکی ملاقات کے لئے زنار گردن مین ڈالکر بتخانہ کے اندر گیا
جس جگہ وہ پرستش کے واسطے آتی تھی یہ کہتے ہی میر سید نے شیخ پیارہ سے فرمایا کہ اب
بالضرور تجکو عشق حقیقی سکھلاؤنگا اور طریق سرمدی دکھلاؤنگا کہ تو نے راہ عشق مین
ایمان کو صرف کیا فقط سفینۃ الاولیا مین ہے کہ شیخ جنید نے بغداد مین ایک چور کو آویختہ
دیکھا پس قریب جا کر اوسکی پاؤن چومی لوگ متحیر ہو کر بولے کہ کیا بات ہے جنید نے جواب دیا
کہ اس چور پر ہزار رحمت ہو کہ اپنے کام مین یکتا و نیکنام ہوا حتی کہ اوسی مین تمام ہوا
فقط ان روایتون سے واضح ہوتا ہے کہ مشایخ و اہل تصوف کے نزدیک شہوت پرستی
و دزدی باعث اعزاز و اکرام ہے بلکہ مرکز ولایت اسلام ہے پوشیدہ نہ ہے کہ اولیاے
کرام کئی طرح پر ہین اوّل وہ ہین کہ تمام عمر مسجد نشین و پرہیزگاری بنائی اور آخر کا
بہل فسق و زناکاری ڈہائی مثلا برصیصا وغیرہ دوسری قسم وہ ہین کہ ... ...
مین مصروف ہوئے بعدہ ولی مشہور و معروف ہوئے جیسے شیخ پیارہ وغیرہ تیسری
وہ ہین کہ عین ولایت مین بھی کام کرتے رہے اور خندی زنا و اغلام کرتے رہے چنانچہ

ان ...

بیت کہ محمد ...

کرتی ہیں اور نسخے ...

مذہب کے مجتہدین ...

وہ ہرگز مستند نہیں جواب ...

کلمہ کن کی لسانی کا ثمرہ جواب اسکا ...

گھومنا ہے اور شہر کا جھومنا ...

صاحب جواب الجواب ہیں یہ ... قاعدہ ...

دشواری وہیر ہونگے پس عنقریب ...

کی وہ شان ہے کہ ہر ایک مسلمان اور ...

اعتراض اوسکی جناب میں بندہ ...

نہیں جانتا مولوی محمد علی ...

وہ ائمہ اسلام کا امام ہے ...

لایق تسلیم جانتے ہیں بلکہ ...

عبدالحق در رسالہ ...

سے گردن تابی کی ...

... وحدت کا ...

... تکلم ہوگا ...

... وجاعت ...

Marfat.com

ہن ہو اور وہ کان دین و ایمان سے اوسکے گھر بضاعت نہین کیونکہ تصانیف شیخ عبد
سلم الثبوت نہین مانتا اور قابل سکوت نہین جانتا جسوقت تصنیفات شیخ عبد الحق کو
ل کریگا اوراق سوط الجبار مین دہول بہریگا غلام علی آزاد بلگرامی مصنف سبحۃ المرجان
ے بھی تصدیق شیخ مین گہرباری کی ہے اور جہوٹے کے لئے ذلت وخواری دی ہے اصل عبارت
سبحۃ المرجان کی یہ ہے مولانا الشیخ عبد الحق الدہلوی ہو المتضلع من الکمال الصوری والمعنوی
العاشق الصادق من عشاق الجمال النبوی رزق من الشہرۃ قسطا جزیلا واثبت
لوجون ذکرہ اجمالاً وتفصیلاً الخ یہان سے ثابت ہے کہ شیخ عبد الحق سے سنکر کوئی مسلمان
نہین ہے اور محمد علی کی برابر کوئی نادان نہین کہ واسطے تکذیب کعبہ کن کے علما سے آہنگ
جنگ کرتا ہے اور آئینہ علم وفضل پر بارش سنگ زنگ یہان تک تصحیح کلام شیخ مین گفت
وشنود ہوئی مقبول خاطر اہل اسلام وہنود ہوئی اب واضح رای اہل عقل وادراک ہووے
اور مولوی محمد علی کے قد پر قباے نادانی بیباک ہووے کہ مسلمانون کے نزدیک کل اولیا
علماسے افضل واکمل محمد صاحب کے اصحاب ہین جن کے اقدس واطہر اسما والقاب ہین ان
سے ایسے افعال واعمال سرزد ہین کہ جن سے تحیر بناکے بدہین بقول شخصے دیر آید درست
آید باب سوئم عمادین کل صحابہ کی حقیقت حال واعمال مذکور ہوگی خوشبو اوسکی مشام
دوتا بادتا نیشاپور ہوگی یہان ذکر بعض اشخاص ہے جن کو طایفہ صحابہ مین اختصاص ہے
جلال الدین سیوطی نے حاشیہ قانون شیخ بوعلی مین لکہا ہے کہ حضرت عمر کو ایسی بیماری
تھی کہ آب منی بکی دوا درکاری تہی میان محمد علی شراب انکار پیتے ہین اور کباب اضطرار
بیچتے ہین **سوط الجبار** آپ سخت کذاب ومفتری ہین قانون شیخ
جلال الدین سیوطی کو اس فن مین کچھ دخل ہی نہ تہا کہ وہ حاشیہ لکہتے قانون
شیخ کی صرف دو شرح ہین ایک علی گیلانی کی دوسری قرشی کی جلال الدین سیوطی کی
کوئی شرح ہے نہ کوئی حاشیہ **جواب** بلا شبہہ آپ کذاب ومفتری ہین اور کحو دروغ بر فی

وحید لری آفتاب [illegible]

منزل صدق وصفا [illegible]

قانون کتاب مشہور معروف [illegible]

استبعاد نہین ہے اور جاہل وناواقف کی [illegible]

ہوا ہے اور اکثر مدرسون مین [illegible] کا درس [illegible]

ہر ایک فن مین کامل ہے اگر جلال الدین کا [illegible]

حاصل تھا کیونکہ جس شخص کو طب وغیرہ مین دخل نہین [illegible]

حالانکہ جلال الدین سیوطی فضلا مین ممتاز ہے اور [illegible]

محمد علی سے عجب تائید اسلام ہوئی جس سے مسلمانی [illegible]

کے فضلا وعلما تو علوم متداولہ سے آگاہ ہوتے ہین اور [illegible]

جلال الدین سیوطی محض بیدخل ہووے [illegible]

آپ نے عدالت کو بدنام کیا خوب جواب [illegible]

اس طرف رونکریگا ۵ ہرچہ [illegible]

مولوی محمد علی اصل عبارت جلال الدین [illegible]

الا جنیۃ کانت فی کثیرۃ من اہل الجاہلیۃ [illegible]

کان ہذا الداء ولا یعلمون انہ کان [illegible]

کی تھی اکثر لوگون مین اہل جاہلیت [illegible]

تحقیق سروار بہارے عمر تھے ساتھ [illegible]

[illegible] نہ تھی دوا اوسکی مگر مثل انسان کی [illegible]

[illegible] کرتا ہو مگر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

مین یہہ عبارت کس جگہہ مسطور ہے تو جواب یہہ ہے کہ لفظ ابنیتہ کے ذکر مین بعینہ مذکور ہے اگر چہ آپ فی بیان کعبہ کن کو بہتان غلط کاری لگاکر اور جلال الدین سیوطی کو بیرایہ علم طب سے عاری ٹہیراکر علت عمر سے انکار کیا اور اخفای مرض خلیفہ نامدار کیا مگر حاشیہ قاموس کو کیا کرو گے سوای اسکے حوالہ آب حیا کرو گے یہہ نا حاشیہ قاموس مین جلال الدین سیوطی نے لکہا ہے کہ حضرت عمر مخنث تہے اور مشتاق اعضاے تلت کسواسطے کہ مخنث کو مفعولیت سے چارہ نہین ہے جل کہ سوای سہ گین کے سہارا نہین جبکہ مولوی جی کعبہ کن کی آزمایش کرینگے اور اصل عبارت حاشیہ قاموس کی فرمایش تو ہم اونکا بخوبی اطمینان کرینگے اور کمال جواہر سلک کو اسطرح گوہر فشان کرینگے (وکانت المخانیث کثیرا فی الجاہلیت منہم سیدنا عمر یعنی ایام جاہلیت مین مخنث بسیار تہے اور اون مین سے حضرت عمر ہمارے سردار تہے فقط شاید مولوی محمد علی آپ کہین کہ جلال الدین سیوطی کو علم لغت مین دخل نہین ہے اور قاموس صراح سمجہنے کی عقل نہین کیونکہ کعبہ کن کے مقابلہ مین اونکا یہی طریقہ ہے کہ علما کی غلط کاری ثابت کرتے ہین یا کتب محمدیہ کی بے اعتباری گاہے اہل ارتداد سے سازکرتے ہین گاہے تصنیف سید احمد خان پر نازچنانچہ حصہ اول سوط الجبار مین باربار کہتے ہین کہ سید احمد خانصاحب نے تفسیر توریت کے فلانے مقام مین ایسا کہا ہے اور فلانے مقام پر ویسا لکہا ہے غرضکہ بیان سے مدلل ہوتا ہے کہ ہیجڑون کا طایفہ حضرت عمر کی امت ہے اور داخل اہل سنت فرقہ حقہ مین نہین ہے یا کسی گروہ مین نہین اسیواسطے جس نامرد کو مخنثیت سے رغبت ہوتی ہے اور فرقون سے نفرت ہوتی ہے جلد تر مسلمان ہوتا ہے کرشمہ حضرت عمر عیان ہوتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ اوسکا کوئی شافع نہین ہے او پیروی موسی وعیسی نافع نہ ہوتا ہے سرو ستان مسلمانی کی قمری ہوتا ہے جبکہ حضرت عمر مخنث تہے اور دوراز بیت مونث تو حفصہ کی امالت مین بہت اسرار ہین اور نکات بسیار شاید کہ خلیفہ جی از بطن حفصہ چیز ہوئے ہو دین او محروم از وطی زوجہ دکنیز قول جلال الدین بسیار معتبر ہے

Marfat.com

سلامی جنگ [illegible]

شرح [illegible]

مزید اہتمام [illegible]

بول کرتا وہ [illegible]

گرفتار [illegible] ہیں اور لوگ [illegible]

کہ مشہور رہے سکون [illegible]

آشنایان بحر سخن سے عرض کرتا ہے [illegible]

ہر دو زیرش آب کن یاد [illegible]

اصفہانی سے کل اسرار [illegible]

اعتضار وکان یرمی بالابنة فقال یا امیر المومنین [illegible]

قد بلغنی ذلک یحیی ابن اکثم کی بھی [illegible]

کی یہی مقالات ہے چنانچہ [illegible]

استنطقہ وامتحنہ فقال [illegible]

وہو انک لوطی وخبر فی [illegible]

یحیی بن اکثم قاضی [illegible]

ابو شحمہ [illegible] فی شراب [illegible]

شحمہ ذ [illegible] حالت [illegible]

عوام الناس کی زبان [illegible]

Marfat.com

چنان پدر در کوچہاے مدینہ میگشت اتفاقاً بدر خانہ رسید آواز نے و چغانہ شنید گفت
این مردم را ازین کار منکر نہی کنم و احتساب نمودہ از عذاب خدا و ایذاے خلیفہ بترسانم زنے
دید آنجا جامہا بتکلف پوشیدہ و دانہاے قیمتی از لعل و یاقوت برخود بستہ چون چشمش بر
آن زن افتاد آتش محبتش در سینہ او برافروخت و خرمن احتسابش از شعلہ نمودش بسوخت
آن زن گاہے کرشمہ مینمود و گاہے جلوہ جانرباے میفرمود تا او را در خلوت خود در آوردہ
خمر خوردند و صحبت داشتند آن زن ازو حاملہ شد چون این قصہ فاش گردید این قضیہ
بمجلس رسید گریبان پسر گرفتند و نزد پدرش بردند اعتراف نمود کہ خمر خوردم و زنا کردم و
حالا خود را بحضرت تو سپردم ما بندہ ایم مصلحت ما رضاے تست خواہی بہ بخش خواہ
بکش راے راے تست عمر فرمود تا پیراہنش کشیدند و اجراے حد فرمود تا ہلاکش گردانید انتہی
تنبیہ الغافلین مین ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے شراب پی اور ایک عورت کی محراب عصمت خراب
کی عمر نے اوسکی تنبیہ پر حد ماری فی الفور روح زانی بسوی ملک جاودانی سدہاری
مولوی محمد علی تنبیہ الغافلین کا کچھ مضمون داخل سفینہ ایجاب کرتے ہین اور کچھ سے اجتناب
سوط الجبار تتمہ اس قصہ کا آپ نے تحفۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ انجام کار عمر نے
عبد اللہ کو سنگسار کیا اب ہم کہتے ہین کہ یہہ سخت بیحیائی ہی آپکی کہ ایسا افترا کہ اسکو
جھوٹ ہونے مین کسیطرح کا شک نہین معرض بحث مین بیان کرین کہ یہہ عبد اللہ بن عمر وہ
شخص ہی کہ عالم اوسکی تورع و اتقا پر متفق ہی تہذیب و تقریب و اسمار الرجال ملاحظہ
کیجئے مدت دراز کے بعد وفات عمر سے عبد اللہ نے انتقال کیا ہی تنبیہ الغافلین کا جواب
مولوی نے دیا ہی وہ لایق اعتبار کے ہمارے مذہب مین نہین **جواب** یہان سے ظاہر
ہوا کہ مولوی جی کو عبد اللہ بن عمر کی زناکاری سے انکار نہین ہی اور تتمہ اجرائے حد مار پیٹ البتہ
سنگساری سے پرہیز ہی اور تا زندگی عمر اوسکی جان سپاری سے گریز ہی اگر آپکو زناکاری
و اجرائی حد عبد اللہ مین کلام ہوتا تو کسواسطے تذکرہ عبارت تحفۃ الاسلام ہوتا صرف

ہے اور منصور
خنجر یا ست اور
و یکشی سے اسکی برات
اوسکو معنون سے آپ سنگ نہین
و نشر انجواری سے ... دگردن کرد
کچھ بھی اس باب مین اہتمام کیا
مؤلف خلعت الہنود نے بھی
اوسکو سنگسار نہین کیا بجنسہ عبارت
اند کہ عبد اللہ بن عمر شراب خورد و زنا کرد
او عمر بود بہ شکن ...
مدتی مدید زندہ بود جنگہائے بسیار
ست بانکہ عبد اللہ بن عمر
نے تو سنگساری عبد اللہ سے
نہین بجنسہ عبارت ہدیۃ الاصحاب
بازی جیلا آوردہ است
بود حوران ہی ...
باشد او را بقا بلہ ما یک ...
... سنگسار ...
... قولہ ...

ہوا اور صریح دشنام دیتے ہوئے کمینہ بحث مین گالی سے جواب ہوا سمجھ لیا ۔
زمانہ کا انقلاب ہوا **قولہ** یہہ عبد اللہ بن عمرو وہ شخص ہی کہ عالم اوسکی تورع و اتقا پر
متفق ہی فقط غلط محض ہی کہ عالم مین کروڑون انسان ایسے ہین کہ عبد اللہ کا حسب نہین
جانتے اور نسب نہین پہچانتے اسکا تو کیا ذکر ہی کہ اوسکی تورع و اتقا پر اتفاق کیتے ہو دین
اور زیارت روضۂ منورہ کا اشتیاق بلکہ ہزارون مسلمانون کو بہی معلوم نہین کہ عبد اللہ
کی کیا معاش تھی اور کہان بود و باش تہی کس کام مین مشغول تہا اور اوسکا کیا اصول تہا
قطع نظر ازین شیعہ تو علانیہ عبد اللہ کا پردہ پہاڑتے ہین اور تمکو زمین غیرت مین زندہ گاڑ
ہین یعنی عبد اللہ کو زانی ثابت کرتے ہین اور سنیون کو بآسانی ساکت اکثر سنی بہی عصمت
عبد اللہ سے دست بردار ہین اور مانند مصنف تنبیہ الغافلین بہت بزرگوار ہین شیعہ کہ بہتان
عبد اللہ قائل بفعل شنیع ہین بالکل سنیون کے مطیع ہین یعنی جسقدر شیعون نے نقل کی
ہین بالتمام سنیون کی کتابون سے نقل کئے ہین تا یاد کہ یہہ تمام سنی و شیعہ بیرون از
عالم ہین اور خارج از اولاد آدم شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ کے باب دہم مین
زنا عبد اللہ بن عمر پر اعتراف کیا ہی اور ہمارا اور مخالفین کا بالکل قضیہ صاف باشد و تمان
کی عبارت اسطرح ہی کہ صحیح در روایات آنست کہ آن پسر بعد از زدن حد زندہ ماند و
جراحات او مندمل شد آری او را اثنای زدن حد غشی و بیہوشی لاحق شدہ بود باین جہت
مردم را توہم مردن او شدہ باشد انتہی **قولہ** تہذیب و تقریب اسماء الرجال ملاحظہ کیجئے
تمہارے اصول عہدہ کی برعکس ہے لہذا پلید تر از خبث نفس ہی کیونکہ تم بارہا اقرار
کرچکے ہو کہ قرآن و حدیث و قیاس و اجماع امت کے سوا کوئی کتاب تمہارا ۔۔۔
ہے اور کسی سے امید ارشاد نہین اب اپنے ہاتھ سے اپنی ۔۔۔
سے دماغ پراگندہ آپکا عجب دین و ایمان ۔۔۔ جہان ہے
۔۔۔ ماہ جد زنی آتش ۔۔۔ از مذہب ۔۔۔ تا گبر مسلمان ۔۔۔ فرمائیے تہذیب

تقریب وغیرہ دیکھا ...

قولہ تہذیب التہذیب ...

نہین فقط کیا سنت کے ...

بخوبی سے تہذیب و تقریب اسماء الرجال ...

ابعاد ہووین شاید کہ اسماء الرجال ...

سمجھو کہ پیران اسلام ...

پیری و صد شوق چنین گفتہ اند ...

پر ترجیح نہین ہو سکتی اور مولوی جی کے ...

ناچیز ہوتی تو مولف تفسیر عزیزی کو بھی مستند ...

فتح العزیز مین وہ مستند ٹھہرائی ہے اور آپکے ... کہ شاہ

عبدالعزیز سے ... لیجئے اور اپنی بے خبری ... اہل علم

مین سخن رانی ہوئی اور مسلمانی عرق عرق ...

ہے جو کہ صاحب ... و قاتل ...

فی ایام ابی بکر ...

شاعر اقدم علی النبی ... وسلم ...

یربوع ... اور سردار اونکا مالک بن ...

پاس حاضر ہو کر مسلمان ہوا اور ...

مال زکوۃ کے روانہ کیا اور مالک بن ...

... کہ نماز و زکوۃ دونوں ادا کرنی ...

... کہ تمہارے حاکم کا ...

Marfat.com

ہا مین ہو مین خالد ذ کہا مین تجکو قتل کرونگا مالک ذ کہا ایسا حکم تیرے خلیفہ کا ہی خالد ذ کہا
کہ یہہ حکم بعد استقامت خلافت وولایت کے ہی اور عبداللہ بن عمر اور ابو قتادہ انصاری
اوسوقت حاضر تھے اونکو ظلم خالد کا برا معلوم ہوا اور دونون بزرگون ذ کنایۃً کچہ سمجہایا
مگر خالد کو یہہ امر بد گذرا اور مالک ذ کہا ای خالد مجکو ابو بکر کے پاس لیچل بس وہ جیسا
مناسب جانیگا مجکو حکم دیگا خالد ذ کہا مین تجکو قتل کرونگا اور ضرار بن آزور کو حکم دیا اوسکی
قتل کے پس مالک اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہوکر خالد سے بولا کہ یہہ عورت میرے قتل کا
سبب ہوتی ہی اور زوجۂ مالک حسن وجمال مین مشہور روزگار تھی خالد ذ کہا کہ انحراف
اسلام تیرے لئے سبب قتل کا ہوا مالک ذ کہا کہ مین اسلام پر ہون خالد ذ کہا ای ضرار اسکو
گردن ماریں اوسکی گردن مارا اور شعرائے عصر نے اس قصہ کو بطور ذم وتوہین کے نظم
کیا اور زوجۂ مالک پر خالد فوراً قابض ومتصرف ہوا اور بروایتے تین حیض کی عدت دیکہکر
تزویج کیا اور خالد نے ابن عمر اور ابو قتادہ کو وقت نکاح کے بلایا اونہون ذ جانے
سے انکار کیا ابن عمر نے کہا کہ مین ابو بکر کو حقیقت حال سے خبر دیتا ہون کہ تو ایسا نکاح
کرتا ہی خالد ذ نکاح کرنے سے انکار کیا اور پہر نکاح کیا اور جسوقت ابو بکر وعمر اس بات
سے خبردار ہوئے عمر نے ابو بکر سے کہا کہ خالد ذ زنا کیا ہی تو اوسکو سنگسار کر ابو بکر ذ کہا
کہ مین ایسا نکرونگا اور زنا سے خالد کی تاویل بنائی پہر عمر نے کہا کہ خالد نے مسلمان کو
ناحق قتل کیا ہی قصاص لو اس مین بہی ابو بکر ذ تاویل کی پہر عمر نے کہا کہ خالد کو معزول کیجے
ابو بکر نے جواب دیا کہ کیا شمشیر کو سولا رکہون یعنی خالد مرد شجاع ہی اوسکو معزول کرنا اچہا نہین
ہی فقط یہان سے ظاہر ہی کہ محمد صاحب کے مصاحب خاص نے قتل وزنا کیا اور عمر بن خطاب
اوسکو جیتے جی بدکارون مین گنا کیا ابو بکر نے نہایت غوایت کی کہ زانی
کی نہایت حمایت کی نہ خالد کو سزائے قتل وزنا مین مخذول کیا اور نہ منصب وزارت سے
معزول نہ خالد کو پاداش ومکافات دیا اور نہ اوس سے سکہ ودوات لیا بلکہ بطور سابق

عہدہ وزارت

داستان [illegible]

کہ حضرت طلحہ بن [illegible]

دنیا سے انتقال کر گئے اور [illegible]

گے اور غنچہ دل سے ہمارے حضرت [illegible]

سے الزام دیا ہے میاں [illegible]

روضۃ الاحباب تاریخ کی کتاب [illegible]

عرض کر چکے ہیں کہ کس کے مقابلہ میں [illegible]

کی بے اعتباری ثابت کرتی ہیں اور [illegible]

نہیں ہے اور عبید اللہ کی تائید نہیں [illegible]

کیونکہ عبید اللہ نے تحفۃ الہند میں جا بجا [illegible]

کی سند دی ہے باقی مطلع کی بھی [illegible]

دسی وسوم وغیرہ پر نظر التفات [illegible]

چونکہ عبید اللہ معتقد روضۃ الاحباب [illegible]

وجود روشنی کیجئے اول سے آخر تک [illegible]

عبید اللہ کو حامی ہوئے اور انجام کا [illegible]

ابتدا میں جسکو تم نے اپنا پیر بنایا آخر [illegible]

نہیں ہے اور مناسب [illegible]

[illegible] ہے اور نہ صرف دو مسلم کے حق [illegible]

[illegible] علی قاری و شاہ عبد العزیز وغیرہ

[illegible]

Marfat.com

مصنفہ کتاب کا سندًا نام ایراد کیا ہی مثلًا ملا علی قاری شارح مشکات شرح حدیث (لا
تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا) کے ضمن مین کہتا ہی انسخ المشکوۃ المصححۃ المعتمدۃ
المقروۃ علی المشایخ الکبار کالجزری والسید اصیل الدین وجمال الدین المحدث وغیرہا
من نسخ الحاضرۃ فکلہا بحذف النون الخ ملا یعقوب لاہوری خیر جاری شرح صحیح بخاری مین
فرماتا ہی ذکر فی روضۃ الاحباب امعناہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العباس بعد
وقعۃ البدر علیک ان تودی فدیۃ عن نفسک وعن ابن اخیک عقیل الخ شیخ عبد الحق دہلوی
تحصیل الکمال ترجمہ نسائی مین لکہتا ہی قال الامیر جلال الدین المحدث عن الشیخ الامام
عبد اللہ الیافعی الخ شاہ ولی اللہ مصنف ازالۃ الخفا حالات عمر بن الخطاب مین رقم کرتا ہے
کہ از ان جملہ در روضۃ الاحباب مذکور ست کہ در زمان خلافت وی ہزار و سی و شش شہر
با توابع و لواحق آن مفتوح شد الخ پہر ازالۃ الخفا مین ہی ذکر کتاب روضۃ الاحباب عند
ذکر غزوۃ القادسیہ الخ پہر اوسی کتاب مین مذکور ہی کہ در روضۃ الاحباب مرویست از اسلم
مولی فاروق کہ شبی از شب ہا با امیر المومنین در اطراف مدینہ میگشتم الخ شاہ عبد العزیز
نے رسالہ اصول حدیث مین لکہا ہی کہ اینچہ متعلق بوجود با جود پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ
کرام و آل عظام اوست از ابتدای تولد آنجناب تا غایت وفات آن را سیرت
نامند سیرت ابن اسحاق و سیرت ابن ہشام و سیرت ملا عمر و دیگر کتب بسیار درین
مصنف شدہ و بالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی اگرچہ بسد
بہتر از ہمہ تصانیف این باب ست الخ برین قیاس مصنف سبحۃ المرجان و تاریخ خمیس
و عبد الحق دہلوی مصنف رجال مشکوۃ روضۃ الاحباب سے نقل اخبار کرتے ہین اور ہم علما

کی قوت عقل و شعور پر نازان اس مقام سے ظاہر ہی کہ تکذیب [illegible] علامت
[illegible] ہی اور مکذب مبتلا بمرض ناہنجاری اگر مولوی جی ناہنجار نہوتی تو اپنے بزرگون
[illegible] ہشیار نہوتے غرضکہ آپکی یہہ بکہ کر ہمکو بدل و جان منظور ہی کہ اوس سے نصیب

[illegible]
اسلام کی جانب ... [illegible]
ہوا ائسنگ خارہ ... [illegible]
دیدا قدس سے آنکھ ... [illegible]
ہوگا صنم کے دل سے ... [illegible]
تاریخ کی کتاب ہے ... [illegible]
محمد زنہار ہوگا کیونکہ ہر چند قرآن میں ... [illegible]
قیصر کسری پر فتحیاب ہوگا لشکر ایران ... [illegible]
غنچہ اقبال و بخت کھلے گا اور ہاتھ سے گیا ... [illegible]
ثابت نہین ہے کہ سوقت محمد صاحب کی ... [illegible]
تقدیرا اگر صحت تواریخ بر اقرار ... [illegible]
بھی حصہ اول سوط الحجارین واسطے ... [illegible]
یہ مضمون درمیان گفتگو ترقیم کیا ... فقرہ ... [illegible]
وہم باتفاق اہل مذاہب ... [illegible]
ظفر یابی روم بر فرس ورد تاریخ ... [illegible]
معجزہ شق قمر ازجناب رسالت ... [illegible]
از تاریخ فرشتہ و بعض دیگر تواریخ
مین ہین اور محمد علی کی مخالفت ... [illegible]
... حیا و شرم نہین بدرجۂ غایت ... [illegible]
... اوروں کو نصیحت کری ... [illegible]
... [illegible]

کے صفحہ صد و یازدہم مین قصہ عوج ابن عنق رقم کیا ہی اپنی گردن کے لئے آپ خنجر علم کیا
ہے کیونکہ وہ قصہ سواے تواریخ کے آیات و تنزیل مین نہین ہی اور تورات و انجیل مین
نہین اگر تواریخ اسلام آپکی رائے بیضا ضیا مین مردود ہی تو نقل قصہ مذکور سی آپکا کیا
مقصود ہی تعت ہی آپکی فہم و دانائی پر اور رعونت اور رعنائی پر پھر مولوی صاحب نے حصہ سیوم
سوط الجبار کے صفحہ ہشتاد و پنجم مین معارج النبوت کو تسلیم کیا ہی اور سر انکار دو نیم اونکی
قول و فعل کا اعتبار نہین ہی اور رفتار موافق گفتار نہین ہے اور کہتے ہین اور کرتے ہین
قول اور فعل سے گذرتے ہین ؛ علما و فضلای اسلام تواریخ پر مدار دینیات رکھتے ہین بلکہ امید
نجات رکھتے ہین چنانچہ درالمختار مین ہی کہ جسوقت مسجد مین بطور اعتکاف قیام کرے تو سیر
تواریخ بدل صاف مدام کرے اصل عبارت درالمختار یہہ ہی (کقراءۃ قرآن و حدیث
علم و تدریس فی سیر الرسول علیہ السلام و قصص الانبیا علیہم السلام و حکایات الصالحین)
یعنی کلام خیر یہہ چیزین ہین جیسے قرآن پڑہنا اور حدیث و علم دین اور پڑہنا سیرت رسول
کا اور قصص انبیا کے اور حکایتین صلحا کی فقط یعنی اعتکاف مین یہہ چیزین پڑہے فقط
پھر درالمختار کی کتاب الجہاد کے ترجمہ مین ہی کہ مصنف فتح القدیر و طحطاوی نے تواریخ محمدیہ
اعتبار کیا ہی اور منکرین کو بزندان لعنت گرفتار اصل عبارت ترجمہ درالمختار کی یہہ
ہی کہ جمیع کتب سیر و مغازی مین مصرح ہی کہ نقض صلح کا اعلام آنحضرت کی طرف سے
نہین ہوا بلکہ اہل مکہ نے قبل گذرنے مدت صلح کے عہد شکنی کی تو ناگہان لشکر اسلام
نے مکہ فتح کر لیا فقط آپکے ہدایت پناہ عبید اللہ نے بھی تصدیق تواریخ محمدیہ مین جان
دی کی ہی اور واسطے طلاق بکر فکر جناب کے تیاری ہاشمی مطبع کی مطبوعہ تحفۃ الہند
بابت ہشتم و سی و دوم و سی و سوم و سی و پنجم وغیرہ پر نظر ڈالئے اور گردن مبارک
سے قلاوت جلد تر نکالئے ذرہ آپکے لئے مطالعہ تحفۃ الہند سے فایدہ نہین ہی کہ مطبع
ہند سے نصیب جناب بائیدہ نہین آپکا یہہ ہی قاعدہ ہی کہ اول جسکی استعانت کرتے

ہے اصل عبارت درالمختار
باب الاعتکاف منہ ۱۲

[illegible] کی [illegible]

[illegible] ندی کی جواب [illegible]

تحفۃ الہند سے [illegible]

اعتماد کیا ہے اول [illegible]

دیکھئے کہ داد قاضی [illegible]

صفحہ صد و ہشتاد و ششم میں [illegible]

ماننا ہے وہاں کی اصل عبارت [illegible]

عہد کرد بلکہ سرگروہ [illegible]

بلکہ [illegible] در مجلس [illegible]

چنانچہ در صحاح و تواریخ [illegible]

خلعت الہنود میں تواریخ [illegible]

رکھا ہے ملا سعد الدین [illegible]

امور کا ثبوت تواریخ پر [illegible]

اب آپکے قدرے اتفاق [illegible]

ترجمہ یہ ہے کہ [illegible]

تواریخ [illegible]

[illegible] بحد ظلم [illegible]

سلطنت [illegible]

[illegible] شرف ملاقات [illegible]

Marfat.com

بتاویلات کہ لائق باشد بیان نمودند تا آنکہ عقاید مسلمین از زیغ وضلالت در حق صحابہ
خصوصاً مهاجر وانصار کہ آنہا را حق تعالیٰ بشارت دادہ است بثواب در دار قرار محفوظ ماند
معتقد کہ صحابہ محفوظ ماندند از چیزی کہ موجب تفسیق وتضلیل ایشان باشد الخ اگر میان محمد علی اصل
عبارت تفتازانی کے طلبگار ہونگے تو خادم ان کا بعینہ لکن اونکی ہدایت گوش میں اسطرح پر گوہر
بار ہونگے ان ما وقع بین الصحابة من المشاجرات علی الوجه المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی
السنة والعناد والحسد واللداد وطلب الریاسة والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل
صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول الله ذکروا
لہا محامل وتاویلات بہا تلیق وذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد
المسلمین عن الزیغ والضلالة فی حق کبار الصحابة الخ یہان سے ثابت ہوا کہ اصحاب اکبر
شریر تھے اور کمند ہوا وہوس کے اسیر حدیث وقرآن کو پس پشت ڈالتے تھے اور ہر طرح صورت
حصول مدعا کا لتی تھے بانی مکر وریا ہے اور طالب لذات دنیا جبکہ عصمت صحابہ ضعیف دلیل
تھی تو حضرت طلحہ سے خواستگاری عائشہ بہت زیادہ تھی غرضکہ ابطال تواریخ الخلفا
مجتہدین ہے اور مؤلف سوط الجبار کو عقل تمام نہین بنا بر ہم منتخص فریق ایمان کو ازبیخ
برکندہ کیا اور گند کفر سے ذہن بھرا ان کو گندہ سبب کیا اسلام کی اوکہاری جڑ
پس جو دل چاہے تیر اکے پڑ یہان سے واضح ہو کہ روضۃ الاحباب معتبر کتاب ہے اور
روح طلحہ عشق عائشہ مین بیتاب ہے علی بن ابراہیم نے تفسیر اہل بیت مین لکھا ہے کہ طلحہ نے
بصرہ کی راہ مین عائشہ سے حرکت نامعقول کی اور تقدس وتقویٰ کا جامہ پوشیدہ کیا
نہ ہی کہ رسالہ صمصام ہند مین ہم نے بجنسہ عبارت تفسیر اہل بیت نقل کی تھی داخل دفتر
تھی اوسکے جواب مین میان محمد علی نے ہفوات عدل کی ہو
ہین کہ علی بن ابراہیم جامع تفسیر اہل بیت اور اوسکا
غیری ولادت کبھی کہتے ہین کہ وہ عبارت تفسیر اہل خلاف منشا صرف ہے اور بجا

اوس مین جلسے حرف ہی لکھی کہتے ہین کہ وہ ایجاد کعبہ کن ہے اور بنیاد بندہ اندرین تعمیر
اس قسم کی مولوی صاحب کی بیہودہ گوئی کثیر ہے جسکی حرف حرف مین طایفہ کسبیہ وقدریہ
کی تیرہ اب مین آپکی بیہودہ گوئی کا جواب بطور اختصار و ایجاز دیتا ہون اور خبر از تشیع
لیتا ہون دل چاہی جس سنی و شیعہ سے دریافت کیجے کہ علی بن ابراہیم غالی نہین ہے او
الحاد کی ڈالی نہین راہ احماق حق لیجئے اور سلمانون کو مشتاق حق کیجئے بیہودہ معالی اعم
نہین ہے اور مضحکات عالی منجی نہین ہے ہر جا کہ ہست بیہودہ گو خوار و ابتر ست چون
بار گیر حرف زیاد و مکرر است ٭ علی بن ابراہیم علوم دینی مین ذی استعداد ہے اور محدث
کلینی کا اوستاد ہے اسیطرح وہ عبارت نہ جعلی ہے اور نہ قواعد صرف و نحو سے خالی مولوی
حیدر علی وہابی کی تصنیف ازالۃ الغین عن بصارت العین نامی ایک کتاب ہے صمصام ہند
مین تفسیر اہل بیت کی عبارت اوسی سے منقول باستیعاب ہے پس محمد علی ذی شعبہ کن سے
تمسخر نہین کیا اور اندرین کو ہیچمدان تصور نہین بلکہ اپنے پیر مغان حیدر علی وہابی کی توہین
کی اور وہابیت سے اپنی برگشتگی کرسی نشین اصل عبارت حیدر علی مصنف ازالۃ الغین عن
بصارت العین کی یہ ہے (علی بن ابراہیم اوستاد کلینی جامع تفسیر اہل بیت در ذیل این
آیت مثلا للذین کفروا امراۃ نوح وامراۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاہما
میگوید کہ در بارہ حفصہ و عائشہ خدا تعالی این مثل در قرآن مجید زدہ و گفتہ کہ مثل کافرین مثل
زن نوح و لوط است کہ بودند در نکاح دو بندہ نیک پس خیانت کردند آن ہر دو و علی
بن ابراہیم میگوید قسم شرعی بر آن میخورد کہ خدا تعالی از قول خود کہ خیانت کردند حاجت
زنا مراد داشتہ و باید کہ حد بر عائشہ جاری شود بسبب مریکہ در اثنار راہ بصرہ مرتکب
شد و تقریرش آنکہ طلحہ او را دوست میداشت و بر حسن طلحہ عاشق بود ہرگاہ عائشہ
نہ بصرہ خروج کند طلحہ با وی گفت کہ ترا خروج ہرگز درست نیست بدون
طلحہ انتہی و اصل عبارت علی بن ابراہیم این ست فقال واللہ

اعنی بقولہ فخانتاہما الا الفاحشۃ لیتعین الحمل علی خیانۃ خیانات فی طریق البصرۃ وکان فلان
یحبہا فلما ارادت ان تخرج الی البصرۃ قال لہا فلان لا یحل لک ان تخرجی من غیر محرم
فزوجت نفسہا من فلان انتہی بلفظہ ثناء اللہ پانی پتی نے جواب الجواب شہاب ثاقب مین کتاب
موسوم بہ برق خاطف ترقیم کی ہے اور اسکے صفحہ ۳۶ مین کنایتہ تصدیق قول علی بن ابراہیم
کی ہے بہذا عبارتہ قال الزمخشری فی کشافہ والنسفی فی مدارکہ واللفظ لہ ان فی طی ہذین التمثیلین
تعریضاً بامی المومنین المذکورتین فی اول السورۃ وما فرط منہما من التظاہر علی رسول اللہ
بما کرہ وتحذیراً لہما علی اغلظ وجہ واشارۃ الی ان من حقہما ان تکونا فی الاخلاص کہاتین المومنتین
وان لا تتکلا علی انہما زوجتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی ملخصاً یعنی آنکہ در مطاوی
این دو تمثیل تعریض است بحال ہر دو ام المومنین عائشہ وحفصہ وتصور ہر کہ از انہا بظہور پیوست
از تظاہر و غلبہ کردن بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بامریکہ ناملائم ومکروہ خاطر اقدس
آنحضرت بودہ ودرین تمثیل تنبیہ وتادیب آنہا بشدت واقع شدہ واشارہ است باینکہ
می باید کہ حال آنہا در اخلاص مانند حال زن فرعون وحضرت مریم باشد ونباید کہ اعتماد
بکنند بر آنکہ زوجہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہستند انتہی ہم نے جو کچھ کہ صفحہ منہا
مین عائشہ کی نسبت لکہا تہا وہ لفظاً لفظاً مولوی حیدر علی کی ازالۃ الغین نامی کتاب مین
ہے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی شہاب ثاقب کے جواب الجواب مین ہے جو کوئی اس توضیح
پر نظر عدالت ڈالیگا مؤلف سوط الجبار کی ضلالت پائیگا بس محمد علی نے جسقدر کہ کبھی ان کے
حق مین بدگمانی کی ہے بالکل داد نادانی دی ہے حقیقت یہہ ہے کہ بحث ومباحثہ کے لئے
انسان فہمیدہ چاہئیے اور تعصب وحسد سے کشیدہ ؎ سخن بمردم فہمیدہ عرض کن صائب
بشورہ زار مگو حرف آب حیوان را **فائدہ** روضۃ الاحباب
وغیرہ تواریخ مین لکہا ہے کہ سفر بصرہ مین جس وقت عائشہ وطلحہ وزبیر وغیرہ بعض منازل
کے آب جواب کے کنارہ پہنچے وہان کے سگ جمع ہو کر عائشہ کے شتر پر بانگ کرنے لگے

Marfat.com

عائشہ نے دریافت کیا کہ اس پانی کا نام کیا ہے دلیل نے کہا اسکو حواب کہتے
باواز بلند بولی مجکو بطرف مکہ واپس کر دین تمہارے ہمراہ نہین جاتی کہ مین نے رسول خدا
سے سنا ہو کہ اپنی ازواج سے کہتے تھے کہ تم مین سے تیز رفتار شتر والی کون سی ہو کہ درمیان
گروہ باغیہ کے ہووے گی اور اوسپر حواب کے کتے بانگ دینگے یہ بات سنتے ہی طلحہ و زبیر بولے کہ
پانی حواب نہین ہے اور راہ دلیل جھوٹا ہے بعدہ طلحہ و زبیر نے پنجاہ مسلمانون کو اشارہ
کی تب انہون نے جھوٹی شہادت دی کہ یہ مقام دوسرا ہے حواب اسکا نام نہین ہے فقط
حاشیہ مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ ابن عباس چلا جاتا تھا ناگاہ اوسکی نگاہ ایک عورت جمیلہ
پر پڑی اور خوبی صورت خاطرین اوسکی صید دل دام زلف مین گرفتار ہوا اور تیر مژگان
سے فگار ہوا اسے **رباعی** [illegible]
[illegible]
سے اسقدر بیدائی ہوئی کہ ابن عباس کے لئے اوسکی محبت سبب نابینائی ہوئی فقط
شاید کہ ابن عباس عورت مذکور کے عشق مین زار زار رویا ہووے اور نور چشم انکا کھویا
ہووے مثل یوسف دل جب گرا چاہ زنخدان مین تو مین مثل یعقوب اسقدر رویا کہ اندھا
ہو گیا ۔ تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ خلافت عمر مین درمیان بصرہ کے مغیرہ بن شعبہ صحابی
نے ام جمیل سے زنا کیا اور اکابر بصرہ نے سارا حال عمر کو لکھا پس عمر نے مجرم کو مع گواہون
کے طلب کیا مغیرہ عائشہ و ابوموسی اشعری کے قدمون مین پڑتا تھا اور منتین کرتا تھا اوا
سفارش کے بعد جسوقت نوبت ادائے شہادت کی آئی حضرت عمر نے گواہون پر سختی کرنی
شروع کی اس خوف سے زیادہ نے رویت سے انکار کیا بعض شہود نے پھر بھی کہا کہ دیکھا ہم نے ذکر
اسکا فرج ام جمیل مین مانند سلائی کی سرمہ دانی مین کوئی گواہ اس طرح مظہر ہوا کہ مین نے
کرتے ہوئے دیکھا کہ اوسکے تھے ہلتے تھے اور عورت کی ران مغیرہ کی ساق پر
حضرت عمر نے زانی کو رہا کیا اور اہل شہادت کے درے لگوائے حتی

بن ثابت صحابی نے اس قصہ کو نقل کیا ہے فقط امام شافعی نے مخفی بیان کیا ہے کہ چار اصحاب
کی گواہی مسموع نہین ہے اول معاویہ دوم عمرو بن العاص سوم مغیرہ بن شعبہ چہارم زیاد چنانچہ
تاریخ ابو الفدا کی جلد اول کے صفحہ ۶۹ مین ہے وروی عن الشافعی رح انہ اسر الی الربیع
انہ لا یقبل شہادۃ اربعۃ من الصحابۃ وہم معاویۃ وعمرو بن العاص والمغیرۃ وزیاد انتہی کچھ اسکو
معلوم نہین ہے کہ مخفی کہنے سے امام شافعی کا کیا مقصود تھا خوف زانی یا کچھ ہو تھا شاید کہ
مسلمانون کو اس شمشیر برہنہ کے زخم کی تاب نہین تھی اور کسیکی ہاتھ مین سپر جواب نہین لہذا
امام نے تیغ درمیان غلاف کی اور بند زبان اطلاف کی **ابیات** نکتہ تا چون تیغ
خواند اتیز ٭ چون نداری تو سپر واپس گریز ٭ پیش این شمشیر نے اسپر سیاہ ٭ کاندرین تیغ
رانبود حیا ٭ زین سبب من تیغ کردم در غلاف ٭ تا کہ کج خوانی نخواند برخلاف ٭ اگرچہ
کار مخالفین ہمری سے بری ہین اور زانی دور غلو گذری ہین مگر ہم اعلان راز نہین کرتی
اور کسی پر زبان اعتراض دراز نہین کہ مبادا محمد علی امہنی کرکو اور اپنی عادت کی موافق
خفی یا جلی دشمنی سے ڈبے خون می آید از تیغ زبان اعتراض ٭ خردہ گیری عاقبت تخم
عداوت مشہود ٭ مسبق رکہ بیان حال صحابہ ضروری تھا در رسالہ ہذا مین موجود ہے اور باقی
حالات کی تفصیل بروقت ترتیب باب سوم موعود ہے اگر تمانی جانا تو جلد وعدہ وفا ہوگا
اور ہر صفحہ خاشاک افراط و تفریط سے مبرا ہوگا اب اہل حق آگاہ ہووین کہ جیسے محمد صاحب
کے اصحاب منزل حق سے دور تھے اور مشغول فسق و فجور یہی حال صحابہ انبیاء سابق تھا ہر ایک
چال چلن عشرہ مبشرہ کی مطابق تھا چنانچہ تفسیر فتح اللہ کاشانی مین فاتبعہ الشیطان الخ
اس آیت کے معنی مین لکہا ہے کہ زمری بن سلوم جو موسی پیغمبر کا یار با اخلاص تھا اور
شمعون ابن یعقوب کا پیشوای خاص تھا ایک عورت خوبصورت پر عاشق [illegible]
نابکار عورت سے درخواست صحبت کی اوس نے منظور رغبت کی ابن زمری عورت مذکور
کا ہاتھ پکڑ کر موسی کے پاس لیگیا اور کہا کہ اے موسی [illegible] یہ دستکیلہ عورت کی صحبت ہماری

Marfat.com

لئے حلال یا حرام ہے موسیٰ نے جواب دیا کہ مباشرت کا تو کیا ذکر اوسکا دیکھنا بھی تیرا کام نہیں
بولا کہ واللہ مین تیری بات نہ سنونگا جب تک کہ گلشن وصل سے گل ملاقات نہ چنونگا اس نے
عورت مذکور کو خیمہ کے اندر لایا اور اوس سرو قامت سے ثمر کھایا یعنی زنا صریح کیا اور معصوم
عصمت کو بدشنہ فسق جریح کیا مرہی کو مشغول مباشرت دیکھکر اکثر بنی اسرائیل فعل
شنیعہ مین معروف ہوئے جتنے تھے راہی وطن مالوف ہوئے یہان پر ذکر کثیر ہے مگر اختصار
دلپذیر ہے لہذا ایک ہی روایت پر کفایت ہے تواریخ و تفاسیر مین اکثر کی حکایت ہے جو بعض
اس مذہب کے نبی و ولی و عاقل و فاضل و قاضی و مفتی و عالم و درویش بالکل حال تباہ
رکھتے تھے اور نامۂ اعمال سیاہ اب ہم ایک دو نقل بطور مثال ایراد کرتے ہین اور مثل تھی
(مشتے نمونہ از خروارے) حسب حال یاد کرتے ہین ۵ یک کف گندم ز انبارے بہ بین
فہم کن کان جملہ باشد ہمچنین * مولوی روم کی مثنوی کے دفتر ششم مین ہے کہ قاضی
آوارہ روزگار رہا اور جوحی نامی مسخرہ کی عورت سے برخوردار ہوا پھر مثنوی شریف کے
دفتر اول مین ہے کہ ایک ولی نے زرگر سمرقند سے بدکام کرایا اور بعد اوسکو شربت زہر
آگین کا جام پلایا اب واضح رائے اہل عقل و عدل ہووے کہ مثنوی مولوی روم سے
ہم نے جو روایت تحریر کی ہے میان محمد علی نے اوسکے جواب مین بدرجۂ نہایت تزویر کی ہے
سوط الجبار آگے اس سے جو لالہ جی نے ایک قصہ بادشاہ و ولی کا مثنوی معنوی
سے نقل کیا ہے اوسکا جواب ہم پر واجب نہیں کیونکہ اول تو وہ قصہ ثابت نہیں دوسرے
یہ کہ حکایات مثنوی خود موافق تصریحات مولانا رحمۃ اللہ علیہ محض تمثیلات ہین اور
واقعات نہین البتہ مسائل حکمیہ الٰہیہ جو اوس کتاب مین بیان کئے گئے ہین لایق قبول کے
جواب کب تک ابلیس تعصب سے سرگوشی کروگے اور کہان تک مثنوی شریف
... اس قصہ کا جواب آپ پر واجب نہیں ہے اور کیونکر یہ قصہ ثابت و در
... قصۂ مذکور کی صورت اصل نہوتی تو علماے روم کو ضرورت نقل

Marfat.com

ہوتی ع تا نباشد چنین کے مردم نگوید چیزہا ﴿ ہر گز جہوٹی بات منظوم نکیا تا ابدا سکی تصدیق بحر الحلوم نکرتا تسلیم کیا ہم نے کہ مولوی روم نے دروغبافی اختیار کی اور بے انصافی آشکار مگر آپکے پیر مخدوم مولوی عبد العلی بحر العلوم کو کس بلا نے مارا کہ ترہات ملای روم کی تصدیق کی اور جبہ عصمت کو زینت تخریق دی چنانچہ س بود شاہی در زمانے پیش ازین ﴿ الخ اس بیت کی شرح مین کہتا ہے کہ جس بادشاہ کے ملک دنیا و دین تہا وہ قبل از زمانہ خاتم النبیین تہا مگر عہد محمد سے پہلے ہونا بادشاہ مذکور کا صحیح نہین ہے کیونکہ اگر وہ زمانہ محمد سے پیشتر ہوتا تو اسکی زبان پر ذکر عمر و مصطفی جاری کیونکر ہوتا حالانکہ اس بادشاہ نے طبیب حاذق سے کہا کہ جیسے عمر محمد کا فرمانبردار ہے ویسے ہی بندہ تیری خدمت مین تیار ہے مثلا س اے عمرا تو مصطفی اسن چون عمر ﴿ از برائے خدمتت بندم کمر ﴿ چہ ملای روم زرگر ثمرقند کو مسلمان مانکر اور تابع عمر و عثمان جانکر کہتا ہے س گرچہ بدے خون مسلمان کام او ﴿ کافرم گر بردمے من نام او ﴿ حالانکہ محمد صاحب کے وقت سے پہلے مسلمانی نہین تھی اور قرآن و حدیث سے نشانی نہین مقصود آنکہ قصص مثنوی ثبوت و عالی نہین مین اور محض خیالی نہین بلکہ ہر ایک قصہ کی بنیاد تامیم ہے اور مولوی محمد علی کو ... بنا دا کیا ہے قولہ دوسرے یہ کہ حکایات مثنوی خود موافق تصریحات مولانا ... علیہ کے محض تمثیلات ہین فقط تمثیلات کی کچھ اصل ہے یا نہین بر تقدیر اول تمثیلات مثنوی بے اصل اصلا نہین ہین اور مردود علما و جہلا ہین پس ہماری مراد حاصل ہوئی اور محمد علی کی ... باطل یعنی جسقدر الزامات کہ ہمنے مثنوی سے دئے ہین وے بالتمام ثابت ہین ... ہین دل ... اصنام ساکت بر تقدیر دوم جن مطلب کے ثبوت کے واسطے یہ تمثیلات لائی گئی مطلب بہی بے بنیاد ہو وینگے اور بے اعتماد ... آیا کہ مشبہ نہوگا تو مشبہ خود موجود نہوگا جسوقت ... جب ... مین بندہ نا فلط ہوگا تو روح کا صندوق تن مین متمند ہونا ... ہوگا مشبہ و مشبہ بہ دونون کی آیا ...

منزل ہوئی اور تصدیق قرآن مشکل ہوگی سورۂ تحریم مین عورت نوح اور لوط کی
دروغ جانی جاویگی بلکہ خود مثنوی مین ہے آن پسر را کش خضر ببرید حلق * الخ یہہ بھی
بعیر وغ مانی جاویگی کہ بطور تمثیل آئی ہی اور دماغ محمد علی مین اوسکے عدم ثبوت کی دلیل
سمائی ہی اسی قیاس پر قرآن مین بطریق تمثیل جسقدر احادیث ہونگی از اول تا آخر کاذب
و اباطیل ہونگی مولوی صاحب نے خوب تاویل قصص مثنوی کی کہ جس سے بیخ قرآن برکندہ ہوگئی
او مسلمانی در نہان و عیان شرمندہ **قولہ** اور مقصود بالذات نہین ہین فقط فرض کیا ہے
کہ وہ تمثیلات مقصود بالذات نہین ہین اور مثل احکام آیات نہین مگر اس سے یہہ لازم نہین آتا
کہ تمثیلات کی کچھ اصل نہین ہی اور اونکے ثبوت مین شاہد عدل نہین اگر خدانخواستہ تمثیل بے
اصل ہی اور محمد علی کو عقل ما بعد و ما قبل ہی تو قرآن حجت استوار نہوگا اور اوسکی تمثیلات کا
اعتبار نہوگا آپ نے قرآن کو رکیک و ضعیف کیا خوب جواب حکایات مثنوی شریف دیا
اصل وہی ہی کہ جس صورت مین تمثیلات پایدار نہین ہین تو جن مطلب پر لائی گئی ہین وہ
خود بے سر افتخار نہین قطع نظر ازین مثنوی مین حکایت خضر بھی تمثیلاً آئی ہی وہ بھی مقصود
بالذات نہووے اور مثل دیگر آیات نہووے کیونکہ بقول محمد علی تمثیلات مثنوی معتبر نہین
ہین اور مانند روایات عثمان و عمر نہین اگر تمثیل خضر کو معتمد مانوگے تو دیگر تمثیلات مثنوی
کو کیونکر بد جانوگے کس واسطے کہ کل تمثیلات کا ایک ڈھنگ ہی سنگ صنم و سنگ اسود ہمسنگ
ہے **قولہ** البتہ مسائل حکمیہ الہیہ جو اوس کتاب مین ضمن تمثیلات بیان کئے گئے ہین لایق
قبول کے ہین فقط اگر مسائل وحدت الوجود کو قبول کروگے دولت اسلام کی دہول
کروگے محمد و ابوجہل کو ایک جانوگے اتحاد بد و نیک مانوگے فرعون و موسی کو واحد کہوگے
بتکدہ و مساجد یکسان جانوگے ذات الہی مین تبدیل مانوگے صنم و صنم کو عین خدا
چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد * موسی با موسی در جنگ شد * چون بیرنگی
موسی و فرعون کردند آشتی * پھر مولوی روم تجدد امثال کا

ہے بطلان شریعت محمدی جسکا حاصل ہی تجدد امثال صوفیہ محمدیہ کے یہان ایک مسئلہ ہی کہ مخلوق ہر آن مین فنا ہوتی ہی اور اوسکی جگہہ دوسری پیدا ہوتی ہی ع تیسے ہمیر ود دیکھے ہی آید باس مسئلہ کی ثبوت مین یہہ حدیث سند دیتی ہین الدنیا ساعۃ لیس فیہا راحۃ یعنی دنیا ایک ساعت ہی اور اوسکی درمیان راحت نہین ہی مولوی روم نی دفتر اول مین یہہ مسئلہ تفصیلوار لکہا ہی ابیات پس ترا ہر لحظہ مرگ و رجعتیست ۰ مصطفیٰ فرمود دنیا ساعتیست ۰ فکر ما تیریست از ہو در ہوا ۰ در ہوا کے پاید آید تا خدا ۰ ہر نفس نو میشود دنیا و ما ۰ بیخبر از نو شدن اندر بقا ۰ عمر ہمچو جوی نو نو میرسد ۰ مستمری مینماید در جسد ۰ آن ز تیزی مستمر شکل آمدست ۰ چون شرر کش تیز جنبانی بدست ۰ شاخ آتش را بجنبانی بساز ۰ در نظر آتش نماید بس دراز ۰ این درازی مدت از تیزی صنع ۰ می نماید سرعت انگیزی صنع ۰ عبد العلی بحر العلوم نے اس مقام مین باب صد و ہفتاد و سوم فتوحات کی عبارت طول وطویل لکہی ہی اور تجدد امثال کی خوب تفصیل کی ہی اوسکی درمیان فقرہ یہہ ہین کہ حق سبحانہ ما را تعریف کردہ است کہ خود بنفس بنفس متحول میگردد در صور پس ہر شی کہ حق آنرا پیدا میکند صورت الہیہ است پس عالم بر صورت حق ست و ہمیشہ است الخ اب محمد علی غور کرے کہ امام حلولیہ کون ہی اور تابع احکام غولیہ کون پوشیدہ نہی کہ جو کوئی تجدد امثال پر اعتقاد رکہتا ہی وہ محمد قرآن سے ارتداد رکہتا ہی اوسکی رای مین محمد ایک ساعت سی زیادہ نہین جیا اور نسخہ نبوت اوس نی ختم نہین کیا تمام قرآن نازل نہین ہوا اور مقام قاب قوسین اوسکو حاصل نہین بلکہ از شروع ابتدا تا وقت وفات صد ہا نبی ہوئی اور مہبط جبرئیل سب ہی ہوئی جاییں تعجب کہ اونہون نی عائشہ و دیگر ازواج سے ساعت بساعت نکاح جدید نہین کیا اور اصلا دنیا کو ... کیونکہ ہر نفس دنیا نو بنو ہوتی ہی اور ذات عائشہ و محمد نو بنو قرآن قدیم نہین ہی اور یہہ الف ولام و میم نہین ہر دم اور سی اور ہوتا ہی اور بطور ہ بہر ساعت بہر لحظہ

دم بدم دگرگون میشود احوال عالم ٭ اگر کسیوقت کوئی مسلمان راہ بیت الحرام
او رہجاوردن کو انعام دے توپس از ان اوسکو یاد آنا نچاہیئے کہ فلانے فلانے وقت مین فلانا
کام کیا تہا اور فلانے کو انعام دیا تہا کیونکہ فعل کا ایجاد کرنیوالا اور ہے اور یاد کرنیوالا اور ہے
نقل ہے کہ شیخ کا ایک شاگرد تجدد امثال کا قایل تہا ایک بار اوس نے شیخ سے کوئی
سوال کیا شیخ نے کہا کہ مجہہ پر اسکا جواب دینا لازم نہین آتا کہ مین وہ نہ ہا جس سے تو نے سوال
کیا تہا جو کوئی بطرف تجدد امثال مائل ہے اوسکا اعتقاد دین جزا و سزا لے افعال لا طایل ہے
کسواسطے کہ جس صورت مین کوئی انسان ایک ساعت سے زیادہ باقی نہین ہے تو تعین مطیع
و عاصی نہین کسیکا حساب کتاب ہونا نچاہیئے اور کوئی معذب و مثاب ہونا نچاہیئے نہ کسیکو
عذاب کیا جاوے اور نہ کسیکو ثواب دیا جاوے پس خداے محمد یہ روز قیامت بنیاد ظلم و فساد ڈالیگا
اور رگ تعصب و عناد پالیگا کہ نیکوکار و گنہگار کی مکافات و پاداش سے قطع نظر کریگا او
بار جزا و سزا ایسے لوگون کی گردن پہ دہریگا کہ جنکو نیکی و بدی سے کام نہین تہا اور شغل حلال
و حرام نہین کیونکہ قیامت کے دن جو لوگ کہ مشغول جلوہ گری ہونگے نیکی و بدی سے بالکل
بری ہونگے مسئلہ تجدد امثال کو یاد کر لو کہ جو شخص مر گیا ہے دوسرا اوسکی بہ نسبت نیا ہے
جسقدر اعتراض کہ اس مسئلہ پر عاید ہین حوصلہ قلم و قرطاس سے زاید ہین یہان اسیقدر
گفتگو کافی ہے اطناب سخن اختصار کے منافی ہے پہر دفتر اول مثنوی مین ہے کہ علی ابن ابوطالب
کہتا تہا کہ بندہ مجبور ہے بالکل خداوند کا مقہور ہے سلسلہ جزا و سزا خطا ہے بطریق زور و جبر عطا ہے
چنانچہ مقولہ علی ہے جو کہ سنی و شیعہ کے نزدیک ولی ہے **ابیات** میرے نوکر کو پیمبر نے کہا
ہوگا یہہ قاتل تیرا ای مرتضیٰ ٭ مصطفیٰ کو حق نے آگہہ کر دیا ٭ قتل مجکو وہ کریگا بیخطا ٭ جب سنا
مین نے یہہ ماجرا ٭ مجہہ سے ہو کر دست بستہ یہہ کہا ٭ قتل کر پہلے مجہے ای شاہ دین ٭ تا
نکرون یہ اوس سے پہلے کاٹ تو میرا گلا ٭ عفو مین نے خون اپنا کر دیا ٭ مین کہا
[illegible] ناسے حیلہ میرا پیش جا ٭ یان جو کچہہ ہوتا ہے سب تقدیر سے

Marifat.com

کب وہ ملتا ہی کسی تدبیر سے ❊ پہر وہ رو کر میرے قدمون پر گرا ❊ کہ میرا سر بہر حق کن سے جدا
❊ تا نہو وی مجہسے ایسا کار بد ❊ جس سے ہو طاعت میری یک لخت رد ❊ مین کہا اوس سے کہ جو
لکہدے ہی رب ❊ وہ کسی تدبیر سے ٹلتا ہی کب ❊ مجکو تجہ سے رنج یک ذرا نہین ❊ کیونکہ تو
موجد ارادی کا نہین ❊ تو ہی آلہ اور فاعل ہی خدا ❊ قتل کرنی مین ہی آلہ بیخطا ❊ پوچہا پہر اوس
نے کہ قاتل پر قصاص ❊ کس لئے ہی شرع مین بالاختصاص ❊ ہی اگر قاتل یہان دست
خدا ❊ ظلم ہی قاتل کا سر کرنا جدا ❊ شیر حق نے یون کہا اے بیخبر ❊ حکم حق سے ہی جو کچہہ ہی خیر و شر
ہے مگر کچہہ قتل مین قاتل کے سر ❊ حکم حق سے ہی یہہ راز مستتر ❊ گر کوا اپنے فعل پر جو
اعتراض ❊ اعتراضون سے کہلاوی سنوریا ❊ فعل کو اپنے وہ کر سکتا ہی رد ❊ پہر وہ لطف
و قہر مین اپنے احد ❊ ماسوا کا اپنے وہ خود ہی امیر ❊ اوسکی آگے سب ہین لاشی و حقیر ❊
اپنے آلہ کو اگر وہ توڑدے ❊ توڑ کر اول سے بہتر کرے ❊ یہہ ترجمہ اشعار مثنوی شریف
دفتر اول کا ان تبدیل و تحریف کر یہان سے ثابت ہی کہ میان محمد علی جو اپنے لئے طایفہ
کثیریہ مین محسوب کرتی ہین علی کے نام کو معیوب کرتی ہین اونکے تئین یہی لازم ہی کہ علی
کے نام پر فخر کرین یا مخالفت جبر کرین شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ مین صحیح بخاری
سے لکہا ہی کہ علی بن ابو طالب نے مذہب جبریہ قبول کیا اور محمد صاحب کو ملول کیا اصل عبارت
تحفہ یہہ ہی کہ در بخاری کہ اصح الکتب اہل سنت است بطریق متعددہ مرویست کہ آنحضرت
شبے ہنگام بخانہ امیر و زہرا تشریف بردہ ایشان را از خوابگاہ برداشت و برائے ادائے نماز تہجد
تاکید بسیار فرمود کہ قوما فصلیا حضرت امیر گفت کہ واللہ لا نصلی الا ما کتب اللہ لنا یعنی قسم بخدا
کہ ہرگز نماز نخواہیم خواند الا آنچہ مقدر کردہ است خدا تعالی برائے ما انما انفسنا بید اللہ
یعنی دلہائے ما در دست خداست اگر توفیق نماز تہجد مید اد میخواندیم پس آنحضرت
برگشت و ران بہانہ خود را میکوفت و میفرمود و کان الانسان اکثر شی جدلا پس درین حدیث
مجادلت با پیغمبر و معتقد بودن مسئلہ جبر و تمسک بآن بحیثیتے کہ اصلا در شرع مسموع نیست از حضرت

امیر واقع شد لیکن چون قرینہ گواہ صدق و راستی و قصد نیک بود آنحضرت طامہ
انتہی شاہ عبد العزیز کی عقل پر کیسے پتہر پڑے کہ اول تو کہتا ہی کہ علی نے ادائے نماز
درنگ کیا اور رسول اللہ سے آہنگ جنگ طریق جبریہ مین قدم رکہا جو کہ شرع مین
نہین ہی اور طبایع اہل سنت کو مطبوع نہین پہر کہتا ہی کہ حضرت علی قصد نیک رکہتے
تہے اور اس کلام مین سچ تہے اصل وہی ہے کہ مسلمانون کی عقل مین فتور ہی اور سمجہ کا
قصور کہ ہر جگہہ اوندہی تقریر کرتی ہین آپ اپنے بزرگون کی تشہیر کرتی ہین شاہ عبد العزیز
کا یہ مقولہ کہ جبر شرع مین اصلا موضوع نہین ہی ہرگز موافق اصول و فروع نہین ہی کیونکہ
خود قرآن مین کئی جگہہ مذکور ہی کہ خدا نے روز ازل سے اکثر کو کافر و ملحد و غوایت فرمائی
اور اونکے دل و دیدہ پر مہر غوایت لگائی محمد کو سوائے صبر چارہ نہین ہی اور خدا کو کوئی چیز
جبر گوارہ نہین ملا محب اللہ بہاری نے شرح مسلم مین جبریہ پن پر صاف اقرار کیا ہی اور
طایفہ کسبیہ کو اجلاف شمار کیا ہی چنانچہ والحق انہ کعو لمجبر پس مولوی محمد علی اپنے کسبیہ ہونے
پر کسطرح افتخار کرتی ہین اور جبریہ ہونے سے کیونکر عار ہی مولوی روم دفتر اول مین کہتا ہی
کہ ابلیس عالم علوم دین تہا اور امیر المؤمنین از گروہ ابدال تہا اور ملایکہ مین حب کمال
چنانچہ **ابیات** صد ہزاران سال ابلیس لعین ٭ بود ز ابدال و امیر المؤمنین ٭ پنجہ
زد با آدم از نازی کہ داشت ٭ گشت رسوا ہمچو سرگین وقت چاشت ٭ مولوی محمد علی
حصۂ سوم سوط الجبار کے صفحہ صد و سی و نہم مین کہتی ہین کہ ہمارے مذہب مین کوئی شخص
معلم الملکوت نہین ہی اور ہرگز اس بات کا ثبوت نہین اب مولوی جی کو چاہئے کہ مولوی
روم یا اپنے مولانا جلال الدین سے ثبوت لین کہ ابلیس کیونکر مومنون کا امیر تہا
...ال مین روشن ضمیر تہا مولوی عبد العلی بحر العلوم نے ۵ صد ہزاران
...س بیت کی شرح مین محمد علی کی قدح مین لکہا ہی کہ ابدال برائے
... صفات ملکی در و نمودار شدہ بود و بودن او امیر المؤمنین برائے

اینکہ او معلم الملکوت طبعیہ بود و ملکوت مومنان بودند و ابلیس را امیر و سردار خود میدانستند
انتہی حسب سعدی شیرازی کے آپ نے سوط التجار مین جابجا اشعار لکھے ہین اوس نے بھی باب
ہفتم گلستان مین اس بات پر اشارہ کیا ہے اور آپکو مرض انکار کا چارہ **فقرہ** مثلاً
یکبار دو ہفتہ بر در آن مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقام خویش
باز آوردند از بے انصافی رنجیدم و لاحول کنان گفتم کہ دیگر بار ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند فقط
فرید الدین عطار نے بھی اپنے قصیدہ مین لکھا ہے کہ ابلیس معلم الملکوت تہا اور کاشف اسرار
ناسوت و جبروت تہا موسی پیغمبر سے علم و فضل مین بڑہکر تہا اسیواسطے موسی کا رہبر تہا **ابیات**
روزے از روز ہا کلیم اللہ ٭ خاص بر شد ز ایزد دادار ٭ شد ندا از برائے او کہ برو ٭ پیش
ابلیس مرشد اشرار ٭ راہ سر کردہ در ہ حکم نہاد ٭ رفت در پیش آن لعین ناچار ٭ گفت ابلیس
برائے ارشادم ٭ بر سر تو نہادہ تاج مدار ٭ گفت من از دم ازل دارم ٭ طوق لعنت بگردن
ادبار ٭ من کجا و طریق این احکام ٭ من کجا و طریق این اطوار ٭ بزبان نیاز بازش گفت
کائے تو در راہ عشق پاک عیار ٭ سر کردہ بیان تو نگفتی ٭ نکتہ از برائے من بگذار ٭ در تکلم
در آمدہ بکشود ٭ لب گوہر فشان شکر بار ٭ من مگو گفت تا چو من نشوی ٭ این سخن را
ز من بخاطر دار ٭ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ ابلیس کو علم معرفت و
توحید موسی پیغمبر سے بمرتبہا تمام زائد تہا اور اوسپر اسکا الزام عاید تہا موسی اوسکو الزام
سے سر بجیب ہوا خجلت زدہ لاریب ہوا ساری لن ترانی فراموش ہوئی زبان سخن
رانی خاموش ہوئی اصل عبارت تذکرۃ الاولیا یہ ہے **نقل است** کہ حسین منصور
گفت ابلیس میگذشت موسی را دید علیہ السلام موسی گفت ارا ندہ چہ اسجدہ نکردی
تا راندہ نشدی گفت بدانکہ دم نغیر او نگاہ نکردم چنانکہ تو کہ چون دیدار ... اسجد
الی الجبل تو بکوہ باز نگریستی من گفتم جز ترا سجدہ نکنم بجز تو کسی ندیدم فقط علمائے محمدیہ مین
نامدار مشہور روزگار قطب الدین خان دہلوی ہے جو کہ مولوی محمد علی کا ہم کتابی ہے مسلمانون کی

زبان ستایش پر جسکا ذکر جمیل ہے جو کہ جانشین اسحاق و اسمعیل ہے وہ بھی اپنی تصنیف
مین (قال فالحق والحق اقول) الخ اس آیت کی تقاریر مین لکھتا ہے کہ یہ قصہ اللہ جل
نے اس لئے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہے کہ شیطان
باوجودیکہ معلم تہا فرشتون کا اور ایسی عبادت کی تہی کہ کوئی جگہ زمین پر باقی نچہوڑی تہی کہ
جہان سجدہ نکیا ہو پہر ذرا سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا انتہی اگر مولوی جی اس
جلیل القدر کی بکر فکر تو بھی اطلاق دینگے تو سر پر بدنامی تمام آفاق لینگے رفتہ رفتہ کسی روز
تارک دین و بابی ہونگے مشہور ہے کسی روز مین صابی ہونگے اب مخفی نرہے کہ جسقدر الزام ہم نے
معلم ملایکہ پر وارد کئے ہین مولوی محمد علی کا منہہ نہین ہے کہ ایک کا بھی جواب دین سوا اسکے
کہ دین کو تبدیل کرین اور اپنے بزرگون کو ذلیل یہ مولوی محمد علی نے جو حصہ اول وچہارم
سوط الجبار مین لکہا ہے کہ قصہ ہاروت و ماروت افترا ہے اور جہوٹ سے بہرا ہے اور نکا
مولانا دفتر اول مثنوی مین قصہ مذکور کو حق کہتا ہے اور مولوی جی کو احمق مثلاً ابیات
ہمچو ہاروت و چو ماروت شہیر ٭ از بطر خوردند زہر آلودہ تیر ٭ اعتمادے بود شان بر
قدس خویش ٭ چیست بر شیر اعتمادے گاومیش ٭ چون گناہ و فسق خلقان جہان ٭ میشدے
روشن بایشان آنزمان ٭ دست خائیدن گرفتندے بخشم ٭ لیک عیب خود ندیدندے
بچشم ٭ گفت حق شان گر شمار وشنگرید ٭ در سیہ کاران مغفل منگرید ٭ شکر گوئید
اے سپاہ و چاکران ٭ رستہ اید از شہوت و از چاک ران ٭ گر از آن معنی نہم
من بر شما ٭ مر شما را بیش نپذیرد سما ٭ عصمتے کہ مر شما را در تن ست ٭ آن ز عکس عصمت
و حفظ من است ٭ گرچہ ہاروتید و ماروتید و فزون ٭ از ہمہ بر بام نحن الصافون ٭
رحمت آرید بر سیہ کاران ٭ کہ نفرت وکبر و کین ...
[illegible]کلسے بدان رحمت کنید ٭ بر منی و خویش بینی کم تنید ٭ ہین مبادا غیرت ایدا
... انگون افتید در قعر زمین ٭ ہر دو گفتند ای خدا فرمان تراست ٭ بے امان
... کہ ... ست ٭ این ہمی گفتند و دل شان می طپید ٭ بد کجا آمد ز ما نجم الید

پس ہمی گفتند کلے ارکانیان ❊ بیخبر از پاکی روحانیان ❊ ما برین گردون تتق ہا ساختیم ❊ بر زمین آئیم و شادروان زنیم ❊ عدل ورزیم و عبادت آوریم ❊ باز ہر شب سوے گردون بر پریم ❊ دفتر اول مین دوسری جگہہ بھی مولوی روم نے ہاروت ماروت کی ناہنجاری سے خبر دی ہے اور زہرہ کی بدکاری پے نظر کی ہے چنانچہ ابیات ❊ چون زنے از کار بد شد روے زرد ❊ مسخ کرد او را خدا و زہرہ کرد ❊ عورتی را زہرہ کردن مسخ بود ❊ خاک و گل گشتن چہ باشد اے عنود ❊ حالیا مولوی محمد علی کو چاہیئے کہ مشغول سخن پروری رہین اور اپنے مولانا کو مفتری کہین جسوقت بہ نسبت مولوی روم کے کلمہ مفتری زبان پر گذریگا اور آسمان خیال سے زمین دہان پر اوتریگا مشہور خلایق ہونگے خادمان کعبہ کن سے خایف ہونگے حقیقت تو یہہ ہے کہ آپکے جھوٹے لینے سے عار نہین ہے اور سواے چار باتون کے کچہہ جواب درکار نہین اوّل آنکہ فلانی کتاب کا اعتبار نہین ہے اور فلانا راوی رستکار نہین دوم آنکہ روضۃ الاحباب غیرہ تواریخ رافضیون کی تصنیف ہین اور ترمذی و ابوداؤد وغیرہ کی بہت حدیثین ضعیف ہین سوم آنکہ بہت تفاسیر مشہور خلایق ہین مگر صرف تفسیر کبیر و بیضاوی و عزیزی اعتبار کی لایق ہین لیکن اول سے آخر تک یہہ بھی حجت نہین ہین اور مثل قیاس و اجماع امت نہین چہارم آنکہ ہرچند مجتہدین اجتہاد کرتے ہین اور مؤید دین آباد مگر اکثر بار ایسی بھول کرتی ہین کہ پھول کا نام کانٹا اور کانٹے کا نام پھول دہرتے ہین شیخ عبد الحق و شاہ عبد العزیز گو مجتہدین دین ہین لیکن کل باتین اونکی بھی راستی قرین نہین ہین فی الجملہ اسی قسم کے مولوی جی کے پانچ ہین کہ خود منسوخ اور خود ناسخ ہین چنانچہ

غلطے ہاروت و ماروت کے جواب مین مسلمانون کو راہ اسلام سے گمراہ کیا ہے اور مفسرین و محدثین کا طشت بام سے گرایا ہے شاہ عبد العزیز کی خطا لکہی ہے ابوجہل کے ہاتھون مین محمد کی پگڑی ہے اب تو عبارت سامی بالکل ہوتا ہے اور چراغ تصرفات

ن یں آفتاب عدالت ظہور کرتا ہی اور ظلمت ضلالت دور سولف سوط الجبار
بقدم نگاہ تشریف ارزانی فرمائے اور اہل اسلام کو ملاحظہ تزویر خود دہ تحریر طرف تا فی
کرا سے **سوط الجبار** رخطاے ہاروت و ماروت بے اصل ست وافترای است
صحیح مفسران جلیل القدر کہ قول شان در تفسیر قرآن لایق استشہاد است وسایر علمای
متکلمین بتصریح تمام بر تکذیب این افتراے بیہودہ بدلایل قویہ تصریحاتے فرمودہ اند امام
رازی وقاضی رحمۃ اللہ علیہما باعلان تمام بر تکذیب این قصہ در تفسیر ہاے خود تصریحاتی
فرمودہ اند اگر کسے مثل حسین واعظ وغیرہ در تفسیر خود حکایۃ این قصہ آوردہ باشد
لایق اعتبار نیست زیرا کہ در قرآن اشارتی باین طرف نرفتہ **جواب** جبکہ سوا
دو شخص کے کل مفسرین نے اس قصہ کی تحقیق کی ہے اور داد تصدیق دی ہے اور راونکی
راستی کلام پر تمہارے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے از روی آگاہی گواہی دی اور دونون
منکرون کو کماہی روسیاہی دی تو کیونکر بے اصل وافترا ہے اور کس طرح روی محدثین
ومفسرین قبلہ صدق وراستی سے پھرا ہے دو منکرون کی تائید مین نامہ کردار سیاہ کرتے ہو اور ہنگ
اعتبار تباہ آپکی برابر کون ناعاقبت اندیش ہے اور دشمن دین خویش اب مولوی محمد علی
بادۂ افترا پردازی نوش کرتے ہین اور مانند مخمور بے شعور آیات راست بازی فراموش۔
قولہ مفسران جلیل القدر کہ قول شان الخ جھوٹی باتین نہ بنائیے مصحف راستی پر
لاتین نہ لگائیے اگر سچے ہو تو مفسران جلیل القدر کا نام لیجئے اور اونکی اصل عبارت حوالہ
خامۂ اعلام کیجئے سوا دو مفسر کے کسی نے گناہ ہاروت و ماروت سے انکار نہین کیا
جز فخر الدین رازی وقاضی بیضاوی کے کسی نے منزار مسلمانی ہموار نہین کل مفسرین و
...کے مقابلہ مین دو شخص کا قول معتبر نہین ہے بانگ خرد و گوز شتر سے لشکر اسلام کو
...اضی ورازی کی راے کے صواب ہونے مین دلیل کیا ہے اور باقی مفسرین
...بیل کیا اگر کوئی دلیل بھی بیار لاؤ گے تو اوسکا تفسیر عزیزی

مین تیار پاؤگے شاہ عبدالعزیز نے دلایل قاضی ورازی کے جواب بآیات وروایات
دئیے ہین اور منکرین کو جابجا مات دئیے ہین مولوی محمد علی کے پاس کوئی قول رائج نہ
ہے اور سوا اسباب کے پاسخ نہین کہ تفسیرون مین ہماری موافق جو کلمہ کلام مسطور ہے وہ ہمکو
بدل وجان بالتمام منظور ہے باقی سے کام نہین ہے ہر سخن مقتضی مقام نہین مثل مشہور (من مانی
گھر جانی) ہمارے لئے روا ہے مقابلہ طرف ثانی جسطرح کہ ہو سکے ضعف اسلام کی دوا
ہے اگر مولوی صاحب ایسی باتون سے قطع نظر کرتے تو کب کعبہ کن کے مقابلہ کا تہمت اپنی
جانی پر دھرتے شکر خدا کہ مخالفین نے شکست فاش کھائی اور شفاخانہ گور مین مسلمانی
کی لاش آئی فتنہ و فساد پیوند زمین ہوا اور جہاد و عناد کا نام نیست ونابود ہوا

قولہ وسائر علمای متکلمین فقط جھوٹ سے کاربرآری نہین ہوتی اور صرصر خزان سے آبیاری نہین
بادیہ پیمائی کفیل اوج انسانی نہو ، کلاغ بادی کبھی تخت سلیمانی نہو ، کیون متکلمین
کو بدنام کرتے ہو کسواسطے بزرگون کی گردن پر دشنۂ اتہام دھرتے ہو اگر سچے ہو تو انکو
کسی اسم کے ساتھ موسوم کیجئے اور انکی اصل عبارت مرقوم کیجئے علمای اہل سنت مین سے
سوای قاضی ورازی کے کوئی اس قضیہ سے منکر نہین ہوا اور جبتک نگلی نہ پڑے نہین یہی
دو منکر ہین خواہ انکو مفسر شمار کیجئے خواہ متکلم قرار دیجئے ان دونون مفسر متکلم کی تحقیقات کا مدار
دلیل عقلی پر ہے اور مخالفت قال دلیل نقلی پر اور فرقۂ اہل سنت اس بات سے کشیدہ ہے
اور آپکا مولانا جلال الدین رنجیدہ لہذا کہتا ہے کہ طریق استدلال گندہ ہے اور استدلالی
اندہا کہ فریب شیطان دون کہاتا ہے اور چاہ ضلالت مین سرنگون جاتا ہے پای استدلال
چوبین ہے اور اوس سے امید استحال نہین قیاس و دلیل اس اندہے کی عصا ہے جس سے وہ
کشمکش مین پہنسا ہے لہذا اس عصا کو توڑنا مناسب ہے اور جنگ و جدل [illegible]

ابیات گر بظن تقلید و استدلال شان ، قایم است وجملہ پروبال شان ، شبہ
ای نگیزد آن شیطان دون ، درفتند این جملہ کوران سرنگون ، پای استدلالیان

Marfat.com

چوبین بوده پاے چوبین سخت بے تمکین بوده پاے نابینا عصا باشد عصا ؛ تا نیفتد

نگون او بر عصا ؛ چون عصا شد آلت جنگ و نفیر ؛ بس عصا را خرد بشکن اے ضریر

عبدالعلی بحر العلوم نے بیت اخیر کی تفسیر مین اور متکلمین کی تکفیر مین لکھا ہے کہ چون اکثر

استدلالات آلۂ الزام خصم است پس در اکثر اوقات بسوے نفسانیت میکشد بنابر

عصاے استدلال را باید شکست کہ چون نفس غالب شد ہیچ بکار نمی آید لہذا امام اعظم

و صاحبان رحمہم اللہ تعالیٰ نماز پس متکلم مکروہ داشتہ اند اگرچہ متکلم حق باشد انتہی جبکہ

متکلمین کے عقب صلوٰۃ اچھی نہین ہے تو اونکی کوئی بات سچی نہین پس مولوی محمد علی کا

کدھر خیال ہے کہ وہ متکلم کے مقابلہ مین جماعت محدثین و مفسرین کا بطلان کرتے ہین اور

مخالفت حدیث و قرآن ان دونون کسی وہابی نے محمد علی کے ہمرکابی نے ایک کتاب

مختصر صیانۃ الایمان نام ترتیب دی ہے اور اوسکے صفحہ سوم مین متکلمین کی بالتمام کر

کی ہے اصل عبارت اوسکی یہ ہے (علم کلام پر علماء نے بہت کلام کیا ہے امام شافعی

فرمایا کہ ملنا بندہ کا خدا سے تعالیٰ سے ساتھ ہر گناہ کے سوائے شرک کے بہتر ہے اوسکے ملنے

سے ساتھ کچھ علم کلام کے اور امام احمد نے فرمایا کہ صاحب علم کلام کبھی فلاح نپائیگا او

نہین قریب ہے کہ دیکھے تو کسیکو جو نظر کرتا ہو علم کلام مین مگر کہ اوسکے دل مین فساد ہوگا اور

بھی امام احمد نے ملاقات ترک کر دی حارث محاسبی سے باوجود زاہد و متورع ہونے حارث

اس سے کہ اوس نے کتاب تصنیف کی علم کلام مین اور امام مالک نے فرمایا کہ نہین جایز ہے گواہی

اہل بدع و اہوا کی او تفسیر کیا بعض اصحاب مالک نے اہل اہوا کو ساتھ اہل کلام کے جو

... ہین اور امام ابو یوسف نے فرمایا کہ جس نے طلب کیا علم کلام کو وہ زندیق ہو

... یوسف نے فرمایا کہ نہین جائز ہے نماز پیچھے متکلم کے اگرچہ تکلم کرتا ہو ساتھ

... بدع ہے) انتہی یہان سے ثابت ہے کہ علم کلام گناہ ہے اور متکلم کا

... اہل کلام کے لئے فلاح نہین ہے اور دل مین صلاح نہین متکلم...

Marfat.com

بیچ ہے اور اوسکی گواہی منع ہے طالب کلام زندیق ہے اور اوسکی عقب نماز [illegible]
مرتد ہے چونکہ محمد علی نے اہل کلام کا پیچھا لیا مرتبہ اسلام کا نیچا کیا محمد علی کے پیر مغان شد
احمد خان بھی متکلمین کی شاکی ہین اور جلد سوم تہذیب الاخلاق مین اسطرح حاکی ہین
بعض متکلمین نے بھی دایرہ احتیاط کے پاؤن باہر نکالا ہے اور اونہون نے فریق مخالف کے
الزام اور اپنے عقاید کے اثبات کے واسطے آیتون کی ایسی ایسی تفسیر کی ہین کہ جس سے کچھ
تعلق اوس عقیدہ کو نہین ہے اور اوسکا ثبوت اون کتابون کے دیکھنے سے ہوتا ہے جو
معتزلی اور دیگر فرق مبتدعہ کے عقاید کی تردید مین تالیف ہوئی ہین انتہی بلفظہ غرضکہ
میان محمد علی نے برات ہاروت و ماروت مین خوب جان نثاری کی کہ زندیقون کی
کفش برداری کی **قولہ** بتصحیح تمام بر تکذیب این افترای بیہودہ بدلایل قویہ پرداختہ
فرمودہ اند فقط واہ رے ملانے نامدار واہ رے مولف سوط الہی زہے ترکیب الفاظ ایسی نادر
ہین کہ جنکے مقابلہ مین سعدی و جامی قاصر ہین برای خدا فرمایئے کہ (بتصحیح تمام پرداختہ
فرمودہ اند) کے کیا معنی ہین ثمرہ دانائی یا نادانی ہین شرم نہین آتی کہ اس ہیچ زبانی
پر دعوی فارسی خوانی و عربی دانی ہے اور جرات مقابلہ عقل اول و جوہر ثانی [illegible]
کی مثال وہ ہے کہ کوئی طفل دبستان ابجد خوان کہے کہ مین نے تفسیر تمام [illegible]
تحریر تمام تقریر بعد لفظ افترا کے کلمہ بیہودہ دال ہے آپ کی [illegible]
کہ افترا منقسم باقسام نہین ہے اور اوسکے صفات محمودہ و مذمومہ [illegible]
فرمایئے کہ [illegible] دلایل قویہ کہان تحریر ہوئی ہین زیب طرح محفوظ [illegible]
جسوقت آپ اون دلایل کو رقم کرینگے ہم آپکو شوریدگی کے ساتھ [illegible]
سوط الہی از اول تا آخر مردود ہو گئی آیندہ کو راہ گفتگو [illegible]
وقاضی رحمۃ اللہ علیہ الخ شرم نہین آتی کہ دعوی تو [illegible]
فرمودہ [illegible] متکلمین [illegible]

و رازی ہی بر خلاف جملہ مفسرین جن کی کارسازی ہی آپکی اس جعل سازی
خوشنود ہوگا کہ جسکا مال و زر صبعود ہوگا طرفہ یہ ہی کہ ان دو گواہ کا بھی اظہار آپکا نہ
سند بقبرہ و لیکا تحصیل انہین اگر کلمہ شاید و صیغہ متکلمین سے یہی دو شخص مراد ہین تو
خوب مفاد قانون بخوبی یاد ہین شاید کہ باقی گواہ آپکے ٹوٹ گئے اور خوف عدالت
ایک ایک کرکے پیچھے چھوٹ گئے آپکو یاد ہوگا کہ یہ تو ہم خود کہتے تھے کہ ان دونون
ادائے شہادت مین کوتاہی کی ہی بلکہ جھوٹی گواہی دی ہی لہذا عصمت ہاروت و ماروت
کا دعوی لایق سماعت نہین ہی اور جماعت محدثین و مفسرین کے سامنے قاضی و رازی کے
اصلا براعت مین یقین ہی کہ منصف نیت ہاروت و ماروت پر حکم حد زنا و قتل و شراب خواری
جاری کریگا اور دونون جھوٹے گواہون اور سید کہ مدعی کو سزا بہاری رعایت تحصیلدار سے
دور رہیگا اور حمایت نوکر سرکار سے نفور تمہارا مولانا جلال الدین تو علانیہ دفتر اول
مثنوی مین فخر الدین رازی پر طعنہ زن ہی اور تابع خادمان کعبہ کن ہی مثنا ۵
چنین ہنگی دانگر اے عجب ❊ فخر دین خواہی کہ گویند ت لقب ❊ مراد فخر الدین لقب است
یعنی میخواہی کہ فخر الدین لقب با شد ❊ تعریض است با مام فخر الدین رازی کہ رئیس اہل
کلام و مجادلہ است کذا فی شرح محمد رضا دفتر پنجم مین بھی اس مطلب پر اشارہ کیا ہی
اور طعن فخر الدین گوارہ ہے ۵ اندرین بحث ار خرد رہ بین بدے ❊ فخر رازی رازدار
دین بدے ❊ اگر فخر الدین رازی فی الحقیقت امام ہوتا تو مولوی معنوی کو کسو طرح اوسکی امامت
مین کلام ہوتا اگر وہ دیوان نبوت و امامت کے راز دار ہوتا تو ذہبی اوسکی توہین مین
کیونکر گرم گفتار ہوتا حالانکہ میزان ذہبی مین مذکور ہی کہ فخر الدین رازی کو دین اسلام مین
ـات طولانی تہی کہ ہر خاص و عام کے لئے مورث حیرانی تھی یہہ اوس نے مخالفت
ـت کی اور سحر مین کہ حرام ہی ایک کتاب تصنیف کی میزان ذہبی کی اصل عبارت
ـخطیب صاحب التصانیف راس فی الذکا و العقلیات لکنہ عری من الآثار ولہ تشکیکات

Marfat.com

علی مسائل من دعاتم الدین لورثت حیرة لسائل الدان بحث الایمان [illegible]
کتاب السر المکنون فی مخاطبة النجوم سحر صریح فلعله تاب من تالیف انشاء اللہ [illegible] جلیہ کہ
مولوی معنوی و ذہبی نے فخر الدین رازی کی توہین کی ہے اسیطرح جلال الدین سیوطی
وابوحیان نے تنقیص وتہجین کی ہے دونون بزرگون کی عبارت کا مفہوم یہ حاصل ہے کہ امام
فخر الدین نے تفسیر کلام الہی اقوال فلاسفہ سے بہردی ہے اور اسقدر تطویل لاطائل عمل
مین لایا ہے کہ ایک بحث سے دوسری بحث کی طرف خروج کیا ہے یہان تک کہ ناظر تعجب
کرتا ہے کہ اس قسم کی ابحاث طویلہ وعریضہ آیت سے کیا مناسبت وربط رکھتی ہین کہ امام
رازی انکو اہتمام تمام کے ساتھ تفسیر آیت کے ذیل مین لاتا ہے ابن تیمیہ نے کہ فاضل
ربانی وعالم حقانی ہے امام رازی کو جبریہ سے کہ فرقہ ضالہ ہے شمار کیا ہے منہاج السنة النبویہ
فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ مین دیکھو اسیطرح علامہ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان
مین بعد ذکر عبارت میزان ذہبی کے اسقدر تفضیح وتقبیح امام رازی کی کہ مسلمان محقق
کے لئے موجب التہاب وسراسیمگی ہے اگر یہ رازدار دین ہوتا تو کبھو تحقیر ان علماء کی اہل اسلام
اوسکی جناب مین طیار نہین ہوتا **قولہ** اگر کسے مثل حسین واعظ تفسیرہ تفسیرے خود
آوردہ باشد لایق اعتبار نیست فقط حسین واعظ کے اعتبار کا کون مانع ہے اور قاضی
بیضاوی کے اعتبار مین کون سی برہان قاطع ہے ایک کو دوسرے پر بغیر برہان کے ترجیح
نہین ہوسکتی اور آپکی بکر فکر بدون کسب حسن تمکین کے نتیج نہین بلکہ حسین واعظ کو قاضی
پر ترجیح خفی جلی ہے کہ وہ سنی اور یہ معتزلی ہے تفسیر بیضاوی خلاصہ کشاف زمخشری کی ہے
جو کہ اول سے آخر تک اعتزال سے بھری ہے **قولہ** زیرا کہ در قرآن اشارہ [illegible]
نرفتہ فقط اگر کل باتون کا قرآن ہی پر مدار ہوگا تو مجموعہ صحاح وغیرہ
بیکار ہوگا مولوی جی نے جو تمام کتب محمدیہ سے چار باتین اصول مذہب کی بین اور
دین کی اصول ٹھیرائین تہین یہان چار مین سے ایک پر اعتماد نہین کیا اور نہین کو [illegible]

یا آپکا کردار گفتار کی مطابق نہین ہی اور عقیدہ ہذا موافق تحریر سابق نہین اگر تمام
مسایل قرآن ہی پر محصور ہونگے تو مسایل صلوۃ و زکوۃ خارج از قرآن بالضرور ہونگی
کیونکہ مصنف قرآن نے صرف لفظ صلوۃ و زکوۃ ایراد کیاہی اور باقی قاعدہ نماز پنجگانہ
و زکوۃ سالانہ یارون نے ایجاد کیاہی پس محمد علی کی نماز بس زبون ہی کہ قرآن سی
بیرون ہی یہی حقیقت اکثر معاملات اسلام کی ہی اور یہی کیفیت اصول و فروع
و فقہ و کلام کی ہی اب چاہیے جاننا کہ جیسے اکثر امور کتاب و سنت سی ثابت ہین اور اکثر
قیاس و اجماع امت سی اسیطرح بہت احادیث ناطق ہین کہ ہاروت و ماروت
فاسق ہین ہم عنقریب ان احادیث کا نشان دینگی اور اہل عقل و ذکا مان لینگی
مولوی محمد علی نے حصہ اول سوط الجبار مین جسقدر کہ عبارت فارسی برائت ہاروت و ماروت
کی تہی اور داد ثبوت دی تھی وہ بدرجہ کمال باطل ہوئی اور آسمان طبیعت سے اوسکی
شان مین آیت ابطال نازل ہوئی اہل عقل و عدل پر روشن ہووی کہ مولوی محمد علی
نے حصہ چہارم سوط الجبار مین حجاز انصاف سے منہہ پہیرا ہی اور ناحق شاہ عبد العزیز
محدث کو حصار خطا مین گہیرا ہی اب شاہ صاحب کی رہائی کے لئے اس جبار تلوار
سے جنگ سر کرتے ہین اور تیر و تفنگ عقل و فرہنگ سے یقین ہی کہ کچہہ دیر گرمی کارزار
رہیگی اور روح محمد علی ضرب گرز و تلوار سہیگی بعدہ آپکا قلعہ سختی مصادرہ ٹوٹیگا
اور شاہ عبد العزیز صاف چہوٹیگا کہ اوس مرد خدا نے محدثین و مفسرین کی شرم رکہی
ہی اور واسطے دفع خامی قاضی و رازی کے دیگ سخن گرم رکہی ہی بیاد تفسیر عبد العزیز
... گناہ ہاروت و ماروت اسقدر تیز ہی کہ جان قاضی و رازی سوختگی ...
... و الم مین اشک ریز ہی اگرچہ یہان تک تفسیر آیہ ہی مگر باشارہ و کنایہ
... ہی اور تصدیق شاہ روشن ضمیر سامعین براہ حق دانی ...
... چنین دہلی کا رہنے والا شاہ عبد العزیز نامی محدث با عقل

وتمیز ہے اوسکی تصنیف ایک تفسیر فتح العزیز ہو سنی مسلمانون کو اوسکی اطاعت کے
سواے چارہ نہین اور کسیکو اوسکے قول وفعل مین اعتراض کا یارا نہین وہ سالک مسالک
اسلام ہو اور طایفۂ وہابیہ کا امام ہو جس شاہ عبد العزیز کی یہ شان بلند ہی فتح العزیز
مین اوسکا بیان یون قلمبند ہو کہ ہاروت وماروت نے زہرہ کے گھر فعل حرام کیا
اور جام شراب گلفام پیا سزاے بدکرداری پائی اور سیلی ذلت وخواری کہائی حتی
کہ چاہ بابل مین محبوس ہوئے اور ضحکۂ یہود ومجوس ہوئے روایت ہذا کے ثبوت مین
ایسی دلائل ہین کہ منکرین خود اپنی ہٹ دہرمی کے قائل ہین کسیکو حیلہ وحوالہ سی
سروکار نہین ہو مگر محمد علی کو حق پوشی سے عار نہین چنانچہ حصۂ چہارم سوط الجبار کے
صفحۂ نہم ونہم مین کعبۂ راستی سے روگردانی کرکے شاہ صاحب کی خطا پکڑتا ہی
او رفقیر اندرمین سے بیجا جہگڑتا ہی **سوط الجبار** یہان گفتگو ہو اوس قصہ کی
جسمین ہاروت وماروت دو فرشتون کی نسبت کچھ حکایات بنائی گئی ہین سو
ہم یہہ موقع اوسکا مناسب سمجھکر اوس مین گفتگو کرتی ہین سن لیجئے کہ ہمارے مذہب کا
یہہ عقیدہ نہین کہ ہر قصہ وکہانی کو تصدیق کرلین جب تک کہ قرآن مجید سے یا خبر
صحیح سند متصل سے کوئی بات ثابت نہو ہمارے نزدیک وہ لایق اعتبار نہین **جواب**
فرمائیو کس فرد نے حکایات بنائی ہین اور کسواسطے تکالیف محاکات اوٹہائی ہین
بنانے والے کے نام سے معروف کیجئے اور حجاب کین وایمان مکشوف کیجئے اگر وہ از
زمرۂ اہل اسلام ہو تو اسکو جناب ملائک مین جہوٹی باتین بنانے سے کیا کام ہو اگر
وہ عیسائی یا مجوسی ہو تو محدثین ومفسرین کو کیا سوجہی ہو کہ غیر کی بنائی ہوئی
اپنی کتابون مین بلا اکراہ داخل فرماتی ہین اور واسطے تباہی مسلمانی اپنے دفترون
مین ایرانی وانگریزی سیاہ شامل کراتی ہین بنائی گئی ہین صیغۂ مجہول ہو خدع
محمد علی سے دل ملول ہو یہہ صیغۂ مجہول دال ہو کہ روایت ہذا سے انکار جہل ہو اس

Marfat.com

صیغہ مجہول کو باز پس لیجئے اور حیلہ و حوالہ سے بس کیجئے یہان سے ثابت ہی کہ اگر قصہ
ہاروت و ماروت بالیقین موضوع ہوتا تو نام واضع کہین مسموع ہوتا چونکہ آپ نے
بجاے نام واضع صیغہ مجہول مسطور کیا گناہ ہاروت و ماروت قبول ضرور کیا آپکے
انکار دلہری کا اعتبار نہین ہی گل چراغ کا نام گل بہار نہین اب مولوی صاحب
کی انکار و اقرار سے دل لگاتی ہین اور آغوش ابطال مین ہر ایک کی منزل بناتے
ہین **قولہ** ہمارے مذہب کا یہہ عقیدہ نہین الخ تمام مذہب کا تو کیا ذکر ہی کہ اہل مذہب
کی کوئی کون نکرہی خود تم نے ایسی ایسی باتون کی تصدیق کی ہی کہ جنکو اصلا قرآن و حدیث
سے تعلق نہین ہی اور کسیطرح مفسرین و محدثین کے نزدیک تحقق نہین یاد ہوگا کہ آپ
نے حصہ سوم سوط الجبار مین قصہ عوج ابن عنق بدل و جان مان لیا ہی جسکا عقیدہ
ہنے نشان دیا ہی پہر آپ نے حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ دو صد و پنج و ششم مین تسلیم
کیا ہی کہ رومیون نے ایرانیون پر فتح پائی اور ایرانیون نے رومیون کو ہاتھ شکست
کسیطرح کہائی حالیا فرمائیے کہ یہہ قصہ آپ نے قرآن سے لیا یا محدثین کی زبان سے
پہر آپ نے حصہ اول سوط الجبار مین جناب سید احمد خان کی تصنیف تفسیر توریت کو قبول
کیا ہی اور ردی درپی اوسکا مفہوم عبارت سوط الجبار مین شمول کیا ہی پس گویا آپ نے
خون حیض کے ساتھ بول و براز کو امتزاج دیا اور جیسا کہ چاہیے مرض صدوری مسلمانی
کا علاج کیا خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہئے کہ تفسیر توریت روایات مین داخل ہے یا
آیات مین نازل ہی اصل تو یہہ ہی کہ آپکے دماغ مین علۂ تعصب و طرفداری سمایا ہی
نے خادمان کعبہ کن کے ہاتھ سے زخم کاری کہایا ہی کہ کبہی ہمارے مقابلہ
روایات تسلیم فرماتے ہو کہ جن سے عام مسلمان انکار کرتے ہین اور جا
ت سید احمد خان کہ جن کے مسلمان دشمن جانی ہین اور جنکی
ات عیسائی و نصرانی و کرانی ہین کبہی احادیث سے منکر

Marfat.com

ہوئی ہو اور جعل سازی محدثین و مفسرین کے **مفر ۵** بہت کچھ کی گناہ سے بذری السلامی
از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد ٭ چنانچہ روایات ہاروت و ماروت کو نامناسب قرار
اور ابن جریر و ابن حاتم و حاکم وغیرہ رواۃ کو کاذب جانتے ہو باوجودیکہ وہ سے روایات
جملہ مفسرین معتبرین نے اپنی تفاسیر میں لکھی ہیں اور علمای روم تمہاری مخدوم نے اپنی اسلام
میں ہم تو خدا سے چاہتی ہیں کہ آپ تکذیب کتب اہل سنت کریں اور نشکر تعبہ کن کے اہل
و فتح جنت جسوقت آپکی نوازش سے جنت تیار ہوگی اور اہل حق کی کرہمت آ تو اہم آپکی
اکثر بڑائی کرینگے اور مدینہ اسلام پہ چڑھائی بلکہ جناب کے حق مین ہر طرف سے دعای ترقی
زندگانی ہوگی اور فتح قلعہ مسلمانی بآسانی **قولہ** جب تک کہ قرآن مجید سے نقط قول
قاضی و رازی شل آیات نازل ہو اور قول دیگر مفسرین مانند حکایات باطل ہو فرمائیے
کہ یہ بات قرآن میں کہاں ہے اول یا آخر یا درمیان ہے اگر آپ یہ بات کی اصل قرآن مجید
جانتے تو کیونکر قول مفسرین قابل تردید و قول قاضی و رازی شایان تائید مانتے کسواسطے کہ قرآن
مین اصلا اس بات کی تشریح نہین ہے اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین حقیقت یہ ہے کہ مولوی
صاحب جس بات کو اندر مین کرنا اور مباحثہ کرنا حیران ہوتے ہین تو اوسکا جواب کرتے ہین گو وہ مخالف
اسلام کی رائے اور مین رد ہوئے اور وقت مباحثہ جس بات کا اقرار اپنے حق مین بد مانتی ہین
جلد تر اوس سے اجتناب کرتے ہین اگرچہ وہ علمائے محمدیہ کی نظر کیمیا اثر مین سند ہوئے بحث
دینی مین آپکا یہی انداز ہے جسپر اسقدر ناز ہے یقین ہے کہ رفتہ رفتہ تکذیب قرآن جناب کا
شعار ہوگا اور اس سے دو چند اوسپر افتخار ہوگا مولوی صاحب کی تیزی طبیعت کی نہایت
نہین ہے افسوس مسلمانون کے دل مین ہدایت نہین **ف** کسکو دکھائین تیری
طبیعت کی تیزیان ٭ افسوس اس زمانہ مین قدر تو نہین ٭ **قولہ** ...
کوئی بات ثابت ہو ہمارے نزدیک وہ لایق اعتبار نہین فقط فرمائیے آپ نے جو صدہا باتین
نصوص و فتوحات کی تسلیم کی ہین وے کون سی محدث نے جناب کو تعلیم دی ہین اونکی

Marfat.com

صحت واسناد واتصال بیان کیجئے اور طریق سنن وصحیح ماعتزال بیان ...
ہر بار کارگر نہین ہوتا اور وحت مکرر تثلیل ونہار بازو رنہین از دو ایمان کیہو تو قاضی دراز
راست بازی اور باقی محدثین ومفسرین کی تہمت طرازی کا ثبوت کسی حدیث صحیح
متصل مین ہو یا اطاعت قاضی ورازی ومخالفت دیگر مفسرین ایسے ہیولاے جدید
مین ہو دو عالم متاخر کے مقابلہ مین جماعت مفسرین متقدمین کو دروغگو ٹہیراتے ہو لیکن
خاطر مسجد کو ڈہاتے ہو گروہ محدث ومفسر کا مقابلہ تو متکلم نہین کرسکتے اگر آپکی نظر مین
قاضی ورازی بلند ہو اور بحث عقلی پسند ہو تو ساری قرآن پر قلم نسخ چلائیے اور نمک مسلمانی
بشوربا پہ سنح گاہئے کیونکہ دیار اسلام مین حکومت عقل نہین ہو اور خصومت نقل نہین بلکہ
عقل بالکل معزول ہو اور یہی امام بمخالفت عقل مبذول ہو علاوہ اسکے قاضی ورازی نے
یہہ ہرگز نہین لکہا کہ روایت ہاروت وماروت صحت سے خالی ہو اور بسبب عدم اسناد کے جعلی
ہو بلکہ اور ہی چہہ دلایل لکہی ہین اور عمدہ مسائل لکہی ہین حالانکہ ان مین سے کوئی بھی کامل
نہین ہو اور مجموعہ قرآن وحدیث کسی کا حامل نہین اب ہم دلیل اول کو بفصاحت وبلاغت
باطل کرتے ہین اور اوسکی ضمن مین کل کو رد سے فراغت حاصل کرتے ہین وہ دلیل اول یہ
ہو کہ فرشتے بالاجماع معصوم ہین اور صدور گناہ کبیرہ اون سے منافی عصمت ہو منتظر
دلیل ہذا کی ترسیم سنئے اور گلزار قلم سے گل تعلیم چنئے قرآن مین عصمت ملائک کی کوئی آیت
نہین ہو اور صحاح ستہ مین کوئی روایت داخل نہین پس اگر اہل امت اس بات پر اجماع
کرینگے تو قرآن وحدیث سے نزاع کرینگے جو اجماع کہ برعکس سنت وکتاب ہوگا وہ
... امت تشتاب ہوگا اگر جبرئیل تنہائی مین برہنہ عورت کے پاس بہجا تا اور اوسکے
... اس نہ لگاتا (۲۰۲) مریم مین پہونک نہ مارتا اور تار فسق مین تقد عصمت
...ع استوار ہوتا اور ملحوظ خاطر دانفصار ہوتا چونکہ جبرئیل
...ع ہذا کو نامعتبر تراز تار عنکبوت کیا علاوہ اسکے جس صورت

Marfat.com

اور جمیع مفسرین نے روایت جبرئیل مسطور کی ہے اور حق بیانی کعبہ کی مسطور لواجبات است
پنہان رہا اور اتفاق اہل سنت کہان گیا آپکے مولانا جلال الدین نے تو عصمت مریم
جبرئیل خوب مکشوف فرمائی ہے اور ہر ایک مسلمان کو خواہش مقام مالوف کرائی ہے تفصیل
اسکی عنقریب گذری اور محمد علی کی شان مین آیت تکذیب وتری امام ثعلبی نے کتاب
عرائس مین عزرائیل فرشتہ کی دروغگوئی ومکاری منقول فرمائی ہے اور مسلمانون کو تقیہ
اندرین کی حق جوئی وراست گفتاری قبول کرائی ہے چونکہ رسالہ حملہ ہندمین روایت عرائس
کا مع تفصیلوار ہے اور ملک الموت کی تذلیل آشکار ہے لہذا ازسرنو حاجت بیان نہین ہے کہ اہل
دانش پر کوئی دقیقہ نہان نہین مولوی محمد علی کے پاس صرف یہی جواب ہے کہ صحت سے
خالی فلانی فلانی کتاب ہے چنانچہ حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ بست وششم مین روایت
عرائس کی بابت کہتے ہین کہ چون عزرائیل خبر صحیح کی مطابق مکار وکاذب نہین ہے لہذا اسکا
جواب ہمپر واجب نہین ہے غرض اس سے یہ ہے کہ امام ثعلبی نامدار امت نہین ہے اور اوسکے کلام
پر اعتبار سنت نہین مگر یہ مولوی جی کی بیحیائی ہے اور عظمت علمای ذی اعتنای جو کوئی
بمسایل اسلام مایل ہے وہ بعنوان امام قایل ہے اب دو تین شخص کا اظہار لیا جاتا ہے اور
روبرو تحصیلدار کیا جاتا ہے اگر انکے دل مین انصاف ہوگا تو ایک مین تصفیہ صاف ہوگا
ابن الشحنہ مصنف روضۃ المناظر نے وقایع سنہ چار سو ستائیس مین لکھا ہے وفیہا
وقیل فی سبع وثلاثین توفی الشیخ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی ویقال الثعالبی
وکان واحد زمانہ فی علم التفسیر ولہ کتاب العرائس فی قصص الانبیاء وہو صحیح النقل الثقۃ
جمالدین نے طبقات شافعیہ مین کہا ہے احمد بن محمد بن ابراہیم ابو اسحاق النیشاپوری الم
الثعلبی صاحب التفسیر والعرائس فی قصص الانبیاء الخ ابن خلکان نے
مین فرمایا ہے ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری المفسر المشہور کان اوحد
زمانہ فی علم التفسیر وصنف التفسیر الکبیر الذی فاق غیرہ من التفاسیر ولہ کتاب العرائس فی

قصص الانبیا صلوات اللہ علیہم الخ یہان سے ثابت ہے کہ ثقات نے نام امام
اور اوسکی تصنیفات کو باکرام تمام تسلیم کیا ہے میان محمد علی کی تیرہ رائی ہے کہ
امام کرتے ہین اور اوسکا نام تہذیب الاسلام دہرتے ہین مختصر حدیث و قرآن سے
اور روید و پیران سے راغب ہے مولوی محمد علی نے جو لکہا ہے کہ صاحب ہدیہ نے اس خبر کو صحیح
دیا وہ محض جہوٹ ہے ہرچند کاذب لوگون کو فریب دیتا ہے مگر کون بازغ شعبدہ گر سے
لیتا ہے ہمسر راستی دروغ نہو ماہ تصویر کو فروغ نہو مؤلف ہدیۃ الاصنام
نے ہرگز کسی خبر کی صحت سے انکار نہین کیا اور مصنف طلعت الہند نے بہی عذر اندک
بسیار نہین بلکہ دونون کا انداز جواب واحد ہے جو کہ صحت روایت ہذا پہ باستیعاب
شاہد ہے اگر ہمکو خوف طول نہوتا اور اطناب سے دل ملول نہوتا تو بجنسہ دونون کی عبارت
کتاب مین داخل کرتے اور مولوی محمد علی کو مجمع شیخ وشاب مین قایل کرتے کہ صاحب ہدیہ
کو دشنام دیتے ہین اور براہ اتہام بیچارہ کا نام لیتے ہین اوس نے تکذیب کتب نہار ہر
کی اور ابداً عادت صاحب طالع الجبار نہین لی ہے اوسکی عادت اوسیکو مبارک ہے آیندہ کو
متوجہ تکذیب عمرو تبارک ہے مصنف ہدیۃ الاصنام تو ہر ایک روایت تسلیم کرتا ہے اور
اپنی فہم کے موافق مشکل کا جواب دیدہ گوش تفہیم کرتا ہے آپ کی سی اوسکی عادت کبہی
نہ ... کوئی کسی کتاب مجلد یہ ایمان ہی نہین ہے اور کسی جگہ ہے یا اقرار درمیان ہی نہین
... روایت سے باصرار انکار ہے یہی جواب بار بار ہے بیان سے ثابت ہے کہ
... پوری نہین ہے اور گناہ ہوا دنکو نصرت معنوی وصوری نہین خود قرآن ...
... خدا نے خلافت کے بابت مین ملائکہ سے مشورت لی فرشتون نے آدم کی ...
... خلافت نہین ہے ہم مین کون سی شرافت نہین ہے آدم فتنہ بیدار کریگا
... لایق خلافت ہم ہین کہ مشغول تسبیح و تہلیل وسجدہ ہم ہین ہمکو خلیفہ کیجیے ...
... مدام کرتے ہین لایق خدمت شریف کام کرتے ہین یہ مطلب ...

مین ہی اور فصوص الحکم شیخ اکبر مین جسکی مولوی جی مرید ہین اور معتقد وعده و [illegible]
نائیدن گرفتند بخشم ٭ لیک عیب خود ندیدند بے بچشم ٭ اس بیت کی شرح مین عبد العلی
بحر العلوم نے لکہا ہے کہ آن عیب آن بود کہ معجب بعبادت خود بودند و این در ملایکہ طبیعت
بعید نیست چنانکہ جماعت ملایک از عجاب تسبیح و تقدیس خود در آدم علیہ السلام قدح کردند چنانکہ
از فصوص الحکم مستفاد میشود لیکن ملائکہ از قدح آدم علیہ السلام بعجلت توبہ و استغفار کردند و ایشان
را این عجب مستغفر گشت پس قول ولی محمد باینکہ این بیت دلالت دارد بر آن کہ ہاروت
ماروت انسان بودند نہ ملک زیرا کہ در ملک تحقیق عیب کجا است [illegible] انتہی مولوی
روم نے بہی دفتر دوم مین معاصی ملائکہ سے اطلاع دی ہے اور اپنے مرید خاص [illegible] سے نزاع
کی ہے چنانچہ **ابیات** مشورت میرفت در ایجاد خلق ٭ جان شان در بحر قدرت تا بحلق ٭
چون ملائک تابع آن میشدند ٭ بر ملائک خفیہ خنبک میزدند ٭ جو کچہ کہ ان ابیات کی شرح
سے وہ بہی ملائکہ کا رد و قدح ہے مثلا بحر العلوم کہتا ہے کہ اشارت ست بقول اللہ تعالی
(قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک) یعنی گفتند
ملائکہ آیا میگردانی در زمین آنرا کہ فساد میکند یعنی گناہ میکند در زمین و خونریزی میکند پس او
لیاقت خلیفہ بودن ندارد و ما ملائکہ تسبیح بحمد تو میکنیم و تقدیس میکنیم پس ما لیاقت خلافت در ما ست
و سزاوار خلافت ماستیم انتہی یہہ تفسیر بحر العلوم ہے جسکی اقلیم علم و فضل مین دہوم ہے پہر محمد علی کا یہ
مخدوم بحر العلوم دوسرے دفتر کی ۵ طعم حق گسترده بہر ما بساط ٭ کہ بگوئید از طریق انبساط ٭ اس
بیت کی شرح مین کہتا ہے کہ شیخ اکبر فرمودند کہ این قول ملائکہ [illegible] نزاع و مخالفت ست با حق
و طعن بر آدم علیہ السلام نبود از ملائکہ گر بفساد و سفک [illegible] درین قبح [illegible] آنکہ فساد
خونریزی و مخالف حق ست در امر او پس واقع شد از ملائکہ [illegible]
آن تصور نشستہ اند و درین ابیات مولوی قدس سره اشارت بیان کرد کہ آنچہ از ملائکہ
صادر شد قابل مواخذه بود لیکن حلم حق مانع آمد از مواخذه انتہی اگر مولوی جی آدم سے بہی گناه ملائکہ

سے براہ راستی اوانکار کرینگے تو ہم اونکو دبرو اہل عدل و داد شرمسار کرینگے ملا جامی نے سلسلۃ
الذہب مین لکہا ہے کہ فرشتون نے آدم پر طعن کیا اور اپنے تئین گل و عنقا اور آدم کو لیے خار و خس
دیا اور تعالیٰ کو خلقت آدم سے مانع ہوئے اور قادح صانع بلفظہ وہان کی عبارت یہ ہے (در
بیان آنکہ نثار ملکیہ ادراک این معنی نمیکردہ اند از بان طعن بر آدم علیہ السلام کشادند و بروی
بفساد و سفک گواہی دادند **ابیات** بود بیرون ز رشتہ املاک چو کنند این دقیقہ را
ادراک چو لاجرم گاہ غفلت آدم چو بیرون زدند از غرور دعوی دم چو کای خدایا بہیم تراد ہیچہ خوان
بی علمیم تر ادر آب و گل صورت برانگیزی چو کاید از وی فساد و خونریزی چو فاضل اینجا بیک
قبول چو چیست حکمت ز خلقت مفضول چو گل بود خار و خس چہ کار آید چو پیش عنقا مگس بکار
آید چو انتہی کس منہہ سے کہتے ہو کہ درمیان ملائکہ و خدا مباحثہ واقع نہین ہوا اور خیال ملائک
ایجاد آدم سے مانع نہین شاید کہ آپکی رائے مین بحث اسیکا نام ہے کہ آپکی ہاتہ مین اوکی دستار
ہووے اور اوسکے ہاتہ مین آپکی ازار ایک دوسرے کے ہاتہ سے ریش ہووے اور دونون کا مقدمہ
تحصیلدار صاحب کے سامنے پیش ہووے غرضکہ قرآن اور قول اہل عرفان سے محقق ہوا کہ فرشتون نے اوتعالیٰ
کو خلق آدم سے منع کیا اور اعتراض درمیان صنع پس تکذیب الہی لازم ہوئی اور خاطر ملائکہ کو
تجہیل نامتناہی عازم اب مخالف متعصب باختہ خدا و ملائکہ سے اباکرے اور بعد ازین اپنے
تئین رسوا کرے چونکہ فرشتے قائل عبث کاری صانع ہوئے اور خلق آدم سے مانع یعنی خلافت
ہوئے اور مستدعی نیابت تو بالیقین کسیوقت خدائے محمدیہ نے اونکا تکبر دور کرنیکے لئے فرمایا
کہ جو کوئی تم مین سے علم و فضل مین زیادہ ہووے برائے چندے زمین پر آباد ہووے دن کو عہدہ خلافت
پر قیام کرے اور دل و جان سے عدالت کا کام رات کو صاعد سوئے فلک ہووے اور تمام
محفل ملائک پس لابد دو فرشتے گروہ ملائکہ سے جدا ہوئے اور نائب خدا اون ہی اسی نام سے
ہوئے کہ جابر تر قابل حد ہوئے اس مطلب کو فرید الدین عطار نے بلبل نامہ مین نظم کیا ہے
سوط الجبار کا عزم بالجزم **ابیات** شنیدی قصہ ہاروت و ماروت چو کردند خانہ

لاهوت ٭ از اول به خاک بودند رشته ٭ شده آخر چه دیو از غم سرشته ٭ ز حرص و آز شهوت
در ربودند ٭ ز مستی بیخبر مستور بودند ٭ چو آدم را بعالم سفر استاده ٭ بجان هر دو شان آتش در افتاد ٭
بدرگاه خدا رفتند و گفتند ٭ بر آن رازے که در دل می نهفتند ٭ از اول کرده بودند این حکایت ٭
که بر ما هست اولی تر ولایت ٭ فساد و خون کند اولاد آدم ٭ پر از آشوب دارند هر دو عالم ٭ چو
خود را بهتر از آدم بدیدند ٭ از ان پس ره به بهبودی ندیدند ٭ خداوند جهان فرمان شان داد ٭
بدار الملک دنیا شان فرستاد ٭ چو روئے زهره زهرا بدیدند ٭ قلم را بر صلاح خود کشیدند ٭ بر او
عاشق شدند از خود برفتند ٭ نه روز آرام شان نے شب بخفتند ٭ در آمد زهره گریش هر دو بگرفت ٭
بگوش هر دو شان پوشیده میگفت ٭ شمارا گر بمن میلی تمام ست ٭ بجز فرمان من بردن حرام
ست ٭ لباس عاصیان بر خود بپوشید ٭ فساد و خون کنید و مے بنوشید ٭ مرا گر زانکه میخواهید
همدم ٭ در آموزید ما را اسم اعظم ٭ فساد و خون نکردند مے بخوردند ٭ چو مے خوردند فساد و خون
بکردند ٭ بزهره اسم اعظم را بدادند ٭ چو سنگ ایشان بچاه غم فتادند ٭ چو زهره اسم اعظم را بیاموخت ٭
در آتش یکسره مویش نمی سوخت ٭ بخواند آن اسم را بر آسمان شد ٭ همیش در بان و مهرش پاسبان
شد ٭ فرو ماندند ایشان بر سر خاک ٭ بکام دشمنان سرمست تریاک ٭ ز مستی هر دو چون
هش گشتند ٭ ز عمر خویشتن بیزار گشتند ٭ قضا چون اقتضائے نیک و بد کرد ٭ ندانند هیچکس
تدبیر خود کرد ٭ بر آوردند آهی آتش اندود ٭ چو کار افتاد آتش کی کند سود ٭ ستاده پا بجان
عذر خواهان ٭ گناه از بنده عفو از پادشاهان ٭ چنان از کرده خود شرمساریم ٭ که روئے
عذر خواهی هم نداریم ٭ عذاب ما همه جاده کاینجا ٭ نه دی باشد نه امروز و نه فردا ٭ عذاب این
جهان دوران سر آرد ٭ عذاب آن جهان پایان ندارد ٭ ببابل سرنگون در چاه آیند ٭
ولیک از آب جز حسرت نیابند ٭ روند هر دم ببابل در سر چاه ٭ بسحر آموختن ...

فریدالدین عطار نے الہی نامہ کے مقالہ سادس مین مجملاً فضیحت ہاروت و ماروت لکھی ہے اور
نصیحت ہم و فرتوت کی ہے **ابیات** ببابل تیر دی اے مرد فرتوت ٭ که سحر آموزی از ہاروت

Marfat.com

و ماروت ہزاران سال شد کان دو فرشتہ را نگوسار زند جا ذکشتہ حد
آنکہ تا آب آن چاہ مسافت یک بدست است اے عجب راہ چو نتوانند خوردن آب
وکہ امین در توانند تشنگی کشاون چہ استادہ اند چنین پا شد پریشان کہ خواہد کرد تشنگی
جسطرح کہ خدا و ملائکہ مین مباحثہ و مقابلہ ہوا اسیطرح محمد صاحب و ابوبکر مین مخاصمہ و مجادلہ
چنانچہ (یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی) اس آیت کی تفسیر جلالین مین
بہ این عبارتہ (نزلت فی مجادلۃ ابی بکر علی النبی فی تامیر الاقرع ابن حابس او القعقاع بن
اسیطرح اہل حدیث نے گذارش حال ابوبکر و عمر کی ہے چنانچہ حکیم ترمذی نے خبر دی ہے کہ اقدم النبی
قال فقال ابوبکر یا رسول اللہ استعملہ علی قومہ فقال عمر لا تستعملہ یا رسول اللہ فتکلما عند النبی حتی
ارتفعت اصواتہما فقال ابوبکر لعمر ما اردت الا خلافی فقال ما اردت خلافک فنزلت ہذہ الآیۃ
یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنی محمد صاحب آگے آئے ابوبکر نے کہا یا رسول
استعمال کیجئے قوم اپنے پر پس عمر نے کہا مت استعمال کیجئے اوسکو یا رسول اللہ پس دونون نے
اسدرجہ کلام کیا نزدیک محمد صاحب کے کہ بلند ہوئی آوازان دونون کی پس ابوبکر نے واسطے
عمر کے کہا کہ تو میری مخالفت مین رہتا ہے پس عمر نے کہا کہ مین نے تیرے خلاف نہین کیا پس
سورہ حجرات کی یہ آیت گذری یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم صوت النبی یعنی اے ایمان
والو مت بلند کرو اپنی آواز کو نبی کی آواز پر فقط فرشتے بھی آپس مین خصومت کرتے ہین اور
باہم جھگڑتے ہین چنانچہ بخاری و مسلم مین ہے کہ کسی جنگل مین کوئی ظالم مرگیا ملائکہ رحمت و عذاب
وہان نازل ہوئی اور بحث و مباحثہ مین شامل رحمت کے فرشتون نے کہا کہ یہ شخص مستحق
جنت ہے کہ گناہ سے توبہ کرکے آیا ہے عذاب کے فرشتے بولے کہ یہ شخص مستوجب جہنم ہے کہ اس نے تمام
عمر کوئی نیک کام نہین کیا دونون قسم کے ملایک مین خصومت قایم تھی کہ ایک فرشتہ بشکل
انسان نیکو دیدار آیا اور دونون گروہ کا پنچ قرار پایا پس اوس نے پنچایت کی اور واسطے
دورکرنے خصومت کے ہدایت اگر میان محمد علی اصل عبارت کی فرمایش کرینگے تو ہم

Marfat.com

اونکو اسطرح فہمایش کرینگے فاختصمت فیہ ملایکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ
جاء تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ وقالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط الخ یعنی پس خصومت کرنے
لگے اوسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے پس رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص
توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اس نے
کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا اب شلمانون کا وہ دعوی کہ فرشتے ہمیشہ محو فرمانبری ہین
باطل ہوا کیونکہ اگر وے فرمان بری ہی مین مصروف ہوتے تو کسواسطے ملائکہ نار وہان تشریف لاتے
اور کیونکر رحمت کے فرشتون سے نزاع کرتے اس حدیث سے اور بھی چند امور برآمد ہوتے ہین
جو رسالہ صمصام ہند مین قلمبند ہوچکے ہین اسیطرح جامع ترمذی مین روایت ہے کہ محمد صاحب
نے خدا کو خوبصورت آدم کی شکل مین دیکھا پس خدا نے محمد سے دریافت کیا کہ ملائکہ برتر کس چیز
مین خصومت کرتے ہین محمد نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین ہے بعد ازین خدا نے اپنی کف دست درمیان
پستان محمد کے رکھی اور لذت مساس حاصل کی پس محمد پر ہر ایک شے کی حقیقت منکشف ہوگئی بعد
ازین محمد سے خدا نے پوچھا کہ فرشتگان اعلی کس چیز مین خصومت کرتے ہین محمد نے جواب دیا کہ
کفارات مین پہر خدا نے محمد سے سوال کیا کہ ملائکہ کس چیز مین خصومت کرتے ہین محمد نے کہا کہ درجات
مین الخ اگر میان محمد علی اصل عبارت حدیث کے طلبگار ہون تو ہم اصل عبارت اونکی خدمت گذار
مین گذرانینگے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب
قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت
بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شی وعرفت فقال قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت
فی الکفارات الخ اس حدیث سے سوا اسکے کہ فرشتے آپس مین خصومت کرتے
بطریق منازعت جھگڑتے ہین اور بھی کئی امر ظاہر ہوتے ہین اول آنکہ [illegible]
اور حادث وفانی عرش ہو زمین پہ نزول [illegible] مین حلول دوم آنکہ خدا سے
مسلمان ابھی کمنہ [illegible] پستان محمد [illegible] سینہ [illegible] ہونگے وتعالی [illegible]

ہے اور پاکی سے خالی اسیواسطے اوسکو مولوی روم نے شاہد باز کہا کہ اندر محمد کے عشق و دل تھا
چنانچہ دفتر ششم مین ہی **ابیات** عشق حق و عشق شاہد باز شین * بود مایہ جملہ پدید ہا
پس ازان لولاک گفت اندر لقا * در شب معراج شاہد باز ما * جلد اول مدارج النبوت
مین منقول ہی کہ ہر بیگاہ ستر ہزار فرشتے اپنے باز و قبر پر محمد کی مارتے ہین اور حضرت کو پکارتے ہین
جیسا کہ محمد صاحب چونک پڑتے ہین عالمگیر اونکو زفاف کرتی ہین یعنی نزدیک خدا سے شاہد بازی
ہین اور سر فراز کراتے ہین یہہ خدا ے محمدی کی حقیقت حال ہی جسپر مسلمانون کو فخر بدرجۂ کمال
ہے باقی امور کی تشریح اپنے موقع و مقام پر ہوگی جس سے محمد علی کو ندامت تمام تر ہوگی یہان مقصد
بس یہ ہی کہ تفصیل اسکی پیش بین ہی گا ہے گاہے فرشتے عاصی ہوتے ہین اور مرتکب معاصی راہ نجات
لیتے ہین اور کفارہ دیتے ہین چنانچہ ملا جامی نے نفحات الانس مین لکھا ہی کہ آسمان چہارم کو کسی
فرشتے سے کوئی تقصیر صادر ہوئی بسبب اسکے اپنی منزلت و مقام سے دور پڑا پس ملائکہ آسمان
دنیا کی خدمت مین جاکر کہا کہ کیا تدبیر کرین کہ حق تعالی مجکو وہی منزلت و مقام دے فرشتون نے
خواجہ عبد الخالق غجدوانی کا نشان دیا لہذا فرشتہ نے خواجہ کی خدمت مین معاف کرانے تقصیر
کی التجا کی تب اوسنے دعا پڑہی اور بدرجۂ اجابت پہنچی فقط قرآن مصطفوی اور مثنوی معنوی
سے تین امر ثابت ہین ایک یہہ کہ گناہ ہاروت و ماروت کی کچہہ اصل ہی اور روایت دخل ہی دوسرا
یہہ کہ عصمت ملائکہ درست نہین ہی اور عذر قاضی و رازی چست نہین تیسرا یہہ کہ خدا اور فرشتون
مین بحث بسیار ہوئی اور بطریق مجادلہ گفتار پہر قرآن سے ثابت ہی کہ جبرئیل و میکائیل نے
داؤد کو دہوکہا دیا اور اوسکے روبرو جہوٹا جہگڑا کیا آیا وہ مکاری و دروغبافی نہین ہی اور
ناہنجاری و بے انصافی نہین اگر لوث عصیان سے دامن ملائکہ پاک ہوتا تو کیونکر دروغ بافی
و فریب ہی کار باشندگان افلاک ہوتا مولوی محمد علی نے جو کچہہ کہ حصۂ اول سوط الجبار میں
دروغگوئی و حیلہ جوئی جبرئیل و میکائیل کا جواب یا ہی اور زشت روئی مسلمانی پر نقاب
کیا ہی کہ وہ بجنسہ یہی ہی **سوط الجبار** در باب تعقتیان ست کہ چون پیش مفتی مسایل را عرض

Marfat.com

میسازند واقعات اصلیه را در پیرایهٔ واقعات فرضیه وہمچنان واقعات فرضیه را در شکل واقعات اصلیه ظاہر میکنند فی المثل ماجرائے کہ درمیان زید وعمرو رفته است وکسی خود را زید وعمرو را نمود بطور ایہام وتوریہ ماجرائے خود را وانمودہ ودرما ذکرہ کہ سابقا واقع شدہ آنرا ہم در ہیئت مادہ دیگر ظاہر کردہ استفادہ مے کنند واین معنی در عالم شائع ست چنانکہ در کتب ہنود ہم بیشتر نظائر آن موجود است مستفتیان را بدین قدر ایہام وتوریہ متہم ومنسوب بکذب کردن کمال حماقت وابلہی ست نظیر آن دردہا بار است **جواب** جو کچھ تحصیلدار صاحب کی کارگذاری ہے وہ بالکل برعکس راستکاری ہے بلکہ خاطر عاطر بغلبہ تعصب وطرفداری ہے وغم جرم فریب دہی ومکاری اگر فرشتون نے قمار خانہ فریب ہی مین شائع راستکاری نہین ہاری اور سر زرق پر کلاہ عیاری نہین سنواری تو آپ ہی قرآن ہاتھ مین لیکر اور فرزندان ساتھ مین لیکر از روے حلف فرمائیے کہ کس مسلمان نے کس مفتی کے سامنے بیگانہ قضیہ اپنی طرف منسوب کیا ہے اور حیلہ حوالہ کے ساتھ بیان گذارشات واقعہ وحقوق کیا ہے اور مفتی نے وہ قابل استحسان جانا ہے اور اوس مسلمان کو باایمان مانا ہے اگر آپکے اثبات دعوی کی کوئی نظیر ہووے اور کتب محمدیہ مین تحریر تو اوسکی نقل داخل کیجئے اور سرسبزی دعوی بہدایت عقل حاصل کیجئے قطع نظر مفتی سے آپ بھی تحصیلدار ہین آج تک آپکی کچہری مین بھی کسی نے پرائی لڑائی اپنی جانب منسوب کی اور غیر کے عیب سے اپنی ذات معیوب کی اور جناب نے اوسکو مکافات نہ سنائی اور کوئی دفعہ تعزیرات نہ لگائی اصل تو یہ ہے کہ جسوقت کوئی آپکے سامنے اسطرح کا روپ بھریگا اور زید وخالد کا جھگڑا اپنی طرف منسوب کریگا بلا تامل آپ اوسکو زندانی فرمائینگے اور دفعات قانون کے موافق سمجھائینگے سزا دروغ بیانی دینگے اور راہ عدالت نوشیروانی لینگے پھر آپکا یہ قول کہ معاملہ ہذا عالم مین [illegible] انفاس جبرئیلی ضائع ہو گئے نہ متکلم بکر وخالد کی حرکت اپنی طرف عائد نہین کرتا اور اپنے لئے قائم مقام بکر وخالد نہین اگر کسی نے ایسا کیا ہووے تو نشان دیجئے اور درست

مبارک ہین کملک کوہستان ہیچو طعنہ از ین عالم [illegible] فریب
متراج ہونا غیر شرعی نہین آتی کہ بروقت دعوی زبان پر کلکت [illegible]
ہاتہوین صرف ترجمہ کو اصل مہابھارت موجود ہے ہنو[illegible] منفرد مع [illegible]
وسخو تاریخی جہل نشہ نہین مہابہارت مین ایسی کوئی حکایت نہین کہ جسمین [illegible]
ہووے اور دروغگوئی جبرئیل ومیکائیل کی نظیر ہووے ترجمہ وہ بنظر ڈالکر [illegible]
وان بن گئے دو چار غلط مضامین طبیعت سے نکالکر حسان بن گئے لعل تو ترجمہ [illegible]
بادہ خوار حساب ہے دوسرے مہابہارت تاریخ کی کتاب ہے حالانکہ آپکے نزدیک تاریخ
کا چندان اعتبار نہین ہے اور نسل حدیث وقرآن بنگوار نہین بر تقدیر یکہ ہم تاریخ [illegible]
جبرئیل ومیکائیل کی دروغ گفتاری عیان کرتے اور مکاری بیان تو آپکو اختیار تہا
خواہ ترجمہ مردود کی بنا و لتیجہ خواہ اپنی بکر فکر تکذیب قرآن سیاہ دیتے چونکہ آپنے ان مین
سے کوئی کام نہین کیا مزغرا عقل وسحو مین خرام نہین کیا حیف کہ مخالفین واسطے حفظ عصمت
انبیا وملائکہ کے تاریخ ہنود کا جہوٹا ترجمہ سند پکڑتی ہین اور خاندان کہ کن سے بجد وجہد
جہگڑتے ہین اگر بعد ازین اصل مہابہارت کی مذمت کرینگے تو آپ گل انہدام کر بیت الحرام
عہد وپیمان کی مرمت کرینگے **قولہ** شستغنیان راہ دین قدر ایہام وتوریہ تہم [illegible]
تکذیب کردن کمال حماقت وابلہی ست فقط بلا شبہ مولوی جی کی حماقت وابلہی [illegible]
اور ضلالت وگمرہی کہ مکارون کو ملک کہتے ہین اور اسفل السافلین کو فلک چونکہ قول
آپکے جبرئیل ومیکائیل نے توریہ وایہام کیا لہذا ہم نے انکو مکاری ودروغ گفتاری کا الزام
دیا کیونکہ مفہوم توریہ وایہام مکر وفریب ہے جسکا ترجمہ دکسیکو غلطی مین ڈالنا [illegible]
لاریب ہے جسجگہ استعمال توریہ وایہام ہوگا لاجرم کلام مکر پیام ہوگا جبکہ آپکو جبرئیل [illegible]
کے توریہ وایہام پر اقرار ہے تو کیونکر انکی دروغ زنی وفریب دہی کا انکار [illegible]
وفریب ایک چیز ہے یا مانند مفہوم واہ وکنچنی سے نزاع لفظی محتاج از بحث نہی ہے اور نزاع [illegible]

Marfat.com

حق بینی اگر اول ہی آپ مکر و فریب جبرئیل و میکائیل پر موافق آیات قرآن اقرار کرتی
تو فقیر اندرین پر احسان بسیار کرتے اسقدر طول کلام سے معاف رکہتے اور اپنا دامن غبار
اصرار سے صاف اگر جبرئیل و میکائیل کو اوریا کی حمایت منظور تہی اور داؤد کی ہدایت تو
اسطرح پر گذارش کرتے جس سے اونکی دروغگوئی مفہوم ہوتی اور گند گی حیلہ جوئی مشموم
ہوتی صورت اوسکی یہہ تہی کہ داؤد سے یون کہتے کہ زید و بکر دو بہائی ہین زید کے ۹۹ نِنیانوین
بکریان ہین اور بکر کے ایک بکری زید نے بکر سے کہا کہ اپنی بکری میرے حوالہ کر فقط غرضکہ
اس قضیہ کا اپنی جانب منسوب کرنا ہی دروغ بیانی تہی اور حرکت شیطانی کیونکہ نہ دونون
مین سے کسی نے بکری چرائی تہی اور نہ باہم دنبہ کی بابت لڑائی تہی نہ کسی کے پاس گوسفند
تہی نہ غبار خصومت سے راہ صلح بند تہی لہذا بالضرور فرشتون نے زبان دروغ بیانی کہولی
اور میدان معصیت مین متاع زندگانی تولی یہہ مولوی محمد علی نے جو لکہا ہے کہ جسطرح فرشتون
نے تقریر کی ہے دلپذیر وہی ہے کہ اوس مین بہید بہرا ہے تاریکی مین روشن چراغ دہرا ہے وہ محض
غلط ہے اوسکا اچہا انداز نہین ہے اور سوا ہے مکر و فریب کے اوس مین کوئی راز نہین جو کوئی
کذب و دروغ کو بہید کہتا ہے وہ حضیض ضلالت مین جاوید رہتا ہے اوس سر کو فاش کیجئے
گوشگذار ثقات وا دباش کیجئے **سہ** سر مخفی آشکارا کیجئے ؛ پردہ تزویر پارہ کیجئے ؛ یہان
تک عزرائیل وغیرہ ملائکہ کی تشریح مفوت ہوئی اور ضمیمہ گناہ ہاروت و ماروت ہوئی اب
حصۂ چہارم سوط الجبار کے اوسی قول مرقومۂ بالا کا اعادہ کرتا ہون اور چند فقرے تلامذۂ محمد علی
مین زیادہ **قولہ** یا خبر صحیح مسند متصل سے کوئی بات ثابت ہو الخ اب یہہ اس قول کے
رد مین بحث طویل ہوتی ہے اور کوچۂ اختصار سے نیت رحیل جب تک کہ راہ قافیہ بندی نہ کی
پسند خرد مند ہو گی لہذا بعض جا عمداً قافیہ بندی مین درنگ کرتا ہون اور
تنک ان دنون اونہون نے ایک نئی بکر فکر پیش کی ہے اور نام ... جسکا نام
ظفر مبین ہے جو کہ شکست فاش لیقبین یا بین ہے فی الحقیقت مبین نہی دیدان ... و مباحثہ سے

Marfat.com

عزم رسیدن ہی یعنی مولوی صاحب اپنے برادر مسلمان [illegible]
ظفر مبین وازین شجر خاد و ابسیوہ ترمیچین مولوی حق [illegible] اس بحث کی [illegible]
مین بہی کچہہ کا غذ سیاہ کیا ہی اور حق بیانی شکر کن مین حسب بیان [illegible]
ترتیب دیا جائیگا اور علیحدہ کتاب مین مفصل عنقریب دیا جائیگا اس بحث مین [illegible]
شکست فاش ہر قوم ہوگا اوس ہی آپکی نبی بکر کا نالہ [illegible] مفہوم ہوگا [illegible]
کی اصطلاح مین خبر صحیح اوس حدیث کو کہتے ہین کہ جسکا نہ کوئی راوی چہوٹا ہو و [illegible]
کوئی جہوٹا سب راوی سچے ہوین اور یاد کے پکے گناہ کبیرہ سے پاک ہوین اور [illegible]
لولاک بالغ و عاقل ہوین و سالم و عادل کسیطرح بیطون ہوین اور [illegible]
نہ گن ہ صغیرہ پر بہی دوام نکرین اور ہلکاپن کا کوئی کام نہ برہی از عصیان [illegible]
سہو و نسیان فقط اب دار و ہوش نوش کیجئے اور گفتگوی فقیر حق گوش کہ محمد صاحب کی
وفات سے دو سو برس تک صحاح ستہ کی کوئی حدیث داخل کتاب نہین ہوئی اور [illegible]
فصل و باب ہین کل کتب انتقال پیغمبر سے دو سو برس کے بعد تصنیف ہوئی ہین اور [illegible]
محمدیہ منقسم بصحیح و مفصل و ضعیف چنانچہ سب سے پہلے محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری [illegible]
اور رسم تصنیف و تالیف جاری فرمائی شروح مشکات مین لکہا ہی کہ ایک سو چورانوے [illegible]
مین بخاری پیدا ہوا اور اوس نے تخمیناً پچیس برس کی عمر مین صحیح بخاری تصنیف [illegible]
شروع کی اول ملک بملک پہر کر چہہ لاکہہ حدیثین جمع کین پہر در پے امتحان [illegible]
مغز و استخوان صرف چار ہزار حدیثین اپنی صحیح مین داخل فرمائین اور باقی [illegible]
ہزار کی اصل و باطل ٹہیرائین کہتے ہین کہ سولہ برس مین صحیح بخاری ختم ہوئی [illegible]
مین یہی اول کتاب ہے صحیح مسلم وغیرہ کا بعد اسکے حساب ہے اسیطرح مصنفان [illegible]
اپنے وقت کو مسلمانون سے لاکہون حدیثین سنین قدرے اون مین سے [illegible]
کتاب مین درج کین باقی مردود ٹہیرائین چنانچہ ابو داؤد سے نقل کر [illegible]

حدیثین علما کی زبان سے مسموع ہوئین اون مین سے ایک ہزار حدیثین جو بہت صحیح ہین
اپنی کتاب مین لکھین فقط اب غور کیجیو کہ ڈیڑہ سو اڈہائی سو برس کی روایتون مین کہ کسی کا
ذکر کسیکو بارہ برس کیسیکو پندرہ برس اور مانند اس کی راوی ہونگے بعض روایات کے مساوی
اور بعض کے غیر مساوی ہونگے پس بخاری وغیرہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ فلانی روایت مین مسلک کی
مسلوک ہوا اور فلانا راوی متروک ہوا بر تقدیر یکہ ساری روایتون کے راویون کی
برابر تعداد ہوتی اور ایک کو دوسرے کی سراسر یاد ہوتی اور اتفاقاً کسی روایت مین کوئی
راوی کم ہوتا اور سلسلۂ روایت گسستہ ازہم ہوتا تو البتہ یہ مقولہ کہ فلانی روایت کا سلسلہ ٹوٹ
گیا اور کوئی راوی چھوٹ گیا لایق اعتماد ہوتا اور موصوف تھا اور ہوتا شل انی سخت تر از فولاد ہوتا چونکہ
ایسی بات نہین ہے حدیث صحیح وغیر صحیح کی ابھی تحقیقات نہین جیسے کہ کسی راوی کو جہانی ہے
کوئی راہ یقین نہین ہے اسیطرح کسیکے جھوٹا ہونے پر بھی کوئی گواہ نہین نہین ہے برائے خدا انصاف
کر دکہ بخاری مبتلائے بخار ناچاری نے ڈیڑہ سو اڈہائی سو برس کی روایتون کے راویون کی
کسطرح شناخت کی کہ فلان راوی صادق و فلان کاذب تہا اور فلان منافق اور
فلان ناصب کیونکہ اسقدر دراز مدت کی زبانی روایتون کا تحقیق کرنا آسان نہین بلکہ
ملایکا کا راور انسان نہین اگر کوئی دعویٰ کرے کہ مین نے وقت اکبر کی فلانی زبانی روایت کی کما حقہ
تحقیق کی ہے تو ہرگز لایق اعتبار نہین ہے اور قابل تصدیق زنہار نہین کیونکہ اس شخص نے بارہ
پندرہ راویون کو کسطرح سمجھا جانا اور کیونکہ یاد کا پکا مانا لہذا بخاری وغیرہ کی تحقیق مزار کی
اطمینان نہین ہے اور ممتاز از کذب و بہتان نہین مثلاً امروز مولوی جو کسی مسلمان کی زبان
سے استماع داستان کرین اور دس بارہ برس کے بعد دوسرے کو ساوین تو
ممکن نہین ہے کہ بعینہ وہی الفاظ و مضمون ہووین اور افراط و تفریط
نہووین روات تغیر و تبدیل کرتے ہین اور دلیل بے اعتباری انکی یہ ہے کہ انجام کار بخاری
انھون حاشیون کی تکذیب کی اور مختصر کتاب ترتیب دی ابو داود وغیرہ نے بھی اکثر حدیثین

Marfat.com

باطل کہیں اور اپنی سمجھ کی موافق بہت کم کتاب مین داخل ہین [illegible]
روایت کا سن وعن اظہار نہین ہوسکتا اور ہرگز بعد انقضای کثرت سال وسن اعتبار
اب مولوی جی کی نئی بکر فکر عشوہ پرواز ہوتی ہے اور گوہر ریزی خامۂ لولوبار سے جلوہ
شکست فاش کیون نہین ہوسکتا اگر راوی ہر طبقہ مین ثقات و قوی ہون
اور خبر کو متصل مرفوع کردین تو اعتبار خبر کی کیا چیز مانع ہے **جواب** ہمارا تو یہی اعتراض
ہے کہ بخاری وغیرہ نے سیکڑون برس کے لوگون کا حال کیسے جانا کہ فلانا ثقہ و قوی تھا اور
فلانا رند وغبی کیونکہ بخاری وغیرہ کو محمد کے وقت کی کوئی تحریر نہ ملی اور دفتر نبوت سے کوئی تعلیم
مِس دو سو اڈہائی سو برس کے دس پندرہ راویون کی حسب و نسب سے کیونکر آگاہ ہوئے اور کیسے
اونکی صدق و کذب اقوال پر گواہ چونکہ مصنفان صحاح ستہ کو کماحقہ رواۃ کی حقیقت آب و
گل اور کیفیت ضمیر و دل معلوم نہین ہوئی لہذا کوئی خبر مرفوع متصل مرقوم نہین ہوئی اگر
بخاری وغیرہ نے کسی دلیل سے صدق و کذب رواۃ کی حقیقت پائی ہو اور اونکے ہاتھ کوئی
طریقت آئی ہووے تو بیان فرمائیے اور حوض مسلمانی مین کشتی برہان روان کرائیے جو حدیث
کہ مدت مدید تک داخل نسخۂ کتابت نہین ہوئی ہرگز اوسکی حفاظت نہین ہوئی ہر ایک وقت
کے چودر چو رواۃ کی زبان سے ادا ہوگی کمی و بیشی سے لبالب سدا ہوگی دیکھو موت پیغمبر
کے دوسرے برس عمر بن خطاب کو خوف ہوا کہ بر تقدیر عدم تحریر کے قرآن محفوظ نرہیگا بہت
کم ہو جائیگا فقط یہ صحیح بخاری کی ایک فقرہ کا مدعا ہے جو کہ باب القرآن کی ایک حدیث مین
کہا گیا ہے یہان سے ظاہر ہے کہ جو روایت مدت دراز تک بے تحریر رہی تلم اندازہ و تبدیلی
سے پائیلی کمی قول عمر ہے اور دلیل بیّنی وضع خبر ہے کہ بہت حدیثین موضوع ہین مقابل مین
ان اگر حدیثین بھی قرآن کی طرح روبرو رواۃ رقم ہوتین تو کسو اسطو زیادہ و کم ہوتین
اور افراط و تفریط شامل ہوتی نہ اغلاط و تغلیط داخل اب مولوی محمد علی کہتے ہین کہ مدت
کم تحریر نہین ہے لہذا قول کعبہ کی دل پذیر نہین **شکست فاش** ہے

یہ قصہ منقول ہی اوس مین اس مضمون کا کہ (بر تقدیر عدم تحریر قرآن محفوظ نہ ہیگا) نشان
نہین بلکہ اوس حدیث سی تو صاف ظاہر ہی کہ وہ عاقبت اندیشی اور احتیاط صرف اس
نظر سے تہی کہ ہینا نہو کہ جیسے جنگ یمامہ مین بہت قرا شہید ہوئے ہین ایسے ہی کوئی اور لڑائی
پیش آوی اور اوس مین بہی قرا قرآن شہید ہو جاوین اور کوئی قاری باقی نہ رہیگا اگر رہ جاوینگی
تو اسقدر رہ جاوین کہ روایت اونکی رتبہ تواتر سے گہٹ جاوے اس سبب سے احتیاطًا یہہ کرنا چاہیئے
کہ جمع قرا مین کہ ابتک عدد اونکی نصاب تواتر کو پہنچا ہوا ہی لکہہ لیا جاوے تا کہ یہہ کتابت ہی حکم
تواتر پیدا کری اور یہہ سب اسو بہی محض بنظر احتیاط تہی ورنہ روایت قرآن اب تک تابعین کا بر
زبانی ہی چلی آتی ہی کچہہ کتابت پر موقوف نہین **جواب** جسقدر تہا جو کہ محمد علی کی ہذیان
مالیخولیا سے متعلق ہی اگر اس مضمون پر اوس حدیث کی بنیاد نہوتی تو عمر بن خطاب کو اجتماع قرآن
پر استبداد نہوتی اگر حدیث مذکور مین مضمون ہذا کا نشان نہوتا تو حضور ابوبکر مین عمر عرض رسالہ
نہوتا کہ جیسے جنگ یمامہ مین قاری مقتول ہوئے اگر اسیطرح دوسری جگہہ بہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن
مین کہ بہت جاتا رہیگا لہذا بہتر یہہ ہی کہ واسطے جمع کرنے قرآن کے فرمان دیجیے پس ابوبکر نے عرض خدا
عمر مدرجہ اجابت پہنچائی اور حفاظت قرآن بذریعہ کتابت کرائی اگر عاقبت اندیشی عمر
ملحوظ نہوتی تو ہرگز ضمانت قرآن محفوظ نہوتی یہہ بالکل روایت صحیح بخاری کا لب لباب ہے جو کہ تمہارے
نزدیک معتبر کتاب ہے کس منہہ سے کہتے ہو کہ روایت صحیح بخاری مین مضمون ہذا کا نشان نہین ہی
اور تقریر کبہی کن قابل استحسان نہین عنقریب بجنسہ روایت بخاری منقول ہوگی [illegible]
محمد علی مقتول **قولہ** بلکہ اوس حدیث سی تو صاف ظاہر ہی فقط اس رسالہ مین بہی تکرار لفظ
صاف جاری کرنے لگے اور حیلہ حوالہ مین اوقات گذاری ناحق منہ خالی کرتے ہو
را بہت سہی تو مطلب کا لی کرتے ہو الفاظ زیادہ صریح بہرتی ہو آپکی
بے سبب نہ دوابستی ہو دو رہے چشم نرگس نہ ہے سیاہ در ہے **قولہ**
الی قراء قرآن شہید ہو جاوین الخ یہان سے لیکہ (حکم تواتر پیدا کرے) یہان تک محمد

Marfat.com

زبان درازی ہے اور صحیح بخاری پر تہمت لگانا بھی حدیث مذکور میں اسکا نشان نہیں لہذا
قول فصل۔ مطابق عہد و پیمان نہیں اگر سچے تھے تو اصل عبارت حدیث کیوں نہیں تحریر کی
حیلہ و حوالہ کے ساتھ جھوٹی تقریر کی جھوٹ بولنا شیوہ بیدین ہے جھوٹے کے حق میں لعنت
اللہ علی الکاذبین ہے آپ نے اپنے تئیں ملعون کیا اور دروغگوئی کے ساتھ ملعون جو لوگ
ہے وہ جھوٹ بولنے سے بیزار ہے سو ۵ راست گو کو کذب سے رغبت نہیں ہے اور اسکے قدر
سے نسبت نہیں ہے لہذا آپکی گفتار پر مسلمانوں کو اعتبار نہ رہا اور سوط الجبار پر تحقیقات کامل
کہاں تک قرآن و حدیث کے عیب پر پردہ ڈالو گے کب تک مسلمانوں کو فریب دیکر
کی تدبیر نکالو گے آپکی گندگی خیانت سے خر مسلمانی سڑ گیا اور مرض نسیان ہو گیا اب وہ حدیث
بجنسہ داخل کتاب ہذا کیجاتی ہے اور خیانت محمد علی روشن تر از آفتاب تاباں عن زید بن
ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اہل الیمامہ فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابوبکر ان عمر اتانی
فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان یستحر القتل بالقراء بالمواطن فیذہب
کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول
اللہ قال عمر ہذا واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذالک و رایت فی ذالک
الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتہمک قد کنت تکتب الوحی لرسول
اللہ فتتبع القرآن فاجمعہ فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع
القرآن قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ قال ہو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی
حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف
وصدور الرجال حتی وجدت آخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری لم اجدہا مع احد غیرہ
لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمۃ براءۃ فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر
حیاتہ ثم عند حفصۃ بنت عمر یعنی زید بن ثابت کہتا ہے کہ ابوبکر نے مقتل اہل یمامہ میں آدمی بھیجا
پس میں ابوبکر کے پاس گیا تھا تو عمر بن خطاب ابوبکر کے نزدیک بیٹھا تھا ابوبکر نے کہا

Marfat.com

خبر دیا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی مین قرآن کے قاری بہت مقتول ہوئی ہین
مین ڈرتا ہون کہ اگر اور مقامون مین بہی ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن مین سے بہت جاتا
رہیگا اور مین مصلحت دیکہتا ہون کہ تم واسطے جمع کرنے قرآن کے حکم دو مین نے یعنی ابوبکر نے عمر سے
کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ نے نہین کیا تم کیونکر کروگے عمر نے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے پس عمر
تکرار یہی بات مجہہ سے کہتا رہا یہان تک کہ اللہ نے میرے دل کو اس امر پر آگاہ کیا اور قرآن
کے جمع کرنے مین جو فایدہ کہ عمر کو معلوم ہوا تہا مجہکو بہی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجہہ سے
کہا کہ تو مرد جوان ہے سمجہدار لا تہمت دروغگوئی سے مبرا ہے اور واسطے رسول اللہ کے وحی
لکہا کرتا تہا پس تو قرآن کو تلاش کر کے جمع کر پس قسم ہے خدا کی اگر لوگ مجکو ایک پہاڑ اوٹہانی
کی تکلیف دیتے تو مجہہ پر گران نگذرتی جیسا کہ قرآن کا جمع کرنا بہاری ہوا کہا زید نے کہ کہا مین
نے جس کام کو رسول اللہ نے نہین کیا تم کیونکر کرتے ہو کہا ابوبکر نے قسم خدا کی وہ بہتر ہے پس رہا
ابوبکر مجہہ سے تکرار کہتا رہا یہان تک کہ اللہ نے میرے دل کو بہی اوس امر کے فایدہ پر آگاہ کیا
جس پر ابوبکر و عمر کے دل کو آگاہ کیا تہا پس تلاش کیا مین نے قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا
تہا مین اسکو خرما کے پتون اور سفید پتہرون اور حافظون کی سینون سے یہان تک کہ
آخر سورہ توبہ کا ابو خزیمہ انصاری کے سواے کسی کے پاس نہ پایا وہ آخر سورہ توبہ کا یہہ
ہی (لقد جاءکم رسول من انفسکم) خاتمہ سورہ توبہ تک پس وہ اجزا ابوبکر کے پاس رہے جب
اوس نے وفات پائی تو عمر کے پاس رہے پہر حفصہ بنت عمر کے پاس رہے فقط یہان سے ظاہر ہے
کہ مولوی جی کی تاویل برخلاف حدیث ہے اور زشت تر از او صاف خبیث حدیث مین
مرتبہ تواتر و جمع قرا و اعداد نصاب وغیرہ آپکی اختراع کہان ہے از روی ایمان بیان
حق ترجمان کیجئے کہ یہہ کون یاد بان ہے ہم نے تو دیدہ و دانستہ اغماض کیا تہا
ملاحظین سے ایک یہ اعتراض کیا تہا تم نے یارون طعنہ ... ہوا ... ابوبکر
و عمر ... کو بکو پہرائی جو کچہہ کہ ہم کہتے ہے حضرات تمہاری سے وہی اظہر ہوا ور ...

Marfat.com

معلم تہذیب کے تبیین القرآن اس فقرہ [illegible]

اپنے مطلب کی تاویل کر سکو گر (اصح) فقرہ الا تتبع الرجال [illegible]

اس فقرہ سے ثابت ہی کہ ابو بکر و عمر و زید بن ثابت کی راے متفق ہوئی کہ جب [illegible]

قرآن ملحوظ نہوگی ضخامت فرقان محفوظ نہوگی قرآن مین سے بہت کم ہوجائیگا بلکہ

کالعدم ہوجائیگا جو روایت کہ مدت دراز تک تحریر نہین ہوتی محفوظ از غلط و تغییر نہین

اسواسطے قرآن کا جمع کرنا بہتر ہی اور در صورت عدم اجتماع کم ہونے کا خطرہ ہی اصل

ہی کہ موت پیغمبر سے دوسرے برس عمر کو خوف ہوا کہ اگر قرآن اکٹھا نہوگا تو قلیل رہجائیگا

صرف نام تنزیل رہجائیگا کیونکہ جو روایت بہت دنون بے تحریر رہیگی اور جستجو توبہ

جماعت کثیر کہو گی اوسکی نگہبانی دشوار ہی برعکس عادت اہل روزگار ہی پس مولوی جی

کیونکر کہتے ہین کہ روایت بخاری مین اعتراض کچہ کن کا نشان نہین ہی اور بیان اندر مین

مطہر دلیل و برہان نہین حقیقت یہہ ہی کہ جو کچہ آپ نے تاویل بنائی ہی اوسکا حدیث بخاری

مین نشان نہین ہی اور جہوٹے کو لئے قانون تحصیلداری مین تاوان نہین اگر فرضاً آپکی

تاویل بہی قبول کیجاے تو بہی حدیث و قرآن پر الزام آتا ہی اور ہمارا اعتراض زیادہ تر

استحکام پاتا ہی کیونکہ آپکی تقریر کا یہی حاصل ہی کہ عمر نے قرآن جمع کرنیکے واسطے اس

سبب سے اصرار کیا کہ جیسے جنگ یمامہ مین اکثر قاری مارے گئے اگر ایسے ہی کسی دوسری لڑائی

مین کام آئے تو روایت قرآن رتبہ تواتر سے کم ہوجاویگی اسواسطے قاریون کے جمع مین

جنکی اعداد نصاب تواتر کو پہنچے ہوں قرآن لکہا جاوے فقط اس سے جانا جاتا ہی کہ [illegible]

محمدیہ کی کچہ اصل نہین ہی کہ وہ مجمع رواۃ مین نہین لکہی گئین اسکا تو کچہ ذکر ہی کہ اوس [illegible]

عدد اور رتبہ تواتر کو پہنچے ہوں بلکہ رواۃ اصلی کی موت کے دو سو برس بعد بخاری [illegible]

ہین جو کہ نہ ملک عرب مین قیام رکہتے تہے اور نہ خاندانی اسلام چنانچہ منقول ہی کہ [illegible]

[illegible] مسلمان ہوا جو کہ قدیمی شہر بخارا کا باشندہ تہا اور سنگ بخارا کا [illegible]

وغیرہ محدثین بہی نے مسلمان تہو اور ساکن ملک ایران ان لوگون مین
نبوت کا رشتہ دار تہا اور نہ کوئی یگانہ صحابہ کبار اگر احادیث بھی بجمع رواۃ مین تحریر
ہوتا کلام ام الکتاب کی ہمشیر ہوتین چونکہ اصلی راویون کی موت سے صدہا سال بعد
تصنیف ہوئین اسوسطے منقسم باقسام صحیح وحسن ومرفوع ومتصل ومسند وضعیف ہوئین اگر
اسی طرح روایت قرآن بہی سو دو سو برس تک زبانی چلی آتی تو زیر بار پریشانی ملی جاتی
منقسم باقسام ہوتی کب مرفوع متصل بالتمام ہوتی آیات قرآن بھی حسن ومرفوع ومتصل ومسند
ومشہور ومرفوع ہوتین اور موقوف ومرسل ومنقطع وغریب وعزیز وموضوع ہوتین مین قسمیہ
کہتا ہون کہ اگر قرآن کا مدار زبانی یادداشت پر ہوتا تو مضمون ومطلب واگذاشت
الکنہ ہوتا بہت باتین موضوع وداخل ہوتین اور آسمان زبان سے مثل آیات متصل مرفوع
نازل ہوتین صفحہ عالم سے اصلیت قرآن یکقلم برخاست ہوتی مثل دفاتر احادیث بلا کم و
کاست ہوتی ان خرابیون کو دیکھکر عمر وابوبکر اگر قرآن جمع نکراتے تو اکثر ضایع ہوتا مانند
کتب دیگر شرایع ہوتا چونکہ اونہون نے احادیث کی حفاظت واجب نسمجھی اسوسطے اوکی
کتابت مناسب نسمجھی اگر احادیث کی بھی چاہ رکہتے تو اونکے جمع کرنے مین بھی کوشش خاطر
خواہ رکہتے اوراق خزان کی مانند پریشان نچھوڑتے دیدہ ودانستہ رایگان لعل بدخشان
نتوڑتے اب ہم عرض کرتے ہین کہ تاویل محمد علی محض غلط ہے حدیث بخاری سے ہرگز ثابت نہین
ہے کہ قرآن مجمع قرا مین مرقوم ہوا بلکہ حدیث مذکور سے یہی ظاہر ہے کہ تنہا زید بن ثابت
نے لکہا بخاری کے اس فقرہ پر غور کیجئے (فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور
الرجال) یعنی پس تلاش کیا مین نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو خرما کی شاخو
اور سفید پتہرون اور لوگون کے سینون سے فقط اگر زید بن ثابت مجمع قرا
کرتا تو اسطرح پر کسواسطے بیان کرتا بلکہ بجائے اسکی یون کہتا کہ مین نے مجمع قرا مین قرآ
لکہا یا اور اپنی طرف سے افراط وتفریط کا بہتان دفع کیا زید بن ثابت نے سارا قرآ

ایک قاری کے سامنے بہی نہین لکہا ہے [illegible]
قرآن کی کہجور کے پتون سے نقل کی اور کچھ سفید پتہرون سے اور کچھ [illegible]
سے سب جانتے ہین کہ شاخ شجر و سنگ مرمر قاری نہین ہے اور [illegible]
یہان سے ظاہر ہے کہ جمع قرار مین قرآن جمع کرنیکے ابوبکر صاحب نے فرمایا [illegible]
موافق زید بن ثابت نے اجتماع قرآن کیا بلکہ انہون نے واسطے جمع کرنے آیات [illegible]
کے دستوری دی اور اس نے تعمیل اوسکی بنا چاری ومجبوری کی محمد علی نے بنا بر رفع نقصان
قرآن وحدیث کے جو کچھ کہ بات بنائی تہی اور اوراق فرقان پر گندگی ہنیا بات [illegible]
تہی وہ بالکل اونکی پراگندہ گوئی ہے لاجرم انہون نے اپنے صفحہ خاطر سے آیت [illegible]
حال و آیندہ دہوئی ہے اب مخفی نرہے کہ حدیث مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی آیات
کے لئے تواتر نہین ہے اور کوہ زبان رواۃ سے اس قرأت کے لئے تقاطر نہین حدیث [illegible]
کے فقرہ اخیر پر غور کیجے اور پہر اون کے ملا پر اطلاق تو کر اولٹی تقریر کرتا ہے اور [illegible]
مین خاک تحقیر بہرتا ہے وہ فقرہ یہ ہے (حتی وجدت آخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری
لم اجدہا مع احد غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمۃ براءۃ) یعنی یہان تک کہ آخر سورہ [illegible]
کا ابو خزیمہ انصاری کے سوائے کسی کے پاس مین نے نہ پایا وہ آخر سورہ توبہ کا یہ ہے (لقد
جاءکم رسول من انفسکم) خاتمہ سورہ براءۃ تک یہان سے ثابت ہوتا ہے کہ سورہ توبہ کی [illegible]
آیت کا صرف ایک راوی ہے پس یہ حدیث فرد کے مساوی ہے متصل مرفوع نہین [illegible]
ستارہ قرآن کا افق صحت سے طلوع نہین ہو کچھ لکھے کہ زید بن ثابت نے سورہ [illegible]
کا آخر سوائے ابو خزیمہ انصاری کے کسیکے پاس لکہا ہوا نہ پایا تو وہ محض جہوٹا [illegible]
ایسی تو بہت آیات تہین کہ جو زید بن ثابت نے لوگون کی یاد سے لین لکہی [illegible]
تہہ نہ آئین حدیث متنازعہ مین کلمہ (صدور الرجال) کا یہی مطلب ہے کہ اکثر [illegible]
کی یاد سے لکہین نوشتہ کسی جگہ نہ ملین اگر سورہ توبہ کا آخر بہی ان ہی [illegible]

Marfat.com

اسواسطے زید بن ثابت اوسکو علیحدہ ذکر کرتا (حتی وجدت آخر سورہ التوبہ) الخ اس قول
سے یہہ بہی واضح ہوتا ہے کہ قرآن مین ایسے فقرے بہی سو دو سو ہونگے کہ جنکے راوی صرف دو
ہونگے کیونکہ جس صورت مین بعض آیت صفت فرد کی حاوی ہے اور اوسکا ایک ہی راوی ہے
تو کسی آیت کے دو راوی ہونے کا کون مانع ہے اور مخالفت عقل پر کون قانع ہے پس جن
آیتون کے دو راوی باتمیز ہین وہ مانند حدیث عزیز ہین غرضکہ قرآن اول سے آخر تک صحیح
نہین ہے اور اوسکو جامع ترمذی و ابوداؤد پر ترجیح نہین کیونکہ کوئی آیت مثل حدیث عزیز
اور کوئی مانند حدیث فرد ہے اور روے صحت قرآن پہلی صنف سے زردہے کل آیات کے لئے
تواتر حاصل نہین ہے اور مصنف قرآن کے حق مین آیت تفاخرہ نازل نہین یقین ہے کہ بعضی
آیتین کسیکو یاد نرہین یا زید بن ثابت سے براہ عناد نہ کہین لہذا داخل کتابت ہوئین اور
مسرت افزاے خاطر شیخ و شاب ہوئین چنانچہ جسوقت عثمان نے ابوبکر کا جمع کیا ہوا
قرآن حفصہ سے طلب فرمایا اور از سر نو مرتب کرایا تو سورہ احزاب کی ایک آیت جو
زید بن ثابت نے پیغمبر کی زبان سے سنی تہی نپائی جب تلاش کی تو خزیمہ ابن ثابت انصاری
کے پاس ملی وہ آیت یہہ ہے (من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ) فقط یہہ
تمام سرگذشت صحیح بخاری مین لکہی ہے اور اوس سے پیدا ہے کہ جب عہد ابوبکر مین مصحف جمع
کیا تو زید بن ثابت کو اس آیت کا خیال نہوا اسواسطے قرآن مین ادخال نہوا پہ جسوقت
خلافت عثمان مین پہلے مصحف کی تکذیب ہوئی اور نئی ترتیب ہوئی تب زید بن ثابت
نے یہہ آیت یاد کی اور سورۂ احزاب مین ایزاد کی اس تمہید سے ہمارا اصلی مطلب یہہ ہے
جس صورت مین موت پیغمبر سے دو برس بعد اونکے خاص اصحاب پر تحقیق قرآن
ہوئی اور نقد کم استعدادی کی معیار ہوئی تو بخاری و مسلم کی کیا اصل ہے کہ سیکڑون برس
کے بعد تحقیق حدیث شریف کرین کسیکی تصحیح اور کسیکی تضعیف کرین زید بن ثابت کہ خاص
کاتب جناب رسالتمآب لولاک تہا اور بقول ابوبکر عیب جہل و تہمت سے پاک تہا وہ متہم سترعی کا

کہتا ہے کہ قرآن کا اکٹھا کرنا مجکو چندان مشکل تھا کہ ہر کسی کی نسبت ایک [illegible]
جگہہ پہاڑ کا نقل کرنا آسان تھا جس حدیث مین تھا کہ یہان تک گفتگو ہے طول [illegible]
مین یہہ سرگذشت بہی منقول ہوئی ہے جبکہ اجتماع قرآن کا یہہ حال ہے تو بخاری و مسلم کو کیا
مجال ہے کہ اڑہائی سو برس کے بعد احادیث محمدی جمع کرین اور جہوٹ و جعل بغیر [illegible]
افراط و تفریط دفع کرین جن بخاری وغیرہم کے امتحان پہ اطمینان کرے تم موجودی ہجرت
کی تیسری صدی مین ہوئے ہین اتنی مدت کی زبانی روایتون کی تنقیح نہین کر سکتے
اور تحقیق و تصحیح نہین **شکست فاش** لالہ صاحب یہہ آپ نے توہم پرستی
کی ہے کہ آپ نے اپنے اور اپنے علم پر قیاس کر کے ایک حکم کلی جاری کر دیا **ابیات**
ماندا حوالت بدان طرفہ مگس پشہ کوہی نپنداشت خود را مست مگس پشہ کار پاکان را
قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر اگر کوئی دلیل عقلی اس استحالہ پر [illegible]
ہو تو پیش کرو ورنہ سب ہذیان سرائی آپکی لائق التفات کے نہین **جواب** میان جی
صاحب بلا شبہ جناب نے توہم پرستی اختیار کی کہ بے سبب لفظ (آپ نے) کی تکرار
کی لا کلام آپ توہم پرست ہین بلکہ یہہ مثل ہے کہ جو لفظ بادہ خوار کے منہہ سے اول بار سرزد
ہوتا ہے وہی تکرار بر آمد ہوتا ہے یہی حال آپکا ہے کہ الفاظ زائد سے جناب کی کتاب
پر ہے گویا گپ بادہ خوار بے تال و سر ہے چہ جائیکہ بحث لفظی تحقیق معنی کی خارج ہے لہذا اگر [illegible]
عرش معنی پر خارج ہے بالضرور بخاری و مسلم وغیرہ انسان تھے لعدم کسب [illegible] بیان [illegible]
تم بہی اونکو مثل سایر الناس ہی جانتے ہو اور اسی طرح [illegible] ہم و [illegible] اس ہی [illegible]
کوئی مسلمان اونکو صاحب وحی و الہام نہین کہتا اور واقف اسرار [illegible]
اگر کسی نے اونکو ہمسر خضر و الیاس سمجھا ہو گا اور بتفصیل مراتب [illegible] تو حوالہ [illegible]
[illegible] اور جلد تر جواب عطا کیجئے عقلا کا قاعدہ ہے کہ جو حالت ہزار دو ہزار مین [illegible]
[illegible] تو حکم کلی جاری فرماتے ہین مثلا جسم تھا کہ ہشیار تغیر کو حادث دیکھا تو [illegible]

Marfat.com

متغیر حادث ہین اگر آپکو منطق خوانی سے کچھ نتیجہ حاصل ہوتا تو کسیطرح عزم سبو کی باطل
ہوتا جبکہ ہم ہزارون مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کوئی گذارشات صد ہا سال ہوہو تحقیق نہین
کرسکتا اور کذب وصدق کی کماحقہ تفریق نہین تو بخاری ومسلم کے لئے کیا خصوصیت ہے
کہ انکی تحقیقات سچی ہوونگی اور ہر ایک بات اپکی زید بن ثابت باوصفیکہ کاتب وحی وصحابی
پیغمبر تہا اور بخاری ومسلم سے بدرجہا بہتر انتقال پیغمبر کے دوسرے سال ہی تلاش قرآن
مین اونکی سعی باتمام مشکور نہوئی اور چہرہ آیات سیکر دگمنامی دوڑ مین تو بخاری خود بہ
بخار نادانی مبتلا ہوگا اور اوسکا مرض بغیر الہام ربانی لا دوا ہوگا حالانکہ وہ کسی وقت
صاحب الہام نہین ہوا اور عامی ہونی بخاری مین آج تک کسیکو کلام نہین ہوا بایکہ مسلمانان
کے اہل تنزیل والہام بہی مرکب ہو دنسیان تہے اور بانی مبانی سرکشی وعصیان حال
آدم مشہور تہا اور قصہ گندم و دام مذکور بخاری کیونکر آدم سے بڑھکر ہو سکتا تہا اور کسطرح افضل
از پیغمبر بہرحال بخاری وغیرہ مثل عوام الناس تہے اور پابند وہم وقیاس جو کوئی ایسا ہوگا
اوسکی تحقیق پر کیونکر بہروسا ہوگا اصل تو یہ ہے کہ بخاری سے تحصیلدار بلاری ہوشیار تر کہ کسیقدر
منطق وحکمت سے بھی خبردار ہے اب تحصیلدار صاحب کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ جسقدر
مقدمات انکے حضور مین دایر ہوئے ہین اور جن کے وہ بخوبی ماہر ہو گئے ہین اگر ایک کی بہی حقیقت
من وعن بیان کرین اور بجنسہ سال وسن عیان تو بخاری کی علت کا درمان ہوگا اور صحت
کلی کا گمان خوبی یہہ ہے کہ مولوی جی کرسانی جسقدر حال گذرے ہین اور درگاہ ملکہ معظمہ سے
جتنے فرمان وحی تمثال اوترے ہین کل دفتر تحصیل مین بتفصیل اسبین ہین اور مہر ودستخط تحصیلدار
مزین لتنے پر بہی آپ بدون ملاحظہ کاغذات کسی حال سے بجنسہ اطلاع نہین دے
بخاری کی تو کتنا اصل ہے کہ سیکڑون برس کے حالات مین جو اوسکے وقت تک
ہوا تحقیق کرے اور راہ تعمیق لے **قولہ** باید احوالت بدان ظہر نگس کہ ... بداشت ...
کس پ فقط یہہ ابیات تلارم زادہ ... شخص کے حق مین لکہی ہین جو اپنی دانش کی

تاویل قرآن کرکے اور تبدیل قرآن آپ نے سمجھ رکھی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ

وہ شعر کہ جس سے یہ مطلب برآمد تھا قلم انداز کیا اور یہ تحصیل لاحاصل تھا

سے برہو تاویل قرآن میکنی * پست و کژ شد از تو معنی سنی * فی الواقع وہ شخص

کہ جابجا آپ نے جھوٹی تاویل کی ہے اور تفسیر سید احمد خان صاحب کی تکمیل میں آپ ہی

منہمک ہیں اور آپ ہی مست کس آپ ہی نے اپنے ذرہ کو آفتاب مانا ہے اور آپ ہی نے

بکر فکر کو ام الکتاب جانا ہے **قولہ** کار پاکان را قیاس از خود مگیر الخ یہ شعر ملائے روم

اوس ولی کی شان میں ایراد فرمایا کہ جس نے مدینہ قتل وزنا آباد کر ایا یعنی ایک ولی صاحب

نے بادشاہ دین پناہ سے کہا کہ سمرقند سے فلانی زرگر کو بلا اور اوسکے پاس اپنی دلبر کو سلادو

دین پناہ نے حکم ولی کی اطاعت کی اور اپنی مدخولہ کو زرگر کے پاس سونے کی اجازت دی من

بعد ولی مذکور نے بادشاہ سے کہا کہ اب اس زرگر کو پیالہ زہر آلود پلائیے اور عیش و لذت کو کہلایئے

پس بادشاہ نے زہر دے کر زرگر کو ہلاک کیا کان ملاحت کو تہ خاک کیا معلوم نہیں کہ محمد علی

نے کیونکر یہ بیت محدث بخاری کی شان میں عرض کی اور کس طرح ذات بخاری قائم مقام

ولی مذکور فرض کی کیونکہ آج تک ہمنے نہیں سنا کہ محمد بن اسمعیل بخاری نے واسطے قتل وزنا

کے دستوری دی اور اپنے سر پر بدنامی پوری لی محمد علی نے خوب حمایت بخاری میں اقدام

کیا کہ بیچارے کو اباحت قتل وزنا کاری میں بدنام کیا **قولہ** اگر کوئی دلیل عقلی اس احتمال

پر لیتی ہو تو پیش کرو فقط تم نے ساری منطق وحکمت کھائی باز اعمر میں خوب دولت عزت

کمائی منطق حکمت تو ایک طرف اگر آپکو کوئی دفعہ قانون بھی یاد ہوتی تو کیونکر گفتگو سے

اسامی منزل آباد ہوتی ذرا سمجھو کہ انکار کے لئے احتیاج دلیل ہرگز نہیں ہے ثبوت بذمہ مدعی کے

ہمارا یہ قول ہے کہ سیکڑون برس کی گذارشات کو جیسی کی تیسی تحقیق کرنا بخاری کا کام

نہین اور ایام گذاری کا مقام نہین بلکہ بوساطت وحی والہام کے طاقت انسان

سے بعید ہے نبی و ولی کا حصہ شرح و بیان سے مستند ہے اگر آپکا دعویٰ یہ ہے کہ بخاری نے

Marfat.com

بیان اصلیت احادیث باسانی کیا اور دودہ کا دودہ پانی کا پانی تو آپ ہی تبیل پر
کیجیے کہ ثبوت مدعی کے ذمہ ہے چونکہ آپ نے کوئی دلیل پیش نہین کی اور تسکین خاطر خیر اندیش
نہین لہذا آپکا دعوی قابل سماعت نہین ہے اور اسمعیل بخاری سے اطلاعات نہیں کہ وہ تین سو
برس کے حال کو سن وعن جاننا متعلق بغیب دانی ہے اور وہ اہل صفات حقانی انسان سہو و نسیان
سے مرکب ہے اور قرآن مین بلقب ظلوم وجہول ملقب **قولہ** ورنہ سب ہذیان سرائی آپکی
لائق التفات نہین ہے فقط چونکہ آپ نے دعوی دایر کیا اور ثبوت کچھ ندیا بنا برین آپکی ساری
ہذیان سرائی ہے اور آپ نے دہرپت نسیان گائی ہے کوئی فقرہ لائق التفات نہین ہے اور
کام کی بات نہین **ہ** نام ہذیان سرا نہ ہو روشن ۔ آگ سکے دود سے وہ نور عین ۔ ہر چند
انسان منطق وحکمت وغیرہ علوم مین ہوشیار ہووے اور زبان ہند و رم سے خبردار مگر وہ بلکو
تین سو برس کے حال سے کما حقہ آگاہ نہین ہو سکتا اور سر رشتہ افراط تفریط کو تاہ نہین بخاری
وغیرہ کا تو کیا ذکر ہے کہ علوم عقلی سے کامیاب تھے اور نہ دانائے اسرار ام الکتاب لہ بوجہ نادانی
انکشاف ہماری
منقار کھولتا ہے اور بام اسلام پر بزبان آتشبار بولتا ہے
روایات باسناد مرفوعہ متصلہ مروی ہین اور بطور یہ کہ متن سے وہ منقول ہے اوسی طرح سے حال
رواۃ بھی کابرا عن کابر تحقیق کرتے چلے آئے ہین اور اس تحقیقات کی ایک ایک کتاب علیحدہ
اکثر محدثین نے مدون کردی ہے دیکھیے تاریخ محمد بن اسمعیل بخاری اور کتاب علل ابو عیسی ترمذی
اور ابواب تحقیق رجال مسلم بن حجاج نیشاپوری اور نامہ ابو داؤد باہل مکہ اور دیگر کتب تحقیقات
احوال رواۃ غرضکہ جس طور پر احتیاط بلیغ کے ساتھ اہتمام روایت متن حدیث کا کیا گیا
اوسی طور پر اہتمام تحقیقات حال رواۃ کا عمل مین آیا ہے اور یہ باتیں کچھ محمد بن اسمعیل بخاری وغیرہ کی
شروع نہین ہوئی بلکہ اون سے اوپر جو شیوخ اونکے ہین [illegible]
چلے آئے ہین **جواب** حقیقت مرفوع متصل میں [illegible]
پھر بھی حوصلہ باقی ہے تو پی جام [illegible] **ابیات** پلا ساقیا [illegible]

کرین جاکر دشمن کے دستانہ جنگ وحسام زبان کا نیا زنگ ہے وبدیہ شرح
ہو جب تک کہ جملہ رواۃ کا نام ومقام بتعیین معلوم ہوگا کوئی قول باسم مرفوع
نہوگا مسلمانون کے پاس ثبوت اسماء اکثر رواۃ کی ایسی کوئی دلیل نہین ہے جس مین
قال وقیل نہین ہے اگر کوئی کہے کہ جس راوی نے بخاری سے روایت کی اوس نے بھی ہدایت کی
روایت کا کوئی راوی درمیان مین نہین رہا اور مجھہ سے پہلے راویون نے ایک دوسرے سے
ہی کہا ہے تو جواب یہی ہے کہ جس بات کا زبانی گواہی پر مدار ہوگا تو لاریب احتمال بے اعتبا
بے قرار ہوگا کوئی عاقل ایسی روایت کو قبول نفرمائیگا اور اہنے دین وایمان کے اصول نہ بنائے
اگر فرض کیا جاوے کہ کل راوی راستگو اور حق جو تھے تو بھی سیکڑون برس کی بات کا یاد رکھنا
آسان نہین ہے اور سہو ونسیان سے کوئی انسان در امان نہین خصوصاً ہر ایک مسلمان کے
پیچھے ایک شیطان لگے ہاتھ اور نقد دین وایمان ٹھگ رہا ہے پس دشواری بالائے دشواری
ہے کہ جب تک کوئی مسلمان بطرف کتم عدم سدہار ممکن نہین کہ دام راستی کے ساتھ
دم مارے اگر مسلمان زادہ کے لئے سہو ونسیان سے اطمینان ہوتا اور شیطان سے امان
تو مرفوع متصل کوئی شی ہوتی اور سیقدر نزاع طے ہوتی قطع نظر اس سے جو روایت کہ سچی
ہے وہ سچی ہے خواہ اوسکا ایک راوی ہو خواہ بسیار خواہ صحابہ تک پہنچی ہو خواہ محمد صاحب
تک کثرت رواۃ سے کوئی روایت سچی نہین ہوسکتی اور قلت رواۃ سے کوئی جھوٹی نہین
پس جسقدر کہ آپ نے روایات مرفوع متصل پر فخر کیا ہے برعکس اسکے عمر وابوبکر کیا ہے کہ اونہون
نے ایک راوی کی بھی روایت منظور فرمائی تھی اور اسی بنا پر سورۂ برارت واحزاب کی
آیت مسطور کرائی تھی برین تقدیر اگر صرف مرفوع متصل پر اعتماد کروگے تو قرانیت اکثر آیات
برباد کروگے مرفوع متصل کے راویون کے لئے یہی ضرور ہے کہ یاد کے پکے ہوویں اور
ت کے سچے حالانکہ یہ بالکل خلاف قیاس ہے اور برخلاف عادت سائر الناس جبکہ بقول
آدمی سہو ونسیان سے بنا ہے تو کون ایسا ہے جو بچا ہے عام لوگ تو ایک طرف ہین خود انبیا کو ذم لیتا

وغفلت سے جاری نہین ہے اور مخالفت عادت بشری پر یارا نہین حصہ اول سوط التحقیق مین آگے ہی لکہہ چکے ہین کہ آدم معاملہ عطاء عمر بہول گیا تہا اختیار بخندق ذہول گیا اصل عبارت اوسکی یہہ ہے **فقرہ** معاملہ عطاے عمر در ابتداے پیدایش آدم واقع شدہ ومعاملہ کہ با ملک الموت بیان آمدہ بعد ہزار سال بود پس اگر معاملہ اول آدم را یاد نماند محل اعتراض نیست فقط موسی ویوشع بہی مغلوب نسیان تہے اور مثل عام آدمیان چنانچہ سورہ کہف مین ہے فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حوتہما یعنی جبکہ پہنچے موسی ویوشع دونون جگہہ ملنے کی درمیان اون دونون کے بہول گئے مچہلی اپنی فقط پہر اسی سورہ مین ہے قال لا تؤاخذنی بما نسیت یعنی موسی نے خضر سے کہا کہ ست پکڑ مجہکو بسبب اوس چیز کے کہ بہول گیا مین فقط یہان سے ظاہر ہے کہ موسی ویوشع قابوے غول مین پڑے تہے اور بڑی بہول مین پیغمبر آخر زمان بہی نسیان سے نہین چہوٹا اور رشتہ برادرواری موسی عمران سے نہین ٹوٹا چنانچہ شیخ عبد الحق نے شرح مشکات مین اور شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ مین اور قطب الدین خان نے مظاہر حق مین لکہا ہے کہ حضرت نے بہول کر حمد اصنام کی تہی اور راہ بات مان لی تہی جبکہ ذات انبیا نسیان سے امین نہین ہے تو کوئی مطمئن نہین غرضکہ جیسے کوئی راوی یاد کا پکا نہین ہے ویسے ہی اعتقاد کا سچا نہین کیونکہ اصلی راوی وہ لوگ ہین کہ جو صحبت پیغمبر سے بہرہ یاب ہوے اور اصحاب خیل اصحاب مگر اون سے امید راستگفتاری نہین ہے اور جیسے کہ منہہ سے کلمہ حق جاری نہین اسیواسطے علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ بعضے صحابہ بسبب طلب ملک وریاست کے حسد وحقد مین پہنسے تہے اور حد ظلم وفسق کو پہنچے تہے اصل عبارت تفتازانی یہہ ہے ما وقع بین الصحابة من المحاربات والمشاجرات علی الوجه المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنة الثقات یدل بظاهره علی ان بعضهم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث له الحقد والعناد وطلب الملک والریاسة والمیل الی اللذات والشهوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنهم باصحاب

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم و کرہ اہلہا محامل وتاویلات تباینت و جہرا ...
یوجب التفضیل تفسیق وتاییق صوناً اعتقادنا المسلمین من الزیغ و نعتقدت فی حق کبار
سیما المہاجرین والانصار المبشرین بالثواب فی ما اظہرنا اصلی اس عبارت کا
اوپر مذکور ہوا لہذا حاجت تکرار نہین ہے کہ جناب کبرکی مین زیادتی کو باتین حقیقت
یہہ ہے کہ صحابہ مین سے اس لایق کوئی نہ تہا کہ اوسکا قول معتمد ہووے اور مقیدین محمد کیونکہ
طلب ملک وریاست مین پڑے تہے ظاہری فہم وفراست مین اڑے تہے ایک دوسرے کا دشمن
تہا کسکا برق خصومت سے امین خرمن تہا سب کے سینہ مین حسد وحقد کا جوش تہا ہر ایک
گندم نما جو فروش تہا خیال دین وایمان کسیکو نہین تہا اور کوئی حق جو وراستگو نہین
کل کا باطن تیرہ تہا اور ہر ایک مرتکب گناہ کبیرہ دیکہو امام وقت عثمان بن عفان
کی نافرمانی بلکہ ایذارسانی مین مصر ہوئے باوصفیکہ مدت مدید تک اوسکی بدولت پایہ
بلند پایا اور نجات وقت کہایا جسوقت کہ مصریون نے عثمان کا محاصرہ کیا اوسکی امداد سے
کنارہ لیا والی ملک شام معاویہ بن ابوسفیان وحاکم کوفہ وبصرہ ابوموسی اشعری نے بہی
اوسکی امداد نہ کی حالانکہ مدت محاصرہ باستداد کہینچی باوجودیکہ یہہ لوگ کثرت لشکر رکہتے
تہے اور سپاہ صفدر طلحہ بن عبداللہ و زبیر بن عوام نے کہ مدینہ مین موجود تہے مصریون سے
اتفاق کیا اور آزاردہی خلیفہ مین زیادہ ازحد اغراق ہرچند بیچارہ فریاد کرتا تہا مگر
کون امداد کرتا تہا یہان تک کہ جان سے مارا گیا اور اوراق مصحف پر خون کا فوارا گیا
چونکہ پدر حضرت زبیر عوام ہے لہذا انکی اصالت مین کلام ہے مولوی محمد علی کی خدمت
...ن عرض کرتا ہون کہ اگر حضرت زبیر کے باپ جیدہ ہین تو وہ کے دراصل کس کے فرزند ہین
...ہ بن ابوطالب نے بہی امداد عثمان نہین کی بلکہ اوسکے قاتلون کو جگہ دینے قرین ...
... جن دنون معاویہ وعلی کی فوج مین جنگ ہو رہی تہی اور بارش تیر وتفنگ جاری ...
... تہا کہ ہم شخص ہو یہہ بہی چاہتے ہین کہ قاتلان عثمان کو گرفتار کرکے ہمارے پاس بہیدو ...

Marfat.com

پھرا کی خونریزی دین او رطریق قانون انگریزی لین اوسوقت لشکر علی مین سی ہزار دن اشخاص نی باواز بلند کہا کہ قاتل عثمان ہم ہین اور اس جنگ نامہ کی عنوان ہم جو کچھ ہو سکا اوس سی در گذر نہ کیجی جبکہ علی بن ابو طالب خلیفہ ہوا تو طلحہ و زبیر نی نکث بیعت کر کی اوسکو ساتھ مقاتلہ کیا اور عایشہ صدیقہ کو خصومت علی پر آمادہ عمرو بن العاص اور اوسکا بیٹا عبد اللہ طامع سیم و زر و دین فروش و دنیا خر ہو کر معاویہ سی مل گئی اور بعض گروہ باغیہ کے پل گئی خمخانہ نافرمانی سے بادۂ رسوائی پی اور ساقی کوثر سی لڑائی کی جسقدر کہ علی کے ساتھ مہاجر و انصار تہی اور اصحاب یار اونہون نی معاویہ سے رشوت لی اور علی کے گرفتار کرنیکی نیت کی تب علی نی جنگ و جدل سی منہہ پہیرا اور حصن حصین صلح و آشتی کہیرا جو کچھہ کہ طلحہ و زبیر نی آپ جواب کی نسبت جہوٹی بات بنائی اور پچاس مسلمانون سی گواہی برخلاف واقعات دلوائی وہ بالا مذکور ہوئی جبکہ اصل راویون کی حقیقت حال ایسی ہی تو کیونکر اونکی زبان تمام سچی ہی چونکہ کوئی راوی دونون شرطون کا متحمل نہین ہی اسواسطی کوئی روایت امر فروع متصل نہین اب ہم مولوی جی کی ابکار افکار کا چشم ابطال مین گھر کرتی ہین اور لخت جگر مسلمانی سی دیدۂ بطلان ہنوز **قولہ** جس طور پر کہ متن روایت منقول ہی اوسی طور پر حال رواۃ بہی کابرًا عن کابر تحقیق کرتے چلے آئے ہین فقط فرمائیے کہ متن روایت کسطرح منقول ہی اور اوسکی صحت مین کونسی دلیل معقول ہی جب تک کہ متن روایت کی تصدیق نہو گی کسی امر کی اوسکی ساتھ تعلیق نہو گی اسواسطی اول متن روایات مضبوط کیجی بعد ازان اوسکی ساتھ حال رواۃ مربوط کیجی اگر متن روایات کی طرح حال رواۃ بہی تلاش کیا جاتا اور اونکی پردۂ عیب و صواب فاش تو ہر ایک راوی کی حال مین علیحدہ روایت محمد صاحب کی زبان سی اوسکی ہدایت شروع سب روایتون کی راوی جداگانہ موافق سال و ماہ و وقت و زمانہ ہوتی حالانکہ ان باتون مین سی کوئی نہین

اور محمد علی سے اسید رہ تلو کی ہین صحیح بخاری [illegible]

دوسری بات یہی ہین ہی بلکہ عموماً و فرداً فرداً اولاً ثبت رواۃ ہی [illegible]

تحقیقات کی ایک کتاب علیحدہ اکثر محدثین نے مدون کی ہی [illegible]

مین تحقیقات حال رواۃ کی روایتین بطریق مو منوع ہین یا [illegible]

خود پایہ انہین ہین اور ہمارا کا اعتبار نہین بتقدیر دوم جب تک کہ ان [illegible]

کی تحقیقات پوری نہوگی کوئی روایت اتنا اد لایق منظوری نہوگی محدثین نے [illegible]

لوگون سے حال رواۃ دریافت کیا جب تک کہ اونکی صدق مقالی کا کوئی گواہ عادل [illegible]

ہے اور کوئی وجہ ثبوت کامل نہیں تب تک وے صادق نہین ہیں اور اونکی تحقیقات

کیسکے سامنے کہنے کی لایق نہین بلکہ پوشیدنی ہے اور شگوفہ مسلمانی خوشیدنی حاصل

آنکہ جسوقت روایت مرفوع متصل سے وہ لوگ صادق ثابت ہونگے تو خود بخود اہل

اعتراض کی زبان ناطق ساکت ہونگے **قولہ** دیکھو تاریخ محمد ابن اسمعیل بخاری

اور کتاب علل ابو موسی ترمذی الخ ہرچند کاذب اپنے کذب کے چھپانے مین کمی بلیغ

کرتا ہے مگر اوسیکا دہان اہل عدل کی عدالت مین خبر واقعی تبلیغ کرتا ہے کہ یہ مصنف [illegible]

کا جاری ہے اور اسکے گہر دس دروغگوئی کا جاری ہے یعنی اوسکی زبان سے ایسی تمال

وقیل سرزد ہوتی ہے کہ جس سے اوسکی دروغبافی کی دلیل برآمد ہوتی ہے چنانچہ آپکی

زبان سے کچھ ایسا فقرہ نکلا کہ جسقدر آپ نے تواریخ محمدیہ سے انکار کیا تہا بعد [illegible]

راستی مردار کذب سے افطار کیا تہا اس سے وہ یک لخت حرام ہوا اور تواریخ محمدیہ

کا مرکز اسلام نام ہوا اب کہنا کہ تواریخ محمدیہ کا اعتبار نہین ہے اور ملا [illegible]

[illegible] ین کو درگاہ اسلام مین بار نہین یہان سے ثابت ہے کہ تاریخ [illegible]

[illegible] ہین وی اسمعیل بخاری کو کاذب شمار کرتے ہین کیونکہ سب سے پہلی [illegible]

[illegible] تصنیف کی ہے اور جو تشریح حالات صحابہ و تابعین کی تعریف کی ہے [illegible]

اوسکا نام ہے اور اوسکی صحت پر اہل سنت کا اتفاق عام ہے مولوی جی اب ثابت ہوئی
اسلام سے باغی تہے حد سنت سے طاغی تہے فی الحال تابع فرمان ہوکر حالت پیری میں مسلمان
ہوئے جبکہ یہ تواریخ محمدیہ کے قایل ہین تو ہم اون سے سایل ہین کہ بخاری نے حالات رواۃ
مین جسقدر روایات لکہی ہین وہ متصل مرفوع ہین یا نہین اور اونکے راوی بصدق زبان
ودل رجوع ہین یا نہین بر تقدیر اول فرمائیے کہ بخاری اونکی راستی بیان و درستی دین و ایمان مین
کیا برہان تہین لایا ہے اور کون گواہ مین جب تک کہ یہہ بات ثابت نہوگی زبان اعتراضات
سے ساکت نہوگی بر تقدیر دوم روضۃ الصفا و تاریخ بخاری مین فرق کیا ہے اور فارق کون ہے
پس جتنی جگہہ کہ آپ نے تواریخ اسلامیہ سے انکار کیا ہے مخالفت حق پر اصرار کیا ہے جب تک کہ
اپنی بد بینی و کوتاہ بینی پر زار زار نہ روؤگے اور چہرہ حال سے غبار انکار نہ دہوؤگے کوئی آپکو
ایماندار نہ کہیگا اور کسی مسئلہ کا آپکی تحقیقات پر دار و مدار نرہیگا جناب بخاری کو جو مسلم وغیرہ نے
حال رواۃ مین کتاب ترتیب دی اور کسی راوی کی تصحیح اور کسی کی تکذیب کی اوس سے دلالتہ معلوم
آتا ہے کہ جن راویون کی بے اعتباری کے سبب سے بخاری نے اونکی روایت سے احتراز کیا تہا
اور اپنی تاریخ سے اونکا نام قلم انداز کیا تہا درمیان رواۃ جا ندی تہی اور روایات
محاسنات عطا نہ کی تہی مسلم نے اونکو معتبر قرار دیا اور اونکی روایت پر اعتبار کیا وگرنہ اونکو لئے
نئے نئے راوی کہان سے آئے اور تازہ تازہ اخبار کس نے بنائے کیونکہ اون سے پہلے بخاری نے تمام
ممالک اسلام مین پہر کر تلاش حدیث حتی الوسع کی اور کئی لاکہہ روایت جمع کی کوئی روایت صفحہ عالم پر
باقی چہوڑی بعدہ حدیث صحیح و غیر صحیح کا امتحان کیا اور سوا کے چار ہزار کے لاکہون احادیث کا
زیان کیا پس مسلم نے وہی حدیثین لکہی ہین کہ جنکو بخاری نے نامعتبر سمجہکر مردود ٹہرایا تہا الا
بخاری کے وہ نئی وضع کی گئین پہر جن حدیثون کو کہ مسلم نے ساقط الاعتبار
فرمایا اون ہی کو ابو داؤد نے اکٹہا کیا اور وہ پانچ لاکہہ تہین کل مین سے ایک منہ ارجیہ
فرمایین باقی جہوٹی جانکر ترک کین اسی طرح یقین ہے کہ ابو داؤد کی مردودہ حدیثون

Marfat.com

چنانچہ ترمذی نے اپنی جامع میں داخل کرنا [illegible]

کی ورنہ دس بارہ برس کے بعد نئی نئی حدیثیں ہر ایک محدث [illegible]

ستہ کے مصنفین کی پیدایش و موت میں زمانہ قلیل کا ہی [illegible]

ایک سو چورانوے ہجری میں ہے اور مسلم دو سو چار ہجری میں پیدا ہوا [illegible]

دو سو چھپن میں ہوئی اور مسلم دو سو اکسٹھ میں مرا یہی حال ابو داؤد [illegible]

کے ملک و دیار بھی قریب قریب ہے اور جن ملکوں سے اور جن لوگوں سے حدیث کی [illegible]

بھی واحد ہے پھر انکو پانچ پانچ سات سات برس کے بعد نئی نئی حدیثیں کہاں سے ملتی [illegible]

یہہ ہے کہ جس وقت بخاری نے اجتماع حدیث کے سبب اپنے ہمسروں میں عزت و آبرو پائی [illegible]

کو بھی حوصلہ پیدا ہوا کہ یہہ بھی کام کرنا چاہئے اسی طرح دس بارہ شخص مشہور ہوئے بخاری وغیرہ

چھ اشخاص نے مرتبہ بلند حاصل کیا بعد انکے بہت لوگوں نے احادیث گردین مگر انکو کسی

نے بخاری وغیرہ کی برابر نہ سمجھا ہر چند ان سب نے ایک ہی کام کیا اور جناب واحد سے جام پیا

لیکن چونکہ بخاری وغیرہ کا طالع ترقی پر تھا نامی مدینہ اسلام ہوگئے اور گویا مخلوق خاص و عام

در فن دیوانگی باہم ہمعہدم دلکر داو بمعرفت وفن دور کو چہار سو افتادہ ترمذی

نے تو متن حدیث ہی میں حال رواۃ سے خبر دی ہے اور تفسیر قوت و ضعف رواۃ اکثر [illegible]

پس حال رواۃ میں علیحدہ کتاب در کار نہیں ہے تحصیل حاصل فن کا [illegible] نہیں

ترمذی نے پہلی تحقیق باطل کی اور بخاری وغیرہ کے حق میں آیت تکذیب نازل [illegible]

اسلئے جس طور پر احتیاط بلیغ کے ساتھ اہتمام روایت متن حدیث کا کیا گیا [illegible]

کا ایک راوی کی تحقیق حال میں روایات مرفوع متصل [illegible]

پیمانہ نہوینگی ہرگز صدق و کذب رواۃ پر یقین کامل نہو گا [illegible]

ہوگا حالانکہ تاریخ بخاری و علل ابو موسی وغیرہ [illegible]

[illegible] ایک روانی اور ایک ندا ہے اور ایک [illegible] کسی [illegible]

Marfat.com

مرفوع متصل ہین ہی اوسیطرح سے تسلی دل حق منزل نہین بلکہ ان ہی کتابون سے تاریخ
کی کتابین بنائی ہین اور کچھ کچھ صحاح ستہ کی باتین ملائی ہین اس میان محمد علی نیونکر
سخن سرا ہین کہ روضة الصفا وغیرہ کا اعتماد نہین ہی اور تاریخ بخاری وعلل ابو موسی وغیرہ کی
بنیر برآمد مراد نہین ہر ایک کی تکذیب و تقبیح برابر ہوگی اور ترتیب و تصحیح برابر **قولہ** اور یہ بات
کچھ محمد بن اسمعیل بخاری ہی سے شروع نہین ہوئی بلکہ اون سے اوپر جتنے شیوخ اونکے ہین الخ
جتنے شیوخ معراج ولادت سے اوتری ہین اور جتنے بخاری کے اوپر گذری ہین اون مین سے
کسی نے حال رواۃ مین کوئی کتاب نہین بنائی بلکہ اس باب مین اسیطرح کی راہ نہین
لگائی اگر ایکا قول حق ہووے اور پہلی کسی کتاب مین یہ ماصدق ہووے تو نشان [illegible]
اور بیان کیجئے اگر بخاری سے پہلے شیوخ تحقیق احوال رواۃ زبانی کرتے تہے تو بڑی نادانی
کرتے تہے کہ زبانی گفتگو مین احتمال تغیر و تبدیل ہوتا ہی اور سہو و نسیان [illegible] دخل کی گنجائش [illegible]
و تفریط ہوتی ہی بلکہ کمی بیشی محیطاب پھر مولوی جی کی نئی بکر فکر دلربائی فرمائی ہی اور کچھ
مدت ہرانی سے جدائی کراتی ہی **شکست فاش** خوبی بالا خوبی یہ ہی کہ الفاظ
خبر مین کیسی کیسی احتیاطین کی گئی ہین کہ ہر ایک طریق خبر کیواسطے جدا جدا الفاظ مقرر ہین مثل
حدثنا و حدثنی و اخبرنا و اخبرنی و سمعت عن فلان و قرأت علی فلان و قرأ فلان و عن
فلان اور پھر التزام اسکا کیا گیا ہی کہ نقل بالالفاظ ہونی چاہئے نہ نقل بالمعنی اور جہانکہین
کسی لفظ مین شک ہوا ہی تو دونون لفظ بوساطت حرف شک کے نقل کئے ہین یا لفظ مثل
ذلک نقل کیا گیا ہی علاوہ ان سب امور کے اور بہت ضوابط و قواعد [illegible]
ذریعہ ہر طرح کا اعتبار ہمارے [illegible] **جواب** تمہہ تسلی [illegible]
نہوئی بلکہ [illegible] بہشتی [illegible] زائل نہوئی آپ نے میاں جی [illegible]
بھی وہی ہوس باقی ہی اگر [illegible] کسقدر اہتمام [illegible]
باقسام ہوتا بلکہ سب محدثین [illegible] آیات [illegible]

Marfat.com

ہو نے سے پایا جاتا ہے کہ روز اول سے ہی ادھر [illegible]
احتیاط لفظی بخاری وغیرہ بار بار ترسیم نکرتا اور با اقسام [illegible]
کیسی کیسی احتیاطین کی گئی ہین فقط چونکہ دکھائی ہین کا [illegible]
مین کوئی فقرہ اعتبار کی قابل متوہم نہین جبکہ احتیاط کرنیوالے [illegible]
اپکی نگہ مین اہل اعتبار کے گہر بسا ہی نہین آتی لہذا احتیاط کرنیوالے [illegible]
کا اہل اعتبار کے گہر مقام تلاش کیجئے **قولہ** کہ ایک طرح خبر کے واسطے حدثنا [illegible]
مین فقط ان لفظون کا مقرر کرنیوالا پیغمبر ہے اور نہ صحابی مامور ہیں بخاری وغیرہ [illegible]
تقرر الفاظ کیا اور کسی نے احادیث محمدیہ مین انواع و اقسام کا لحاظ کیا اسی پر آپ [illegible]
حدیث محصور ہے آپکی سعی اس فن مین مشکور ہے اور جو چاہا سو کیا کہ کون حدیثون کو [illegible]
کہا صرف چار ہزار کا نام صحیح بخاری رکھا بس جو کچھ احادیث مین کثرت یا قلت ہے بالکل
آپکی مشورت و مصلحت ہے نہ ہمارے صحابہ نے چھ لاکھ حدیثون مین سے چار ہزار چھانٹی تہین اور نہ
مرفوع و موضوع وغیرہ چند اقسام پر بانٹی تہین نہ کسی حدیث کے لئے کوئی لفظ تعین فرمایا
اور نہ کسی کو ضعیف و متین یہ سب یارون کی اختراع ہے اسیواسطے بابت احادیث کے باہم
نزاع ہے خلاصہ آنکہ احادیث مین جسقدر افراط و تفریط و قوت و ضعف و غلطی و صحت سے
راہ پائی ہے وہ بالکل صنعت بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و نسائی ہے **قولہ**
مثل حدثنا و حدثنی و اخبرنا و اخبرنی الخ فرمایئے کس قسم کی حدیث کے لئے کون سا لفظ [illegible]
اور اقسام کثیرہ حدیث کے ساتھ ان قلیل الفاظ کا تعلق کیونکر ہے اگر ہر ایک طرح کی [illegible]
لئے تقرر لفظ جداگانہ ہوتا تو آپکی بات کا کچھ پتہ و ٹہکانہ ہوتا چونکہ [illegible]
بلکہ حسب قول صدق ہے حاملہ نہیں ہے یہہ اولی و اعلی واقف ہین کہ حدثنا و اخبرنا [illegible]
کسی خبر مین حدثنا اور کسی خبر مین اخبرنا کا استعمال ہوگا تو [illegible]
ہوگا کہ دونون لفظ کے معنی ایک ہین مانند [illegible]

Marfat.com

PUNJAB
QUAID-I-
Call No. ....
Accession
The
date las
permitt
membe
Text bo
within

بہی مرادف ہین کہ دونون کی معنی واحد نزد موافق و مخالف ہین صحیح بخاری
واخبرنا وغیرہ کل الفاظ آئے ہین مگر اونکی روایتون مین بہ نسبت ایک دوسرے
نہین ہے چنانچہ سُنی مسلمان کہتے ہین کہ صحیح بخاری و مسلم جسقدر اخبار پر مشتمل ہین
ہین اگر حدثنا وغیرہ الفاظ ہر قسم کی حدیث کے لئے معین ہوتی تو اوراق بخاری
وغیرہ صحیح سے مزین ہوتی چونکہ ایسی بات نہین ہے تحصیلدار صاحب کی اچہی تحقیقات نہین
اسکا کیا گیا ہے کہ نقل بالالفاظ ہونی چاہئے نہ نقل بالمعنی فقط چونکہ فقرہ ہذا اور فقرہ آیندہ
استعمال کیا ہے گویا خادمت کعبہ کن مین اس مضمون کا نامہ ارسال کیا ہے کہ التزام کرنیوالا
ہے اور دولت صدق محمد علی بر سر زوال ہے اگر اونکا فعل موافق قول ہوتا تو کسو سطر اند
بیڈول ہوتا خود نہین جانتے کہ کس نے یہ التزام جاری کیا اور کس نے دفع استقام مسلم و بخ
اگر کوئی زبانی روایت کا ورد بہی کرے تو بہی نقل بالالفاظ بسیار محال ہے اور بانند اجتماع
اور پارسال ہے کیونکہ جس مضمون کو ہر روز ورد کی طرح پڑہتے ہین اوسکو بہی اکثر الفاظ بعض
جاتی ہین مگر کتاب مین دیکہکر پہر یاد کرلیتے ہین چنانچہ ابوداؤد کی ایک حدیث کا مفہوم یہ
ہے کہ جیتے جی مسمی عریف تابعی واثلہ نامی صحابی کے پاس گیا اور کہا کہ مجہسے کوئی ایسی حدیث
کہو کہ جسمین افراط و تفریط کی راہ نپائی ہووے واثلہ غضبناک ہوکر بولا کہ کمی و بیشی سے کوئی
خالی نہین ہے دیکہو جسوقت تم مین سے کوئی شخص قرآن پڑہتا ہے اور وہ غلطی سے افراط و تفریط کر
کچہو لکہ دیکہہ بہی سکتا ہے چونکہ احادیث ہنوز مکتوب نہین ہوئین لہذا کمی و بیشی سے بری نہین
حدیث یہ ہے عن الغریف بن الدیلمی قال اتینا واثلة بن الاسقع فقلنا حدثنا حدیثا لیس فیہ
نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ و مصحفه معلق فی بیته فیزید و ینقص فقلنا انما اردنا
وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی روایت ہے عریف بیٹے دیلمی کے سے کہ کہا آئے ہم
پاس اور کہا ہمین خبر دے بیان کر مجہسے ایک حدیث کہ نہو اوس مین زیادتی اور نہ کمی
واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہے قرآن یعنی شب روز حالانکہ قرآن اوسکا

Marfat.com

ہوئی سے پایا یعنی جب شبہ ناقص ہو گئیں تو بیچ کی [illegible]

انتقیاد نقلی بجہہ یعنی از راہ سہو و غلطی کے پیش ہو تا کی منیادی کا [illegible]

کیسی کیسی احتیاط اصرار کریں کہا ہم نے سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تہا ہم نے حدیث کا کوئی [illegible]

مین کوئی فقرہ اللہ علیہ وسلم سے فقط اس حدیث سے وہ امر برآمد ہوتا ہین ایک یہ کہ [illegible]

ایسی بکر ظاہرا [illegible] زیادتی کے نقل احادیث دشوار تہی دوسرے یہ کہ تحریری سند نہ تہی اسکی کا کوئی [illegible]

کا اہل اور مبلہ محمد [illegible] کی مین حیات احادیث مین اتنی ابتری آگئی تہی تو زمانہ بخاری و مسلم مین کس

مین فقط افراط بہی ہو گئی کہ اوس وقت وفات محمد کو سو دو سو برس گذر گئے تہے اور تحریری کیا سند

تقریرا موجود نہیں تہی پس بخاری وغیرہ کا کیا منہہ ہے کہ انکا مجموعہ زیادتی ہو گئی سے محفوظ رہتا [illegible]

حدیث محب طبری نے ریاض النضرۃ مین اور ملا علی متقی نے کنز العمال مین اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق

کہا صراحت حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کے حضرت عائشہ کی روایت سے یہ لکہا ہے کہ میرے والد

اوسیکو حضرت ابوبکر صدیق نے پانچ سو حدیثین پیغمبر خدا کی جمع کی تہین پس ایک شب وہ

مرفوع بنا ہوئی اور صبح کو زیادہ مغموم مین نے پوچہا کہ پریشانی کا سبب کیا ہے تو اونہوں نے کہا لا

اور نہ کسی [illegible] مین نے جمع کی تہین سے آج بین لیگئی تو آگ منگا کر اونکو جلا دیا جب مین نے اوکا

سبب پوچہا تو کہا کہ مجکو اندیشہ ہے کہ شاید مین مرجاؤن اور یہ حدیثین میرے پاس رہجاوین

شاید مین نے اعتبار اون لوگون کا روایت مین کیا ہو جو درحقیقت لایق اعتبار نہون اور وہ

اون باتون کا کر دیا ہو جو دراصل صحیح نہون فقط یہان سے ثابت ہوتا ہے کہ خود وقت [illegible]

خلافت میں احادیث کا کاروبار ابتر تہا اور راویون کا اعتبار کمتر جو پیغمبر صحابہ [illegible]

سے خبردار تہا اور مانع تدوین و تحریر اخبار چنانچہ میان محمد علی کے جو مرہان سید احمد

کی تہذیب الاخلاق کی جلد سوم کے نمبر ہفتم مین ہے کہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ خود [illegible]

نے فرما دیا تہا کہ سوا قرآن کے مجہہ سے اور کچہہ نہ لکہو اور اسی سبب بعد وفات آنحضرت کے

تحریر احادیث سے مانع رہے اور اگر بعض صحابہ نے کچہہ لکہا تو ان ہی خیالون سے اوسکو جلا دیا

Marfat.com

PUNJAB
QUAID-I-
Call No. ....
Accession N
The b.
date last
permitte
member
Text boo
within

ہوئے کو قبل وفات جلادیا چنانچہ کوئی عالم ہمارے بیان کا اس سے ا
کر سکتا کیونکہ اسکا ثبوت اور روایات سے بخوبی ہوتا ہے انتہی فرض کیا ہم نے کہ رو
اوی وظیفہ کی مانند ازبر کرتی تھے لیکن درصورت سہو کسی لفظ کے پہر یاد کرا
کتاب نہین تہا پس صدسال کی زبانی قیل وقال کی نقل بالالفاظ کیونکر
بدحال فراموش ہوئی کسی کلمہ کو ایک راوی دوسرے سے دریافت کرلیتا تہا
مین تواتر ہوتا ہے اوسکے راویون کے لئے ہمیشہ تکاثر ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اگر الفاظ
مناسب راوی بہول گئے تو کون کس سے استفسار کریگا اور خفتہ کو نعمۃ لسطح بیدار کرے
اگر بسبب مسافت بعیدہ وغیرہ موانع کے بہولنے والی راوی اور دوسرے راوی کی باہم
نہو سکی اور اجرا رسم مراسلات نہ تو بہی الفاظ محفوظ نہین رہ سکتے بلکہ معنی بہی ملحوظ نہین
حقیقت وہی ہے کہ اگر جناب خلفا مین احادیث محمدیہ کی حفاظت منظور ہوتی تو مانند
وہلی کتابت کی اجازت ضرور ہوتی اگر اونکے نزدیک زبانی روایت کوئی شی ہوتی تو
قرآن کی احتیاج کسو ہطی ہوتی صدہا برس کی زبانی روایت مین نقل بالالفاظ
التزام نہوگا جب تک کہ مجمع رواۃ مہبط وحی والہام نہوگا ذرا غور کرو کہ جس نظم
وتقدیم وتاخیر کے ساتھ جتنی کلمات والفاظ محمد صاحب اپنی زبان سے فرماتی تہے اونکو
دفعہ سنکر ہوبہو بلفظہ یاد کرلینا ہر شخص کا کام نہین اور زہرہ تمام وہشام نہین علاوہ
صحابہ مین سے ہر شخص ماہر ترتیب وتدوین نہ تہا وعلیہم ذہین نہ بلکہ اکثر لوگ ایسے تہے
بات مین غلطی کرتے تھے مرکب سہو ونسیان تہے اور مثل عام آدمیان اب چند
بطور مثال مرقوم ہوتی ہین جن سے صحابہ محمد کی غلطیان قیل وقال معلوم ہوتی

پہلی حدیث موسی بن طلحہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ
سے کہا ہے کہ مرگ مفاجات سختی ہے اوپر مومنون کے تب بی بی عائشہ نے کہا کہ خدا کے
پیغمبر خدا نے تو یہ فرمایا ہے کہ مرگ مفاجات تخفیف ہے مومنون پر اور سختی ہے کا

ہے کہ ذی سے یہ بات ثابت ہے کہ ابن عمر نے کسقدر غلطی کی [illegible]
احتیاط لفظی بھی نہ کرینگے تو ہم انکو اصح ماننے کے [illegible]
کیسی کیسی اجتہادی [illegible] ابن عمر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مین کوئی فقرہ لکھا فرین **دوسری حدیث** جلال الدین سیوطی [illegible]
اپنی کتاب [illegible] ابوہریرہ نے کہا کہ جس نے مردہ کو غسل دیا اوسپر بھی غسل [illegible]
کا اہل اسلام کا [illegible] جس سے [illegible] یعنی کیا مسلمانون کے مردہ بھی نجس ہوجاتے ہیں [illegible]
مین فقرہ [illegible] ابوہریرہ کی غلطی ظاہر ہے **تیسری حدیث** [illegible] بن عبد [illegible]
تقریر [illegible] الاصابہ میں روایت ہے کہ اوس نے بی بی عائشہ سے کہا کہ جابر کا یہ قول ہے کہ جب تک
حدیث [illegible] پانی واجب ہوتا ہے یعنی غسل بعد منی نکلنے کے واجب ہے [illegible] عائشہ نے کہا کہ جابر نے
کہا ہم [illegible] خطا کی ہے پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ بعد اوخال کے غسل واجب ہوتا ہے دیکھو مطلب
سمجھنے میں کسقدر غلطی ہوئی **چوتھی حدیث** جلال الدین سیوطی نے
مرفوعہ بین الاصابہ مین لکھا ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ایک عورت نے بلی کو
اور نہ [illegible] کہانا نہ اوسکو چھوڑا یہان تک کہ وہ مرگئی اس لئے خدا نے اوسکو عذاب دوزخ
دیا تب عائشہ نے کہا کہ خدا کے نزدیک مومن کی ایسی عزت نہین ہے کہ ایک بلی کے سبب اوسکو
دوزخ میں ڈالے وہ عورت کافر تھی یہ کہکر کہا کہ ابوہریرہ ذرا سمجھ کر حدیث کی روایت کیا کرو
پانچوین حدیث پھر اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
اگر کسی کے پیٹ مین پیپ و خون بھر جاوے تو بہتر ہے شعر سے عائشہ نے سنکر کہا کہ ابوہریرہ کو
[illegible] آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بہتر ہے اوس شعر سے کہ جسکے ہجو مین کہا جاوے فقط خیال کرو کہ
کسقدر نسیان خیز تھا کہ اوسکا ہر ایک مقولہ غلطی آمیز تھا اسی پر دوسرے راویون کو شمار کیجئے
اور ہر ایک کی روایت سے اغلاط احادیث پہ اقرار کیجئے اور بھی کئی دلائل ہین جو اوپر [illegible]
[illegible] کی حالت ہین تفصیل اونکی بالا گذری کیدا اول کی [illegible] مین [illegible]

Marfat.com

PUNJAB
QUAID-I-
Call No. ....
Accession N
The boo
date last ma
permitted b
membershi
Text books
within thre

سکتا ہے کہ محمد صاحب کے گرد اگرد جو صدہا لوگ جمع رہتے تھے ہر قوی الحفظ السیر
سنی ہوئی بات اوسی نظم و ترتیب سے یاد رکھتے تھے کبھی بھول چوک نہ کرتے تھے ابتدا میں کا
ہے کہ تمام بنی آدم سے بڑھکر ذہین ہوے اور نمونہ جبرئیل امین جبکہ پہلے طبقہ کے لوگ
دیکھا اور اگر کسی نے لکھا تو مٹا دیا پس کیونکر قرین قیاس ہے کہ دوسرے طبقہ نے پہلا
زبانی سنکر انکے الفاظ کو بھی یاد کر لیا اسیطرح سے دوسرے سے تیسرے نے اور تیسرے سے
سنا بلفظہ یاد رکھا علاوہ اسکے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی حدیث جو کئی راویوں سے
اختلاف عبارات و الفاظ سے مشمول ہوتی ہے تو کیونکر یقین کرسکتے ہیں کہ روایت احد
ہے سوا اسکے کل علماء محمدیہ بھی روایت بالالفاظ پر مصر نہین ہین اور محمد علی کی طرح جھوٹے دعوی
صاف صاف کہتے ہین کہ روایت حدیث بالالفاظ نہین ہے چنانچہ شرح مشکات مین ہے کہ و
واقع فی الکتب الستۃ وغیرہا یعنی صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث مین نقل بالمعنی ...
قریب شرح مسلم مین امام نووی نے لکھا ہے علامہ اثیر الدین ابن حبان محمد بن یوسف
اندلسی نے کتاب تذئیل و تکمیل مین جو شرح تسہیل الفوائد و تکمیل المقاصد کی ہے لکھ
فی قواعد کلیہ کے اثبات مین استدلال حدیث ... انکہ ... اونکی ...

... عدعلیہ ... آ
... کہ راویون نے نقل بالمعنی کرنا جا
... کی لفظی غلطیان ہین کیونکہ اکثر راوی
... احادیث کی نقل بالالفاظ ہونے کا دعوی ...
... بالمعنی کی صحت مین بھی کلام ہے اور ... در جامع
... اسکے ثبوت مین حائل ہین ... شق اول کا ...